شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ ومعین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

۷۸۶

۱۱۰_۹۲

یا صاحب الزّماں ادرکنی

Knowledge for All

SABIL-E-SAKINA

یا عباس

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سُنّت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبد الجوّاد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مُطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستّر سے زائد کتابوں کا مُطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مُستند کُتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۲
حصہ سوم، چہارم

تالیف

علّامہ علاآ الدّین علی مُتّقی بن حسامُ الدّین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدّمہ، عنوانات، نظرثانی، تصیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارُالاشاعت اُردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 680 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿......ملنے کے پتے......﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON . BL1 3NE

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ از مترجم

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں علم حدیث کی مایہ ناز کتاب ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' کے ترجمہ وتشریح کی توفیق بخشی، دارالاشاعت کے ''مجمع العلماء'' نے اس سے پہلے ''تاریخ ابن کثیر''، ''حلیۃ الاولیاء'' کا اور اب ''کنز العمال'' کا ترجمہ پیش کیا ہے۔

ہمارے حصہ میں ''کنز العمال'' کی تیسری جلد آئی، جو اخلاقیات پر مشتمل ہے، ہم نے اس میں بھی وہی طرز تحریر اختیار کیا ہے جو اس سے قبل، تاریخ ابن کثیر کی ۱۳، ۱۴ ویں اور حلیۃ الاولیاء کی پانچویں جلد میں اختیار کیا ہے، ترجمہ بامحاورہ، زبان سادہ مگر شستہ اور ادبی اختیار کی ہے، ہر حدیث کے بعد تشریح کا خاص التزام کیا گیا ہے، دوران مطالعہ آپ ''اکمال'' کا لفظ بار بار پڑھیں گے، اس سے مراد یہ ہے کہ باب کی وہ احادیث جو پہلے ذکر نہیں کی گئیں، ان احادیث کا اس ''اکمال'' میں ذکر کیا جائے گا۔

اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی علمی فروگزاشت پائیں، تو ضرور اطلاع کریں، اگرچہ ہم نے پورے وثوق، جزم، احتیاط اور ہوش دماغی سے کام لیا ہے پھر بھی سہو ونسیان سے کوئی انسان محفوظ نہیں کیونکہ معاملہ حدیث رسول کا ہے کسی ادبی، تاریخی اور فنی کتاب کا معاملہ نہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ترجمہ کو لوگوں کے لیے ہدایت ورہنمائی کا ذریعہ بنائے اور ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

فقط

عامر شہزاد علویؔ

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

فہرست عنوانات......حصہ سوم

فہرست عنوانات......حصہ چہارم

حرف ہمزہ کی تیسری کتاب مشتمل براخلاق کنز العمال کی اقوال کی قسم

اس کے متعلق دو باب ہیں..... پہلا باب اخلاق اور افعال محمودہ کے متعلق

اخلاق سے مراد دلوں کے اعمال اور افعال سے اعضاء وجوارح کے اعمال مراد ہیں۔ اس کی دو فصلیں ہیں۔

فصل اوّل...... ترغیب کے بیان میں

۵۱۲۸ اچھے اخلاق جنت کے اعمال ہیں۔ طبرانی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ

۵۱۲۹ اچھے اخلاق دس ہیں جو (بعض دفعہ) مرد میں تو ہوتے ہیں (لیکن) اس کا بیٹا ان سے عاری ہوتا ہے اور (بسا اوقات) بیٹے میں ہوتے ہیں جبکہ باپ ان سے محروم ہوتا ہے (کبھی) غلام میں ہوتے ہیں (لیکن) اس کے مالک میں نہیں ہوتے، اللہ تعالیٰ ان اخلاق کو اس کے لیے تقسیم فرماتے ہیں جس کو نیک بخت وسعادت مند بنانا چاہیں:

۱ گفتگو کی سچائی۔ ۲ سچی تنگدستی۔ ۳ مانگنے والے کو دینا۔
۴ نیکی کر کے بدلہ اتارنا۔ ۵ امانت کی حفاظت۔ ۶ رشتہ داری کو قائم رکھنا۔
۷، ۸..... پڑوسی اور دوست کے لیے عار محسوس کرنا۔ ۹ مہمان نوازی کرنا اور ان سب کی بنیاد۔ ۱۰ شرم وحیاء ہے۔

حکیم بیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۳۰ جس مؤمن کے اخلاق اچھے ہیں وہ کامل ایمان والا ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۳۱ جس کے اخلاق اچھے ہوں وہ کامل ترین ایمان والا ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہترین ہو۔

تشریح: بظاہر یہاں ایک لفظ چھوٹ گیا ہے "وخیار ھم خیار لنسائھم" زیادہ مناسب ہے۔

علوی، ترمذی، حسن، صحیح ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۳۲ اچھے اخلاق گناہوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے پانی برف کو پگھلا دیتا ہے، اور برے اخلاق اعمال کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ طبرانی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۱۳۳ اچھے اخلاق گناہوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۱۳۴ بے شک اچھے اخلاق برائیوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس عن انس

۵۱۳۵ اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی رحمت کی لگام ہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی موسیٰ

۵۱۳۶ اچھے اخلاق صرف حیض اور زناء کی پیدائش والے سے چھینے جاتے ہیں۔ فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... ضروری نہیں کہ ہر بد اخلاق حیض وزناء کی پیدائش ہو، بلکہ یہ مذمت وحقارت کے درجہ میں ہے جیسے دوسری احادیث میں آیا ہے کہ

منافق ہی جھوٹ بولتا، وعدہ خلافی کرتا اور امانت میں خیانت سے کام لیتا ہے۔

۵۱۳۷ اخلاق دین کا برتن ہیں۔ الحکیم عن انس

تشریح:... جتنے اچھے اخلاق ہوں گے اتنی زیادہ دینداری ہوگی، صرف نماز، روزہ، اور ظاہری اعمال دین نہیں بلکہ دین کے اجزاء ہیں۔

۵۱۳۸ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامہ بن شریک

۵۱۳۹ بے شک نرمی اور خندہ روئی کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ الشیرازی بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۴۰ خوش اخلاقی اللہ کا سب سے بڑا خلق ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر

۵۱۴۱ اچھے اخلاق آدھا دین ہیں۔ فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:...... اس واسطے کہ دین کے تمام شعبوں میں خوش اخلاقی کی ضرورت بے حد زیادہ ہے۔

۵۱۴۲ عمدہ اخلاق بڑھوتری کا باعث ہیں۔ (جبکہ) برے اخلاق نحوست و بے برکتی کا سبب ہیں اور نیکی عمر میں زیادتی و اضافہ کا ذریعہ ہے اور صدقہ کرنا بری موت سے روکتا ہے۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر عن رافع بن مکیث

تشریح:...... یہاں دو باتیں قابل لحاظ ہیں، نحوست اور عمر میں اضافہ کا باعث، سو خوب سمجھنا چاہیے کہ نحوست کی ہمارے دین میں کوئی گنجائش نہیں اور نہ یہ ہماری تعلیم ہے، بلکہ مراد بے برکتی ہے دوسری بات عمر میں اضافہ کی تو یہ معاملہ تقدیر سے تعلق رکھتا ہے، جس کا علم فقط اللہ تعالیٰ کو ہے جیسے اللہ تعالیٰ عمر کم کرنے پر قادر ہیں تو عمر کے اضافہ پر بھی انہی کی قدرت ہے۔

۵۱۴۳ اچھے اخلاق مبارک ہیں اور برے اخلاق نامبارک ہیں۔ ابوداؤد عن رافع بن مکیث

۵۱۴۴ اچھے اخلاق مبارک اور برے اخلاق نامبارک ہیں، عورت کی اطاعت و فرمانبرداری ندامت و پشیمانی ہے اور صدقہ بری تقدیر کو ہٹا دیتا ہے۔ ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی جب آدمی صرف عورت کی بات کو ترجیح دے اوروں کا مشورہ نہ مانے اور بسا اوقات عورت کی بات اچھے نتائج کی حامل ہوتی ہے جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ☆☆☆ کے مشورہ پر آنحضرت ﷺ نے عمل فرمایا، اور یہاں مراد عورت کی حکمرانی ہے۔

۵۱۴۵ بے شک آدمی اپنے اخلاق کے ذریعہ اس شخص کا درجہ حاصل کرلیتا ہے جو رات کو عبادت کرتا ہو اور سخت گرمیوں میں روزے کی وجہ سے پیاسا رہتا ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

تشریح عمل کا ثواب اور معنی رکھتا ہے اور خود عمل کا ثواب اور ہے جیسے کہ دیوار تلے دب کر مرنے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے لیکن وہ شہید کہلاتا نہیں

۵۱۴۶ بے شک مؤمن آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے روزے دار اور (رات کو نماز میں) کھڑے ہونے والا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔

ابوداؤد، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۴۷ بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کی بدولت رات کو کھڑے ہونے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات حاصل کرلیتا ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہ

روزے دار کا مرتبہ پانا

۵۱۴۸ بے شک صحیح مؤمن اپنے اچھے اخلاق اور طبیعت کی سخاوت و کرم نوازی کے ذریعہ، روزہ داروں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرنے والوں کا درجہ پالیتا ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۱۴۹ بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے آخرت کے عظیم درجوں اور اعلیٰ منازل تک پہنچ جاتا ہے جبکہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور بندہ اپنے برے اخلاق کے ذریعہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ تک جا پہنچتا ہے حالانکہ وہ عبادت گزار ہوتا ہے۔

سمویہ طبرانی فی الکبیر عن انس

۵۱۵۰ جو چیزیں ترازو میں تولی جائیں گی ان میں سے اچھے اخلاق سب سے زیادہ بوجھل ووزن دار ہوں گے، اس واسطے کہ اچھے اخلاق والا شخص روزہ دار اور نمازی کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ ترمذی عن ابی الدرداء

یہ حدیث ۵۱۹۲ میں بھی آئے گی۔

۵۱۵۱ لوگوں کو اچھے اخلاق سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامہ بن شریک

۵۱۵۲ بے شک سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق ہیں۔ المستغفری فی مسلسلاتہ وابن عساکر عن الحسن بن علی

۵۱۵۳ بے شک اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کے پاس خزانہ کی صورت میں ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں۔ الحکیم عن العلاء بن کثیر

یہ حدیث مرسل ہے۔

با اخلاق شخص اللہ کا محبوب ہے

۵۱۵۴ مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ بخاری عن ابن عمرو

۵۱۵۵ مؤمنوں میں وہ شخص کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ نرم گوشہ ہو۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۵۶ یہ اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کسی بھلائی کا ارادہ فرمائیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں، اور جسے کسی شر میں مبتلا کرنا چاہیں تو اسے برے اخلاق بخش دیتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۵۷ تو ایسا شخص ہے جس کی بناوٹ اللہ تعالیٰ نے اچھی بنائی سو تو اپنے اخلاق اچھے کر۔ ابن عساکر عن جریر

۵۱۵۸ تم لوگ اپنے اموال کے ذریعہ لوگوں کو وسعت و گنجائش نہیں دے سکتے، البتہ تمہاری خندہ پیشانی اور اچھے اخلاق ان کی گنجائش کا باعث بن سکتے ہیں۔ البزار، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، بیہقی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۵۹ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، اے میرے خلیل! اپنے اخلاق اچھے ہی رکھیے گا چاہے کفار کے ساتھ ہوں، آپ نیک لوگوں کے مقامات میں داخل ہو جائیں گے، اس واسطے کہ میری بات پہلے سے ہی اس شخص کے لئے ثابت ہو چکی ہے کہ جو اپنے اخلاق اچھے کر لے گا میں اسے اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا کروں گا اور اسے اپنی پاکیزگی کی جگہ میں ٹھہراؤں گا اور اسے اپنے پڑوس کے قریب رکھوں گا۔

الحکیم طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یہاں یہ معنی درست نہیں کہ "اپنے اخلاق اچھے کرلیں" کیونکہ انبیاء علیہ السلام اخلاق کے درجہ پر فائز ہوتے ہیں، بلکہ یہ امر دوام وہمیشگی کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے آپ کے اخلاق پہلے سے اچھے ہیں انہیں باقی رکھئے گا۔

۵۱۶۰ سب سے پہلے جو چیز ترازو میں تلے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۵۱۶۱ اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز ترازو میں زیادہ بوجھل نہ ہوگی۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۶۲ ..... کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کل (قیامت میں) کس پر آگ حرام ہوگی، ہر اس شخص پر جو نرم گو معمولی حیثیت کا قریب اور نرم خو ہو۔

ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۱۶۳ نیکی، اچھے اخلاق ہیں، برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس بات کو ناپسند سمجھے کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں گے۔

بخاری فی الادب، ترمذی عن النواس بن سمعان

نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ البر کبھی جوڑنے، لطف ومہربانی نیکی اور اچھی صحبت ومعاشرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے یہ تمام چیزیں اچھے اخلاق کا مجموعہ ہیں حــــاک متحرک ہونے کے معنی میں ہے یعنی دل میں تردد ہو شرح صدر نہ ہو بلکہ دل میں اس کے گناہ ہونے کا شک اور خوف گزرے۔

۵۱۶۴ آدمی میں خوبصورتی اس کی زبان ہے۔مستدرک الحاکم عن علی بن حسین مرسلاً

۵۱۶۵ تم میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن ابن عمرو

۵۱۶۶ وہ لوگ تم میں سب سے بہتر ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے جھکے ہوں اور تمہاری برے لوگ وہ ہیں جو زیادہ بولتے ہوں جو منہ چیر کر اور باچھیں بگاڑ کر بولتے ہوں۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۱۶۷ جن لوگوں کی عمریں لمبی اور اخلاق اچھے ہوں وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔مسند احمد والبزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۶۸ بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۵۱۶۹ لوگوں کو جو چیزیں دی گئیں ان میں سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق ہیں۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن اسامہ بن شریک

۵۱۷۰ مؤمن آدمی کو جو بہترین چیز دی گئی وہ اچھے اخلاق ہیں، اور آدمی کو جو بری چیز دی گئی وہ برا دل ہے جو اچھی صورت میں ہو۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن رجل من جھینۃ

۵۱۷۱ تم میں سے ان لوگوں کا اسلام انتہائی اچھا ہے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں جب وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔

بخاری فی الادب، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۵۱۷۲ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد عقل کی جڑ و بنیاد لوگوں سے محبت کرنا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن علی رضی اللہ عنہ

۵۱۷۳ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے محبت کرنا ہے۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۷۴ دین کے بعد عقل کی جڑ لوگوں سے محبت کرنا اور ہر نیک وبد سے بھلائی کرنا ہے۔بیھقی فی شعب الایمان عن علی

۵۱۷۵ ترازو میں سب سے بھاری چیز اچھے اخلاق ہیں۔ابن حبان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۷۶ مؤمن کے میزان وترازو میں سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے، بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو، فحش پسند اور فضول گو سے نفرت کرتے ہیں۔بیھقی فی السنن عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۷۷ سب سے افضل عمل اچھے اخلاق ہیں اور جہاں تک ہوسکے تو غضبناک نہ ہو۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن العلای بن الشخیر

۵۱۷۸ قیامت کے روز تم میں سے اس شخص کی مجلس میرے بہت قریب ہوگی جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔

ابن النجار عن علی

۵۱۷۹ کامل ترین ایمان والا وہ مؤمن ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو، جن کے کندھے جھکے ہوں، جو محبت کرتے اور ان سے لوگ محبت کرتے ہوں، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے الفت کی جائے۔طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۵۱۸۰ بے شک اللہ تعالیٰ اعلیٰ اخلاق کو پسند کرتے ہیں اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتے ہیں۔ مستدرک الحاکم عن سہل بن سعد

۵۱۸۱ تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور آخرت میں میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں، اور مجھے سب سے زیادہ مبغوض اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے برے اخلاق ہیں جو بہت بولنے والے اور تکبر کرنے والے، باچھیں نکال کر بولنے والے ہیں۔مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۵۱۸۲ قیامت کے روز ان لوگوں کے ٹھکانے میرے زیادہ نزدیک ہوں گے، جن کے دنیا میں اخلاق اچھے ہوں گے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کامل ترین ایمان والا

۵۱۸۳ مؤمنوں میں وہ شخص کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، بے شک اچھے اخلاق والا نماز روزے کا درجہ پالیتا ہے۔البزار عن انس

۵۱۸۴ تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے زیادہ مبغوض اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور ہوں گے جو بہت بولنے اور باچھیں نکال کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں گے، صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ! متفیہقون کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: تکبر کرنے والے۔ترمذی عن جابر. کتاب البر ۲۰۱۹

۵۱۸۵ قیامت کے روز مؤمن کے میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہ ہوگی، بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو اور فضول بکواس کرنے والے کو ناپسند کرتے ہیں۔ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۸۶ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۸۷ اچھے اخلاق کو اختیار کرو کیونکہ لوگوں میں بہترین اخلاق والا بہترین دین والا ہوتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۱۸۸ اچھے اخلاق اور زیادہ خاموشی کو اختیار کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان جیسی دو چیزوں سے بڑھ کر خوبصورتی حاصل نہیں کی۔مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی اچھے اخلاق اور زیادہ دیر خاموش رہنا خوبصورتی کا باعث ہیں

۵۱۸۹ اچھی گفتگو اور کھانا دینے کی صفت اختیار کرو۔بخاری فی الادب، حاکم عن ھانی بن یزید

۵۱۹۰ اگر اچھے اخلاق کسی آدمی کی صورت میں لوگوں میں چلتے پھرتے تو وہ نیک آدمی ہوتا۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۹۱ جس آدمی کے اللہ تعالیٰ نے اچھے اخلاق بنائے اور اس کی شکل وصورت بھی اچھی بنائی اسے کبھی آگ نہیں کھائے گی۔

طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۹۲ میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں۔مسند احمد، ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ۵۱۵۰ میں گزر گئی ہے۔

۵۱۹۳ اچھے اخلاق آدمی کی سعادت ہیں اور برے اخلاق اس کی بدبختی کا حصہ ہیں۔بیھقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ

۵۱۹۴ جو شخص نرم پہلو، معمولی اور نرم گو ہو تو اسے اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کردیتے ہیں۔مستدرک الحاکم، بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۹۵ ہر معمولی حیثیت کا آدمی، نرمی سے گفتگو کرنے والا، نرم پہلو اور لوگوں کے قریب رہنے والا جہنم پر حرام کردیا گیا ہے۔

مسند احمد عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۵۱۹۶ اچھے اخلاق بابرکت ہیں۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۹۷ اے اللہ! آپ نے جیسے مجھے اچھی طرح بنایا ایسے ہی میرے اخلاق سنوار دیجیے۔مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۱۹۸ تم میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے عاجزی سے جھکے ہوں جو لوگوں سے محبت کرتے اور لوگ ان سے الفت کرتے ہوں، اور وہ لوگ جو چغلی کھانے والے، بھائیوں میں ناچاقی پیدا کرنے والے اور ان کے لغزشوں

کوڈھونڈنے والے ہیں ناپسندہ ترین ہیں۔ خطیب عن انس
۵۱۹۹ ...تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور وہ لوگ مجھے انتہائی مبغوض اور قیامت کے روز مجھ سے زیادہ دور ہوں گے، جو برے اخلاق والے، زیادہ بولنے والے، باچھیں نکال کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں گے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ثعلبہ الخشنی. ابن عساکر عن جابر
۵۲۰۰ قیامت کے دن جو عمل سب سے زیادہ افضل لایا جائے گا وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۵۲۰۱ ...وہ مؤمن سب سے افضل ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ حلیۃ الاولیاء ابن عساکر، مستدرک الحاکم عن ابن عمر
۵۲۰۲ ...وہ مؤمن کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔
مسند ابی یعلی، والحاکم فی الکنی، سعید بن منصور عن انس. مسند احمد والدارمی، ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن جابر. طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی شعب الایمان والخرائطی عن عمیر بن قتادہ اللیثی. والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ذر
۵۲۰۳ کامل ترین ایمان والا وہ مؤمن ہے جو تم میں سب سے خوش خلق ہو اور مسلمان تو وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ ابن النجار عن علی
۵۲۰۴ قیامت کے روز جو چیز سب سے افضل میزان میں رکھی جائے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنھا
۵۲۰۵ تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کے اخلاق انتہائی اعلیٰ ہوں اور وہ اپنے گھر والوں پر بے حد مہربان ہو۔ خطیب عن عائشہ
۵۲۰۶ کامل ترین ایمان کی نشانی اچھے اخلاق ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
۵۲۰۷ میزان میں سب سے افضل چیز اچھے اخلاق ہوں گے۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۵۲۰۸ مسلمان بندے کو سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق کی صورت میں دی گئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامۃ بن شریک
۵۲۰۹ مسلمان کو افضل ترین چیز اخلاق حسنہ کی صورت میں عطا کی گئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامۃ بن شریک
۵۲۱۰ اللہ تعالیٰ نرمی اور کشادہ روئی کو پسند فرماتے ہیں۔ الشیرازی فی الالقاب والخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
۵۲۱۱ بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے اور سخت گرمیوں میں پیاسا رہ کر روزہ رکھنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
۵۲۱۲ ...قیامت کے روز تم میں سے وہ شخص زیادہ محبوب اور اس کی مجلس میری مجلس کے بہت قریب ہوگی جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے زیادہ مبغوض اور ان کی مجالس مجھ سے انتہائی دور ہوں گی جو برے اخلاق کے مالک ہیں جو بے حد بولنے والے، باچھیں نکال کر گفتگو کرنے والے اور متکبر ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والخطیب وابن عساکر وسعید بن منصور عن جابر
۵۲۱۳ آخرت میں تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو اچھے اخلاق والے ہیں اور مجھے آخرت میں وہ لوگ بے حد مبغوض اور میری مجلس سے بہت دور ہوں گے جو تم میں سے بد اخلاق ہیں بے حد بولنے والے متکبر۔
مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، ابونعیم، بیھقی فی شعب الایمان والخرائطی عن ابی ثعلبۃ الخشنی
۵۲۱۴ ...قیامت کے روز تم میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق بے حد اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے قیامت کے دن انتہائی مبغوض ہوں گے جو منہ چیر کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۵۲۱۵ تم میں سے اعلیٰ اخلاق والے لوگ مجھے بے حد محبوب ہیں جو عاجزی کرنے والے لوگوں سے محبت کرتے ہیں لوگ ان سے محبت کرتے ہیں اور تم میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ انتہائی ناپسندیدہ ہیں جو چغلخور ہیں بھائیوں میں پھوٹ ڈالتے اور گناہوں سے بری لوگوں کی لغزشوں کو تلاش کرنے والے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مر برقم ۵۱۹۸

۵۲۱۶ یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کی نوازش ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں، اور جب اسے ناپسند کرتے ہیں تو اسے برے اخلاق لگادیتے ہیں۔ العسکری فی الامثال عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۲۱۷ مجھے تو اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔ بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۱۸ مجھے مبعوث کیا گیا تا کہ اچھے اخلاق کو پورا کروں۔ ابن سعد عن مالک بن مالک .بلاغاً

یعنی اعلیٰ اخلاق کا آخری درجہ حضور ﷺ پر ختم تھا، آپ کے اخلاق سے بڑھ کر کوئی شخص اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کرسکتا۔

۵۲۱۹ یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، جسے چاہتے ہیں کہ اچھے اخلاق سے نوازیں تو اسے نواز دیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی المنہال

۵۲۲۰ جہنم پر ہر وہ شخص حرام ہے جو معمولی حیثیت کا، نرم گو، نرم اور قریب ہو۔ ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۲۲۱ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ آگ پر کون حرام ہے؟ ہر قریب، کم حیثیت، نرم گو، نرم طبیعت۔

ترمذی حسن غریب، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود .مر برقم ۵۱۶۲

۵۲۲۲ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ کل آگ پر کون حرام ہوگا؟ ہر کم حیثیت، نرم گو، قریب اور نرم طبیعت۔

۵۲۲۳ کیا تمہیں نہ بتاؤں تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ قریب کون ہوگا؟ جو تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ مسند احمد، والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۵۲۲۴ تمہیں نہ بتاؤں تم میں سے زیادہ بہتر کون لوگ ہیں؟ جو تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۲۵ اسلام اچھے اخلاق کا نام ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید

۵۲۲۶ اچھے اخلاق بڑھاؤ۔ اور برے اخلاق نحوست ہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد عن رافع بن مکیث .مر برقم ۵۱۴۳

۵۲۲۷ ہر کم حیثیت، نرم گفتگو کرنے والا، نرم طبیعت قریب آگ پر حرام ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن معیقیب

۵۲۲۸ اچھے اخلاق والا ہدیہ دیتا ہے اور برے اخلاق کو وہی پھیر دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

ہدیہ نہ دینا بذات خود ایک بری خصلت ہے لہٰذا ہدیہ دینا اچھے اخلاق والے کا کام ہے یعنی اچھے اخلاق والے سے جب کوئی بداخلاقی سے پیش آتا ہے تو وہ اعلیٰ اخلاق کے ذریعے انہیں پھیر دیتا ہے۔

اچھے اخلاق کی تفسیر

۵۲۲۹ اچھے اخلاق کی تفسیر یہ ہے کہ اسے جتنی دنیا ملے اس پر راضی رہتا ہے اور اگر اسے کچھ نہ ملے تو ناراض نہیں ہوتا۔

ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء

۵۲۳۰ لوگوں سے اپنے اخلاق کے ذریعے میل جول رکھو اور ان کے اعمال میں مخالفت کرو۔ العسکری فی الامثال عن ثوبان

۵۲۳۱ تم میں سے سب سے بہتر سب سے اچھے اخلاق والے ہیں جب دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۳۲ دو مرد جنت میں داخل ہوئے، ان لوگوں کی نماز، روزہ، حج، جہاد اور بھلائی کرنا برابر تھا، ان میں ایک اپنے اچھے اخلاق کی بنا پر اپنے دوست پر اتنی فضیلت رکھتا ہے جیسے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ دیلمی عن ابن عمر

۵۲۳۳ اچھے اخلاق کو اختیار کرو وہ لازماً جنت میں ہوں گے۔ ابن لال عن علی وفیہ داؤد بن سلیمان بن الغازی

۵۲۳۴ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اللہ ہوں، میں نے بندوں کو اپنے علم سے پیدا کیا میں جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کروں اسے اچھے اخلاق

عطا کرتا ہوں، اور جسے کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہوں تو اسے برے اخلاق لگا دیتا ہوں۔ ابو الشیخ عن ابن عمر

۵۲۳۵ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے کہا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میں نے اس دین کو اپنے لیے پسند کیا، اس کی صلاحیت صرف سخی طبیعت اور اچھے اخلاق ہی رکھتے ہیں لہٰذا جب تک اس کے ساتھ رہو اس کا اکرام کرو۔

سمویہ لابن عدی وابونعیم والخرائطی فی مکارم الاخلاق والخطیب فی المتفق والمفترق وابن عساکر، ابن منصور عن حابر وقال عقیلی: لم یتابع علیہ ابراھیم بن ابی بکر بن المنکدر من وجہ یثبت

۵۲۳۶ حسن اخلاق کمال ایمان ہیں۔ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۳۷ جس شخص کی اللہ تعالیٰ اچھی پیدائش اور اچھے اخلاق کیے پھر اسے آگ کھا جائے ایسا نہیں ہوسکتا۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۳۸ قیامت کے روز اچھے اخلاق سے زیادہ افضل کوئی چیز میزان میں نہیں رکھی جائے گی، آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور رات کو کھڑے ہونے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۳۹ اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں تین ہیں، جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو، اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو، اور جو تم سے ناتا کاٹے اس سے جوڑو۔ حاکم فی تاریخہ عن انس

تنبیہ: آج کل رشتہ داری کا بالکل پاس نہیں، لوگ رشتہ داریاں ختم کر کے خوش ہوتے ہیں اور رشتہ داریاں مضبوط ہوتی ہیں آپس میں بچوں میں رشتے ناتے کرنے سے، کسی سے پوچھو: بھئی کہاں سے بچے کی شادی کی؟ جواب دیتے ہیں غیروں سے، تو پوچھنے والا کہتا ہے بہت اچھا کیا رشتہ دار بس دیکھ لیے یہ کھلی جہالت اور دین سے بغاوت ہے رشتہ داروں کی ستم ظریفیاں برداشت کرنے والا ایک دن ضرور سرخرو ہوگا۔

۵۲۴۰ جو شخص کم درجہ، دھیما لہجہ، نرم خو اور قریب ہوگا اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الضعف عن ابن مسعود

۵۲۴۱ وہ مؤمن کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے عمدہ ہوں، اور وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہو۔

مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۵۲۴۲ تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۵۲۴۳ انسان کی سعادت مندی اچھے اخلاق ہیں اور بدبختی برے اخلاق ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سعد

۵۲۴۴ بندہ اس وقت تک اپنا ایمان مکمل نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اپنے اخلاق اچھے کر لے، اور اپنے غصہ کو ٹھنڈا نہیں کرتا اور یہ کہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرے وہی لوگوں کے لیے پسند کرے، بہت سے لوگ بغیر اعمال کے جنت میں داخل ہوئے لیکن مسلمانوں سے خیر خواہی کی وجہ سے۔

لابن عدی وابن شاہین والدیلمی عن انس

۵۲۴۵ اے ام عبد کے بیٹے! جانتے ہو کہ کس کا ایمان افضل ترین ہے؟ افضل ترین ایمان اور اچھے اخلاق والے مؤمن وہ ہیں جو عاجزی کرنے والے ہیں، بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرے، اور اس کے پڑوسی اس کی ایذاء رسانیوں سے محفوظ رہیں۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۵۲۴۶ اے معاذ! برائی (ہو جائے تو اس) کے بعد نیکی کر لیا کرو وہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی، اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آو۔

مسند احمد، عن معاذ

۵۲۴۷ ہر کم حیثیت، نرم گو، قریب اور نرم خو شخص جہنم کے لیے حرام ہے۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۴۸ میں نے مقداد اور زید کی شادیاں کرائیں تا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت مند ہیں وہ اچھے اخلاق والے ہو جائیں۔

دارقطنی، بخاری، مسلم عن الشعبی مرسلاً

فصل ثانی......اچھے اخلاق کو حروف تہجی کی ترتیب پر شمار کیا جانے لگا ہے

حرف الالف......عبادات میں احسان

۵۲۴۹ احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ایسے عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مسلم ۳ عن عمر مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۵۰ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر، مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ قبول کی جاتی ہے۔لابن نعیم فی الحلیة عن زید بن ارقم

۵۲۵۱ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ وہ قبول کی جاتی ہے، صبح اور عشاء کی نماز کی پابندی کرو اور ان میں حاضر رہا کرو، اگر تم جان لو کہ ان دونوں نمازوں کا کتنا ثواب ہے تو تم ان نمازوں کے لیے دوڑ کر آتے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۵۲ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے عمل ایسے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، جب کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کے پہلو میں کوئی نیکی کر لیا کرو، پوشیدہ گناہ کے بدلے پوشیدہ نیکی اور اعلانیہ گناہ کے عوض اعلانیہ نیکی۔

۵۲۵۳ رخصت ہونے والے شخص کی طرح نماز پڑھو، گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس رہو تو مالداری میں گزر بسر کرو گے، ان چیزوں سے بچو جن کی وجہ سے معذرت کی جاتی ہے۔

ابو محمد البراهمی فی کتاب الصلوٰۃ وابن النجار عن ابن عمر

الاکمال

۵۲۵۴ احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرو گویا کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے جب تم نے ایسا کر لیا تو تم نے "احسان" کا درجہ حاصل کر لیا۔

مسند احمد زعفرانی عن ابن عباس. طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر. مسند احمد عن ابی مالک وابی عامر. زعفرانی عن انس. ابن عساکر عن عبدالرحمن بن غنم

۵۲۵۵ ایسے رہو گویا کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ابو نعیم عن زید بن ارقم

۵۲۵۶ اللہ تعالیٰ کی ایسے عبادت کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو، دنیا میں ایسے رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ کو عبور کر رہے ہو۔

ابو نعیم فی حلیة الاولیاء عن ابن عمر

اخلاص

۵۲۵۷ اپنے دین کو خالص کر لو تمہیں تھوڑا عمل بھی کافی رہے گا۔ابن ابی الدنیا فی الاخلاص، مستدرک عن معاذ

۵۲۵۸ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال کو خالص کر لو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لیے خالص عمل ہی قبول کرتے ہیں۔

دار قطني في السنن عن الضحاک بن قیس

۵۲۵۹ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو خالص کرلو، پنج وقتہ نماز قائم کرو، خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے مہینہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے گھر (بیت اللہ) کا حج کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ طبرانی في الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۶۰ ایک ہی ذات کے لیے عمل کرو تمام ذاتوں سے تمہاری کفایت ہو جائے گی۔ لابن عدی في الکامل فردوس للدیلمی عن انس

۵۲۶۱ اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتے ہیں جو ان کے لیے خالص ہو اور جس سے ان کی رضا طلب کی گئی ہو۔ نسائی عن ابی امامۃ

۵۲۶۲ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتے لیکن تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔

مسلم ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۵۲۶۳ اعمال برتن کی طرح ہیں، جب اس کا نچلا حصہ بہتر ہو تو اوپر والا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب پیندا خراب ہو تو بالائی حصہ بھی فاسد ہو جاتا ہے۔ ابن ماجه عن معاویة

۵۲۶۴ بندہ جب ظاہر اور پوشیدگی میں نماز پڑھے اور اچھی طرح پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک یہ میرا بندہ سچا ہے۔

ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کے سامنے نماز پڑھنا ریا نہیں بلکہ ریا دکھلاوے کی نیت سے ہوتی ہے۔ ملفوظات تهانوی

۵۲۶۵ پوری نیکی یہ ہے کہ ظاہر والا عمل کرو۔ طبرانی في الکبیر عن ابی عامر السکونی

۵۲۶۶ آدمی کی وہ نفل نماز جسے لوگ نہ دیکھ رہے ہوں، اس کی اس نماز سے جو لوگوں کے سامنے ہو پچیس درجہ برابری رکھتی ہے۔ ابویعلی عن صهیب

۵۲۶۷ اس کے لیے دوہرا اجر ہے پوشیدہ کا اجر اور علانیہ کا اجر۔ ترمذی، ابن ماجه ابن حبان، عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۵۲۶۸ مخلصین کے لیے خوشخبری ہے وہ ہدایت کے چراغ ہیں ان کی وجہ سے ہر چھا جانے والا فتنہ ختم ہو جاتا ہے۔ ابونعیم في حلیة الاولیاء عن ثوبان

۵۲۶۹ بندہ پوشیدہ سجدے سے بڑھ کر کسی چیز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ ابن المبارک عن ضمرة بن حبیب مرسلاً

۵۲۷۰ جو کام تو لوگوں کے روبرو کرنا ناپسند کرے تو اسے تنہائی میں بھی نہ کر۔ ابن حبان عن اسامة بن شریک

۵۲۷۱ جس نے چالیس دن اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کیے تو حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر ظاہر ہوں گے۔

ابونعیم في حلیة الاولیاء عن ابی ایوب

۵۲۷۲ جو تم میں سے اس کا ارادہ کرے کہ اس کے اور اس کے دل کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ ایسا کرلے۔ ابوداؤد عن ابی سعید

۵۲۷۳ پوشیدگی اعلانیہ سے افضل ہے اور اعلانیہ اس کے لیے ہے جو اقتداء کا ارادہ کرے۔ فردوس ابن عمر

۵۲۷۴ اگر تم میں سے کوئی بند چٹان میں عمل کرے جس کا کوئی دروازہ نہ ہو اور نہ کوئی سوراخ ہو تو اس کا عمل جیسا بھی ہو الوگوں کے لیے نکل آئے گا۔ مسند احمد، ابویعلی، ابن حبان، مستدرک عن ابی سعید

۵۲۷۵ جو بندہ کوئی پوشیدہ کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی چادر پہنا دیتا ہے، اگر خیر ہو تو خیر اور شر ہو تو شر۔

طبرانی في الکبیر عن جندب البجلی

۵۲۷۶ جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ کو اچھا کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملات کو کافی ہو جائے گا جس نے اپنا پوشیدہ حال درست کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے علانیہ کو بہتر بنا دے گا۔ مستدرک في تاریخه عن ابن عمرو

۵۲۷۷ تم میں سے جو یہ کرسکے کہ اس کا کوئی نیک عمل پوشیدہ ہو تو وہ ایسا کرلے۔ الضیاء عن الزبیر

۵۲۷۸ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے قوم کی طرف خوش ہوتے ہیں جب نماز میں صف بنائیں اور وہ شخص جو اپنے گھر کی تاریکی میں نماز کے لیے کھڑا ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ میری خاطر کھڑا ہوا میرے سوا وہ کسی کو اپنا عمل نہیں دکھا رہا۔ ابن النجار عن ابی سعید

۵۲۷۹ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو، اور دنیا میں ایسے رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ سے گزر رہے ہو۔

ابی نعیم فی حلیۃ عن ابن عمر مر برقم ۵۲۵۶

الاخلاص......من الاکمال

۵۲۸۰ لوگو! اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال خالص کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل ہی قبول فرماتے ہیں یوں نہ کہو یہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور یہ رشتہ داری کے لیے۔ دیلمی عن الضحاک بن قیس

۵۲۸۱ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل اور جوان کی رضاجوئی کے لیے کیا گیا ہو قبول فرماتے ہیں۔ زعفرانی طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۸۲ جب بندہ اعلانیہ اور پوشیدہ اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میرے بندے نے اچھا کیا۔ الرافعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۸۳ پوشیدہ عیاں سے افضل ہے اور جو اقتداء کا ارادہ کرے اس کے لیے اعلانیہ پوشیدگی سے افضل ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۵۲۸۴ تمہارے لیے دوہرا اجر لکھا گیا، پوشیدگی کا اجر اور اعلانیہ کا اجر۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۵۲۸۵ تمہارے لیے وہ (عمل) ہے جس میں تم نے ثواب کی امید کی۔ ابن ماجہ عن ابی بن کعب

۵۲۸۶ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے جیسے برتن اگر اس کا اوپر والا حصہ اچھا ہو تو اس کا پیندا بھی بہتر ہوتا ہے اور جب بالائی حصہ خراب ہو تو نچلا بھی خراب ہو جاتا ہے۔ ابن عساکر عن معاویہ

۵۲۸۷ دنیا میں صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گیا تم میں سے کسی کے عمل کی مثال اس برتن کی طرح ہے جس کا بالائی حصہ اچھا ہو تو اس کا نچلا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب اوپر والا حصہ خراب ہو تو نچلا بھی خراب ہو جاتا ہے۔ ابن المبارک والرامھرمزی فی الامثال عن معاویۃ وھو صحیح

۵۲۸۸ جس کا کوئی پوشیدہ عمل اچھا یا برا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی چادر ظاہر کر دیتا ہے جس سے وہ پہچانا جائے۔

ابو نعیم فی الحلیۃ عن عثمان بن عفان

۵۲۸۹ جانتے ہو مومن کون ہے؟ مومن وہ جو اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو اس کی پسندیدہ چیزوں سے بھر دے، اگر کوئی متقی و پرہیزگار بندہ ستر گھروں میں سے ایک گھر کے درمیان میں بیٹھا ہو ہر گھر کا لوہے کا دروازہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر اوڑھا دیں گے یہاں تک کہ لوگ اس کے متعلق باتیں کریں گے اور بہت زیادہ کریں گے، لوگوں نے عرض کیا کیسے زیادہ کریں گے؟ فرمایا: اگر متقی اپنی نیکی میں اضافہ کرسکتا تو زیادہ کر لیتا، اسی طرح فاجر و گنہگار شخص کے بارے لوگ باتیں کریں گے اور خوب کریں گے کیونکہ وہ اگر اپنے گناہ و فجور میں اضافہ کرسکتا تو کر لیتا۔ الحکیم، حاکم فی تاریخہ عن انس

۵۲۹۰ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس نے جو عمل بھی پوشیدہ طریقہ سے کیا اللہ تعالیٰ ظاہر میں اس کو اس کی چادر اوڑھا دیں گے، اگر اچھا ہوا تو اچھی، برا ہوا تو بری۔ ابن جریر عن عثمان

۵۲۹۱ تمہارے پاس تمہارے اجر ضرور آئیں گے اگرچہ تم لومڑی کی بل میں ہوئے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن جبیر بن مطعم

کمی زیادتی کے بغیر اعمال میں نرمی اور میانہ روی

۵۲۹۲ درست رہنمائی، اچھی چال اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں جز ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عباس

۵۲۹۳ میری امت کے درمیانی لوگ رحم دل ہوں گے۔ فردوس عن ابن عمر

۵۲۹۴ مالداری میں میانہ روی کتنی اچھی چیز ہے، فقر و فاقہ اور عبادت میں درمیانی چال کتنی اچھی صفت ہے۔ البزار عن حذیفۃ

۵۲۹۵ لوگو! میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

ابن حبان، مسند ابو یعلی عن جابر رضی اللہ عنہ

۵۲۹۶ لوگو! میانہ روی، درمیانی چال اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ۔ ابن ماجہ عن جابر

۵۲۹۷ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاؤ۔ بخاری، نسائی، ابن ماجہ البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۹۸ رہنے دو بس اتنے اعمال کرو جتنی تم میں طاقت ہے اللہ تعالیٰ تو نہیں اکتاتے ہاں تم اکتا جاتے ہو۔

بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۵۲۹۹ لوگو! وہی اعمال کرو جن کی تم میں طاقت ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاؤ، اللہ تعالیٰ کو وہ عمل سب سے زیادہ پسند ہے جس پر ہمیشگی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ بخاری مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۰۰ وہی عمل کرو جو تمہارے بس میں ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

بخاری مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہ

عبادت طاقت کی بقدر رہو

۵۳۰۱ اپنے بس کی عبادت کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے ہاں تم تھک جاتے ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۵۳۰۲ وہی اعمال اختیار کرو جو تمہارے بس میں ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتاتے ہاں تم اُکتا جاتے ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۵۳۰۳ تم میں کوئی وہی عمل اختیار کرے جو اس کی طاقت میں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتاتے تم اُکتا جاتے ہو، قریب قریب رہو اور درست راہ اختیار کرو۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء

۵۳۰۴ مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، وہ ایسی آزمائش سے اُلجھ پڑتا ہے جو اس کے بس میں نہیں ہوتی۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، عن حذیفہ

۵۳۰۵ تم درمیانی راہ اختیار کرو، درمیانی راہ اختیار کرو، درمیانی راہ اختیار کرو، اس لئے کہ جو بھی اس دین سے مقابلہ کرنے آیا مغلوب رہا۔

مسند احمد، حاکم، بیھقی فی السنن عن برید

دین کے مستحبات کو اپنے اوپر لازم کر لینا دین سے کشتی لڑانے کے مترادف ہے۔

۵۳۰۶ لوگوں کو بلاؤ، خوشخبری سناؤ، متنفر نہ کرو، آسانی پیدا کرو سختی نہ کرو۔ مسلم عن ابی موسیٰ

۵۳۰۷ جب تم لوگوں کے سامنے ان کے رب کے حوالہ سے بات کرو تو ایسی بات نہ کرو جو انہیں خوفزدہ کر دے جو ان پر گراں و دشوار گزرے۔

الحسن بن سفیان، طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیھقی فی شعب الایمان عن المقداد بن معد یکرب

۵۳۰۸ اتنے عمل کی کوشش کرو جتنا تمہارے بس میں ہے اس واسطے کہ بہتر عمل ہے وہ جو دوام سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ابن ماجہ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳۰۹ اتنے عمل کی تکلیف کرو جو کر سکو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے ہاں تم اکتا جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۱۰ خبردار اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور خشیت رکھنے والا ہوں۔ مسلم عن عمر بن ابی سلمہ

۵۳۱۱ خبردار میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور اس کا خوف رکھنے والا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا اور افطار کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں سوتا اور شادی کرتا ہوں، جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ بخاری عن انس

۵۳۱۲ دل اکتا جاتا ہے، اور تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ مدت کی مقدار کیا ہے لہٰذا وہ اتنی ہی عبادت کو منتخب کرے جو اس کے بس میں ہو پھر اس پر مداومت کرے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ اعمال زیادہ محبوب ہیں جن پر ہمیشگی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑے ہوں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۵۳۱۳ میں تم جیسا (افراط تفریط کرنے والا) نہیں ہوں میری رات یوں بسر ہوتی ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن انس بخاری عن ابن عمرو عن ابی سعید وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنھم وعن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۵۳۱۴ قریب رہو، درست رہو اور مژدہ پاؤ، یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی یہاں تک کہ میں بھی اپنے عمل کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل میں ڈھانپ لے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرۃ، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

یہاں مقصود اللہ تعالیٰ کا استغناء اور اپنی عاجزی کا بیان ہے اور امت کو تعلیم دینا ہے۔

۵۳۱۵ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہیں پہنچا سکتا، نہ مجھے، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپالے، سو سیدھی راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، کوئی موت کی تمنا نہ کرے، اگر وہ اچھائی کرنے والا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کی خیر میں اضافہ ہو اور اگر برائی کرنے والا ہے تو ہو سکتا ہے اسے ناراضگی سے باز رکھا جائے۔ بخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۱۶ تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا اور نہ مجھے، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے لیکن درست رہو، قریب رہو، صبح و شام عمل کرو، اور رات کے کچھ حصہ میں، درمیانی چال اختیار کرو پہنچ جاؤ گے۔ بخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۱۷ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو پے در پے روزے رکھتے ہیں، تم طاقت میں میری طرح نہیں ہو سکتے، آگاہ رہو اللہ کی قسم اگر مجھے ایک ماہ موقع مل جائے تو میں مسلسل روزے رکھوں، حد سے تجاوز کرنے والے اپنی اس کاوش کو چھوڑ دیں۔ مسند احمد مسلم عن انس

تشریح: کچھ اعمال حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ خاص ہیں جنہیں امتی کر سکتے ہیں اور نہ ان کے بس میں ہیں انہی میں سے مسلسل روزے رکھنا ہے۔ علامہ سیوطی کی کتاب ''الخصائص الکبریٰ'' خاص اس موضوع کی کتاب ہے شریعت نے جو اعمال سب کے لیے مقرر کر دیئے وہ کسی پر بوجھ نہیں۔

اسلام میں رہبانیت نہیں ہے

۵۳۱۸ کچھ لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ ایسی ایسی باتیں کر رہے ہیں، لیکن میں نماز پڑھتا ہوں، سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، روزہ افطار کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی کرتا ہوں۔ جس نے میری روش سے اعراض کیا وہ میری امت سے نہیں۔ مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی عن انس

تشریح: یہ ان تین اشخاص کے متعلق آپ نے فرمایا جن میں سے ایک نے کہا میں ہمیشہ نماز پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا تیسرے نے کہا میں کبھی شادی نہ کروں گا یہ زندگی پیری میں نصف الموت ہوتی ہے، نہ ہو جب غمخوار اپنا، نہ ہو جب رازداں کوئی ظہور۔

۵۳۱۹ لوگو! جن چیزوں کا تمہیں حکم دیا گیا تم ان سب کی طاقت نہیں رکھتے لیکن سیدھے رہو، قریب رہو اور خوشخبری پاؤ۔

مسند احمد، ابوداؤد، عن الحکم بن حزن

۵۳۲۰ ان لوگوں کو کیا ہوا جو میرے طریقہ سے بچتے ہیں اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہوں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: خلاف سنت چاہے کیسی ہی نیکی ہو اس کا انجام برا ہی ہوتا ہے

۵۳۲۱ خبردار! لگاتار روزے نہ رکھا کرو، اس بارے میں تم میری طرح نہیں ہو سکتے، میری رات یوں بسر ہوتی ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لہٰذا اتنا عمل کرو جتنا تمہارے بس میں ہو۔ بخاری مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۲۲ پے در پے روزے نہ رکھنا میں (طاقت میں) تم جیسا نہیں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔ بخاری ترمذی عن انس

۵۳۲۳ پے در پے روزے نہ رکھنا (جسے) پے در پے روزے رکھنے کا (شوق) ارادہ ہو وہ سحری تک مسلسل روزہ رکھے، میں تمہاری ہیئت کی طرح نہیں، میری رات تو یوں بسر ہوتی ہے کہ مجھے ایک کھلانے والا کھلاتا اور پلانے والا پلاتا ہے۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد عن ابی سعید

۵۳۲۴ اے عبداللہ! کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی کہ تم دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو سوایسا نہ کیا کرو، کیونکہ جب تم نے ایسا کیا تو

۱ تمہاری آنکھ لگ جائے گی۔ ۲ تمہاری جان تھک جائے گی۔

لہٰذا روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو، رات کھڑے ہو کر عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی، تمہارے بدن کا، تمہاری آنکھ کا، تمہاری بیوی کا تم سے ملنے والے کا تم پر حق ہے تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ تین دن روزے رکھ لیا کرو، یوں تمہارے لیے ہر نیکی دس گنا ہوگی، یوں تمہارے لیے پورا زمانہ روزے

(شمار) ہوں گے، انہوں نے عرض کیا: مجھے اس کی طاقت ہے، تو آپ نے فرمایا: اچھا اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزوں جیسے روزے رکھو، اس پر آدھا زمانہ زیادہ نہ کرو۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، عن ابن عمرو

تشریح: ان صحابی کی اہلیہ نے حضور ﷺ سے شکایت کی تھی، اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام ؓ سے ایسے اعمال کرا کے امت کے لیے ایک مثال قائم کر دی تا کہ بعد میں کوئی ایسی حرکت کرے تو اس کی روک تھام پہلے سے موجود ہو، پانی کی منڈیر ہو تو وہ ان حدود تک ہی پھیلتا ہے لیکن جب منڈیر اور حدود نہ ہوں تو حسب پھیلاؤ پھیلتا ہے۔

اتباع سنت ہی کامیابی کی کنجی ہے

۵۳۲۵ اے عثمان! کیا تم نے میرے طریقہ سے اعراض کیا؟ میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، عورتوں سے نکاح کرتا ہوں، عثمان! اللہ سے ڈرو، تمہارے گھر والوں کا اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے، روزہ رکھو اور افطار کرو، نماز پڑھو اور سویا بھی کرو۔ ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۲۶ آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو، خوشخبری دو متنفر نہ کرو، ایک دوسرے کا کہا مانو اور اختلاف نہ کرو۔ مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی موسیٰ

۵۳۲۷ آسانی برکت اور تنگی نحوست ہے۔ فردوس عن رحل

۵۳۲۸ مجھے اللہ تعالیٰ نے پہنچا دینے والا بنا کر بھیجا، مشقت میں ڈالنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۲۹ اللہ کی قسم! میں امید کرتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں، اور میں اس چیز کو زیادہ جاننے والا ہوں جس کی وجہ سے میں تقویٰ اختیار کروں۔ مسلم، ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۵۳۳۰ معاملہ دو کاموں کے درمیان، اور سب سے بہتر کام درمیانی راہ ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عمر بن الحارث بلاغاً

۵۳۳۱ اللہ نے اس امت کے لیے آسانی پسند فرمائی اور تنگی ومشکل ناپسند فرمائی۔ طبرانی فی الکبیر عن محجن بن الادرع

۵۳۳۲ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والے ہیں اور نرمی کو پسند کرتے ہیں، اور نرمی پر وہ کچھ عطا کرتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں کرتے۔

الادب المفرد، ابوداؤد عن عبداللہ بن مغفل، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم عن علی طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ البزار عن انس

۵۳۳۳ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں نرمی پسند کرتا ہے۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۳۴ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ گنجائشوں پر بھی ایسے عمل کیا جائے جیسے عزائم (پابندی کے اعمال) پر عمل کیا جاتا ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن ابن عمر طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ابوداؤد عن ابن مسعود

۵۳۳۵ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصت پر عمل کیا جائے جیسے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمر

۵۳۳۶ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصت کو قبول کیا جائے جیسے بندہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو چاہتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء وواثلہ وابی امامہ

۵۳۳۷ عزائم (پابندی کے اعمال) ادا کرو اور رخصتوں کو قبول کرو، اور لوگ کو چھوڑ دو، تمہاری ان سے کفایت کر دی گئی۔ خطیب عن ابن عمر

۵۳۳۸ ان رخصتوں کو اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقرر کی ہیں۔ سنن سعید بن منصور، مسلم عن جابر

۵۳۳۹ جس نے اللہ تعالیٰ کی رخصت قبول نہیں کی تو اسے عرفہ کے پہاڑ جتنا گناہ ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمر

۵۳۴۰ رخصتوں پر عمل کرنے والے میری امت کے افضل ترین لوگ ہیں۔ ابن لال عن عمر

۵۳۴۱ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصتوں پر ایسے ہی عمل کیا جائے جیسے ان کے عزائم پر عمل کیا جاتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے یکسو، واضح دین ابراہیمی دے کر بھیجا۔ ابن عساکر عن علی

۵۳۴۲ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں زائد کو پسند کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی۔ابن عساکر عن ابن عمر

۵۳۴۳ دین تو آسان ہے دین سے کوئی شخص کشتی نہیں لڑتا مگر دین اس پر غالب رہتا ہے لہٰذا درست راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، خوشخبری پاؤ، صبح شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو۔

بخاری، نسائی، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ. کتاب الایمان باب الدین یسف

۵۳۴۴ تم اس دین کے معاملہ کو باہم مقابلہ سے نہیں پا سکتے۔ابن سعد، مسند احمد ابن حبان عن ابن الادرع

۵۳۴۵ تم آسانی پیدا کرنے کے لیے بھیجے گئے، تنگی پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔ترمذی عن ابی ہریرۃ

پہلے دو جگہ گذر چکی ہے ۳۲۹۹، ۴۹۳۶۔

اپنی طرف دین میں سختی ممنوع ہے

۵۳۴۶ تم اپنی جانوں پر سختی نہ کرو (ورنہ) تم پر سختی کی جائے گی، ایک قوم نے اپنے اوپر سختی کی تو ان پر سختی کی گئی، گرجا گھروں اور یہودی عبادتخانوں میں انہی کے باقی ماندہ لوگ ہیں (رہبانیت (ترک دنیا) کی بدعت انہوں نے ہی ایجاد کی ہم نے ان پر اسے فرض نہ کیا تھا۔

ابو داؤد عن انس

۵۳۴۷ دین میں انتہا پسندی سے بچنا، اس واسطے کہ تم سے سابقہ لوگ دین میں غلو وانتہا پسندی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم عن ابن عباس

۵۳۴۸ دین میں (بے جا) گہرائی سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسان بنایا ہے تو اس کے اتنے حصے پر عمل کرو جو تمہارے بس میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ عمل صالح پسند کرتے ہیں جس پر ہمیشگی کی جائے اگر چہ وہ تھوڑا ہو۔ابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن عمر

۵۳۴۹ ہر چیز میں تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی میں سستی ہوتی ہے اگر اس تیزی والا درست رہے اور قریب رہے تو اس کی امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جانے لگیں تو اسے کچھ نہ سمجھو۔ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

۵۳۵۰ یہ مضبوط دین ہے تو اس میں نرمی سے گھسو۔مسند احمد عن انس

۵۳۵۱ یہ مضبوط دین ہے اس میں نرمی سے داخل ہو۔

۵۳۵۲ تمہارا بہترین دین وہ ہے جو زیادہ آسان ہو۔مسند احمد الادب المفرد، طبرانی فی الکبیر عن محجن بن الادرع. طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین طبرانی فی الاوسط، لابن عدی فی الکامل، الضیاء عن انس

۵۳۵۳ تمہارا بہترین دین (جزوی اعتبار سے) وہ ہے جو زیادہ آسان ہو اور بہتر عبادت وہ ہے جو سمجھ کے ساتھ ہو یا بہتر عبادت دین کی سمجھداری ہے۔ابن عبدالبر فی العلم عن انس

۵۳۵۴ گھڑی گھڑی دلوں کو راحت پہنچاؤ۔ابو داؤد فی مراسیلہ عن ابن شہاب مرسلاً ابو بکر المقری فی فوائدہ والقضاعی عنہ عن انس

۵۳۵۵ درست رہو اور قریب قریب رہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۵۳۵۶ درست رہو، قریب رہو، خوشخبری پاؤ اور جان رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہ جا سکے گا نہ ہی میں، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے مغفرت ورحمت میں ڈھانپ لے۔مسند احمد، بخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۵۷ تم میں سے (جب) کوئی نماز پڑھے تو چستی کی حالت میں پڑھے، جب تھک جائے یا سست پڑ جائے تو بیٹھ جائے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن انس

۵۳۵۸ سویا کرو جب بیدار ہو جاؤ تو خوب (عبادت) کرو۔ابن حبان عن ابن مسعود

۵۳۵۹ رات دن سواریاں ہیں آخرت تک پہنچنے کے لیے ان پر سوار ہو۔ لابن عدی، ابن عساکر عن ابن عباس

۵۳۶۰ آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، خوشخبری سناؤ، متنفر نہ کرو۔ مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی عن انس

۵۳۶۱ تم نرمی کو اختیار کرو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اسے مزین کردیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جائے اسے بدزیب کردیتی ہے۔

مسلم عن عائشه، کتاب البر نمبر ۲۵۹۴

۵۳۶۲ نرمی اختیار کرو، سختی اور فحش گوئی سے بچو۔ الادب المفرد عن عائشه رضی الله عنها

۵۳۶۳ عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی اور اس کے علاوہ پر عطا نہیں کرتا۔

مسلم عن عائشه رضی الله عنها

نرمی پسندیدہ عمل ہے

۵۳۶۴ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور نرمی اختیار کرو، اس لیے نرمی جس چیز میں بھی ہوئی اسے آراستہ کردیتی ہے اور جس چیز سے نرمی ختم کردی گئی اسے نازیبا کردیتی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن عائشه رضی الله عنها

۵۳۶۵ ذرا نرمی سے اے عائشہ! نرمی اختیار کرو، سختی اور سخت گوئی سے بچو۔ بخاری عن عائشه رضی الله عنها

تشریح: ان احادیث میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کو مخاطب کرکے نرمی اختیار کرنے کو کہا گیا علامہ مناوی نے الجامع الصغیر کی اپنی شرح میں اس کے سبب ذکر کیے ہیں اول، آپ ایک اونٹنی پر سوار ہوئیں جس میں کچھ سختی تھی تو آپ اسے مارنے اور ڈانٹنے لگیں دوم یہودیوں نے جب آپ علیہ السلام کو السام علیکم کہا جو بددعائیہ کلمہ ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غصہ ہوگئیں اور فرمانے لگیں تم پر پھٹکار اور لعنت ہو۔

شرح الجامع

۵۳۶۶ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور ہر چیز میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری مسلم، ابن ماجه عن عائشه

۵۳۶۷ نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے آراستہ کردیتی ہے اور جس سے نرمی نکال لی جائے تو اسے نازیبا کردیتی ہے۔

عبد بن حمید والضیاء عن انس

۵۳۶۸ جسے نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے بھلائی کا حصہ دیا گیا، اور جس سے نرمی کا حصہ روکا گیا تو اس کی بھلائی کا حصہ روکا گیا۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۵۳۶۹ جو نرمی سے محروم رکھا جائے (سمجھو) وہ ہر بھلائی سے محروم رکھا جائے گا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه عن جریر وصحیح مسلم نمبر ۲۵۹۲ کتاب البرّ

الاکمال

۵۳۷۰ اللہ تعالیٰ نرمی والے ہیں اور ہر چیز میں نرمی پسند کرتے ہیں، ہر عاجزی کرنے والے غمگین دل کو چاہتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی بات سکھاتا ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلاتا ہو اور ہر سخت اور غافل دل کو ناپسند کرتے ہیں جو پوری رات سوتا رہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح واپس کرتے ہیں یا نہیں؟ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۵۳۷۱ اللہ تعالیٰ نرمی والے ہیں اور نرمی کو چاہتے اور پسند کرتے ہیں اور نرمی پر وہ اعانت کرتے ہیں جو سختی پر نہیں کرتے۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن ابی امامه

۵۳۷۲ اللہ تعالیٰ اپنی (عطا کردہ) گنجائشوں پر عمل کرنے کو ایسے ہی پسند کرتے ہیں جیسے اپنی نافرمانیوں کو ترک کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے

۵۳۷۳ اللہ تعالیٰ نرمی کو چاہتے اور پسند کرتے ہیں اور اس پر وہ کچھ عطا کرتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں کرتے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

۵۳۷۴ اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا کرتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں کرتے۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر

۵۳۷۵ تمہارا بہترین دین وہ ہے جو انتہائی آسان ہو۔ مسند احمد عن محجن بن الادرع مسند احمد عن الاعرابی

۵۳۷۶ تمہارا یہ دین بے حد مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اس واسطے کہ (قافلہ سے) کٹ جانے والا نہ کسی سواری کو باقی چھوڑتا ہے اور نہ کسی زمین کو قطع (طے) کرسکتا ہے۔ العسکری فی الامثال عن علی

۵۳۷۷ یہ دین انتہائی مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے متنفر نہ کر، کیونکہ کٹ جانے والا نہ سواری چھوڑتا ہے اور نہ زمین طے کرتا ہے۔ بزار، بخاری مسلم العسکری فی الامثال عن جابر وضعف

۵۳۷۸ یہ دین بے حد مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت ناپسند نہ کرو، کیونکہ (سفر سے) کٹ جانے والا نہ سفر کرسکتا ہے اور نہ کسی سواری کو باقی چھوڑ سکتا ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۷۹ یہ دین مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اپنے نفس میں عبادت کا بغض پیدا نہ کر، کیونکہ کٹ جانے والا نہ سفر کرسکتا ہے اور نہ سواری چھوڑتا ہے ایسے شخص کی طرح عمل کر جس کا گمان ہے کہ وہ کبھی نہیں مرے گا، اور اس شخص جیسا خوف رکھ جسے ڈر ہے کہ کل مرجائے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان، بخاری مسلم والعسکری فی الامثال عن ابن عمرو وفی لفظ یظن انه لن یموت الاھرماً

۵۳۸۰ تمہارا رب آسانی پیدا کرنے والا آسانی پیدا کرتا ہے تو تم بھی آسان عمل کرو، خبردار جو اللہ کے دین پر (عمل میں آگے بڑھنے سے) غلبہ پانا چاہے تو دین ہی اس پر غالب ہوگا، اور جو اللہ تعالیٰ کا عمل چھوڑ دے تو وہ اللہ تعالیٰ کو برا لگتا ہے۔ ابن قانع عن سوید بن جبلہ

۵۳۸۱ آل داؤد کی حکمت میں ہوش مند عقلمند کے لیے عبرت (حاصل کرنے کا سامان) ہے کہ وہ صرف چار گھڑیوں میں اپنے آپ کو مشغول رکھے، ایک گھڑی میں اپنے رب سے راز و نیاز کرے، ایک گھڑی میں اپنا محاسبہ کرے، ایک گھڑی اپنے ان بھائیوں سے ملے جن سے وہ مشورہ کرتا اور وہ اسے نصیحت کرتے اور اس کے عیوب سے خبردار کرتے ہیں اور ایک گھڑی میں اپنے نفس اور اس کے رب کے درمیان جو باتیں پیش آتیں اور جمال رکھتی ہیں کیونکہ اس گھڑی میں بقیہ تمام گھڑیوں کے لیے مدد اور زائد توشہ کے ذریعہ دلوں کے بہلاؤ کا سامان ہے ہوش مند عقلمند کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھنے والا ہو، اپنے زمانہ کی پہچان رکھتا، اپنی حالت کی طرف توجہ کرنے والا (یعنی تقویٰ کے ذریعے ان سے بچنے والا ہو، جیسا کہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دور کے بھائی عیوب کے جاسوس ہیں) اور اپنے بھائیوں میں سے جس پر سب سے زیادہ بھروسہ ہو اس سے (تقویٰ کے ذریعہ) وحشت کرنے والا ہو۔ الدیلمی عن ابن مسعود

۵۳۸۲ اس قرآن میں تیزی ہے اور لوگوں میں سستی، تو جس کی سستی انصاف اور سنت کے واسطے ہو تو کیا ہی خوب ہے اور جس کی سستی اعراض کی طرف ہو تو وہی لوگ ہلاک ہونے والے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۸۳ میں روزہ رکھتا اور افطار کرتا ہوں، نماز پڑھتا اور سو کر آرام کرتا ہوں ہر عمل میں تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی میں سستی پیدا ہوتی ہے جس کی سستی سنت کی طرف ہو تو اس نے ہدایت پائی اور جس کی سستی اس کی طرف ہو تو وہ گمراہ ہوا۔

طبرانی فی الکبیر وابونعیم، سعید بن منصور عن جعدة بن هبیرة، وهو ابن ام هانی رحمة الله علیه بنت ابی طالب

۵۳۸۴ یہ دین آسان ہے جو بھی اس دین کے ساتھ کشتی کرے گا تو دین ہی اس پر غالب رہے گا، سو سیدھی راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، آسانی پیدا کرو، صبح و شام اور رات کی تاریکی کے کچھ حصہ سے امداد حاصل کرو۔ ابن حبان والعسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۸۵ کیا تمہیں بتاؤں کہ تمہارے سب سے بہترین لوگ کون ہیں؟ جن کی اسلام کی حالت میں زیادہ عمریں ہوں جب درست راہ اختیار کرلیں۔طبرانی فی الکبیر عن عبادہ بن الصامت

۵۳۸۶ کیا تمہیں اس سے زیادہ عجیب چیز نہ بتاؤں؟ اللہ کا رسول، تمہارا نبی تمہیں تم سے پہلے اور تمہارے بعد ہونے والے واقعہ کی خبر دیتا ہے، سو سیدھے رہو اور درست راہ اختیار کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے عذاب کی کوئی پروانہیں، عنقریب ایک قوم آئے گی وہ کسی چیز کے ذریعے بھی اپنا دفاع نہ کریں گے۔مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی کبشہ

۵۳۸۷ پے درپے روزے رکھنا چھوڑ دو، کسی نے کہا: آپ تو رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم اس بات میں میری طرح نہیں ہو سکتے، میں تو اس طرح رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اتنے عمل کی کوشش کرو جس کی تم میں برداشت ہے۔بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۸۸ لگاتار روزے نہ رکھا کرو، لوگوں نے کہا: آپ تو رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں، میں تو اس طرح رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۸۹ لوگو! اللہ تعالیٰ کا دین آسان ہے۔مسند احمد، ابن سعد عن عاصم بن ھلال عن غاضرۃ بن عروۃ الفقیمی عن ابیہ

۵۳۹۰ ایک دوسرے کا سہارا بنو، ایک دوسرے کی بات مانو، خوشخبری سناؤ متنفر نہ کرو۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۵۳۹۱ ایک دوسرے کا بازو بنو ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کرو، آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو۔طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۵۳۹۲ اتنی عبادت کو اختیار کرو جو تمہارے بس میں ہو، خبردار کسی ایسی عبادت کی عادت نہ بناؤ جسے بعد میں چھوڑنا پڑے، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے یہ چیز زیادہ ہٹاتی ہے کہ آدمی کسی عبادت کی عادت بنا کر پھر اسے چھوڑ دے۔الدیلمی عن ابن عباس

۵۳۹۳ لوگوں کو آسان بات اختیار کرنے کا کہو، انہیں اکتاہٹ میں نہ ڈالو، کیونکہ ایمان والے آپس میں دوست اور ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔الدیلمی عن انس

نجات اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی

۵۳۹۴ درست راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں مجھے بھی البتہ یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ و جابر معاً

۵۳۹۵ درست راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، مژدہ پاؤ اور یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا، اپنے عمل کی بناء پر لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں نہ میں، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے مغفرت و رحمت میں چھپا لے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۹۶ قریب قریب رہو، درست راہ اختیار کرو، مژدہ پاؤ اور یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی ہرگز نجات نہیں پا سکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: نہ میں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل میں ڈھانپ لے۔مسند احمد، مسلم، الدارمی، ابن حبان، ابوعوانہ عن جابر مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۹۷ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ہاں مجھے بھی نہیں، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپالے لیکن سیدھی راہ اختیار کرو۔ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۹۸ درست رہو، خوشخبری پاؤ اس واسطے کہ اللہ عزوجل کو تمہیں عذاب دینے کی جلدی نہیں، عنقریب ایسی قوم آئے گی کہ ان کے پاس کوئی حجت و دلیل نہ ہوگی۔ابویعلی، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن عبداللہ بن بشر

۵۳۹۹ درست رہو، قریب قریب رہو اور یہ جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے وضو پر ہمیشگی صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔

ابن حبان، بیهقی فی شعب الایمان عن ثوبان

تشریح:... استحباب مراد ہے کہ ہمیشہ باوضوء رہنا خاصۂ ایمان ہے کوئی رہے تو رفع درجات کا باعث ہے نہ رہے تو سختی کوئی نہیں محض ترغیب ہے۔

۵۴۰۰ ... لوگو! وہی عمل اختیار کرو جس کی تمہیں قدرت ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

ابن حبان عن عمران بن حصین

۵۴۰۱ لوگو! وہی عمل اختیار کرو جس کی تمہیں طاقت ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا، ہاں تم ہی اکتا جاتے ہو اور ہمیشگی کا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ محمد بن نصر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۴۰۲ عویمر اور سلمان تجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں، تھک کر سفر نہ کرو ورنہ (قافلہ سے) کٹ جاؤ گے، اپنے آپ کو (مت) روکو ورنہ لوگ تم سے آگے نکل جائیں گے، درمیانی چال اختیار کرو تم قافلہ کی رفتار تک پہنچ جاؤ گے، جس میں تم صبح وشام اور رات کی دو گھڑیوں کو طے کرو گے۔

ابن سعد عن قتادہ مرسلاً

ہر صاحب حق کا حق ادا کرو

۵۴۰۳ اے ابودرداء! تمہارے بدن کا، تمہارے گھر والوں کا، اور تمہارے رب کا تم پر حق ہے ہر صاحب حق کو اس کا حق دو، سو روزہ رکھو اور افطار کرو (رات) کھڑے ہو کر عبادت کرو اور سویا (بھی) کرو، اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی آیا کرو۔

ابونعیم فی الحلیة عن ابی جحیفة

۵۴۰۴ جس بندہ میں دین کی سمجھ کا اضافہ ہو تو اس میں عمل میں میانہ روی کا بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ابونعیم عن ابن عمر

۵۴۰۵ جب تم (نشاط وچستی کی حالت میں جو کچھ پڑھ رہے ہو اسے) سمجھ رہے ہو تو تمہیں نماز پڑھنی چاہیے اور جب (نیند کی وجہ سے) مغلوب ہو جاؤ تو سو جانا چاہیے۔ عبد بن حمید عن انس

تشریح: کیونکہ معلوم نہیں انسان اپنے لیے بھلائی کی دعا کرتے کرتے شر کی دعا کر بیٹھے۔

۵۴۰۶ جسے دنیا میں نرمی دی گئی اسے آخرت میں فائدہ دے گی۔ البغوی عن رجل

۵۴۰۷ جسے نرمی کا حصہ ملا تو اسے خیر کا حصہ عطا کیا گیا اور جسے اس کی نرمی کا حصہ نہیں دیا گیا تو وہ اپنے خیر کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۵۴۰۸ جسے اس کی نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کی گئی، اور جسے اس کی نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا تو وہ دنیا اور آخرت کی خیر کے حصہ سے محروم رہا رشتہ داری کو قائم رکھنا، خوش اخلاقی اور اچھا پڑوس شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر میں اضافہ کا باعث ہیں۔

مسند احمد ترمذی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

تشریح:.. بھلائی تو ہر انسان کو ملتی ہی ہے لیکن انسان کچھ ایسی حرکتیں اور اعمال کرتا ہے کہ خیر سے محروم ہو جاتا ہے کسی جگہ مٹھائی بٹ رہی ہو وہاں کوئی شخص گندگی والے ہاتھوں سے مٹھائی لینا چاہے تو اسے کون دے گا؟

۵۴۰۹ جسے اس کی نرمی کا حصہ نہیں ملا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا، اور جسے نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ عطا کیا گیا۔ الحکیم عن عائشہ رضی الله عنها

۵۴۱۰ .... جس نے میری امت کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے اور جس نے میری امت کو مشقت میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مشقت والا معاملہ فرمائیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عائشه

۵۴۱۱ ٹھہر کر اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ پورے دین کے معاملہ میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ بخاری عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۱۲ اپنے اوپر اعمال مقرر کرکے سختی نہ کرو تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ اپنے اوپر سختی کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے، تم عنقریب ان کے باقی ماندہ لوگوں کو گرجا گھروں اور یہودی عبادتخانوں میں پاؤ گے۔

ابن قانع، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن سھل بن ابی امامہ بن سھل بن حنیف عن ابیہ عن جدہ

۵۴۱۳ مصیبت آنے سے پہلے (اس میں پھنسنے کی) جلدی نہ کرو، قریب قریب رہو، درست راہ اختیار کرو اور اگر تم نے مصیبت آنے سے پہلے جلدی کی تو سیلاب تمہیں یہاں سے وہاں تر کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۴۱۴ اس رات کی مشقت نہ اٹھاؤ کیونکہ تم اس کی قدرت نہیں رکھتے، اور تم میں سے جب کسی کو (نیند) اونگھ آئے تو اسے سو جانا چاہیے یہ اس کے لیے سلامتی کا باعث ہے۔ الدیلمی عن انس

۵۴۱۵ نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے آراستہ کردیتی ہے۔ بخاری فی الادب، سعید بن منصور عن انس

۵۴۱۶ اے ابوبکر! درست اور قریب رہو نجات پاؤ گے۔ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی بکر

۵۴۱۷ تم لوگو! وہ تمام امور جن کا تمہیں حکم دیا گیا ہے نہ تو ہر گز کر سکتے ہو اور نہ تمہارے بس کی بات ہے البتہ درست، قریب قریب رہو اور خوشخبری پاؤ۔

سعید بن منصور، مسنداحمد، ابوداؤد، ابن سعد وابن خزیمہ، ابویعلی والبغوی والباوردی وابن قانع طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل، بخاری، مسلم، سعید بن منصور عن الحکم بن حزن الکلفی

تشریح:...... اس واسطے فرائض وواجبات کے علاوہ نوافل باری باری ایک دفعہ کردینا کافی ہے تمام دن کے نوافل پڑھنا ازبس مشکل ہے اس طرح کچھ لوگ تمام مسنون دعائیں پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جس میں ناکام رہتے ہیں تمام ادعیہ کا ایک ایک دفعہ پڑھ لینا کافی ہے لگاتار صرف چند دعائیں ہی پڑھنا مناسب ہے۔

۵۴۱۸ لوگو! اللہ تعالیٰ کا دین (عمل کے لیے) انتہائی آسان ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عروۃ الفقیمی

تشریح: رہیں دین کی باریکیاں تو انہیں سمجھنا ہر کس وناکس کا کام نہیں۔

۵۴۱۹ اے عثمان! ہمیں اللہ تعالیٰ نے رہبانیت (ترک دنیا) کے بدلہ واضح یکسوئی اور ہر بلند جگہ پر تکبیر (اللہ اکبر) کہنا عطا فرمائی ہے، اگر تم ہمارے ساتھ تعلق رکھتے ہو تو ویسا کرو جیسا ہم کرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امیۃ الطائفی عن جدہ سعید بن العاص

۵۴۲۰ اے عثمان ہم پر رہبانیت فرض نہیں کی گئی، کیا تم میرے نمونہ کو نا کافی سمجھتے ہو؟ سو اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اس کی حدود کی حفاظت کرنے والا ہوں۔ عبدالرزاق فی المصنف، طبرانی عن عائشہ

۵۴۲۱ اے عثمان! کیا تمہارے لیے میرا نمونہ کافی نہیں؟ تم رات بھر قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو، سو تمہاری اہلیہ اور تمہارے بدن کا (بھی) تم پر حق ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۵۴۲۲ عثمان! اللہ تعالیٰ نے مجھے رہبانیت دے کر نہیں بھیجا، بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین دین واضح یکسوئی ہے۔

ابن سعد عن ابی قلابہ مرسلاً

۵۴۲۳ اے عائشہ! جسے اس کی نرمی کا حصہ دے دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کی گئی، اور جو اپنے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا تو وہ دنیا وآخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب والحکیم والخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابونعیم فی الحلیۃ وابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۵۴۲۴ اے عائشہ! اگر نرمی کوئی مخلوق ہوتی تو لوگ اس سے بہتر مخلوق نہ دیکھتے، اور اگر سختی مخلوق ہوتی تو اس سے بری مخلوق نہ دیکھتے۔

الحاکم فی الکنی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۲۵ اے عائشہ! نرمی سے کام لیا کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والوں کو عزت پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو انہیں نرمی کے دروازے دکھا دیتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عطاء بن یسار

تشریح:……کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ عورتیں بھی اجنبی مردوں کے ساتھ نرمی سے گفتگو کریں، ایسا کرنا خود قرآن کے حکم کے خلاف ہے۔

۵۴۲۶ کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ہاں نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، سو درست رہو، قریب قریب رہو، صبح و شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو، درمیانی راہ اختیار کرو (منزل تک) پہنچ جاؤ گے۔

مسند احمد، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۲۷ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، لیکن (تم) درست رہو، قریب رہو، صبح شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو، درمیانی چال چلو (منزل پر) پہنچ جاؤ گے۔ بخاری مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۲۸ آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، اور جب تجھے غصہ آئے تو خاموش رہا کر۔ ابن ماجہ ابو داؤد عن ابن عباس

۵۴۲۹ آسانی پیدا کرو، مشکل پیدا نہ کرو، سکون پیدا کرو، نفرت نہ دلاؤ۔ طبرانی فی الاوسط، مسند احمد، بخاری، مسلم نسائی عن انس

۵۴۳۰ اس آدمی سے میرے اعراض کو تم نے کیا سمجھا؟ میں نے دیکھا کہ دو فرشتے اس کے منہ میں جنت کے میوے ٹھونس رہے ہیں، تو میں سمجھ گیا کہ وہ بھوکا فوت ہوا ہے۔ مسند احمد عن جریر

اخراجات میں نرمی اور میانہ روی

۵۴۳۱ جس نے میانہ روی کی وہ کبھی محتاج نہ ہوا۔ مسند احمد عن ابن مسعود

۵۴۳۲ میانہ رو محتاج نہیں ہوا۔ دار قطنی، طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۵۴۳۳ میانہ روی آدھی معیشت ہے، اور خوش خلقی آدھا دین ہے۔ خطیب عن انس

۵۴۳۴ خرچ میں میانہ روی آدھی معیشت ہے اور لوگوں سے محبت رکھنا آدھی عقلمندی اور اچھے انداز میں سوال آدھا علم ہے۔

طبرانی فی مکارم الاخلاق، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۵۴۳۵ تدبیر آدھی معیشت، باہمی الفت آدھی عقل، پریشانی آدھا بڑھاپا، عیال کی کمی دو دائیوں میں سے ایک ہے۔

القضاعی عن علی. فردوس عن انس

۵۴۳۶ تدبیر جیسی عقلمندی نہیں اور بچنے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں، اچھے اخلاق جیسا کوئی حسب نہیں۔

ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۵۴۳۷ جس نے میانہ روی کی اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دے گا، اور جس نے فضول خرچی کی اسے فقیر کر دے گا، جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور جس نے زبردستی کی اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیں گے۔ البزار عن طلحۃ

تشریح:……اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں اور غیر اللہ کے نام پر دینا فضول خرچی ہے، اپنی ضرورت کے لیے جتنا خرچ کرے فضول خرچی نہیں۔

۵۴۳۸ معیشت میں نرمی آدمی کی سمجھداری کی دلیل ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۳۹ آدمی اپنی معیشت کو درست کرے یہ اس کی سمجھداری ہے اور جو چیز تیری اصلاح کرے اس کی طلب دنیا کی محبت نہیں۔

ابن عدی فی الکامل، ابن حبان، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۴۰ جس نے گھر بیچ کر اس کی قیمت اسی جیسے گھر میں نہ لگائی تو اللہ تعالیٰ اسے برکت نہ دے گا۔ ابن ماجہ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

تشریح:……اس میں بڑی حکمت ہے جسے تاجر ہی سمجھ سکتے ہیں۔

۵۴۴۱ جس نے تم میں سے گھر یا زمین بیچی تو وہ جان لے کہ وہ مال اس بات کا مستحق ہے کہ اس میں برکت نہ ہو مگر یہ کہ وہ اسی جیسے (کاروبار) میں لگائے۔مسند احمد، ابن ماجه عن سعيد بن حريث

۵۴۴۲ جس نے کسی گھر کی جائیداد بغیر ضرورت بیچ دی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیمت پر ایسا شخص مسلط کردے گا جو اسے ضائع کردے گا۔

طبرانی فی الاوسط عن معقل بن یسار

جائیداد فروخت کرنا پسندیدہ عمل نہیں

۵۴۴۳ جو بندہ کوئی جائیداد بیچ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضائع کرنے والا مسلط کردیتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن عمر

۵۴۴۴ نرمی حکمت کی جڑ و بنیاد ہے۔القضاعی عن جریر

۵۴۴۵ معیشت میں نرمی بعض تجارتی کاروبار سے بہتر ہے۔

دارقطنی فی الافراد والاسمٰعیلی فی معجمه، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن جابر

۵۴۴۶ (معیشت میں) نرمی زیادتی اور برکت (کاذریعہ) ہے جو نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔طبرانی فی الکبیر عن جریر

۵۴۴۷ نرمی مبارک، اور سختی نامبارک ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۵۴۴۸ نرمی مبارک اور سختی بے برکتی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرمائیں تو ان پر نرمی کا دروازہ داخل کردیتے ہیں، اس واسطے کہ نرمی جس چیز میں بھی ہوئی اسے مزین کردیتی ہے اور سختی جس چیز میں بھی ہوئی اسے عیب دار بنادیتی ہے حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا سبب) ہے اگر حیا کسی مرد کی شکل میں ہوتا تو نیک آدمی ہوتا، فحش گوئی گناہ کا حصہ ہے اور گناہ جہنم میں (پہنچانے کا سبب) ہے اور اگر فحش گوئی مرد ہوتا تو برا مرد ہوتا، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فحش گو بنا کر نہیں بھیجا۔

بیهقی عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۴۹ اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والے کو پسند کرتے ہیں تو ان پر نرمی داخل کردیتے ہیں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، بیهقی عن عائشه رضی الله عنه، البزار عن جابر رضی الله عنه

۵۴۵۱ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اسے معیشت میں نرمی کی توفیق بخشتے ہیں اور جب انہیں برائی سے دوچار کرنا چاہیں تو انہیں معیشت میں سختی دے دیتے ہیں۔بیهقی فی شعب الایمان عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۵۲ تم میں کسی کو اللہ تعالیٰ دس دن کی روزی عطا فرمادیتے ہیں پس اگر وہ روکا گیا تو نو دن خیریت سے جیے گا، اور اگر اسے وسعت دی گئی تو نو دن اس پر تنگی کے گزریں گے۔فردوس عن انس

الاکمال

۵۴۵۳ معیشت میں نرمی بعض تجارتی (کاروبار) سے بہتر ہے۔دارقطنی فی الافراد، ابن عساکر عن جابر

۵۴۵۴ خبردار مال اور خرچ میں اسراف وزیادتی سے بچو اور میانہ روی کو اختیار کرو، اس واسطے کہ وہ لوگ کبھی محتاج نہیں ہوئے جنہوں نے میانہ روی اختیار کی۔الدیلمی عن ابی امامه

۵۴۵۵ اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے پاس نرمی داخل فرمادیتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی التاریخ وابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، بیهقی فی شعب الایمان عن عائشه، ابن ماجه عن جابر

۵۴۵۶ جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے لیے نرمی کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ

۵۴۵۷ ... اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے کے لیے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے پر نرمی کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ

۵۴۵۸ جس گھرانے کو بھی نرمی عطا کی گئی تو وہ ان کے لیے نفع بخش ثابت ہوئی، اور جو اس سے محروم رہے ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوئی۔

البغوی وابونعیم، ابن عساکر عن عبداللہ بن معمر قرشی، قال البغوی ولا اعلم لہ غیرہ وقال غیرہ ھو مرسل

۵۴۵۹ اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو پھوہڑ پنے پر عطا نہیں فرماتا، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے نرمی عطا فرماتے ہیں جو گھرانہ بھی نرمی سے محروم رہا تو وہ (گویا سب کچھ سے) محروم رہا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن جریر

۵۴۶۰ ... اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں فرماتے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اسے نرمی بخشتے ہیں، جو گھرانہ بھی نرمی سے محروم رہا تو وہ محروم رہا۔ طبرانی عن جابر

۵۴۶۱ ... نرمی مبارک اور حماقت نامبارک ہے اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانہ کو بھلائی دینا چاہیں تو ان پر نرمی کا دروازہ کھول دیتے ہیں، نرمی جس چیز میں ہوئی اسے سجا دیتی ہے اور سختی جس چیز میں ہوئی اسے عیب دار بنا دے گی۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۶۲ جس نے کوئی گھر بیچ کر اس کی قیمت سے (نیا) گھر نہ خریدا تو اسے برکت نہ ہوگی، نہ اس گھر میں اور نہ قیمت میں آنے والی رقم میں۔

بخاری مسلم عن حذیفہ

۵۴۶۳ جس نے کوئی کڑا بیچا اور اسے اس کے بیچنے کے بغیر چارہ نہیں تھا تو اس مال پر ایسا شخص مقرر کر دیا جائے گا جو اسے تلف کر دے گا۔

الحکیم عن عمران بن حصین

۵۴۶۴ زمین اور گھر کے پیسوں میں برکت نہیں دی جاتی، اور نہ وہ پیسے گھر اور زمین میں لگائے جائیں۔

مسند احمد عن سعید بن زید ج ۱ ص ۱۹۰

۵۴۶۵ جس نے مال کا ایک کڑا بیچا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک ضائع کرنے والا مسلط کر دیں گے۔ مسند احمد عن عمران بن حصین

۵۴۶۶ معیشت میں نرمی تمہاری سمجھداری کی علامت ہے۔

ابن عدی فی الکامل بیھقی فی شعیب الایمان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۶۷ اے ابوالہیثم دودھ والی بکری کو ذبح نہ کرنا، ہمارے لیے بکری کا بچہ ذبح کرو۔ حاکم عن ابن عباس

''انشاء اللہ تعالیٰ'' کہنا

۵۴۶۸ بندے کے کامل ایمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہر چیز میں انشاء اللہ کہا کرے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۶۹ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا: اس رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، ان میں سے ہر ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، تو ان کے کسی صحابی نے ان سے عرض کیا: ان شاء اللہ کہیے! اور آپ ان شاء اللہ نہ کہہ سکے، ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جن سکی، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو وہ حانث (قسم توڑنے والے) نہ ہوتے اور ان کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی۔

مسند احمد، بخاری، مسلم نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بہت بڑے اسکالر لکھتے ہیں، یہ حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میں حضور ﷺ کی حدیث نہیں، لیکن اکثر محدثین نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا، یقینی بات ہے کہ بے سند لوگ سند کی باتیں کہاں تسلیم کرتے ہیں؟

۵۴۷۰... حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی چار سو بیویاں اور چھ سو لونڈیاں تھیں، ایک دن انہوں نے فرمایا: آج رات میں ہزار عورتوں کے پاس جاؤں گا، جن میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، (اور آپ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے) اور ان شاء اللہ نہ کہا۔ چنانچہ آپ ان کے پاس گئے اور ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جنی، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے، اور کہا ان شاء اللہ ان کے اولاد ہوتی، جو کچھ انہوں نے کہا یعنی گھڑ سوار اور وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے۔ خطیب، ابن عساکر عن ابی هريرة رضي الله عنه

اس سند میں اسحاق بن بشر کذاب ہے۔

۵۴۷۱ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا: اس رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، سب کی سب ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دیں گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، آپ کے کسی صحابی نے آپ سے کہا: ان شاء اللہ کہہ دیجئے اور (آپ نے بھولے سے) ان شاء اللہ نہ کہا، چنانچہ آپ ان کے پاس گئے، اور ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جن سکی، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو حانث نہ ہوتے، اور ان کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی، وہ سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار ہو کر جہاد کرتے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هريرة رضي الله عنه

الاکمال

۵۴۷۲... اے لوگو! انشاء اللہ کہا کرو خواہ ایک ماہ کے بعد ہو۔ الديلمي عن ابن عمر

استقامت کا بیان

۵۴۷۳ استقامت اختیار کرو اور لوگوں کے لیے اپنے اخلاق اچھے کرو۔ طبرانی حاکم بيهقي في شعب الايمان عن ابن عمرو

۵۴۷۴ استقامت اختیار کرو اور تم ہرگز تمام اعمال کو نہیں گھیر سکتے، اور جان رکھو تمہارے اعمال میں سے سب سے بہتر عمل نماز ہے اور وضوء کی پاسداری صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔ مسند احمد، ابن ماجه، حاكم، بيهقي في السنن عن ثوبان، ابن ماجه طبراني في الكبير عن ابن عمر، طبراني في الكبير عن سلمة بن الاكوع

۵۴۷۵ استقامت اختیار کرو، کیا ہی اچھی بات ہے اگر تم استقامت اختیار کرو، اور تمہارا سب سے بہتر عمل نماز ہے وضوء پر صرف مؤمن ہی مداومت کرتا ہے۔ ابن ماجه عن ابی امامه، طبرانی عن عبادة بن الصامت

۵۴۷۶ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ عمل ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ کم ہو۔ بخاری ومسلم عن عائشه

۵۴۷۷ کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن سفيان بن عبدالله الثقفي

الاکمال

۵۴۷۸ تم نماز پڑھتے پڑھتے ٹھہرے اور روزہ رکھتے رکھتے تانت (کی طرح باریک) ہو جاؤ، پھر تم میں کے دو، تمہیں ایک سے زیادہ پسندیدہ ہوں گے جو استقامت کے درجہ تک پہنچے۔ ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن فارس بلخی نے بحوالہ حاتم الاصم انہوں نے شقیق بن ابراہیم بلخی سے انہوں نے ابراہیم بن ادھم سے وہ مالک بن دینار سے وہ ابو مسلم خولانی سے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

ابن عساکر نے اپنے طریق سے فرمایا: مالک بن دینار نے ابو مسلم سے نہیں سنا۔ دیلمی

۵۴۷۹ ...اگر تم استقامت اختیار کروگے تو کامیاب رہوگے۔تمام سعید بن منصور عن ثوبان

آپس میں صلح جوئی

۵۴۸۰ کیا تمہیں نماز، روزے اور صدقہ کے اجر سے افضل چیز نہ بتاؤں؟ وہ آپس کی صلح جوئی ہے اس واسطے کہ آپس کا جھگڑا فساد مونڈنے والا ہے۔
مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۸۱ آپس کی برائی سے بچو اس واسطے کہ یہ مونڈنے والی ہے۔ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۸۲ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح جوئی کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں میں قیامت کے روز صلح فرمائیں گے۔
ابویعلیٰ فی مسند، حاکم عن انس

۵۴۸۳ سب سے افضل صدقہ آپس کی صلح جوئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۴۴۸۴ آپس کی صلح صفائی عام نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔طبرانی فی الکبیر عن علی

تشریح:......مراد نفل نمازیں ہیں، اس واسطے کہ فرض نمازوں سے افضل کوئی عبادت نہیں، پھر اس طرح کی فضیلتیں موقع محل کے اعتبار سے ہیں ایک شخص کے والدین زندہ ہیں خدمت گزاری کے قابل ہیں ایسے شخص کے لیے والدین کی خدمت جہاد سے افضل ہے، اسی طرح ایک شخص دوسروں میں صلح کر سکتا ہے تو اس کے لیے نوافل نمازوں سے بہتر صلح کرانا ہے۔

الاکمال

۵۴۸۵ کیا میں تمہیں نفل نماز سے زیادہ بہتر چیز کی خبر نہ دوں، (اور وہ) آپس کی صلح صفائی ہے، خبردار آپس میں بغض رکھنے سے بچنا، اس لیے کہ یہ (محبت کو) مونڈنے والی ہے۔دار القطنی فی الافراد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۸۶ کیا میں تمہیں وہ صدقہ نہ بتاؤں جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول پسند کرتا ہے؟ آپس کی صلح جوئی جب لوگ فساد و بگاڑ پیدا کریں۔
ابوسعید السمان فی مشیختہ عن انس

۵۴۸۷ آپس کی صلح صفائی عام نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔الدیلمی عن علی

۵۴۸۸ اے ابوایوب! کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ صدقہ جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول راضی ہوتا ہے اس کی جگہ کیا ہے؟ تم لوگوں میں صلح کراؤ جس وقت وہ بگاڑ پیدا کریں، اور انہیں قریب کرو جب ایک دوسرے سے دوری اختیار کریں۔
طبرانی فی الکبیر، ابوداؤد، عبد بن حمید عن ابی ایوب

۵۴۸۹ کیا تمہیں نماز و روزہ سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ (اور وہ) آپس کی صلح صفائی ہے آپس میں بغض رکھنے سے بچو اس واسطے کہ یہ مونڈنے والی ہے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

امانت

۵۴۹۰ امانت لوگوں کے دلوں کے درمیان میں اتری، پھر قرآن مجید نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن و سنت سے جانا، آدمی معمولی سی نیند کرے گا، اور امانت اس کے دل سے لے لی جائے گی، تو اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا، جیسے تم کوئی انگارہ اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ جس سے اس میں آبلہ پڑ جائے، اور اسے پھولا ہوا دیکھو، اور (درحقیقت) اس میں کوئی چیز نہیں۔
جب صبح ہوگی تو لوگ ایک دوسرے سے معاملات لین دین کریں گے، کوئی بھی امانت نہ ادا کر پائے گا، یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں

قبیلہ میں ایک شخص امین ہے (اور ایسا وقت بھی آئے گا) کہا جائے گا فلاں آدمی کتنے صبر والا، کتنا ظریف اور کتنا عقلمند ہے؟ جبکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن حذيفة

۵۴۹۱ لوگوں میں سب سے پہلے امانت اٹھائی جائے گی، اور سب سے آخری چیز جو باقی رہے گی وہ نماز ہوگی، بہت سے نمازی ایسے ہیں جن میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔ بیھقی فی شعب الایمان عن عمر

۵۴۹۲ ..... امانت مالداری ہے۔ القضائی عن انس

۵۴۹۳ امانت رزق کو کھینچتی ہے اور خیانت فقر و فاقہ کو کھینچتی ہے۔ فردوس عن جابر، القضاعی عن علی

۵۴۹۴ جو شخص تجھے امین بنائے تو اسے امانت لوٹاؤ، اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس سے خیانت نہ کرو۔

بخاری فی التاریخ، ابوداؤد، ترمذی حاکم، عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه، دارقطنی، سعید بن منصور، الضیاء عن انس، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة، دارقطنی عن ابی بن کعب، ابوداؤد عن رجل من الصحابة

۵۴۹۵ لوگوں سے پہلی چیز امانت اٹھائی جائے گی اور ان کے دین کی آخری چیز جو باقی رہ جائے گی وہ نماز ہے بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ حصہ نہیں۔ الحکم عن زید بن ثابت

۵۴۹۶ پہلی چیز جو اپنے دین کی تم لوگ گم پاؤ گے وہ امانت ہوگی۔ ابوداؤد عن شداد بن اوس

۵۴۹۷ جس شخص میں امانت نہیں وہ ایماندار نہیں، اور جو نمازی نہیں اس کا کوئی دین نہیں، دین میں نماز کی حیثیت ایسے ہی ہے جیسے جسم میں سر کا مقام ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

الاکمال

۵۴۹۸ امانت عزت (کا باعث) ہے۔ الدیلمی عن ثوبان

۵۴۹۹ امانت رزق کو اور خیانت فقر و فاقہ کو کھینچتی ہے۔ القضاعی عن علی

۵۵۰۰ جس میں امانت داری (کی صفت) نہیں وہ ایماندار نہیں، اور صدقہ میں (حد سے) تجاوز کرنے والا اسے روکنے والے کی طرح ہے۔

ابن عدی فی الکامل، بخاری مسلم عن انس، طبرانی فی الکبیر عن عبادہ بن الصامت

تشریح:..... اس واسطے کہ ایک ہی دفعہ صدقہ کردینے والے، دوسرے وقت تہی دست ہو کر دوسروں سے کہتے پھرتے ہیں کہ بھئی صدقہ نہ کرو۔

۵۵۰۱ جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم بغیر ایمان لائے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۵۵۰۲ جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں ہوتی۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان

۵۵۰۳ جس میں امانتداری نہیں، اس میں ایمان نہیں، اور جس میں عہد (کی پاسداری) نہیں اس کا کوئی دین نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، کسی بندے کا دین اس وقت تک درست نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کی زبان درست ہو جائے، اور زبان اس وقت تک درست نہیں ہوتی یہاں تک کہ دل درست ہو جائے، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا جس کے پڑوسی اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہوں، کسی نے کہا: یارسول اللہ! بوائق سے کیا مراد ہے فرمایا: اس کی ظلم و زیادتی، اور جس شخص کو ناجائز طریقہ سے کوئی مال ملا ہو پھر اس نے اس میں سے خرچ کر دیا تو اسے اس میں برکت نہیں دی جائے گی، اور اگر اس میں سے صدقہ کیا تو قبول نہیں کیا جائے گا، اور جو باقی بچا وہ اس کا جہنم (کے لیے) توشہ ہے بے شک خبیث، خبیث کا کفارہ نہیں ہو سکتا، البتہ اچھا مال اچھے کا کفارہ ہو سکتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ثوبان

امانت داری کا خیال رکھنا

۵۵۰۴ میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک امانت کو (مال) غنیمت اور زکوۃ کو تاوان نہ سمجھے گی۔ سعید بن منصور عن ثوبان

۵۵۰۵ اس امت سے سب سے پہلے امانت اور خشوع اٹھایا جائے گا، یہاں تک کہ تم ایک شخص بھی خشوع کرنے والا نہ دیکھ سکو گے۔

ابن المبارک عن سمرۃ بن جندب مرسلاً

۵۵۰۶ ..... لوگوں سے سب سے پہلے امانت اٹھائی جائے گی اور ان کے دین کی سب سے آخری چیز جو باقی رہے گی وہ نماز ہے اور بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ حصہ نہیں۔ الحکیم عن زید بن ثابت

۵۵۰۷ ..... اس دین کی سب سے پہلی چیز جو جائے گی وہ امانت ہے، اور سب سے آخری چیز نماز باقی رہے گی، عنقریب وہ لوگ نماز پڑھیں گے جن میں کوئی خیر نہیں، جس قوم نے زنا کی اجازت دی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کی مستحق ہوئی، اور جس قوم میں آلات موسیقی اور گانا بجانا ظاہر ہوا تو ان کے دل بہرے ہو جاتے ہیں، اور جو قوم تکبر و نخر اختیار کرے گی تو ان کی آنکھیں اندھی ہو جائیں گی، اور جس قوم نے تکبر کی ٹھان لی وہ وحی کے نفع سے محروم ہو جائے گی اور جب انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیا تو ان کے دل اوندھے ہو جائیں اور نوبت یہاں تک کی آجائے گی کہ وہ اچھائی اور برائی کو نہ پہچان سکے گی۔ ابن عساکر عن واصل بن عبداللہ السلامی عمن حدثہ

۵۵۰۸ جو دنیا کی کسی طمع و لالچ پر قادر ہوا اور پھر اسے ادا کر دیا، اور اگر وہ چاہتا تو ادا نہ کرتا، اللہ تعالیٰ اسے حور عین میں سے جس سے چاہے گا شادی کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا

۵۵۰۹ جو شخص اپنی زبان سے کوئی حق (بات) ظاہر کرتا ہے پھر اس بات پر اس کے بعد عمل کیا گیا تو قیامت تک اس کا اجر جاری رہے گا، اور اسے اللہ تعالیٰ اس کا پورا ثواب بخشے گا۔ مسند احمد عن انس

بتانے والے کو جو ثواب ملے گا اس سے عمل کرنے والے کا ثواب کم نہ ہوگا۔

۵۵۱۰ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہی جائے۔ مسند احمد عن ابی امامہ

۵۵۱۱ سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا ہے۔ ابن ماجۃ عن ابی سعید، مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ، مسند احمد، نسائی، بیھقی فی شعب الایمان عن طارق بن شھاب، مرسلاً

۵۵۱۲ ..... افضل جہاد، ظالم بادشاہ اور جابر امیر کے روبرو انصاف کی بات کہنا ہے۔ خطیب عن ابی سعید

۵۵۱۳ ..... جہاد چار امور ہیں، نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، صبر کی جگہوں میں سچ بولنا، اور فاسق سے بغض رکھنا۔ حلیۃ الاولیاء عن علی

تشریح: ..... فاسق سے بوجہ اس کے فسق کے بغض ہوتا ہے ویسے کسی انسان سے نفرت کی ہرگز اجازت نہیں یہی تکبر کہلاتا ہے۔

۵۵۱۴ ..... سب سے عظیم جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کرنا ہے۔ ترمذی عن ابی سعید

۵۵۱۵ ..... اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے عمل سے عوام کو عذاب نہیں دیتا، جب تک کہ عوام خاص لوگوں کو روکنے کی استطاعت رکھتے ہوں، پس جب وہ عوام خاص لوگوں کو نہ روکیں گے تو اللہ تعالیٰ عوام و خواص سب کو عذاب میں مبتلا کردے گا۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عدی بن عمیرۃ

۵۵۱۶ ..... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے والے کا نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور نہ مجھ پر۔ خطیب عن زید بن ارقم

۵۵۱۷ ..... لوگ جب برائی کو دیکھنے کے باوجود ختم نہیں کرتے تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔ مسند احمد عن ابی بکرۃ

۵۵۱۸ ...گنہگاروں کے ساتھ بغض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، اور انہیں ترش روئی سے ملو، اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا چاہو، اوران سے دوررہ کر اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرو۔ ابن شاهين في الافراد عن ابن مسعود

تشریح: اس طرح کی دیگر احادیث کی تشریح پہلے گزر چکی ہے کیونکہ اہل معاصی سے محبت ودوستی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ ہم ان کے ان نامناسب کرتوتوں پر خوش ہیں۔

جہالت محبت نہ کرو

۵۵۱۹ تم پر دو نشے چھا جائیں گے، زندگی کا نشہ اور جہالت سے محبت، اس وقت تم نہ نیکی کا حکم دو گے اور نہ برائی سے منع کرو گے، اور کتاب وسنت پر عمل کرنے (اجر وثواب میں) مہاجرین اور انصار میں سے سابقین اولین کی طرح ہوں گے۔ حلية الاولياء عن عائشة رضي الله عنها

۵۵۲۰ یا تو تم نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا (وگرنہ) تم پر تمہی کے برے لوگ مسلط کردیئے جائیں گے (اس وقت) تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے (مگر) قبول نہ ہوں گی ۔ البزار، طبراني في الاوسط عن ابي هريرة رضي الله عنه

۵۵۲۱ نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو قبل اس کے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ کی جائے۔ ابن ماجه عن عائشه

۵۵۲۲ نیکی کا حکم دیتے رہو اگر چہ تم نیکی نہ کرتے ہو اور برائی سے روکتے رہو اگر چہ تم تمام برائیوں سے نہ بچتے ہو۔ طبراني في الصغير عن انس

تشریح:...... دعوت وتبلیغ کا یہ خاصہ ہے کہ انسان جس بات کا دوسروں کو حکم دیتا ہے تو وہ خود اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور جس سے دوسروں کو روکتا ہے ایک دن وہ خود بھی اس برائی کو ترک کر دیتا ہے۔

۵۵۲۳ تم میں سے جو شخص نیکی کا حکم دے اس کا طریقہ بھی اچھا ہونا چاہیے۔ بيهقي في شعب الايمان

۵۵۲۴ تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے ہٹا دے اور اگر یہ نہ کر سکتا ہو تو زبان سے دور کرے اور اگر اس پر بھی بس نہ چلے تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ مسند احمد، مسلم ۴ عن ابي سعيد

تشریح: خوب یاد رکھیں! ہاتھ کا استعمال حکومت کا حق ہے زبان سے روکنا علماء کا کام ہے اور دل سے برا جاننا عوام الناس کا، اب اگر کوئی شخص جا کر ناجائز چیزوں کی توڑ پھوڑ شروع کر دے تو اس سے فساد برپا ہوگا۔

۵۵۲۵ اپنے بےوقوفوں کے ہاتھ تھام لو۔ طبراني في الكبير عن النعمان بن بشير

ظالم حکمرانوں کا زمانہ

۵۵۲۶ عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کی کچھ باتیں تم پہچان لو گے اور کچھ تمہیں انجان لگیں گی، سو جس نے ناپسند سمجھا وہ بری ہے اور جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا، البتہ جس نے رضامندی کا اظہار کر کے ان کی پیروی کی۔ وہ نقصان اٹھانے والا ہے۔ مسلم، ابو داؤد عن ام سلمه

۵۵۲۷ ...بنی اسرائیل میں سب سے پہلے فساد اس طرح شروع ہوا کہ جب کوئی شخص کسی سے ملتا (اور اسے برائی میں مبتلا دیکھتا) تو اسے کہتا اے فلاں اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو کام تو کر رہا ہے اس سے باز رہ، یہ تیرے لیے حلال نہیں، پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور اسے منع نہ کرتا، کیونکہ وہ اس کے ساتھ کھانے پینے اور مجلس میں شریک ہوتا، جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض کی وجہ سے مہر زدہ کر دیئے۔

ایسا ہرگز نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی قسم یا تو تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے، ظالم کا ہاتھ پکڑو گے اور اسے ضرور موڑو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے دل (بھی) بعض کی وجہ سے مہر زدہ کر دے گا، اور تم پر بھی ایسے لعنت کرے گا جیسے ان لوگوں پر کی۔ ابو داؤد عن ابن مسعود

۵۵۲۸ بنی اسرائیل جب گناہوں میں گھر گئے تو ان کے علماء انہیں منع کرتے مگر وہ باز نہ آتے پھر یہ علماء بھی ان کی مجالس میں بیٹھتے ان کے کھانے پینے میں شریک ہوتے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض کی وجہ سے مہر زدہ کر دیئے، اور حضرت داؤد اور عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی ان پر

لعنت کی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب تک کہ تم لوگوں کو حق بات پر اچھے طریقے سے موڑ نہیں دیتے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن مسعود

۵۵۲۹ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی جانب سے کوئی عذاب مسلط کردے گا، پھر تم اس سے دعائیں مانگتے رہو گے اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ مسند احمد، ترمذی عن حذیفة

۵۵۳۰ تم پر عنقریب ایسے امراء حکومت کریں گے جن کی تم اچھی اور بری باتیں دیکھو گے سو جس نے انکار کیا وہ بری الذمہ ہے اور جس نے ناپسند کیا وہ سلامت رہا، لیکن (خسارہ اس کے لیے) جو رضامند رہا اور ان کی پیروی کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ام سلمة

۵۵۳۱ بلکہ تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ لالچ کی پیروی کی جارہی ہو اور خواہش (نفس) کی اتباع ہورہی ہو اور دنیا کو ترجیح دی جارہی اور ہر شخص اپنی رائے پر خوش ہورہا ہے تو اس وقت بس اپنی فکر کرو، لوگوں کا قصہ چھوڑ دو، کیونکہ تمہارے بعد صبر کے دن ہوں گے، ان میں صبر کرنا ایسے ہی ہوگا جیسے انگارے کو ہاتھ میں لینا، ان ایام میں عمل کرنے والے کو تم جیسے پچاس آدمیوں کے بقدر اجر ملے گا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں کے پچاس مردوں کے عمل کا ثواب؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم میں کے پچاس آدمیوں کا ثواب۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی ثعلبة الخشنی

۵۵۳۲ مجھ سے پہلے جتنے انبیاء مبعوث ہوئے ان میں سے ہر نبی کے حواری اور صحابی ہوئے ہیں جو اپنے نبی کی سنت پر عمل کرتے اور اس کے طریقہ کی پیروی کرتے، پھر ان کے ایسے ناخلف لوگ ہوئے جو اپنے کہے پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا، تو جو کوئی ان سے اپنے ہاتھ کے ذریعہ جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو اپنی زبان کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مؤمن، اور جو ان کے ساتھ اپنے دل کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مؤمن ہے اس کے بعد رائی کے برابر بھی ایمان (کا درجہ) نہیں۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

۵۵۳۳ جو لوگ حدود اللہ پر کاربند ہیں ان کی اور جو ان میں سستی کرنے والے ہیں ان کی مثال ایک ایسی قوم کی طرح ہے جنہوں نے قرعہ اندازی کے ذریعہ جہاز کی منزلیں مقرر کرلی ہوں کسی کو اوپر والا حصہ ملا اور کسی کو نچلا حصہ، اب نیچے والوں کو جب بھی پانی کی ضرورت پڑتی تو وہ اوپر والوں کے پاس سے گزر کر جاتے، اب جو اوپر والے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں یہ لوگ (بار بار اوپر آکر) تکلیف دیتے ہیں ہم انہیں نہیں چھوڑتے، اور وہ لوگ کہتے ہیں ہم اپنے حصے میں سوراخ کرلیتے ہیں اوپر والوں کو تکلیف نہیں دیتے، اگر یہ انہیں ان کے اس ارادے سے نہ روکیں گے تو سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے، اور اگر ان کے ہاتھ کو روک لیا تو وہ اور سب بچ جائیں گے۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن النعمان بن بشیر

۵۵۳۴ تم میں سے کوئی ہرگز اپنے آپ کو حقیر نہ بنائے کہ جب اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کے بارے گفتگو ہورہی ہو تو وہ یوں نہ کہے اے پروردگار مجھے لوگوں کا ڈر تھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے: مجھ سے تمہارا ڈرنا زیادہ حق تھا۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ابی سعید

۵۵۳۵ جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور وہ قوم طاقت وتعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود انہیں نہ روکے تو اللہ تعالیٰ ان پر عمومی عذاب مسلط کردیتے ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد ابن ماجه، ابن حبان عن جریر

۵۵۳۶ گناہ، نہ کرنے والے کے لیے بے برکتی ونحوست کا باعث ہے اگر وہ اسے مٹائے گا تو مصیبت میں مبتلا ہوگا، اس کی غیبت کرے گا تو گنہگار ہوگا اور اگر اس پر راضی رہا تو اس گناہ میں شریک ہوگا۔ فردوس عن انس

۵۵۳۷ جب زمین پر کوئی گناہ کیا جائے تو جو اسے دیکھ رہا ہے اس نے انکار کیا تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہاں کوئی شخص نہ تھا، اور جو وہاں موجود نہ تھا مگر اس نے گناہ کو پسند کیا تو ایسا ہے جیسا کہ وہ وہاں موجود تھا۔ بیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله عنه، ابو داؤد عن العرس بن عمیرة

۵۵۳۸ جو شخص کسی گناہ کے وقت حاضر تھا اور اسے ناپسند سمجھا تو وہ ایسا ہے کہ گویا وہاں تھا ہی نہیں، اور جو وہاں موجود نہ تھا مگر اس گناہ پر راضی تھا تو وہ ایسا ہے گویا وہاں موجود تھا۔ بیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح: خود سوچ لینا چاہیے کہ گناہ کو پسند کرنے والا گناہ کی بات میں شریک قرار دیا گیا تو جو شخص گناہ میں ملوث ہو تو اس کا کیا انجام ہوگا؟

۵۵۳۹ گناہ جب پوشیدہ کیا جائے تو صرف کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہو جائے اور اس کو روکا نہ جائے تو عام لوگوں کے لیے بھی مضر ہوتا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

برائی سے روکنے کا اہتمام

۵۵۴۰ جب تو میری امت کو دیکھے کہ وہ ظالم کو ظالم کہنے سے ڈر رہی ہے تو پھر ان سے امانت لے لی گئی۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن ابن عمرو، طبرانی فی الاوسط عن جابر

۵۵۴۱ ....جب تم ایسا کوئی کام دیکھو جسے تبدیل کرنے کی تم سکت نہیں رکھتے تو ٹھہرے رہنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود اسے تبدیل فرمادیں گے۔

ابن عدی فی الکامل بیہقی عن ابی امامہ

۵۵۴۲ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بندے سے ضرور پوچھیں گے یہاں تک کہ اسے یہ بھی پوچھیں گے کہ: تجھے برائی کو دیکھ کر اسے ناپسند سمجھنے سے کس چیز نے روکا، جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے دلیل ثابت کردیں گے تو وہ عرض کرے گا: مجھے آپ کی امید تھی اور لوگوں سے مجھے اندیشہ تھا۔مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی سعید

۵۵۴۳ لوگ جب کسی ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہیں روکتے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔

ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، عن ابی بکر

۵۵۴۴ اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے (جس میں) کمزور، قوی سے اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو اور اسے کوئی اذیت نہ پہنچے۔

بیہقی فی السنن عن ابی سفیان بن الحارث

۵۵۴۵ اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو۔

۵۵۴۶ اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں کمزور کو اس کا حق نہ دیتے ہوں۔

۵۵۴۷ اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے پاک کریں جس کا کمزور اس کے قوی سے اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو۔

۵۵۴۸ اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں ان کے طاقتور سے کمزور کو حق نہ دلوایا جائے۔ابن ماجہ، ابن حبان عن جابر

۵۵۴۹ وہ قوم پاک نہیں ہوسکتی جس میں ضعیف اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو۔ ابن ماجہ عن ابی سعید

۵۵۵۰ تم میں سے ہر کوئی اپنے بھائی کے لیے شیشہ ہے جب اسے کسی مصیبت و تکلیف میں دیکھے اسے ہٹادے۔

ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، کتاب البر رقم ۱۹۳۰

۵۵۵۱ میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے اجر جیسا اجر دیا جائے گا، وہ لوگ برائی کا انکار کرنے والے ہوں گے۔مسند احمد عن رجل

۵۵۵۲ نیکی کا حکم کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔یعقوب بن سفیان فی مشیختہ، فردوس عن عبداللہ بن جراد

۵۵۵۳ آدمی کی مناسبت سے جب وہ کوئی برائی دیکھے اور اسے ہٹا نہ سکتا ہو، اللہ تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے کہ وہ اسے برا سمجھنے والا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

الاکمال

۵۵۵۴ اے لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو! اس سے پہلے کہ تم مجھ سے دعا کرو اور میں (تمہاری دعا) قبول نہ کروں، اور تم مجھ سے مانگو اور میں تمہیں عطا نہ کروں، اور تم مجھ سے معافی طلب کرو اور میں تمہیں نہ بخشوں۔الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۵۵۵ ... اے لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو اس سے پہلے کہ تم دعا کرو اور میں تمہاری دعا قبول نہ کروں، مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں عطا نہ کروں، اور مجھ سے مدد مانگو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ بخاری مسلم، و الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۵۵۵۶ تم میں سے جس نے برائی دیکھ کر اسے ہاتھ سے روک دیا تو وہ بری الذمہ (ذمہ داری سے اس کی جان چھوٹ گئی) ہے اور جو کوئی اسے ہاتھ سے نہ روک سکتا ہو تو اس نے زبان سے اس برائی کو روکا تو وہ بری ہے اور جو زبان سے بھی نہ روک سکا، اور دل سے اسے (روکنے کا قصد کیا) تو وہ بری ہے اور یہ سب سے کمزور ایمان (کا درجہ) ہے۔ نسائی عن ابی سعید

معلوم ہوا کہ ہر برائی انسان کے بس میں نہیں ہوتی جسے وہ روک سکے اگر ہر برائی کو روکنا لازم ہوتا تو شریعت، ہاتھ زبان اور دل کا درجہ نہ رکھتی!

خواہشات کی پیروی خطرناک ہے

۵۵۵۷ اے ابو ثعلبہ! نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، جب تم دیکھو کہ لالچ کی اتباع کی جارہی ہے اور خواہش کے پیچھے چلا جارہا ہے اور دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے اور جب تم کوئی ایسا معاملہ دیکھو کہ اسے طلب کرنا ضروری ہے تو اپنا خیال رکھو انہیں اور ان کے عوام کو چھوڑ دو، کیونکہ اس کے بعد صبر کے ایام ہیں ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے ہاتھ میں انگارہ تھامنا، ان دنوں میں عمل کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کے اجر جتنا اجر ہے۔

بخاری مسلم عن ابی ثعلبہ

۵۵۵۸ اے سونے والو! اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے، اے میرے والد کی اولاد! نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، (ابن قانع عن حمید بن حماس عن ابیہ) قال: فرماتے ہیں ہم لوگ سوئے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۵۵۵۹ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تم پر واجب ہے، جب تک تمہیں اس بات کا خوف نہ ہو کہ تمہاری طرف وہ چیز آجائے جس سے تم نے روکا ہے سو جب تمہیں اس بات کا خوف ہو تو تمہارے لیے خاموش رہنا حلال ہے۔ ابو نعیم و الدیلمی عن المسور

۵۵۶۰ جب تک تمہیں علم نہ ہو، برائی سے روکو اور نہ نیکی کا حکم دو۔ ابن النجار و الدیلمی عن ابن عمر

۵۵۶۱ آدمی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ برائی سے روکے اور نیکی کا حکم دے جب تک اس میں تین خصلتیں پیدا نہیں ہوجاتیں، ایسا دوست جس کا وہ حکم دے رہا ہے، ایسا دوست جس سے وہ روک رہا ہے، ایسا عالم جس کے ذریعے روکے، ایسا طریقہ جس سے وہ روک رہا ہے۔

الدیلمی عن ابن عن انس

تشریح: یعنی نرمی سے نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور جس چیز سے روکے اس کا علم رکھتا ہو اور انداز بھی میانہ روہو۔

۵۵۶۲ تم یا تو خواہ مخواہ نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب مسلط کردے گا، پھر تم اسے پکارو گے تو وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔ بخاری مسلم عن حذیفہ

۵۵۶۳ تم ضرور بضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا اللہ تعالیٰ کو عجم کو تم پر مسلط کردے گا، وہ تمہاری گردنیں اڑادیں گے، وہ اتنے سخت ہوں گے کہ بھاگیں گے نہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن الحسن، مرسلاً

۵۵۶۴ جو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کا خلیفہ ہے۔

الدیلمی عن ثوبان

قابل رشک بندے

۵۵۶۵ کیا میں تمہیں ایسے لوگ نہ بتاؤں جو نہ انبیاء ہیں اور نہ شہداء؟ (پھر بھی) انبیاء اور شہداء ان پر رشک کھائیں گے، ان کے ان مقامات

کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں عطا ہوں گے، جو نور سے ہوں گے ان پر وہ بلند کیے جائیں گے؟ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنائیں گے، اور اللہ تعالیٰ کو اس کے بندوں کا محبوب بناتے ہیں وہ زمین میں خیر خواہی کی غرض سے چلتے ہیں کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا کیسے محبوب بناتے ہیں؟ فرمایا: انہیں ایسے کاموں کا حکم دیتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایسے امور سے روکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، سو جب وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں محبوب بنالیتا ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان وابوسعید النقاش فی معجمه وابن النجار عن انس

تشریح:..... انبیاء وشہداء کا رشک کرنا اس معنی میں ہے کہ کاش ہمیں نبوت وشہادت کی نعمت کے ساتھ ساتھ یہ نعمت بھی مل جاتی، جیسے کوئی عالم دین کسی خوش آواز شخص کو دیکھے جو مسجد نبوی ﷺ کا مؤذن ہو تو اسے جو رشک آئے گا وہ بھی اسی طرح کا ہے جیسا انبیاء وشہداء کو ہوا، دیکھیں ''فطرتی اور نفسیاتی باتیں'' مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

۵۵۶۶ میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو انبیاء ہیں نہ شہداء (پھر بھی) انبیاء اور شہداء ان کے مرتبوں پر قیامت کے دن رشک کریں اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق کا اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیتے ہیں تو جب وہ اس پر کاربند ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ بزار عن ابی سعید

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۵۵۶۷ تم میں سے کسی کو لوگوں کی ہیبت جب وہ حق دیکھے یا سنے کہنے سے ہرگز نہ روکے۔

مسند احمد وعبد بن حمید، ابویعلی فی مسنده، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی سعید

۵۵۶۸ تم میں سے کسی کو لوگوں کا خوف ہرگز حق گوئی سے نہ روکے جب اسے اس کا علم ہو۔ ابن النجار عن ابن عباس

۵۵۶۹ تم میں سے ہر ایک سے قیامت کے دن جو سوال ہوں گے ان میں یہ بات بھی ضرور پوچھی جائے گی، برائی کو دیکھ کر تمہیں کس چیز نے انکار کرنے سے روکا؟ تو جسے اللہ تعالیٰ دلیل کی تلقین کردیں گے وہ کہے گا اے میرے رب! مجھے آپ کی امید اور لوگوں سے خوف تھا۔

مسند احمد عن ابی سعید

۵۵۷۰ خبردار! تمہیں لوگوں کی ہیبت حق گوئی سے نہ روکے، جب وہ اسے دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمتیں یاد دلائے، وہ کسی وقت کو قریب لاسکتا ہے اور نہ کسی رزق کو دور کرسکتا ہے۔

۵۵۷۱ عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ مؤمن اپنے ہاتھ اور زبان سے اسے نہ ہٹا سکے گا، کسی نے کہا: کیا یہ بات ان کے ایمان کو کم کردے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ہاں اتنا جتنا مشکیزے سے ایک قطرہ کم ہوجائے، کسی نے کہا: ایسا کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے دل سے ناپسند سمجھتے ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

۵۵۷۲ نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو اس سے پہلے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور وہ تمہاری دعا قبول نہ کرے، اس سے پہلے کہ تم اس سے مغفرت طلب کرو اور وہ تمہیں ہرگز نہ بخشے، بے شک نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا کسی وقت کو نہیں ٹالتا، بے شک یہود کے علماء اور نصاریٰ کے راہبوں نے جب امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے انبیاء کی زبانی لعنت کی، اور انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کیا۔

حلیة الاولیاء عن ابن عمر رضی الله عنه

۵۵۷۳ تم سے پہلے بنی اسرائیل کے لوگوں میں سے جب کوئی شخص کسی برائی کا ارتکاب کرتا تو روکنے والا اسے معذرت کرکے روکتا، (مگر) جب آئندہ کل آتی تو اس کے ساتھ بیٹھتا اور کھاتا پیتا، گویا کہ اس نے اسے کسی برائی میں مبتلا دیکھا ہی نہیں، جب اللہ تعالیٰ نے (مہلت دینے کے باوجود) ان کا یہ رویہ دیکھا تو بعض کے دل بعض سے دے مارے اور ان پر حضرت داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبانی لعنت کی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم لازماً نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور برائی کرنے والے کے ہاتھ روک لینا اور اسے پوری طرح حق پر مجبور کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تم

میں سے بعض کے دل بعض سے دے مارے گا اور تم پر بھی ایسے ہی لعنت کرے گا جیسے ان پر کی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۵۵۷۴ اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں کرتا، کہ ان کے کمزور شخص کو اس کا حق نہ دیا جائے۔

ابن سعد عن یحییٰ بن جعدة، مرسلاً

۵۵۷۵ لوگ جب کسی ظالم کو دیکھ کر اس کے ہاتھوں کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔

العدنی والحمیدی، ابوداؤد، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجه، بخاری مسلم عن ابی بکرة

۵۵۷۶ افضل ترین جہاد، ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کہنی ہے اور افضل ترین جہاد حکم کا کلمہ ظالم بادشاہ کے سامنے کرنا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن واثلة

منکرات کی وجہ سے عمومی عذاب

۵۵۷۷ جس قوم میں بھی نافرمانیاں کی جائیں، اور وہ غالب اور تعداد میں زیادہ ہوں اور انہوں نے ان گناہوں کو تبدیل نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عمومی عذاب میں مبتلا کردیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر عن جریر

۵۵۷۸ جب برائی ظاہر ہو اور لوگ اسے نہ روکیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب نازل کردیتا ہے، کسی نے عرض کیا: اگرچہ ان میں نیک لوگ ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں انہیں بھی وہ عذاب پہنچے گا جو ان (گنہگاروں) کو پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف رجوع کریں گے۔

نعیم بن حماد فی الفتن، حاکم عن مولاة لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

۵۵۷۹ میری امت میں جب نافرمانیاں ظاہر ہوں گی، تو اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے گا، کسی نے عرض کیا: کیا اس وقت لوگوں میں نیک لوگ نہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ جو عذاب (عام) لوگوں کو پہنچے گا وہ ان کو بھی پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف رجوع کریں گے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۵۵۸۰ بنی اسرائیل کا زوال اس طرح واقع ہوا کہ آدمی اپنے بھائی کو کسی معصیت میں مشغول دیکھ کر اسے روکتا، پھر جب آئندہ کل ہوتی تو اسے اس کی معصیت اس کا کھانے پینے اور اس کا ہم مجلس ہونے سے نہ روکتی تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے دے مارے اور ان کے بارے میں قرآن میں نازل فرمایا: (بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر لعنت کی گئی جو کافر ہوئے) تاکہ تم ظالم کا ہاتھ روک لو، اور اسے حق پر پوری طرح جھکادو۔

ترمذی، ابن ماجه عن ابن مسعود، ابوداؤد ترمذی، ابن ماجه، عن ابی عبیدة، مرسلاً

۵۵۸۱ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ان کے بچے مساجد میں مسلط کردے، وہ انہیں روکیں اور وہ باز نہ آئیں۔

الدیلمی عن ابن عباس

۵۵۸۲ گناہ جب پوشیدہ کیا جائے تو صرف کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہوجائے اور اسے روکا نہ جائے تو عوام کو نقصان دیتا ہے۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۵۵۸۳ وہ قوم بری ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے انصاف قائم نہ کرے، اور بری ہے وہ قوم جس میں گناہوں کا ارتکاب کیا جائے اور وہ روکیں نہیں۔

الدیلمی عن جابر

۵۵۸۴ وہ قوم انتہائی بری ہے جو شبہات کی وجہ سے حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے، بری ہے وہ قوم جو نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔ ابوالشیخ عن ابن مسعود

۵۵۸۵ گنہگاروں کے ساتھ بغض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، اور ان سے سخت چہروں سے ملو اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا چاہو، اور ان سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرو۔ ابن شاهین والدیلمی عن ابن مسعود

۵۵۸۶ اپنے بے وقوفوں کے ہاتھ تھام لو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔ ابن النجار عن ابی بکر

۵۵۸۷ تو کیوں اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتا جس میں کمزور کو اس کا حق نہیں دیا جاتا۔

الشافعي، بخاري مسلم عن يحييٰ بن جعدة

۵۵۸۸ اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے پاک کرے جس میں کمزور کو قوی سے حق نہ دلوایا جائے۔ طبراني في الكبير عن ابن عباس

۵۵۸۹ ...تمہارا دنیا میں کسی حق گوئی کی وجہ سے جس سے باطل کو ہٹائے یا کسی حق کی مدد کرنے کی غرض سے ٹھہرنا میرے ساتھ ہجرت کرنے سے افضل ہے۔ ابونعيم عن عصمة بن مالك

۵۵۹۰ ...اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو پاک نہیں کیا جس میں کمزور ناتواں کا حق نہ لیتے ہوں۔ طبراني في الكبير عن عبدالله بن ابي سفيان

۵۵۹۱ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو پاک نہیں کیا جس کا کمزور ناتواں و بے بس قوی سے حق وصول نہ کرسکتا ہو، جس کا قرض خواہ اس سے اپنا حق (لینے) سے پھر جائے اور وہ اس سے راضی بھی ہو تو اس کے لیے زمین کے جانور اور پانی کی مچھلیاں دعا کرتی ہیں۔ اور جس کا قرض خواہ اس سے ناراض ہو کر چلا جائے، تو اس کے لیے ہر شب و روز، جمعہ اور ہر مہینہ میں ظلم لکھا جاتا ہے۔ طبراني في الكبير عن خولة بنت قيس

منکرات کو ہاتھ سے روکنا چاہیے

۵۵۹۲ ...قوم میں جو شخص بھی گناہ کرتا ہے اور لوگ اسے ختم کرنے کی طاقت بھی رکھتے ہوں، (اور انہوں نے ایسا نہ کیا تو) اللہ تعالیٰ انہیں مرنے سے پہلے عمومی عذاب میں کرے گا۔ ابن النجار عن جرير

۵۵۹۳ ...قوم میں جو شخص بھی معصیت کا ارتکاب کرتا ہے، اور لوگ اس سے زیادہ اور طاقتور ہوں پھر اس کے معاملہ میں سستی سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کردے گا۔ طبراني في الكبير، حلية الاولياء عن ابن مسعود

۵۵۹۴ قوم میں جو شخص بھی معصیت کا ارتکاب کرتا ہو، اور لوگ اس پر غالب اور کثرت کے باوجود پھر بھی وہ تبدیلی پیدا نہ کریں۔

ابن عساكر عن ابن مسعود

۵۵۹۵ ...جس قوم میں کوئی شخص معصیت کا ارتکاب کرے اور لوگ باوجود قدرت اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔ بخاري مسلم عن ابي بكر

۵۵۹۶ ...اس شخص کی مثال جو حدود اللہ پر قائم ہو اور جو ان میں سستی کرنے والا ہو اور جو ان میں پڑنے والا ہو ان گروہوں کی مانند ہیں جو کشتی میں ہوں، اور پھر یہ حدیث ذکر کی۔ الرامهرمزي عن نعمان بن بشير

۵۵۹۷ ...اللہ تعالیٰ کی حدود میں سستی کرنے والا، اور حدود اللہ پر قائم اور ان کا حکم دینے والا اور ان سے روکنے والا، اس قوم کی طرح ہیں جنہوں نے قرعہ اندازی سے سمندری کشتی میں منزلیں مقرر کرلی ہوں، بعض کو کشتی کا پچھلا حصہ ملا، اور وہ باقی قافلہ سے دور ہیں، وہ بے وقوف ہیں، وہ جب بھی لوگوں کے پاس پانی لینے کی غرض سے آتے انہیں تکلیف پہنچاتے، اب وہ کہنے لگے ہم قافلہ کی نسبت کشتی کے قریب ہیں، جبکہ ہم پانی سے دور ہیں، اس واسطے ہم قافلہ والوں اور اپنے درمیان کشتی میں سوراخ کرلیتے ہیں، اور جب ہم پانی بھرلیں گے تو اس سوراخ کو بند کردیں گے تو ان جیسے دوسرے بے وقوفوں نے کہا: داخل ہو جاؤ، تو وہ داخل ہوا اور آگے بڑھ کر کلہاڑا اٹھایا اور کشتی کی چوڑائی پر مارنے لگا تو اتنے میں اوپر والوں میں سے ایک شخص نے جھانکا، اور اسے قسم دے کر کہا: کیا کررہے ہو؟ تو اس نے کہا: ہم قافلہ کے زیادہ قریب اور اس سے دور ہیں میں اس کشتی کا تختہ کھود رہا ہوں پانی لینے کے بعد اسے بند کردیں گے، تو اس شخص نے کہا ایسا نہ کر، تب تو تم اور ہم ہلاک ہو جائیں گے۔

طبراني في الكبير عن النعمان بن بشير

۵۵۹۸ جس نے کسی بدعت (پر دوام) والے شخص کو ڈرایا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایمان و امن سے بھردے گا، اور جس نے کسی بدعت

والے کو دھمکایا تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا، اور جس نے کسی بدعتی کی توہین کی تو اللہ تعالیٰ اس کا جنت میں درجہ بلند فرمائے گا، اور جو اسے اس طرح ملا کہ اس سے بشاشت کا اظہار کیا تو گویا اس نے اس کی توہین کی جو محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا۔

ابن عساکر عن ابن عمر

تشریح: انجانے میں شرک میں مبتلا شخص بھی مشرک نہیں کہلاتا چہ جائیکہ بدعت میں مبتلا!

۵۵۹۹ جس نے بدعتی سے بغض کی وجہ سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ اسے امن و ایمان سے بھر دے گا، اور جس نے کسی بدعتی کو دھمکایا تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ میں امن عطا فرمائیں گے، اور جس نے بدعتی کی توہین کی تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائیں گے، اور جس نے بدعتی کو سلام کیا یا اسے خوشی سے ملا یا ایسی حالت اس کا استقبال کیا جس سے وہ خوش ہوا تو اس نے اس شریعت کو کم سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) پر نازل فرمایا۔ خطیب عن ابن عمر

انہوں نے فرمایا: اس روایت میں حسن بن خالد ابوالجنید اکیلے ہیں جبکہ دوسرے راوی معتبر ہیں۔

۵۶۰۰ جس نے اپنے زبان سے کوئی حق اٹھایا تو اس کا اجر اس وقت تک جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے تو اسے پورا پورا بدلہ دیں گے۔ سمویہ، حلیة الاولیاء عن انس

۵۶۰۱ جس نے کسی قوم کے درمیان کسی معصیت کا ارتکاب کیا، اور وہ ان کی طرح ہے انہوں نے اسے منع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۵۶۰۲ جو کسی کام میں حاضر ہو کر اسے ناپسند سمجھتا ہو تو وہ غائب کی طرح ہے اور جو غائب ہو کر اس سے راضی رہا تو وہ حاضر کی طرح ہے۔

ابویعلی فی مسندہ

بادشاہوں کی اصلاح کا طریقہ

۵۶۰۳ جس کے پاس کسی بادشاہ کے لیے خیر خواہی ہو اور وہ اس سے اعلانیہ بات نہ کرے، (بلکہ) اس کا ہاتھ پکڑے اور تنہائی میں لے جا کر کہے، وہ اگر قبول کر لے (تو فبہا) ورنہ اس نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم، بخاری مسلم، عیاض بن غنم

اور ہشام بن حکیم کا ایک ساتھ تعاقب کیا گیا۔

۵۶۰۴ جو مظلوم کے ساتھ چلا تا کہ اس کا حق ثابت کرے تو اللہ تعالیٰ اس دن اس کے قدم ثابت رکھے گا جس دن قدم ڈگمگائیں گے۔

ابوالشیخ و ابونعیم عن ابن عمر

۵۶۰۵ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یقیناً میری امت کے (کچھ) لوگ قبور سے بندروں اور خنزیروں جیسی صورتوں کے ساتھ نکلیں گے یہ انجام ان کی، گناہوں میں مداہنت (سستی سے نکیر اور برا نہ کہنا) اور نہی (عن المنکر) سے رو کنے، کی وجہ سے ہوگا جبکہ وہ اس کی طاقت بھی رکھتے ہوں گے۔ ابونعیم عن عبدالرحمن بن عوف

۵۶۰۶ وہ امت پاک نہیں ہوتی جس کا ضعیف، قوی سے اپنا حق لاچاری کی حالت میں وصول نہ کر سکے۔

ابن عساکر عن عبداللہ بن ابی سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب

۵۶۰۷ وہ امت پاک نہیں کی جاتی جس میں حق کا فیصلہ نہ ہو اور نہ ضعیف و لاچار شخص قوی سے اپنا حق وصول کر سکے۔

طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء و النقاش فی القضاة، ابن عساکر عن ابن عمر و معاویہ معا

۵۶۰۸ وہ قوم پاک نہیں ہوتی، جس میں (حق کا) فیصلہ نہیں کیا جاتا، کہ کمزور و لاچار، طاقتور سے اپنا حق وصول کرے۔

حلیة الاولیاء ابوسعید النقاش فی القضاة عن معاویہ و ابن عمر و معا

۵۶۰۹..... وہ امت پاک نہیں ہوتی جس میں کمزور لاچار شخص کا حق نہ لیا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن مخارق، ابویعلی فی مسندہ عن ابی سعید

۵۶۱۰ اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں فرماتا، جس میں حق کا فیصلہ نہیں کیا جاتا تا کہ ضعیف ولاچار شخص قوی سے اپنا حق وصول کرلے۔
ابوسعید النقاش فی القضاۃ عن معاویہ وابن عمرو معاً

۵۶۱۱ اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتے جس میں ضعیف کے لیے قوی سے اس کا حق نہ لیا جائے۔
النقاش عن عائشۃ وفیہ حکام بن سلم

۵۶۱۲..... اللہ تعالیٰ کے دین کو وہی شخص قائم کرسکتا ہے جو اس کے تمام اطراف کا احاطہ کیے ہوئے ہو۔ ابونعیم عن علی

۵۶۱۳..... آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی، وہ بادشاہ کے پاس حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے برخلاف فیصلہ کریں گے، نہ اسے روکیں گے، سوان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ ابونعیم والدیلمی عن ابن مسعود

۵۶۱۴ کسی مؤمن جان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان کو دیکھے اور اس پر انکار نہ کرے۔ الحکیم عن حسین بن علی

۵۶۱۵..... میں اگر یہ کروں تو مجھ پر یہ چیز واجب ہو، ان پر اس کی کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن معاویہ بن حیدہ
ان کے بھائی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کہ لوگ کہتے ہیں آپ جس چیز کی طرف بلاتے، اس کے برخلاف کرتے ہیں فرماتے ہیں، آپ نے یہ الفاظ ذکر کیے۔

حرف الباء..... بذل المجھود

کمزور کی جانفشانی

۵۶۱۶ اللہ تعالیٰ عقلمند کی تعریف اور عاجز و بے وقوف کی ملامت کرتے ہیں، جب تم کسی چیز سے بے بس ہو جاؤ تو کہو: حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ (علامہ شاذلی کی ایک کتاب ''فوائد حسبنا اللہ'' بے حد مفید اور پراز معلومات ہے عامر تقی ندوی)۔
طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۵۶۱۷ اللہ تعالیٰ بے وقوفی کی ملامت کرتے ہیں لیکن تم عقلمندی کو اختیار کرو، اور جب کسی چیز سے بے بس ہو جاؤ تو کہو: حسبی اللہ ونعم الوکیل
ابوداؤد عن عوف بن مالک

الاکمال

۵۶۱۸ بے شک اللہ تعالیٰ بے وقوفی کی ملامت کرتے ہیں سوا پنے کو آخری کوشش تک پہنچاؤ، پھر بھی اگر تم عاجز آجاؤ تو کہو: میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا یا، حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

شکستہ حالی اور درماندگی

۵۶۱۹ شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم، عن ابی امامہ حارثی

۵۶۲۰ اللہ تعالیٰ اس درماندہ مؤمن سے محبت کرتا ہے جو جیسے کپڑے پہنے اس کی پروانہ کرے۔

تشریح: یاد رکھیں! یہ اس حالت پر محمول ہے جب انسان بے بس ولاچار ہو، لیکن نعمت کے ہونے کے باوجود پھٹے پرانے کپڑے پہننا

ناشکری ہے۔

الاکمال

۵۶۲۱ کیا تم سنتے ہو کیا تم سنتے ہو، شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے، شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، سعید بن منصور، ابن ماجه عن عبدالله بن ابی امامة عن عبدالله بن کعب بن مالک عن ابی امامة، سعید بن منصور عن عبدالله بن ابی امامة عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن امامة

عبداللہ بن ابی امامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: سعید بن منصور نے فرمایا: اس بات کا احتمال ہے کہ انہوں نے دونوں سے سن رکھا ہو اور انہوں نے ان کے والد کے حوالہ سے اور ان کے والد سے۔

مزی نے کہا: اسے عبداللہ بن منیب بن عبداللہ بن ابی امامہ عن ابیہ عن محمود بن لبید عن امامہ سے روایت کیا ہے۔

۵۶۲۲ شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے، شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔ مسند احمد، ابن ماجه، طبرانی فی الکبیر، حاکم فی الکنی، بیهقی فی شعب الایمان، ابونعیم، سعید بن منصور عن عبدالله بن ابی امامه وثعلبه الحارثی عن ابیه

۵۶۲۳ اے ابوذر! کھردرا اور سخت کپڑا پہنا کرو یہاں تک عزت وفخر تمہارے دل میں کوئی راہ نہ پا سکیں۔

ابن منده عن انیس بن الضحاک السلمی قال غریب فیه انقطاع

حرف التاء.....تقویٰ و پرہیز گاری

۵۶۲۴ ہر متقی آل محمد ﷺ ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

تشریح:... یعنی وہ نبی کریم ﷺ کے اتنا قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ قریبی رشتہ دار۔

۵۶۲۵ جتنا تجھے علم ہے ان باتوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ بخاری فی التاریخ، ترمذی عن یزید بن سلمه الجعفی

تشریح:...... علم ہونے کے باوجود تقویٰ اختیار نہ کرنا بغاوت ہے۔

۵۶۲۶ لوگوں میں سب سے عزتمند وہ شخص ہے جو زیادہ پرہیز گار ہو۔ بخاری مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۶۲۷ جس کی صبح اس حالت میں ہو کہ اس کا ارادہ تقویٰ کا ہو پھر اسی دوران اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔

ابن عساکر عن ابن عباس

۵۶۲۸ خوشحالی وتنگدستی میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ ابوقرة الزبیدی فی سننه عن طلیب بن عرفة

۵۶۲۹ جس جگہ ہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، گناہ ہو جانے کے بعد نیکی کر لیا کرو، جو اس گناہ کو مٹا دے گی، لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی ذر، مسند احمد، ترمذی، بیهقی فی شعب الایمان عن معاذ، ابن عساکر عن انس

حدیث نمبر ۵۲۴۶ میں گزر چکی ہے۔

۵۶۳۰

۵۶۳۱..... یہ بات تقویٰ کی کان ہے کہ تم جو چیز سیکھ چکے اسے انجانی چیز کی طرف سیکھنے میں لگا دو، اور جو چیز جان چکے اس میں نقصان، زیادتی کی کمی ہے، آدمی انجانی چیز میں بے رغبتی کرتا ہے معلوم چیز سے کم فائدہ اٹھاتا ہے۔ خطیب عن جابر

۵۶۳۲..... دیکھو تم گورے اور سیاہ سے افضل نہیں ہاں یہ کہ تم تقویٰ میں اس سے بڑھ جاؤ۔ مسند احمد عن ابی ذر

۵۶۳۳ میں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور ہر اونچی جگہ پر اللہ اکبر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۶۳۴ حسب مال ہے اور عزت وشرافت تقویٰ میں ہے۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ حاکم عن سمرۃ

۵۶۳۵ بہترین توشہ تقویٰ ہے اور دل میں بہترین چیز جس کا القا کیا گیا وہ یقین ہے۔ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۵۶۳۶ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، اور ہر اونچی جگہ اللہ اکبر کہنے کا اہتمام کرو۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۶۳۷ عزت، تقویٰ (میں) ہے، شرافت تواضع میں اور یقین بے پرواہی میں ہے یعنی اگر کسی وقت پاس کچھ نہ ہو تو پریشانی وقلق نہ ہو۔

ابن ابی الدنیا فی الیقین عن یحییٰ بن ابی کثیر، مرسلاً

۵۶۳۸ ہر چیز کی کان ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان اہل معرفت کے دل ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، بیھقی فی شعب الایمان عن عمر

۵۶۳۹ وہ کتنا پرہیز گار ہے؟ وہ کس قدر پرہیز گار ہے؟ ایسا چرواہا جو پہاڑ کی چوٹی میں بکریوں کے درمیان نماز قائم کرتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

۵۶۴۰ جو اللہ تعالیٰ سے اپنی پوری زبان سے ڈرا اور اپنے غصہ کو شفا نہ دی۔ابن ابی الدنیا عن سھل بن سعد

تشریح:......حدیث سابقہ مضمون کے مطابق ہے یعنی وہ بھی کتنا متقی ہے جس میں یہ اوصاف ہوں۔

۵۶۴۱ جسے تقویٰ نصیب ہوا تو اسے دنیا وآخرت کی بھلائی ملی۔ابو الشیخ عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۵۶۴۲ آدمی اس وقت تک متقین کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ چیز نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں اس ڈر سے کہ جس میں حرج ہے۔ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن عطیۃ السعدی

تشریح:......یعنی انسان مباح کاموں کو جب چھوڑ دے تو اسے غیر مباح کاموں سے خود بخود احتیاط برتنی پڑے گی، مثلاً عذر کی بنا پر کھڑے ہو کر پانی پینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں احتیاط کی بناء پر جب بھی وہ بلا عذر کھڑے ہو کر پانی پینا چاہے گا تو اسے یاد آجائے گا۔

۵۶۴۳ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے میں نے جس بات کا تمہیں حکم دیا اور جس بات کی وصیت کی تم نے اسے ضائع کر دیا (اس کی بجائے) تم نے اپنے نسب بلند کیے، آج میں اپنا نسب بلند کروں گا، اور تمہارے نسبوں کو گھٹاؤں گا، متقین کہاں ہیں؟ متقین کہاں ہیں؟ تم میں سب سے عزت والا سب سے زیادہ متقی شخص ہے۔حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۶۴۴ تم میں سے میرے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جو پرہیز گار ہیں، جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔مسند احمد عن معاذ

۵۶۴۵......تم میں سے میرے زیادہ نزدیک متقی لوگ ہیں، جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔

تشریح:.... جو بھی ہوں سے خاص نسب کی نفی اور جہاں بھی ہوں سے خاص جگہ کی نفی اس واسطے کہ اکثر لوگ جو یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ صرف عالی نسب ہی پرہیز گار ہوتے ہیں یا صرف خاص مقامات وبابرکات کے رہنے والے ہوتے ہیں غلط ہے۔

الاکمال

۵۶۴۶ لوگوں میں سب سے عزتمند سب سے پرہیز گار ہے۔بخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۶۴۷ متقی اللہ تعالیٰ کے ہاں عزتمند ہے، اور فاجر، بدبخت اللہ تعالیٰ کے ہاں حقیر ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمر

۵۶۴۸ مرد کی عزت اس کے تقویٰ میں ہے، اس کی جوانمردی عقل میں ہے اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں۔

العسکری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۶۴۹ دنیا کی عزت مالداری اور آخرت کی عزت تقویٰ ہے (جبکہ) تمہاری پیدائش ایک مرد اور عورت (کے ذریعہ) سے ہے۔

الدیلمی عن ابن عباس

۵۶۵۰ دنیا کی شرافت مالداری اور آخرت کی شرافت تقویٰ ہے اور تمہاری پیدائش ایک مرد اور عورت سے ہے، تمہارا شرف مالداری، تمہارا کرم تقویٰ، تمہارا حسب اخلاق اور تمہارے نسب اعمال ہیں۔الدیلمی عن عمر

۵۶۵۱ لوگ (حضرت) آدم وحوا (علیہما السلام) کی اولاد ہیں، جیسے صاع کا کنارہ (صاع پرانے زمانے میں ایک پیمانہ ہوتا تھا)۔ جسے وہ ہرگز نہ بھر سکیں گے، تم سے تمہارے حسب نسب کے بارے سوال نہیں ہوگا، قیامت کے روز سب سے زیادہ عزت والا تم میں کا سب سے پرہیزگار ہے۔

ابن سعد و ابن جریر عن عقبة بن عامر

۵۶۵۲ لوگو! تمہارا رب ایک، تمہارا باپ ایک (لہٰذا) کسی عربی کو عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے نہ گورے کو سیاہ پر اور نہ سیاہ کو گورے پر (فضیلت) ہے مگر تقویٰ کی وجہ سے تم میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا سب سے زیادہ متقی ہے آگاہ رہو کیا میں نے پہنچا دیا؟ (لہٰذا) حاضر شخص غائب تک (یہ بات) پہنچا دے۔بیھقی فی شعب الایمان عن جابر

۵۶۵۳ متقی لوگ سردار، علماء فقہاء قائدین، علم کے عہدوں کی ادائیگی کی ذمہ داری کا حساب ان سے لیا جائے گا، ان کے پاس بیٹھنا (باعث) برکت، ان کی طرف دیکھنا نور (دل کا سبب) ہے۔الخطیب عن عائشه

۵۶۵۴ متقی لوگ سردار، فقہاء قائدین ہیں، ان کے پاس بیٹھنا (علم میں) اضافہ ہے وہ عالم کہ جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے وہ ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔الخلیلی عن علی

۵۶۵۵ تمہارا رب ایک، باپ (آدم) ایک، دین ایک، نبی ایک (لہٰذا) نہ کسی عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر اسی طرح کسی گورے کو کالے پر نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل ہے (مگر بس) تقویٰ کی وجہ سے۔ابن النجار عن ابی سعید

۵۶۵۶ اللہ تعالیٰ متقی، غنی اور پوشیدہ بندے کو پسند کرتے ہیں۔مسند احمد، مسلم، العسکری فی الامثال عن سعد

۵۶۳۰ پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۵۶۵۷ میرے اہل بیت یہ لوگ نہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میرے قریب ہیں (جبکہ) ایسا نہیں، میرے دوست تم میں سے متقی لوگ ہیں جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں، اے اللہ! میں نے جو ان میں اصلاح کی اس کا فساد نہیں چاہتا اللہ کی قسم! میری امت کو دین سے ایسے ہی ہٹا دیا جائے گا جیسے کھلے میدان میں برتن کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ طبرانی عن معاذ

۵۶۵۸ لوگوں میں، میرے نزدیک ترین متقی لوگ ہیں سو دیکھ لو، لوگ قیامت کے دن اعمال نہیں لائیں گے، اور تم دنیا لاؤ گے اور میں تم سے اپنا چہرا پھیر لوں گا۔ابویعلی، ابن ابی عاصم فی الاحاد عن الحکم بن منهال او ابن میناء

۵۶۵۹ تم میں سے میرے نزدیک متقی لوگ ہیں اگر چہ نسب، نسب سے زیادہ قریب ہے لوگ قیامت کے روز اعمال لائیں گے، اور تم دنیا کو اپنے کندھوں پر لادے آؤ گے تم کہو گے: اے محمد! میں کہوں گا: ہاں اسی طرح، اسی طرح۔الدیلمی عن معاذ

۵۶۶۰ تم میں سے میرے نزدیک تر لوگ متقی ہیں، اگر تم وہ ہو تو میرے نزدیک ہو، ورنہ دیکھو، پھر دیکھو، لوگ ہرگز اعمال نہ لائیں، اور تم بوجھ لادے آؤ گے، سو تم سے اعراض کر لیا جائے گا، قریش اہل امانت ہیں جس نے لغزشوں کی وجہ سے ان سے بغاوت کی، اللہ تعالیٰ اسے نتھنوں کے بل گرائے گا۔حاکم عن اسمعیل بن عبید بن رفاعة الزرقی عن ابیه عن جدّہ

۵۶۶۱ خبردار! تم میں سے فلاں کی اولاد میرے نزدیک نہیں، لیکن میرے نزدیک تر لوگ پرہیزگار ہیں، جو بھی ہوں جہاں بھی ہوں۔

الحکیم عن عمرو بن العاص

پرہیزگاروں کو قرب حاصل ہوگا

۵۶۶۲ اے اہل قریش! تم میں سے میرے نزدیک ترین لوگ پرہیزگار ہیں، اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو میرے قریب ہو اور اگر تمہارے غیر، اللہ

تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے ہیں تو وہ میرے نزدیک ہیں، یہ (دین کا) معاملہ ہمیشہ تم میں رہے گا جب تم حق پر قائم رہے جب تم اس سے پھر جاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں اسے چھیل دے گا جیسے لاٹھی چھیل دی جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید

۵۶۶۳ ... جس چیز کو تم اللہ تعالیٰ سے ڈر کر چھوڑ دو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر عطا کر دے گا۔

مسند احمد، نسائی، والبغوی عن رجل من اهل البادیة

۵۶۶۴ ... تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ واجب ہے، اگر تم کسی قوم (جماعت) کے پاس سے اٹھو اور وہ کوئی ایسی بات کریں جسے سن کر تمہیں خوشی ہو تو ان کے پاس آجاؤ، اور جب تم ان سے سنو کہ وہ ایسی بات کر رہے ہیں جسے تم ناپسند کرتے ہو تو انہیں چھوڑ دو!

ابن سعد عن ضرغامة بن علیبة بن حرملة، عن ابيه عن جده

۵۶۶۵ جس شخص میں تقویٰ نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ الدیلمی عن علی

تشریح: ... اس واسطے کہ دین کے تمام شعبوں میں جب تک پرہیز گاری کو مدنظر نہ رکھا جائے تو کوئی کام صحیح نہج و انداز پر ہو ہی نہیں سکتا۔

۵۶۶۶ لوگو! تقویٰ کو اختیار کرو تمہارے پاس بغیر پونجی و تجارت کے رزق آئے گا پھر آپ یہ آیت پڑھی: جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کی جگہ بنا دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا۔ جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر وابن مردویه، حلیة الاولیاء عن معاذ

۵۶۶۷ ... اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں، ہر رحمت (میں اتنی وسعت ہے کہ وہ) زمین و آسمان (کے خلاء) کو بھر دے، ان میں سے ایک رحمت کو لوگوں میں تقسیم کیا، اسی کی وجہ سے ماں اپنے بچہ پر مہربانی کرتی ہے، اسی کی وجہ سے وحشی جانور اور پرندے پانی پیتے ہیں، اس کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو متقین کے لیے کر دے گا، اور ان کے لیے ۹۹ درجے بڑھا دے گا۔

حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۶۶۸ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو سو حصوں میں پیدا کیا ہے، ایک رحمت لوگوں میں ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں، اور اپنے اولیاء کے لیے ۹۹ حصے ذخیرہ رکھے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن بهزبن حکیم عن ابيه عن جده

۵۶۶۹ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے پیدا فرمائے، ایک رحمت (کے حصے) کو مخلوق میں تقسیم کیا، اور ۹۹ حصے قیامت تک کے لیے رکھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

رحمت کے سو حصے

۵۶۷۰ اللہ تعالیٰ نے جس دن زمین آسمان پیدا فرمائے اس دن رحمت کے سو حصے پیدا فرمائے، ہر رحمت کا اتنا ہی حصہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے، ان میں سے رحمت (کے ایک حصہ) کو مخلوق میں تقسیم کیا، اور ۹۹ حصے اپنی ذات کے لیے رکھ چھوڑے، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس رحمت (کے حصے) کو بھی واپس کر دیں گے تو پھر سے سو حصے ہو جائیں جس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۶۷۱ ... انسان کا نفس جوان ہے اگر چہ اس کی ہنسلی کی دونوں ہڈیاں بڑھاپے سے بھر جائیں، مگر جس کا دل اللہ تعالیٰ تقویٰ کی وجہ سے صاف کر دے، اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ الحکیم عن مکحول مرسلاً، ابن المبارک عن ابی الدرداء رضی الله عنه، موقوفاً

سنجیدگی، غور و فکر اور سوچ و بچار

۵۶۷۲ ... سنجیدگی، میانہ روی، اور اچھی چال نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔ عبد بن حمید، طبرانی فی الکبیر، الضیاء عبدالله بن سرجس

۵۶۷۳　سنجیدگی ہر چیز میں بہتر ہے صرف آخرت کے عمل میں بہتر نہیں۔ابو داؤد، مستدرک حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن سعد
۵۶۷۴　سکون اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلدی شیطان کی طرف سے۔ ترمذی عن سهل بن سعد
۵۶۷۵　میانہ روی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔بیهقی فی شعب الایمان عن انس
۵۶۷۶　جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام میں خوب غور وفکر کر لو، اگر اس کا انجام بہتر ہو تو اسے کر گزرو، اور اگر برا ہو تو رک جاؤ۔

ابن المبارک فی الزهد عن ابی جعفر عبدالله بن مسور الهاشمی مرسلاً

۵۶۷۷..... جب تم کسی کام کا ارادہ کرو، سنجیدگی اختیار کرو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے نکلنے کا راستہ دکھا دیں۔

بخاری ادب المفرد، بیهقی فی شعب الایمان عن رجل من بلی

۵۶۷۸　جس نے سوچ و بچار سے کام لیا تو اس نے درست کام کیا یا اس کے قریب ہوا اور جس نے جلدی اس نے غلطی کی یا غلطی کے قریب ہوا۔

طبرانی فی الکبیر عن عقبه بن عامر

۵۶۷۹　جب تم نے سوچ و بچار کر لیا تو تم نے صحیح کام کیا یا تم صحیح بات کے قریب ہو گئے اور جب جلدی سے کام لو گے تو غلطی کرو گے یا قریب ہے کہ غلطی میں پڑ جاؤ گے۔بیهقی فی السنن عن ابن عباس
۵۶۸۰　غور وفکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے تو خوب غور کر لیا کرو۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن مرسلاً

اللہ تعالیٰ پر توکل وبھروسہ

۵۶۸۱　میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، اور وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کریں گے نہ فال نکالیں گے نہ جانوروں کو داغیں گے اور وہ صرف اپنے رب پر بھروسہ کریں گے۔

بخاری عن ابن عباس، مسند احمد، مسلم عن عمران بن حصین، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۶۸۲　میرے سامنے (عالم مثال میں) امتیں پیش کی گئیں، میں نے ایک نبی کے ساتھ ایک جماعت دیکھی، ایک نبی کے ساتھ ایک شخص اور دو آدمی دیکھے، اور ایک نبی کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا، اچانک میرے سامنے ایک بہت بڑا گروہ نمودار ہوا، میں نے سمجھا یہ میری امت ہے، مجھے کہا گیا: یہ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم ہے، البتہ آپ اس کی طرف دیکھیں، میں نے دیکھا کہ بہت بڑا گروہ ہے پھر مجھ سے کہا گیا: اب آپ اس دوسری طرف دیکھیں، تو میں نے دیکھا تو وہاں بھی ایک بہت بڑا گروہ ہے تو مجھ سے کہا گیا: یہ آپ کی امت ہے ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں، جو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں جائیں گے، کسی نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے، اور نہ کسی سے جھاڑ پھونک کراتے ہیں، نہ فال لیتے اور نہ جانوروں کو داغتے ہیں، (بلکہ) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

مسند احمد بخاری مسلم عن ابن عباس

۵۶۸۳..... میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، جو نہ جانوروں کو داغتے، اور نہ خود کو داغتے ہیں نہ جھاڑ پھونک کرتے اور نہ فال لیتے ہیں (بلکہ) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ البزار عن انس
۵۶۸۴..... تم اگر اللہ تعالیٰ پر ایسے بھروسہ کرو جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح کو خالی پیٹ جاتے اور شام کو پیٹ بھرے واپس جاتے ہیں۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن عمر
۵۶۸۵..... اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ اپنے مومن بندے کو ایسی جگہ سے رزق دیں جہاں سے اس کا گمان نہیں۔

فردوس عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه، بیهقی فی شعب الایمان عن علی

۵۶۸۶ جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ سب لوگوں سے طاقتور ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ابن ابی الدنیا فی التوکل عن ابن عباس

۵۶۸۷ اونٹ کو باندھو اور (پھر) توکل کرو۔ترمذی عن انس

۵۶۸۸ اسے بیڑی پہناؤ اور توکل کرو۔بیهقی فی شعب الایمان عن عمرو بن امية

۵۶۸۹ اسے بیڑی ڈالو اور بھروسہ کرو۔خطیب فی رواۃ مالک وابن عساکر عن ابن عمر

۵۶۹۰ اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: جو بندہ مخلوق کی بجائے مجھ پر اعتماد کرتا ہے اور میں اس بات کو اس کی نیت سے جانتا ہوں (پھر اگر) آسمان اپنے رہنے والوں سمیت اس کے لئے مکر کرے تو میں پھر بھی اس کے لیے راہ نکال دوں گا اور جو بندہ میرے بجائے مخلوق پر بھروسہ کرتا ہے اور مجھے اس کی یہ بات اس کی نیت سے پتہ ہوتی ہے تو میں اس کے سامنے آسمان کی رسیوں کو کاٹ دیتا ہوں ہوا کو اس کے قدموں تلے سے ہٹا دیتا ہوں، اور جو بندہ میری اطاعت کرتا ہے تو میں اسے مانگنے سے پہلے عطا کر دیتا ہوں، اور مجھ سے بخشش مانگنے سے پہلے اسے بخش دیتا ہوں۔ابن عساکر عن کعب بن مالک

۵۶۹۱ اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں (انہیں یاد رکھنا) اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرنا وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرنا تو اسے اپنے سامنے پائے گا، جب تو کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا، اور جب تو مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا، جان رکھو اگر پوری امت تجھے نفع دینے پر اتفاق کر لے، تو وہ تجھے اس چیز کا نفع ہی دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے۔

اور اگر وہ اس بات پر جمع ہو جائیں کہ تجھے کوئی نقصان پہنچائیں تو اتنا نقصان ہی پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں لکھ رکھا ہے قلم خشک ہو گئے، لکھنے والے صحیفے اٹھا لیے گئے۔مسند احمد، ترمذی، مستدرک حاکم عن ابن عباس

الاکمال

۵۶۹۲ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: مجھے میری عزت کی قسم! جو بندہ میری مخلوق کی بجائے مجھ پر بھروسہ کرتا ہے مجھے اس کی یہ بات اس کی نیت سے پتہ ہوتی ہے پھر آسمان زمین اپنے باسیوں سمیت اس کے خلاف تدبیر کرے تو میں اس کے لیے نکلنے کی راہ نکال دوں گا۔

اور جو بندہ میرے بجائے مخلوق پر اعتماد کرتا ہے اور مجھے اس کا علم اس کی نیت سے ہوتا ہے تو میں اس کے سامنے سے آسمانی رسیوں کو کاٹ دیتا اور اس کے قدموں تلے سے ٹیک کو ہٹا دیتا ہوں، اور جو بندہ میری اطاعت کرتا ہے تو میں اسے مانگنے سے پہلے عطا کرتا ہوں، دعا مانگنے سے پہلے قبول کرتا ہوں مغفرت طلب کرنے سے پہلے بخشنے والا ہوں۔تمام وابن عساکر والدیلمی عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن ابیه

اس میں یوسف بن السفر متروک ہے جو حدیث میں جھوٹ سے کام لیتا تھا، بیہقی نے کہا:

وہ ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے، جو حدیث وضع کرتے ہیں۔

۵۶۹۳ جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ داری کے لیے کافی ہوگا، اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا، اور جو دنیا کی طرف لگ گیا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے حوالے کر دے گا۔الدیلمی عن عمران بن حصین والشاشی وابن جریر

۵۶۹۴ اگر تو اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کرے جیسا توکل کرنے کا حق ہے تو تجھے ایسے رزق ملتا جیسے پرندوں کو ملتا ہے خالی پیٹ جاتے ہیں اور سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔بیهقی فی شعب الایمان عن عمر

۵۶۹۵ اسے (اونٹ کو) باندھ اور توکل کر۔ترمذی غریب، ابن خزیمه، حلیة الاولیاء، بیهقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن انس یحییٰ بن سعد نے کہا: ان کی احادیث غیر معروف ہیں۔ابن حبان، مستدرک حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن عمرو بن امیه الضمری

۵۶۹۶ عقلمندی کے بعد توکل نصیحت ہے۔الدیلمی عن عائذ ابن قریظ

تشریح:......جولوگ اسباب کے ساتھ توکل کرتے ہیں وہی صحیح توکل ہے اور جو بغیر اسباب کے توکل کرتے ہیں وہ توکل نہیں تعطل وفضول کام ہے۔

۵۶۹۷ جس نے جھاڑ پھونک کی اور داغا تو اس نے (گویا) توکل نہیں کیا۔طبرانی فی الکبیر بیھقی فی شعب الایمان عن المغیرة بن شعبة

۵۶۹۸ اسے باندھ اور توکل کر۔الخطیب فی رواۃ مالک وابن عساکر عن ابن عمر

فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں (اونٹ کو) چھوڑ دوں اور توکل کروں؟ راوی کا بیان ہے پھر یہ ذکر کیا، اس سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بن بجیر بن بیسار، خطیب نے کہا: کہ متروک ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن جعفر بن عمرو بن امیه الضمری عن ابیه مثله

۵۶۹۹ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا، وہ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ جھاڑ پھونک کرتے نہ فال لیتے نہ داغتے ہیں (بلکہ) وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، میں نے عرض کی: اے رب میرے لیے ان میں اضافہ فرما، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر ستر میں سے ستر ہزار، میں نے عرض کی اے میرے رب وہ پورے نہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہم تمہارے لیے انہیں دیہاتیوں سے پورا کردیں گے۔ابن سعد عن عمر بن عمیر

۵۷۰۰ میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کرتے، نہ فال لیتے، اور نہ داغتے ہیں (بلکہ) اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

بخاری عن ابن عباس، مسند احمد مسلم، عن عمران بن حصین، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنہ، طبرانی فی الکبیر عن خباب

اسے دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے افراد میں روایت کیا ہے اور اس قول کا اضافہ کیا ہے" وہ نہ فال لیتے اور نہ پسندیدگی کی وجہ سے چھوڑتے ہوں گے یعنی بدشگونی نہیں لیتے ہیں۔

۵۷۰۱ جنت میں ستر ہزار افراد بغیر حساب کے داخل ہوں گے، جو نہ داغتے ہوں گے نہ جھاڑ پھونک کرتے ہوں گے نہ فال لیتے ہوں گے (بلکہ) اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔ ابونعیم عن خباب ابن الارت

انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں کی تعداد

۵۷۰۲ میرے سامنے (عالم مثال میں) انبیاء اپنی امتوں کے ساتھ پیش ہوئے، ایک نبی گزرتا تو اس کے ساتھ تین افراد ہوتے، پھر کوئی نبی گزرتا تو اس کے ساتھ ایک ٹولی ہوتی، اور کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت ہوتی اور کوئی نبی ایسا بھی تھا کہ اس کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ میرے سامنے موسیٰ علیہ السلام پیش کیے گئے ان کے ساتھ، بنی اسرائیل کی بھیڑ تھی۔ (انہیں دیکھ کر) مجھے تعجب ہوا، میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو کہا گیا: یہ آپ کے بھائی موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل ہیں، میں نے کہا: میری امت کہاں ہے؟ مجھے کہا گیا: اپنے دائیں طرف دیکھو، میں نے دیکھا کہ ایک شاہراہ کو لوگوں کے چہروں نے بند کر رکھا ہے، مجھے پھر کہا گیا: اپنے بائیں طرف دیکھو، میں نے ناگہاں دیکھا تو افق لوگوں کے چہروں سے بھرا ہوا ہے، مجھے کہا گیا: کیا آپ راضی ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے رب! میں راضی ہوں، پھر مجھے کہا گیا: ان لوگوں کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر تم سے ہو سکے کہ ان ستر ہزار میں سے ہو جاؤ تو ہو جانا، اور پھر بھی اگر تم سے کوتاہی ہو تو شاہراہ والوں سے ہو جانا، اور مزید اگر کوتاہی کرو تو افق والوں سے ہو جانا، اس واسطے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ بہت بڑی تعداد میں ہوں گے اور ایک دوسرے پر فخر کر رہے ہوں گے میں امید کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے میری اتباع کی وہ جنت کا چوتھائی حصہ ہوں گے، مجھے امید

ہے کہ وہ اہل جنت کا نصف ہوں گے، اتنے میں عکاشہ اٹھے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان ستر (ہزار) میں سے بنادے، آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے بنادے، آپ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا، پھر کسی نے کہا: وہ ستر ہزار کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو نہ داغ لگاتے ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرتے نہ فال لیتے ہیں، اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

عبدالرزاق فی المصنف مسند احمد، طبرانی فی الکبیر مستدرک حاکم، عن ابن مسعود

۵۷۰۳۔۔ جس نے فتنہ کے زمانہ میں کوئی اونٹ پالا یا کوئی خزانہ جمع کیا یا جائیداد اس ڈر سے جمع کی کہ اس پر کوئی مصیبت نہ آجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ خیانت وبددیانتی کرنے والا ہوگا۔ نعیم بن حماد فی الفتن حدثنا المغیرہ عن المهلب وابی عثمان مرسلاً

غور وفکر

۵۷۰۴ ہر چیز میں غور وفکر کرو (البتہ) اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرو، اس واسطے کہ ساتویں آسمان سے لے کر اس کی کرسی تک سات ہزار نور (کے پردے ہیں) اور وہ ان سے اوپر ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس

۵۷۰۵۔۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور وخوض کرو، (لیکن) اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرو ورنہ تم ہلاک ہوجاؤ گے۔ ابو الشیخ عن ابی ذر

۵۷۰۶ . مخلوق میں غور کرو، البتہ خالق کے بارے میں غور نہ کرو اس لیے کہ تم اس کا اندازہ لگانے سے قاصر ہو۔ ابو الشیخ عن ابن عباس

۵۷۰۷ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور کرو، (لیکن) اللہ تعالیٰ کے بارے غور نہ کرو۔

ابو الشیخ، طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۵۷۰۸ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور (مگر) اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور وفکر نہ کرو۔ ابو الشیخ حلیة الاولیاء عن ابن عباس

۵۷۰۹ اپنے دلوں کو سر جھکا کر غور کرنے کا عادی بناؤ زیادہ غور وفکر اور اندازے سے کام لیا کرو۔ فردوس عن الحکم بن عمیر

۵۷۱۰۔۔ ایک گھڑی کا غور وفکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۵۷۱۱۔۔ ایک گھڑی کا سوچ وبچار رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

صالح بن احمد فی کتاب التبصرة عن انس، مرفوعاً. ابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس، موقوفاً

۵۷۱۲..... ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کی جنت وجہنم میں غور وفکر کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے بہترین لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور وفکر کرتے ہیں برے ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہیں کرتے۔ ابو الشیخ عن نهشل. عن الضحاک عن ابن عباس

تشریح:...... اس روایت اور سابقہ روایتوں میں تعارض معلوم ہو رہا ہے، اول تو یہ روایت ایک کذاب راوی کی وجہ سے قابل استدلال نہیں، دوم امر ونہی میں نہی کو امر پر مقدم رکھا جاتا ہے، اور اگر بالفرض یہ روایت درست ہے تو اسے منسوخ سمجھا جائے گا، یا تفکر فی ذات اللہ کا معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں صفات کے لحاظ سے غور وفکر کرنا۔

۵۷۱۳..... خبردار اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور وفکر نہ کرنا، (یہ جملہ اور) اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی عظمت میں غور وفکر کرو۔ یہ جملہ تین بار فرمایا۔

ابو الشیخ فی العظمة عن یونس بن میسرة، مرسلاً

۵۷۱۴..... اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور وفکر نہ کرو، (بلکہ) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور وفکر کرو، اس واسطے کہ ہمارے رب نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے دونوں پاؤں سب سے نچلی ساتویں زمین میں ہیں جبکہ اس کا سر اوپر والے ساتویں آسمان سے گزر گیا، اس کے پاؤں اور ٹخنوں کے

درمیان چھ سوسال کا فاصلہ ہے اور خالق مخلوق سے عظیم تر ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة، حلیة الاولیاء عن عبداللہ بن سلام

کام کو اس کے اہل کے سپرد کرنا......از اکمال

۵۷۱۵ اے اہل یمامہ تم مٹی کے عناصر ملانے میں سے سب سے ہوشیار ہو، سو ہمارے لئے مٹی کو ملادو۔ طبرانی فی الکبیر عن طلق بن علی

۵۷۱۶ مٹی میں سے یمامی مٹی کو مقدم رکھو اس واسطے کہ وہ چھونے میں بڑی اچھی ہے۔ ابن حبان عن طلق

لوگوں کو ان کے درجات میں رکھنا

۵۷۱۷ لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو۔ مسلم، ابوداؤد عن عائشة

۵۷۱۸ خیر وشر میں لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو، اور ان کا ادب اچھے اخلاق سے کرو۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

تواضع وعاجزی

۵۷۱۹ تواضع انسان کا مرتبہ ہی بڑھاتی ہے، لہٰذا تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلند کردے گا، معاف کرنا انسان کی عزت میں اضافہ کرتا ہے لہٰذا معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دے گا، صدقہ مال کی زیادتی کا باعث ہے لہٰذا صدقہ کیا کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن محمد بن عمیر العبدی

۵۷۲۰ بندہ جب تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک بلند کردیتے ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۵۷۲۱ جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ بلند کرتے ہیں یہاں تک اسے علیین (انسانوں کا آخری بلند مقام) تک پہنچا دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ بھی تکبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ گھٹا دیتے ہیں بالاخر اسے سب سے کم درجہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک حاکم، عن ابی سعید

۵۷۲۲ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ (سب) تواضع اختیا کرو، کوئی کسی پر فخر نہ کرے، اور نہ کوئی کسی سے بغاوت کرے۔

مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه، عن عیاض بن حمار

۵۷۲۳ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ تواضع اختیار کرو، تم میں سے کوئی کسی کے خلاف بغاوت نہ کرے۔

بخاری ادب المفرد، ابن ماجه عن انس

۵۷۲۴ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع ہے کہ انسان اونچی جگہ بیٹھنے کی بجائے پست جگہ پر بیٹھ جائے۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن طلحة

۵۷۲۵ تواضع اختیار کرو اور مساکین کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ تعالیٰ کے بڑے لوگوں میں ہو جاؤ گے، اور تکبر سے نکل جاؤ گے۔

حلیة الاولیاء عن ابن عمر

اپنا کام خود انجام دینا

۵۷۲۶ چیز کا مالک اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے اٹھائے البتہ یہ کہ کوئی کمزور ہو اور وہ اس سے عاجز آرہا ہو تو اسے اس کا مسلمان بھائی امداد دے۔

طبرانی فی الاوسط، ابن عساکر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح:۔ یعنی جب کوئی شخص بوجھ نہ اٹھاسک رہاہوتو اس کی امداد کردینی چاہیے۔

۵۷۲۷ تم تواضع اختیار کرو، اس واسطے کہ تواضع دل میں ہوتی ہے، ہرگز کوئی مسلمان کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے بہت سے کمزور بوسیدہ کپڑوں میں ایسے ہوتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی اما

۵۷۲۸ اس شخص نے تکبر نہیں کیا جس نے اپنے خادم کے ساتھ کھایا اور بازار میں گدھے پر سوار ہوا، اور بکری کو باندھ کر اسے دودھ لیا۔

بخاری ادب المفرد، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ ع

آج کل کے مسلمان ملازم اگر صفائی ستھرائی کا اہتمام کریں تو ان کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں، باقی یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں، گ میں جب مہمانوں کی کثرت ہوتی ہے تو عموماً لوگ مہمانوں کو کھانا کھلانے میں محو ہو جاتے ہیں اور خادم کو بہت تاخیر سے کھانا دیتے ہیں، ایک تو خالی پیٹ ہوتا ہے دوم رنگی برنگی اشیاء کو للچائی نظروں سے دیکھتا ہے، بعد میں اسے وہی روٹی ساگ دال پات دیا جاتا ہے تو اس کے ذہن میں قورم فروٹ اور کسٹرڈ کا نقشہ جمع ہو جاتا ہے وہ جونہی دال کا لقمہ منہ میں رکھتا ہے تو اس کے لیے نگلنا یوں مشکل ہو جاتا ہے جیسے پتھر کا نگلنا، اس واسطے خادم کو پہلے کھانا کھلایا جائے، بازار میں گدھے پر سواری، آج کے دور میں موٹر کار سے ادنیٰ درجے کی سواریاں مراد ہیں، مثلاً بائیسکل، رکشہ وغیر بکری کو دوہنے سے مراد گھر کا معمولی کام جسے کرنا مرد حضرات اپنی توہین سمجھتے ہیں، مشرق میں یہ بہت غلط رواج ہے کہ ہندو مسلم سب کے سب عورت کو اپنی نوکرانی اور باندی سمجھتے ہیں معمولی درجہ کا کام بھی خود نہیں کرتے، مثلاً کولر یا گھڑے سے پانی لے کر پینا، شلوار میں ازار بند ڈالنا، بس سے اٹھتے وقت بستر کی درستگی اور کھانا کھا چکنے کے بعد کھانے کے برتن اٹھانا وغیرہ۔ مزید معلومات کے لیے دیکھیں، فطرتی ونفسیاتی باتیں، مطبو نور محمد کراچی۔

۵۷۲۹ ہر آدمی کے سر میں ایک قدر ومنزلت کا درجہ فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ آدمی تواضع کرتا ہے تو فرشتہ کو ک جاتا ہے: اس کا درجہ بلند کرو، اور جب تکبر کرتا ہے تو فرشتہ کو کہا جاتا ہے: اس کا درجہ گھٹادو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ ع

۵۷۳۰ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کردے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۳۱ ......کھردرا تنگ کپڑا پہنا کرو تاکہ عزت وفخر تم میں کوئی راہ نہ پائے۔ ابن مندہ عن انیس بن الضحاک

۵۷۳۲ جوان رہو (معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو جو سخت جان تھے) کھردرا لباس پہنو تیر اندازی کرو (یا چلتے قدم تیزی سے آگے بڑھاؤ) اور (کبھی کبھی) ننگے پاؤں چلا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی حدرد

۵۷۳۳ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتے ہوئے (شاندار) لباس چھوڑ دیا جبکہ وہ اس پر قدرت بھی رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے لوگوں کے روبرو بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ وہ ایمان کے عمدہ جوڑوں میں سے جو چاہے گا اسے پہنائیں گے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن معاذ بن انس

الاکمال

۵۷۳۴ عائشہ! تواضع اختیار کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور تکبر کرنے والے اسے نہیں بھاتے۔

ابو الشیخ عن عائشہ رضی اللہ ع

۵۷۳۵ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اسے پست کرے گا۔

ابن مندہ وابو نعیم عن اوس بن خو

۵۷۳۶ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو میانہ روی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مالدار (یا لوگوں سے لاپرواہ) کردے گا اور جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالیں گے۔ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۳۷ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرے گا اسے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا، وہ اگرچہ اپنے نفس و ذات میں کمزور ہوگا (لیکن) لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوگا، اور جو تکبر کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ گھٹادے گا، وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا اگرچہ اپنی ذات میں بڑا ہو یہاں تک کہ وہ ان کے نزدیک کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔ابو نعیم عن عمر

۵۷۳۸ جس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے انکساری کے لیے تواضع کی، اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو بڑائی کے لیے سر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گھٹائے گا، اور لوگ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں اپنے اعمال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتے ہیں تو اسے اپنی حفاظت سے باہر کردیتے ہیں، یوں اس کے گناہ ظاہر ہوجاتے ہیں۔ابو الشیخ عن معاذ

۵۷۳۹ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے لیے اتنی سی تواضع کرتا ہے میں اسے اتنا بلند کردیتا ہوں۔

مسند احمد، ابویعلی، الشاشی، طبرانی فی الصغیر سعید بن منصور عن عمر

تشریح:۔ بندے کی تواضع اپنی استطاعت سے اگرچہ کم ہے لیکن حق تعالیٰ کی عطاء سرفرازی اپنی شان کے مطابق ہے۔

۵۷۴۰ تواضع سے بندہ کا رتبہ ہی بڑھتا ہے، لہٰذا تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلند کرے گا۔الدیلمی عن انس

۵۷۴۱ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے حق کے لیے نرمی کی اور میری خاطر تواضع کی اور میری زمین میں تکبر نہ کیا، میں اسے اتنا بلند کروں گا یہاں تک کہ اسے علیین تک پہنچادوں گا۔ابو نعیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۴۲ ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ ہے جس پر ایک فرشتہ مامور ہے جب وہ بندہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کردیتا ہے اور اگر وہ خود بلند ہو تو اللہ تعالیٰ اسے گھٹادیتا ہے، کبریائی وبڑائی اللہ تعالیٰ کی چادر ہے سو جو بھی اللہ تعالیٰ سے الجھے گا اسے اللہ تعالیٰ پست کردے گا۔

ابن صصری فی امالیہ عن انس

درجات کی بلندی اور پستی

۵۷۴۳ ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ (بلندی وپستی) ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے، اور وہ کہتا ہے بلند ہو اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے، اور جب وہ سر اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ فرشتہ کہتا ہے: پست ہو اللہ تعالیٰ تجھے پست کرے۔ ابو نعیم والدیلمی عن انس

۵۷۴۴ ہر بندے کے سر میں ایک درجہ (بلندی وپستی) فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی وجہ سے بلند کرتا ہے اور فرشتہ کہتا ہے بلند ہو اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے اور جب وہ سر اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ فرشتہ کہتا ہے جھک جا اللہ تعالیٰ تجھے پست کردے۔ابن صصری فی امالیہ عن انس

۵۷۴۵ ہر آدمی کے سر میں دو زنجیریں ہوتی ہیں ایک زنجیر ساتویں آسمان تک اور دوسری ساتویں زمین تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے جب وہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زنجیر کے ذریعہ آسمان کی طرف بلند کرتا ہے اور جب تکبر کرتا ہے اسے زمین والی زنجیر کے ساتھ ساتویں زمین کی طرف جھکادیتا ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق والحسن بن سفیان وابن لال والدیلمی عن انس

۵۷۴۶ جو دنیا میں (تکبر کی بنا پر) اپنا سر اٹھائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گرائے گا، اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے مجمع سے اٹھالے گا، اور کہے گا: اے نیک بندے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری طرف میری طرف، تو ان بندوں میں سے ہے جن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ابن عساکر عن ابی بن کعب

۵۷۴۷ جو شخص حسب میں اچھی صورت والا ہو، تواضع کرنے سے اسے عیب معلوم نہ ہوتا ہو تو وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے خالص لوگوں میں سے ہوگا۔ابو نعیم عن جابر الحلیة ج ۳ ص ۱۹۰

جھوٹا پانی پینے کی فضیلت

۵۷۴۸ یہ تواضع کا ایک طریقہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کا جھوٹا (پانی) پیے اور جس نے اپنے بھائی کا جھوٹا پیا تو اس کے ستر درجات بلند ہوں گے، اس کی ستر برائیاں مٹائی جائیں گی اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

الخطیب عن ابن عباس وفیه نوح بن ابی مریم واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

یہ روایت کہ ''مؤمن کے جھوٹے میں شفا ہے'' ان الفاظ سے ثابت نہیں، مزید تفصیل کے لیے المقاصد الحسنہ ''کشف الخفا'' اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعۃ ''المنار المنیف'' بعض لوگ طبعاً دوسروں کا جھوٹا نہیں پیتے، گناہ دل سے نفرت وناگواری پر ہوتا ہے طبعاً کسی بات سے پریشانی پر نہیں ہوتا، مثلاً وضو میں ناک جھاڑنا ایک دینی فعل ہے لہٰذا اگر کوئی شخص گھن کی وجہ سے ناک نہیں جھاڑتا صرف ناک میں پانی ڈالتا ہے اور اسے دل سے برا نہیں سمجھتا تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں، کسی کا باپ بوڑھا ہے اور معذور ہے اسے کھانا کھلانا اور پیشاب وغیرہ کرنا پڑتا ہے لیکن کوئی شخص ایسا ہے کہ اسے گندگی سے نفرت ہے اور وہ منہ نہیں چڑھاتا اور نہ دل میں باپ کی خدمت سے کراہت محسوس کرتا ہے صرف اپنی طبیعت سے مجبور ہے تو اس کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔

۵۷۴۹ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر زیب وزینت ترک کردی اور اچھے کپڑے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی وجہ سے اور اس کی رضا جوئی کے لیے چھوڑ دیے تو (بطور انعام) اللہ اپنے لیے یہ حق قرار دیتے ہیں کہ اسے یاقوت کے صندوق (بکس) میں سے جنت کے ریشمی کپڑے پہنائیں۔حلیة الاولیاء

اس کے بدلہ جنت کا جوڑا عطا فرمائیں۔ابو یعلی، الذهلی الهزوی فی فوائده وابن النجار عن ابن عباس

حرف الحاء..... شرم وحیا

۵۷۵۰ اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کرجیسے تو اپنے قبیلہ کے نیک مردوں سے حیا کرتی ہے۔ابن عدی فی الکامل عن ابی امامه

۵۷۵۱ تم میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھ والے دو فرشتوں سے حیا کرنی چاہیے، جیسا کہ وہ اپنے نیک پڑوسیوں کے دو مردوں سے حیا کرتا ہے (جبکہ) وہ دونوں فرشتے رات دن اس کے ساتھ رہتے ہیں۔بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۷۵۲ اللہ تعالیٰ سے ایسے حیاء کرو جیسا حیا کا حق ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق ایسے ہی تقسیم کیے ہیں جیسے تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کیے ہیں۔بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

۵۷۵۳ اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسا حیا کا حق ہے، جس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کی جیسا اس کا حق تھا تو وہ سر اور اس کے اردگرد کی حفاظت کرے، پیٹ اور جن چیزوں پر پیٹ مشتمل ہے اس کی حفاظت کرے، وہ موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے اور جس کا آخرت کا ارادہ ہو وہ دنیا کی زیب وزینت چھوڑ دے، جس نے یہ کام کرلیے تو اس نے حیا یعنی اللہ تعالیٰ سے جو حیا کرنے کا حق ہے وہ حیا کرلی۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

تشریح:۔ سر میں آنکھ زبان اور کان شامل ہیں انہیں گناہوں سے بچاؤ، پیٹ کے اردگرد شرمگاہ ہے ان کی حفاظت، حرام مال کھانے سے حفاظت، دنیا کی وہ زیب وزینت جس میں حد درجہ کا تکلف اور بناؤ سنگار پایا جاتا ہے مثلاً بیوٹی پارلر میں جاکر چہرے اور بالوں کی درستگی کرنا وغیرہ، باقی وہ زیب وزینت جو صفائی میں شامل ہے وہ مطلوب ہے تاکہ کوئی بے ڈھنگا پن نمایاں نہ ہو، صاف کپڑے، سر کے بالوں کی حفاظت، صحت کا

خیال رکھنا یہ سارے امور حکم کے درجہ میں ہیں اس سے آگے بڑھنا نامناسب ہے جس کی طرف حدیث بالا میں تفصیل گزر چکی ہے

۵۷۵۴ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس سے حیا چھین لیتے ہیں جب اس سے حیا چھین لی جائے تو اسے ناپسندیدہ اور مبغوض ملے گا، اور جب تو اسے اس حالت میں ملے کہ وہ تجھے مبغوض و ناپسندیدہ ہو تو اس سے امانت چھین لی جائے گی، اور جب اس سے امانت چھین لی جائے تو اس سے اس حالت میں ملے کہ وہ خائن ہے اور اس سے خیانت کی جاتی ہے تو اس سے رحمت چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھین لی جائے تو اسے اس حال میں ملے گا کہ وہ مردود اور ملعون ہوگا تو اس کے گلے سے اسلام کا قلادہ (ہار) چھین لیا جائے گا۔

ابن ماجه عن ابن عمر

۵۷۵۵ حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں جب ایک سلب کر لیا جائے تو دوسرا اس کے پیچھے ہو لیتا ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی الله عنه

حیاء اور ایمان کا تعلق

۵۷۵۶ حیا اور ایمان دونوں جوڑ دیئے گئے ہیں، جب ایک ختم ہو جائے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حاکم، حلیة الاولیاء، بیهقی فی شعب الایمان عن انس رضی الله عنه

۵۷۵۷ ہر دین کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے اخلاق حیا ہے۔ابن ماجه عن انس و ابن عباس

۵۷۵۸ حیا ایمان کا حصہ ہے۔مسلم، ترمذی، عن ابن عمر

۵۷۵۹ ایمان اور حیا ایک ساتھ ملے ہوئے ہیں دونوں اکٹھے ہی ختم ہوتے ہیں۔طبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ

۵۷۶۰ حیا اور ایمان دونوں اکٹھے ملے ہوئے ہیں جب ایک ختم ہو تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حلیة الاولیاء، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی الله عنه

۵۷۶۱ حیا ہی پورا دین ہے۔طبرانی فی الکبیر عن قرة

۵۷۶۲ حیا ساری کی ساری بھلائی و بہتری ہے۔مسلم، ابو داؤد عن عمران بن حصین

۵۷۶۳ حیا سے خیر ہی پیدا ہوتی ہے۔بخاری مسلم عن عمران بن حصین

۵۷۶۴ حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا ذریعہ) ہے۔بے ہودہ گوئی جفا کا حصہ ہے اور جفا جہنم میں (جانے کا ذریعہ) ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

۵۷۶۵ حیا اور کم گوئی ایمان کے دو جز ہیں (جبکہ) بے ہودہ گوئی اور بیان نفاق کے دو جزء ہیں۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی امامة

تشریح: مراد ہر وقت کی بڑبڑ اور ٹرٹر ہے، حق بات اگر اچھے انداز سے کرنے والا ہو تو سننے کو بھی جی چاہے۔

۵۷۶۶ حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں، جب ایک سلب کر لی جائے تو دوسری اس کے پیچھے ہو لیتی ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی الله عنه

۵۷۶۷ حیا زینت (کا باعث) ہے اور تقویٰ عزت (کا سبب) ہے، بہترین سواری صبر ہے اور اللہ تعالیٰ سے کشادگی کا انتظار عبادت ہے۔

الحکیم عن جابر

۵۷۶۸ حیا ایمان کا حصہ ہے اور میری امت میں سب سے با حیا عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه
مطلب یہ کہ باقی لوگ بھی با حیا ہیں لیکن عثمان پر حیا کا غلبہ ہے۔

۵۷۶۹ حیا دس حصے ہیں نو درجے عورتوں میں اور ایک درجہ مردوں میں ہے۔فردوس عن ابن عمر
۵۷۷۰ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کرو جیسے اپنی قوم کے نیک شخص سے حیا کرتے ہو۔

الحسن بن سفیان، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن یزید بن الازور، مرسـ

۵۷۷۱ سب سے پہلے اس امت سے حیا اور امانت اٹھالی جائیں گی۔القضاعی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
۵۷۷۲ حیا اسلام کا ایک طریقہ ہے اور بےہودہ گوئی آدمی کی ملامت (کا سبب) ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود
۵۷۷۳ حیا اور کم گوئی ایمان کا حصہ ہیں، اور وہ دونوں جنت کے قریب کرتے ہیں اور جہنم سے دور کرتے ہیں، فحش گوئی اور بےہودہ گو شیطان کی طرف ہیں، اور وہ دونوں جہنم کے قریب کرتے اور جنت سے دور کرتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ
تشریح:......خوب سوچ لینا چاہیے کہ فحش اور بےہودہ گوئی کتنے بڑے گناہ ہیں!
۵۷۷۴ اس امت سے سب سے پہلے امانت اور حیا اٹھالی جائے گی، سو اللہ تعالیٰ سے ان دونوں کا سوال کرو۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریر

۵۷۷۵ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد و جڑ حیا اور اچھے اخلاق ہیں۔فردوس عن انس
۵۷۷۶ اگر حیا کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ نیک مرد ہوتا۔طبرانی فی الاوسط، خطیب عن عائشہ
۵۷۷۷ جو شخص لوگوں سے حیا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے بھی حیا نہیں کرتا۔طبرانی فی الکبیر عن انس
تشریح:... بالکل ایسے ہی جیسے جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔
۵۷۷۸ کہا جاتا تھا: لوگوں نے جو نبوت کے کلام سے بات پائی وہ یہ ہے: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی الطفیـ

۵۷۷۹ لوگوں نے جو پہلی نبوت کے کلام سے جو بات پائی وہ بات یہ ہے: جب تو بےحیا بن جائے تو جو چاہے کرتا پھر۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی مسعود، مسند احمد عن حذیـ

۵۷۸۰ لوگوں نے سابقہ نبوت کی جو آخری بات پائی وہ یہ تھی: جب تو بےحیا ہو جائے تو جو چاہے کر۔

ابن عساکر فی تاریخہ عن ابی مسعود، البدری الانصار

الاکمال

۵۷۸۱ حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا سبب) ہے، اگر حیا کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ نیک مرد ہوتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنـ

۵۷۸۲ اسے حیا کرنے سے منع نہ کرو چھوڑ و اس واسطے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن سالم بن عبداللہ بن عمر عن ا

تشریح:......کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو (کم) حیا کرنے کی نصیحت کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا، پھر انہو نے یہ حدیث ذکر کی۔
۵۷۸۳ ہر چیز کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے اخلاق حیاء ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
تشریح:......گویا بےحیا شخص کا اسلام سے کوئی سروکار ہی نہیں۔
۵۷۸۴ حیاء خیر کی بات ہی پیدا کرتی ہے۔الحسن بن سفیان و ابو نعیم عن اسیر بن جابر

تشریح:... حیا جب سراپا بھلائی ہے تو بھلائی سے کونسی برائی رونما ہوتی ہے؟!

۵۷۸۵ حیا سراسر بھلائی ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن عمران بن حصین

۵۷۸۶ تجھے حیا سے بھلائی ہی حاصل ہوگی۔ ابن سعد، بخاری فی تاریخه والحسن بن سفیان ابویعلی فی مسنده والبغوی وابن السکن وابن قانع وابونعیم وابن شاهین، ابن ابی شیبه، عن اسیر بن عمرو الکندی وماله غیره

۵۷۸۷ حیا پاکدامنی اور زبان کی بندش نہ کہ عقل اور دل کی بندش (یہ تینوں اوصاف) ایمان کا حصہ ہیں یہ آخرت میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا میں سے کم کرتی ہیں اور آخرت میں ان کا اضافہ دنیا کے نقصان سے بڑھ کر ہے، جبکہ لالچ، فحش اور بے حیائی نفاق سے (پیدا ہوتی) ہیں اور یہ آخرت میں کمی کرتی ہیں اور دنیا میں اضافہ کرتی ہیں اور آخرت میں جو نقصان کرتی ہیں وہ دنیا میں اضافہ سے کئی زیادہ ہے۔

یعقوب بن سفیان، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء بیهقی فی السنن، خطیب، ابن عساکر عن طریق ایاس بن معاویه بن قرة المزنی عن ابیه عن جده

تشریح: یعنی حیا، پاکدامنی اور کھل کر بات نہ کرنے سے دنیا کا نقصان تو ہوتا ہے لیکن آخرت میں درجات میں اضافہ ہوتا ہے اس کے برعکس لالچ فحش اور بے حیائی سے دنیاوی منافع تو کچھ وقت کے لیے حاصل ہوجاتے ہیں لیکن آخرت کا نقصان اس سے بڑھ کر ہے۔

۵۷۸۸ اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے حصے تقسیم کر دیئے ہیں۔

بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

حیاء ظاہر و مخفی ہر حال میں لازم ہے

۵۷۸۹ جو شخص اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا وہ تنہائی میں بھی اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا۔ ابونعیم فی المعرفة عن محمد بن الجهم

فرماتے ہیں: کہ محمد بن عثمان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے جبکہ مجھے نہیں لگتا کہ یہ صحابی ہیں۔

تشریح: اس لیے کہ نیکی کا جو کام انسان سامنے نہیں کر سکتا وہ تنہائی میں کہاں کرتا ہوگا؟!

۵۷۹۰ حیا کی کمی کفر (کا باعث) ہے۔ الحکیم والشیرازی، فی الالقاب عن عقبه بن عامر

تشریح: وہ پہلے بے حیا بن کے پردۂ اسکرین پر آئی پھر اور آگے بڑھی یہاں تک کہ ہندوستان پہنچی اور دولت وعزت کی طلب میں ایک ہندو سے شادی کر لی یوں بے حیائی کفر کا ذریعہ بن گئی۔

۵۷۹۱ جس میں حیا نہیں اس کا دین نہیں اور جس کے اندر دنیا میں حیا نہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ دیلمی عن عائشه رضی الله عنها

جب دینداری نہیں تو جنت کی حقداری کاہے کی؟

۵۷۹۲ نیکی سب کی سب صدقہ ہے اہل جاہلیت کا نبوت کی جس آخری بات سے تعلق ہے وہ یہ ہے کہ جب تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کرتا پھر۔

مسند احمد والرویانی والخطیب، سعید بن منصور عن حذیفه

۵۷۹۳ انبیاء کی صرف یہی بات باقی رہی، لوگ کہتے ہیں: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔ ابن منده عن ابی مسعود البدری الانصاری

یہ حدیث پہلے ۵۷۸۰ میں گزر چکی ہے۔

۵۷۹۴ جو شخص کوئی بات جو اس نے کہی یا اس سے کہی گئی اور وہ (کہنے یا سننے میں) حیا نہ کرے تو وہ حرامی ہے اس کی ماں ناپاکی کی حالت میں حاملہ ہوئی۔ طبرانی عن عبیدالله بن عمر بن شویفع عن جده عن شویفع

تشریح: یعنی حلالی شخص حیا والی بات سے حیا کرتا ہے اور جسے کوئی پروا نہ ہو تو وہ وہی ہے۔

۵۷۹۵ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ شیطان ان کی اولاد میں بھی شرکت کرنے لگیں گے کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، لوگوں نے پوچھا: ہم اپنی اولاد کو ان کی اولاد سے کیسے پہچان سکیں گے؟ آپ نے فرمایا حیا اور مہربانی کی کمی کی وجہ سے۔

ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۹۶ دو عادتیں عرب کے اخلاق سے ہیں جو دین کا ستون ہیں (اور ڈر ہے کہ) عنقریب لوگ انہیں چھوڑ دیں گے، حیا اور اچھے اخلاق۔

ابو الشیخ عن ابن عمر

تشریح: عصر حاضر میں یہ خدشہ چڑھتے سورج کی طرح پختہ ہوتا جارہا ہے۔

۵۷۹۷ بندے سے سب سے پہلے حیا چھنی جاتی ہے تو وہ انتہائی ناپسندیدہ اور نفرت زدہ ہوجاتا ہے پھر اس سے امانت چھین لی جاتی ہے تو وہ خیانت کرنے والا اور جس سے خیانت کی جاتی ہے وہ بن جاتا ہے پھر اس سے رحم کو نکال لیا جاتا ہے تو وہ سخت زبان اور سخت دل ہوجاتا ہے اور اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ اور ہار اتار پھینکتا ہے یوں وہ ایسا ملعون شیطان بن جاتا ہے جس پر بہت، بہت پھٹکار بھیجی جاتی ہے۔ الدیلمی عن انس

تشریح:..... اس لیے کہا جاتا ہے: چھوٹی چیزیں بڑی چیزوں کی محافظ ہوتی ہیں پتوں سے شاخیں اور شاخوں سے پورے درخت اور مجموعہ درخت سے تنے کی اور تنے سے جڑوں کی حفاظت ہوتی ہے۔

مبغوض شخص کی علامت

۵۷۹۸ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ناپسند کرتے ہیں تو اس سے حیا کھینچ لیتے ہیں سو جب اس سے حیا چھین لیتے ہیں تو تو جب بھی اسے ملے گا تو وہ تجھے انتہائی ناپسند اور مبغوض ہوگا، اور اس سے امانت (بھی) چھین لیتے ہیں پس جب اس سے امانت چھین لیتے ہیں تو پھر اس سے رحمدلی بھی کھینچ لیتے ہیں اور جب اس سے رحمدلی چھین لیتے ہیں تو اس سے اسلام کا قلادہ بھی چھین لیتے ہیں پھر جب بھی تو اسے ملے گا تو اسے دھوکا دینے والا شیطان ہی پائے گا۔ بیھقی عن ابن عمرو

تشریح: اپنی سستی اور غفلت سے اپنی نااہلیت کو ثابت کردیا اور ایک عظیم نعمت سے محروم ٹھہرا۔

۵۷۹۹ یوں نہ کہو کہ فلاں شخص کو حیا نے خراب کردیا، اگر تم نے یوں کہا ہوتا کہ حیا نے اسے درست کردیا، تو تم نے سچ کہا ہوتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۸۰۰ اللہ تعالیٰ نے حیا کے دس (۱۰) حصے (لوگوں میں) تقسیم کیے ہیں جس میں سے نو (۹) حصے عورتوں میں رکھے اور مردوں میں ایک ہی حصہ رکھا، اگر ایسی بات نہ ہوتی، تو وہ تمہارے مردوں تلے ایسے ہی گرتی پڑتیں جیسے چوپایوں کی مائیں اپنے نروں تلے گرتی پڑتی رہتی ہیں۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تیزی اور چستی

۵۸۰۱ نشاط میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

تشریح:..... کسی جسمانی یا ذہنی بیماری کے علاوہ کی سستی قابل مذمت ہے، جس کی تفصیل فطرتی ونفسیاتی باتیں، مطبوعہ نور محمد میں ملے گی۔

۵۸۰۲ نشاط اہل قرآن پہ طاری ہوتی ہے ان کے سینوں میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔ ابن عدی فی الکامل عن معاذ

تشریح: اس سے وہ لوگ خوب اندازہ لگالیں جنہوں نے قرآن مجید یاد کرکے اور بعضوں نے تو کنارے پر پہنچنے سے پہلے ہی ۲۶، ۲۷ پارے یاد کرکے بھلا دیا، یہ لوگ اگر اس نعمت کی قدر کرتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

۵۸۰۳ چستی میری امت کے صلحاء اور نیک لوگوں پر ہی ہوتی ہے پھر وہ ڈھل جائے گی۔ فردوس عن انس

تشریح: معلوم ہوا کہ معصیت سے سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے خصوصاً نیکی کے کاموں میں جیسے نماز، ذکر، تلاوت وغیرہ۔

۵۸۰۴ نشاط میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوگی۔ طبرانی عن ابن عباس

۵۸۰۵ میری امت کے بہترین لوگ وہ چست لوگ ہیں کہ جب انہیں غصہ آئے تو وہ اسے پی جاتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن علی
۵۸۰۶ حامل قرآن سے بڑھ کر کوئی شخص نشاط کا حقدار نہیں، اس کے سینہ میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔

ابو نصر السجزی فی الابانۃ فردوس عن انس

الاکمال

۵۸۰۷ اپنے سینوں میں قرآن جمع کرنے والوں پہ نشاط طاری ہوتی ہے۔ الدیلمی عن معاذ
۵۸۰۸ نشاط وچستی صرف میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس

بردباری اور حوصلہ مندی

۵۸۰۹ انسان بردباری کی وجہ سے روزے دار عبادت گزار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اور وہ جبار لکھا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے گھر والوں کا مالک ہوتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن علی

تشریح: بردباری کا اجر کتنا عظیم ہے! اور ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے، ایسا کہنے والے فقط اپنے گھر کے شیر ہوتے ہیں۔

۵۸۱۰ بردبار شخص دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔ خطیب عن انس

تشریح:..... سرداری سے مراد کسی گروہ، جماعت اور قبیلہ کی سرداری مراد ہے۔

۵۸۱۱.....(اے اشج) تم میں دو ایسی عادتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں بردباری اور حوصلہ مندی۔ مسلم، ترمذی عن ابن عباس

تشریح:......اشج قبیلہ کے سردار تھے، ان کے سر میں زخم کا نشان تھا جس سے ان کا نام پڑ گیا، ان کا قصہ یہ ہوا کہ جب یہ اپنے قبیلہ کے ہمراہ اسلام لانے کی غرض سے مدینہ حاضر ہوئے تو تمام لوگ سامان سنبھالے اور اونٹ باندھے بغیر دربار نبوت میں میلے کچیلے سفر سے آلودہ کپڑے پہنے جا پہنچے، جبکہ حضرت اشج نے سامان اتارا، اونٹوں کو باندھا اور کپڑے بدل کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو تاخیر کی وجہ بتانے پر آپ علیہ السلام نے ان سے یہ فرمایا۔

۵۸۱۲ اے اشج تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے حلم وحوصلہ مندی۔ ابن ماجہ عن ابی سعید

۵۸۱۳ قریب تھا کہ حلیم وعقلمند شخص نبی ہو جاتا۔ خطیب عن انس

تشریح:......یعنی ان صفات سے ان کا سینہ صاف ستھرا ہو جاتا اور یہ صفات نبوت کی صفات تھیں لیکن اب خاتم النبیین کے بعد اس کا امکان ہی ختم ہو گیا۔

۵۸۱۴ کسی اذیت کی بات کو سن کر اس پر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں، لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد پکارتے ہیں اور اس کے شریک بناتے ہیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ انہیں عافیت میں رکھتا اور انہیں رزق دیتا ہے۔ بخاری مسلم عن ابی موسی

۵۸۱۵.....وہ شخص بردبار نہیں جو بھلائی کے ساتھ گزر بسر نہ کرے، جس کے ساتھ اس کی گزر بسر ضروری ہے یہاں تک کہ لیے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس سے نکلنے کا راستہ بنا دے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی فاطمۃ الایادی

تشریح:......اسی کا نام تقویٰ ہے کہ کسی چیز کے ہوتے ہوئے اس سے بچنا، سخت گرمی ہے ٹھنڈے پانی کے چشمے موجود، شہروں میں فریج لیکن ان سب کے ہوتے ہوئے روزہ دار شخص صبر کرتا ہے ایک شخص ہے کسی سے میل جول نہیں رکھتا، کسی سے بولتا نہیں، وہ کسی کی غلط بات پر کیا غصہ کرے گا اور کیا برداشت سے کام لے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جو مؤمن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مؤمن سے بہتر ہے جو ان سے ملتا

نہیں اور نہ ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے۔

۵۸۱۶ بردباری و برداشت کس قدر زینت بخشنے والی صفت ہے۔ حلیة الاولیاء عن انس، ابن عساکر عن معاذ

۵۸۱۷ جتنا مجھے ستایا گیا اتنا کسی اور کو نہیں ستایا گیا۔ حلیة الاولیاء وابن عساکر عن جابر

تشریح:...... اگرچہ ہر نبی کو اذیتیں دی گئیں لیکن انہیں صرف اپنی اپنی قوم سے تکلیف پہنچی جبکہ ہمارے نبی آخرزمان کو اپنی قوم کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب مثلاً یہود ونصاریٰ سے اذیتیں پہنچیں اس لیے آپ کی اذیت دوسروں سے بڑھ کر ہوئی، تفصیل کے لیے دیکھیں ''فطرتی باتیں'' مطبوعہ نور محمد آرام باغ کراچی۔

۵۸۱۸ اللہ تعالیٰ کے لیے جس طرح مجھے ستایا گیا کسی کو نہیں ستایا گیا۔ حلیة الاولیاء عن انس

۵۸۱۹ کسی بندے کا گھونٹ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کے گھونٹ سے افضل نہیں، جسے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کی رضاجوئی کے لیے پی جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

تشریح:...... غصہ ہمیشہ خلاف طبیعت کام سے آتا ہے، یہ معاملہ کبھی ہم نشینوں سے پیش آتا ہے اور کبھی اجنبیوں سے، اس واسطے ہم نشینوں میں برداشت سے اور اجنبیوں میں زبان کو قابو میں رکھ کر غصہ کو پینا پڑتا ہے۔

۵۸۲۰ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی گھونٹ کا اجر اس غصہ کے گھونٹ سے زیادہ نہیں جسے کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے پی جائے۔

ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

غصہ پینے کی فضیلت

۵۸۲۱ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھونٹ، غصہ کے گھونٹ سے پسندیدہ نہیں جسے کوئی بندہ پی جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ ایمان سے بھردے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عباس

تشریح:...... مراد سینہ ہے، اس لیے کہ دوسری احادیث میں زبان اور اس کے گردونواح کے اعضاء کو ایک حصہ اور پیٹ اور اس کے آس پاس والے اعضاء ایک حصہ شمار کیے گئے ہیں۔

۵۸۲۲ جس شخص نے اس حالت میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی هريرة رضي الله عنه

تشریح:...... قدرت دستی ہو یا زبانی یا قلبی، بعض لوگ غصہ میں ہاتھ لات برساتے ہیں کچھ بے دست وپا زبان سے مدمقابل کو ہٹاتے ہیں اونچی نہ سہی دبے الفاظ میں گالی ہی دے دیتے ہیں اور ایک صفت ایسی ہے جن کے اعضاء ہلتے ہیں نہ زبان میں جنبش ہوتی ہے بس دل سے آہ یا صدا نکلتی ہے ہر ایک کو اس کی قدرت کے مطابق اجر ملے گا۔

۵۸۲۳ جس شخص نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن وایمان سے بھردے گا اور جس نے عاجزی وانکساری کی وجہ سے خوبصورت لباس باوجود قدرت کے ترک کردیا، اللہ تعالیٰ اسے عزت وشرافت کا لباس پہنائیں گیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کی شادی کرائی تو اللہ تعالیٰ اسے بادشاہ کا تاج پہنائے گا۔ ابوداؤد عن وهب

تشریح:...... ہمیشہ خوبصورت یا خستہ لباس پہننا افراط تفریط ہے حدیث میں جس امر کی طرف اشارہ ہے وہ کبھی کبھار کا عمل ہے، جیسا حدیث میں آتا ہے کہ کبھی ننگے پاؤں بھی چل لیا کرو دوسروں کی شادی ضروری نہیں کہ رشتہ تلاش کرکے کرائی جائے، لڑکی والوں کی جہیز دے کر اور لڑکے والوں کی ولیمہ کی رقم دے کر مدد کرنا بھی اس فضیلت میں شامل ہے۔

۵۸۲۴ جس نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کے روبرو بلائیں گے،

یہاں تک کہ اسے حور عین میں سے جسے وہ چاہے اس کا اختیار دیں گے، اور جتنی چاہیں گے اس سے بیاہ دیں گے۔ عن معاذ بن انس

۵۸۲۵ جس نے اپنے غصہ کو روکا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ ابن ابی الدنیا عن ابن عمر

۵۸۲۶ اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی محبت واجب ہوگئی، جسے غصہ دلایا گیا (مگر) اس نے برداشت سے کام لیا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۸۲۷ لغزشوں والا ہی بردبار ہوتا ہے اور صاحب تجربہ ہی حکیم و سمجھدار ہوتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

تشریح:... لغزشیں کھا کر وہ سمجھتا ہے کہ دوسرے سے بھی لغزش ہو جاتی ہے اس لیے برداشت کرتا ہے، اور بار بار ایک ہی طرح کے کام پیش آنے سے تجربہ ہو جاتا ہے۔

۵۸۲۸ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلندی تلاش کرو، جو تمہارے ساتھ جہالت کرے، اس سے بردباری کرو، اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو۔

ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

تشریح:... ضروری نہیں کہ جاہل ہی جہالت سے کام لے بسا اوقات پڑھے لکھے بھی جاہل بن جاتے ہیں دینے اور نہ دینے کا معاملہ عموماً پڑوسی رشتہ داروں میں ہوتا ہے، اکثر ناراضگیاں ذاتیات سے اٹھتی ہیں۔

الاکمال

۵۸۲۹ کسی چیز کی کسی چیز کی طرف نسبت، بردباری کی علم کی طرف نسبت سے افضل نہیں۔ ابن السنی عن ابی امامة

۵۸۳۰ جہالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عزت نہیں دیتا اور نہ حلم و بردباری کی وجہ سے ذلیل کرتا ہے اور نہ کبھی کسی صدقہ نے مال کو کم کیا ہے۔

ابن شاهین عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۵۸۳۱ حوصلہ مندی ہر ایک کام میں بہتر ہے سوائے نیک عمل کے۔ العسکری عن جابر بن محمد

تشریح:... معضلاً اس واسطے کہ نیک کام میں تاخیر اکثر اس کے رہ جانے کا باعث بن جاتی ہے، ایک صاحب کا قول ہے:

عجلوا الصلوة قبل الفوت وعجلوا التوبة قبل الموت

نماز کے فوت ہو جانے سے پہلے جلدی کرو اور موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو۔ ملفوظات مینا شاہ

۵۸۳۲ تین کاموں کے علاوہ ہر کام میں آہستگی درست ہے، اور وہ تین امور یہ ہیں، جب اللہ تعالیٰ کا لشکر (یعنی جہاد) کے لیے پکارا جائے تو سب سے پہلے دیکھنے والے بنو، اور جب نماز کی اذان ہو جائے تو سب سے پہلے نکلنے والے بنو، اور جب کوئی جنازہ آئے تو اس (کے دفن) میں جلدی کرو پھر اس کے بعد تاخیر بہتر ہے۔ العسکری فی الامثال عن نفیع الحارثی فی مشیخة قومه

تشریح:... ان تین کے علاوہ اور بھی امور مختلف احادیث میں وارد ہوئے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ بالغ لڑکی جس کے لیے مناسب رشتہ مل رہا ہو اس میں جلدی کرو۔

عجلت پسندی شیطانی عمل ہے

۵۸۳۳ بردباری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی عذر قبول کرنے والا نہیں، اور حمد سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ بیهقی فی شعب الایمان عن انس

۵۸۳۴ اے اشج! تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں حوصلہ مندی اور ثابت قدمی۔ مسند احمد عن الوازع بن الزارع

۵۸۳۵ اے اشج! تمہاری دو اچھی عادتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔ الباوردی عن الوازع بن الزارع

تشریح:... جب اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو لازماً پسند ہوں گی۔

۵۸۳۶ تمہاری دوعادتیں اللہ تعالیٰ کو بڑی پسند ہیں، بردباری اور حیا۔

مسند احمد، بخاری فی الادب وابن سعد والبغوی، ابن حبان، عن الاشج، واسمه المنذر بن عامر، والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

تشریح:..... مختلف مواقع پر آپ نے انہیں ان کی اچھی عادات پر خوشخبری سنائی۔

۵۸۳۷ تمہاری دوعادتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں، بردباری اور برقراری۔ مسلم، ترمذی عن ابن عباس، مسلم عن ابی سعید، مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، والبغوی، بخاری مسلم، سعید بن منصور، عن ام ابان بنت الوازع بن الزارع عن جدها، طبرانی فی الکبیر، بخاری فی التاریخ عن الاشج، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، ابن منده وابونعیم عن جویریة العصری

۵۸۳۸ تمہاری دو خصلتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ٹھہراؤ اور ثابت قدمی۔ طبرانی فی الکبیر عن مزیدة العبدی

۵۸۳۹ اے امت! تمہاری دو خصلتیں ایسی ہیں جو تم سے پہلی امتوں میں نہ تھیں۔

ابن منده وابونعیم عن اصبغ بن غیاث بالمعجمة والمثلثة وقیل بالمهملة والموحدة وسنده ضعیف

۵۸۴۰ دوانوکھی باتیں ہیں بے وقوف (کے منہ) سے حکمت کی بات (سن کر) قبول کرلو اور سمجھدار سے بے وقوفی کی بات (سن کر) معاف کردو، اس واسطے کہ لغزشوں والا ہی بردبار ہوتا ہے اور تجربے والا ہی حکیم ہوتا ہے۔ الدیلمی عن علی

تشریح:..... انسانی ذہن ایک ریے ڈار کی مانند ہے جب وہ خالی اور بیدار رہتا ہے تو فضائے وسیع میں پھرنے والی بے شمار باتوں میں سے کوئی ایک بات اچک لیتا ہے اگر حکمت کی بات بے وقوف کے ذہن میں آجائے تو اوپری لگتی ہے، لیکن حکمت کی بات مؤمن کی میراث ہے جہاں جس سے ملے قبول کرلے اور معیار و کسوٹی اس کے لیے قرآن وحدیث اقوال صحابہ اور پرحکمت ذہانت ہے اسی طرح سمجھدار شخص کے ذہن میں کسی وقت کوئی بے وقوفی کی بات آجاتی ہے، جو سننے والوں کو عجیب لگتی ہے کہ حضرت کیا فرمارہے ہیں ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ہوشیار رہو کبھی شیطان حکیم وسمجھدار شخص کی زبان بولتا ہے

۵۸۴۱ بردبار صرف برقراری والا اور علم والا صرف لغزش والا اور حکیم وسمجھدار صرف تجربے والا ہی ہوتا ہے۔ العسکری عن ابی سعید

اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے بارے اچھا گمان رکھنا

۵۸۴۲ اچھا گمان اچھی عبادت کی وجہ سے (پیدا) ہوتا ہے۔ ابوداؤد، حاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

تشریح:..... عبادت کی اچھائی دل کی حاضری سے پیدا ہوتی ہے اور یہی چیز آج کل لوگوں میں نہیں رہی جسے خشوع وخضوع سے تعبیر کیا جاتا ہے، بے توجہی سے کی جانے والی عبادت سے قرب کی بجائے بعد پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل اچاٹ ہوجاتا ہے اور جب دل نہ لگے تو عبادت چھوٹ جاتی ہے اس وقت دل میں خیال آتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ بخشے گا نہیں اور یہی بدگمانی ہے۔

۵۸۴۳ سب سے افضل عبادت، اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرماتا ہے: میں بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو اس کا میرے بارے گمان ہوتا ہے۔

تشریح:..... انسان کا اپنا خیال اس کے لیے بہت سی مشکلات پیدا کردیتا ہے، بہت سے لوگ گھر سے نکلتے ہی یہ سوچ لیتے ہیں آج کسی سے لڑائی ہوگی، اور پھر ہو بھی جاتی ہے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا ہے کہ اگر ایک انسان جنگل میں جاتے جاتے یہ خیال دل میں جمالے کہ ابھی شیر نکلے گا مجھے زخمی کردے گا، پھر وہ خیال اس پر چھا جائے تو اگرچہ شیر نہ بھی نکلے تب بھی اس کی پیٹھ پر شیر کے پنجے کا نشان پڑجائے گا جس سے خون بھی بہہ نکلے گا جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ہی آسمانی زمینی آفتوں کا نشانہ ہیں تو وہی نشانہ بن جاتے ہیں اور جن کا گمان ہوتا ہے کہ ہمیں کبھی کشادہ رزق نہیں ملے گا تو انہیں کبھی اس کا موقع نہیں ملتا۔

۵۸۴۴..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو گمان وہ میرے بارے رکھتا ہے اگر گمان

اچھا ہے تو معاملہ بھی اچھا اور اگر برا ہے تو معاملہ بھی برا۔ طبرانی فی الاوسط، حلیۃ الاولیاء عن واثلہ

۵۸۴۵ ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

مسند احمد عن انس، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:... حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اس یقین سے پکارا کہ یہاں بھی نجات دینے والا فقط میرا رب ہے، تو وہ موت کے منہ سے واپس لوٹ آئے، قارون نے کبھی اس کا خیال کیا اور نہ سوچا اور لوگوں کی نظروں کے سامنے سامنے ہی حیات سے ہاتھ چھڑا کر موت کے منہ میں جا پڑا۔

بندہ کے گمان کے مطابق اللہ معاملہ فرماتا ہے

۵۸۴۶ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا، وہ جب اس کے کنارے پہنچا تو مڑ کر دیکھا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میرے رب میرا تو آپ کے بارے میں اچھا گمان ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے واپس لاؤ، اس واسطے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا اچھا وہ میرے بارے گمان رکھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... کہاں جہنم کا طوق نامہ اور کہاں آن کی آن میں جنت و بخشش کا پروانہ!

۵۸۴۷ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! میں ایسا ہی ہوں جیسا تیرا میرے بارے گمان ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں جب تو مجھے یاد کرے گا۔ حاکم عن انس

۵۸۴۸ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا، اللہ تعالیٰ کی اچھی عبادت کا حصہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۴۹ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں برا گمان رکھنا ہے۔ فردوس عن ابن عمر

۵۸۵۰ ...اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے رکھتا ہے اگر اس نے اچھا گمان کیا تو اس کا (فائدہ) اور اگر برا گمان کیا تو اس کا (نقصان)۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۱ ...آدمی کی اچھی عبادت کی وجہ سے اچھا گمان پیدا ہوتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل، خطیب عن انس

۵۸۵۲ تم میں سے کوئی ہرگز اس حالت میں نہ مرے مگر اللہ تعالیٰ کے بارے اس کا اچھا گمان ہو۔ مسند احمد مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن جابر

تشریح:... یعنی مرنے سے پہلے اس کی زندگی اس طرح گزرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے نیک گمان رکھتا ہو۔

۵۸۵۳ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا، تو آپ نے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ وہ کہنے لگا: ہرگز ایسا نہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، میں اپنی آنکھ کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۸۵۴ ... اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے بارے اچھا گمان رکھو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا و ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۵......اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے بارے اچھا گمان رکھو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۶ ...بندے کے ساتھ، اس کے اللہ تعالیٰ کے بارے گمان کے مطابق معاملہ ہوتا ہے اور وہ قیامت کے روز اپنے دوستوں کے ہمراہ ہوگا۔

ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۷ ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔

طبرانی فی الکبیر عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

اس سند میں لطافت یہ ہے کہ اس کے تینوں راوی باپ، بیٹا اور پوتا ہیں جیسے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ والی سند ہے۔

۵۸۵۸ ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے گمان رکھتا ہے اگر اچھا گمان رکھے تو اچھا اور برا رکھے تو برا۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن واثلہ بن الاسقع

۵۸۵۹ ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے بندے میں اس طرح معاملہ کرتا ہوں جس طرح تو میرے بارے گمان رکھتا ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں گا جب تو مجھے یاد کرے گا۔ حاکم غریب صحیح عن انس

تشریح: ...... معیت الٰہی جسم و جان ہیئت و مکان سے پاک ہے ویسے تو ہر مسلمان کو معیت الٰہی حاصل ہے لیکن ذکر کے وقت معیت خاص حاصل ہوجاتی ہے، مثلاً بادشاہ تمام رعایا کا نگران ہوتا ہے مگر جو شخص صبح و شام بادشاہ کے دربار میں حاضری دے اسے پورا اعتماد ہوتا ہے کہ میں بادشاہ کی نظر میں ہوں اور باری تعالیٰ کے ہاں تو معاملہ دل کے تعلق وارتباط کا ہے۔

۵۸۶۰ ... تم میں سے جو بھی مرے وہ اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے حسن ظن ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے نیک گمان رکھنا جنت کی قیمت ہے۔

ابن جمیع، فی معجمہ والخطیب وابن عساکر عن انس، وفیہ ابونواس الشاعر قال الذھبی فسقہ ظاھر فلیس باھل ان یروی عنہ

تشریح: ...... اس لیے کہ حسن ظن ہی تمام عبادات کی جان ہے، اور جنت کی قیمت قرار دینا بطور انعام وفضل ہے ورنہ کوئی عمل جنت کا بدل نہیں ہوسکتا۔

۵۸۶۱ ... جس کے بس میں یہ ہو کہ وہ جب مرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے بارے اس کا گمان اچھا ہو تو وہ ایسا کرلے۔ ابن حبان عن جابر

تشریح: ... مرنا جینا تو کسی کے بس میں نہیں، البتہ حسن ظن رکھنا اختیار میں ہے اور حدیث میں اسی کا حکم ہے یہ چیز حاصل ہوتی ہے علم دین سے یا علماء کی مجالس یا صلحاء کے ہاں حاضری دینے سے۔

۵۸۶۳ ... غصہ ایمان کو اسی طرح خراب کردیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو خراب کردیتا ہے اے معاویہ بن حیدۃ! اگر تم سے یہ ہوسکے کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ تمہارا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان ہو تو اسی طرح کرنا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے گمان کے مطابق اس سے معاملہ فرماتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر ابن عساکر، عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

حرف الخاء ...... الخوف والرجاء

خوف وامید

۵۸۶۴ ... میں قسم کھاتا ہوں: کہ خوف اور امید جس (کے دل) میں جمع ہوں اور پھر وہ جہنم کی بدبو سونگھے، اور جس (کے دل) میں دونوں جدا ہوں اور وہ دنیا میں جنت کی خوشبو سونگھ لے (یہ نہیں ہوسکتا)۔ بیھقی فی شعب الایمان عن واثلہ

تشریح: ...... خوف کی وجہ سے انسان گناہوں سے باز رہتا ہے اور امید کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طلبگار رہتا ہے، جہنم کی بدبو اس میں آگ اور لوگوں کے گلنے سڑنے کی وجہ ہے، اور جنت میں خوشبو مشک وعنبر، اور دیگر نعمتوں کی وجہ سے، جیسے دنیا میں ایک طرف بوچھڑ خانہ ہو اور دوسری طرف کوئی پھل پھول کا باغ ہو۔

۵۸۶۵ ... اللہ تعالیٰ انسان پر اسی کو مسلط کرتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس پر کسی کو

مسلط نہ کرے، اور جب کسی سے امید رکھے تو اسی کے حوالہ کردیا جاتا ہے، اگر انسان صرف اللہ تعالیٰ سے امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے حوالہ نہ کرے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تشریح: غیر اللہ سے خوف، خوف مافوق الاسباب مراد ہے یعنی انسان دوسروں سے اس طرح ڈرے جس طرح اللہ تعالیٰ سے ڈرا جاتا ہے، باقی خوف طبعی تو انبیاء میں بھی تھا، دیکھیں موسیٰ علیہ السلام لاٹھی سے بنے سانپ کو دیکھ کر سرپٹ بھاگے، اور غیر اللہ سے امید کا مطلب بھی یہی ہے کہ انسانوں سے ایسی امید رکھی جائے جیسے اللہ تعالیٰ سے رکھی جاتی ہے ورنہ دنیا میں ہم کہتے ہیں: بھئی مجھے آپ سے یہ امید نہ تھی''۔

جیسے بعض بدعتی لوگ جو شرکیہ اعمال کرتے ہیں قبر والوں سے ڈرتے ہیں کہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچائیں گے، یا ان سے یہ امید رکھنا کہ ہمارا فلاں کام بنادیں گے، چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ، ان سے اس درجہ کا خوف اور ایسی امید رکھنا بالکل غلط ہے۔

۵۸۶۶ جنت میں وہی داخل ہوگا جسے اس کی امید ہے اور جہنم سے وہی بچے گا جو اس کا خوف رکھتا ہے اسی پر رحم کیا جاتا ہے جو (دوسروں پر) رحم کرتا ہے۔ بیھقی فی عن ابن عمر

تشریح: ...... جسے جنت کی امید ہی نہیں وہ نیک عمل کیونکر کرے اور جسے جہنم کا خوف نہیں وہ برائی سے بچے تو کس لیے؟ لہٰذا امید کے پیچھے جنت اور خوف کے پس پردہ جہنم ہے۔

۵۸۶۷ اگر مؤمن کو یہ پتہ چل جائے جو اللہ تعالیٰ کے پاس سزائیں تیار ہیں تو کوئی بھی جنت کی خواہش نہ کرے اور اگر کافر کو یہ پتہ چل جائے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمت ہے تو کوئی بھی جنت سے مایوس نہ ہو۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: ... علم سے مراد علم عین الیقین ہے اس لیے کہ معلومات تو سب کو ہیں، دیکھیں سزائے زنا رجم وسنگساری جب سر عام دی جائے تو دیکھنے والے اپنی حلال بیوی سے قربت کرنے میں بھی باک محسوس کریں گے۔

۵۸۶۸ جس مؤمن کے دل میں امید وخوف جمع ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی امید برآری کرلے گا اور خوف سے امن بخشے گا۔

بیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

۵۸۶۹ وہ فاجر شخص جسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے زیادہ قریب ہے اس عبادت گزار سے جو نا امید ہے۔

الحکیم والشیرازی فی الالقاب عن ابن مسعود

تشریح: ...... گنہگار اس رحمت کی امید پر عبادت میں لگ جائے گا جبکہ عبادت گزار مایوسی کی وجہ سے عبادت ترک کردے گا۔

۵۸۷۰ مجھے میرے خالق سے امید کافی ہے اور میرے لیے دین میری دنیا کے لیے کافی ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابراھیم بن ادھم، عن ابی ثابت، مرسلاً

تشریح: ...... امور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے امید اور دنیا کے لیے دینداری کافی ہے۔

۵۸۷۱ یہ بھرپور بھلائی اور نیکی کا کام ہے میں اپنے رب سے امید رکھوں۔ ابن سعد وابن عساکر عن العباس

۵۸۷۲ اللہ تعالیٰ کا خوف ہر سمجھداری کی بنیاد اور پرہیز گاری تمام اعمال کی ملکہ ہے۔ القضاعی عن انس

تشریح: ... خدا خوفی ہوئی تو گالی سے بچے گا غیبت سے دور رہے گا چغلخوری نہیں کرے گا تقویٰ ہوا تو پنجوقتہ نماز کی پابندی سے اور کئی برائیاں چھوٹ جائیں گی، ایک نیکی دوسری نیکی کو کھینچتی ہے جیسے ایک برائی سے دوسری معصیت جنم لیتی ہے۔

۵۸۷۳ حکمت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ الحکیم وابن لال عن ابن مسعود

۵۸۷۴ اللہ تعالیٰ اس آنکھ پر رحم فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور اس آنکھ پر جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بیدار رہی

تشریح: آج کے دور میں یا تو کسی کے عشق میں آنکھ روتی ہے یا غفلت سے معصیت میں جاگتی ہے۔

۵۸۷۵ دو آنکھوں کو آگ کبھی نہیں چھوئے گی (ایک) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں

چوکیداری کرنے کے لیے بیدار ہوئی۔ ابویعلیٰ فی مسندہ والضیاء عن انس

۵۸۷۶ دو آنکھیں (جہنم کی) آگ نہیں دیکھیں گے وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے ڈر کر روئی اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نگرانی کرتے ہوئے جاگی۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

دو آنکھوں پر جہنم حرام ہے

۵۸۷۷..... دو آنکھوں کو (جہنم) کی آگ نہیں پہنچے گی، ایک وہ آنکھ جو رات کے پہر اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے اور ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نگہبانی کرتے ہوئے جاگی ہو۔ ترمذی عن ابن عباس

۵۸۷۸..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں اپنے بندے کے لیے دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو میں اسے اس دن ڈراؤں گا جس میں، میں بندوں کو جمع کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن بے خوف کردوں گا جس دن بندوں کو جمع کروں گا۔ حلیة الاولیاء عن شدادبن اوس

تشریح:..... اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا اور اس کا خوف رکھنا دو متضاد باتیں ہیں اور دو متضاد چیزیں یکجا اور اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں مثلاً دن رات، آگ پانی، اندھیرا اجالا وغیرہ۔

۵۸۷۹ جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کسی بندے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے پرانے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ سمویه، طبرانی فی الکبیر عن العباس

۵۸۸۰ آدمی کے عالم ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اور اس کے جاہل ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے آپ سے خوش ہو۔ اپنے جیسا کسی کو نہ سمجھے۔ بیهقی فی شعب الایمان، عن مسروق مرسلاً

تشریح:..... بہتیرے علم ہونے کے باوجود خوف خدا نہیں رکھتے معلوم ہوا کہ محض الفاظ ونقوش کا علم معلومات ہی ہیں حقیقی علم وہ ہے جو راہ حق دکھائے، مولانا روم نے فرمایا:

علم کہ راہ حق نماید جہالت است

۵۸۸۱ اگر تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرنے لگ جاؤ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تو تمہیں ایسا علم ہو جائے جس کے ساتھ جہالت نہیں، اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ایسی معرفت حاصل ہو جائے جیسا اس کی معرفت کا حق ہے تو تمہاری دعاؤں سے پہاڑ ٹل جائیں۔ الحکیم عن معاذ

تشریح:..... دوسری احادیث میں آتا ہے "من عمل بما علم ورثه الله علم مالم یعلم" جو شخص جتنا جانتا ہے اس کے مطابق عمل کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے نامعلوم باتوں کا علم عطا کردے گا، اسے علم وھبی یا علم لدنی کہتے ہیں انسان جتنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ علم اس کے لیے وبال اور بوجھ ہوتا ہے دعا میں اثر یقین کے اعتبار سے ہوتا ہے جتنا محکم یقین اتنا پر اثر سوال ہوتا ہے۔

۵۸۸۲ جس مؤمن بندے کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر جتنے آنسو بہہ پڑیں اور پھر اس کے چہرے کی گرمی کو پہنچ جائیں اور اسے کبھی آگ چھولے (ایسا نہیں ہوسکتا)۔ ابن ماجه عن ابن مسعود

۵۸۸۳..... جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے خوفزدہ کردیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے خوفزدہ کردیتا ہے۔ الحکیم عن واثلہ

۵۸۸۴..... جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے محفوظ رکھتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس

۵۸۸۵..... جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرا وہ رات کی تاریکی میں داخل ہو گیا، جو رات کی تاریکی میں داخل ہوا وہ (گویا) منزل تک پہنچ گیا، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا بڑا مہنگا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔ نسائی حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:...... یہاں خوف الٰہی کو رات کے ابتدائی حصہ میں سفر کرنے سے تشبیہ دی گئی، سابقہ زمانے میں لوگ میلوں میل لمبے سفر کرتے اور حدی خواں ساتھ ہوتے اور چلتے چلتے پتہ بھی نہ چلتا کہ منزل آجاتی تھی۔

۵۸۸۶ وہ شخص جہنم میں داخل نہ ہوگا جو (اللہ تعالیٰ کے خوف سے) رویا۔ نسائی، حاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۵۸۸۷ وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے یہاں تک کہ دودھ واپس تھنوں میں لوٹ جائے اللہ تعالیٰ کے راستے کا گردوغبار اور جہنم کا دھواں کبھی بھی کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہیں ہوسکتے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۵۸۸۸ تم لوگ غم اختیار کیا کرو اس واسطے کہ یہ دل کی چابی ہے، اور اپنے آپ کو بھوکا پیاسا رکھا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

تشریح:..... کبھی کبھار غم کی حالت اور کبھی کبھار بھوک پیاس کی عادت، اسی بنا پر پورے سال میں صرف ایک ماہ کے روزے فرض ٹھہرے نہ کہ پورے سال کے، لوگوں کے سامنے غمزدہ اور افسردہ چہرہ لے کر پھرنا اچھی بات نہیں، مولانا ابوالکلام آزاد نے غبار خاطر" میں فرمایا: کہ زندگی گزارنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو خوش رکھیں انہیں خوش دیکھ کر آپ خود بخود خوش ہوجائیں گے لہٰذا میانہ روی اختیار کریں اور غلو و انتہا پسندی اور یکطرفہ پہلو سے بچیں۔

الخشوع...... عبادت میں دلجمعی اور عاجزی

۵۸۸۹ لوگوں سے سب سے اولین جو چیز اٹھالی جائے گی وہ خشوع ہوگی۔ طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوس

۵۸۹۰ اس امت سے سب سے پہلے جو چیز اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہے یہاں تک کہ اے مخاطب تجھے اس امت میں کوئی خشوع والا نظر نہ آئے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۵۸۹۱ اگر اس شخص کا دل خشوع والا ہوجائے تو اس کے اعضاء بھی خشوع کرنے لگ جائیں۔ الحکیم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

الاکمال

۵۸۹۲ جس مؤمن کے دل میں خوف اور امید جمع ہوجائیں اللہ تعالیٰ اسے امید عطا فرمائیں گے، اور خوف سے امن فرمائیں گے۔

بیهقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

۵۸۹۳ اگر تم اللہ تعالیٰ کی معرفت ایسے حاصل کرلو جیسا کہ اس کی معرفت کا حق ہے تو تم سمندروں پر چلنے لگو، اور تمہاری دعاؤں سے پہاڑ ٹل جائیں، اور اگر تم اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرنے لگ جاؤ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تو تمہیں وہ علم ہوجائے جس کے ساتھ جہالت نہیں، لیکن اس تک کوئی نہیں پہنچا کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ بھی یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: اور نہ میں، اللہ تعالیٰ اس سے بہت بڑا ہے کہ کوئی اس کے تمام امر کو پہنچے۔ ابن السنی عن معاذ

تشریح:..... اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام عالم الغیب کلی نہ تھے۔

۵۸۹۴ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی مقدار معلوم ہوجائے تو تم اسی پر بھروسہ کرلو اور عمل نہ کرو مگر تھوڑا بہت، اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کی مقدار کا پتہ چل جائے تو تمہیں یہ گمان ہونے لگے کہ تم نجات نہیں پاؤ گے۔ الدیلمی عن ابی سعید

تشریح:..... یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسے کیسے مشکل حالات میں کام بنادیتی ہے اور کیسی باریک اور معمولی بات سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجاتے ہیں۔

۵۸۹۵ میں نے جبرئیل سے کہا: جبرئیل! کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ اسرافیل ہنس نہیں رہے ہیں؟ جبکہ میرے پاس جو فرشتہ بھی آیا میں نے اسے ہنستا دیکھا، تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے اس فرشتہ کو اس وقت سے ہنستے نہیں دیکھا جب سے جہنم پیدا کی گئی۔

بیھقی فی شعب الایمان عن المطلب بخاری مسلم

جبرئیل علیہ السلام کا جہنم کے خوف سے رونا

۵۸۹۶ میرے پاس جبرئیل آئے اور وہ رو رہے تھے، میں نے کہا: آپ کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس وقت سے میری آنکھ خشک نہیں ہوئی جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا ہے اس خوف سے کہ میں اس کی نافرمانی نہ کر بیٹھوں اور اللہ تعالیٰ مجھے اس میں ڈال دے۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی عمران الجونی، مرسلاً

۵۸۹۷ جس رات مجھے معراج کرائی گئی تو میں ملاء اعلیٰ سے گزرا (میں نے دیکھا) کہ جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے بوسیدہ ٹاٹ کی طرح ہو رہے ہیں۔ الدیلمی عن جابر

تشریح: جتنا قرب اتنا ہی خوف، جو لوگ خوف خدا سے عاری ہیں اغلب یہی ہے کہ وہ قرب الٰہی سے بھی عاری و خالی ہیں چاہے وہ کوئی بھی ہوں۔

۵۸۹۸ اللہ تعالیٰ (اپنی یاد اور خوف میں) غمگین دل کو پسند فرماتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تشریح: سیدنا علی ؓ عبادت کرتے یوں تڑپ تڑپ کر روتے جاتے جیسے کوئی مار گزیدہ ہو یا کسی کے بچھو نے ڈس لیا ہو۔

۵۸۹۹ توبہ گناہ کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، جب بندہ اپنے رب کو خوشحالی میں یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت سے نجات دیتا ہے، اور یہ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے لیے کبھی بھی دو امن جمع نہ کروں گا اور نہ اس کے لیے دو خوف یکجا کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن مجھ سے ڈرے گا جس دن میں لوگوں کو جمع کروں گا، اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن بے خوف کر دوں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جنت میں جمع کروں گا تو اس کا امن باقی رہے گا جن لوگوں کو میں نے ہلاک کرنا ہے ان میں اسے ہلاک نہ کروں گا۔ حلیۃ الاولیاء عن شداد بن اوس

۵۹۰۰ اپنے یار کو تیار کرو اس لیے کہ خوف نے اس کے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الخوف، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن سھل بن سعد

۵۹۰۱ تم میرے پاس اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت پوچھنے آئے ہو؟ اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں کسی پر اتنا غضبناک نہیں ہوا جتنا اس بندے پر جو کوئی گناہ کا کام کرنے لگا اور پھر اس گناہ کو میری معافی کے مقابلہ میں بڑا سمجھا، اگر میں عذاب دینے میں جلدی کرتا یا جلدی عذاب دینا میری شان ہوتی تو میں اپنی رحمت سے مایوس لوگوں کو عذاب دیتا، میں اگر اپنے بندوں پر اس وقت رحم کرتا کہ وہ میرے سامنے کھڑے ہونے سے خوف زدہ ہیں تو میں ان کی اس بات کی قدردانی کرتا، اور میں ان کو اس کے بدلے امن عطا کر دیتا جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔

الرافعی عن ناجیۃ بن محمد المنتجع عن جدہ

تشریح: حق تعالیٰ شانہ نہ تو کسی کو یکدم عذاب دیتے ہیں اور نہ عذاب دینے میں جلدی کرتے ہیں بلکہ پہلے مہلت دیتے ہیں۔

۵۹۰۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! نہ تو نے مجھے پکارا اور نہ مجھ سے امید رکھی، میں نے تیرے گناہ بخش دیئے، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں اے انسان! اگر تو زمین بھر کر گناہ میرے سامنے لائے اور مجھ سے اس حال میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی چیز شریک نہ کرتا ہو تو میں تجھے زمین بھر کر مغفرت عطا کروں گا۔ ترمذی، حسن غریب، سعید بن منصور، عن انس، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ذر

تشریح: انسان کے گناہ اس کی حد نظر کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی ذات کے مطابق۔

۵۹۰۳ علم (کی ملامت) کے لیے خوف وخشیت (الٰہی) کافی ہے غیبت کے لیے اتنا کافی ہے کہ کسی آدمی میں موجود (عیب) کو یاد کیا جائے۔ابو نعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: غیبت کو زنا سے بدتر ''اشد من الزنا'' کہا گیا ہے، اس گناہ کی لت ایسی لوگوں کو پڑی ہے کہ غیبت ہر مجلس میں چٹنی کا مزہ دیتی ہے۔

۵۹۰۴ جس چیز کی تمہیں امید نہیں اس سے بڑھ کر کی امید رکھو، اس واسطے کہ میرے بھائی موسیٰ بن عمران آگ لینے گئے تو اللہ عزوجل نے ان سے کلام کیا۔الدیلمی عن ابن عمر

تشریح: خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال، آگ لینے گئے پیمبری مل گئی۔

اللہ تعالیٰ کا مواخذہ بہت سخت ہے

۵۹۰۵ اگر میرا رب، میرا اور ابن مریم کا اتنا بھی مواخذہ فرمالے جتنا ان دوانگلیوں کا سایہ ہے یعنی آپ کی دوانگلیاں شہادت والی اور درمیانی انگلی، تو اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب دیتا اور ذرا برابر ہم پر ظلم نہ کرتا۔حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۹۰۶ اگر اللہ تعالیٰ میرا اور ابن مریم کا ہمارے گناہوں کی وجہ سے مواخذہ فرمائے، تو ہمیں عذاب دے اور ہم پر ذرا ظلم نہ کرے۔

دارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اس لیے فرمایا کہ انبیاء میں سے سب سے قریب ترین ہیں، نیز ان کی پیدائش ونبوت بڑے انوکھے انداز میں ہوئی، اور اہل عرب ان سے بڑی دشمنی کرتے، خود مدینہ میں بسنے والے یہودی اس مرض میں مبتلا تھے اور گردونواح کے عیسائی انہیں الوہیت کے مقام پر فائز سمجھتے تھے اس لیے آپ نے ایسا رویہ اختیار فرمایا جسے عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے انانیت وعناد پر محمول نہ کریں، اور اپنا ذکر پہلے فرمایا۔کلمہ لو داخل کر کے اس طرف بھی اشارہ کردیا، کہ ہمارا کوئی گناہ تو نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی سے کیا بعید، معلوم ہوا انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

۵۹۰۷ جو آنکھ بھی اپنے آنسو سے ڈبڈبائی تو اللہ تعالیٰ اس کے پورے بدن کو آگ پر حرام کردے گا، اور جو قطرہ اس کے رخسار پر پڑا تو اس پر نہ مردنی چھائے گی اور نہ ذلت، اگر کسی امت میں کوئی رونے والا روئے تو ان سب پر رحم کیا جاتا ہے ہر چیز کا ایک وزن اور مقدار ہوتی ہے سوائے ایک آنسو کے، جس سے آگ کے سمندر بجھ جاتے ہیں۔بیھقی عن مسلم بن یسار، مرسلاً

تشریح: آنسو کے استثناء سے کوئی حقارت گمان نہ کرے کہ اتنی تھوڑی چیز کا کیا وزن اور کیا مقدار؟ لیکن آگ کے سمندر کا بجھ جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مقدار و وزن کا یہاں کوئی پیمانہ ہی نہیں جو اسے ماپ تول سکے۔

۵۹۰۸ جس بندے کی آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھر آئے، اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو جہنم کے لیے حرام کردیں گے، اور اگر وہ آنسو اس کے رخسار پر بہہ پڑے، تو اس پر نہ گردوغبار چھائے گا اور نہ ذلت ورسوائی، ہر عمل کا ثواب وبدلہ ہے سوائے آنسوؤں کے، یہ آگ کے سمندروں کو بجھادیں گے اگر کسی امت میں کوئی شخص روتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے رونے کی وجہ سے اس امت کو نجات دے گا۔

ابوالشیخ عن النضر بن حمید، مرسلاً

۵۹۰۹ اللہ تعالیٰ نے انسان پر اسی کو مسلط کیا جس سے انسان خوفزدہ ہوا، اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرا تو اللہ تعالیٰ اس پر کسی کو مسلط نہیں کرے گا اور انسان اسی کے حوالہ کیا جاتا ہے جس سے اس کو امید ہوتی ہے اور اگر انسان صرف اللہ تعالیٰ سے امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے حوالہ نہ کرے۔الدیلمی عن ابن عمر

۵۹۱۰ جس آنکھ سے بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے مکھی جتنا آنسو نکلے تو اللہ تعالیٰ بڑی گھبراہٹ والے دن سے اسے امن عطا فرمائیں گے۔

ابن النجار عن انس

۵۹۱۱ جس مؤمن کی آنکھ سے اللہ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکلا اگر چہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو، پھر وہ اس کے چہرے کی گرمی کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کردیں گے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۵۹۱۲ جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا، اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ الرافعی عن انس

۵۹۱۳ اگر آج تمہارے پاس ہر ایسا مؤمن حاضر ہو جس کے ذمہ اتنے گناہ ہوں جیسے مضبوط پہاڑ تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اس شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیں گے، اور یہ اس وجہ سے کہ فرشتے روتے ہیں اور اس کے لیے دعا گو ہوتے ہیں اور کہتے ہیں: اے پروردگار رونے والوں کی نہ رونے والوں کے حق میں شفاعت قبول فرما۔ بیھقی فی شعب الایمان عن الھیثم ابن مالک، مرسلاً

۵۹۱۴ جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہ چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اسے راضی کردے گا۔ ابن لال عن علی

۵۹۱۵ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے خوفزدہ کردے گا، اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرا، اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے ڈراتا ہے۔

ابو الشیخ عن واثلہ، عبدالرحمن بن محمد بن عبدالکریم الکرخی فی امالیہ و الرافعی عن ابن عمر

۵۹۱۶ اللہ کی قسم! کچھ اقوام جنت کی طرف سبقت و پہل کرگئیں نہ ان کی نمازیں زیادہ ہیں نہ روزے اور عمرے، لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نصیحتوں کو سمجھا، ان کے دل ڈر گئے اور ان کی جانیں مطمئن ہوگئیں، اور اس سے ان کے اعضاء جھک گئے، وہ مخلوق پر پاک مقام اور اچھے درجہ کی وجہ سے لوگوں کے ہاں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں آخرت میں فوقیت لے گئے۔ ابن السنی و ابن شاھین و الدیلمی عن علی

۵۹۱۷ وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا، اور کسی گناہ پر اصرار اور ہمیشگی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا، اور اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئے گا جن سے گناہ سرزد ہوں گے (پھر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے) اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:... گناہ کا ہو جانا اگر چہ اتفاقی امر ہے لیکن گناہ پر ڈٹ جانا مستوجب سزا ہے، کسی صاحب نظر نے کیا خوب کہا: لا کبیرۃ مع الاستغفار و لا صغیرۃ مع الاصرار، استغفار کرنے سے کوئی کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتا اور نہ ہمیشگی سے کوئی صغیرہ، صغیرہ نہیں رہتا، بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے۔

اعمال پر بھروسہ نہ کرے

۵۹۱۸ اے ابن عمر! اپنے والدین کے کیے (اعمال) پر دھوکا میں نہ پڑنا، اس واسطے کہ بروز قیامت بندہ اگر مضبوط پہاڑوں جتنے بھی نیک اعمال لائے گا پھر بھی وہ یہ سوچ رہا ہوگا کہ اس دن کی ہولناکیوں سے نہیں بچ پائے گا۔

اے ابن عمر! اپنے دین کی حفاظت کر اپنے دین کی حفاظت کر، تمہارا تو بس گوشت و خون ہے سو دیکھو تم کس سے (علم دین) حاصل کررہے ہو، جو لوگ دین پر کاربند اور ڈٹے ہوئے ہیں ان سے حاصل کرو، اور ان سے حاصل نہ کرو جو (زبان سے فقط) کہتے ہیں۔

ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

تشریح: اس حدیث میں کئی امور ہیں، والدین اور بڑوں کی نیکیوں پر تکیہ نہ کرنا، دین کی تعلیم میں اساتذہ کا انتخاب، ایسے لوگوں سے علم دین نہ سیکھا جائے جو صرف زبان کے عالم ہیں اور عمل کے لحاظ سے صفر ہیں، ہمارے استاد مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی ادام اللہ ظلہ نے کیا اچھا جملہ ارشاد فرمایا: کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آج کل جونہی علم کا درجہ بڑھتا ہے عمل کا درجہ گھٹتا جاتا ہے جو جتنا بڑا عالم ہوگا اتنا ہی عمل کے میدان میں کمزور ہوگا، اس دنیا میں گنے چنے چند افراد ہیں جن کا قول ان کے فعل کا متضاد و مخالف نہیں مولانا علی میاں ندوی نے طلباء دیوبند کو چند نصائح فرمائے تھے جو "پاجا سراغ زندگی" کے نام سے چھپ چکے ہیں ان میں فرماتے ہیں: اپنے زندہ یا مردہ اکابر میں سے کسی ایک ہستی کو اپنا رہبر بنالیں

اوراس کی زندگی کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لیں۔

۵۹۱۹ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مجھے اپنے جلال اوراپنی مخلوق پر برتری کی قسم! میں اپنے بندے پر دوخوف اور دوامن جمع نہیں کروں گا، سوجو مجھ سے دنیا میں ڈرا میں اسے اس دن امن بخشوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا میں اسے اس دن ڈراؤں گا۔ ابن عساکر عن انس

۵۹۲۰ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دوخوف اور دوامن جمع نہیں کروں گا جب وہ دنیا میں مجھ سے نڈر رہا میں اسے قیامت کے دن ڈراؤں گا اور اگر دنیا میں مجھ سے ڈرا تو قیامت کے روز اسے امن بخشوں گا۔

ابن المبارک والحکیم عن الحسن ،مرسلاً،ابن المبارک، بیہقی فی شعب الایمان، ابن حبان عن ابی سلمه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۹۲۱ مؤمن کے لیے مناسب ہے کہ وہ غم کی حالت میں شام گزارے اگر چہ وہ نیکی کرنیوالا ہو، اس واسطے کہ وہ دوخوفوں کے درمیان ہے، ایک وہ گناہ جو اس سے پہلے صادر ہوا، اسے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کیا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کی باقی ماندہ عمر میں کتنے مصائب اس پر آئیں گے اس کا اسے علم نہیں۔ الدیلمی عن ابی امامة الحدیث بطوله، ابن عساکر عن ابی امامه

تشریح: ..... مقصود یہ ہے کہ خوف بھی ہو اور ناامیدی بھی نہ ہو بلکہ خوف کے ساتھ ساتھ امید بھی ہو۔

انجام کا خوف......من الاکمال

۵۹۲۲ تمہیں کیا پتہ؟ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر مجھے یہ معلوم نہیں میرے ساتھ کیا گزرے گی۔ حاکم عن ابن عباس

تشریح: ..... مقصود لوگوں کو خدا کی بے نیازی کی تعلیم دینا ہے، اور حساب کی فکر ہے۔

۵۹۲۳ تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے اس کا اکرام کیا ہے؟ اسے تو موت آگئی (لیکن) میں اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے خیر کی امید رکھتا ہوں، اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ جبکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میرے ساتھ کیا ہوگا؟ مسند احمد، بخاری عن ام العلاء

تشریح: ..... رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی عثمان بن مظعون اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حفصہ بنت عمر کے ماموں کی فوتگی پر آپ تشریف لائے تو وہاں ام العلاء انصاریہ موجود تھیں، انہوں نے حضرت عثمان بن مظعون کے بارے ایسے کلمات کہے جس سے ان کا جنتی ہونا یقینی لگ رہا تھا، آپ نے فرمایا: کسی کے بارے کیا فیصلہ ہوا، کچھ کہا نہیں جاسکتا؟ بہر کیف اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید ہے تاکید کے طور پر آپ نے فرمایا: مجھے بھی اپنے انجام کی خبر نہیں، یاد رکھیں بعض ملحد اور بے دین لوگ اس روایت سے لے کر بہت اچھلتے کودتے ہیں کہ نبی کو جب اپنے انجام کی خبر نہیں تو انہیں اپنی شریعت پر گویا یقین نہ تھا، اس کا ازالہ یہ ہے کہ انبیاء کو اس بات کا پختہ یقین تھا کہ ہم نجات پائیں گے لیکن خدا تعالیٰ کے سامنے جو پیشی اور پوچھ گچھ کی منازل ہیں ان کا پتہ نہیں کیا کیا ہوگا۔

فروتنی وعاجزی

۵۹۲۴ بہت سے پراگندہ بال لوگ جنہیں دروازوں سے ہٹایا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۹۲۵ بہت سے پراگندہ بال، غبار آلود، پرانے کپڑوں والے جن پر لوگوں کی آنکھیں نہیں جمتیں وہ اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔ حاکم، حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح: ..... کسی کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے کسی کو کیا معلوم؟ کسی کی شکل وصورت سے دل کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

۵۹۲۶ بہت سے بوسیدہ کپڑوں والے جن کی پروانہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردیں۔

البزار عن ابن مسعود

۵۹۲۷ میرے نزدیک وہ مؤمن قابل رشک ہے جو ہلکا پھلکا ہے، اپنی نماز کا حصہ اسے حاصل ہے، اس کی روزی قابل کفایت ہے جس پر وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے تک صبر کیے ہوئے ہے، اچھے طریقہ سے اس نے اپنے رب کی عبادت کی، لوگوں میں اتنا مشہور بھی نہیں، اس کی موت جلدی آئی، اس کی میراث تھوڑی ہے اور اس پر رونے والیاں بھی کم ہیں۔ مسند احمد، ترمذی، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

۵۹۲۸ میرے نزدیک سب سے قابل رشک شخص وہ مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہے نماز کا اسے اچھا حصہ ملا ہوا ہے اپنے رب کی اس نے اچھی عبادت کی، اور پوشیدگی میں اس کی اطاعت کی، وہ لوگوں میں چھپا رہتا ہے، انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ نہیں کیا جاتا، اس کا رزق اتنا ہے جو اس کے لیے کافی ہے اسی پر وہ صبر کیے ہوئے ہے جلدی اس کی موت آئی، اس پر رونے والیاں کم ہیں، اس کی میراث بھی تھوڑی ہے۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم، ابن ماجه عن ابی امامة

۵۹۲۹ اللہ تعالیٰ کے سب سے پسندیدہ بندے متقی اور ہلکے پھلکے لوگ ہیں، جب وہ غائب ہوں تو ان کی کمی محسوس نہ ہو، اور جب موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔ حلیة الاولیاء عن معاذ

۵۹۳۰ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند وہ لوگ ہیں جو اجنبی سے لگتے ہیں جو اپنے دین کو بچائے بھاگتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھ اٹھائے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

تشریح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اٹھایا جانا، زہد و ورع میں ایک جیسے ہونے کی وجہ سے ہے۔

۵۹۳۱ ہر رات دن اللہ تعالیٰ کے (جہنم سے) آزاد کردہ لوگ ہوتے ہیں ان میں سے ہر بندے کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔

مسند احمد، عن ابی هریرة و ابی سعید، سمویه عن جابر

۵۹۳۲ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔

مسند احمد، بخاری و مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن انس

جنت کا بادشاہ

۵۹۳۳ کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں؟ (سو سنو!) ہر ضعیف و کمزور جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے پھٹے پرانے کپڑوں والا، جس کی پروا نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۹۳۴ کیا میں تمہیں اہل جنت سے آگاہ نہ کروں؟ ہر کمزور جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے، کیا تمہیں اہل دوزخ سے آگاہ نہ کروں (اور وہ ہر اجڈ شیخی بکھیرنے والا، بد اخلاق اور متکبر شخص ہے)۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه

تشریح: ایسے لوگوں کی تفصیل و علامات "فطرتی و نفسیاتی باتیں" مطبوعہ نور محمد آرام باغ کراچی میں ملے گی۔

۵۹۳۵ آدمی کے شر میں مبتلا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

تشریح: یعنی ناواقف کے سامنے اشارہ کیا جائے کہ جن کا نام سنتے تھے یہ ہیں وہ حضرت!

۵۹۳۶ آدمی کے شر میں مبتلا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ دین یا دنیا کے معاملہ میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، مگر جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن انس وعن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۹۳۷ وہ شخص مصیبت کے لیے مخصوص ہو گیا جس نے لوگوں کو پہچان لیا (جبکہ) وہ شخص ان میں گزر بسر کرے گا جس نے لوگوں کو پہچانا نہیں۔

القضاعی عن محمد بن علی مرسلا

تشریح: ... جسے لوگ پہچان لیں اس کا شر میں مبتلا ہونا پہلے بیان ہو چکا اب اس کے متعلق بتا رہے ہیں جو لوگوں کو پہچانتا ہے، وہ اس طرح کہ اسے ہر ایک کی اچھائی برائی خوب معلوم ہوگی جو نیکی اور برائی میں ایک کسوٹی کا کام دے گی۔

۵۹۳۸ ناواقفوں کے لیے خوشخبری ہے، نیک لوگ جو بہت برے لوگوں میں رہتے ہیں، ان کی بات ماننے والے ان کی نافرمانی کرنے والوں سے کم ہیں۔ مسند احمد عن ابن عمرو

تشریح: یعنی ان کے موافق کم اور مخالف زیادہ جو ان کی غربت اور اجنبیت کی وجہ سے ویسے ہی ناک بھوں چڑھاتے رہتے ہیں خصوصا متکبر شخص کی ایسے سادہ لوح لوگوں سے نہیں لگتی۔

۵۹۳۹ آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جائیں، اگر خیر کا اشارہ ہو تو وہ ذلت کا باعث ہے ہاں جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اگر برائی کا اشارہ ہو تو وہ برائی کا سبب ہے۔ مسند احمد عن عمران بن حصین

۵۹۴۰ بہت سے عقلمند ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا امر سمجھ گئے، جبکہ وہ لوگوں کے ہاں حقیر اور بے وقعتی سے دیکھا جاتا ہے (لیکن) وہ کل نجات پائے گا، اور بہت سے خوش طبع زبان، جن کی چال ڈھال بھلی ہے اور وہ بڑی شان والے ہیں اور کل قیامت کے روز ہلاکت میں پڑنے والے ہیں۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

تشریح: ... اس واسطے کہ نہ کسی کو حقیر سمجھا جائے اور نہ بلاوجہ ہر اچھی شکل وصورت والے پر برا گمان کیا جائے۔

الاکمال

۵۹۴۱ میرے دوستوں میں سے میرے نزدیک سب سے قابل رشک شخص وہ ہے جو مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہو، نماز روزے کا اسے حصہ حاصل ہو، اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کی ہو، تنہائی میں اس کی اطاعت کی ہو، لوگوں میں انجان سا ہو اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو، اس کی روزی قابل کفایت ہو، جس پر اس نے صبر کیا ہو، (اچانک) اسے جلدی موت آئے اور اس پر رونے والیاں گنی چنی چند عورتیں ہوں اور اس کی میراث بھی کم ہو۔ طبرانی فی الکبیر، مسند احمد، ترمذی، حسن، طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء حاکم، بیھقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن ابی امامۃ، مر برقم ۵۹۲۹ و ۵۹۳۰

۵۹۴۲ میری امت کے بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ اگر تمہارے دروازے پر ایک درھم یا دینار مانگنے آجائے تو تم میں کا ایک آدمی اسے نہ دے، اور اگر وہ ایک پیسہ مانگے تو وہ بھی نہ دے (جبکہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دے، اور اگر وہ دنیا میں مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے نہ دے، دنیا کو اسے دینے سے صرف یہی چیز مانع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بے قیمت ہو جائے گا دو بوسیدہ کپڑوں والا، اگر اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ ھناد عن سالم بن ابی الجعد، مرسلاً

تشریح: ... اس حدیث سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ بھیک مانگنی جائز ہے، بلکہ بتانا یہ مقصود ہے کہ اگر وہ معمولی چیز بھی مانگیں تو ان کی کم حیثیتی کی بنا پر کوئی انہیں نہ دے۔

زمین کے بادشاہ کی پہچان

۵۹۴۳ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ زمین کے بادشاہ کون لوگ ہیں؟ ہر ناتواں جسے کمزور سمجھا جاتا ہے دو بوسیدہ کپڑوں والا، جس کی پرواہ نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ، مر برقم ۵۹۳۵

۵۹۴۴ کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے سب سے برے بندے نہ بتاؤں؟ (اور وہ سخت گو متکبر شخص ہے) کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے

نہ بتاؤں؟ کمزور جنہیں ضعیف سمجھا جاتا ہے دو بوسیدہ کپڑوں والا، جن کی پروانہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کردے۔ مسند احمد عن حذیفہ

۵۹۴۵ کیا تمہیں جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں کہ کون (لوگ) ہیں؟ ہر کمزور، جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے، کیا تمہیں جنت والے نہ بتاؤں؟ ہر ناتواں جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے، کیا تمہیں جہنم والے نہ بتاؤں؟ ہر اجڈ، بڑائی والا، متکبر، سخت گو اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا۔

طبرانی، مسند احمد، بخاری مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی عن معبد بن خالد عن حارثہ بن وهب الخزاعی، طبرانی فی الکبیر عن معبد بن خالد بن حارثہ بن وهب والمستورد الفهری معاً، طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور عن معبد بن خالد عن ابی عبداللہ الجدلی عن زید بن ثابت

۵۹۴۶ ہر پرہیزگار مالدار کے لیے اور ہر پوشیدہ فقیر کے لیے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے (لیکن) لوگ نہیں جانتے۔

العسکری فی الامثال عن انس وسندہ ضعیف

۵۹۴۷ تھوڑی سے ریا بھی شرک (خفی) ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو (گویا) لڑائی کے لیے للکارا، اور اللہ تعالیٰ ان پرہیزگاروں نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے جو پوشیدہ رہتے ہیں جب وہ غائب ہو جائیں تو ان کی کمی محسوس نہیں کی جاتی، اور جب حاضر ہوں تو بلائے نہیں جاتے، اور نہ پہچانے جاتے ہیں ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ہر گھٹا ٹوپ اندھیرے سے نکل آتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن معاذ

تشریح: ...ریا کہتے ہیں دوسرے کے دکھلاوے کی خاطر کوئی کام کرنا، اس میں بس ایک قاعدہ یاد رکھیں کہ جو چیز بھی خورد ونوش لباس وزینت کی کی اگر ضرورت سے زائد بے موقع استعمال کی جارہی ہے تو وہ ریا کا سبب بھی بن جاتی ہے مزید تفصیل ''فطرتی ونفسیاتی باتوں'' میں دیکھیں۔

انگلیوں سے اشارہ کرنا

۵۹۴۸ آدمی کے شر (میں مبتلا ہونے) کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، چاہے دین کے بارے چاہے دنیا کے کام میں، البتہ جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ. الحکیم عن الحسن مرسلاً

۵۹۴۹ آدمی کے شر کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر خیر کا اشارہ ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ خیر کا ہو، پھر بھی اس کے لیے برا ہے، ہاں جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے، اور اگر برا ہو تو وہ برا ہے۔

طبرانی فی الکبیر والرافعی عن عمران بن حصین، قال الرافعی: کذافی النسخۃ وربما کان اللفظ: فھو شرلہ الامن رحمہ اللہ

۵۹۵۰ بندہ اس وقت تک بھلائی میں رہتا ہے جب تک اس کی جگہ کا پتہ نہ چلے، اور جب اسکے مقام کا علم ہو جائے تو فتنہ اسے آلیتا ہے جس کے سامنے وہ ثابت قدم نہیں رہتا ہاں مگر جسے اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ الدیلمی عن انس

۵۹۵۱ میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کا کوئی اگر تمہارے پاس آکر درہم یا دینار مانگے تو وہ اسے نہ دے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کردے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا کی کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت کی وجہ سے اسے نہ دے۔ ابن صصری فی امالیہ عن سالم بن ابی الجعد، مرسلاً

۵۹۵۲ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔

مسند احمد وعبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان عن انس

۵۹۵۳ بہت سے پراگندہ بال، غبار آلود بوسیدہ کپڑوں والے جن کی پروانہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔

الخطیب عن انس

۵۹۵۴ میری امت میں کچھ مرد ایسے ہوں گے جن کے سر غبار آلود و پراگندہ ہوں گے، ان کے کپڑے میلے کچیلے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔ الدیلمی عن ابی موسیٰ

تشریح:..... یعنی کسی وقت ان پر ایسی حالت طاری ہوجاتی ہے یہ نہیں کہ وہ نہ کبھی نہاتے ہیں اور نہ کنگھی کرتے ہیں سڑکوں پر پھرتے ایسے لوگوں میں سے اکثر مجذوب پاگل اور دین سے ناواقف ہوتے ہیں۔

۵۹۵۵ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کرتے رہو تاکہ تمہیں کوئی پہچان نہ سکے، اور یوں تمہیں کوئی تکلیف پہنچے، مجھے اپنے جلال وعزت کی قسم میں تجھے ایک ہزار حوروں سے بیاہوں گا، اور چار سو سال تک تمہارا ولیمہ کروں گا۔

ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه، وعنيه هانی بن متوکل الاسکندرانی قال فی المغنی مجهول

تشریح:..... عصر حاضر میں اسفار کی کثرت نقل مکانی کی طرح ہے لہٰذا حدیث کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے کوئی ایسا ہی کرنا شروع نہ کرے۔

حرف الراء..... الرضا والسخط

رضامندی اور ناراضگی

۵۹۵۶..... جو اللہ تعالیٰ سے راضی رہا اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہے گا۔ ابن عساکر عن عائشه رضی الله عنها

تشریح:..... یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تقدیری فیصلہ ہو اس پر راضی رہے۔

۵۹۵۷ اللہ تعالیٰ جب بندے سے راضی ہوتا ہے تو سات طریقوں کی بھلائی سے اس کی تعریف کرتا ہے جسے وہ انسان نہیں جانتا، اور جب بندے سے ناراض ہوتا ہے تو سات طرح کے شر سے اس کی مذمت وبرائی کرتے ہیں جسے وہ انسان نہیں جانتا۔ مسند احمد، ابن حبان عن ابی سعید

الاکمال

۵۹۵۸ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندیاں تلاش کرتا ہے اور برابر اسی کوشش میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جبرئیل! میرا فلاں بندہ اس جستجو میں لگا ہوا ہے کہ وہ مجھے راضی کرے، خبردار میری رحمت اس پر ہے، تو جبرئیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: فلاں شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، اسی بات کو عرش اٹھانے والے اور ان کے آس پاس فرشتے کہتے ہیں، یہاں تک کہ سات آسمانوں والے اسی بات کو کہتے ہیں پھر یہ بات زمین پر اتر آتی ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن ثوبان

تشریح:..... اب بھی اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف رخ نہ کرے تو اس سے بڑھ کر بدبخت کون ہوگا؟ آیئے قارئین اپنے سابقہ گناہوں سے پکی توبہ کرکے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی میں متحد ہوجائیں نتوب الی الله متابا۔

۵۹۵۹..... اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے صرف رضامندی سے آسانی پیدا کرتا ہے، سو جب اس سے راضی ہوجاتا ہے تو دلائل کو اس کے لیے جاری کردیتا ہے۔ ابن النجار عن المقداد بن الاسود

تشریح:..... حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ انسان کو دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہے یا ناراض تو اس کا ایک معیار

یہ ہے کہ اگر وہ شخص بے ہودہ گوئی میں مبتلا ہے تو یہ ناراضگی کی علامت ہے۔

۵۹۶۰ جو شخص لوگوں کو ناراض کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوں گے، اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیں گے، جبکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضامندی چاہے گا تو اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ناراض ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے بگاڑ دے گا۔

بیھقی فی شعب الایمان، ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:...... جس شخص کو یہ بات سمجھ آ گئی تو گویا وہ متقی اور پرہیزگار بن گیا۔

۵۹۶۱ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے ہرگز کسی کو راضی نہ کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے مقابلہ میں ہرگز کسی کی تعریف نہ کرنا، اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں کی اس کی وجہ سے کسی کی ہرگز مذمت نہ کرنا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور رزق کو کسی حریص کی لالچ کھینچ سکتی ہے اور نہ کسی ناراض ہونے والے کی ناراضگی روک سکتی ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل وانصاف کے ذریعہ راحت وآرام کو (اپنی) رضامندی اور یقین میں رکھتا ہے جبکہ غم و پریشانی کو (اپنی) ناراضگی اور شک میں رکھا ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان، ابن حبان، عن ابن مسعود

اس حدیث میں کئی امور قابل توجہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے مراد، برادری کنبے اور معاشرے کے رسم و رواج کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے احکام سے دانستہ طور پر روگردانی کرنا، اور جو چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے اس پر کسی انسان کی تعریف کرنا، مثلاً مریضوں کو شفا دینا، مصائب سے نجات بخشنا، اولاد دینا، اکثر مشرک لوگ کہتے ہیں: بس بابا حضور کی نظر ہے، جبکہ بابا حضور پر کیا بیت رہی ہے کسی کو کچھ خبر نہیں، اور اگلی چیز یہ فرمائی کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں کی اس پر کسی کی مذمت و برائی نہ کرنا، کہ یہ منحوس کہاں سے آ ٹپکے، ہمارا چلتا کاروبار بند کر دیا، ہماری تجارت خسارے میں رہی، یہ لوٹ کر کھا گئے، تو ایسے تنگ نظر لوگوں کو خوب سمجھ لینا چاہیے کسی کی لالچ تمہارا رزق اپنی طرف نہیں کھینچ سکتی ہے اور نہ کسی دشمنی کی دشمنی اسے روک سکتی ہے اس کے بعد راحت و آرام کا سبب بتایا کہ قضائے الٰہی اور خداوندی فیصلے پر سر تسلیم خم کرنا، اور یقین کامل رکھنا اس کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور رزق کی تقسیم میں شک غم و پریشانی کا باعث ہے تفصیل کے لیے "فطرتی ونفسیاتی باتیں" مطبوعہ نور محمد کراچی۔

۵۹۶۲ تقدیر پر راضی ہونے والے کہاں ہیں؟ شکر گزاری کو تلاش کرنے والے کہاں ہیں؟ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو ہمیشہ کے گھر پر ایمان رکھتا ہے وہ کیسے دھوکے کے گھر کے لیے کوشاں ہے؟ ھناد. عن عمرو بن مرۃ مرسلاً

تقدیر کا حاصل یہی ہے کہ باوجود کوشش، انسان کسی کام سے بے بس ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی تقدیر میں یہ لکھ رکھا ہے کہ کافر رہیں گے تو ان سے کفر کے کام ہی ہوئے اور جس کی تقدیر میں مؤمن ہونا لکھ دیا وہ مرنے سے کچھ دیر پہلے اسلام قبول کر لیتا ہے، اس کی بھرپور تفصیل دیکھنے کے لیے "بیان القرآن" از مولانا اشرف علی تھانوی جلد اوّل "ختم اللہ علی قلوبھم" کی تشریح میں دیکھ لیں۔

۵۹۶۳ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو بندہ بھی میرے کیے فیصلہ پر (جو اس کی مرضی کے برخلاف ہو) راضی ہو یا ناراض تو اس کے لیے بہتر ہے۔

ابن شاھین، سعید بن منصور عنہ، قال ابن شاھین ھذا حدیث غریب لیس فی الدنیا اسنادا حسن منہ، قال ابن حجر: ولہ شواھد من حیث صھیب

کمزوروں، بچوں، بوڑھوں، بیواؤں اور مسکینوں پر رحم کرنا

۵۹۶۴ میری امت کے درمیانے لوگ مہربان و رحم کرنے والے ہیں۔ فردوس عن ابن عمر

۵۹۶۵ جو شخص اہل زمین پر رحم نہیں کرتا تو آسمان والا اس پر رحم نہیں کرتا۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر

کرو مہربانی تم اہل زمین پر خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

۵۹۶۶ جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اور جو بخشتا نہیں اسے بخشا نہیں جاتا، اور جو توبہ نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف نہیں کرتا۔

طبرانی فی الکبیر عن جریر

۵۹۶۷ اللہ تعالیٰ اپنے مہربان بندوں پر ہی مہربان ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر

تشریح: رحمت کی دوقسمیں ہیں خاص، عام، عام رحمت تو کافروں پر بھی ہے جس کی وجہ سے انہیں رزق و باراں ملتی ہے۔

۵۹۶۸ اس بندے نے نقصان اٹھایا اور خسارے میں رہا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لیے مہربانی نہیں رکھی۔

الدولابی، فی الکنی وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر عن عمر وابن حبیب

۵۹۶۹ رحم کرنے والوں پر رحمٰن تبارک وتعالیٰ رحم کرتا ہے زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم عن ابن عمر

مسند احمد، ترمذی حاکم میں ان الفاظ کا اضافہ ہے، مہربانی رحمٰن کی (رحمت) کا حصہ ہے، جس نے اسے جوڑا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دے گا۔

۵۹۷۰ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔ بخاری فی ادب المفرد، ابوداؤد عن ابن عمرو

۵۹۷۱ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی عن جریر

۵۹۷۲ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔ مسند احمد، بخاری مسلم، ترمذی عن جریر، مسنداحمد، ترمذی عن ابی سعید

۵۹۷۳ بدبخت شخص سے ہی رحم چھین لیا جاتا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان، حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۵۹۷۴ جنت میں مہربان شخص ہی داخل ہوگا۔ بیهقی فی شعب الایمان عن انس

تشریح: پہلے گروہ کے ساتھ دخول مراد ہے۔

اہل زمین پر رحم کرنا

۵۹۷۵ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر، طبرانی فی الکبیر حاکم عن ابن مسعود

۵۹۷۶ رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا، معاف کرو تمہیں (بھی) معاف کیا جائے گا، بات کے تھیلوں کے لیے اور ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنے کیے پر باوجود جاننے کے اصرار کرتے ہیں۔ مسند احمد، حلیة الاولیاء بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

تشریح: اللہ تعالیٰ بچائے! اس لئے کہا جاتا ہے، کہ برائی سے بچو! جب کسی غلط برائی کی لت پڑ جائے تو انسان اس کا عادی ہو جاتا ہے نشہ کی طرح اس کے کیے بغیر چین نہیں پاتا۔

۵۹۷۷ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ ترمذی عن انس

۵۹۷۸ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کے مرتبہ کو نہ پہچانے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابن عمرو

۵۹۷۹ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم، بڑوں کی عزت، نیکی کا حکم اور برائی سے منع نہ کرے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن عباس

۵۹۸۰ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر رحم اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانتا ہو۔

مسند احمد، حاکم عن عبادة بن الصامت

۵۹۸۱ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے ہمارے بڑے کا حق نہ پہچانے، وہ ہم میں سے نہیں جو ہمیں دھوکا دے، مؤمن اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ۔ بھلائی وخیر میں سے جو اپنے لیے پسند کرے وہی مؤمنوں کے لیے پسند کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ضمرة

۵۹۸۲ برکت ہمارے بڑوں (کی باتوں اور عمل) میں ہے سو جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

تشریح:.....برکت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے بزرگوں کی برکت یہ ہے کہ ان کی کشش چشش سے شریعت کی طرف کھچاؤ پیدا ہوتا ہے نہ یہ کہ انسان بے دینی پر اتر آتا ہے۔

الاکمال

۵۹۸۳... مسکینوں پر رحم کرو۔ مسند احمد عن ابی ذر

۵۹۸۴ .وہ شخص نقصان اور خسارے میں رہا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے رحم نہیں ڈالا۔

الحسن بن سفیان والد ولابی والدیلمی وابن عساکر عن عمرو بن حبیب

تشریح:.....صفات حمیدہ انسانی قابلیت کی بنا پر عطا ہوتی ہیں جیسے تمام برائیاں پیدائشی طور پر انسان میں نہیں ہوتیں۔

۵۹۸۵ .....جسے اس بات کی خوشی ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جہنم کے جوش سے بچائے اور اپنے سائے میں ٹھہرائے تو وہ مسلمانوں سے سخت لہجہ میں بات نہ کرے (بلکہ) ان پر رحم کرے۔ الحسن بن سفیان وابن لال فی مکارم الاخلاق وابو الشیخ فی الثواب، والطیالسی. فی الترغیب. حلیة الاولیاء بیهقی فی شعب الایمان عن ابی بکر وهو ضعیف

۵۹۸۶... جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو بخشتا نہیں اسے بخشا نہیں جاتا، اور جو توبہ نہیں کرتا اس کی توبہ نہیں ہوتی، اور جو پرہیز گاری اختیار نہیں کرتا اسے پرہیز گار نہیں بنایا جاتا ہے۔ ابن خزیمه عن عمر مرسلاً

۵۹۸۷ . جو مسلمانوں پر رحم نہیں کرتا، اس پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتا۔ مسند احمد عن جریر. الخطیب عن الاشعث بن قیس

۵۹۸۸ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی مہلت ہے، اگر عاجزی کرنے والے نوجوان، رکوع کرنے والے بوڑھے، سیر چوپائے اور دودھ پیتے بچے نہ ہوتے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تم پر عذاب نازل کر دیا جاتا۔ بخاری مسلم والخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه

اور جب لوگ اللہ تعالیٰ کی مہلت کو ضائع کر کے توبہ نہیں کرتے تو ان پر عذاب آ واقع ہوتا ہے۔

۵۹۸۹ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں صرف رحمدل ہی داخل ہوگا، صحابہ نے عرض کی: ہم سب تو رحمدل ہیں، آپ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ عام لوگ بھی رحمدل بن جائیں۔ الحکیم عن ابی هریرة رضی الله عنه عن الحسن، مرسلاً

۵۹۹۰.....اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ ابو یعلی فی مسنده عن جابر، طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

یہ حدیث پہلے ۵۹۸۶ نمبر میں گزر چکی ہے۔

۵۹۹۱ ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم میری رحمت کے امیدوار بننا چاہتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ ابو الشیخ، ابن عساکر والدیلمی عن ابی بکر

۵۹۹۲ .....جہنم میں ایک پکارنے والا آواز دے گا: اے نرمی کرنے والے، احسان کرنے والے! مجھے جہنم سے نجات دے، تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو حکم دے گا جو اسے نکال لائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے چڑیا پر رحم کیا تھا۔ ابن شاهین عن ابی داؤد

الرحمة بالیتیم......یتیم پر رحم

۵۹۹۳... میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں (ان دو انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔ مسند احمد بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن سهل بن سعد

۵۹۹۴.....مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جاتا ہو، اور مسلمانوں کا وہ گھر انتہائی برا گھر ہے جس میں کسی یتیم سے بدسلوکی کی جاتی ہے، میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔

بخاری فی الادب المفرد، ابن ماجه، حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:...... بہت سے لوگ اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے اس بیوہ عورت سے نکاح کر لیتے ہیں جس کی پہلے سے نابالغ اولاد ہو لیکن بعد میں نبھا نہیں ہو پاتا اور یتیموں کو مارتے پیٹتے اور انہیں طعنہ دیتے ہیں یوں وہ اس وعید کے مرتکب ہو جاتے ہیں اس واسطے اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے، دوسروں کے ذریعہ یتیموں کی جو مدد ہوتی رہے بہتر ہے۔

۵۹۹۵ تمہارے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جاتی ہو۔ عقیلي في الضعفاء حلية الاولياء عن عمر

۵۹۹۶..... میں اور اپنے یا کسی اور کے یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ہوں گے، بیواؤں اور مسکینوں کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ طبراني في الاوسط عن عائشة

۵۹۹۷ اپنے یا غیر کے یتیم کی پرورش کرنے والا، میں اور وہ ان دو (انگلیوں) کی طرح جنت میں ہوں گے۔

مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه، كتاب الزهد. باب الاحسان رقم ۲۹۸۳

۵۹۹۸ جس نے کسی ایک یتیم یا دو یتیموں کو جگہ دی پھر (اذیتوں اور اخراجات پر اس نے صبر کیا اور) جو کچھ خرچ کیا اس پر (ثواب) کی امید رکھی تو میں اور وہ جنت میں دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ طبراني في الاوسط عن ابن عباس

۵۹۹۹ جس نے یتیم بچے یا بچی سے اچھا سلوک کیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ الحكيم عن انس

۶۰۰۰ جس نے کسی اپنے یا غیر کے یتیم کو (اپنے) ساتھ ملایا اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے لاپرواکر دیا تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔

طبراني في الاوسط عن عدي بن حاتم

۶۰۰۱ میں تمہارے لیے دو کمزوروں یعنی یتیم اور عورت کے حق کو حرام قرار دیتا ہوں۔ حاكم، بيهقي في شعب الايمان عن ابي هريرة رضي الله عنه

۶۰۰۲ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم پڑ جائے اور تمہاری ضرورت پوری ہو؟ (تو سنو یہ کام کرو)۔ یتیم پر رحم کرو اس کے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرو، اور اسے اپنے کھانے سے کھانا کھلاؤ، تمہارا دل (بھی) نرم پڑ جائے گا اور ضرورت (بھی) پوری ہو جائے گی۔

طبراني في الكبير عن ابي الدرداء رضي الله عنه

۶۰۰۳ تمہارے گھروں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کی عزت کی جاتی ہے۔

بيهقي في شعب الايمان عن عمر رضي الله عنه

۶۰۰۴ لڑکا جب یتیم ہو تو اس کے سر پر اس طرح (چٹیا پر) ہاتھ آگے کی طرف پھیرا کرو، اور اگر اس کا باپ (زندہ) ہو تو (پیشانی پر) آگے سے پیچھے (ہاتھ) پھیرا کرو۔ طبراني في الاوسط عن ابن عباس

تشریح:...... یہ گویا کنایہ ہے کہ جو شخص کسی صدمے سے روتا ہے اس کے آنسو روکنے کے لیے اس طرح تسلی دی جاتی ہے کیونکہ اس کے آنسو تھمتے نہیں، اور غمزدہ انسان کی آنکھیں ادھر نہیں دیکھتیں اور انہیں گویا اس طرح بند کیا جاتا ہے اور خوشی وانبساط کی حالت میں بچہ کو ہوشیار کرنا مقصود ہوتا ہے اور اس کے لیے آنکھیں کھلی رکھنا ضروری ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ آنکھوں کو بند کرنے کے لیے اوپر سے نیچے ہاتھ پھیرا جاتا ہے اور کھولنے کے لیے نیچے سے اوپر واللہ اعلم۔

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا

۶۰۰۵ یتیم کے سر پر اس طرح آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو، اور جس کا باپ ہو اس کے سر پر اس طرح پیچھے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔

خطيب، ابن عساكر، عن ابن عباس

۶۰۰۶ جس بچہ کا باپ ہو اس کے سر پر (اس طرح) پیچھے کی طرف اور یتیم کے سر پر آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔

بخاري في التاريخ عن ابن عباس رضي الله عنه

۶۰۰۷ یتیم کو اپنے قریب کرو، اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو، اس کے سر پر ہاتھ پھیرو، اپنے کھانے سے اسے کھانا کھلاؤ، اس واسطے کہ ایسا کرنے سے تیرا دل نرم ہوگا اور تیری ضرورت پوری ہوگی۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق و ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۰۸ جنت میں ایک گھر ہے جسے "دارالفرح" (فرحت وخوشی کا گھر) کہا جاتا ہے جس میں صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے مؤمنوں کے یتیم بچوں کو خوش کیا ہوگا۔ حمزہ بن یوسف السھمی، فی معجمہ وابن النجار عن عقبہ بن عامر

۶۰۰۹ جنت میں ایک گھر ہے جس کا نام "دارالفرح" ہے جس میں صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے بچوں کو خوش کیا ہوگا۔

ابن عدی فی الکامل عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۰۱۰ جب تو یہ چاہے کہ دل نرم ہو جائے تو مسکینوں کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر۔

طبرانی فی مکارم الاخلاق، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۱۱ اللہ تعالیٰ جب بندوں سے انتقام لینے کا ارادہ فرماتے ہیں تو بچوں کو موت دیدیتے ہیں اور عورتوں کو بانجھ کردیتے ہیں یوں انتقام عذاب بن کران پر نازل ہوتا ہے اور کوئی بھی ان میں قابل رحم نہیں رہتا۔ الشیرازی فی الالقاب عن حذیفہ وعمار بن یاسر

۶۰۱۲ اگر اللہ تعالیٰ کے (کچھ) بندے رکوع کرنے والے اور دودھ پیتے بچے اور سیراب ہونے والے چوپائے نہ ہوتے تو تم پر (اللہ تعالیٰ کا) عذاب بہت زور سے ڈال دیا جاتا اور پھر آپس میں مل جاتا۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن مسافع الدیلمی

بوڑھوں اور کمزوروں پر رحم

۶۰۱۳ میری عزت یہ ہے کہ میری امت کی طرف سے بوڑھے شخص کی عزت کی جائے۔ خطیب فی الجامع عن انس

۶۰۱۴ جو نوجوان کسی عمر رسیدہ کی اس کی (زیادہ) عمر کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی ایک ایسا شخص مقرر کردیتے ہیں جو اس (نوجوان) کی عمر (کے آخر) میں اس کی عزت کرے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۰۱۵ برکت (کا باعث) تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۶۰۱۶ (برکت) بھلائی تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ البزار عن ابن عباس

۶۰۱۷ اس امت کی جو مدد کی جاتی ہے تو وہ اس کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی وجہ سے کی جاتی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن سعد

۶۰۱۸ تمہاری مدد تو تمہارے کمزور لوگوں کی دعاؤں اور اخلاص کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن سعد

۶۰۱۹ مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو، اس واسطے کہ تمہاری مدد اور تمہیں رزق کمزوروں کی وجہ سے ملتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۲۰ بیواؤں اور مسکینوں کے لیے محنت کوشش کرنے والا (اجر میں) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا دن میں روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے والے کی طرح ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۶۰۲۱ وہ گھر اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسند ہے جس میں کسی یتیم سے عزت کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۶۰۲۲ یتیم کو اپنے قریب کر، اس کے سر پر ہاتھ پھیر اور اسے اپنے دسترخوان پر بٹھاؤ تمہارا دل نرم ہوگا اور تم اپنی ضرورت پوری کرنے پر قادر ہو جاؤ گے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی عمران الجونی مرسلاً

پڑ جائے گا اور تمہاری ضرورت پوری ہوگی۔سعید بن منصور، بخاری، مسلم، والخرائطی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوکر اپنے دل کی سختی کی شکایت کرنے لگا، تو آپ نے اسے یہ احکام دیئے۔۔

۶۰۲۴ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا چاہے یتیم اس کا (اپنا) رشتہ دار ہو یا کسی اور کا ہو، (لیکن) جب وہ اللہ تعالیٰ سے (یتیم کے مال میں) ڈرنے والا ہو، جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

ابن عدی فی الکامل، الحکیم، طبرانی فی الکبیر، بخاری، مسلم والخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن بنت مرة البهزية عن ابيها

۶۰۲۵ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان، عن سهل بن سعد، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامه

۶۰۲۶ ...جس نے اپنے یا کسی اور کے یتیم کی کفالت کی اس کے لیے جنت واجب ہے (اگر اس نے کسی کبیرہ کا ارتکاب نہیں کیا اور مرنے سے پہلے توبہ نہیں کی) مگر یہ کہ اس نے کسی ایسے کام کا ارتکاب نہ کیا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو (جیسے شرک) اور جس کی دونوں عزیز آنکھیں چلی گئی ہوں (نظر و بینائی ختم ہوگئی ہو) تو اس کے لیے جنت واجب ہے مگر یہ کہ اس نے کسی ایسے عمل کا ارتکاب نہ کیا ہو جس کی بخشش نہیں ہوتی۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۰۲۷ جس نے کسی اپنے یا غیر کے یتیم کی کفالت کی تو اس کے لیے جنت واجب ہے مگر یہ کہ اس نے کسی ناقابل معافی گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو اور جس کی دو آنکھوں کی نظر چلی گئی ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہے بشرطیکہ اس نے کسی ناقابل معافی گناہ کا ارتکاب کیا ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۰۲۸ جس نے لوگوں میں سے اپنے یا کسی اور کے یتیم کی پرورش کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سعد بنت عمرو الجمحية

۶۰۲۹ جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کی پرورش کی (یتیم کو) کھانا پینا ملایہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے (دوسرے کی اعانت سے) بے نیاز کردیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کردے گا، مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرتا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۰۳۰ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو مسلمان کسی یتیم کے قریب ہوتا ہے اور اس (کے ساتھ اچھا سلوک کرے) کی اچھی تربیت کرے اور (رحمدلی سے) اس کے سر پر ہاتھ پھیرے، تو اللہ تعالیٰ ہر بال کے بدلے اس کا درجہ بلند فرماتے اور ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی لکھتے اور ہر بال کے بدلے ایک (صغیرہ) گناہ مٹاتے ہیں۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن النجار عن عبداللہ بن ابی اوفی

۶۰۳۱ جس نے کسی ایک یا دو یتیموں کو جگہ دی پھر صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے، اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں شہادت والی اور درمیانی انگلی کو حرکت دی۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۶۰۳۲ جس نے کسی یتیم بچے یا بچی سے اچھا برتاؤ کیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔الحکیم عن انس

۶۰۳۳ جس مسلمان نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم بچہ کو اس کا کھانا پینا فراہم کیا وہ جنت میں داخل ہوگا، مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرتا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو، اور جس کی دو آنکھوں (سے نظر) کو لے لیا گیا، پھر اس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی (تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میرے پاس اس کے لیے بدلہ جنت ہی ہے کسی نے عرض کی: اس کی دو کریم چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کی دو آنکھیں، جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، ان پر خرچ کیا، اور ان پر رحم کیا، انہیں اچھا ادب دیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، کسی نے عرض کی، (چاہے) دو بیٹیاں ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن عباس

۶۰۳۴ جو مسلمان کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے، تو جس بال پر اس کا ہاتھ پھرے گا اس کے بدلہ اسے ایک نیکی ملے گی ایک درجہ بلند ہوگا
اس سے ایک (صغیرہ) گناہ کم ہوجائے گا۔ ابن النجار عن زاهد حامد بن عبدالله بن ابی اوفیٰ
۶۰۳۵ جو شخص کسی یتیم کے سر پر اللہ تعالیٰ کے لیے ہاتھ پھیرے تو ہر بال کے بدلہ جس پر اس کا ہاتھ پھرے گا، اس کے لیے ایک نیکی ہوگی، ج
نے کسی یتیم بچے یا بچی سے اچھا سلوک کیا تو میں اور وہ دونوں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔
ابن المبارک، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابی ام
۶۰۳۶ جس نے کسی یتیم کے سر پر رحم سے ہاتھ رکھا تو اس کے لیے ہر بال کے بدلے جس پر اس کا ہاتھ پھرے گا ایک نیکی ہوگی۔
ابن المبارک عن ثابت بن عملان، بلا
۶۰۳۷ اگر تجھے اس بات سے خوشی ہو کہ تیرا دل نرم ہو تو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا۔
مسند احمد، بخاری مسلم والخرائطی فی اعتلال القلوب عن ابی هريرة رضی الله :
۶۰۳۸ جس قوم کے ساتھ ان کی پلیٹ یا پیالہ میں کوئی یتیم کھائے (پیئے) تو شیطان ان کی پلیٹ کے پاس نہیں آسکتا۔
ابن النجار عن ابی مو
۶۰۳۹ جس قوم کے ساتھ ان کے پیالے کے پاس کوئی یتیم (پینے کے لیے) بیٹھے تو ان کے پیالے کے نزدیک شیطان نہیں آسکتا۔
الحارث، طبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ، واورده ابن الجوزی فی الموضوع
۶۰۴۰ اس کھانے سے کوئی کھانا زیادہ برکت والا نہیں جس پر کوئی یتیم بیٹھے۔ الدیلمی عن انس
۶۰۴۱ میں قیامت کے دن یتیم اور معاہد کی طرف سے جھگڑا کروں گا اور میں جس سے جھگڑا کروں گا اس پر غالب رہوں گا۔
الدیلمی عن ابن عمر رضی الله

یہ غالباً حدیث قدسی ہے۔
۶۰۴۲ تم خاندان والوں کے بارے خوفزدہ رہتی ہو جبکہ میں دنیا اور آخرت میں ان کا نگہبان ہوں۔ طبرانی وابن عساکر عن عبدالله بن جع
فرماتے ہیں: ہماری ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر ہماری یتیمی کی شکایت کرنے لگیں تو آپ نے فرمایا پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی
۶۰۴۳ جو کسی یتیم کے مال کا ذمہ دار ہو تو وہ اسے تجارت میں لگائے، اور اسے ایسے ہی نہ رہنے دے تاکہ زکوٰۃ اسے کھا جائے۔
ابن عدی فی الکامل، بخاری مسلم عن ابن :
۶۰۴۴ جس چیز سے بھی تم اپنے بیٹے کے ساتھ تجارت میں شرکت کرو (کر سکتے ہو) جب کہ تم اس کے مال کے ذریعہ اپنا مال بچانے وا
اور اس کا مال لگا کر (اپنے لیے) مال کمانے والے نہ ہو۔ طبرانی فی الصغیر، بیهقی فی شعب الایمان عن جابر بن حنظلة بن خذیم
کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آکر عرض کرنے لگا: میں کس چیز میں اپنے یتیموں کے ساتھ شرکت کر سکتا ہوں تو آپ یوں فرمایا
یہ حدیث ذکر کی۔
۶۰۴۵ بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی۔ دارقطنی فی الافراد عن انس
۶۰۴۶ احتلام ہوجانے کے بعد یتیمی نہیں رہتی، اور لڑکی کو حیض (ماہواری) آچکنے کے بعد یتیمی نہیں رہتی۔
ابویعلی فی مسنده، والحسن بن سفیان وابن قانع. والباوردی وابن السکن وابونعیم سعید بن منصور عن حنظلة بن خ
۶۰۴۷ اے اللہ! میں دو ضعیفوں یتیم اور عورت کے حق کی معافی چاہتا ہوں۔ ابن ماجه حاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

بوڑھوں اور بیواؤں پر رحم

۶۰۲۳ یتیم کو اپنے قریب کر، اس سے نرمی سے پیش آ، اس کے سر پر ہاتھ پھیر، اور اپنے کھانے سے اسے کھانا کھلا، اس سے تمہارا دل

۶۰۴۸ مجھے اپنے ضعیف لوگوں میں تلاش کیا کرو، اس واسطے کہ تمہیں رزق اور تمہاری مدد تمہارے کمزوروں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔
مسند احمد، ابو داؤد، حسن صحیح، نسائی، حاکم، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
یہ حدیث پہلے ۶۰۱۹ نمبر میں گزر چکی ہے۔

۶۰۴۹ تمہاری مدد تو تمہارے کمزوروں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ ابونعیم عن ابی عبیدۃ

۶۰۵۰ عمر رسیدہ لوگوں کے بارے خیر خواہی کی تلقین کرو اور جوانوں پر رحم کرو۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی سعید

۶۰۵۱ ....ام سعد کے بیٹے! تجھے تیری ماں روئے، اور تمہیں رزق اور تمہاری مدد تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی کی جاتی ہے۔
مسند احمد عن سعد بن ابی وقاص، مسند الامام احمد ج ۱ ص ۱۷۳

۶۰۵۲ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر رحم اور ہمارے عالم کی عزت نہ کرے۔
العسکری فی الامثال عن عبادۃ بن الصامت

۶۰۵۳ وہ شخص ہم سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور ہمارا حق نہ پہچانے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۰۵۴ جو ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے، ہمارے چھوٹوں کے لیے نرم گوشہ نہیں رکھتا اور ہم میں سے رشتہ دار پر رحم نہ کرے تو نہ ہم اس کے اور نہ وہ ہمارا۔ ابن عساکر عن بلال بن سعد

۶۰۵۵ انس! چھوٹے پر رحم کرو، بڑے کی عزت کرو تو میرے دوستوں میں سے ہوگے۔ العسکری فی الامثال عن انس

تشریح: کچھ لوگوں کے ہاں رواج ہے کہ بڑے سرہانے بیٹھتے ہیں اور چھوٹے ادباً پائنتی کی جانب بیٹھتے ہیں سو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ ادب نام ہے حفظ مراتب وحدود کا دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائی جائے بس یہی سب سے بڑا ادب ہے پیچھے چلنا، جوتے اٹھالینا اور کھانے میں بڑے کے سامنے پہل نہ کرنا، سب رواجی ادب ہیں۔

حرف الزاء......ای الزہد

دنیا سے بے رغبتی کا بیان

آگے جتنی احادیث آرہی ہیں تمام زھد وورع کے بارے میں ہیں یہ بات پہلے سمجھ لیں کہ زھد وتقشف کا جو مفہوم عام اذہان میں بیٹھا ہوا ہے کہ دنیا سے بالکل لاتعلقی، نہ کسی سے سلام وکلام، ہر وقت منہ بگاڑ کر رکھنا، نہ خوراک کی پروانہ پوشاک کی فکر تو یہ ہرگز مفہوم نہیں، بلکہ اسلامی زہد یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر دنیا کو دل میں نہ بساؤ بس ضرورت کی حد تک اسے کام میں لاؤ اور ترک دنیا جسے رہبانیت سے یاد کیا جاتا ہے اس کی قطعاً اجازت نہیں۔

۶۰۵۶ بے شک اللہ تعالیٰ آخرت کی نیت پر دنیا عطا فرماتے ہیں، اور دنیا کی نیت پر دینے سے انکار فرمایا ہے۔ ابن المبارک عن انس

۶۰۵۷ دنیا والوں کے حسب جس کی طرف وہ جاتے ہیں یہ مال ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن بریدۃ

تشریح: نسب سلسلۂ خاندانی ہے اور حسب خاندانی شرافت کا نام ہے دنیا دار جو رب تعالیٰ کو بھول کر مال کی ذخیرہ اندوزی میں مصروف ہیں ان کی دن رات یہی سوچ ہوتی ہے کہ باپ نے اتنے کمائے تھے میرا کاروبار ان سے وسیع تر ہونا چاہیے۔

۶۰۵۸ دنیا کو دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو اس واسطے کہ جس نے اپنی ضرورت وکفایت سے بڑھ کر دنیا لی تو اس نے اپنی موت کا حصہ لیا جس

کے بارے اسے علم نہیں۔فردوس عن انس

۶۰۵۹ دنیا میں بے رغبتی کا نام یہ نہیں کہ حلال کو حرام ٹھہرایا جائے اور مال کو ضائع کیا جائے (بلکہ) لیکن دنیا میں بے رغبتی (کا مطلب) یہ ہے کہ جو چیز تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں جو چیز ہے اس کے مقابلہ میں زیادہ قابل اعتماد نہ ہو، اور جو مصیبت تجھے پہنچے تجھے اس مصیبت کے ثواب کی زیادہ رغبت ہو، وہ مصیبت اگرچہ تیرے لیے باقی رہے۔ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ذر

۶۰۶۰ دنیا میں بے رغبتی قلب وبدن کی راحت کا سبب ہے اور اس میں رغبت قلب وبدن کی تکلیف کا باعث ہے۔

طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، بیہقی فی شعب الایمان عن عمر، موقوفاً

تشریح: جتنا بڑا کاروبار اتنی زیادہ پریشانی، اور ذہنی پریشانی بدنی تکلیف کا سبب ہے، ذہنی بے کلی سے نیند نہیں آئے گی، بدن میں تکلیف وتعب شروع ہوجائے گا تفصیل ”فطرتی ونفسیاتی باتوں“ میں۔

۶۰۶۱ دنیا سے بے رغبتی دل وبدن کی راحت کا سبب ہے (جبکہ) دنیا میں رغبت غم وپریشانی کو بڑھاتی ہے۔

مسند احمد، فی الزھد، بیہقی فی شعب الایمان عن طاؤوس، مرسلا

۶۰۶۲ دنیا سے بے رغبتی قلب وبدن کو راحت پہنچاتی ہے جبکہ دنیا میں رغبت غم وپریشانی کو زیادہ کرتی ہے، اور بے کارگی اور نکما پن دل کو سخت کردیتا ہے۔القضاعی ابن عمر

جو انسان کبھی پیدل نہ چلا ہو اسے کیا پتہ کہ پاؤں سے چلنے والوں پر کیا گزرتی ہے۔

۶۰۶۳ دنیا (میں رغبت کرنے) سے بچو! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ہاروت وماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

الحکیم عن عبداللہ بن بسر المازنی

دو ناپسندیدہ چیزوں میں بہتری

۶۰۶۴ دو چیزیں ایسی ہیں جنہیں ابن آدم ناپسند کرتا ہے موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ موت اس کے لیے فتنہ سے بہتر ہے، اور وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے، اور مال کی کمی حساب سے کم ہے۔سعید بن منصور، مسند احمد عن محمود بن لبید

تشریح: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے فان الحی لاتومن علیہ الفتنۃ کہ زندہ آدمی کسی بھی وقت کسی فتنہ میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ مشکوۃ ص ۳۲ کتاب العلم مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

۶۰۶۵ دنیا سے بچو، اس واسطے کہ یہ ہاروت ماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۶۶ دنیا سے بچو اس لیے کہ یہ سرسبز وشیریں ہے۔مسند احمد فی الزھد عن مصعب بن سعد، مرسلاً

۶۰۶۷ جب تم یہ چاہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے، تو دنیا سے بغض رکھو اور جب یہ چاہو کہ لوگ تم سے محبت کریں تو دنیا کی جو فضول چیزیں تمہارے پاس ہیں ان کی طرف پھینک دو۔خطیب عن ربعی ابن خراش، مرسلاً

۶۰۶۸ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو اسے دنیا سے بچاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔

ترمذی، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن قتادہ بن نعمان

۶۰۶۹ جب تم ایسا شخص دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی (کی صفت ونعمت) عطا کی گئی ہے تو اس کے قریب لگ جاؤ اس واسطے کہ اس (کے دل) کی طرف حکمت ودانائی ڈالی جاتی ہے۔

ابن ماجہ، حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی خلاد،حلیۃ الاولیاء، بیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۷۰ جب میری امت دنیا کو قابل وقعت وعظمت سمجھنے لگے گی تو اسلام کی وقعت وہیبت ان کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی، اور جب آپس میں ایک دوسرے کو سب وشتم کرنا اختیار کرے گی تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گی۔الحکیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۷۱ دنیا (میں دل لگانا اور رغبت کرنا) آخرت والوں کے لیے حرام ہے اور آخرت دنیا والوں کے لیے حرام۔ ہے جبکہ دنیا اور آخرت اللہ والوں کے لیے حرام ہیں۔مسلم، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح: اہل اللہ کو فقط رضائے خدا مقصود ہوتی ہے۔

۶۰۷۲ دنیا میٹھی اور سبز ہے۔طبرانی فی الکبیر عن میمونۃ

۶۰۷۳ دنیا میٹھی اور تر ہے۔فردوس عن سعد

۶۰۷۴ سب سے بڑا گناہ دنیا سے محبت کرنا ہے۔فردوس عن ابن مسعود

۶۰۷۵ دنیا میٹھی اور سرسبز ہے، جس نے اسے اس کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے لیا تو اس کے لیے اس میں برکت دی جائے گی اور بہت سے اپنے نفس کی چاہت کی وجہ سے کسی چیز میں پڑ جاتے ہیں جس میں اس کے لیے قیامت کے روز صرف آگ ہی ہوگی۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حلال کمانا،حلال طریقہ سے خرچ کرنا

۶۰۷۶ دنیا سبز و میٹھی ہے جس نے اس میں حلال طریقے سے مال کمایا اور صحیح جگہ اسے خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس پر ثواب عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا، اور جس نے ناجائز طریقہ سے مال کمایا اور ناحق خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے ذلت کے گھر میں اتارے گا بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں جہاں انہیں قیامت کے دن آگ ہی ملے گی۔بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۰۷۷ جہاں تک ہو سکے دنیا کے افکار سے فارغ رہو، اس واسطے کہ جس کی سب سے بڑی پریشانی دنیا ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد کے نظام کو بکھیر دے گا اور فقر وفاقہ کو اس کے سامنے رکھ دے گا اور جس کی سب سے بڑی پریشانی آخرت ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کو سمیٹے گا اور مالداری وغنا کو اس کے دل میں ڈال دے گا، اور جس بندے نے بھی اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف لگا دیا تو اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دل محبت ورحم سے اس کی طرف پھیر دے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف ہر بھلائی میں جلدی فرمائیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۷۸ تین آدمی بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے اپنے کپڑے دھوئے اور ان کپڑوں کے سوا اور کپڑے اس کے پاس نہ تھے، ایک وہ شخص جس کے چولہے پر دو ہنڈیاں نہ دھری گئیں، ایک وہ شخص جس نے پینے کی کوئی چیز مانگی اور اس سے یہ نہیں پوچھا گیا: تمہیں کونسا مشروب چاہیے؟ابو الشیخ فی الثواب عن ابی سعید

تشریح: کپڑوں کا ایک ہی جوڑا رکھنا اس وقت کی بات ہے جب چیزوں کی قلت تھی اور دو ہنڈیوں کا نہ چڑھانے سے مراد فضول اور چٹ پٹے کھانوں کی کثرت سے بچنا ہے، ایک قسم کا مشروب سے بتانا یہ مقصود ہے کہ تعیش سے بچو سادگی کی زندگی اختیار کرو۔

۶۰۷۹ کسی فاجر شخص کی کسی نعمت پر ہرگز حسرت نہ کرنا اس لیے کہ اس کے واسطے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک قتل کرنے والا ہے جو مرے گا نہیں۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۸۰ مال واہل میں کثرت ووسعت سے روکا گیا ہے۔مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۰۸۱ دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ،طبرانی فی الکبیر، حاکم عن سلمان،البزار عن ابن عمر

۶۰۸۲ دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور قحط ہے جب وہ دنیا سے جدا ہوگا تو جیل خانہ اور قحط سے جدا ہوگا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء، حاکم عن ابن عمر

دنیا ملعون ہے

۶۰۸۳ دنیا پر لعنت اور جو کچھ اس میں (سوائے چند چیزوں کے) ہے ملعون ہے البتہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔حلیة الاولیاء، والضیاء عن جابر

۶۰۸۴ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ملعون ہے مگر صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اس کے قریب کرے اور عالم اور طالب علم۔

ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ،بخاری، مسلم، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۶۰۸۵ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے اس پر بھی لعنت !مگر صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اس کے قریب کرے اور عالم اور طالب علم۔

ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۰۸۶ دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں،اور اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں،اور اس کے لیے وہ جمع کرتا ہے جس کی عقل نہیں۔

مسند احمد، بیھقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہ،بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود،موقوفاً

۶۰۸۷ دنیا پر لعنت ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر صرف نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا یا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔

البزار عن ابن مسعود

۶۰۸۸ دنیا پر لعنت اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی جائے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۸۹ دنیا محمد (ﷺ) اور آل محمد کے لیے مناسب نہیں۔ابو عبدالرحمن السلمی فی الزھد عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۶۰۹۰ کسی مؤمن کے لیے دنیا درست نہیں ہوسکتی، کیسے درست ہو جبکہ وہ اس کے لیے قید خانہ اور آزمائش کا سبب ہے۔

ابن لال عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۶۰۹۱ دنیا سے بے رغبت ہوجا اللہ تجھے پسند کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اسے چھوڑ دے لوگ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔

ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن سھل بن سعد

۶۰۹۲ لوگوں میں سب سے بڑا زاہد وہ ہے جو قبروں اور بوسیدگی کو نہ بھولے،اور دنیا کی سب سے فضیلت والی زینت وزیبائش کو ترک کردے، اور باقی رہنے والی (زندگی) کو فنا ہوجانے والی پر فوقیت دے اور آئندہ کل کو اپنے دنوں میں شمار نہ کرے،اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرے۔

بیھقی فی شعب الایمان عن الضحاک مرسلاً

۶۰۹۳ جب تم میں سے کوئی اس شخص کو دیکھے جسے مال اور پیدائش میں اس پر فضیلت حاصل ہے تو وہ اس شخص کو دیکھے جو اس سے کم (درجہ) ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:..... ورنہ وہ شخص ناشکری کرے گا اور سمجھے گا مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہی کیا ہے اس پر شکر کروں؟

۶۰۹۴ سب سے افضل مؤمن وہ ہے جس سے بے رغبتی ہو۔فردوس عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی دنیا کی کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو۔

۶۰۹۵ اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی، اور یہ یقین کرلیا کہ جو کچھ میں لے کر آیا وہ آپ کی طرف سے برحق ہے، تو اس کا مال اور اولاد کم کر اور اپنی ملاقات اس کے لیے پسندیدہ کردے، اور اسے جلد موت عطا فرما، اور جو نہ مجھ پر ایمان لایا نہ میری تصدیق کی، اور نہ یہ یقین کیا کہ جو میں لے کر آیا وہ آپ کی طرف سے حق ہے تو اس کی اولاد و مال بڑھادے اور اس کی عمر لمبی کردے۔

ابن ماجه عمرو بن غيلان الثقفي، طبراني في الكبير عن معاذ

تشریح:...... یہ دعا کچھ مخصوص لوگوں کے لیے تھی، اس دور میں کوئی بھی اس دعا کا متحمل نہیں۔

۶۰۹۶ اے اللہ! جو آپ پر ایمان لایا اور یہ گواہی دی کہ میں آپ کا رسول ہوں، تو اپنی ملاقات اس کے لیے محبوب کردے، اور موت (کی سختی) اس کے لیے آسان فرما، دنیا اس کے لیے کم کر، اور جو آپ پر ایمان نہیں لایا اور نہ یہ گواہی دی کہ میں آپ کا رسول ہوں تو اپنی ملاقات اس کے لیے پسندیدہ نہ فرما، اور نہ موت اس کے لیے آسان فرما، اور اس کی دنیا زیادہ کر۔ طبراني في الكبير عن فضالة بن عبيد

۶۰۹۷ جب تم یہود یا نصاریٰ میں سے کسی کے لیے دعا کرو تو (یوں) کہو اللہ تعالیٰ تیری اولاد اور مال میں اضافہ فرمائے۔

ابن عدي في الكامل وابن عساكر عن ابن عمر رضي الله عنه

۶۰۹۸ انسان سے جو (فضلہ) خارج ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال بنایا ہے۔

مسند احمد، طبراني في الكبير، بيهقي في شعب الايمان عن الضحاک بن سفيان

۶۰۹۹ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو قلیل بنایا ہے اور اس سے باقی بچا بھی تھوڑا ہے جیسے کسی کھڈ میں سایہ دار جگہ پر پانی ہو جس میں سے صاف پانی پی لیا جائے، اور گدلا باقی رہ جائے۔ ابن عساكر عن ابن مسعود

۶۱۰۰ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا پیدا فرمائی تو اس سے اعراض کیا اور اپنے ہاں اس کی بے قدری کی وجہ سے اسے دیکھا نہیں۔

ابن عساكر عن علي بن الحسين، مرسلاً

دنیا کی بے وقعتی

۶۱۰۱ اللہ کی قسم! البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے جتنا۔ (یہ بکری کا مردار بچہ جس کے کان چھوٹے چھوٹے ہیں) یہ تمہارے ہاں بے قدر و ذلیل ہے۔ مسند احمد، مسلم ابو داؤد عن جابر

۶۱۰۲ اللہ تعالیٰ نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں فرمائی جو دنیا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں (ذلیل) ناپسندیدہ ہو، اور اس سے بغض کی وجہ سے، جب سے اسے پیدا کیا (رحمت بھری نگاہ سے) نہیں دیکھا۔ حاكم في التاريخ عن ابي هريرة رضي الله عنه

۶۱۰۳ اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا (اس وقت سے) اس سے اعراض کیا، پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں نے تجھے اپنے بروں لوگوں میں ہی اتارا۔ ابن عساكر عن ابي هريرة رضي الله عنه

تشریح: اللہ تعالیٰ کے بہت سے نیک بندوں کو بھی دنیا ملی، جیسے حضرت داؤد و سلیمان، یوسف و خاتم النبیین صلی اللہ علی نبینا وعلیہم اجمعین کو عطا ہوئی اور بہت سے صحابہ کرام کو بھی جیسے حضرت یوشع بن نون، حضرت طالوت، حضرت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین، لیکن ان لوگوں نے بقول امام شافعی رحمہ اللہ "جعلوها لجة واتخذوا صالح الاعمال فيها سفناً" اسے گہرا دریا سمجھا اور نیک اعمال کو کشتیاں بنالیا، اس واسطے ضروری ہے کہ دنیا سے نباہ کے لیے نیک اعمال جو سنت نبوی کے مہر زدہ اور تصدیق شدہ ہوں اختیار کیے جائیں۔

۶۱۰۴ اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو جس سے محبت کرتا ہے دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جس طرح تم اپنے مریض کو خوف کی وجہ سے (ناموافق) کھانے اور پینے سے محفوظ رکھتے ہو۔ مسند احمد عن محمود بن لبيد، حاكم عن ابي سعيد

۶۱۰۵ بندہ کی جب (بنیادی) پریشانی آخرت ہوتو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد (کواس کے لیے) کافی کر دیتا ہے اور غناو مالداری کواس کے دل میں رکھ دیتا ہے وہ صبح وشام غنی رہتا ہے، اور جب بندے کا سب سے بڑا غم دنیا بن جائے تو اس کی جائیداد کو بکھیر دیتا ہے اور فقر و فاقہ کو اس کے سامنے لاکھڑا کرتا ہے وہ صبح وشام محتاج ہی رہتا ہے۔ مسند احمد فی الزھد عن الحسن، مرسلاً

۶۱۰۶ ہر چیز کے لیے ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال کی کثرت ہے۔ ترمذی، حاکم عن کعب بن عیاض

۶۱۰۷ ان درھم ودینار نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود، ابو داؤد عن ابی موسیٰ

۶۱۰۸ تم میں سے کسی ایک کے لیے دنیا میں اتنا (مال وسامان) کافی ہے جتنا سوار کا توشہ ہوتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن خباب

۶۱۰۹ مال جمع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک خادم اور ایک سواری کافی ہے۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ھاشم بن عتبہ

۶۱۱۰ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو انتہائی خوبصورت شکل وصورت میں بھیجا اس سے بڑھ کر جس میں وہ میرے پاس آئے تھے تو وہ کہنے لگے: اے محمد! (ﷺ) اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے فرمار ہے ہیں کہ میں نے دنیا کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ کڑوی اور پراگندہ ہوجا اور میرے دوستوں کے لئے تنگ اور سخت ہوجا تا کہ وہ میری ملاقات پسند کریں اس واسطے کہ میں نے اسے اپنے دوستوں کے لئے قید خانہ اور دشمنوں کے لئے جنت بنایا ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان، عن قتادۃ بن النعمان

۶۱۱۱ خبردار! عیش پرستی سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے (پرہیز گار اور حدود اللہ سے واقف) بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔

مسند احمد، بیھقی فی شعب الایمان عن معاذ

استاذِ محترم مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب کا ارشاد ہے، "زیبائش، آرائش حرام نہیں لیکن نمائش حرام ہے" انسان رنگ برنگے کھانے وہیں کھاتا ہے جہاں اسے کوئی دیکھنے والا ہو اندھیری رات میں اگر کسی کو بھوک لگے تو وہ کیا کرے گا؟ اسی طرح جنگل میں تھکا ماندہ شخص کون سی ڈش کھائے گا؟ میں انسان جب کسی فائیو سٹار ہوٹل میں پہنچتا ہے تو کہتا ہے: ایک بریانی، ایک تکہ، ایک کوفتہ، ایک دہی، ایک چپاتی، ایک سلاد، ایک سویٹ ڈش ایک چاول وغیرہ

۶۱۱۲ سونے اور چاندی (کی کثرت) کے لئے ہلاکت ہو۔ مسند احمد عن احل، بیھقی فی شعب الایمان عن عمر

۶۱۱۳ دنیا چھوڑنا بڑے صبر کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار توڑنے سے سخت ہے۔ فردوس عن ابن مسعود

۶۱۱۴ دنیا سے لگاؤ ہر برائی کی بنیاد ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن الحسن

تھوڑے پر قناعت

۶۱۱۵ دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی مالک الاشعری

۶۱۱۶ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو دنیا سے بے رغبت ہو اور آخرت کی رغبت رکھنے والا ہو۔ بیھقی فی الشعب عن الحسن، مرسلاً

۶۱۱۷ دنیا، دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو، جس نے اپنی ضرورت سے زائد دنیا حاصل کی تو اس نے اپنی موت لی، جبکہ اسے معلوم نہیں۔

ابن لال عن انس رضی اللہ عنہ

۶۱۱۸ دو درھم والے کا حساب، ایک درھم والے سے سخت ہوگا اور دو دینار والے کا حساب ایک دینار والے سے سخت تر ہوگا۔

حاکم فی تاریخہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ذر، موقوفا

تشریح: چاندی سے ڈھالے ہوئے سکے کو درھم اور سونے سے ڈھالے ہوئے کو دینار کہتے ہیں۔

۶۱۱۹ (انسان) اس وقت تک زاہد نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ متواضع ہوجائے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۱۲۰ میرے رب (اللہ تعالیٰ) نے مکہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا کر میرے سامنے پیش کیا، تو میں نے عرض کی: اے میرے رب نہیں، لیکن میں

ایک روز سیر اور ایک روز بھوک سے رہوں، جب میں خالی پیٹ ہوں گا تو آپ کی طرف زاری کروں گا، اور آپ کو یاد کروں گا، اور جب سیر ہوگا تو آپ کی تعریف اور شکر کروں گا۔ مسند احمد، ترمذی، عن ابی امامة

۶۱۲۱ غنا ولا پرواہی یہ ہے کہ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامیدی ہو۔ حلیة الاولیاء القضاعی عن ابن مسعود

۶۱۲۲ غنا یہ ہے کہ لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے مایوسی ہو جائے، تم میں سے جو دنیا کی کسی لالچ کی طرف چلے تو وہ آہستہ چلے۔ العسکری فی المواعظ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۱۲۳ غنا یہ ہے کہ لوگوں کی چیزوں سے مایوسی ہو، خبردار لالچ سے بچنا اس واسطے کہ وہ موجود محتاجی ہے۔ العسکری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۱۲۴ (گھر میں) ایک بستر مرد کے لیے ایک اس کی عورت کے واسطے اور تیسرا مہمان کے لیے ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن جابر

تشریح: مراد یہ ہے کہ دنیا کی چیزوں کی کمی کرو کثرت سے بچو۔

۶۱۲۵ دنیا کی ذلت ورسوائی آخرت کی ذلت سے ہلکی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن الفضل

۶۱۲۶ ہر وہ چیز جو گھر کے سائے روٹی کے چھلکے اور اتنے کپڑے سے زائد ہو جس سے انسان اپنی شرمگاہ چھپائے، اور پانی سے زائد ہو اس میں انسان کا کوئی حق نہیں۔ مسند احمد عن عثمان

دنیا مسافر خانہ ہے

۶۱۲۷ دنیا میں ایسے رہ جیسے تو کوئی مسافر یا راہ عبور کرنے والا ہے۔ بخاری عن ابن عمر، مسند احمد ترمذی اور ابن ماجہ میں ان الفاظ کا اضافہ ہے اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔

۶۱۲۸ نہ میں دنیا کا اور نہ دنیا میری، میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے کہ گویا ہم ایک ساتھ دوڑ رہے ہیں۔ الضیاء عن انس

۶۱۲۹ دینار اور درھم کا بندہ ملعون ہے۔ ترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۶۱۳۰ اگر تمہیں دنیا کے بارے اتنا معلوم ہو جائے، جو میں جانتا ہوں تو تمہارے دل اس سے راحت حاصل کرلیں گے۔ بیہقی فی الشعب عن عروة، مرسلاً

تشریح: یعنی پھر تم مشقت کرنا چھوڑ دو کہ جس راہ سے آدمی عموماً سفر کرتا ہے تو اس کے نشیب وفراز یمین وشمال وہاں کے خدوخال سے واقف ہوتا ہے اسے وہاں سے گزرتے اتنا اچنبھا نہیں ہوتا جتنا ناواقف کو ڈر وتعجب ہوتا ہے۔

۶۱۳۱ اگر تمہیں وہ چیزیں پتہ لگ جائیں جو تمہارے لیے ذخیرہ کی گئی ہیں تو جو چیز تم سے روک لی گئی ہیں ان پر افسوس نہ ہو۔ مسند احمد عن العرباض

تشریح: ایک شخص کو معلوم ہے کہ مجھے انعام میں گاڑی ملنے والی ہے اور پہلے موٹر سائیکل ملنے والی تھی لیکن نہیں دی گئی، تو اس پر اسے کوئی غم نہ ہوگا بلکہ اتنی خوشی ہوگی کہ وہ معمولی غم اس کے سامنے ہیچ ہوگا۔

۶۱۳۲ اگر دنیا کی اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی قدر ومنزلت ہوتی جتنی مچھر کے پر کی ہے تو کافر کو ایک گھونٹ پانی نہ پلاتے۔ ترمذی والضیاء عن سہل بن سعد

جب بے قدر ہے تو اسی وجہ سے کافر کو دے رکھی ہے اور مؤمن کے لئے ناپسند کی، جنت کی وقعت ہے اور وہ مؤمن کو عطا کی، کافر کو اس سے محروم رکھا۔

۶۱۳۳ اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کے ذلیل ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو ایک عورت نے قتل کیا۔ بیہقی فی الشعب عن ابی

تشریح: اس وقت کے بادشاہ نے ایک عورت سے شادی کی جس کی ایک لڑکی تھی، بادشاہ اس پر فریفتہ ہوا آپ نے فرمایا: اس لڑکی سے تمہاری شادی درست

نہیں حرام ہے، بادشاہ کی دولت وحشمت دیکھ کرلڑکی بھی بے قابو ہوئے جارہی تھی، کہنے لگی مجھے تو بس "یحیٰ" کا سر چاہیے۔ چنانچہ اس ظالم نے اللہ تعالیٰ کے اس معصوم بندے کا ناحق سر قلم کروادیا۔ یحیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے اتنا روتے تھے کہ ان کے رخساروں پر آنسوؤں کی نالیاں بن گئی تھیں۔

۶۱۳۴ تم میں سے ایک شخص کے لیے اتنا (سامان) کافی ہے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے۔ ابن ماجہ عن سلمان

۶۱۳۵ تم میں ایک آدمی کے لیے دنیا میں سے ایک خادم اور سواری کافی ہے۔ مسند احمد، نسائی، الضیاء عن بریدۃ

۶۱۳۶ دنیا، آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی سمندر کی طرف جائے اور اس میں اپنی انگلی ڈبوئے تو جتنا پانی اس کی انگلی سے لگے گا وہی دنیا کی حیثیت ہے۔ حاکم عن المستورد

۶۱۳۷ دنیا نے آخرت سے اتنا ہی (حصہ) لیا ہے جتنا ایک سوئی جو سمندر میں لگائی جائے تو اس کے ساتھ سمندر کا جو پانی لگتا ہے۔
طبرانی فی الکبیر عن المستورد

۶۱۳۸ دنیا کی حیثیت آخرت کے مقابلہ میں اتنی ہے جیسا تم میں کا کوئی اپنی اس انگلی کو سمندر میں ڈبوئے پھر دیکھے اس کے ساتھ کتنا پانی لگتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن المستورد

۶۱۳۹ مجھے تم پر فقر وفاقہ کا خوف نہیں لیکن مال کی کثرت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا خوف ہے (اسی طرح) مجھے تم پر غلطی خوف نہیں لیکن قصداً غلطی کرنے کا خوف ہے۔ حاکم، بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۴۰ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے بے رغبتی، اور پیٹ وشرمگاہ کی پاکدامنی سے بڑھ کر افضل کسی زینت سے مزین نہیں کیا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

تشریح: دنیا کی بے رغبتی ہر ایک کا کام نہیں، شرمگاہ اور پیٹ کو بچانا بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور خوف سے ممکن ہے ورنہ لغزشوں سے کئی پھسل کر رہ گئے۔

۶۱۴۱ جس کسی سے بھی دنیا روکی گئی تو اس کے لیے کوئی بہتری ہی ہوگی۔ فردوس عن ابن عمر

۶۱۴۲ میرا اور دنیا کا کیا تعلق؟ میں تو اس سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت تلے سایہ میں ستانے کے لیے ٹھہرے اور پھر اسے چھوڑ کر چل پڑے۔
مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، الضیاء عن ابن مسعود

مالداری پر آخرت میں حسرت

۶۱۴۳ ہر مالدار قیامت کے روز چاہے گا کہ اسے اتنی دنیا دی جاتی جس سے وہ اپنی بھوک مٹا سکتا۔ ھناد عن انس

۶۱۴۴ جو بندہ یہ چاہے کہ اس کا دنیا میں ایک درجہ بلند ہو اور وہ بلند ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ آخرت میں اس کا ایک درجہ اس سے بڑا اور طویل کم کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن سلمان

تشریح: یعنی تکبر کرکے خودسری سے ایسا کرے، باقی رتبہ جسے دنیا میں خدا دیتا ہے وہ فروتنی کو دل میں جا دیتا ہے۔

۶۱۴۵ مال کی کثرت (چاہنے) والے ہی قیامت کے روز سب سے کم درجہ ہوں گے۔ الطیالسی عن ابی ذر

۶۱۴۶ جس نے اپنی دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا، اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا، سو تم باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر فوقیت دو۔ مسند احمد، حاکم، عن ابی موسیٰ

۶۱۴۷ جس نے دنیا کی کسی گمشدہ چیز پر افسوس کیا تو وہ ایک ہزار سال کی مسافت جہنم کے قریب ہو گیا اور جس نے آخرت کی کسی فوت شدہ چیز پر افسوس کیا تو ایک ہزار سال کی مسافت جنت کے قریب ہو گیا۔ الرازی فی مشیخۃ عن ابن عمر

۶۱۴۸ جو (آخرت کو بھول کر) دنیا میں گھسا تو وہ جہنم میں گھس رہا ہے۔ بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۴۹ جو دنیا سے بے رغبت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھنے کے علم سکھائے گا، بغیر کسی کی رہنمائی کے ہدایت دے گا، اسے بصیرت افروز بنادے گا اور اس کے دل کے اندھے پن کو دور کردے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن علی

تشریح: یاد رکھیں! یہ حدیث منسوخ ہو گئی "تعلموا القران وعلموہ" اور علم کے فضائل میں جو دیگر روایات ہیں اس واسطے کہ محض گوشہ

نشینی اور ترک دنیا سے اگر علم ہدایت اور بصیرت حاصل ہوتی تو جاہل صوفیا گمراہ نہ ہوتے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ روح کی تجلی کو تجلی حق سمجھ کر ۳۰ سال تک پوجتے رہے، اس لیے قرآن وحدیث سے اعراض کر کے یکسو ہو جانا کھلم کھلا الحاد اور بے دینی ہے ہاں ان کو سامنے رکھ کر کوئی کسی ڈگر چلا اور راہ میں کہیں بہک گیا تو چونک جائے گا یا زیادہ نہیں بھٹکے گا۔

۶۱۵۰ دنیا اور اس کی (ضرورت سے زائد) چیزوں کو چھوڑ دو۔ حلیۃ الاولیاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۱۵۱ جو بھی پانی پہ چلے گا کیا اس کے قدم تر نہ ہوں گے؟ اسی طرح (حد سے زیادہ) دنیا دار شخص (کبیرہ) گناہوں سے محفوظ نہیں رہتا۔ بیھقی فی شعب الایمان عن انس

۶۱۵۲ (زیادہ) جائیداد نہ بناؤ ورنہ دنیا میں مشغول ہو جاؤ گے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم، عن ابن مسعود

۶۱۵۳ دنیا کے ذکر میں اپنے دلوں کو مشغول نہ کرو۔ بیھقی فی شعب الایمان، عن محمد بن النضر الحارثی، مرسلاً

۶۱۵۴ اغنیاء (دنیادار مالداروں) کے پاس کم آیا کرو۔ جن کے مال نے ان کے دلوں میں اکڑ پیدا کر دی ہو (اس واسطے کہ یہ اس کے لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بے قدری کرنے لگ جاؤ)۔ ابن عساکر، بیھقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن الشخیر

۶۱۵۵ دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کے روز سب سے زیادہ بھوک والے ہوں گے۔ ابن ماجہ حاکم عن سلمان

۶۱۵۶ دنیا میں سیرابی والے قیامت کے روز بھوک والے ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۱۵۷ اے سعد! میں کسی شخص کو (غنیمت کا مال) دیتا ہوں، جبکہ اس کے علاوہ دوسرا شخص مجھے زیادہ پسند ہوتا ہے (میں اسے اس وجہ سے دیتا ہوں) کہیں اسے اللہ تعالیٰ منہ کے بل جہنم میں نہ گرا دے۔ بخاری مسلم ابو داؤد عن سعد

تشریح: آپ علیہ السلام کے زمانہ کے منافقین کو برا بھلا نہیں کہا جاتا تھا، بہت سے لوگ آپ سے مال لینے آپہنچتے جن کا تعلق اگرچہ منافقوں سے نہ ہوتا لیکن مال کے حریص ہوتے آپ انہیں اس لیے دیدیتے کہ کہیں انہیں بدزبانی کی وجہ سے آخرت میں سزا نہ ہو، یہاں بھی اسی طرح کے ایک شخص کو دے کر حضرت سعد سے فرمایا تم پریشان نہ ہو کہ مجھے نہیں ملا اور اسے عطا کر دیا۔

۶۱۵۸ میں بعض مردوں کو دے دیتا ہوں جبکہ ان کے علاوہ لوگ مجھے زیادہ عزیز ہیں (میں ایسا) اس خوف سے (کرتا ہوں) کہ کہیں (آخرت میں) وہ جہنم میں اوندھے منہ نہ گرا دیئے جائیں۔ مسند احمد، نسائی عن سعد

۶۱۵۹ دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تعالیٰ محبوب بنا لے گا اور رہے لوگ تو ان کی طرف یہ (چیزیں) پھینک دے وہ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

دنیا جمع کرنے کی لالچ اور حرص خطرناک ہے

۶۱۶۰ ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو پاکدامن کو گھٹا دے۔ فردوس عن ابی سعید

۶۱۶۱ میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے یہ سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ بحرین سے کوئی سامان لے کر آرہے ہیں سو خوش ہو جاؤ اور جو تمہیں میسر ہو جائے اس کی امید رکھو، اللہ کی قسم! تمہارے متعلق فقر وفاقہ کا زیادہ اندیشہ نہیں، لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ دنیا تمہارے لیے ایسے ہی پھیلا دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کے لیے پھیلا دی گئی تھی، اور تم بھی اس میں اسی طرح ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی حرص کرنے لگو گے جیسے انہوں نے کی، اور یہ دنیا تمہیں ایسے ہی ہلاک کر دے گی جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن عمرو بن عوف

۶۱۶۲ اپنے ڈکار کم کر اس واسطے کہ دنیا میں زیادہ سیر ہونے والے آخرت میں زیادہ بھوک والے ہوں گے۔ حاکم عن ابی جحیفۃ

تشریح: جان بوجھ کر ڈکار لینا بہت بری عادت ہے، جن لوگوں کو ریح یا قبض رہتا ہو یا وہ حلقوم تک کھانے کے عادی ہوں انہیں اس کا زیادہ عارضہ رہتا ہے۔ ریح کا علاج یہ ہے کہ کھانے سے پہلے معمولی سا پانی پی لیں اور تھوڑا سا درمیان میں، بعد میں پانی پینا بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ ہے، قبض کا علاج یہ ہے کہ بادی اور ثقیل اشیاء استعمال نہ کریں، چھلکے والی تمام چیزیں ثقیل ہیں، ہر کھانے کے بعد چہل قدمی اور صبح کی سیر ضرور کریں

جتنی آپ کی زندگی ہوگی عافیت سے گزرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں ''فطرتی ونفسیاتی باتیں''۔

۶۱۶۳ دنیا میں زیادہ پیٹ بھرنے والے آخرت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔ الحلیہ عن سلمان

۶۱۶۴ اللہ تعالیٰ مؤمن کو دنیا سے، مریض کو (ناموافق) کھانے سے اس کے گھر والوں سے زیادہ پرہیز کرانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ آزمائش کے ذریعہ مؤمن کی اس سے زیادہ دیکھ بھال کرتا ہے جتنی ایک والد اپنے بیٹے کی بھلائی کے ذریعہ دیکھ بھال کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیة والضیاء عن حذیفة

۶۱۶۵ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے زکوٰۃ دلوانے اور نماز قائم کرانے کے لیے مال (کومختلف شکلوں میں) نازل کیا ہے اگر انسان کی ایک وادی (سونے کی) ہوتی تو یہ چاہتا کہ دوسری بھی ہو، اور اگر اس کی دو وادیاں ہوتیں تو یہ چاہتا کہ ان دو کے ساتھ تیسری بھی مل جائے (تو ان چیزوں سے یہ سیر نہ ہوگا) انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی اور پھر اللہ تعالیٰ تو اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی واقد

۶۱۶۶ بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے تو جس کسی کو اس کی حلال چیز مل گئی، تو اس کے لیے اس میں برکت دی جائے گی، اور بہت سے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں جبکہ قیامت کے روز ان کے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمرة بنت الحارث

۶۱۶۷ میں تم سے پہلے تمہارا آگے پہنچنے والا ہوں، اور تمہاری گواہی دینے والا ہوں اور تمہارے وعدے کی جگہ حوض (کوثر) ہے اور اللہ کی قسم! میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ابھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، اگرچہ (میرے پاس) مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں اللہ کی قسم! مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ گے لیکن اس بات کا اندیشہ ہے کہ دنیا میں سبقت کرنے لگ جاؤ گے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن عقبه بن عامر

۶۱۶۸ اے ابن خطاب! کیا تمہیں شک ہے وہ لوگ (جو ہلاک ہوئے) ایسے تھے کہ ان کی پاک چیزیں دنیا میں ہی انہیں جلد دیدی گئیں۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ابو داؤد ترمذی عن عمر

۶۱۶۹ کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ انہیں دنیا ملے اور ہمارے لیے آخرت ہو۔ بخاری مسلم، ابن ماجه عن عمر

تشریح:...... یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب آپ علیہ السلام نے تمام ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی تھی آپ بالاخانے میں تشریف فرما تھے، حضرت بلال کی اجازت کے بغیر کوئی اندر نہیں آسکتا تھا حضرت عمر حاضر ہونے کے لیے اجازت مانگ رہے تھے اندر آئے آپ بان کی چارپائی پر بیٹھے تھے جسم مبارک پر نشان پڑے دیکھ کر عرض کی یارسول اللہ! قیصر وکسریٰ شاہان عجم اتنی عیش وعشرت کی زندگی بسر کریں اور آپ خاتم النبین ہو کر ننگی چارپائی پر آرام کریں ہمیں یہ گوارہ نہیں تو اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۱۷۰ دینار و درھم اور بھوک کا بندہ ہلاک ہوا اگر اسے دیا جائے تو راضی رہے اور اگر محروم رکھا جائے تو ذلیل وسرنگوں ہو، اور جب اس کے کانٹا چبھے تو کوئی اس کا پھانس نکالنے والا نہ ہو، خوشخبری ہو اس بندے کے لیے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے گھوڑے کا سر (باگ سے) پکڑا ہوا ہے اس کا سر پراگندہ اور اس کے پاؤں (چل چل کر) غبار آلود ہیں اس کی ذمہ داری اگر حفاظت کرنے پر لگادی جائے تو حفاظت کرنے پر لگا رہے، اور اگر لشکر کے پیچھے چلنے کو کہا جائے تو لشکر کے پیچھے ہی رہے (اس کی حالت یہ ہے کہ) اگر وہ اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ ملے اور اگر کوئی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے۔ بخاری، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۱۷۱ ایک بہت بڑا گناہ ہے جس کی لوگ اللہ تعالیٰ سے بخشش نہیں مانگتے اور وہ دنیا کی محبت ہے۔ فردوس عن محمد بن عمير بن عطارد

۶۱۷۲ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں کا ایک شخص صبح کو ایک جوڑا اور شام کو دوسرا جوڑا پہنے گا اور (کھانے میں) اس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جائے گا دوسرا (جو خالی ہو جائے گا) اٹھالیا جائے گا، اور (پردے لٹکا کر) تم اپنے گھروں کو ایسے چھپالو گے جیسے کعبہ کو چھپایا جاتا ہے تم اس دن کی نسبت سے آج بہتر ہو۔ ترمذی عن علی

تشریح:...... یہاں بھی مقصود یہ ہے کہ تعیش اور مال کی کثرت سے بچو، اور ضرورت سے زائد چیزیں گھروں میں نہ رکھو۔

۶۱۷۳...... میرا اور دنیا کا کیا واسطہ، میرا اور دنیا کا کیا تعلق والرقم۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۶۱۷۴ میرا اور دنیا کا کوئی لگاؤ نہیں، میرا اور اس کا کیا واسطہ۔ ابو داؤد عن ابن عمر

عیش و تنعم سے احتراز

۶۱۷۵ اے عائشہ! اس (رنگدار پردے) کو ہٹا دو اس واسطے کہ میں جب بھی آتا ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آجاتی ہے۔
مسند احمد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۱۷۶ اللہ تعالیٰ کی دنیا میں زہد سے بڑھ کر کسی افضل شے سے عبادت نہیں کی گئی۔ ابن النجار عن عمار بن یاسر

۶۱۷۷ میرا اور دنیا کا کیا لگاؤ، میرا اور دنیا کا کیا تعلق، مجھے کیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری اور دنیا کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی سوار گرمی کے دن میں چلتے چلتے دن کی ایک گھڑی کے لیے کسی درخت تلے سائے میں بیٹھ کر پھر چل پڑے اور اس سائے کو چھوڑ دے۔
مسند احمد، حاکم عن ابن عباس

۶۱۷۸ جس نے تمام غموں کا ایک غم یعنی آخرت کا غم بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام غموں میں کفایت کرے گا، اور دنیا کے احوال کی جسے کئی پریشانیاں ہوگئیں تو وہ دنیا کی جس وادی میں بھی مرگیا اللہ تعالیٰ کو اس کی پروا نہیں۔ ابن ماجہ عن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۱۷۹ فاطمہ! (بیٹی) کیا تم اس بات پر خوش ہوگی کہ لوگ کہیں کہ محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ کے ہاتھ میں (جہنم کی) آگ کی زنجیر ہے؟
مسند احمد نسائی، حاکم عن ثوبان

۶۱۸۰ یہ (سونے کا ہار) فلاں شخص کے پاس لے جاؤ اور فاطمہ کے لیے یمنی کپڑے کا بنا ہوا ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ، اس واسطے کہ وہ میرے گھر والے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ اپنی دنیا کی زندگی میں ہی اپنی اچھی چیزیں کھالیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ثوبان

۶۱۸۱ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو دنیا کے کام اس کے لیے بند کردیتا ہے اور آخرت کے کام آسان کردیتا ہے۔ فردوس عن انس

تشریح: یعنی دنیا کے کام کرنا اس کے لیے مشکل ہوتے ہیں جبکہ آخرت کے اعمال کرنے میں اسے کوئی تکان و مشقت نہیں ہوتی، ایسا نہیں کہ اس کا معاش بند ہوجاتا ہے جیسا لوگ سمجھتے ہیں!

مال و اسباب کی کثرت غفلت کا سبب ہے

۶۱۸۲ مجھے تمہارے بارے جس بات کا خوف ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کی چمک دمک اور اس کی زیب و زینت کا دروازہ کھل جائے گا، بات یہ ہے کہ بھلائی کسی برائی کو جنم نہیں دیتی، اور موسم بہار ایسی نبات اگاتا ہے جسے کھا کر حیوان کا پیٹ پھولا کر ماردیتا ہے یا مرنے کے قریب کردیتا ہے البتہ سبزہ کھانے والے چوپائے وہ اتنا کھاتے ہیں یہاں تک کہ ان کی کوکھیں بھر جاتی ہیں (زیادہ کھانے کی وجہ سے وہ اٹھ نہیں پاتے) اور سورج کی طرف منہ کرکے بیٹھ جاتے ہیں تو ان کا پیٹ خراب ہوجاتا ہے اور وہ پیشاب کرنے لگ جاتے ہیں پھر وہ چرتے ہیں اور یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے اور بہترین مال مسلمان کا ہے جسے وہ مسکین، یتیم اور مسافر کو دے سو جس نے اس کو اس کے حق (طریقے) سے لیا، اور حق میں صرف کیا، تو یہ اچھی امداد ہے، اور جس نے اسے ناحق (طریقے) سے لیا، تو وہ اس شخص جیسا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو اور وہ (مال) اس کے برخلاف قیامت کے روز گواہ ہوگا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی سعید

۶۱۸۳ انسان کے (ہضم شدہ) کھانے کو دنیا کی مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے دیکھو جو (فضلہ) انسان سے خارج ہوتا ہے اگر اس نے مسالے اور نمک ڈالے تو اب ان کا کیا انجام ہوا۔ ابن حبان، طبرانی فی الکبیر عن ابی

۶۱۸۴ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال انسان کے (ہضم شدہ) کھانے سے دی ہے اور انسان کے (ہضم شدہ) کھانے کی مثال دنیا سے دی ہے جس میں اس نے مسالے اور نمک ڈالا ہو۔ ابن المبارک، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی

۶۱۸۵ انسان سے جو (فضلہ) خارج ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال قرار دیا ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن الضحاک بن سفیان

۶۱۸۶ ... جس کا سارا غم آخرت بن جائے تو اللہ تعالیٰ غنا و لاپروائی کو اس کے دل میں پیدا کردے گا، اس کی حالت کو یکجا کردے گا، اور دنیا سرنگوں

ہوکراس کے پاس آئے گی، اور جس کا سارا غم دنیا ہوا اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں اور اس کی حالت کو منتشر کردیتا ہے اور دنیا (بھی) اسے وہی ملتی ہے جو اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۱۸۷ جس کی آخرت کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حالت بہتر بنا دیتا ہے اور غنا کو اس کے دل میں پیدا فرمادیتا ہے، اور دنیا سرنگوں ہوکر اس کے پاس آتی ہے، اور جس کی نیت دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو بکھیر دیتا ہے اور فقر وفاقہ کو اس کے سامنے رکھ دیتا ہے، اور اسے دنیا بھی وہی ملتی ہے جو اس کے لیے لکھ دی گئی۔ابن ماجہ عن زید بن ثابت

۶۱۸۸ ......ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ غنا مال کی کثرت کا نام ہے، غنا تو دل کا غنا ہے اور محتاجی دل کی محتاجی ہے جس کے دل میں غنا ہوگا تو دنیا کی کوئی مصیبت اسے تکلیف نہیں دے گی، اور جس کے دل میں محتاجی ہوگی، تو دنیا کی جو چیز بھی اسے زیادہ دی گئی اسے مالدار نہ بنائے گی نفس کو تو اس کی خودغرضی نقصان پہنچاتی ہے۔نسائی، ابن حبان عن ابی ذر

۶۱۸۹ تین چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں (کہ وہ برحق ہیں) صدقہ کرنے سے کسی کا مال نہیں گھٹتا، جس پر کوئی ظلم ہوا اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا، اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے اور میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اسے یاد کرلو، دنیا (سے فائدہ اٹھانا) تو چار آدمیوں کے لیے مناسب ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا، اور وہ اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی جانتا ہے تو ایسا شخص سب سے افضل مرتبہ میں ہے

ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم سے تو نوازا مگر مال سے محروم رکھا، اور وہ سچی نیت سے کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں (بھی) فلاں شخص کے عمل کی طرح عمل کرتا تو وہ (اگرچہ) اپنی نیت میں ہے جبکہ دونوں کا اجر برابر ہے اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا لیکن علم کی دولت سے بے بہرہ رکھا وہ اپنے مال میں علم کے بغیر حسد کرتا، اس (مال) کے بارے اپنے رب سے نہیں ڈرتا، رشتہ ناتہ کو نہیں جوڑتا، اور نہ اسے اللہ تعالیٰ کا حق معلوم ہوتا ہے تو یہ سب سے برے رتبہ میں ہے

ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا نہ علم، وہ کہتا ہے: کاش میرے پاس مال ہوتا تو میں اس شخص کے کاموں کی طرح (برے) کام کرتا ہے تو اسے اس کی نیت میں ہی رہنا پڑتا ہے اور ان دونوں کا بوجھ برابر ہے۔مسند احمد، ترمذی، عن ابی کبشۃ الانماری

تشریح:......اللہ تعالیٰ کا حق مال کی زکوٰۃ ہے ہر آدمی کو اس کی نیت کے بدلہ اجر ملتا ہے، آخری شخص ایسا ہے جس کے نہ مال ہے اور نہ علم وہ بے علم شخص کو دیکھ کر حرص کرتا ہے، اس واسطے جیسے وہ گناہ میں مبتلا ہے اسی طرح اسے بھی اپنی نیت میں اس کے ساتھ شریک ہونا پڑا۔

الاکمال

۶۱۹۰ دنیاداروں کے حسب نسب وہی ہیں جن کی طرف اس مال کے لیے جاتے ہیں۔مسند احمد، بخاری مسلم والرویانی وابن خزیمہ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم، عن سعید بن منصور عن بریدۃ، العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۹۱ زہد یہ ہے کہ جس بات کو تمہارا خالق پسند کرے اسے پسند کرو، اور جسے وہ ناپسند کرے اس سے تم بھی بغض رکھو، اور دنیا کی حلال چیزوں سے تم ایسے بچو جیسے دنیا کی حرام چیزوں سے بچتے ہو، اس واسطے دنیا کی حلال چیزیں حساب (کا ذریعہ) ہیں، اور اس کی حرام چیزیں عذاب (میں مبتلا کرنے کا باعث) ہیں اور تم تمام مسلمانوں پر ایسے ہی رحم کرو جیسے اپنے آپ پر رحم کرتے ہو اور تم لایعنی (فضول) باتوں کو زبان پر لانے سے ایسے ہی احتراز واجتناب کرو جیسے حرام باتوں کی گفتگو سے بچتے ہو، اور زیادہ کھانے سے تم اسی طرح پرہیز کرو جیسے تم اس مردار کے کھانے سے پرہیز کرتے ہو جو سخت بدبودار ہو چکا ہو اور تم دنیا کے سازوسامان اور زیب وزینت سے ایسے ہچکچاؤ جیسے آگ سے بچتے ہو، اور تم دنیا میں اپنی امید محدود در کھو تو یہی دنیا سے بے رغبتی اور زہد ہے۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:.... دنیا کی حلال چیزوں کو جائز طریقے پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، مال کی کمائی اور صرف کے بارے میں سوال ہوگا نعمتوں کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی، تمام مسلمانوں پر رحم یہ ہے کہ ہر انسان چاہتا ہے کہ میں نار جہنم سے بچوں تو دوسروں کے لیے بھی یہی ولولہ اس کے دل میں موجزن ہو، زیب وزینت حدود وقیود میں جائز ہے۔

دنیا سے بے رغبتی کی حقیقت

۶۱۹۲ آگاہ رہو! دنیا سے بے رغبتی حلال چیزوں کو (اپنے اوپر) حرام کرنے اور مال کو ضائع کرنے کا نام نہیں، لیکن دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اس پر تمہیں اپنے ہاتھ کی چیز سے بڑھ کر بھروسہ ہو اور یہ کہ تمہیں جب مصیبت پہنچے تو اس مصیبت کا ثواب زیادہ مرغوب وپسندیدہ ہو اگر وہ مصیبت تمہارے لیے باقی رہتی۔ الحلیة عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۶۱۹۳ جس نے چالیس دن دنیا سے بے رغبتی اختیار کی اور اخلاص سے عبادت کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری کردے گا۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی موسیٰ، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال الذهبی فی المیزان باطل

تشریح:...... چالیس روز کو ایک خاص تربیتی حیثیت حاصل ہے باقی رہا حدیث پر کلام تو اس کے متعلق گفتگو اتنی کافی ہے کہ یہ کسی صوفی کا کلام ہے۔

۶۱۹۴ جس نے دنیا میں رغبت رکھی اور بہت رغبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اتنا اندھا کرے گا جتنا وہ دنیا میں راغب ہوا ہوگا، اور جس نے دنیا سے بے رغبتی کی، اور اس میں اپنی امید کو کوتاہ کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھنے کے علم اور بغیر کسی کے رہنمائی کے ہدایت عطا فرمائے گا۔

ابو عبدالرحمن السلمی فی کتاب المواعظ والوصایا عن ابن عباس

۶۱۹۵ ....کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اسے بغیر سیکھے علم عطا ہو اور بغیر کسی کی رہنمائی کے ہدایت ملے؟ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کے اندھے پن کو دور کرکے اسے بصیرت افروز بنادے؟ تو آگاہ رہو! جو دنیا میں بے حد رغبت کرنے لگا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اندھا کردے گا جتنا وہ دنیا کی طرف راغب ہوا ہوگا، اور جو دنیا سے بے رغبت ہوا اور اپنی امید کوتاہ کی، تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھے علم دے گا اور بغیر کسی رہنمائی کے ہدایت بخشے گا۔

خبردار! تمہارے بعد ایک قوم ہوگی جن کی حکومت صرف قتل وظلم سے قائم رہے گی، اور ان کی مالداری عاجزی اور بخل سے ہوگی، اور محبت یوں قائم ہوگی کہ وہ دین میں نئی باتیں نکالیں گے اور خواہشات کی پیروی کریں گے، سو تم میں سے جو کوئی وہ زمانہ پائے اور پھر مالداری پر قدرت کے باوجود فقر کے لیے اور عزت پر قدرت کے باوجود ذلت پر اور محبت کے ہوتے ہوئے بغض کے لیے صبر کرے اور ان تمام باتوں سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے پچاس صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ الحلیة عن الحسن، مرسلاً

۶۱۹۶ .... دنیا سے بچو، اس واسطے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ ہاروت وماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

الحکیم عن عبدبن بسر المازنی

مال ودولت ایک آزمائش ہے

۶۱۹۷ بے شک دنیا بڑی میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ (پہلے لوگوں کے بعد) تمہیں اس میں (ان کا) خلیفہ بنانے والا ہے، اور پھر تمہیں جانچے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، سو دنیا اور عورتوں سے بچنا، اس واسطے کہ بنی اسرائیل میں پہلے فتنہ کی ابتداء عورتوں سے ہوئی۔

مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنه

تشریح:... موسیٰ علیہ السلام کی امت ایک جگہ لشکر کشی کی مہم پر روانہ تھی کہ دشمن کی فوج نے شکست کی یہ ترکیب سوچی کہ بنی اسرائیل کی طرف عورتیں روانہ کی جائیں تو جب اس تدبیر پر عمل ہوا تو ایک اسرائیلی ایک عورت کو اپنے خیمہ میں لے جا کر اس سے مشغول ہوا، لوگوں نے اسے بہت سمجھایا مگر اس کی عقل اڑ چکی تھی چنانچہ پوری فوج میں طاعون پھیل گیا اور ایک دن میں کئی سو اسرائیلی لقمۂ اجل بن گئے۔

۶۱۹۸ اے عبدالرحمٰن! دنیا بڑی میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں (پہلے لوگوں کے بعد) خلافت دینے والا ہے اور تمہیں جانچے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟

خبردار! دنیا سے بچو اور عورتوں سے اجتناب کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن سمرة

۶۱۹۹ بے شک دنیا بڑی میٹھی اور سبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ سو دنیا سے بچنا اور عورتوں سے احتیاط کرنا، آگاہ رہنا ہر عہد توڑنے والے کا ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی سرین کے پاس ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

۶۲۰۰ دنیا بڑی میٹھی اور ہریال ہے سو جو کوئی اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرا اور اپنا معاملہ (ظاہری و باطنی) درست رکھا، تو اس کا انجام تو بہتر رہے گا۔ وگرنہ وہ اس کھوئیے کی طرح جو کبھی سیر نہیں ہوتا، اور اس بارے میں وہ لوگوں کے درمیان ایسا ہے جیسے دو ستاروں کے درمیان بعد و جدائی، ایک مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور دوسرا مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ الرامهرمزی فی الاسندة وسنده حسن عن میمونه

۶۲۰۱ کیا تم بکری کے اس (مردہ) بچہ کو دیکھ رہے ہو، جب وہ اسے پھینک رہے تھے وہ کس قدر حقیر لگ رہا تھا؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ بکری کا بچہ اس کے گھر والوں کے نزدیک حقیر ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، ترمذی حسن، ابن ماجه، طبرانی عن المستورد بن شداد، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن عبداللّٰه بن ربیعة السلمی، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ، هناد عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه

۶۲۰۲ کیا تم اس بکری کو دیکھ رہے جو اس کے مالکوں کے ہاں بے قیمت ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جتنی یہ بکری اپنے مالک کے ہاں بے قیمت ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے اگر دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر برابر بھی ہوتی تو کبھی بھی کسی کافر کو ایک قطرہ پانی نہ پلاتا۔

ابن ماجه، دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الکبیر حاکم عن سهل بن سعد

۶۲۰۳ لوگو! یہ دنیا پیچ و تاب کا گھر ہے سیدھے پن کا گھر نہیں پریشانی کا گھر ہے فرحت و شادمانی کا گھر نہیں، جس نے اس گھر کو پہچان لیا، تو وہ کسی خوشحالی پر خوش نہیں ہوا، اور نہ کسی مصیبت پر غمگین ہوا، خبردار! اللہ تعالیٰ نے دنیا مصیبت و آزمائش کا گھر اور آخرت کو پچھلا ٹھکانہ بنایا، اور دنیا کی آزمائش کو آخرت کے ثواب کے لیے پیدا کیا (یوں) آخرت کا ثواب دنیا کی مصیبت کا بدلہ ہے۔

(انسان دنیا کو) لیتا اور آزمائش میں پڑتا ہے تاکہ اسے بدلہ دیا جائے سو اس کے دودھ پلانے کے وقت کی حلاوت و مٹھاس سے، اس کے دودھ چھڑانے کی کڑواہٹ (تبدیل ہو جانے) سے بچو، اور اس کی جلدی لذیذ چیزوں سے بچو جو بالآخر مصیبت سے تبدیل ہو جانے والی ہیں اور اس گھر کی آبادی کی کوشش نہ کرو جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے خراب و برباد ہو جانے کا فیصلہ فرما دیا ہے اور اس کے ساتھ میل جول نہ رکھو، جب کہ تم کو اس سے اجتناب مطلوب ہے ورنہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے درپے اور اس کی سزا کے مستحق بن جاؤ گے۔

الدیلمی عن ابن عمر

۶۲۰۴ کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ (بکری) اپنے مالکوں کو عزیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! البتہ دنیا اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بے قدر و ذلیل ہے جتنی یہ اپنے گھر والوں کے نزدیک بے قیمت ہے آپ کی مراد مردہ بکری سے تھی۔

ابن قانع عبداللّٰه بن بولاع عن البراء، طبرانی فی الکبیر عن سهل بن سعد

۶۲۰۵ اللہ کی قسم! دنیا بکری کے مینگنی کے برابر بھی نہیں۔ ھناد عن الحسن مرسلاً

۶۲۰۶ اللہ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنی تمہارے نزدیک یہ مردار بکری ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد

وابوعوانہ عن جابر رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردار بکروٹے کے پاس سے گزرے جس کے کان چھوٹے چھوٹے تھے، تو آپ نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جائے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی: ہم تو کسی چیز کے عوض بھی اسے لینا پسند نہیں کرتے، اور ہم اسے کریں بھی کیا؟ پھر آپ نے یہ ذکر کیا۔

۶۲۰۷ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بے شک دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس بکری کے بچہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا وہ اپنے گھر والوں کے ہاں بے قدر ہے اگر دنیا ایک رائی کے دانہ برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے اولیاء اور اپنے پسندیدہ لوگوں کو ہی عطا کرتے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

دنیا مچھر سے بھی حقیر ہے

۶۲۰۸ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی بہتر ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ بھی عطا نہ کرتے۔

ابن المبارک والبغوی عن عثمان بن عبیداللّٰہ بن رافع عن رجال من الصحابہ

۶۲۰۹ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی بہتر ہوتی تو اس دنیا کا کسی کافر ایک گھونٹ بھی نہ دیتے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۱۰ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کا بھی وزن رکھتی تو اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۲۱۱ جو یہ دیکھ کر خوشی محسوس کرے کہ وہ پوری دنیا کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اس ڈھیر کو دیکھے، اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں مکھی کے پر برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ بھی نہ عطا کرتے۔ ابن المبارک عن الحسن، مرسلاً

۶۲۱۲ اللہ تعالیٰ نے انسان سے خارج ہونے والی (غلاظت) کو دنیا کی مثال بنایا ہے۔

مسند احمد والبغوی، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن الضحاک بن سفیان الکلابی

۶۲۱۳ انسان کا ہضم شدہ کھانا دنیا کی مثال بنایا گیا ہے، سو دیکھو جو انسان سے خارج ہوتا ہے اس کے نمک مسالے کا کیا حال ہوا۔

ابن المبارک، مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن ابی بن کعب

۶۲۱۴ خبردار انسان کا (ہضم شدہ) کھانا دنیا کی مثل قرار دیا گیا ہے اور (اسی طرح) اس کا نمک اور مسالہ۔

طبرانی عن ابی بن کعب

۶۲۱۵ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: کہ اے داؤد! دنیا کی مثال اس مردار جیسی ہے جس پر بہت سے کتے یکجا ہو کر اسے کھینچ رہے ہوں کیا تم بھی ان کی طرح کتا بننا چاہتے ہو اور ان کے ساتھ دنیا کو کھینچتے پھرو؟ اے داؤد! کھانے کی پاکیزگی، لباس کی نرمی اور لوگوں اور آخرت میں شہرت جنت کبھی بھی انہیں جمع نہیں کرے گی۔ الدیلمی عن علی

ایک طرف دنیا کی طلب اور اس کے لالچ سے منع کیا گیا ہے دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نعمتیں مل جائیں تو اس کی ممانعت نہیں۔

۶۲۱۶ اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا اس وقت سے لے کر اس کی طرف صرف اس میں عبادت گزاروں کی جگہ کی وجہ سے دیکھا، اور

اللہ تعالیٰ صور پھونکنے تک اس کی طرف دیکھنے والا نہیں، اور اس سے ناراضگی کی وجہ سے اس کی ہلاکت کی اجازت دیدیتا، اور اسے آخرت پر ترجیح نہیں دی۔ ابن عسال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... دنیا کی طرف دیکھنا نظر رحمت سے دیکھنا مراد ہے، ورنہ کوئی شے بھی اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اسی دنیا میں اس کی عبادت وریاضت میں مصروف ہیں اس واسطے اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے دنیا کی طرف دیکھتے ہیں۔

۶۲۱۷ دنیا میں زیادہ پیٹ بھرنے والے آخرت میں سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے۔

بیھقی عن ابی جحیفۃ، بیھقی عن انس، عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی عن سلمان

تشریح:..... آخرت کو بھول کر اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر کے پیٹ بھرنے والے مراد ہیں۔

۶۲۱۸ قیامت کے روز وہ لوگ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے جو دنیا میں پیٹ بھر کر اور خوب سیر ہو کر کھاتے ہیں۔

الحکیم عن المقدام بن معد یکرب، بیھقی عن ابی جحیفۃ

کھانے میں اعتدال پر قائم رہنا

۶۲۱۹ ابوجحیفہ ایسے نہ کرو (یعنی خوب سیر ہو کر ڈکار نہ لو) قیامت کے روز وہی لوگ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے جو دنیا میں سب سے زیادہ سیر ہونے والے ہوں گے۔ حاکم عن ابی جحیفۃ

۶۲۲۰ اپنی ڈکار روکو اس لیے جو لوگ دنیا میں سب سے زیادہ سیر ہوں گے وہ آخرت میں سب سے بڑھ کر بھوکے ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی جحیفۃ، مر برقم ۶۱۶۲

۶۲۲۱ اے ابوجحیفہ اپنی ڈکار کم کرو اس واسطے کہ جو لوگ دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے ہوں گے وہ قیامت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔

الحکیم عن المقدام بن معدیکرب، بیھقی عن ابی جحیفۃ

۶۲۲۲ اے فلاں! اپنی ڈکار روکو! اس واسطے کہ جو دنیا میں زیادہ سیر ہوں گے وہ آخرت میں زیادہ بھوک والے ہوں گے۔

حاکم وتعقب عن ابی جحیفۃ

تشریح: خطاب صراحتاً اور کنایتاً حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ ہی کو ہے

۶۲۲۳ مجھے خواب میں دنیا کی چابیاں دی گئیں، پھر تمہارے نبی کو اچھی جگہ لے جایا گیا، اور تم نے دنیا میں چھوڑ دیا، سرخ، زرد اور سفید کھانے کھاتے ہو، بنیاد ایک ہے، شہد، گھی اور آٹا، لیکن تم نے خواہشات کی پیروی کی۔ ابن سعد عن سالم بن ابی الجعد، مرسلاً

تشریح:..... انبیاء علیہم السلام کے خواب بھی وحی کے درجہ میں ہوتے ہیں، سرخ شہد، سفید آٹا اور زرد گھی ہوتا ہے۔

۶۲۲۴ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں پلے بڑھے، اور اسی پر ان کے جسم اُگے۔ ابو یعلی وابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... عصر حاضر میں ایسے زہد کا تصور کرنا بھی مشکل ہے چہ جائیکہ کہیں اس کا ثبوت ملے۔

۶۲۲۵ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جنہیں نعمتیں غذا میں ملیں، اور وہ انہی میں رہے، جو اچھے کھانے کھاتے، نرم کپڑے پہنتے ہیں، پکی ٹھکی بات ہے کہ وہ برے لوگ ہیں، ظالم بادشاہ سے (بغاوت کر کے) بھاگنے والا شخص نافرمان نہیں، بلکہ وہ بادشاہ ہی نافرمان ہے جو ظالم ہے خبردار، خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یہاں بھی حد سے تجاوز مراد ہے ورنہ اچھا کھانا اور عمدہ کپڑا پہننا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

۶۲۲۶ تم آج بہتر ہو یا اس وقت (بہتر ہوگے) جب تمہارے اوپر ایک پیالہ (خالی کر کے) اٹھالیا جائے گا اور دوسرے کو شام کے وقت رکھا جائے گا، صبح ایک جوڑے میں ہوگی اور شام دوسرے میں، اور تم اپنے گھروں کو ایسے ہی کپڑے پہناؤ گے جیسے بیت اللہ کو پہنائے جاتے ہیں؟ تو ایک شخص نے عرض کیا: پھر تو ہم اس وقت بہتر ہوں گے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم آج بہتر ہو۔

طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن عبداللہ بن یزید الخطمی

تشریح: انسانی ضروریات رہائش کا مکان، پہننے کو کپڑے، کھانے کو طعام اور پینے کو پانی ہے، پھر جتنی ضروریات بڑھیں گی اتنے ہی اسباب درکار ہوں گے، لہٰذا اتنا یاد رہے کہ بے ضرورت اور فالتو اشیاء ہرگز ہرگز جمع نہ کی جائیں۔

۶۲۲۷ تم آج بہتر ہو یا اس وقت (بہتر ہوگے) جب تمہارے سروں پر ایک کھانے کا برتن صبح اور ایک برتن شام کے وقت پھیرا جائے گا، اور اس وقت تم میں سے کوئی اپنے گھر کو ایسے ہی ڈھانپے گا جیسے خانہ کعبہ کو ڈھانپا جاتا ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا: کیا ہم اس دن بہتر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم آج بہتر ہو، بلکہ تم آج بہتر ہو، جب تم اس (دنیا) میں مبتلا کر دیئے گئے تو ناتے ختم کر دو گے، آپس میں حسد کرنے لگ جاؤ گے، ایک دوسرے کی مخالفت اور ایک دوسرے سے بغض کرنے لگ جاؤ گے۔ ھناد، حلیۃ الاولیاء عن الحسن، مرسلاً

تشریح: جب دل میں مال کی قدر و قیمت بیٹھتی ہے تو اخوت جگہ نہیں پاتی، بھائی بندھن اسی وقت قائم رکھا جا سکتا ہے جب لین دین اجنبی لوگوں کی طرح ہو ہمارے ہاں سمجھا جاتا ہے کوئی بات نہیں بڑے بھائی کے پیسے ہیں وہ کب مانگتے ہیں، پیسے کے بغیر کون اس دنیا میں رہ سکتا ہے۔

۶۲۲۸ قریب ہے کہ جب تم میں سے کوئی زندہ رہا تو اس کے پاس صبح و شام برتن لائے جائیں گے، اور تم دیواروں کو ایسے ہی چھپاؤ گے جیسے کعبہ کو چھپایا جاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن فضالۃ اللیثی

تشریح: یہاں بھی ضرورت سے زائد پردے ممنوع ہیں۔

گذارہ کے قابل روزی بہتر ہے

۶۲۲۹ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم گندم کی روٹی اور کشمش سے سیر ہوگے اور رنگ برنگے کھانے کھاؤ گے طرح طرح کے کپڑے پہنو گے؟ کیا تم اس وقت بہتر ہوگے یا آج؟ لوگوں نے عرض کی اس وقت، آپ نے فرمایا: بلکہ تم آج بہتر ہو۔

بخاری مسلم وابن عساکر عن واثلۃ

تشریح: اس حدیث میں بھی غیر ضروری اشیاء کی ممانعت ہے۔

۶۲۳۰ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارا ایک شخص صبح کو ایک جوڑا اور شام کو دوسرا جوڑا پہنے گا، اور اس کے سامنے ایک برتن رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا اور تم اپنے گھروں کو ایسے ہی پردہ پوش کرو گے جیسے خانہ کعبہ کو؟ تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آج کی نسبت اس دن بہتر ہوں گے، ہماری خرچ کی کفایت کی جائے گی اور ہم عبادت کے لیے فارغ ہوں گے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس دن کی نسبت تم آج بہتر ہو۔

ھناد، ترمذی، حسن غریب عن علی

تشریح: اس واسطے کہ عہد نبوت میں ان چیزوں کا رواج نہ تھا۔

۶۲۳۱ مجھے تو تمہارے متعلق اپنے بعد دنیا کی خوشنمائی اور زینت کا خوف ہے جو تمہارے اوپر کھول دی جائے گی، تو ایک شخص بولا، یا رسول اللہ! کیا کوئی بھلائی بھی شر پیدا کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: بات یہی ہے کہ بھلائی سے شر پیدا نہیں ہوتا، البتہ موسم بہار کچھ ایسے پودے اگاتی ہے جو پیٹ پھلا کر ہلاک کر دیتی یا اس کے قریب پہنچا دیتی ہے صرف سبزہ کھانے والے جانور، کیونکہ وہ اتنا کھاتے ہیں کہ ان کی کوکھیں بھر جاتی ہیں۔ (پھر) وہ سورج کا سامنا کرتے ہیں (جس کی وجہ سے) ان کا پیٹ جاری ہو جاتا ہے اور وہ پیشاب کرتے ہیں اور پھر چرنے لگتے ہیں۔

اور یہ مال بھی سبز و میٹھا ہے، اور بہتر مال مسلمان کا وہ ہے جو وہ مسکین، یتیم، اور مسافر کو دے، سو جس نے اسے صحیح طریقے سے لیا اور صحیح جگہ خرچ کیا تو وہ اچھی معاونت (کا سامان) ہے، اور جس نے ناحق لیا تو وہ ایسا ہے جیسا کوئی کھاتا ہو اور سیر نہ ہوتا ہو، اور وہ (مال) قیامت کے روز اس (کے) برخلاف گواہ ہوگا۔ طبرانی، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجه، ابویعلی، ابن حبان عن ابی سعیدمر برقم ۶۱۸۲

۶۲۳۲ تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم رنگ برنگے کھانوں سے سیر ہوگے؟ لوگوں نے عرض کی: کیا ایسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تم اس شخص کو پالو گے یا تم میں سے کوئی اسے دیکھ لے گا، اس وقت کیسا حال ہوگا جب تمہارا ایک شخص صبح ایک جوڑے میں شام دوسرے جوڑے میں کرے گا؟ لوگوں نے عرض کی: کیا یہ بھی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: گویا کہ تم نے اسے پالیا یا تم میں کا کوئی اسے پالے گا، تمہارا اس وقت کیا حال ہو رہا ہوگا جب تم اپنے گھروں کو ایسے ہی پردہ پوش کرو گے جیسے خانہ کعبہ کو کیا جاتا ہے، لوگوں نے عرض کی: کیا کعبہ سے بے رغبتی کی بنا پر؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس زائد مال کے ذریعہ جو تم حاصل کرو گے۔

لوگوں نے عرض کی: کیا ہم آج بہتر ہیں یا اس دن بہتر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ تم آج افضل ہو۔ هناد عن سعد و ابن مسعود

تشریح: ... یہ دور نبوت کے قریب عہد کی بات ہے، جبکہ موجودہ زمانہ میں ان باتوں کو تو معمولی تصور کیا جاتا ہے۔

۶۲۳۳ شاید تم یا تم میں سے کوئی وہ زمانہ پالے، جس میں تم ایسے کپڑے پہنو گے جیسے کعبہ پر پردے لٹکائے جاتے ہیں، اور صبح و شام تمہارے سامنے برتن لائے جائیں گے۔ البغوی عن طلحه بن عبدالله النصری

تشریح: یہاں بھی سابقہ مضمون کی طرف اشارہ ہے۔

۶۲۳۴ مجھ پر اور میرے ساتھی پر دس گیارہ روز ایسے گزرے کہ ہمارے پاس صرف پیلو کا پھل کھانے کے لیے ہوتا، پھر ہم اپنے ان انصاری بھائیوں کے پاس آئے، اور ان کا سب سے عظیم کھانا کھجور تھا، پھر انہوں نے اس بارے ہماری مدد کی، اللہ کی قسم! میں اگر تمہارے لیے روٹی گوشت حاصل کر لیتا تو تمہیں اس سے سیر کر دیتا، لیکن میرے بعد عنقریب تم ایسا زمانہ پاؤ گے کہ تم میں سے کسی کے پاس صبح و شام برتن لائے جائیں گے، اور اس زمانہ میں تم ایسے کپڑے پہنو گے جیسے کعبہ کے پردے ہوتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اس دن بہتر ہوں گے یا آج بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم آج بہتر ہو، آج تم بھائی بھائی اور باہم محبت کرنے والے ہو، اور اس دن ایک دوسرے سے بغض رکھ کر ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے والے ہوگے۔

الحلیة، بخاری، مسلم، حاکم عن طلحة بن عمرو النصری

تشریح: یہ اس وقت کی بات ہے جب خندق کھودتے کھودتے صحابہ کرام تھک ہار چکے تھے اکثر فاقہ سے تھے اس موقعہ پر اپنے رفقاء کو تسلی دیتے ہوئے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

۶۲۳۵ اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر میرے پاس روٹی اور گوشت ہوتا تو میں تمہیں کھلاتا، ہاں شاید تم ایسا زمانہ پاؤ یا تم میں سے کوئی ایک وہ وقت دیکھ لے گا تم ایسے کپڑے پہنو گے جیسے خانہ کعبہ کے پردے ہوتے ہیں، صبح و شام تمہارے سامنے برتن لائے جائیں گے۔

مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن طلحة بن عمرو النصری

تشریح: ... اس کا تعلق بھی اسی مضمون سے ہے۔

کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھنا غفلت کی علامت ہے

۶۲۳۶ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تم پر روم و فارس ضرور فتح ہوں گے، اور دنیا تم پر انڈیل دی جائے گی اور تمہارے پاس روٹی اور گوشت بکثرت ہوں گے (اور اتنی کثرت میں غفلت ایسی ہوگی) کہ اکثر کھانے پر بسم اللہ بھی نہ پڑھی جائے گی۔

طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بسر

تشریح:..... کھانوں کی جب کثرت ہوتی ہے تو افراتفری میں انسان واقعی بسم اللہ بھول جاتا ہے۔

۶۲۳۷ عنقریب تم ایسے لوگ دیکھو گے جو مال کو ترجیح دیں گے، سوتمہارے لیے دنیا میں ایک گھر اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک سواری کافی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی ھاشم ابن عتبہ

تشریح: یہ حدیث عہد اول کی ہے بعد میں رخصت دے دی گئی، اس واسطے ہر ضرورت کی چیز ممنوع نہیں

۶۲۳۸ میں تم سے پہلے پیش رو ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں، اور تمہارے وعدے کی جگہ حوض (کوثر) ہے میں اسے دیکھ رہا ہوں، جبکہ میں اپنی اس جگہ ہوں، مجھے اس کا خوف نہیں کہ تم شرک کرنے لگو گے، لیکن مجھے تم پر دنیا کا خدشہ ہے کہ تم ایک دوسرے سے ایک بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے۔

ابن المبارک عن عقبۃ بن عامر ومر برقم ۶۱۶۷۔

تشریح پہلے ہو چکی ہے۔

۶۲۳۹ میں تمہارے بارے درندہ سے زیادہ ایک درندے کا خوف رکھتا ہوں، جب دنیا تم پر پوری طرح انڈیل دی جائے گی، کاش! اس وقت میری امت سونا نہ پہنتی۔ طبرانی عن ابی ذر

تشریح: نبی علیہ السلام نے جس جس بات کا اندیشہ فرمایا، وہ ہو کر رہی۔

مردوں کے لئے سونے کا استعمال حرام ہے

۶۲۴۰ اس کے علاوہ مجھے تمہارے متعلق خوف ہے جب دنیا تم پر بالکل انڈیل دی جائے گی کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

مسند احمد عن ابی ذر

مردوں کے لیے تو ہے ہی ممانعت عورتوں کو بھی سوائے زیبائش و آرائش کے استعمال نہیں کرنا چاہیے، شدہ شدہ انسان ریا تک پہنچ جاتا ہے۔ فطری باتیں

۶۲۴۱ مجھے تمہارے متعلق فقر و فاقہ کا خوف نہیں، بلکہ مال میں ایک دوسرے سے بڑھنے کا ڈر ہے، اور مجھے تم پر غلطی کا خوف نہیں لیکن قصداً (غلطیاں کرنے) کا ڈر ہے۔ حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

خطاو غلطی معاف ہے جبکہ قصد و ارادے سے گناہ کرنے سے پکڑ ہوتی ہے۔

۶۲۴۲ انسان کا دل، دنیا کی طلب میں ہمیشہ جواں رہتا ہے، اگر چہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کے سینہ کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو کر مل جائیں۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: زمانہ طفولیت و بچپنے اور بڑھاپے میں ذہن و عادات میں موافقت ہوتی ہے، جیسے بچے لالچی اور حریص ہوتے ہیں ایسے ہی عمر رسیدہ لوگ ان رذائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۶۲۴۳ اگر تم میں سے کسی کی وادی اوپر سے نیچے تک (بکریوں سے) بھری ہو تو وہ یہ چاہے گا کہ اس کی ایک اور وادی بھی ہو، پھر اگر اس کی یہ دوسری وادی بھی بھر جائے تو وہ دوڑ کر جائے گا اور دوسری وادی پالے گا، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں کر سکتا تو تجھے بھر دیتا، اور انسان کا دل اسی وقت بھرے گا جب یہ مٹی سے بھر جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

تشریح: یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ کثرت مال اور قلت انفاق کا خوگر ہوتا ہے مال جمع کرنے کی از بس کوشش کرتا ہے اور خرچ کرنے سے ڈرتا ہے۔

۶۲۴۴ اگر انسان کی مال (مویشی) کی دو وادیاں ہوتیں تو وہ تیسری کی تمنا میں لگ جاتا، مال تو صرف نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے

کے لیے بنایا گیا ہے، انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ، مرعزوہ برقم، ۶۱۶۵ ۲ ۲

تشریح:..... ضرورت میں استعمال کرے اور زائد ہو تو زکوٰۃ ادا کرے۔

حرص کی انتہاء

۶۲۴۵ ..... اگر انسان کی مال سے بھری دو وادیاں ہوتیں تو یہ تیسری کی طلب میں لگ جاتا انسان کا دل (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے رجوع لائے۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۴۶ اگر انسان کے لیے مال کی دو وادیاں بہہ پڑیں تو وہ تیسری کی تمنا کرنے لگے، انسان کو مٹی ہی سیر کرسکتی ہے اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو معاف فرمادیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عیاض

۶۲۴۷ اگر انسان کی مال سے بھری دو وادیاں ہوتیں تو وہ تیسری کی تلاش میں لگ جاتا اور انسان کا پیٹ مٹی ہی بھرے گی، پھر اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بن کعب

۶۲۴۸ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی خرابی کے لیے ایک آفت اور مصیبت بنائی ہے، اور میری امت کے لیے سب سے بڑی آفت جو انہیں پہنچے گی وہ ان کی دنیا کی محبت اور درھم ودینار کی ذخیرہ اندوزی ہے، اے ابوہریرہ! ان میں سے اکثر جمع کرنے والوں کے لیے بہتری نہیں، ہاں جسے اللہ تعالیٰ صحیح جگہ خرچ کرنے پر مقرر کرے۔ الرافعی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، الدیلمی عن انس

۶۲۴۹ ایک بہت بڑا گناہ ہے جس کی لوگ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہیں کرتے اور وہ دنیا کی محبت ہے۔

الدیلمی عن محمد بن عمیر بن عطارد ومر برقم، ۱۷۱ ۱

۶۲۵۰ تو کیسے نجات پائے گا جبکہ دنیا تجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جو تجھ پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے؟ الخطیب عن جابر

تشریح: مراد والدین کے مقابلہ میں اپنی دنیاوی اغراض کو اہمیت دینا اور ان کی نافرمانی کرنا۔

۶۲۵۱ ہر چیز کے فساد کے لیے ایک آفت ہوتی ہے اور سب سے بڑی آفت جو میری امت کو پہنچے گی وہ ان کی دنیا سے محبت اور ان کا درھم ودینار کو محبوب سمجھنا ہے اے ابوہریرہ! ان میں سے اکثر جمع کرنے والوں میں خیر وبھلائی نہیں ہاں وہ شخص بہتر ہے جسے اللہ تعالیٰ صحیح جگہ دنیا خرچ کرنے کی توفیق دے دے۔ اسحاق الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۵۲ چیر پھاڑ کرنے والے دو بھیڑیئے جنہوں رات بکریوں (کے باڑے) میں گزاری ہو اتنا فساد مچانے والے نہیں، جتنا انسان کے شرف ومرتبہ اور مال کی محبت سے پیدا ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۲۵۳ دو بھوکے اور چیر پھاڑ کرنے والے بھیڑیئے جو ایسی بکریوں میں ہوں، جن کے چرواہے ان سے غافل ہوں اور ان سے پیچھے رہ گئے ہوں، ایک بھیڑیا ابتدا میں اور دوسرا انتہا میں ہو اتنا جلدی فساد نہیں مچاتے، جتنا فساد مسلمان آدمی کے دین میں مرتبہ اور مال کی طلب سے پیدا ہوتا ہے۔ ھناد عن ابی جعفر، مرسلاً

تشریح: اس واسطے کہ بھیڑیوں کا فساد، فساد ظاہری ہے جو پورا ہوسکتا ہے جبکہ شرف ومال کی محبت جب دل میں جاگزیں ہوجائے تو اس کا فساد، فساد باطنی ہے جو اور کئی فسادات کا پیش خیمہ ہے۔

۶۲۵۴ دو چیر پھاڑ کرنے والے بھیڑیئے جو مضبوط باڑے میں (بکریاں) کھاتے اور پھاڑتے رہیں ان میں اتنا جلدی فساد نہیں مچاتے جتنا شرف اور مال کی محبت سے مسلمان کے دین میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۶۲۵۵ دو چیرنے پھاڑنے والے بھیڑیئے جنہوں نے ایسے باڑے میں رات بسر کی جس میں بکریاں، چیر پھاڑ کرتے رہے ہوں وہ ا

جلدی نقصان پیدا نہیں کرتے، جتنا فساد مال ومرتبہ کی طلب سے مسلمان کے دین میں پیدا ہوتا ہے۔
طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن اسامة بن زید

دنیا کی محبت دین کو بگاڑ دیتی ہے

۶۲۵۶ اے عاصم! دو حملہ کرنے والے بھیڑیئے جو بکریوں کے اس ریوڑ تک پہنچ جائیں جسے اس کے مالک نے کھو دیا ہو، اتنا فساد نہیں مچاتے، جتنا آدمی کی مال اور شرف سے محبت کرنے کی وجہ سے اس کے دین کو پہنچتا ہے۔
الحاکم فی الکنی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عاصم بن ابی البداح بن عاصم بن عدی عن ابیه عن جده
۶۲۵۷ تم سے سابقہ لوگوں کو درھم ودینار نے ہلاک کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن مسعود
تشریح: جب ہر وقت پیسہ پیسہ ہونے لگے تو اس وقت انسان کی ہلاکت ہو جاتی ہے۔
۶۲۵۸ دینار ودرھم کے غلام پر لعنت کی گئی۔ ترمذی حسن غریب، مر برقم ۶۱۲۹
تشریح:... دولت کی لگن میں جب آدمی حقیقی الٰہ ومعبود کو بھول جائے تو جس کے خیال میں مگن رہے وہی اس کا معبود اور یہ اس کا بندہ اور غلام ہے۔
۶۲۵۹ ہر امت کا ایک بچھڑا (گائے کا بچہ) ہے جس کی وہ عبادت کرتے ہیں، جبکہ مری امت کا گاؤ سالہ درھم ودینار ہیں۔ الدیلمی عن حذیفه
تشریح: بنی اسرائیل سے گاؤ سالہ کی پرستش شروع ہوئی، اور خدا کو بھول گئے تھے چونکہ درھم ودینار اور پیسے کی حد سے زیادہ مشغولیت انسان کو خدا سے غافل کر دیتی ہے اس لیے یہ اس کے مشابہ ہیں۔
۶۲۶۰ تم میں سے ہر ایک کے لیے دنیا کا اتنا خرچ وحصہ ہونا چاہیے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے اور وہ اسی حالت میں مجھ سے آملے۔
مسند احمد وابن سعد، هناد، ابویعلی، وابن ابی الدنیا والرویانی والبغوی وطبرانی فی الکبیر، ابن حبان، الحلية حاکم، بیهقی وابن عساکر، سعید بن منصور عن سلمان، ابن عساکر عن عمرو ابی الدرداء
تشریح: یہ اس وقت کی بات ہے اور آج کل کے مسافر کا توشہ آج کے حالات جیسا ہوگا۔
۶۲۶۱ تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب اس شخص کی نشست ومنزل ہوگی جو دنیا سے اسی حال میں نکلا ہو جس پر میں نے اسے چھوڑا تھا۔
ابن ابی شیبه عن ابی ذر
تشریح: یعنی جیسے تم اب دنیا استعمال تو کرتے ہو مگر اس سے پیوستہ نہیں۔
۶۲۶۲ اللہ تعالیٰ مؤمن کی اس پر شفقت اور اس کی مدد کے لیے، دنیا سے ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے مریض کی حفاظت (ناموافق) کھانے سے اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ الدیلمی عن انس
حدیث کا آخری ٹکڑا ''یحمل المریض اهله الطعام'' ہے جو صحیح تحمی ہونا چاہیے تشریح پہلے گزر چکی ہے۔
۶۲۶۳ جس بات سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے وہ دنیا سے بے رغبتی ہے اور جس بات کی وجہ سے لوگوں کو تجھ سے محبت ہوگی وہ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے تو یہ جھاگ ان کی طرف پھینک دے۔
الحلية عن مجاهد، مرسلاً، الحلية عن ارطاة بن المنذر مرسلاً، الحلية عن الربيع بن خثيم، مرسلاً
تشریح:... غور طلب لفظ بے رغبتی ہے نہ کہ بے تعلق ہونا، ورنہ معاشرت وغیرہ کے تمام احکام بے کار اور رائیگاں ثابت ہوں گے۔
۶۲۶۴ بندے کی جب ساری پریشانی اور لگاؤ کی چیز دنیا بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد ضائع کر دیتا ہے اور فقر وفاقہ کو اس کے سامنے رکھ دیتا ہے تو وہ صبح بھی فقیر اور شام کو فقیر ومحتاج ہی رہتا ہے اور جب بندے کی ساری فکر اور دلچسپی کی چیز آخرت بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی

جائیداد کو یکجا کر دیتا ہے اور غنا و لاپروائی کو اس کے دل میں پیدا فرماتا ہے تو وہ صبح وشام غنی ہی رہتا ہے۔ھناد عن انس

تشریح:......کاروبار کی دھن میں مست آدمی وسیع بزنس کے لیے پہلے موجودہ سرمایہ لگاتا ہے پھر قرض لیتا ہے نقصان ہوتا ہے تو سودی قرضے لے کر ہمیشہ کے لیے محتاجی کے بھنور میں جا پھنستا ہے، آخری حربہ جائیداد ہی نظر آتا ہے سو اسے بھی جھونک دیتا ہے پھر اس کے پاس کچھ نہیں رہتا، ہمہ وقت محتاجی کا بھوت سر پر سوار رہتا ہے۔

آخرت کو طلب کرنے کا فائدہ

۶۲۶۵ جس نے آخرت کا ارادہ کیا اور اس کے لیے کوشش کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے غنا کو اس کے دل میں لکھ دے گا، اور اس کی جائیداد کو بچائے گا، وہ صبح وشام مالدار ولاپرواہ رہے گا اور جس نے دنیا کا ارادہ کیا اور اس کے لیے (انتھک) دوڑ دھوپ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد کو منتشر کر دے گا اور محتاجی کو اس کے دل میں لکھ دے گا وہ صبح وشام محتاج ہی رہے گا۔ابن النجار عن انس

تشریح:......دیکھا گیا ہے کہ جو جتنا مالدار ہوگا وہ اتنا ہی بخیل ہوگا، رہا دنیا کے لیے کوشش کرنا تو وہ ضرورت کی حد تک جائز ہے انسان کوشش کرے اور بھروسہ خدا پر کرے۔

۶۲۶۶ جس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت جمالی تو وہ اس کی تین چیزوں سے آلودہ ہوگا:

۱ ایسی مشقت جس کی تھکان کبھی ختم نہ ہوگی۔

۲ ایسی لالچ جو کبھی مالداری اور لاپرواہی تک نہ پہنچے گی۔

۳ اور ایسی امید جو اپنی انتہاء تک نہیں پہنچے گی سو دنیا طلب کرتی ہے اور طلب کی جاتی ہے۔

تو جس نے دنیا طلب کی اسے آخرت طلب کرے گی یہاں تک کہ اس کے پاس آجائے گی اور وہ اسے لے لے گا، اور جس نے آخرت طلب کی تو دنیا اس کی طلب میں لگ جائے گی یہاں تک کہ وہ اس سے اپنا رزق پورا کر لے۔طبرانی فی الکبیر حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

تشریح: لہٰذا بہتر یہ ہے کہ انسان آخرت کا طلبگار رہے دنیا کا جو حصہ ہے وہ خود اس کے پاس پہنچ جائے گا جس کی شرط اس انسان کی محنت وکوشش ہے۔

۶۲۶۷ جس کی صبح اس حال میں ہو کہ اس کا سب سے بڑا غم دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں، اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی کچھ پرواہ نہیں، اور جو مسلمانوں کی فکر نہ کرے وہ ان میں سے نہیں۔حاکم وتعقب عن حذیفه، واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

تشریح: جسے مسلمانوں کا غم نہیں وہ مسلمان کیا گویا وہ مسلمان ہی نہیں۔

۶۲۶۸ جس کی صبح اس طرح ہوئی کہ اس کی تمام تر توجہ غیر اللہ کی طرف ہوئی تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ھناد عن حذیفه

تشریح: انسان جب اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے تو اسے اپنا آپ ہی بھول جاتا ہے۔

۶۲۶۹ جس نے تمام پریشانیوں کی ایک پریشانی (صرف آخرت) بنالی تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی پریشانیوں میں کفایت ومدد کریں گیا اور جس کی پریشانیاں پھیل گئیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں وہ دنیا کی جس وادی میں بھی مرے۔حاکم عن ابن عمر

تشریح: غم مصیبت آئے تو راضی برضا ہے جیسی تقدیر تھی ویسا ہوا، مزید اسباب میں غور وفکر پریشانیوں میں اضافے کا باعث ہے۔

فطرتی باتیں

۶۲۷۰ جس کی صرف ایک ہی فکر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی کفایت فرماتا ہے اور جس کی فکر ہر وادی کے متعلق ہو تو وہ جس میں ہلاک ہو جائے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ھناد عن سلیمان حبیب المحاربی، مرسلاً

۶۲۷۱ جس نے دنیا پر غم کرتے ہوئے صبح کی تو وہ اپنے رب سے ناراض ہو کر صبح کرے گا اور جس کی صبح کسی مصیبت پر شکایت کرتے

ہوئے ہوئی جو اس پر آئی تو وہ گویا اپنے رب سے شکوہ کر رہا ہے جو کسی مالدار کے پاس پہنچا اور اس کے سامنے عاجزی کی تو اس کے دین کا دو تہائی ختم ہو گیا، اور جو قرآن پڑھ کر بھی جہنم میں داخل ہوا تو وہ ان لوگوں سے ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مزاح کیا۔

الخطیب عن ابن مسعود

تشریح: انسان کی نیک بختی کی علامت یہ ہے کہ وہ تقدیر اور قضائے الٰہی پر راضی رہے اور قضا و تقدیر پر چیخ و پکار بد بختی کی نشانی ہے۔

۶۲۷۲ جس کی صبح اس حال میں ہو کہ اس کی سب سے بڑی پریشانی دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کے ساتھ چار خصلتیں لگا دیتا ہے جو تا موت اس سے جدا نہیں ہوتیں ایسا غم جو کبھی ختم نہیں ہوتا، اور ایسی مشغولی جس سے کبھی فراغت نہیں ملتی، اور ایسی محتاجی جو کبھی مالداری تک نہیں پہنچ سکتی، اور ایسی امید جو کبھی بھی اپنی انتہاء تک نہیں پہنچ سکتی۔ الدیلمی عن ابن عمر

تشریح: ہمیشہ پیچھے رہنے کا غم، مشغولی کے باوجود ترقی نہیں ہوتی، دل ہمیشہ محتاج رہتا ہے، سب کچھ سمیٹنے کی امید کبھی پوری نہیں ہوتی۔

۶۲۷۳ جو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ ہر ذمہ داری میں اس کی کفایت کرے گا اور اسے ایسی جگہ سے روزی دے گا جس کا اسے گمان بھی نہ ہوگا، اور جو دنیا کی طرف لگ گیا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دیتے ہیں۔

الحکیم و ابن ابی حاتم، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان، والخطیب عن عمران بن حصین

تشریح: دنیا ایک پریشانی ہے پھر دنیا کے پلے پڑ جانا دوسری پریشانی ٹھہری۔

دنیا تقدیر کے مطابق ہی ملتی ہے

۶۲۷۴ جس کی نیت (ہی) دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ فقر محتاجی کو اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں، اور اس کی جائیداد کو بکھیر دیتے ہیں، اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کا مقدر ہو، اور جس کی نیت آخرت (کی) ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کرتے ہیں، اس کی جائیداد برقرار رکھتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ ابن عساکر عن زید بن ثابت

تشریح: محنت و مشقت اتنی کریں جتنی ضرورت ہے اس سے آگے کی تگ و دو فضول ہے۔

۶۲۷۵ جو آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرے تو اس کا چہرہ مٹا دیا جائے گا، اس کا ذکر ختم کر دیا جائے گا اور اس کے نام کو جہنمیوں میں باقی رکھا جائے گا۔ طبرانی فی الاوسط ابونعیم عن الجارود بن المعلی

تشریح: ایسا عموماً وہ لوگ کرتے ہیں جو دین پڑھتے ہی دنیا حاصل کرنے کے لیئے ہیں یا انہیں مغالطہ ہوتا ہے، یا تاویل فاسد کا سہارہ لیتے ہیں۔

۶۲۷۶ جس کے سامنے دنیا اور آخرت پیش کی گئیں اور اس نے آخرت اختیار کر لی اور دنیا چھوڑ دی تو اس کے لیے جنت ہے اور اگر اس نے دنیا لے لی اور آخرت ترک کر دی تو اس کے لیے جہنم ہے۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ و ابن عباس

تشریح: دنیا اور آخرت کو اپنی رائے سے ملا کر رکھنے سے اکثر دھوکا ہو جاتا ہے جبکہ سنت کی پیروی سے انسان کئی خطرات سے محفوظ رہتا ہے۔

۶۲۷۷ جس نے دنیا سے اپنی ضرورت پوری کی تو آخرت میں اس کی خواہشات کے درمیان رکاوٹ کر دی جائے گی، اور جس نے خوش عیش لوگوں کی زیب و زینت کی طرف نگاہ بلند کی تو وہ آسمان و زمین کی بادشاہت میں ذلیل ہوگا، اور جس نے سخت روز بینے پر اچھے صبر کا مظاہرہ کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں وہاں جگہ عطا فرمائیں گے جہاں وہ چاہے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان، ابن صَصری فی امالیہ و حسنہ عن البراء، قال بیہقی فی شعب الایمان: تفرد بہ اسمعیل بن عمرو البجلی

تشریح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب دنیا کی عمدہ نعمتیں ملتیں تو وہ آبدیدہ ہو کر کہتے: کیا ہمیں ہمارے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی تو نہیں مل گیا"

۶۲۷۸ جس کی نیت دنیا (بٹورنے) کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو بکھیر دیتے ہیں اور محتاجی اس کے آگے رکھ دیتے ہیں، اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کا مقدر ہو، اور جس کی نیت آخرت کی طلب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حالت کو یکجا کر دیتا ہے اس کے دل میں غنا پیدا فرماتا ہے اور دنیا

ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ابن ابی حاتم فی الزھد عن انس

تشریح:......اسی لیے کہا جاتا ہے کہ: اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو، وہی سارے کام بنائے گا۔

۶۲۷۹ جس کی غرض دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے میرا پڑوس حرام کر دے، اس واسطے کہ میں دنیا کی بربادی کے لیے مبعوث ہوا نہ کہ اس کی تعمیر کے لیے۔ابو نعیم عن ابی جحیفة عن ابی الوضاح

تشریح:......مراد دلوں میں اس کو آباد کرنے اور بسانے سے روکنے کے لیے۔

۶۲۸۰ کئی سو اونٹوں والوں کے لیے خرابی ہے، مگر جس نے اتنے اتنے مال کا اشارہ کیا، کمی کرنے والے اور کوشش کرنے والے نے فلاح پائی۔

مسند احمد عن رجل

تشریح: جب مال کی کثرت ہوگی تو زکوۃ دینے سے جی کترائے گا۔

۶۲۸۱ خبردار (مال کی) کثرت والے ہی کمترین ہیں خبردار (مال کی) کثرت والے ہی کمترین ہیں۔الدیلمی عن انس

تشریح:......جو دنیا میں اپنے آپ کو سب سے عالیشان سمجھتے تھے، آخرت میں کم درجہ ہوں گے۔

۶۲۸۲ (مال کی) کثرت والے قیامت کے روز سب سے کم (اعمال والے) ہوں گے، مگر جس نے اس طرح اس طرح کہا۔

ھناد، ابن ماجه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

تشریح: مالدار لوگ عموماً حساب کتاب کے بکھیڑوں میں پھنسے رہتے ہیں، فرض نماز کا موقعہ ملتا ہے اس میں بھی حضور قلب نہیں ہوتا، اور عبادات میں قولی و عملی عبادات، مالی عبادات سے افضل ہیں۔

فقراء جنت میں پہلے داخل ہوں گے

۶۲۸۳ ہم بعد میں آنے والے اور قیامت میں سب سے پہلے (جنت میں جانے والے) ہوں گے (مال کی) کثرت والے ہی قیامت میں سب سے پست درجہ اور کم (اعمال والے) ہوں گے، مگر جس نے کہا اتنا اتنا، مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو جسے میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کروں۔ابن النجار عن ابن مسعود

تشریح: اس لیے کہ مال چاہے دینے کے لیے ہو پھر بھی اس کی ذمہ داری ہے کہ کہاں خرچ کیا جائے، اس فکرمندی کی کیا ضرورت ہے؟

۶۲۸۴ جس نے دنیا میں اپنے سے بلند شان کو اور دین کے بارے میں اپنے سے کم (اعمال والے) کو دیکھا، اسے اللہ تعالیٰ نہ صابر لکھے گا نہ شاکر، اور جس نے دنیا میں اپنے سے کم درجہ کو اور دین کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ اسے صابر شاکر لکھیں گے۔

حلیة الاولیاء، بیھقی فی شعب الایمان عن انس

تشریح: پہلے شخص کو شکر گزار نہ لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے جب اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھا تو اس کے جسم پر جو نعمت موجود تھی اسے حقیر سمجھا اور کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہی کیا ہے کہ میں شکر بجالاؤں، اور دین میں معاملہ میں اپنے سے کم اعمال والے کو دیکھا تو مزید اعمال نفل و مستحبات ادا کرنے کی توفیق اس لیے نہ ہوئی کہ ہم جو فرض ادا کر رہے ہیں یہی کافی ہیں فلاں تو فرض بھی ادا نہیں کرتا مزید تفصیل ”فطرتی و نفسیاتی باتوں“ میں دیکھیں۔

۶۲۸۵ جس بندے کے دل میں دنیا کی محبت رچ بس گئی اسے اللہ تعالیٰ تین آزمائشوں میں مبتلا کر دیں گے، ایسی امید جو اپنی انتہاء کو نہیں پہنچے گی، ایسی محتاجی جو مالداری اور غنا کو حاصل نہ کرے گی، اور ایسی مشغولی جس کی مشقت جدا نہ ہوگی۔الدیلمی عن ابی سعید

تشریح: امید یہ ہے کہ سب سے مالدار ہو جاؤں محتاجی یہ ہے کہ ہمیشہ قرضوں کی پڑی رہتی ہے مشغولی یہ ہے کہ نہ دل فارغ نہ دماغ،

سوتے جاگتے یہ خواب وخیال آنکھوں کے سامنے منڈلاتے ہیں۔

۶۲۸۶ (مال کو) بڑھانے والے ہلاک ہوئے مگر جس نے یہ کہا: اتنا، اتنا اور اتنا، جبکہ وہ بہت کم ہیں۔

مسند احمد وهناد وعبد بن حميد عن ابی سعيد، طبرانی فی الكبير عن عبدالرحمن بن البزی

۶۲۸۷ ہمارے سامنے ایک گھاٹی ہے جس پر چڑھنا بہت مشکل ہے، جسے صرف ہلکے لوگ ہی پار کرسکیں گے ابوذر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! میں ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک شب وروز کی خوراک موجود ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: تو تم ہلکے لوگوں میں سے ہو۔ بیهقی فی السنن عن انس

تشریح:... ہلکے ہونے سے مراد مشاغل وموانق کی مشغولی سے آزادی ہے۔

۶۲۸۸ اللہ تعالیٰ نے اس فقیر پر لعنت فرمائی ہے جو کسی مالدار کے سامنے اس کی مالداری کی وجہ سے عاجزی کرے، جس نے ایسا کیا تو اس کے دین کا دو تہائی جاتا رہا۔ الديلمی عن ابی ذر

تشریح:... اس واسطے کوئی مسلمان ایسی حرکت نہ کرے اور اپنے دل میں فقط اللہ تعالیٰ کی ہیبت ہی اتارے۔

۶۲۸۹ جس نے دنیادار کے لیے عاجزی کی تو اس کی وجہ سے اس کا آدھا دین کم کردیا جائے گا اور جو کسی ایسی قوم کے کھانے میں شریک ہوا جس کی اسے دعوت نہیں دی گئی تو اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو (جہنم کی) آگ سے بھردے گا، یہاں تک کہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

کیونکہ کسی کی اجازت کے بغیر اس کا کھانا کھانا ناجائز ہے۔

مال ومنصب والے کے سامنے جھکنے کی ممانعت

۶۲۹۰ جو کسی دنیاوی شان وشوکت والے کے سامنے اپنی دنیا کی غرض سے عاجز ہوا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے اپنا چہرہ پھیر لیں گے۔

الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:... یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اس پر نہ ہوگی۔

۶۲۹۱ جو کسی شان وشوکت والے کے ایک گز قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں کی مقدار اس سے دور ہوں گے۔ الديلمی عن انس

تشریح:... مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہے۔

۶۲۹۲ جو کوئی بھی زرد اور سفید کو ترک کرگیا قیامت کے روز اسے اس سے داغا جائے گا۔ مسند احمد وابن مردويه بخاری مسلم عن ابی ذر

تشریح:... یعنی ان کی زکوٰۃ نہیں دی، سونا چاندی مراد ہے۔

۶۲۹۳ ...جو اس حال میں مرا کہ وہ سونا چاندی چھوڑے جارہا ہے تو قیامت کے روز اسے ان سے داغا جائے گا، (پھر) اس کی مغفرت ہوگی یا اسے عذاب ہوگا۔ ابن مردويه عن ابی امامه

سابقہ تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

۶۲۹۴ جس نے زرد چاندی اور سفید سونا چھوڑا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ورق پترے، بنائے گا پھر ان سے اسے مانگ سے لے کر پاؤں تک داغا جائے گا۔ ابن مردويه حلية الاولياء عن ثوبان

تشریح:... یعنی لوہے کی جیسی بڑی چادریں ہوتی ہیں سونے چاندی کو اس شکل میں ڈھالا جائے گا۔

۶۲۹۵ جو بندہ مرنے کے دن سونا چاندی چھوڑے جارہا ہو تو اسے ان سے داغا جائے گا۔ طبرانی فی الكبير وابن عساكر عن ابی امامة

۶۲۹۶ ... جس نے ایک دینار چھوڑا تو اسے ایک بار داغا جائے گا اور جس نے دو دینار چھوڑے اسے دو بار داغا جائے گا۔

الحسن بن سفیان عن حبیب بن حزم بن الحارث السلمی عن عمه الحکم بن الحارث السلمی

تشریح:..... سب جگہ وہی لوگ مراد ہیں جو زکوۃ نہیں دیتے۔

۶۲۹۷ ... جس نے دو دینار چھوڑے (تو گویا) اس نے دو داغ چھوڑے۔ بخاری فی التاریخ طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن اسماء بنت یزید

۶۲۹۸ ... دو داغ ہیں (بہر کیف) اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ مسند احمد عن علی

۶۲۹۹ ... دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو مسافر ہے یا راستہ پار کرنے والا ہے اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔

ابن المبارک، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن ابن عمر

تشریح:..... یعنی اپنے آپ کو مردہ سمجھ جس کی نہ کوئی تمنا اور نہ آرزو ہے۔

۶۳۰۰ ... اے عبداللہ بن عمر! دنیا میں ایسے رہ جیسے تو کوئی مسافر ہے یا راہ عبور کرنے والا ہے اور اپنے آپ کو مردوں کے ساتھ گنا کر۔

هناد عن ابن عمر رضی الله عنه

۶۳۰۱ ... دنیا اور آخرت کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جس کی ابتداء سے آخر تک ٹکڑوں میں بٹ جائے بس ایک دھاگے کا تعلق باقی رہ جائے، تو یہ دھاگہ کتنی دیر میں منقطع ہوگا۔ حلیة الاولیاء عن انس

تشریح:..... یعنی دنیا اور آخرت کا ساجھا کچھ لمبے عرصہ کا نہیں، بہت تھوڑا ہے۔

۶۳۰۲ ... اے لوگو! تمہاری اس دنیا میں جو گزر گیا بس اتنا ہی باقی ہے جتنا تمہارے اس دن کے گزرے ہوئے حصہ کے مقابلہ میں باقی ماندہ دن ہے۔

حاکم عن ابن عمر

تشریح:..... یعنی بہت ہی کم وقت رہ گیا ہے آخرت آئی کہ آئی!

۶۳۰۳ ... نبطیوں میں جب اسلام پھیل جائے اور وہ تمہارے ہاں گھر بنالیں اور صحنوں میں بیٹھ جائیں تو ان سے ہوشیار رہنا کیونکہ ان میں فساد و شر اور فتنہ ہوگا۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه وسنده ضعیف

تشریح:..... نبطی ایک قدیم قوم ہے جن کا اثر ورسوخ، جرات و بہادری کے لحاظ سے دیگر اقوام پر رہا، یہ لوگ گلہ بانی کرتے اور سادہ غذا استعمال کرتے جنگجو تھے اور عادات میں ہٹ دھرم، اہل عرب عموماً عراق و شام کے دیہاتیوں کو نبطی کہا کرتے تھے۔

اردو دائرة المعارف الاسلامیه پنجاب یونیورسٹی لاهور

تشریح:..... بہر کیف سند چونکہ ضعیف ہے اس لیے اس پر کلام کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ احادیث ضعیف ہیں جن میں کسی خاص قوم اور قبیلہ کی برائیاں بیان کی گئی ہوں۔ الموضوعات لملاعلی

دین پر ثابت قدمی کی دعا

۶۳۰۴ ... جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ سونے چاندی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں تو یہ دعا کرنا: اے اللہ میں (دین کے) معاملہ میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور میں رشد و ہدایت کے قصد کا سوال کرتا ہوں، اور آپ کی نعمت کی شکر گزاری کا سوال کرتا ہوں، اور آپ کی طرف سے آنے والی آزمائش پر صبر کا، آپ کی اچھی عبادت کرنے اور آپ کے فیصلہ پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔

میں آپ سے (شرک سے) سلامت دل اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں، اور ان بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں، اور ان برائیوں سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں، اور ان لغزشوں پر آپ کی مغفرت کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن البراء رضی الله عنه وفیه موسیٰ بن مطیر متروک، میزان الاعتدال للذهبی ج۴ ص ۲۲۳

تشریح: حدیث کا راوی اگرچہ متروک ہے لیکن حدیث کے الفاظ دوسری روایات سے ثابت ہیں۔

دیکھیں عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی مطبوعہ نور محمد کراچی

۶۳۰۵ اللہ تعالیٰ تیرے جسم کو صحت بخشے، تیری کھیتی کو بہتر بنائے، تیرے مال میں اضافہ فرمائے۔ابن عساکر عن ابن عمر

تشریح: ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ سے دعا کا مطالبہ کیا تو آپ نے یہ الفاظ ذکر کیے، اس سند میں اسماعیل بن یحییٰ تیمی کذاب ہے جو حدیثیں گھڑتا تھا۔

۶۳۰۶ میں ایک شخص کو (مال) دیتا ہوں اور جو اس سے بہتر ہوتا ہے اسے چھوڑ دیتا ہوں (اور جسے دیتا ہوں) اس خوف سے کہ اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں اوندھے منہ گرادے گا۔طبرانی عن سعد بن ابی وقاص

تشریح: کیونکہ بہت سے بدزبان لوگ آتے اور جب انہیں محروم رکھا جاتا تو اول فول بکتے اور ایسا عموماً منافقین کرتے تھے، اس واسطے آپ صحابہ کرام کو وقتی طور پر محروم رکھتے اور اس خاص شخص کو دے کر روانہ کر دیتے۔

۶۳۰۷ دنیا میں فاقے سے رہنے والے وہی لوگ ہوں گے جن کی روحیں اللہ تعالیٰ قبض کرے گا، وہ موجود نہ ہوں تو ان کا پوچھا نہیں جاتا، اور جب موجود ہوں تو کوئی انہیں پہچانتا نہیں وہ دنیا میں مخفی ہیں اور آسمان میں مشہور، جاہل انہیں دیکھ کر خیال کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں انہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف کے کوئی بیماری نہیں، انہیں اس وقت سایہ فراہم کیا جائے گا جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: اس مضمون کی کئی احادیث پہلے گزر چکی ہیں، جن سے مقصود شکم سیری اور شہرت سے بچنے کی ترغیب ہے، لیکن اگر یہ چیزیں از خود حاصل ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۶۳۰۸ خبردار! عیش وعشرت سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے (نیک) بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔مسند احمد عن معاذ

تشریح: مطلب حد سے زیادہ نمود ونمائش برتنا جو تکبر وریاء تک پہنچ جائے۔

۶۳۰۹ خبردار! پیٹ بھر کر کھانے سے بچنا، اس لیے کہ بندہ اسی وقت ہلاک ہوتا ہے جب وہ آخرت کے مقابلہ میں اپنی خواہش کو فوقیت واہمیت دینے لگے۔الدیلمی عن ابن عباس

تشریح: کھانے کی ہمہ وقت فکر بسا اوقات انسان کو کئی اونچے مناصب سے محروم کر دیتی ہے۔

۶۳۱۰ لوگو! دنیا تو ایک عارضی چیز ہے جسے نیک وبد حاصل کرتا ہے، اور آخرت سچا وعدہ ہے، جس میں قادر بادشاہ حاکم ہوگا جو اس کا حق کو حق اور باطل کو باطل کی صورت میں کر دکھائے گا، سوائے لوگو! آخرت کے بیٹے بن جاؤ، اور دنیا کے بیٹے نہ بنو، اس واسطے کہ ہر ماں کی پیروی اس کا بیٹا کرتا ہے، اور عمل کرتے رہو اور تم اللہ تعالیٰ سے ایک خوف پر ہو، اور جان لو تم اپنے اعمال کے سامنے پیش ہوگے اور لازماً تم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنی ہے سو جس نے ذرہ برابر بھلائی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

الحسن بن سفیان طبرانی فی الکبیر وابن مردویہ، حلیۃ الاولیاء عن شداد بن اوس

تشریح: ...... حدیث کے آخری جملوں پر توجہ دیں، انسان جو برائی یا اچھائی کرے گا اگر اس کے بعد کوئی ایسا عمل نہ کیا جس سے وہ برائی اور اچھائی باقی نہیں رہتی تو وہ اسے دیکھ لے گا، کیونکہ برائی یا کبیرہ گناہ کی صورت میں ہوگی یا صغیرہ کی صورت میں، اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہو جاتا ہے اور صغیرہ دوسری نیکیوں کے ذریعہ ختم ہو جاتے ہیں رہی نیکی تو بعض اوقات نیکیاں ختم ہونا شروع ہو جاتی ہیں، جس کا آدمی کو علم بھی نہیں ہوتا، اس لیے کسی نے کہا ہے: نیکی کرنا آسان لیکن اسے باقی رکھنا مشکل ہے۔

دنیا فانی ہے

۶۳۱۱ دنیا (ادھر سے) کوچ کرنے اور جانے والی ہے، اور آخرت (ادھر سے) کوچ کر کے آنے والی ہے ان میں سے ہر ایک (کئی) بیٹے

ہیں، سواگر تم سے ہوسکے کہ آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو، تو ایسا ہی کرنا، اس واسطے کہ تم آج ایسے عمل کے گھر میں ہو جس میں حساب (وکتاب) نہیں، اور کل قیامت میں حساب کے گھر میں ہوگے جہاں عمل نہیں۔ ابن لال عن جابر

تشریح:...... مفہوم واضح ہے تشریح کی ضرورت نہیں۔

۶۳۱۲ ... سونے چاندی کے لیے ہلاکت ہو، کسی نے عرض کی تو پھر ہم کیا ذخیرہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور ایسی بیوی جو آخرت (کے کاموں) پر مددگار ہو۔ مسند احمد عن رجل من الصحابہ

تشریح: سبب ہلاکت ہونے کی وجہ سے ایسا فرمایا ورنہ فی نفسہ سونا چاندی ہلاکت کا سبب نہیں۔

۶۳۱۳ ... ستیاناس ہو سونے چاندی کا! تم ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور آخرت پر مددگار بیوی کو اختیار کرو۔ بیہقی عن ابن عمر

۶۳۱۴ ... دنیا چھوڑنا بڑے جان جوکھوں کا کام ہے (بلکہ) اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار (چلا چلا کر) توڑنے سے زیادہ با مشقت ہے اور جو بھی دنیا کو چھوڑے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسا اجر دے گا جیسا شہداء کو دیتا ہے اور اس کا چھوڑنا (یہ ہے کہ) کم کھانا اور کم سیر ہونا اور لوگوں کی تعریف کو ناپسند سمجھنا، اس واسطے کہ جو لوگوں سے تعریف سننا پسند کرے تو وہ دنیا اور اس کی نعمتوں کو پسند کرے گا، اور جسے ساری نعمتیں خوش کرنے لگیں، اسے چاہیے کہ وہ دنیا اور لوگوں سے تعریف (سننا) چھوڑ دے گا۔ الدیلمی عن ابن مسعود

تشریح:...... بظاہر یہ معمولی کام لگتے ہیں لیکن جو لوگ ان میں مبتلا ہیں ان سے اگر پوچھا جائے تو کسی قیمت پر ان چیزوں کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتے اور عذر یہ کرتے ہیں: صاحب! کیا کریں مجبوری ہے، اس واسطے ان خرابیوں میں پڑنے سے پہلے ہی آگاہ کردیا گیا۔

۶۳۱۵ ... معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو، موٹے کھردرے کپڑے پہنو اور ننگے پاؤں چلا کرو۔

الرامهرمزی فی الامثال عن عبدالله بن سعید عن ابیه عن رجل من اسلم یقال له ابن الادرع مر برقم ۵۷۳۲

اس حدیث کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

۶۳۱۶ ... دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

مسند احمد والبغوی، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن ابی مالک الاشعری

تشریح:...... بات صاف ہے جو شخص صبر کے ساتھ دنیا کی زندگی گزار گیا اور کوئی شکوہ نہ کیا تو اس کی آخرت کو چار چاند لگے، لیکن جو دنیا میں نادار بھی رہا اور زبان سے واویلا بھی کیا تو اس کی آخرت اور دنیا دونوں برباد ہیں۔

۶۳۱۷ ... دنیا، دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو، جس نے اپنی ضرورت و کفایت سے زیادہ دنیا حاصل کی تو اس نے اپنی موت لی جبکہ اسے علم نہیں۔

ابن لال عن انس رضی الله عنه

تشریح:...... جو چیز بھی حد اعتدال سے متجاوز ہوگی نقصان دہ لازماً ہوگی۔

مالدار شیطان کے نرغے میں

۶۳۱۸ ... شیطان نے کہا: کہ مالدار آدمی تین باتوں میں سے مجھ سے نہیں بچ سکتا، جن کو میں صبح وشام لے کر اس کے پاس آتا ہوں، حرام طریقے سے اس کا مال حاصل کرنا، ناحق خرچ کرنا، اور میں مال کو اس کا محبوب بنادوں گا جو اسے، اس کے حق (میں صرف کرنے) سے روک دے گا۔

طبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی المعرفة عن عبدالرحمن بن عوف ورجاله ثقات

تشریح:...... بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ان فتنوں سے محفوظ رہے ہوں۔

۶۳۱۹ ... ثوبان! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب تم پر امتیں (حملہ کے لیے) ایک دوسرے کو ایسے بلائیں گی جیسے تم کھانے کے برتن پر ایک

دوسرے کو بلاتے ہو اور (پھر) اس سے کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: کیا ہماری کمزوری کی وجہ سے آپ نے فرمایا: نہیں تم اس (روز) وقت بہت زیادہ ہو گے، لیکن تمہارے دلوں میں وھن ڈال دیا جائے گا، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وھن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: دنیا سے تمہاری محبت اور قتال (فی سبیل اللہ) سے تمہاری نفرت۔ بیهقی فی السنن عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح: عصر حاضر میں تمام ممالک اسلامیہ کے پاس کونسی ایسی دولت ہے جو موجود نہیں، مسلمان پوری دنیا سب سے زیادہ ہیں، لیکن تمام کے تمام سلاطین و بادشاہان اس مرض میں مبتلا اور اغیار کے سامنے عاجز و بے دست و پا ہیں۔

۶۳۲۰ اللہ تعالیٰ نے جب نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا تو اس وقت ان کی عمر اڑھائی سو سال تھی وہ ان میں ساڑھے نو سو سال رہے، اور طوفان کے بعد دو سو پچاس سال (مزید) رہے، پھر جب ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا تو اس نے کہا: اے نوح اے سب سے بڑے نبی، اے سب سے لمبی عمر والے، اے مستجاب الدعا آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟

تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کی طرح جس کے لیے کوئی گھر بنایا گیا ہو جس کے دو دروازے ہوں، اور وہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے باہر نکل جائے۔ ابن عساكر عن ابان عن انس

تشریح: اب ہر شخص اندازہ لگا لے، علامہ سجستانی نے ان لوگوں کے حالات واقوال پر ایک کتاب لکھی ہے، جنہوں نے اس امت میں لمبی لمبی عمریں پائی ہیں، جس کا نام "المعمرون والوصایا" ہے۔

۶۳۲۱ اگر تم نماز پڑھتے (پڑھتے) ٹھہری کمان کی طرح ہو جاؤ اور روزے رکھتے (رکھتے) تانت کی طرح (دبلے پتلے) ہو جاؤ پھر بھی تمہیں دو (درھم) ایک سے زیادہ محبوب ہوں تو تم استقامت کے درجہ تک نہیں پہنچے۔

ابو عبدالله محمد بن اسحاق بن يحيىٰ بن منده، حدثنا محمد بن فارس البلخي، ثنا حاتم الاصم عن شقيق بن ابرهيم البلخي عن ابرهيم بن ادهم عن مالك بن دينار عن ابی مسلم الخولانی عن عمرو وابن عساكر عن طريقه وقال مالك ابن دينار لم يسمع عن ابی مسلم والديلمی

تشریح: سند میں انقطاع ہے، اس لیے قابل عمل نہیں، پھر دیگر احادیث سے ایسے امور کی نفی معلوم ہوتی ہے، حدیث کے صاف الفاظ "قل اٰمنت بالله ثم استقم" ضروری نہیں استقامت بھوکے پیاسے رہنے سے ہی حاصل ہوتی ہے؟!

۶۳۲۲ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ ان کے دل (اسلام سے قبل) عجمیوں کی طرح ہو جائیں گے، کسی نے عرض کیا: عجمیوں کے دل کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی محبت، ان کا طریقہ دیہاتیوں جیسا ہوگا، ان کے پاس جو رزق آئے گا اسے حیوانات میں خرچ کر دیں گے، جہاد کو نقصان دہ اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے۔ طبرانی عن ابن عمر

تشریح: اور آج یہ فتنے ظاہر ہو چکے ہیں، جس کی تہہ میں جانے کی ضرورت نہیں۔

۶۳۲۳ جو بندہ دنیا میں کوئی درجہ بلند ہونا چاہے اور پھر وہ بلند ہو گیا، اللہ تعالیٰ آخرت میں اس سے بڑا اور لمبا درجہ کم کر دیں گے۔

ابن حبان، طبرانی فی الكبير وابن مردويه عن سليمان

تشریح: مراد تکبر ہے، یہ ہرگز مراد نہیں کہ انسان علمی ترقی میں آگے بڑھنے یا ڈگریاں حاصل کرنے میں کوشش نہ کرے۔

۶۳۲۴ میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کے لیے دنیا ایک عورت کی شکل میں ظاہر ہوئی تو انہوں نے اس سے کہا: کیا تیرا خاوند ہے؟ وہ کہنے لگی: ہاں میرے کئی خاوند ہیں آپ نے کہا: کیا وہ زندہ ہیں؟ وہ بولی نہیں میں نے انہیں قتل کر دیا ہے، اس وقت وہ جان گئے کہ یہ دنیا ہے جو میرے سامنے اس صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ الديلمی عن انس

۶۳۲۵ جس نے دنیا کا حلال (مال) لیا اللہ تعالیٰ اس سے حساب لیں گے، اور جس نے دنیا کا حرام (مال) لیا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دیں گے، افسوس ہے دنیا پر اور جو اس میں مصیبتیں ہیں، اس کا حلال قابل حساب اور اس کا حرام قابل عذاب ہے۔

حاكم فی تاريخ عن ابی هاشم الايلی عن انس رضی الله عنه

تشریح:......دونوں صورتوں میں چھٹکارا نہیں، بہر حال اگر دنیا کی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے احکام کے مطابق استعمال کیا جائے تو بچنے کی گنجائش ہے۔

امت کی تباہی کی علامات

۶۳۲۶ میری امت اس وقت تک بھلائی میں رہے گی جب تک کہ ان میں دنیا کی محبت ظاہر نہیں ہوجاتی، اور جب تک اس میں فاسق علماء جاہل قاری اور ظالم لوگ ظاہر نہیں ہوجاتے، اور جب یہ چیزیں ظاہر ہوجائیں گی تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں گرفتار کرلے گا۔

ابونعیم الحارث فی المعرفة عن طریق الواقدی انبٔنا فاطمة بنت مسلم الاشجعیة عن فاطمة الخزاعیة عن فاطمة بنت الخطاب

تشریح: محدثین کے ہاں مسلم ہے کہ امام واقدی تاریخ میں معتبر ہیں لیکن حدیث میں ان کی روایت قابل عمل نہیں۔

۶۳۲۷ جس پر بھی اللہ تعالیٰ دنیا کا دروازہ کھولتا ہے تو ان میں قیامت تک بغض وعداوت پیدا کردیتا ہے۔مسند احمد عن عمرو هو حسن

تشریح: آج تک کسی مالدار کی کسی دوسری پارٹی سے بن کر نہیں رہی ہمیشہ جھگڑے ہی رہے۔

۶۳۲۸ اے انسان! تو دنیا کو کیا کرے گا؟ اس کا حلال حساب اور اس کا حرام عذاب ہے۔دار قطنی و الدیلمی عن ابن عباس

تشریح: اونٹ سے کسی نے پوچھا تمہارے لیے اترائی میں آسانی رہتی ہے یا چڑھائی میں اس نے کہا: دونوں صورتوں میں مشقت ہے۔

۶۳۲۹ قیامت کے روز دنیا کو لایا جائے گا تو جو اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا اسے جدا کرلیا جائے گا اور باقی سب کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ابن المبارک عن عبادة بن الصامت، الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

تشریح: ...یعنی جو اعمال محض اللہ تعالیٰ کے لیے تھے وہ ایک طرف کرلیے جائیں گے۔

۶۳۳۰ قیامت کے دن دنیا کو صورت میں لایا جائے گا، تو وہ عرض کرے گی: اے میرے رب مجھے کم سے کم درجہ جنتی کے لیے کردے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تو اس سے بھی زیادہ بدبودار ہے، بلکہ تو اور تیرے اہل وعیال جہنم میں جائیں گے۔الحلیة عن انس

تشریح: سوال ہوتا ہے پھر دنیا کو پیدا ہی کیوں کیا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ دنیا آزمائش کی ایک جگہ ہے تاکہ لوگ اپنے اپنے اعمال سے خود نتائج پر پہنچیں۔

۶۳۳۱ قیامت کے روز دنیا کو لایا جائے گا، پھر کہا جائے گا، اس میں سے جو (چیزیں) اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں وہ جدا کرلو، اور باقی سب کو جہنم میں ڈال دو۔ابو سعید الاعرابی فی الزهد عن عبادة

تتمہ مال کے فوائد اور قابل تعریف دنیا کے متعلق

۶۳۳۲...... دراهم ودنانیر زمین میں اللہ تعالیٰ کی مہریں ہیں، جو اپنے آقا کی مہر لائے گا اس کی ضرورت پوری ہوگی۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:......یعنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دراهم ودنانیر ضروری ہیں، البتہ ان میں از حد دلچسپی مضر ہے۔

۶۳۳۳......آخری زمانہ میں جب لوگوں کے لیے دراهم ودنانیر ضروری ہوجائیں گے تو ان سے آدمی اپنے دین ودنیا کو قائم رکھے گا۔

طبرانی عن المقدام

۶۳۳۴......تم میں سے وہ شخص بہتر نہیں، جو اپنی دنیا کو اپنی آخرت کے لیے چھوڑ دے اور نہ وہ بہتر ہے جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے لیے چھوڑ

دے۔ (بلکہ بہتر وہ ہے جو ایسا طریقہ اختیار کرے) یہاں تک کہ ان دونوں سے اپنا حصہ حاصل کرے، اس واسطے کہ دنیا، آخرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور لوگوں پر کبھی بوجھ نہ بنتا۔ ابن عساکر عن انس

تشریح: بہت سے لوگ یہ تکیہ کرتے ہیں کہ ہمیں غیب سے روزی ملے گی، تو خوب سمجھنا چاہیے کہ محنت و کوشش فرض ہے اور غیب سے روزی اس کا نتیجہ ہے ہر نتیجہ کے لیے عمل ضروری ہے لہٰذا غیب سے روزی کے لیے بھی جدوجہد اور کوشش ضروری ہے، بغیر محنت کے روزی ملنے کی امید رکھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی پڑھے حرف بھی نہیں اور اول درجہ میں پاس ہونے کی امید رکھے، باقی کسی کو غیب سے روزی ملے تو یہ ضروری نہیں کہ سب کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا، کیونکہ آئندہ کی کسی کو خبر نہیں۔

۶۳۳۵ دین کے (اعمال کے) لیے بہترین مددگار ایک سال کی روزی ہے۔ عن معاویہ بن حیدۃ

تشریح: قوت اتنی خوراک کو کہتے ہیں جو زندہ رہنے کا سہارا ہو، نہ یہ کہ پوری پوری بوریاں ذخیرہ کرلیں۔

۶۳۳۶ تم میں کا بہترین شخص وہ ہے جو اپنی دنیا کے لیے اپنی آخرت اور نہ اپنی آخرت کے لیے اپنی دنیا کو چھوڑے اور نہ لوگوں پر بوجھ بنے۔

حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی دنیا دارالاسباب ہے اس میں ہر کام کے لیے سبب کی ضرورت ہے۔

۶۳۳۷ تم میں سے جس سے ہوسکے کہ وہ اپنے دین اور عزت کو اپنے مال کے ذریعہ محفوظ رکھے تو وہ ایسا ہی کرے۔ ابوداؤد عن ابی سعید

تشریح: مال ہوتا ہی دین و عزت کی حفاظت کے لیے ہے، اسی وجہ سے فرمایا: قریب ہے کہ فقر و فاقہ کفر کا باعث نہ بن جائے۔

الاکمال

۶۳۳۸ میرے صحابہ کے لیے فاقہ سعادت ہے اور مالداری آخری زمانہ میں مومن کے لیے سعادت ہوگی۔ الرافعی عن انس عن ابن مسعود

تشریح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صحبت نبوی سے فیض یافتہ تھے دنیا کے داؤ سے محفوظ تھے، اور آخری زمانہ والے فتنوں کا ہدف ہوں گے مال کے ذریعہ فتنوں سے بچیں گے تو مال ان کے حق میں سعادت ہوگا۔

۶۳۳۹ بے شک یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے، جس نے درست طریقہ سے حاصل کیا تو یہ اچھی معاونت ہے۔

سمویہ وابن خزیمہ، طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن ابی سعید

۶۳۴۰ بے شک یہ سرسبز اور میٹھا ہے جس نے برحق طریقہ سے اسے حاصل کیا تو اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن معاویہ

۶۳۴۱ دنیا اس شخص کے لیے بہترین گھر ہے جو اس میں سے اپنی آخرت کا توشہ حاصل کرے یہاں تک کہ اپنے رب کو راضی کرلے، اور اس شخص کے لیے دنیا برا گھر ہے جسے یہ آخرت سے روک دے، اور اپنے رب کے راضی کرنے میں کوتاہی کرائے، اور جب بندہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ دنیا کا برا کرے، تو دنیا کہتی ہے ہم میں سے جو اپنے رب کا زیادہ نافرمان ہے اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے۔

حاکم وتعقب وابن لال والرامھرمزی فی الامثال عن طارق بن اشیم

تشریح: اس واسطے دوسروں پر لعن طعن کرنے سے روکا گیا ہے اکثر انسان کو اپنے عیوب نظر نہیں آتے اور وہ دوسروں کو نشانہ بناتا ہے۔

۶۳۴۲ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ پر بہترین مددگار مال ہے۔ ابن لال والدیلمی عن جابر

تشریح: مال جیب میں ہو تو تسلی سے عبادت بھی ہوتی ہے۔

۶۳۴۳ دنیا کو گالی نہ دو، یہ مؤمن کی بہترین سواری ہے وہ اس پر سوار ہوکر بھلائی تک پہنچتا اور شر سے نجات حاصل کرتا ہے۔

الدیلمی وابن النجار عن ابن مسعود

تشریح:.... ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ جتنی غیر مکلف چیزیں ہیں خصوصا نظام قدرت کی اشیاء انہیں گالی نہ دیں اس واسطے کہ وہ مامور ومحکوم ہیں انہیں برا بھلا کہنا ایسا ہی جیسے ان کے مالک کو برا کہنا۔

۶۳۴۴ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین کی طرف اتارا تو ہر اس چیز نے ان کے متعلق غم کیا جو ان کے ساتھ تھی صرف سونے چاندی نے کسی قسم کا غم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف اپنا پیام بھیجا: میں نے تمہیں اپنے بندوں میں سے ایک بندے کا پڑوس عطا کیا پھر میں نے اسے تمہارے پڑوس سے دور کردیا، پھر سوائے تمہارے ہر چیز نے اس کے لیے دکھ کا اظہار کیا جو اس کے ساتھ رہی۔

تو وہ دونوں بولے: اے ہمارے اللہ! اے ہمارے آقا! آپ بخوبی جانتے ہیں، کہ آپ نے ہمیں اس کا پڑوس عطا کیا اور وہ آپ کا فرمانبردار تھا، پس جب اس نے آپ کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کے لیے غمگین ہونا پسند نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف پیام بھیجا، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں تم دونوں کو اتنی عزت دوں گا کہ ہر چیز تمہاری وجہ سے ہی حاصل ہوگی۔ الدیلمی وابن النجار عن انس

تشریح:.... حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے آنا تقدیر الٰہی تھا اور سونے چاندی کا عمل بظاہر ان کے مطابق تھا، جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں دائمی مقام بخشا، مگر وہ بھی انسان کے لیے ہی استعمال کے قابل ٹھہرے۔

مال کو صلہ رحمی کے ذریعہ بنایا جائے

۶۳۴۵ اس شخص میں کوئی بہتری نہیں جو صلہ رحمی اور رشتہ داری کو قائم رکھنے کے لیے امانت کی ادائیگی اور لوگوں سے مستغنی ہونے کے لیے مال کو پسند نہ کرے۔ ابن حبان فی الضعفاء وابن المبارک وابن لال، حاکم فی تاریخہ، ابن حبان عن انس، قال ابن حبان: لاأصل له واورده ابن الجوزی فی الموضوعات وقال بیهقی وانما یروی عن سعید بن المسیب قوله

تشریح:.... محدثین کا کہنا ہے کہ یہ حدیث نہیں بلکہ سعید بن المسیب تابعی کا قول ہے ایسے اقوال کو اقوال زریں کہتے ہیں۔

۶۳۴۶ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس کے پاس سونا چاندی نہ ہوگا وہ زندگی کو آسان نہیں سمجھے گا۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن المقدام بن معدیکرب

تشریح:.... آج اس حقیقت کا لوگ سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کررہے ہیں۔

۶۳۴۷ لوگوں کے پاس ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں صرف درھم و دینار ہی کارآمد ہوں گے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن المقدام بن معدیکرب

۶۳۴۸ جابر! تمہیں اپنے پاس اپنا مال روک رکھنے سے کوئی گناہ نہیں، اس واسطے کہ اس کام کی ابھی مدت ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن جابر

تشریح:...... کام سے مراد غالباً قیامت ہے اس لیے دوسری احادیث میں آتا ہے کہ جو شخص پودا لگا رہا ہو یا خریداری کے لیے کپڑا پھیلایا ہوا تو اسے چاہیے کہ اپنا کام کرلے اس واسطے کہ اسے کافی وقت رہنا ہوگا۔

آپ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۶۳۴۹ جہاں تک میرا معاملہ میں ہے تو میں اسے حرام قرار نہیں دیتا، البتہ میں اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و تواضع کی خاطر ترک کرتا ہوں، اس واسطے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور جو (اخراجات میں) میانہ روی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مالدار کردے گا اور جو فضول خرچی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے محتاج بنادے گا۔ الحکیم محمد بن علی

کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اوس بن خولی ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے جس میں دودھ اور شہد تھا انہوں نے وہ پیالہ رکھا اور کہا اور یہ بات ذکر کی۔

تشریح: یعنی نبی علیہ السلام نے اتنا بہترین اور بڑھیا قوام محض تواضع کی بنا پر تناول نہیں فرمایا، اور اس نتیجہ سے ڈرایا جو بے جا اشیاء میں پیسہ اڑانے سے نکلتا ہے۔

۶۳۵۰ ایک بار پینے میں دو گھونٹ، اور ایک پیالہ میں دو سالن تو مجھے اس کی ضرورت نہیں، مجھے یہ گمان نہیں کہ یہ حرام ہے، لیکن مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ دنیا کی زائد چیز کا اللہ تعالیٰ مجھ سے قیامت کے روز سوال کرے گا، میں اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع وانکساری کرتا ہوں، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مقام عطا کرتے ہیں، اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ گھٹاتے ہیں اور جو لوگوں سے لاپرواہی اختیار کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے لاپروا کر دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرے اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتے ہیں۔

دارقطني في الافراد، طبراني في الاوسط عن عائشه رضي الله عنها

فرماتے ہیں نبی علیہ السلام کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں دودھ اور شہد تھا، فرماتے ہیں پھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۳۵۱ اس کو اسی میں واپس کر دو اور پھر اسے گوندھ دو۔ ابن ماجه عن ام ايمن

۶۳۵۲ ...... اس (پردے) کو ہٹا دو، اس واسطے کہ یہ مجھے دنیا یاد دلاتا ہے۔ ترمذي حسن نسائي عن عائشه

فرماتی ہیں: ہمارا ایک اون سے بنا ہوا باریک پردہ تھا جس پر تصاویر تھیں، تو نبی علیہ السلام نے: پھر آپ نے یہ بات ذکر کی۔ یعنی اس میں بیل بوٹے بنے ہوئے تھے جس سے انسان کی توجہ بٹ جاتی ہے۔

۶۳۵۳ اس (پردے) کو ہٹا دو، کیونکہ میں جب بھی اندر آتا ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔ مسلم عن عائشه رضي الله عنها

فرماتی ہیں: ہمارے پاس ایک پردہ تھا، جس میں کسی پرندے کی تصویر تھی، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اور پھر یہ بات ذکر کی۔

۶۳۵۴ عائشہ! اسے ہٹا دو، کیونکہ میں جب بھی اندر آ کر اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، نسائي عن عائشه رضي الله عنها

دنیا کی زیب وزینت سے احتراز

۶۳۵۵ یہ بات میرے اور نہ کسی اور نبی کے لیے مناسب ہے کہ وہ مزین گھر میں داخل ہو۔ الحلية عن سفينة عن علي

تشریح: یعنی سابقہ انبیاء کا بھی یہی طرز تھا اور میرے بعد تو کسی نبی نے آنا نہیں، صرف عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور وہ پہلے سے صاحب نبوت ہیں۔

۶۳۵۶ نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مزین اور سجائے ہوئے گھر میں داخل ہو۔ بیهقي في شعب الايمان عن ام سلمة

۶۳۵۷ کسی (مسلمان) مرد کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مزین گھر میں داخل ہو۔ بیهقي عن ام سلمة

تشریح: چونکہ زیب وزینت عورتوں کا خاصہ ہے اور جیسے عورتوں کی مجلس سے انسان بزدل ہوتا ہے اسی طرح ان کی اشیاء میں بھی بزدلی کی تاثیر ہے۔

۶۳۵۸ جو چیز تم لائے ہو یہ ہمیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی ہاں اتنا جتنا مقام حرہ کی کنکری دے سکتی ہے لیکن یہ دنیا کا سامان ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، سعيد بن منصور عن ابي سعيد

ایک شخص بحرین سے کوئی زیور لایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اور پھر یہ بات ذکر کی۔

تشریح: یعنی ان کی قیمت ہمارے ہاں کچھ بھی نہیں۔

۶۳۵۹ ... اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ احد پہاڑ پورے کا پورا میرے لیے سونا بن جائے پھر میں اسے میراث میں چھوڑ دوں۔
طبرانی عن سمرۃ

مال جمع کر کے رکھنا ناپسند ہے

۶۳۶۰ میں نماز میں تھا تو مجھے سونے کی ایک ڈلی یاد آگئی، جو ہمارے پاس تھی تو میں نے ناپسند سمجھا کہ وہ ہمارے پاس ایک شام یا ایک رات تک رہے اس لیے میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ مسند احمد عن عقبۃ بن الحارث

تشریح:... واقعہ یوں ہوا کہ کسی نے گھر میں یہ کندن دیا تھا آپ نماز کے لیے آئے اور سلام پھیرتے ہی سیدھے گھر چلے گئے صحابہ متعجب تھے کہ کیا بات ہوگئی تو آپ نے واپس آکر انہیں آگاہ کیا۔

۶۳۶۱ میرا اور دنیا کا کیا واسطہ؟ میرا اور دنیا کا کیا تعلق؟ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہٴ قدرت میں میری جان ہے میری اور اس دنیا کی مثال اس سوار جیسی ہے جو سخت گرمی کے دن چل رہا ہو اور دن کی ایک گھڑی کے لیے کسی درخت تلے سایہ حاصل کرنے کے لیے بیٹھ جائے اور پھر اسے چھوڑ کر چل دے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ ایک چٹائی پر محو استراحت تھے جس کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے تھے، حضرت عمر نے عرض کی: کاش آپ اس سے بہتر بستر بنا لیتے، آپ نے یوں فرمایا، اور یہ بات ذکر کی۔

تشریح: واقعہ یہ ہے کہ آپ ﷺ ایک دفعہ تمام ازواج سے ناراض ہو کر ایک بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے، حضرت بلال دربان تھے وہاں آپ کھجور سے بنی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، جس کے نشان بدن مبارک پر پڑ گئے تھے۔

۶۳۶۲ اگر میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو بھی مجھے کوئی خوشی نہیں کہ وہ تین راتوں تک یا اس میں سے کچھ باقی رہے ہاں اتنا جس سے میں دین کی حفاظت کر سکوں۔ بخاری ومسلم وابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یہاں بھی ضرورت کو مدنظر رکھا، وہ بھی دین کی خاطر نہ کہ اپنی دنیاوی حاجت وضرورت کے لیے۔

۶۳۶۳ مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ سونا بن جائے میں جس دن وفات پانے لگوں تو میرے پاس اس کا ایک یا آدھا دینار ہو، اتنا جو میں کسی قرض خواہ کے لیے رکھوں۔ مسند احمد والدارمی عن ابی ذر

تشریح: یعنی میرے متعلق کسی کا حق نہ ہو اور اگر ہو تو میرے پاس صرف اتنا ہو جو میں صاحب حق کو ادا کر سکوں۔

۶۳۶۴ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تین راتوں کے گزرنے تک اس میں سے کچھ میرے پاس ہو ہاں اتنا جسے میں قرض کی ادائیگی میں رکھ سکوں۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: قرض ایسی واجب الادا چیز ہے جو شہید سے بھی باز پرس کا سبب بنے گی۔

۶۳۶۵ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لیے یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے اور میں اس میں سے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کروں اور وہ مجھ سے قبول بھی کر لیا جائے اور میں اس میں سے اپنے بعد کچھ چھوڑ جاؤں۔ مسند احمد عن ابی ذر وعثمان معاً

تشریح: انسان چاہے جتنے مال کا مالک ہو پھر بھی وہ اس کے لیے فتنہ کا باعث بن سکتا ہے، اسی سے بچنے کے لیے یہ نبوی طرز عمل قابل تقلید ہے۔

۶۳۶۶ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ احد پہاڑ آل محمد (ﷺ) کے لیے سونے میں بدل جائے اور میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروں، اور جس دن میں وفات پاؤں تو اس سے دو دینار چھوڑ جاؤں ہاں وہ دو دینار جسے میں اس قرض کے لیے تیار رکھوں جو میرے ذمہ ہو۔ مسند احمد، طبرانی عن ابن عباس

تشریح:.... آپ نے مال کی کثرت اپنے لیے پسند فرمائی اور نہ اپنی آل کے لیے۔

۶۳۶۷ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر احد پہاڑ میرے پاس سونے کا ہو تو میں یہ چاہوں گا کہ مجھ پر تین راتیں بھی نہ گزریں اور اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس ہو، میں کوئی ایسا شخص تلاش کروں گا جو اسے مجھ سے قبول کر لے، سوائے اس چیز کے جسے میں اپنے ذمہ قرض ادا کرنے کے لیے بحفاظت رکھ رہا ہوں۔ مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح: یعنی مجھ پر کسی قسم کا بار نہ ہو، بلکہ میں فارغ البال اور سبکدوش رہوں۔

۶۳۶۸ میں جب بھی اس کمرے میں داخل ہوتا ہوں، میں اس خوف سے اس میں داخل نہیں ہوتا کہ اس میں کوئی مال ہو اور اس سے لے لوں اور خرچ نہ کرسکوں۔ طبرانی، سعيد بن منصور عن سمرة

تشریح: یہی مشتبہ چیزوں سے بچنے کا طریقہ ہے۔

۶۳۶۹ محمد (ﷺ) کا اپنے رب کے بارے میں کیا گمان ہے اگر وہ اپنے رب سے ملاقات کریں اور یہ دینار ان کے پاس کے ہوں۔

مسند احمد وهناد وابن عساكر عن عائشة

تشریح: مراد میں اپنے رب سے بالکل خالی دل لے کر جانا چاہتا ہوں۔

۶۳۷۰ محمد (ﷺ) اپنے رب کو کیا (جواب میں) عرض کریں گے، اگر وہ اس حالت میں فوت ہو جائیں اور یہ دینار ان کے پاس ہوں۔

طبرانی فی الكبير، الحلية عن ابن عباس

فرماتے ہیں: نبی ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں سونے کا ایک ٹکڑا تھا وہ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کیا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی۔

تشریح: مال کے متعلق پوچھ تو ضرور ہونی چاہیے۔

۶۳۷۱ جس نے مجھ سے سوال کیا یا جو کوئی مجھے دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ پراگندہ بال آستینیں چڑھائے ہوئے شخص کو دیکھ لے جس نے اینٹ پر اینٹ نہیں رکھی، اور نہ سرکل پر سرکل، اس کی طرف علم بلند کیا گیا تو وہ اس کی طرف لپکا، آج گھوڑ دوڑ (یعنی عمل) کا دن ہے اور کل (قیامت میں) مقابلہ ہوگا، اور آخری انتہا (جہاں مقابلہ ختم ہوگا) جنت ہے یا جہنم۔

الحلية عن عائشه رضی الله عنها

یعنی آج عمل کرلو کل بروز قیامت سب کچھ پتہ چل جائے گا کون جیتا کون ہارا؟

۶۳۷۲ عمر! مت رو! اس لیے کہ اگر میں چاہوں تو میرے لیے (منجانب اللہ) پہاڑ سونا بن جائیں، اگر دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مکھی کے پر برابر ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ نہ عطا کرتے۔ ابن سعد عن عطاء، مرسلاً

وہی واقعہ ایلاء کی طرف اشارہ ہے۔

دنیا ملنے کے بعد ختم ہو جائے گی

۶۳۷۳ وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں ان کی پسندیدہ چیزیں جلد عطا کر دی گئیں، اور یہ جلد ختم ہو جانے والی ہیں، اور ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہماری مرغوب چیزیں ہماری آخرت میں مؤخر کر دی گئی ہیں۔ حاکم عن عمر رضی الله عنه

تشریح: مراد یہ ہے کہ کافروں کو دنیا کی تمام نعمتیں عطا کر دی گئی ہیں آخرت میں انہیں کچھ نہ ملے گا۔

۶۳۷۴ میری طرف یہ وحی نہیں آئی کہ میں تاجر بنوں اور نہ یہ وحی آئی کہ میں دوسروں کے مقابلہ مال جمع کروں، لیکن میری طرف یہ

وحی آئی ہے کہ: اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرو۔

حاکم فی تاریخہ عن ابی ذر

تشریح:..... مال جمع کرنا اور تجارت کرنا یہ کام اگرچہ نبوت کے منافی نہیں لیکن خلل انداز ضرور ہیں جس کی کئی حکمتیں ہیں۔

۶۳۷۵ مجھ پر یہ وحی نہیں آئی کہ میں تاجروں میں شامل ہو جاؤں، لیکن یہ وحی آئی ہے کہ، اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو، اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرو۔ الحلیة عن ابی مسلم الخولانی

تشریح:..... صاحب نبوت کے شایان شان نہیں کہ وہ تجارت وحرفت کو اپنا پیشہ بنائے۔

حرف سین

سخاوت کے فضائل، کتاب الزکوٰۃ میں اچھی حالت اور نیک سیرت کا ذکر

۶۳۷۶ اچھی حالت، توکل اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔ ترمذی عن عبداللّٰہ بن سر جس، مر برقم ۵۶۷۲

تشریح:..... نبوت کی چوبیسویں صفت ہے اس واسطے جو شخص ظاہری عیوب سے معیوب ہے اس میں انسانی صفات پوری نہیں چہ جائیکہ باطنی اور نبوی صفات سے وہ متصف ہو؟

۶۳۷۷ اچھی حالت نبوت کا پچھتر واں حصہ ہے۔ الضیاء عن انس

۶۳۷۸ بے شک نیک سیرت اور بہتر حالت نبوت کا سترواں ۷۰ حصہ ہے۔ طرانی فی الکبیر عن ابن عباس

عیب پوشی

۶۳۷۹ جس نے کوئی پردے کی چیز دیکھ کر اسے چھپا دیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے کسی قبر میں زندہ درگور لڑکی کو زندگی دے دی۔

بخاری فی الادب، ابو داؤد، حاکم عن عقبة بن عامر

تشریح:..... اس وقت زبان اور قلم کسی کی پردہ داری کے لیے استعمال کرنا فن اور کمال سمجھا جاتا ہے، حالانکہ جس کی عیب جوئی کی جائے وہ کبھی عیب جو کو منہ نہیں لگاتا، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں رسوائی جدا!!

۶۳۸۰ جس نے کسی مؤمن کی برائی دور کی تو وہ اس سے بہتر ہے، جس نے کسی زندہ درگور لڑکی کو زندگی سے ہمکنار کر دیا ہو۔

بیھقی فی شعب الایمان، عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:..... مسلمان عجیب قوم ہیں، ایک گروہ زندوں کی پردہ داری پر کمر بستہ ہے اور دوسرا گروہ سابقہ مسلمانوں کی غلطیاں، کوتاہیاں تلاش کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

۶۳۸۱ جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، اور جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا پردہ کھول دیں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر بیٹھے اس کی وجہ سے رسوا ہو جائے گا۔

ابن ماجه عن ابن عباس

۶۳۸۲ جو اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ مسند احمد عن رجل

تشریح:: معلوم ہوا مسلمان بڑا محترم ہے اگر وہ خود بدلہ نہ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے بدلہ لیں گے، اللہ تعالیٰ جس سے بدلہ لے وہ کیسے بچ پائے گا؟

عیب پوشی کی فضیلت

۶۳۸۳ جو بندہ بھی دنیا میں کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح: جسے اپنی عزت مطلوب ہے وہ دوسری کی عزت کرے اور عزت کا یہ معنی نہیں کہ دوسروں کو منہ پر تو کچھ نہ کہا جائے لیکن ان کی عدم موجودگی میں انہیں خوب بدنام کیا جائے۔

۶۳۸۴ تم میں سے جو کوئی چاہے کہ وہ اپنے مؤمن بھائی کی اپنے کپڑے کے کنارے سے پردہ پوشی کرے تو وہ اسے طرح کرے۔

فردوس عن جابر رضی الله عنه

تشریح: مراد جس طرح ممکن ہو مؤمن کو رسوائی سے بچایا جائے۔

الاکمال

۶۳۸۵ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو وہ ایسا ہے گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ نکال لیا۔

ابن مردویه، بیهقی والخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر وابن النحار عن جابر، طبرانی فی الاوسط عن مسلمة بن مخلد، مسند احمد، بخاری مسلم عن عقبه بن عامر

۶۳۸۶ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ باہر نکالا۔ ابن حبان، بیهقی عن عقبة بن عامر

۶۳۸۷ جس نے کسی مسلمان کی رسوائی پر پردہ ڈالا ہو تو اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے باہر نکالا۔ الخرائطی عن عقبه بن عامر

۶۳۸۸ جس نے کسی مسلمان کی برائی پر پردہ ڈالا تو اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو زندگی دے دی۔ بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح: یعنی دوبارہ زندگی کا ذریعہ بنا، ورنہ زندگی موت کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۶۳۸۹ جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ بیهقی عن عقبة بن عامر

۶۳۹۰ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عقبة بن عامر

۶۳۹۱ جسے اپنے بھائی کی کسی برائی کا علم ہوا اور پھر اس نے اسے چھپا دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

ابن حبان عن عقبة بن عامر

۶۳۹۳ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ابونعیم عن ثابت بن مخلد

۶۳۹۴ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے کسی پریشان حال کی پریشانی دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز پریشانی دور کرے گا، اور جو کسی بھائی کی ضرورت میں لگا رہا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرے گا۔

عبدالرزاق، مسند احمد وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج وابونعیم والخطیب عن مسلمة بن مخلد

تشریح: وقتی طور پر کسی کی مصیبت دور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر اس کا ثمرہ دنیاوی واخروی انتہائی کارآمد ہے، ایسا کام ہمیشہ خوش دلی سے کرنا چاہیے۔

۶۳۹۵ جس نے کسی مسلمان کی پردہ کی بات پا کر اس کی پردہ پوشی کی تو اس نے گویا ایک زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے باہر نکالا۔

طبرانی فی الکبیر عن عقبة بن عامر

۶۳۹۶ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی ایسی بات پر پردہ پوشی کی جس سے وہ خوش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں خوش کرے گا۔

ابن النحار عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۳۹۷ جو شخص کسی بھائی کی قابل پردہ برائی دیکھ کر اس پر پردہ ڈال دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

عبد بن حميد و الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعيد، ابن النجار عن عقبة بن عامر، بلفظ ادخله الله

سکون ووقار

۶۳۹۸ اے اللہ کے بندو! سکون اختیار کرو سکون! ابو عوانه عن جابر

۶۳۹۹ سکون واطمینان فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ اور اس کو ترک کرنا تاوان وجرمانے کا باعث ہے۔

حاکم فی تاريخه و الاسماعيل فی معجمه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۴۰۰ اطمینان بکری اور گائے والوں میں ہوتا ہے۔ البزار عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۴۰۱ نیکی اچھے لباس اور اچھی صورت کا نام نہیں، بلکہ نیکی اطمینان اور وقار میں ہے۔ فردوس عن ابی سعيد

۶۴۰۲ لوگو! سکون وقار اختیار کرو، اس واسطے کہ نیکی اونٹوں کو بکثرت رکھنے میں نہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن اسامه بن زيد

الاکمال

۶۴۰۳ اے مسکینہ تم پہ لازم ہے کہ سکون سے رہو۔ طبرانی عن قيله بنت مخرمة

حرف الشین ...... الشکر

۶۴۰۴ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت بھی کی اور اس نے الحمد للہ کہا تو جو اسے عطا ہوا اس سے افضل ہوگا۔ ابن ماحه عن انس

تشریح:- یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف وحمد کے سامنے نعمت دنیوی ہیچ و بے قیمت ہیں۔

۶۴۰۵ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی اور اس نے الحمد للہ کہا تو یہ حمد اس نعمت سے افضل ہوگی اگرچہ وہ نعمت بڑی ہو۔ طبرانی عن ابی امامة

۶۴۰۶ اگر ساری کی ساری دنیا، میری امت کے کسی آدمی کے پاس ہو، پھر وہ الحمد للہ کہے تو ”الحمد للہ“ اس تمام سے افضل ہوگی۔

ابن عساکر عن انس رضی الله عنه

۶۴۰۷ اللہ تعالیٰ نے کسی بندے پر جو نعمت کی اور اس نے الحمد للہ کہا تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا، اور اگر دوسری بار کہا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر تیسری بار کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ حاکم، بيهقی عن جابر

۶۴۰۸ جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے اہل مال اور اولاد کی نعمت فرمائی اور وہ ماشاء الله لاقوة الا بالله کہے تو اس میں سوائے موت کے کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔ بيهقی ابو يعلی عن انس

تشریح:- عموماً لوگ ایسے مواقع پر شکر خداوندی کو بھول جاتے ہیں حالانکہ یہ ایک خاص موقعہ ہوتا ہے۔

۶۴۰۹ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ طبرانی عن الاسود ابن سريع

۶۴۱۰ سب سے پہلے جنت کی طرف حمد کرنے والے ان لوگوں کو بلایا جائے گا جو خوشحالی وتنگی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔

طبرانی، حاکم، بیھقی عن ابن عباس

تشریح:......معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کس قدر اعزاز کا باعث ہے۔

۶۴۱۱ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو،انہیں متنفر نہ کرو،اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ کسی قوم سے کوئی نعمت زائل ہوکر پھر دوبارہ لوٹی ہو۔

ابویعلی فی مسندہ، ابن عدی فی الکامل عن انس،بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:......آج تک یمن میں قوم سبا کے ان باغوں جیسے باغات دوبارہ پیدا نہ ہوئے۔

۶۴۱۲ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو بھلائی سے نوازنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کی عمریں بڑھادیتے اور انہیں شکر گزاری کی تلقین الہام فرماتے ہیں۔

فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:... لمبی عمر جب اعمال صالحہ اور شکر گزاری کے ساتھ گزرے تو بہت بڑی نعمت ہے، لمبی عمر سے یہ مراد نہیں کہ کوئی ہزار سال زندہ رہے بلکہ اوسط عمر سے بڑھ کر جو عمر ہوگی لمبی شمار ہوگی۔

۶۴۱۳ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ شخص ہے جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والا ہو۔

مسند احمد، طبرانی، بیھقی و الضیاء عن الاشعث بن قیس،طبرانی، بیھقی عن اسامۃ بن زید،عن ابن مسعود

تشریح:... جہاں کہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے بندوں کے حقوق جمع ہوجائیں تو بندوں کے حقوق مقدم ہوتے ہیں یہاں بھی ایسے ہی ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں شکر اسی وقت قبول ہوگا جب لوگوں کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔

۶۴۱۴ قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سب افضل بندے (اللہ تعالیٰ کی) بہت تعریف کرنے والے ہوں گے۔طبرانی عن عمران بن حصین

۶۴۱۵ شکر گزار کھانا کھانے والے کے لیے روزے کی حالت میں صبر کرنے والے کی طرح اجر ہے۔حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:.. کیا عطا ہے! روزے کی حالت اور صبر دونوں اتنے بڑے اجر والے اعمال، ان کا ثواب اس شخص کو بھی حاصل ہوجاتا ہے جو صرف کھانا ملنے پر اور کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر کرے۔

۶۴۱۶ قیامت کے روز بندے سے جس نعمت کے متعلق سوال ہوگا یہ ہے کہ: کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت مند نہیں رکھا؟ اور ٹھنڈے پانی سے تجھے سیراب نہیں کیا؟ابوداؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۱۷ (انسان کے لیے) تکبر کی حالت بری ہے۔بخاری فی الادب، ابویعلی عن البراء

۶۴۱۸ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر (بھی) شکر ہے اور ان کا ذکر نہ کرنا ناشکری ہے، جو تھوڑی چیز (کے ملنے) کا شکر نہ کرے وہ بڑی چیز کا شکر بھی ادا نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا، جماعت میں برکت اور جدائی میں عذاب ہے۔

بیھقی عن النعمان بن بشیر

تشریح:.. انسان اپنے کمالات کا ذکر ایسے انداز میں کرے جس سے اللہ تعالیٰ کی شان عطا ظاہر ہوتی ہے نہ اس طرح کہ باتوں سے اپنی بڑائی جھلکتی ہو، اس کا علم بات کرنے والے کو ہوجاتا ہے۔

اللہ کا شکر بجالانا چاہئے

۶۴۱۹ حمد شکر کی جڑ ہے اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا جس نے اس کی تعریف نہیں کی۔عبدالرزاق، بیھقی عن ابن عمر

تشریح: اس لیے اگر الحمدللہ کہہ دیا تو حمد بھی ہوگئی اور شکر بھی ادا ہوگیا۔

۶۴۲۰ بہت سے کھانا کھا کر شکر کرنے والوں کا اجر روزہ رکھ کر صبر کرنے والوں سے زیادہ ہے۔القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: اس کا اجر زیادہ ہوگا جس کے پاس نعمتیں زیادہ ہوں گی، صابر روزہ دار کے پاس جسمانی نعمتیں ہیں جبکہ شکر گزار طعام خور کے پاس

جسمانی اور غذائی دونوں نعمتیں ہیں، اس لیے اس کا اجر بھی دونا اور نعمتیں بھی دوگنی۔

۶۴۲۱ نعمت (کے ملنے) پر الحمد للہ کہنا، اس کے ختم ہونے سے حفاظت (کا ذریعہ) ہے۔ بیھقی عن عمر

تشریح: ...... یہ قانون اللہ تعالیٰ کا اپنا بتایا ہوا ہے لیکن اس پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں۔

۶۴۲۲ ...... جب تم میں سے کوئی اپنے سے افضل شخص کو دیکھے جس کے پاس مال اور مخلوق (اولاد) ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے سے کم درجہ شخص کو دیکھ لے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۶۰۹۳ میں گزر چکی ہے۔

تشریح: ...... تا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا ہو ناشکری نہ ہونے پائے۔

۶۴۲۳ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی ہوں گی اسے اللہ تعالیٰ شاکر و صابر شمار کرے گا، اور جس میں یہ دونوں عادتیں نہ ہوں گی اسے صابر شاکر شمار نہیں کرے گا جس نے دین کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھا اور اس کی اقتداء اور پیروی کرنے لگا اور دنیا کے معاملہ میں اپنے سے ادنیٰ شخص کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس شخص پر فضیلت دی، اللہ تعالیٰ اسے صابر شاکر شمار کرے گا۔

اور جس نے دین کے معاملہ میں اپنے سے کم (عمل) شخص کو دیکھا اور دنیا کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھا اور جو کچھ اس کے پاس نہ تھا اس کے نہ ہونے پر افسوس کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے صابر شاکر شمار نہیں کرے گا۔ ترمذی عن ابن عمر

۶۴۲۴ (دنیا کے معاملہ میں) اپنے سے کم درجہ شخص کو دیکھو اپنے سے اعلیٰ کو نہ دیکھو یہ اس بات کے لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو گھٹیا نہ جانو گے جو تم پر ہیں۔ مسند احمد، بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: ...... نتیجہ صاف ظاہر ہے۔

۶۴۲۵ شکر گزار طعام خور (درجہ میں) شکیب سار روزہ دار کی طرح ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۲۶ شکر گزار طعام خور کے لیے صابر روزہ دار کا (سا) اجر ہے۔ مسند احمد، ابن ماجۃ عن سنان بن سنۃ

۶۴۲۷ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تو نے مجھے یاد کیا تو میرا شکر کیا اور جب مجھے بھولا تو میری ناشکری کی۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: یاد دل میں آتی ہے اور شکر زبان سے ادا ہوتا ہے جب دل ہی غافل ہو تو زبان کیا کرے گی، سو یا آدمی غافل ہوتا ہے اس کی زبان بند ہوتی ہے۔

۶۴۲۸ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب! ابن آدم آپ کا شکر کیسے ادا کرے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس بات کا جاننا کہ وہ میری طرف سے ہے تو یہ اس کا شکر ہوگا یعنی میری یادداشت ہی اس کا شکر ہے۔

۶۴۲۹ شکر گزار دل، ذاکر زبان اور نیک بیوی جو تیری دینی و دنیوی باتوں میں تیری مددگار ہو، لوگوں نے جو کچھ ذخیرہ کر رکھا ہے اس سے بہتر ہے۔

بیھقی عن ابی امامۃ

تشریح: واقعی عملی زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں سے جنہیں یہ نعمتیں میسر ہیں وہ دوسروں سے خوشحال ہیں۔

۶۴۳۰ مجھے تمہارے متعلق گناہوں سے زیادہ نعمتوں کے بارے میں خوف ہے خبردار وہ نعمتیں جن پر شکر ادا نہ کیا جائے وہ تقدیر موت کی طرح ہیں۔

ابن عساکر عن المنذر بن محمد بن منذر، بلاغاً

تشریح: جیسے موت اچانک آجاتی ہے ایسے ہی یہ نعمتیں جلد زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔

۶۴۳۱ مجھے بدحالی کے فتنہ سے بڑھ کر خوشحالی کے فتنہ کا تمہارے متعلق زیادہ خوف ہے تم بدحالی کے فتنہ میں مبتلا کیے گئے تو صبر کر لو گے، اور دنیا تو میٹھی اور سرسبز ہے۔ البزار، حلیۃ الاولیاء، بیھقی عن سعد

۶۴۳۲ ... تم میں کا کوئی ایسا کرے کہ شکر گزار دل، ذاکر زبان اور ایسی مؤمن بیوی اختیار کرے جو آخرت کے معاملہ میں مددگار ہو۔
مسند احمد، نسائی، ابن ماجه عن ثوبان

تشریح:...... حکم خاص اذن عام ہے۔

۶۴۳۳ میں نہیں چاہتا کہ جبرئیل (علیہ السلام) کو کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا دیکھوں کہ وہ یہ کہہ رہے ہوا ے ماجد اے واحد جو نعمت آپ نے مجھ پر کی اسے مجھ سے نہ ہٹا تو میں انہیں دیکھوں گا۔

تشریح:...... یعنی مجھے ان کی صرف یہ حالت قابل دیدنی اور بھلی لگے گی۔

دینی نعمت پر بھی شکر بجالانا چاہئے

۶۴۳۴ جس بندے کے پاس اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف سے کوئی نصیحت آئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت تھی جو اس کی طرف چلائی گئی پس اگر اس نے شکر کے ساتھ اسے قبول کیا (تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے) ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے برخلاف حجت و دلیل ہے تا کہ اس کا گناہ زیادہ ہو اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر زیادہ ہو۔ ابن عساكر عن عطية بن قيس

تشریح: اس کا انداز صرف فکر مند اور بات بات پر آگاہ شخص کو ہی ہوسکتا ہے۔

۶۴۳۵ نعمت کا شکر (یہ بھی ہے کہ) اسے پھیلا جائے۔ مسند ابو يعلى عن قتادة مرسلاً

تشریح: اب جو لوگ جان، مال، علم وفن، ہنرودستکاری غرض کسی بھی نعمت میں بخل سے کام لیتے ہیں خوب جان لینا چاہیے کہ وہ شکر گزار ہیں یا ناشکرے!؟

۶۴۳۶ جو کسی مصیبت میں مبتلا ہوا اور اس کا ذکر کیا تو اس نے اس کا شکر یہ ادا کیا اور اگر اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ ابو داؤد، ضياء عن جابر

تشریح:...... کیونکہ بہت سے لوگوں کے لیے وہ عبرت اور بہت سوں کے لیے موعظت ونصیحت ہوگی۔

۶۴۳۷ اللہ تعالیٰ بندے کو (صرف) اس لقمہ یا گھونٹ کی وجہ سے جنت میں داخل فرما دیتا ہے جس پر وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے۔ ... مر مٹنے کو جی چاہتا ہے! کیا اسلام کے سوا کسی مذہب میں اتنی گنجائش ہے!؟

۶۴۳۸ سنو! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جن نعمتوں کا قیامت کے روز تم سے سوال ہوگا، وہ ٹھنڈا سایہ، عمدہ پکی کھجور اور ٹھنڈا پانی ہے۔ ترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:...... یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک روز آنحضرت اور حضرات شیخین فاقہ کی حالت میں حضرت سعد کے باغ میں تشریف لے گئے تو کھجور کا ایک خوشہ تناول کرتے ہوئے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

قیامت کے روز نعمت کے متعلق سوال ہوگا

۶۴۳۹ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم سے قیامت کے روز اس نعمت کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے باہر لا نکالا، اور پھر تم واپس بھی نہ ہوئے تھے کہ یہ نعمتیں تم مل گئیں۔ مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۴۴۰ جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۴۴۱ ...... اللہ تعالیٰ کے کسی بندے نے کہا: اے میرے رب تیری ایسی تعریف ہو جیسی تیرے چہرے کے جلال اور تیرے بڑے دبدبے کے مناسب ہے، تو یہ کلمہ دو فرشتوں کے لیے گراں ہوا، وہ یہ نہ جان سکے کہ اسے کیسے لکھیں؟ آسمان کی طرف بلند ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض

کرنے لگے: اے ہمارے رب! آپ کے ایک بندے نے ایسی بات کہی جس کے متعلق ہمیں پتہ نہ چلا کہ ہم کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے کہ اس کے بندے نے کیا کلمہ کہا ہے فرماتے ہیں: میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اس نے کہا ہے: اے میرے رب تیری ایسی تعریف ہو جیسی تیری ذات کے جلال اور تیری بڑی سلطنت کے مناسب ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں سے فرماتا ہے: اس کلمہ کو ایسا ہی لکھنا جیسا میرے بندے نے کہا ہے یہاں تک کہ وہ مجھ سے ملے تو میں اسے اس کا بدلہ دوں گا۔ ابن ماجہ عن ابن عمر

تشریح: چہرے کے جلال سے مراد ذات باری تعالیٰ یا مطلق قدرت، کیونکہ ہاتھ، چہرہ وغیرہ ذات باری تعالیٰ کے لیے متشابہات میں سے ہے۔

۶۴۴۲ جس پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، جو رزق کو دور سمجھے وہ استغفار کرے اور جسے کوئی کام درپیش ہو وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن علی

خود قرآن مجید میں ہے نوح علیہ السلام نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو وہ تم پر موسلا دھار مینہ برسائے گا، تمہیں مال و اولاد سے نوازے گا، کلمہ لاحول ولاقوۃ میں سو سے زائد غموں اور پریشانیوں سے نجات ہے۔

۶۴۴۳ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ مسند احمد ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۴۴ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارے میں بہت سے لوگ نقصان میں پڑے ہیں صحت اور فراغت۔

بخاری، ترمذی ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح: ..... اور کچھ نہ کیا تو صبح سے شام تک پڑے سوتے رہے، اور آج کل تو صحت مند و مریض سب کا ایک ہی مشغلہ ہے فلم بینی یا ڈرامہ دیکھنا۔

۶۴۴۵ جو تقویٰ اختیار کرتا ہو مالداری اس کے لیے نقصان دہ نہیں، متقی کے لیے صحت مندی مالداری سے بہتر ہے، اور نفس کی پاکی نعمت سے بہتر ہے۔ مسند احمد ابن ماجہ، حاکم عن یسار بن عبد

تشریح: ..... متقی شخص اپنے ورع وتقویٰ کی وجہ سے کئی مراتب حاصل کر لیتا ہے، دیانت داری اور امانت سے پیش آنا کئی مشکلات کا حل ہے دوسری طرف خبیث الباطن اور شریر النفس لوگ جو نعمتوں میں پلتے بڑھتے ہیں ان کے مقابلہ میں متقی شخص جو پاکیزہ نفس اور پاک طبیعت رکھتا ہے اس کے پاس اگرچہ کچھ آسائش و آرام کے اسباب نہیں مگر وہ بہتر ہے۔

۶۴۴۶ دنیا کی اگرچہ کوئی (چیز) نعمت نہیں، بہرکیف تین چیزیں دنیا کی نعمتیں ہیں ایسی سواری جسے چلایا جائے (تو وہ چل پڑے) نیک (خصلت و کردار والی) بیوی، کشادہ گھر۔ ابن شیبہ عن ابی اوقرۃ

تشریح: کیونکہ نعمتوں کا گھر آخرت ہے، جو دارالقرار ہے اور دنیا دارالزوال ہے اس واسطے یہاں کی نعمتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔

۶۴۴۷ جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے بچ جانا ہی پوری نعمت ہے۔ ترمذی عن معاذ

تشریح: ایک شخص دعا میں کہہ رہا تھا اے اللہ! مجھے مکمل نعمت عطا فرما تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تمام نعمت یہ بھی ہے۔

۶۴۴۸ جس شخص کو پانچ چیزیں ملیں تو وہ آخرت کے عمل سے معذور نہ سمجھا جائے گا، نیک بیوی، درست کردار والے بیٹے، لوگوں سے اچھا میل جول، اپنے ہی شہر میں اچھا روزگار اور آل محمد ﷺ کی محبت۔ فردوس عن زید بن ارقم

۶۴۴۹ ..... جس شخص نے کسی قوم کو کوئی نعمت دی اور انہوں نے اس کا شکریہ ادا نہ کیا تو اگر وہ ان کے حق میں بددعا کرے تو اس کی بددعا قبول کر لی جائے گی۔ الشیرازی عن ابن عباس

تشریح: ..... کسی سے کوئی فائدہ حاصل کرنے کے بعد اس کا شکریہ ادا نہ کرنا گویا نمک حرامی ہے، یہاں چونکہ مسئلہ فرد کا نہیں بلکہ پوری قوم کا تھا۔

الاکمال

۶۴۵۰ الحمدللہ بکثرت کہا کرو، کیونکہ اس کے دو بازو اور دو آنکھیں ہیں جنت میں اڑتے ہوئے قیامت تک اپنے کہنے والے کے لیے استغفار کرتی رہتی ہے۔الدیلمی عن ابن عمر

تشریح: یعنی اسے صورت مثالی دے دی جاتی ہے، عالم تین ہیں عالم دنیا، عالم آخرت اور ایک ان دونوں کے درمیان عالم ہے نہ دنیا نہ آخرت اسے عالم مثال اور عالم برزخ بھی کہتے ہیں۔جزاء الاعمال ازمرشد اشرف علی تھانوی

۶۴۵۱ بہرکیف تمہارا رب مدح کو ''الحمد'' کے الفاظ میں پسند کرتا ہے۔مسند احمد بخاری فی الادب، نسائی وابن سعد والطحاوی وابن قانع طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیہقی سعید بن منصور عن الاسود بن سریع

تشریح: مدح گوئی اور ثناخوانی وہی مقبول و محبوب ہے جو خود رب تعالیٰ نے بتائی اور سکھائی ہے۔

۶۴۵۲ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔طبرانی فی الکبیر عن الاسود بن سریع

۶۴۵۳ جب تم نے الحمدللہ رب العالمین کہا تو تم نے اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا، وہ تجھے مزید عطا کرے گا۔

ابن جریر فی تفسیرہ عن الحکم بن عمیر الثمالی

تشریح:... یعنی نعمت پر شکرگزاری نعمت میں اضافہ کا باعث ہے۔

۶۴۵۴ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا کہ وہ کسی گھر والے سے متنفر ہوئی ہوں اور پھر ان کی طرف لوٹ آئی ہوں۔

بیہقی وضعفہ، خطیب عن الاسود بن سریع فی رواۃ مالک، وابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۶۴۵۵ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ یہ کسی صاحب خانہ سے متنفر ہو کر اس کی طرف لوٹی ہوں۔الحکیم، بیہقی وضعفہ والخطیب فی رواۃ مالک عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۶۴۵۶ اے عائشہ! سخی کی عزت کرو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ یہ کسی گھر سے متنفر ہو کر پھر اس کی طرف لوٹے ہوں۔

ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۴۵۷ صحت وفراغت اللہ تعالیٰ کی دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

تشریح: جن لوگوں کے پاس یہ نعمتیں نہیں ان سے قدر پوچھیں!

۶۴۵۸ دو غنیمتیں ہیں جن کی وجہ سے بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہیں صحت اور فراغت۔الدیلمی عن انس

۶۴۵۹ جب تم میں سے کوئی، رزق اور پیدائش میں اپنے سے افضل کو دیکھے اسے چاہیے کہ اپنے سے کم درجہ شخص کو بھی دیکھ لے جس پر اسے فضیلت حاصل ہے۔بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۶۰ ...کیا میں نے یہ نہیں کہا: اے اللہ! تیرے لیے حمد بطور شکر ہو اور تیرے لیے احسان بطور فضل ہو؟ طبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ عن ابیہ عن جدہ قال فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ بھیجا، اور فرمایا: مجھ پر اللہ تعالیٰ کا شکر لازم ہے اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں سلامت رکھا، چنانچہ یہ لوگ غنیمت پا کر سلامت لوٹے، لوگ آپ کا انتظار کرنے لگے کہ آپ کیا کرتے ہیں، کسی نے آپ سے عرض کیا، تو آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۶۴۶۱ ......جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی قوم پر کوئی نعمت کی تو ان میں اکثر اس کی ناشکری کرنے والے بن جاتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۴۶۲ ہر شاندار کام جسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع نہ کیا جائے تو وہ ادھورا رہتا ہے۔طبرانی فی الکبیر والعسکری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۶۳ ہر وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے اور پھر اسے شروع کیا جائے اور نہ مجھ پر درود بھیجا جائے تو وہ کام ادھورا بے فائدہ اور ہر برکت سے خالی ہوتا ہے۔ابو الحسین احمد بن محمد بن میمون فی فضائل علی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۶۴ ہر شاندار کام جسے الحمدللہ کے ساتھ شروع نہ کیا جائے وہ ادھورا رہتا ہے۔بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ،طبرانی والرھاوی عن عبداللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ

شکر کا اجر روزہ کے برابر

۶۴۶۵ شکر گزار کھانا کھانے والے کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا صبر کرنے والے روزہ دار کے لیے ہے۔بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۶۶ جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی ہو اور وہ اس کا علم رکھتا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے، اس نعمت کا شکر ادا کرنے سے پہلے ہی اس کا شکر لکھ دیتے ہیں اور جو بندہ کوئی گناہ سرزد ہو جانے کے بعد نادم و پشیمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ مغفرت مانگنے سے پہلے اس کے لیے مغفرت لکھ دیتے ہیں اور جو بندہ ایک دینار یا آدھے دینار کا کپڑا خرید کر اسے پہنتا اور اللہ تعالیٰ کا اس پر شکر ادا کرتا ہے تو اس کپڑے کے گھٹنوں تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

حاکم وتعقب، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:...... یاد رکھیں! نعمت کا شکر اور چیز ہے اور گناہ پر مغفرت کی طلب اور چیز، معمولی لغزشیں عام نیکیوں سے معاف ہو جاتی ہیں لیکن قصداً کیے گئے گناہ بغیر معافی کے معاف نہیں ہوتے۔

۶۴۶۷ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر کوئی نعمت کی ہو اور اس نے نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اس نعمت سے بہت بڑی ہے چاہے وہ نعمت جیسی کیسی ہی کیوں نہ ہو۔عبدالرزاق، بیہقی فی شعب الایمان عن الحسن، مرسلاً

۶۴۶۸ جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی اور اس نے الحمدللہ رب العالمین کہا، تو جو چیز وہ دے رہا ہے وہ اس سے افضل ہے جو اس نے لی ہے۔ابن ماجہ وابن السنی طبرانی فی الاوسط، بیہقی، سعید بن منصور عن انس

تشریح: وہ زبان سے حمد کر رہا اور لی اس نے نعمت ہے۔

۶۴۶۹ جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی چھوٹی بڑی نعمت کی ہو اور اس نے اس پر الحمدللہ کہا تو جو اسے دیا گیا وہ اس سے افضل ہے، جو اس نے لیا۔

ھناد والحکیم عن الحسن، مرسلاً

اسے حمد کی توفیق دی گئی اور لی اس نے نعمت ہے۔

۶۴۷۰ جس بندے پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو حمد اس نعمت سے کئی گنا افضل ہے۔طبرانی عن جابر

۶۴۷۱ جو نعمت ایسی ہو کہ اگرچہ اس کا زمانہ پرانا ہو گیا ہو مگر بندہ الحمد کے ذریعہ اسے نیا کر لے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لیے اس کا ثواب نیا کر دیتے ہیں اور جو مصیبت ایسی ہو کہ اس کا وقت اگرچہ پرانا ہو مگر بندہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر اسے نیا کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لیے، اس کا اجر و ثواب نیا کر دیتے ہیں۔الحکیم عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:... یہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزاروں پر خصوصی کرم ہے۔

۶۴۷۲ جو کسی (اچھی) آزمائش میں مبتلا ہوا اور اس نے صرف ثناء (الٰہی) پائی تو گویا اس نے شکر ادا کیا، اور جس نے اسے پوشیدہ رکھا تو اس نے ناشکری کی۔ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:... کیونکہ وہ آزمائش مصیبت نہ تھی اس واسطے اس کا اظہار ضروری تھا: اما بنعمۃ ربک فحدث: (کوثر) لہٰذا مقتضا کے خلاف عمل نہ کرنے کی بنا پر ناشکری اور کفر شمار ہوا۔

۶۴۷۳ جو کسی اچھی آزمائش میں مبتلا ہوا اور وہ سوائے حمد وثناء کے اور کچھ نہیں پارہا تو اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا اس کا کفر کیا اور جو کسی جھوٹ بات سے آراستہ ہوا تو اس نے گویا جھوٹ کے دو کپڑے پہنے۔الحلیۃ عن جابر

۶۴۷۴ جس کی طرف کوئی نعمت قریب ہوئی تو اس کا حق یہ ہے کہ وہ اس کا بدلہ دے اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو حمد وثناء کا اظہار کرے، اور اگر ایسا نہ کیا تو اس نے نعمت کا کفر کیا۔ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن یحیی بن صیفی،مرسلاً

۶۴۷۵ ... جس نے اپنے بھائی پر کوئی نعمت واحسان کیا اور اس نے اس کا شکریہ ادا نہ کیا پھر اگر نعمت کرنے والا اس کے حق میں بددعا کرے تو اس کی بددعا قبول کرلی جائے گی۔عقیلی فی الضعفاء وابن لال والشیرازی فی الالقاب عن،والخطیب عن ابن عباس

۶۴۷۶ جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی ہو اور وہ اسے برقرار رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ بکثرت پڑھے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (اور کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کہتا جو اللہ چاہے کوئی طاقت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔

طبرانی عن عقبۃ بن عامر

۶۴۷۷ جس نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کی فضیلت صرف اپنے کھانے پینے میں جانی تو اس کا عمل کم ہوا اور اس کا عذاب قریب ہوا۔

الخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

تشریح:... کھانا پینا تو ہر متنفس کا لازمہ حیات ہے، اس کے علاوہ بیشمار نعمتیں ہیں جنہیں انسان نظر انداز کیے ہوئے ہے۔

۶۴۷۸ جس نے کسی نیک عمل پر اللہ تعالیٰ کی حمد نہ کی (بلکہ) اپنے نفس کی تعریف کی تو اس کا شکر کم ہوا اور اس کا عمل برباد، اور جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے کچھ اختیار رکھا ہے تو اس نے کفر کیا ان کا جو باتیں انبیاء پر نازل ہوئیں خبردار، پیدا کرنا اور حکم چلانا صرف اسی کا اختیار ہے۔ابن جریر عن عبدالعزیز شامی عن ابیہ،وکانت لہ صحبۃ

۶۴۷۹ جو تھوڑی نعمت کا شکر ادا نہ کرے وہ زیادہ کا شکر ادا نہیں کرتا، اور جس نے بندوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا تذکرہ (بھی) شکر ہے، اور اس کا ترک کرنا کفر وناشکری ہے، جماعت رحمت (کا باعث) ہے اور جدائی عذاب ہے۔

عبداللہ بن احمد فی الزوائد،بیہقی فی شعب الایمان، خطیب فی المتفق والمفترق عن النعمان بن بشیر

۶۴۸۰ جو تھوڑی چیز کا شکر ادا نہ کرے وہ بڑی چیز کا شکر بھی ادا نہیں کرتا، اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور جماعت میں جو بات تم ناپسند کرتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو تم تفرقہ اور پھوٹ میں پسند کرتے ہو جماعت میں رحمت اور پھوٹ میں عذاب ہے۔

الدیلمی عن جابر

تشریح:... دوسروں کے حقوق کی پاسداری اتحاد کی بنیاد ہے جبکہ دوسروں کی حق تلفی اتفاق کی دیواروں میں دراڑیں ڈال دیتی ہے۔

۶۴۸۱ تم میں سے اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر گزار وہ بندہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والا ہو۔

طبرانی، بیہقی عن الاشعث بن قیس

۶۴۸۲ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور جو تھوڑی چیز کا شکر ادا نہیں کرتا وہ بڑی چیز کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس،ابن ابی الدنیا عن النعمان بن بشیر

۶۴۸۳ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے شکر گزار وہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والا ہو۔ابن جریر فی تھذیبہ عن الاشعث بن قیس

۶۴۸۴ متقی کے لیے مالداری میں کوئی حرج نہیں، اور متقی کے لیے صحت مالداری سے اور نفس کی پاکیزگی نعمتوں سے بہتر ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ والحکیم والبغوی، حاکم، ابن ماجہ عن معاذ بن عبداللہ بن خبیث عن ابیہ عن یسار بن عبید الجھنی

۶۴۸۵ جولوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکران کا شکر ہے اور اسے ترک کرنا ان کی ناشکری ہے جماعت (میں) رحمت اور پھوٹ میں عذاب ہے۔طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

۶۴۸۶ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندے سے کہیں گے: اے ابن آدم! کیا میں نے تجھے گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار نہیں کیا، کیا میں نے عورتوں سے تیری شادی نہیں، کیا میں نے تجھے ایسا نہ بنایا کہ تو مال کا چوتھائی حصہ لیتا اور سرداری کرتا ہے؟ بندہ کہے گا، کیوں نہیں میرے پروردگار بالکل ایسا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (تو پھر) ان کا شکر کہاں ہے؟ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

یہ تو ظاہری نعمتیں ہیں باطنی نعمتوں کا شمار ہونے لگے تو کچھ بھی نہ بچے۔

۶۴۸۷ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائیں گے: کیا تو نے مجھے فلاں بیماری میں نہیں پکارا تھا پھر میں نے تجھے عافیت بخشی تھی، کیا تو نے مجھ سے یہ دعا نہیں کی تھی کہ میں تیری شادی ایسی عورت سے کروں جو پوری قوم میں سخی اور خوبصورت ہو پھر میں نے تیری شادی کردی کیا ایسا نہیں ہوا کیا ایسا نہیں ہوا؟ بیھقی ابو الشیخ عن عبداللہ بن سلام

تشریح:... احکم الحاکمین کی بارگاہ میں کون ان سوالات کا جواب دے سکے گا!؟

۶۴۸۸ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تین نعمتیں ایسی ہیں میں بندے سے ان کے شکر کا سوال نہیں کروں گا، جبکہ اس کے علاوہ نعمتوں کے بارے میں اس سے سوال کروں گا، ایسا گھر جو اسے چھپالے، اور اتنا کھانا جس سے وہ اپنی کمر سیدھی رکھ سکے، اور اتنا لباس جس سے وہ اپنی شرمگاہ چھپا سکے ان تینوں کے متعلق سوال نہیں کروں گا۔ھناد عن الضحاک، مرسلاً

تشریح:......یعنی معمولی گھر، معمولی کھانا اور لباس، جس میں سادگی ہو۔

الشفاعۃ......سفارش کا بیان

۶۴۸۹ سفارش کردیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔ابن عساکر عن معاویۃ

تشریح: ایسی سفارش جو جائز ہو اور سفارشی مستحق بھی ہو، اور جس کے ہاں سفارش لے جارہا ہے اس کی طبیعت پر بوجھ بھی نہ ہو، مرشد تھانوی رحمہ اللہ سے جب کوئی سفارش کا کہتا تو آپ لکھ بھیجتے کہ بھئی جیسے تمہاری مرضی میری طرف سے کوئی سختی نہیں۔

۶۴۹۰ سفارش کردیا کرو، تمہیں اجر ملے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبانی جو فیصلہ چاہے صادر فرمائے۔

بخاری مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن ابی موسیٰ

۶۴۹۱ مجھ سے کوئی شخص آکر کسی چیز کا سوال کرتا ہے اور میں اسے روکتا ہوں تو تم سفارش کردیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن معاویہ

۶۴۹۲ سب سے افضل اور بہتر سفارش یہ ہے کہ تم نکاح کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان سفارش کرو۔ابن ماجہ عن ابی رھم

تشریح:......یعنی تم جانتے ہو کہ فلاں جگہ لڑکا جوان ہے اور دوسرے گھر میں لڑکی کنواری ہے تو ان کے بارے سفارش کردو، تاکہ نوجوان طبقہ زنا اور خفیہ خوش گپیاں ترک کردے۔

۶۴۹۳. سب سے افضل صدقہ، زبان کا ہے سفارش سے تم قیدی آزاد کرسکتے ہو خون بچاسکتے ہو نیکی کرسکتے ہو اپنے بھائی سے احسان کرسکتے ہو اور اس سے تکلیف ہٹا سکتے ہو۔طبرانی بیھقی عن سمرۃ

ممنوع سفارش

۶۴۹۴......اے اسامہ! کیا تم اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدود میں سے کسی حد کے بارے سفارش کرتے ہو؟

بخاری مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:...... یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب قبیلہ مخزومیہ کی ایک عورت نے چوری کی تھی جس کا نام فاطمہ تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) سے یہ جرم ہوتا تو تب بھی ان کا ہاتھ کاٹا جاتا، اور یہ بات آپ نے اس لیے پسند نا فرمائی کہ اس قبیلہ کے لوگوں نے آپ کے محبوب حضرت زید جنہیں آپ نے اپنا بیٹا بنایا تھا کے فرزند حضرت اسامہ کے ذریعہ سفارش کرنا چاہی تھی۔

الاکمال

۶۴۹۵ میرے پاس کوئی شخص لایا جاتا ہے پھر مجھ سے سوال کیا جاتا ہے اور میرے سامنے کوئی ضرورت پیش کی جاتی ہے اور تم میرے پاس ہوتے ہو لہٰذا تم سفارش کر دیا کرو تمہیں اجر ملے گا، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے ہاتھوں جو کچھ چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن حبان عن ابی موسیٰ

تشریح:...... یعنی لوگ تو مجھ سے خوف کی وجہ سے پوچھ نہیں سکتے اور میں ناواقف شخص کے بارے جانتا نہیں، تم واقف بھی ہو اور مانوس بھی اس واسطے سفارش کر دیا کرو۔

۶۴۹۶ جو کوئی ایسی سفارش کرے جس کے ذریعہ کسی تاوان وجرمانے کو ہٹائے یا اس کے ذریعہ کوئی فائدہ پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اس کے قدم اس وقت برقرار رکھیں گے، جس وقت قدم ڈگمگائیں گے۔ عقیلی فی الضعفاء عن جابر

۶۴۹۷ اے اسامہ کسی حد کے بارے سفارش مت کرو۔ ابن سعد عن جعفر بن محمد عن ابیہ

حرف الصاد...... آزمائشوں، بیماریوں، مصیبتوں اور مشکلات پر صبر

صبر کی فضیلت

۶۴۹۸ صبر آدھا ایمان اور یقین سارے کا سارا ایمان ہے۔ الحلیة، بیهقی عن ابن مسعود

تشریح:...... کیونکہ بے صبری کی بنا پر انسان جادۂ اعتدال عبور کر کے کفریات بکنے لگتا ہے، کچھ لوگوں پر آسمانی آفت آئی تو وہ کہنے لگے، ہم اس خدا کا کیسے شکر کریں جس نے ہمارے گھر اجاڑ دیئے، ہمارے بچے چھین لیے، مال مویشی تباہ وبرباد کر ڈالے، اگر یہ لوگ صبر کرتے تو کافر نہ ہوتے لیکن بے صبری نے وہ سب کچھ کہلوایا جو نہ کہنا تھا اور یہ ساری خرابی یقین محکم کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے جسے پورا ایمان کہا گیا ہے۔

۶۴۹۹ .. صبر رضامندی ہے۔ الحکیم وابن عساکر عن ابی موسیٰ

تشریح:...... اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور مصیبت پر صبر کرنا قضاء الٰہی پر رضامندی ہے۔

۶۵۰۰ . صبر اور ثواب کی امید رکھنا گردنوں کو (جہنم سے) آزاد کرانے کا سبب ہیں ان صفات والے شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی عن الحکیم بن عمیر الثمالی

تشریح:...... یعنی جنت میں داخل ہونے کے اور بھی اسباب ہیں لیکن یہ خاص اعزاز ہیں۔

۶۵۰۱...... ایمان میں صبر کو وہی حیثیت حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے۔ فردوس عن انس، ابن حبان عن علی، بیهقی عن علی موقوفاً

تشریح:...... جب سر ہی نہ رہے تو جسم کہاں رہتا ہے؟!

۶۵۰۲...... بندے کو صبر سے بڑھ کر بہترین اور کشادہ کوئی چیز نہیں دی گئی۔ حاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح:... کیونکہ بے صبری سے کئی فتنے پیدا ہو جاتے ہیں۔

۶۵۰۳ سب سے افضل ایمان صبر اور چشم پوشی ہے۔ فردوس عن معقل بن یسار، بخاری فی التاریخ عن عمیر اللیثی

۶۵۰۴ صبر اگر کسی مرد کی صورت میں ہوتا تو شریف مرد ہوتا۔ الحلیة عن عائشه رضی الله عنها

۶۵۰۵ مؤمن کا بہترین ہتھیار صبر اور دعا ہے۔ فردوس عن ابن عباس

۶۵۰۶ امداد صبر کے ساتھ اور کشادگی تکلیف کے ساتھ ہے اور بے شک سختی کے ساتھ آسانی ہے۔ خطیب عن انس

۶۵۰۷ صبر کر کے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ القضاعی عن ابن عمر وعن ابن عباس

تشریح:... جیسے وضو کر کے نماز کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

۶۵۰۸ اللہ تعالیٰ سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے جو شخص تھوڑے رزق پر راضی رہے اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہوں گے۔

ابن ابی الدنیا فی الفرج وابن عساکر عن علی

۶۵۰۹ کشادہ حالی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ ابن عدی فی الکامل، خطیب عن انس

۶۵۱۰ (حقیقی) صبر تو پہلی مصیبت کے وقت ہوتا ہے۔ مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی ابو داؤد، نسائی ابن ماجه عن انس

تشریح:... آپ علیہ السلام ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی، آپ نے اسے صبر کی تلقین کی، اس نے آپ کو نہیں پہچانا اور کہنے لگی اگر یہ مصیبت تم پر آتی تو تمہیں پتہ چلتا، آپ علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے، کسی نے اس عورت کو آگاہ کیا کہ تمہیں پتہ ہے تم کس سے مخاطب تھی؟ یہ نبی علیہ السلام تھے وہ سیدھی آپ کے حضور آئی اور عرض کرنے لگی کہ میں اب صبر سے کام لوں گی آپ نے فرمایا: صبر کا مقام تو وہ تھا جب تم کو مصیبت کا احساس تھا۔

۶۵۱۱ صبر کسی صدمہ اور مصیبت کے آغاز میں ہوتا ہے۔ البزار ابویعلی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۵۱۲ صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے۔ البزار عن ابن عباس

صبر کی حقیقت

۶۵۱۳ صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے اور آنسوؤں پر کوئی قابو نہیں پا سکتا جو آدمی کے اپنے بھائی کی محبت میں ہوتے ہیں۔

سعید بن منصور عن الحسن، مرسلاً

تشریح:... حضرت عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو آپ ان کی میت کے پاس آئے ان کی پیشانی چومی اور آبدیدہ ہو گئے۔

۶۵۱۴ وہی شخص (حقیقی) صبر کرنے والا ہے جو پہلی مصیبت کے وقت صبر کرے۔ بخاری فی التاریخ عن انس

۶۵۱۵ صبر تین طرح کے ہیں: مصیبت پر صبر، طاعت وعبادت پر صبر اور گناہ سے بچنے پر صبر، سو جس نے مصیبت پر اس طرح صبر کیا کہ اسے اچھے انداز سے رد کر دیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تین سو درجات لکھیں گے، ہر درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے، اور جس نے طاعت وعبادت پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھ سو درجات لکھیں گے اور درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا زمین کی حد سے آخری زمین تک ہے، اور جس نے گناہ سے بچنے پر صبر سے کام لیا، اللہ تعالیٰ اس کے نو سو درجات لکھیں گے، دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین کی حد سے لے کر عرش کی انتہا تک دہرا فاصلہ ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصبر وابو الشیخ فی الثواب عن علی

تشریح:...... خدا کی دین، حد وحساب انسانی بساط سے باہر ہے۔

۶۵۱۶ جس کسی پر کوئی مصیبت آئی اور اس نے صبر کیا، اور اسے کوئی چیز عطا کی گئی تو اس نے شکر کیا یا اس پر ظلم ہوا تو اس نے معاف کیا یا کسی پر ظلم ہو گیا اور اس نے معافی مانگی تو ایسے لوگوں کے لیے (کل گھبراہٹ کے وقت) امن واطمینان ہوگا اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن سخرۃ

تشریح:..... یادرکھیں! بندوں کے حقوق جب تک ان سے معاف نہ کرالیے جائیں معاف نہیں ہوتے، جس کا حق غصب کیا اگر وہ زندگی بھر نہ مل سکا تو اس کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کردی جائے اور اگر وہ مرچکا ہے تو اسے اس کا ایصال ثواب کہا جائے شاید کل قیامت میں ہوسکا تو وہ معاف کردے ورنہ اندیشہ پھر بھی ہے

۶۵۱۷ اے مصیبت! جہاں تک پہنچنا چاہتی ہے پہنچ یہاں تک کہ تو خود بخود کشادہ ہوجائے گی۔ القضاعی، فردوس عن علی

یہ حدیث من گھڑت ہے اس کے سلسلہ سند میں ایک راوی حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کذاب ہے جس کی تکذیب امام مالک نے کی ہے۔

۶۵۱۸ صبر رضامندی ہے۔ الحکیم وابن عساکر والدیلمی عن ابی موسیٰ

۶۵۱۹ مدد صبر کے ساتھ اور کشادگی مصیبت کے ساتھ ہے بے شک تنگی کے ساتھ سختی ہے۔ ابونعیم والخطیب وابن النجار عن انس مربرقم ۶۵۰۶

۶۵۲۰ تین چیزیں نیکیوں کا خزانہ ہیں، شکوہ وشکایت کو چھپانا، مصیبت کو پوشیدہ رکھنا، اور صدقہ خفیہ رکھنا۔ طبرانی فی الکبیر عن انس

۶۵۲۱ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مانگنے کو پسند کرتے ہیں، اور سب سے افضل عبادت (فرائض کے بعد) کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔ ابن جریر عن حکیم بن جبیر عن رجل لم یسم اسمہ

تشریح: جیسے عبادت میں وجوب کا درجہ ہے ایسے ان میں افضل اور غیر افضل کا درجہ ہے لہٰذا جو عبادت جتنی اہم ہوگی اتنی ہی افضل ہوگی۔

۶۵۲۲ جو صبر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتے ہیں اور جو بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتے ہیں اور جو استغناء کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کردیتے ہیں کسی بندے کو صبر سے بڑھ کر بہتر اور کشادہ چیز نہیں ملی۔ الحکیم عن ابی سعید

تشریح: اگر انسان خود ہی کچھ نہ کرے تو پھر کیا ہوسکتا ہے، انسان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے تاکہ وہ اپنا اختیار استعمال کرکے نیکیاں کمائے اور برائیوں سے بچے۔

۶۵۲۳ جو صبر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتے ہیں اور استغنا کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کردیتے ہیں جو ہم سے مانگے گا ہم اسے دیں گے، کسی کو صبر سے بڑھ کر کشادہ رزق نہیں دیا گیا۔ الحلیۃ عن ابی سعید

۶۵۲۴ اذیت کو سن کر اس پر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جاتا ہے اس کا بیٹا قرار دیا جاتا ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ انہیں عافیت سے رکھتا ان کا دفاع اور بچاؤ کرتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ

تشریح: اللہ تعالیٰ کسی سے ہرگز متاثر نہیں ہوتے، بلکہ نافرمانی کے قانون کے مطابق سزا دیتے ہیں، اگر ساری دنیا موحد بن جائے تو اللہ تعالیٰ کی بادشاہت جیسے ہے ویسے ہی رہے گی اس میں کوئی اضافہ نہ ہوگا اور اگر ساری دنیا مشرک بن جائے تب بھی کوئی نقصان واقع نہیں ہوگا۔

نظر چلے جانے پر صبر

۶۵۲۵ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کی دو محبوب چیزیں مراد آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ صبر کرے تو اس کے بدلہ اسے جنت عطا کردیتا ہوں۔ مسند احمد، بخاری عن انس

تشریح: کتنی بڑی رحمت ہے، چاہے وہ آنکھیں جس سبب سے گئی ہوں۔

۶۵۲۶ شرک سے بڑھ کر بندہ کسی آزمائش میں ہرگز مبتلا نہیں ہوتا، اور شرک کے بعد آنکھوں کے چلے جانے کی آزمائش میں، اور جو بندہ اس آزمائش میں مبتلا ہوکر صبر سے کام لے لے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ البزار عن بریدۃ

۶۵۲۷ انسان اپنے دین کے چلے جانے بعد اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہوا ہے تو وہ نظر کا چلا جانا ہے اور جس بندے کی نظر چلی گئی اور پھر اس

نے صبر کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ خطیب عن بریدة

۶۵۲۸ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛ دنیا میں جب کسی بندے کی دو محبوب چیزیں (مراد آنکھیں) لے لیتا ہوں تو میرے پاس اس کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ ترمذی عن انس

تشریح:...... یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ سب سے اعلیٰ چیز یعنی جنت ہی بدلہ میں دی جائے گی۔

۶۵۲۹ ...... جس شخص کی دنیا میں نظر چلی گئی تو اگر وہ نیک ہوا تو اللہ تعالیٰ قیامت اس کے لیے نور پیدا فرما دیں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعو

تشریح:...... کیونکہ معصیت خود ظلمت ہے تو ظلمت اور نور کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔

۶۵۳۰ ... اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ معمولی بات ہے کہ کسی مسلمان بندے کی دونوں آنکھیں لے کر اسے جہنم میں داخل کر دیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عائشه بنت قداه

تشریح:...... یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی حکمت ہے جسے جہاں چاہیں پہنچائیں۔

۶۵۳۱ ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں سلب کر لیتا ہوں جبکہ وہ دونوں پر بخل کرنے والا ہو تو میں اس کے لیے سوائے جنت کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا، جب ان دونوں کے بارے میں اس نے میری تعریف کی ہو۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن العرباض

تشریح:...... یعنی وہ آنکھیں اسے عزیز اور پیاری ہوں، اور آنکھوں کے چلے جانے پر وہ میری تعریف کرے۔

۶۵۳۲ ... نظر کا چلا جانا گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے سماعت کا چلا جانا گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے (اسی طرح) جو چیز (قدرتی طور پر جسم سے کم ہو اس کا ثواب اسی طرح ہے۔ خطیب، ابن عدی فی الکامل عن ابن مسعود

تشریح:...... اس واسطے جو لوگ کسی نقص جسمانی میں مبتلا ہیں وہ واویلا نہ کریں بلکہ صبر کریں تاکہ انہیں ثواب پہنچے۔

۶۵۳۳ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے جس کی دونوں آنکھیں لے لی ہوں اور اس نے صبر سے کام لیا اور ثواب کی امید رکھی تو میں اسے سوائے جنت دینے کے اور کسی چیز پر راضی نہیں ہوں گا۔ ترمذی عن ابی هريرة

۶۵۳۴ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم میں جب تیری دونوں آنکھیں لے لوں اور تو صبر کرے، اور پہلے صدمہ کے وقت ثواب کی امید رکھے تو میں تجھے سوائے جنت دینے کے کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ابی امامة

الاکمال

۶۵۳۵ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے تیری دونوں آنکھیں لے لیں اور تو نے صبر کیا اور پہلے صدمہ کے وقت ثواب کی امید رکھی، تو میں تجھے سوائے جنت دینے کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔

طبرانی وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة ابن عساکر عن ابی اما

۶۵۳۶ ... اگر تمہاری آنکھ کسی مصیبت میں مبتلا ہے اور تم نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، حاکم عن انس

بینائی ختم ہونے پر صبر کی فضیلت

۶۵۳۷ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں سلب کر لیتا ہوں اور وہ ان کی حرص بھی کرنے والا ہو تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا جب وہ ان دونوں پر میری تعریف کرے۔ ابن حبان، طبرانی، الحلية وابن عساكر عن العرباض بن سارية

۶۵۳۸ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے کسی بندے کی آنکھ لے لیتا ہوں اور وہ صبر کرتا اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔ابویعلی ابن حبان، سعید بن منصور عن ابن عباس

۶۵۳۹ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنے عزت کی قسم! میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے جیسا میرا حکم ہے اور میرے فیصلہ پر راضی رہتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔عبد بن حمید وسمویه، ابوداؤد ابن عساکر عن انس

۶۵۴۰ تمہاری اس بیماری کا تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میرے بعد عمر پا کر نابینا ہو جاؤ گے؟ (ان صاحب نے) عرض کی، میں ثواب کی امید رکھ کر صبر کروں گا، آپ نے فرمایا: تب تم بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گے۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

تشریح: ... یہ کسی خاص صحابی کا واقعہ ہے جن کے بارے میں آپ نے بذریعہ وحی یہ پیشگوئی دی تھی۔

۶۵۴۱ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کو اس کی دونوں حبیب چیزوں کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو میں اسے ان دونوں یعنی آنکھوں کے عوض میں جنت عطا کر دیتا ہوں۔مسند احمد، بخاری عن انس، طبرانی فی الکبیر عن جریر

۶۵۴۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ میرے فیصلہ پر صبر کرتا ہے اور میری قضا پر راضی رہتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔عبد بن حمید وسمویه وابن عساکر عن انس

۶۵۴۳ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جس کی دونوں آنکھیں لے لوں تو اس کو بدلہ میں جنت عطا کرتا ہوں۔ طبرانی فی الاوسط عن جریر

۶۵۴۴ تمہارے رب نے فرمایا ہے: میں جس کی دونوں آنکھیں لے لوں، پھر وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو اس کا ثواب جنت ہے۔

ابویعلی عن انس رضی اللہ عنه

۶۵۴۵ تمہارے رب نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں اور وہ ان دونوں کی حرص بھی کرتا ہو، پھر اس نے میری تعریف کی، تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۶۵۴۶ کوئی بندہ شرک سے بڑھ کر کسی آزمائش میں ہرگز مبتلا نہیں ہوگا، اور شرک کے بعد سب سے بڑی آزمائش آنکھوں (کی بینائی) کا چلا جانا ہے اور جو بندہ اس آزمائش میں مبتلا ہو کر صبر کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔نسائی عن عبداللہ بن بریدة عن ابیه

۶۵۴۷ تمہارے آنکھوں پر جو مصیبت آئی ہے یہ اسی طرح رہے اور اس کے ساتھ اگر تم ثواب کی امید رکھ کر صبر کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جنت واجب کر دیں گے۔طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۶۵۴۸ اگر تمہاری آنکھوں کے ساتھ یہ عارضہ اسی طرح رہے تو جب اللہ تعالیٰ کے حضور جاؤ گے تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔

عبد بن حمید والبغوی، طبرانی عن زید بن ارقم

۶۵۴۹ اللہ تعالیٰ جس بندے کی آنکھیں لے لے اور وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔

ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۶۵۵۰ اے زید! اگر تمہاری آنکھیں اسی حالت میں رہیں اور تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو تو تمہارے لیے سوائے جنت کے کوئی ثواب نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۶۵۵۱ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔الحلیة عن انس

اولاد اور رشتہ داروں کی موت پر صبر

۶۵۵۲ جب کسی بندے کا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: کیا تم نے میرے بندے کے بچہ (کی روح

کو) قبض کرلیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا تم نے اس کے دل کا پھل قبضہ کرلیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں: تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس نے آپ کی تعریف کی اور انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنادو جس کا نام بیت الحمد رکھو۔

ترمذی عن ابی موسیٰ الاشعری

یہ سارے انعامات صبر کرنے اور آخرت کی طرف رجوع لانے کے صلہ میں ملتے ہیں بازار سجا پڑا لیکن خریدار تہی دست و تہی دامن ہیں۔

۶۵۵۳۔ اے فلاں کونسا کام تجھے زیادہ پسند ہے؟ کیا یہ کام کہ تم اپنی عمر سے فائدہ اٹھاؤ؟ کیا کل تم جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آؤ گے جبکہ تم سے پہلے کوئی پہنچ چکا ہوگا جو تمہارے لیے اسے کھولے گا۔ نسائی عن قرۃ بن ایاس

تشریح: مراد مرحوم اولاد جو جنت میں اپنے والدین کی منتظر ہوگی۔

۶۵۵۴ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے، تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت زائدہ کی وجہ سے جو ان بچوں پر ہوگی ان دونوں (خاوند بیوی) کو بھی جنت میں داخل فرمادیں گے۔ مسند احمد، نسائی، ابن حبان عن ابی ذر

تشریح:..... دو مسلمانوں سے خاوند بیوی مراد ہیں۔

۶۵۵۵ جس کے تین صلبی بیٹے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھو گئے ہوں اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عقبۃ بن عامر

تشریح: یعنی راہ خدا میں شہید ہوئے یا کسی اور دینی خدمت میں جاں بحق ہوئے۔

۶۵۵۶ جس (مسلمان) نے اپنے تین (مردہ) بچے دفن کیے تو اس پر اللہ تعالیٰ جہنم حرام کردیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلہ

تشریح: مردہ اس لیے لکھ دیا گیا کہ بہت سے لوگ افلاس وتنگدستی کے خوف سے اپنی اولاد کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔

۶۵۵۷ وہ عورت مصیبت زدہ ہے جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو۔ ابن ابی الدنیا عن بریدۃ

تشریح: یعنی بچہ اس کے لیے سفارش کرنے کا سبب بنتا۔

۶۵۵۸ مصیبت زدہ ہے وہ عورت جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو۔ بخاری فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۵۵۹ وہ شخص سراسر مصیبت زدہ ہے جس کا کوئی بیٹا بیٹی ہو اور خود (باپ) مرجائے اور آگے (اولاد میں سے) کچھ نہ بھیجے۔ مسند احمد عن رجل

مصیبت اس لحاظ سے کہ اولاد کی پیشگی رفت ماں باپ کے لیے چھٹکارے کا باعث بن سکتی تھی، دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ اس کے بس کی بات نہیں جس پر ملامت بھی نہیں۔

بچوں کے فوت ہونے پر صبر کی فضیلت

۶۵۶۰ جس مسلمان کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے تو وہ اپنے والد یا والدہ کو جنت کے آٹھ دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے وہ چاہے داخل ہوجائے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن عتبہ بن عبد

تشریح: جسے حاصل ہوجائے خدا کا شکر کرے۔

۶۵۶۱ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے جس بندے کی طرف اس کے بدن، اولاد یا مال میں کوئی مصیبت بھیجوں اور وہ اچھے طریقہ سے صبر کرکے اس کا استقبال کرے تو میں قیامت کے دن اس کے لیے میزان اور اعمال نامے کھولنے سے حیا کروں گا۔ الحکیم عن انس

۶۵۶۲ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کے لیے جنت سے کم درجہ کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتے، جس کی دنیا والوں میں سے اس کے سب سے محبوب اور پھر اس نے صبر کیا ہو اور ثواب کی امید رکھی ہو۔ نسائی عن ابن عمر

۶۵۶۳ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے پاس میرے اس بندے کے لیے جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں، جب زمین والوں میں سے میں اس کے بندے کو لے لوں اور پھر وہ صبر سے کام لے۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۵۶۴ جب مسلمان کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی کی وجہ سے ان (والد یا والدہ) کو بھی جنت میں داخل کردے گا۔ بخاری نسائی عن انس، بخاری عن ابی ہریرۃ وابی سعید

۶۵۶۵ جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہو گئے جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے۔ مسند احمد، نسائی عن ابی ذر

۶۵۶۶ جس مسلمان مرد کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر مہربانی کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن انس

۶۵۶۷ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے، انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، پھر ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ عرض کریں گے یہاں تک کہ ہمارے والدین بھی جنت میں داخل ہو جائیں تو کہا جائے گا تم اور تمہارے والدین سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

مسند احمد، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی ہمارے اوپر تو انعام ہے ہی اگر اس انعام میں ہمارے والدین بھی۔

۶۵۶۸ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ بخاری کتاب الجنائز، ابن ماجہ عن انس

۶۵۶۹ تم میں سے جو عورت ایسی ہو کہ اس نے اپنے آگے تین بچے بھیجے ہوں، تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گے، ایک عورت نے عرض کی: اگر چہ دو بچے ہوں پھر بھی؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ مسند احمد بخاری مسلم عن ابی سعید

۶۵۷۰ جس نے اپنے تین صلبی بچوں کے بارے میں ثواب کی امید رکھی، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، ایک عورت نے عرض کی: اگر دو بچے ہوں آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ نسائی، ابن حبان عن انس

تشریح: یعنی وہ فوت ہو گئے جیسا کہ سابقہ احادیث سے واضح ہے۔

۶۵۷۱ جس نے اپنے آگے ایسے تین بچے بھیجے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے اگر چہ وہ دو اور ایک ہی ہوں، لیکن یہ پہلے صدمہ کے وقت (کی بات) ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۶۵۷۲ جس شخص کے لیے میری امت میں سے دو بچے آگے پہنچ چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس کا ایک بچہ آگے ہو (اسے بھی) اور جس کا آگے کوئی نہ ہو تو میں اپنے امت کا آگے پہنچنے والا ہوں انہیں میری (جدائی) جیسی تکلیف نہیں پہنچی۔

مسند احمد، ترمذی عن ابن عباس

تشریح: آہ! اس ہستی کا افسوس اور غم ایسا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا۔

۶۵۷۳ جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور پھر وہ جہنم میں داخل ہو ایسا نہیں ہو سکتا ہاں مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

بخاری مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''ان منکم الا واردھا'' تم میں سے ہر ایک جہنم میں سے گزرے گا یعنی پل صراط کے پر سے۔

۶۵۷۴ تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور پھر وہ ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگی، اگر چہ دو بچے ہوں۔

مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، کتاب البر رقم ۱۵۱

ناتمام بچہ بھی سفارش کرے گا

۶۵۷۵ ... اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ناتمام بچہ اپنی آنوال ناف کے ذریعہ اپنی ماں کو جنت کی طرف کھینچے گا جب وہ ثواب کی امید کرے۔

۶۵۷۶ ... وہ ناتمام بچہ جسے میں آگے بھیجوں اس شہسوار سے بہتر ہے جسے میں اپنے پیچھے چھوڑ دوں۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:... اس واسطے کہ جو آگے پہنچ چکا اس کا انجام تو معلوم ہے لیکن جو پیچھے رہا اس کے بارے اطمینان نہیں۔

۶۵۷۷ ... بے شک ناتمام بچہ اپنے رب کے حضور جھگڑے گا جب کہ اس کے والدین جہنم میں داخل ہوں گے، پھر کہا جائے گا، اے اپنے رب سے جھگڑنے والے ناتمام بچے! اپنے والدین کو جنت میں داخل کردے تو وہ اپنی ناف سے کھینچ کران دونوں کو جنت میں داخل کردے گا۔

ابن ماجہ عن علی

۶۵۷۸ ... وہ بندہ اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے جو شیطان اور نفرت پھیلانے والا ہے جسے مال اور اولاد کی مصیبت نہیں پہنچی۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی عثمان النھدی، مرسلا

۶۵۷۹ ... واہ واہ! پانچ چیزیں ترازو کو کتنا بوجھل کرنے والی ہیں؟ لاالہ الااللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر اور مسلمان کا وہ نیک بچہ جو فوت ہوگیا ہو اور وہ اس کے بارے ثواب کی امید رکھے۔البزار عن ثوبان، نسائی، بیھقی حاکم، عن ابی سلمٰی، مسند احمد عن ابی امامۃ

الاکمال

۶۵۸۰ کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہیں ہوگی کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی آؤ تو وہ ایسا شخص پاؤ جو دوڑ کر تمہارے لیے دروازہ کھولے۔

مسند احمد، نسائی والبغوی، طبرانی، ابن حبان حاکم عن معاویہ بن قرۃ عن ابیہ

۶۵۸۱ ... میری امت کا ایک شخص جو جنت میں داخل ہوکر قبیلہ مضر کے اکثر لوگوں کے بارے سفارش کرے گا، اور میری امت کا ایک شخص آگ کی تعظیم کرے گا یہاں تک کہ وہ اس کا ایک گوشہ بن جائے گا اور جن دو مسلمانوں نے اپنے آگے چار بچے بھیجے ہوں تو ان دونوں کو اللہ تعالیٰ ان پر زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، لوگوں نے عرض کی: اگر تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ تین ہوں، پھر انہوں نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔طبرانی عن الحارث بن اقیش

تشریح:... پہلے شخص سے مراد امت اجابت والا ہے یعنی جو مسلمان ہو چکا اور دوسرے سے امت دعوت والا شخص مراد ہے۔

۶۵۸۲ مصیبت زدہ وہ ہے جس کا بچہ باقی رہے، جس مسلمان مرد اور عورت کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے، اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔حاکم عن بریدۃ

۶۵۸۳ تم جانتے ہو کہ تم میں مصیبت زدہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جس کی اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ مصیبت زدہ ہے جس کی آگے کوئی اولاد نہیں۔ابو عوانہ وقال غریب عن انس

۶۵۸۴ اے بنو سلمہ! تم میں تاوان زدہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: جس کے پاس مال نہ ہو، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ شخص جو سفر سے واپس آئے اور اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھلائی نہ ہو۔ابو یعلی عن انس

تشریح:... یعنی نمود و دریا کی غرض سے وہ خدا کی راہ میں نکلا اور تہی دست واپس ہوا۔

اولاد کا نہ ہونا مصیبت نہیں

۶۵۸۵ اپنے آپ میں تم مصیبت زدہ کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جس کی اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا: نہیں، یہ مصیبت زدہ نہیں، مصیبت زدہ تو وہ ہے جس نے آگے اپنا کوئی بچہ نہ بھیجا ہو، اور تم آپس میں پہلوان کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جو لوگوں کو بچھاڑ دے، آپ نے فرمایا: یہ نہیں، بلکہ پہلوان اور طاقتور وہ شخص ہے جو غیظ وغضب میں اپنے آپ پر قابو پالے۔

مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

تشریح: ...... جو اپنے نفس کو نہ بچھاڑ سکا وہ کاہے کا پہلوان وہ تو بزدل ہے۔

۶۵۸۶ ..نفاس والی عورت کو قیامت کے روز اس کا بچہ اپنی ناف سے جنت کی طرف کھینچے گا۔ طبرانی عن عبادة بن الصامت

نفاس وہ خون جو بچہ کی ولادت سے پیدا ہوتا ہے۔

۶۵۸۷ بچہ کو مشکل سے ہٹانا والدین کے لیے (گناہ) گھاٹے کا باعث ہے۔ حاکم فی تاریخه والدیلمی عن انس

تشریح: ...... یعنی ماں بچہ کی جدائی برداشت نہ کر سکے ایسی حالت میں اگر بچہ مرجائے تو یہ ثواب ہے۔

۶۵۸۸ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے، بچیوں کو دفن کرنا عزت کے کاموں میں سے ہے۔ طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عباس

تشریح: راوی کا بیان ہے کہ جب آپ علیہ السلام سے آپ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ کی تعزیت کی گئی تو آپ یہ بات فرمائی، علامہ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

لیکن علماء نے اس کے ضعف کی کوئی علت نہیں دیکھی۔

۶۵۸۹ ایک عورت اپنا بچہ لے کر آئی اور عرض کرنے لگی: یا نبی اللہ! میرے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں آپ نے فرمایا: کیا تین بچے دفن کر چکی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، آپ نے فرمایا: تم نے آگ سے بہت مضبوط آڑ بنالی ہے۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۵۹۰ بے شک تو نے جہنم سے مضبوط آڑ بنالی ہے۔ نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

ایک عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تین بچے آگے بھیج چکی ہوں، راوی کا بیان ہے کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا: (البغوی والباوردی وابن القانع وابو مسعود الرازی فی مسنده، طبرانی فی الکبیر عن زهیر بن علقمه) البتہ اس میں ہے کہ اس عورت نے کہا: کہ میرے دو بیٹے فوت ہوئے ہیں۔

۶۵۹۱ جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہوئے ہوں پھر ان دونوں نے ثواب کی امید کر کے صبر کیا ہو تو وہ کبھی بھی جہنم کو نہیں دیکھیں گے۔

ابن سعد عن ابی ذر

تشریح: ...... یعنی اس میں جا کر نہیں دیکھیں گے باہر سے دیکھنے کی نفی نہیں۔

۶۵۹۲ جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور وہ ثواب کی امید رکھے تو جنت میں داخل ہوگی، ایک عورت نے کہا: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۵۹۳ جس مسلمان کے تین بچے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ بخاری، نسائی عن انس، بخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه، بخاری عن ابی سعید

۶۵۹۴ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچوں کا انتقال ہو گیا ہو جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے، تو وہ ان کے لیے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، پھر لوگوں نے عرض کی: اگر ایک ہو، آپ نے

فرمایا: اگر چہ ایک ہی ہو لیکن پہلے صدمہ کے وقت۔ مسند احمد، ابویعلی بیھقی، ابن عساکر عن ابن مسعود

۶۵۹۵ جن دو مسلمانوں کے تین بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے فوت ہو گئے ہوں تو ان دونوں کو بخش دیا جائے گا۔

مسند احمد، نسائی وابوعوانہ، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر عن ابی ذر

۶۵۹۶ جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور پھر انہوں نے ثواب کی امید کرتے ہوئے صبر کیا ہو تو وہ کبھی جہنم کی آگ (جہنم میں پہنچ کر) نہیں دیکھیں گے۔ مسند احمد، حاکم عن ابی ذر

۶۵۹۷ جن دو مسلمانوں کے ایسے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، اور جس مسلمان نے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیں تو رحمت کے پردے بہت جلد اس تک پہنچ جائیں گے۔

بیھقی عن ابی ذر

تشریح: جب انسان رحمت خداوندی میں آ گیا تو کسی چیز کی ضرورت اور کس بات کا خوف!؟

۶۵۹۸ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے، تو انہیں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر لا کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر ان سے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے: یہاں تک کہ ہمارے والدین داخل ہو جائیں (پھر ہم داخل ہوں گے) تو ان سے کہا جائے گا، جاؤ تم اور تمہارے والدین جنت میں داخل ہو جائیں۔

ابن سعد طبرانی فی الکبیر والحسن بن سعید سفیان عن حبیبة بن سھل

۶۵۹۹ جن دو مسلمانوں کے چار بچے پہلے سے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ تین ہوں، لوگوں نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، اور میری امت میں کا ایک شخص ایک کی تعظیم کرے گا یہاں تک کہ جہنم کا ایک گوشہ ہو جائے گا، اور میری امت کا ایک شخص ایسا ہو گا کہ اس کی سفارش سے قبیلہ مضر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ مسند احمد، عن ابی ذر

تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

۶۶۰۰ جن دو مسلمانوں کے اتنیں ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، وہ جنت کے دروازے پر ہوں گے، ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے یہاں تک کہ ہمارے والدین داخل ہو جائیں۔ پھر ہم داخل ہوں گے پھر ان سے کہا جائے گا تم اور تمہارے والدین اللہ تعالیٰ کی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ بیھقی، مسند احمد، نسائی، بخاری مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۶۰۱ جن دو مسلمانوں کے دو بچے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں (والدین) کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۶۰۲ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے لوگوں نے عرض کی اگر دو ہوں، آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، پھر لوگوں نے کہا اگر ایک ہو آپ نے فرمایا: اگر چہ ایک ہو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ناتمام بچہ اپنی ناف کے ذریعہ اپنی ماں کو جنت کی طرف کھینچ رہا ہو گا جب وہ ثواب کی امید رکھے۔ مسند احمد والحکیم طبرانی عن معاذ

۶۶۰۳ تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں تو وہ جنت میں جائے گی، ایک عورت نے عرض کی: اور دو بچوں والی؟ آپ نے فرمایا: ہاں دو بچوں والی بھی۔ مسند احمد طبرانی عن ابن مسعود

۶۶۰۴ جسے دو یا تین بچوں کی وفات کا صدمہ پہنچا ہو جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا پردہ ہوں گے۔

بخاری مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۶۰۵ جس نے تین (مردہ) بچے دفن کیے اور ان (کے صدمہ) پر صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جس نے دو بچے دفن کیے اور صبر و ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جس نے ایک بچہ دفن کیا اور صبر کیا ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت ہے۔ طبرانی عن جابر بن سمرة

۶۶۰۶ جس نے تین بچے دفن کیے جن کے بارے ثواب کی امید رکھی تو اللہ تعالیٰ اس پر (جہنم کی) آگ حرام کر دے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن واثلہ

۶۶۰۷ جس نے تین ایسے بچے آگے بھیجے جو بلوغت کی عمر تک نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس کے لیے آگ سے (بچاؤ کا) مضبوط قلعہ بنا دیں گے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے آپ نے فرمایا: اگرچہ ایک ہو لیکن پہلے صدمہ میں۔

ترمذی غریب منقطع، ابن ماجہ، ابویعلی، ابن حبان عن ابن مسعود

۶۶۰۸ جس نے صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنا کوئی بچہ آگے بھیجا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے آگ سے چھپالیں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۰۹ میری امت میں سے جس کے دو بچے آگے گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، حضرت عائشہؓ نے پوچھا: جس کا ایک بچہ آگے گیا ہو؟ اے توفیق یافتہ! جس کا ایک بچہ ہو اس کے لیے بھی، حضرت عائشہ نے عرض کی: جس کا کوئی بچہ آگے نہ گیا ہو؟ آپ نے فرمایا: جس کا آگے کوئی نہیں تو پہلے سے موجود شخص اپنی امت کے لیے میں ہوں، انہیں میری طرح کا صدمہ نہیں پہنچا۔

ابن ماجہ، مسند احمد، ترمذی غریب، بیہقی فی السنن عن ابن عباس

۶۶۱۰ جس کی مذکر یا مؤنث اولاد ہو پھر اسے ان کے بارے کوئی صدمہ پہنچے تو اس نے ثواب کی امید رکھی یا نہ رکھی صبر کیا یا بے صبری کی تو سوائے جنت کے وہ کسی چیز سے رکاوٹ نہیں ہوں گے۔ ابن النجار عن ابن مسعود

۶۶۱۱ ...جس کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو وہ اس کے جہنم سے پردہ ہوں گے۔

ابوعوانہ عن انس، دارقطنی فی الافراد عن الزبیر بن العوام

۶۶۱۲ جس کے اسلام میں دو بچے فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

ابن سعد، مسنداحمد، طبرانی فی الکبیر و البغوی و الباوردی عن ابی ثعلبہ الاشجعی، وما لہ غیرہ

تشریح: ...ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں۔

۶۶۱۳ جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں پھر ان کے بارے میں ثواب کی امید رکھی تو وہ جنت میں داخل ہوگا لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگرچہ دو ہوں۔ مسند احمد، بخاری فی الادب ابن حبان، سعید بن منصور، عن محمود بن لبید عن جابر

۶۶۱۴ جس کا ایک بچہ فوت ہوا تو وہ جنت میں جائے گا، اس نے صبر کیا ہو یا صبر نہ کیا ہو، ثواب کی امید رکھی ہو یا نہ رکھی ہو۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن مسعود

۶۶۱۵ جس کی مذکر یا مؤنث اولاد فوت ہو گئی، اس نے سپرد کیا ہو یا نہ کیا ہو، راضی ہو یا ناراض صبر کیا ہو یا بے صبری تو اس کا ثواب صرف جنت ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۶۱۶ ...جس کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو وہ جہنم میں سے صرف مسافر کی طرح گزرے گا یعنی پل صراط پر سے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن الانصاری

۶۶۱۷ ...جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو اسے آگ صرف قسم پورا کرنے کی حد تک چھوئے گی۔

مسنداحمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۱۸..... تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے پھر اس نے ثواب کی امید رکھی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی، ایک عورت نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر چہ دو ہوں۔ مسلم، ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۶۱۹ جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے ان بچوں پر زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔

ابن النجار عن انس رضی الله عنه

بوڑھے مسلمانوں کا سفید بال نور ہے

۶۶۲۰ جس کے اسلام میں تین بچے پیدا ہوئے اور بلوغت سے پہلے فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، ان بچوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے، اور جس کا اسلام میں کوئی سفید بال پیدا ہوا تو قیامت کے روز اس کے لیے نور ہوگا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا تا کہ تیر دشمن کے لگے پھر وہ درست نشانے پر لگا یا غلط ہو گیا تو اسے ایک غلام آزاد کرانے کا ثواب ہے، اور جس نے مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیں گے، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کی تو جنت کے آٹھوں دروازوں سے جنت کے داروغہ اسے پکاریں گے جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔

مسند احمد، ابویعلی، طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن عبسة

۶۶۲۱ جس کا آگے کوئی (بچہ) نہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوگا، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں کا تو کسی کا کوئی آگے نہیں، تو آپ نے فرمایا جس کا آگے کوئی نہیں تو میں اس کا پہلے سے موجود شخص ہوں۔ الدیلمی عن ابن مسعود

۶۶۲۲ جس مؤمن شخص کو ہمیشہ اپنی اولاد اور خاص لوگوں کے بارے میں کوئی صدمہ پہنچا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جاملا تو اس پر کوئی گناہ (کا دھبہ) نہ ہوگا۔ الشیرازی فی الالقاب، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۶۲۳ جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور پھر انہوں نے ثواب کی امید رکھی تو انہیں کبھی بھی جہنم کی آگ دکھائی نہ دے گی۔

حاکم عن ابی ذر

۶۶۲۴ جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں تو اسے جہنم کی آگ صرف قسم پورا کرنے کے لیے چھوئے گی۔

ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۶۲۵ اے ام مبشر! جس کے تین بچے آگے ہوں تو اسے اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، انہوں نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام مبشر

۶۶۲۶ اے عثمان! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنت کے آٹھ اور جہنم کے سات دروازے ہیں، تم جنت کے جس دروازے پر بھی پہنچو تو اپنے بیٹے کو وہاں کھڑا پاؤ جو تمہارے ازار سے تمہیں پکڑے اور تمہارے بارے تمہارے رب کے ہاں سفارش کرے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہمارے آگے پہنچنے والے بچوں کے بارے میں ہمارے لیے بھی وہی بات ہے جو عثمان بن مظعون کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی۔ حاکم فی تاریخه عن انس رضی الله عنه

۶۶۲۷..... میں ایک ناتمام بچہ آگے بھیجوں یہ مجھے سو زرہ پوش سواروں سے زیادہ پسند ہے۔

ابو عبیده فی الغریب، بیهقی فی شعب الایمان عن حمید بن عبدالرحمن الحمیری، مرسلاً

مطلقاً اور عام مصیبتوں پر صبر

۶۶۲۸..... مصیبت، مصیبت زدہ شخص کے چہرہ کو چمکا دے گی جس نے (بہت سے) چہرے سیاہ اور کالے ہوں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۲۹ دنیا میں مصیبتیں، بیماریاں اور غم بدلہ ہیں۔ سعید بن منصور، الحلیۃ عن مسروق، مرسلاً

تشریح:...... یعنی ثواب ہیں یا گناہوں کی پاداش ہیں۔

۶۶۳۰ جس نے دنیا میں کوئی برائی کی اسے دنیا میں ہی بدلہ مل جائے گا۔ حاکم عن ابی بکر

۶۶۳۱ ... جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہے اور کہے اے اللہ! میں آپ کے ہاں ثواب کی امید رکھتا ہوں، تو مجھے اس کا بدلہ دے اور اسے بھلائی سے بدل دے۔ ابوداؤد، حاکم عن ام سلمہ، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سلمۃ

۶۶۳۲ میری امت کو ایسی چیز دی گئی جو کسی امت کو نہیں دی گئی وہ یہ کہ مصیبت کے وقت انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہیں۔

طبرانی فی الکبیر وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۳۳ جس مسلمان کو جو مصیبت بھی پہنچے اور وہ اس کلمہ کو کہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اے اللہ مجھے میری مصیبت پر اجر عطا فرما، اور اس کے عوض مجھے بھلائی عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کا اجر عطا فرمائیں گے اور اسے اس کے عوض بہتر بدلہ عطا فرمائیں گے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ام سلمہ، مسند احمد عن ام سلمۃ

۶۶۳۴ جسے کوئی مصیبت پہنچی اور اسے اپنی پہلی مصیبت یاد آگئی اور اس نے دوبارہ انا للہ کہا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنا ہی اجر لکھیں گے جیسا اسے مصیبت کے دن عطا کیا تھا، اگرچہ اس کا زمانہ کافی ہو گیا ہو۔ ابن ماجہ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۶۶۳۵ جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ انا للہ کہہ لیا کرے کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔

ابن عدی فی الکامل والبزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... پہلے زمانے میں کھڑاویں ہوتی تھیں پاؤں کا تلوا صرف ایک لکڑی پر ٹکتا تھا اور اوپر سے چمڑے کے چار تسمے باندھ دیئے جاتے تھے، آج کل جوتوں کی شکل بالکل مختلف ہو چکی ہے۔

۶۶۳۶ ... تم میں سے ہر ایک ہر (نقصان کی) چیز میں انا للہ کہہ لیا کرے یہاں تک کہ جوتے کے تسمہ ٹوٹنے کے بارے میں بھی کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۳۷ مجھے مسلمان پر تعجب ہوتا ہے جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ثواب کی امید رکھتا اور صبر کرتا ہے اور جب اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور مسلمان کا شکر ہر چیز میں اجر کا باعث ہے حتی کہ وہ لقمہ جو وہ اپنے منہ کی طرف اٹھاتا ہے۔

الطیالسی، بیہقی عن سعد

۶۶۳۸ ... اجر کی بڑھوتری مصیبت کی عظمت کے وقت ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو انہیں آزماتا ہے۔

المحاملی فی امالیہ عن ابی ایوب

مومن کی تکلیف مصیبت ہے

۶۶۳۹ ...... ہر وہ چیز جو مومن کو تکلیف پہنچائے وہ مصیبت ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ادریس الخولانی، مرسلاً

۶۶۴۰ ...... بے شک مومن کو راستہ بتانے اور اپنی زبان سے عجمی کے لیے تعبیر کرنے، راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانے پر اجر ملتا ہے، حتی کہ اسے

اپنے کپڑے سے جوں ہٹانے پر اجر ملتا ہے جسے وہ اپنے ہاتھ سے چھو کر گرا دیتا ہے پھر اس کے لیے اس کا دل دھڑکتا ہے چنانچہ اسے اس کے مقام پر لوٹا دیتا ہے تو اس کی وجہ سے بھی اس کے لیے اجر لکھا جاتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: ...... معمولی چیزوں پر رحم بڑی مخلوق پر رحم کرنیکا سبب ہے، لیکن زہریلی اور نقصان دہ چیزوں کا مار ڈالنا شریعت کا حکم ہے۔

۶۶۴۱ مؤمن کو جو بھی ناپسندیدہ بات پیش آئے وہ مصیبت ہے۔ طبرانی عن ابی امامہ

۶۶۴۲ جو ناپسندیدہ چیزیں تم دیکھتے ہو تو یہ ان میں سے ہیں جن سے تم غمزدہ ہوتے ہو، ایسے لوگوں کے لیے بھلائی مؤخر کی جاتی ہے۔

حاکم عن ابی اسماء الرجی، مرسلاً

۶۶۴۳ مصائب، امراض اور صدقہ کو چھپانا نیکیوں کے خزانے ہیں۔ الحلیة عن ابن عمر

الاکمال

۶۶۴۴ جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہیے کہ میری (وفات کی) مصیبت یاد کرے کیونکہ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن سابط الجمعی، ابن سعد عن عطاء بن ابی رباح

۶۶۴۵ جب تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یوں کہا کرو، اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر عطا فرما اور اس کے بدلے بھلائی پیدا فرما۔

ابن سعد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۶۶۴۶ جس نے مصیبت کے وقت اناللہ کہا تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تین باتیں واجب کرا چکا، ہر بات دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے ابو عبید نے فرمایا: یعنی (ترجمہ آیت) انہیں لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور شاباشیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اخرجہ عن حجاج عن ابن جریح، قال بلغنا فذکرہ معضلاً

تشریح: ...... اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام یہ چیزیں عطا ہوئیں۔

۶۶۴۷ جس مسلمان کو کوئی ایسی مصیبت پہنچی جس سے وہ غمگین ہو جائے پھر اس نے اناللہ کہا، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میں نے (کسی مصلحت کی بنا پر) اپنے بندے کا دل غمگین کیا (مگر پھر بھی) اس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی اس کے بدلہ اس کا ثواب جنت کر دو، اور جسے کوئی مصیبت یاد آئی اور اس نے اناللہ کہا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا فرمائے گا۔

دارقطنی فی الافراد و ابن عساکر عن الزہری، مرسلاً

۶۶۴۸ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچی اور وہ کہتا ہے: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے، اے اللہ! میں آپ کے ہاں اپنی مصیبت پر ثواب کی امید کرتا ہوں مجھے اس کے بدلہ بھلائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرما دیتے ہیں۔

ابو داؤد طیالسی، الحلیة، مسند احمد، عن ام سلمہ عن ابی سلمہ

تشریح: یہاں عبدک غلط ہے صحیح عندک ہے جیسا کہ روایت نمبر ۶۶۵۲ میں آرہا ہے۔ علوی

مصیبت کے وقت اناللہ پڑھے

۶۶۴۹ ...... جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچی پھر وہ اس کی طرف پناہ لیتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر عطا فرما، اور مجھے اسکے بدلہ بھلائی بخش، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت

پراجر عطا فرماتے ہیں، اور وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اسے کوئی بھلائی عطا فرمائیں۔ابن سعد عن ام سلمه

۶۶۵۰...... جس نے مصیبت کے وقت انا للہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت (سے ہونے والے نقصان) کو پورا کردیتے ہیں اس کی آخرت بہتر بنادیتے اور اسے ایسا عوض اور بدلہ عطا فرماتے ہیں جسے وہ پسند کرے گا۔ابو الشیخ عن ابن عباس

۶۶۵۱ جسے کوئی مصیبت پہنچی تو جب اسے وہ مصیبت یاد آئی تو اس نے کہا: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا نیا اجر عطا فرماتے ہیں جیسا اسے مصیبت پہنچنے کے دن عطا کیا تھا۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن فاطمة بنت الحسین عن ابیها

۶۶۵۲ جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یوں کہے: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے اے اللہ میں آپ کے ہاں اپنی مصیبت کے ثواب کی امید رکھتا ہوں، مجھے اس کا اجر اور اس کے عوض بدلہ عطا فرما۔ابن حبان حاکم عن ام سلمه

۶۶۵۳ جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ میری وفات کی جو مصیبت اسے پہنچی اسے یاد کرے، اس واسطے کہ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة عن عطا بن ابی رباح

۶۶۵۴ جسے کوئی مصیبت پہنچی پھر اس نے اپنی مصیبت یاد کی تو اسے چاہیے کہ میری مصیبت جو اسے پہنچی اسے یاد کرے، اس واسطے کہ وہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔بقی بن مخلد والباوردی وابن شاهین وابن قانع وابونعیم فی المعرفة عن عبدالرحمن بن سابط عن ابیه وحسن

۶۶۵۵ جسے کوئی مصیبت پہنچی تو وہ میری وجہ سے پہنچنے والی مصیبت کو یاد کرے۔ابن السنی فی عمل الیوم والیله وابونعیم عن بریدة

۶۶۵۶ اے لوگو! تم میں سے جسے میرے بعد کوئی مصیبت پہنچے تو وہ میری (وفات کی) مصیبت جو اسے پہنچے گی اسے یاد کر کے اپنی تسلی کرے، اس واسطے کہ میرے بعد میری امت کو اس مصیبت جیسی مصیبت ہرگز نہیں پہنچے گی۔طبرانی فی الاوسط عن عائشة

تشریح:...... واقعی! کتنا بڑا ہی کوئی غم کیوں نہ ہو، نبی کریم کی وفات کی یاد سب کو ایک غم بنادیتی ہے۔

آج تک دنیا میں جتنے غم سہے
اک تیرا ہے غم اک طرف ہیں غم نئے (علوی)

۶۶۵۷ اے ابوبکر! دنیا میں مصیبت (اعمال کا) بدلہ ہے۔هناد وابن جریر عن مسلم، مرسلاً

۶۶۵۸ اے ابوبکر! تمہیں اور مومنوں کو اس کا بدلہ دنیا میں مل جائے گا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو اور تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو، رہے دوسرے لوگ تو ان کے لیے یہ سب کچھ جمع کرلیا جائے گا اور قیامت کے روز اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ترمذی وضعفه عن ابی بکر آپ نے نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں سوال کیا جو کوئی برائی کرے گا اسے اسکا بدلہ دیا جائے گا، راوی کا بیان ہے آپ نے یہ فرمایا۔

۶۶۵۹...... مصیبتوں کے باقی ماندہ حصوں کو پکڑو۔ابن صصری فی امالیه عن موسیٰ بن جعفر، مرسلاً

عام بیماریوں پر صبر کرنے کی فضیلت

۶۶۶۰...... عافیت والے (جب) مصیبت زدہ لوگوں کا ثواب دیکھیں گے تو قیامت کے روز یہ چاہیں گے کہ کاش ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ترمذی والضیاء عن جابر

۶۶۶۱ قیامت کے روز عافیت والے (جب) مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب ملتا دیکھ کر چاہیں گے کہ کاش دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔

ترمذی عن جابر

۶۶۶۲...... مؤمن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اسے گناہوں سے ایسے صاف کردیتی ہے جیسے بھٹی ناکارہ لوہے کو صاف کردیتی ہے۔

بخاری فی الادب، طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

٦٦٦٣ ... بندہ جب بیمار پڑ جائے یا سفر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ہی اجر لکھتے ہیں جیسا عمل وہ صحت و اقامت کی حالت میں کرتا تھا۔

مسند احمد بخاری عن ابی موسیٰ

تشریح:......اس لیے جو لوگ صاحب فراش ہو گئے انہیں کچھ چنتا نہ کرنی چاہیے وہ جیسے نیک کام صحت کی حالت میں کیا کرتے تھے اب بھی ان کا اکاؤنٹ کھلا ہے۔

٦٦٦٤ اللہ تعالیٰ مریض کو اس عمل سے افضل ثواب عطا کرتے ہیں جو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا جب تک (وہ بیماری کی) رسیوں میں جکڑا رہے اور مسافر کو اس سے افضل جو وہ اقامت کی حالت میں کرتا تھا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

٦٦٦٥ مجھے ان دو فرشتوں پر تعجب ہوا جو آسمان سے ایک بندے کی تلاش میں اترے اور اسے اپنی نماز گاہ پر نہیں پایا، پھر وہ اپنے رب کی طرف واپس چلے گئے، اور عرض کرنے لگے: اے ہمارے رب! ہم آپ کے فلاں مؤمن بندے کا رات دن کا اتنا اتنا ثواب لکھا کرتے تھے، جبکہ اسے آپ نے اپنے جال میں بند کر رکھا ہے تو ہم نے اس کے لیے کچھ نہیں لکھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کا رات دن کا عمل لکھو اور اس کے عمل سے کچھ کم نہ کرو، میں نے اسے جو روکا ہے اس کا اجر میرے ذمہ ہے اور اسے وہی اجر ملے گا وہ عمل کرتا تھا۔

الطیالسی، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

تشریح:......اللہ تعالیٰ کی شان کریمی پر قربان جائیں کیسے کیسے اپنے بندوں کو نوازتے ہیں۔

ہم تو مائل بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں (اقبال مرحوم)

٦٦٦٦ دن کا جو عمل بھی ہو اس پر مہر لگ جاتی ہے، بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب! آپ نے اپنے فلاں بندے کو (عمل کرنے سے) روک رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کے لیے اس کے عمل کی طرح مہر لگاؤ، یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے یا مر جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عقبۃ بن عامر

بیماری گناہوں کو مٹا دیتی ہے

٦٦٦٧ ... جب کوئی بندہ بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف وحی بھیجتے ہیں: میں نے اپنے بندے کو اپنی بیڑیوں میں سے ایک بیڑی پہنا دی ہے پس اگر میں نے اسکی روح قبض کر لی، تو اسے بخش دوں گا، اور اگر اسے (بیماری سے) عافیت دی تو یہ ایسے بیٹھے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔ حاکم عن ابی امامہ

٦٦٦٨ جس مسلمان بندے کے جسم میں کوئی تکلیف اور مصیبت پہنچی ہے اللہ تعالیٰ حفاظت کے فرشتوں کو حکم دیتے ہیں: میرے بندے کے لیے ہر روز اتنی بھلائی لکھو جتنی وہ کرتا تھا، جب تک وہ میری رسیوں میں گرفتار ہے۔ حاکم عن ابن عمرو

٦٦٦٩ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے کسی مؤمن بندے کو آزماتا ہوں پھر وہ میری تعریف کرے، جس آزمائش میں میں نے اسے مبتلا کیا اس پر صبر سے کام لے، تو وہ اپنے بستر سے ایسے پاک صاف اٹھے گا جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ حفاظت کے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میں نے ہی اپنے اس بندے کو بیڑی میں گرفتار کیا اور اسے آزمایا، تو اب بھی تم اس کے لیے وہ اجر لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں تم لکھتے تھے۔ مسند احمد، ابویعلی، طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ عن شداد بن اوس

٦٦٧٠ جب مسلمان بندے کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ لکھنے والے فرشتوں سے کہتے ہیں: اس کے لیے اس سے افضل اجر لکھو جیسا وہ آزادی کی حالت میں عمل کرتا تھا یہاں تک کہ میں اسے آزاد کر دوں۔ الحلیۃ عن ابن عمرو

٦٦٧١ جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس جیسا عمل لکھو جیسا وہ کرتا تھا یہاں تک

کہ میں اسے عافیت دے دوں یا اس کی روح قبض کرلوں۔ابن ابی شیبہ عن عطاء

۶۶۷۲ مصیبت وتکلیف کی گھڑیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں۔ابن ابی الدنیا فی الفرح عن الحسن مرسلاً

۶۶۷۳ دنیا میں مصیبت کی گھڑیاں، آخرت میں مصیبت کی گھڑیوں کو ختم کردیں گی۔

بیھقی فی شعب الایمان عن الحسن،مرسلاً.فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۶۶۷۴ بیماری کی گھڑیاں، گناہوں کی گھڑیوں کو ختم کردیتی ہیں۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ایوب

۶۶۷۵ مؤمن کی جس رگ کو بھی مارا گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے ایک گناہ کم کردیں گے اس کے عوض ایک نیکی لکھیں گے، اور اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند کریں۔حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۷۶ اے ام العلاء تمہیں خوشخبری ہو اس واسطے کہ مرض الموت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں ایسے ختم کردیتے ہیں جیسے آگ خراب لوہے کو ختم کردیتی ہے۔طبرانی عن ام العلاء

۶۶۷۸ جو مؤمن مرد اور عورت بیمار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کو ان کے گزرے ہوئے گناہوں کے لیے کفارہ بنادیتے ہیں۔

البزار عن ابن عمرو

۶۶۷۹ جو شخص ایک رات بیمار رہا اور صبر کرکے اللہ تعالیٰ سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہوکر نکلے گا گویا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا۔الحکیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۸۰ بیمار دنیا میں اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہے جس کے ذریعہ اپنے بندوں کو ادب سکھاتے ہیں۔الخلیلی فی جزء عن حدیثہ عن جریر

۶۶۸۱ مریض کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت سے (موسم خزاں) میں پتے جھڑتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن اسد بن کرز

۶۶۸۲ اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جسے مصیبت نہیں پہنچی اور نہ اس جسم میں جسے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ابن سعد عن عبداللہ بن عبید بن عمیر،مرسلاً

تشریح:...... بعض دفعہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے جس کا نتیجہ انتہائی برا نکلتا ہے اس واسطے عافیت کی دعا مانگنی چاہیے۔

۶۶۸۳ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندے کے لیے کوئی مقام آگے نکل جاتا ہے (جسے یہ عمل کے ذریعہ نہیں پہنچ پاتا) تو اللہ تعالیٰ اسے اہل ومال کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں، پھر اسے اسی حالت پر ثابت قدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مقام کو پالیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف اس سے آگے نکل چکا تھا۔بخاری فی التاریخ ابوداؤد فی روایۃ ابن داسہ وابن سعد، ابویعلی عن محمد بن خالد السلمی عن ابیہ عن جدہ

تشریح:...... یوں بھی نواز دیتے ہیں اس بندہ عاجز کو، بس ان کی نظر عنایت چاہیے۔

۶۶۸۴ بندہ جب تین دن بیمار رہے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے (پاک ہوکر) نکلتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔

طبرانی فی الاوسط وعن ابو الشیخ عن انس

۶۶۸۵ جب بندہ بیمار پڑجاتا ہے تو بائیں جانب والے فرشتے کو کہا جاتا ہے: قلم اٹھالے (یعنی لیکن لکھنا موقوف کردے) اور دائیں جانب والے سے کہا جاتا ہے جو وہ عمل کرتا تھا اس سے بہتر اس کے لیے لکھو، اس واسطے کہ مجھے اس کا علم ہے اور میں نے ہی اسے (اس بیماری کی رسی میں) گرفتار کیا ہے۔ابن عساکر عن مکحول،مرسلاً

تشریح:...... اس لیے صحت مندی میں جتنے بھلائی کے کام ہوسکتے ہوں ان کے کرنے میں ہرگز دریغ اور پس وپیش نہ کریں۔

۶۶۸۶ بندۂ مؤمن (کو جب بخار ہوتا ہے اور) وہ بیمار ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے عافیت بخشتے ہیں تو یہ بیماری اس کے پہلے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے، اور مستقبل کے لیے نصیحت ہوجاتی ہے اور منافق جب بیمار پڑتا ہے اور پھر اسے عافیت مل جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جسے اس کے گھر والوں نے باندھا اور پھر کھول دیا اسے یہ بھی پتہ نہیں کہ کیوں باندھا اور نہ اس بات کا علم ہے کہ کیوں کھولا۔ابوداؤد عن امر الرام

تشریح:...... مؤمن کا عنداللہ بڑا رتبہ ہے کاش مؤمن اپنی قدر جانتا تو اس طرح واویلا نہ کرتا۔

بیماری میں جزع وفزع کی ممانعت

۶۶۸۷ مجھے مؤمن پراوراس کے جزع فزع اور واویلا کرنے پر تعجب ہے، اگر اسے پتہ چل جائے کہ اس کے لیے بیماری میں (کتنا اجر ہے) تو وہ چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے تک بیمار ہی رہتا۔ الطیالسی، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۶۶۸۸ اللہ تعالیٰ بندوں کی مایوسی اور غیر (اللہ) کو قریب سمجھنے کی وجہ سے تعجب کرتے اور ہنستے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن رزین

۶۶۸۹ مسافر شخص جب بیمار ہوتا ہے اور اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے دیکھتا ہے تو اپنے کسی پہچاننے والے کو نہیں پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں ان گناہوں سے جو پہلے ہو گزرے۔ ابن النجار عن ابن عباس

۶۶۹۰ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مؤمن جب ہر بھلائی پالیتا ہے، تو میں اس کے دونوں پہلوؤں سے اس کی جان کھینچ لیتا ہوں، اور وہ میری تعریف کررہا ہوتا ہے۔ الحکیم عن ابن عباس وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۹۱ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ میں جب اپنے مؤمن بندے کو (بیماری میں) مبتلا کرتا ہوں اور وہ عیادت کرنے والوں سے میری شکایت نہ کرے، تو میں اسے اپنی قید سے آزاد کردیتا ہوں، پھر اسکے گوشت کے بدلہ میں اچھا گوشت اور خون کے بدلہ اچھا خون لگادیتا ہوں، پھر وہ از سر نو عمل شروع کردیتا ہے۔ حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۹۲ سلامتی کے لیے بیماری کافی ہے۔ فردوس عن ابن عباس

تشریح:...... کیونکہ بیماری یا رفع درجات کا سبب ہوتی ہے یا گناہوں کا کفارہ۔

۶۶۹۳ مؤمن کو جسم میں جو بھی تکلیف دہ چیز پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کی گناہوں کا کفارہ کردیتے ہیں۔ مسند احمد، حاکم عن معاویۃ

۶۶۹۴ جس بندے کو بیماری کی وجہ سے مرگی پڑتی ہو تو اللہ تعالیٰ بیماری کے بعد اسے پاک اٹھالیتے ہیں۔ طبرانی عن ابی امامۃ

۶۶۹۵ اللہ تعالیٰ جب مسلمان بندے کو جسم کی کسی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ۔ فرشتہ سے فرماتے ہیں: اس کے لیے اس کے عمل میں سے نیک عمل کا ثواب لکھو، اگر اسے شفادے دی تو اسے (گناہوں سے) دھوکر پاک کردیں گے اور اگر اسکی روح قبض کرلی تو اسے بخش دیں گے اور اس پر رحم فرمائیں گے۔ مسند احمد عن انس

۶۶۹۶ جسے اپنے مال یا بدن میں کوئی مصیبت پہنچی اور اسے پوشیدہ رکھا لوگوں سے شکایت کا اظہار نہ کیا، تو اللہ تعالیٰ (کے فضل کی وجہ سے) حق ہے کہ وہ اسے بخش دیں۔ طبرانی عن ابن عباس

۶۶۹۷ جسے بدن میں کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اسے چھوڑ دیا (اس کی پروانہیں کی) تو یہ اس کے (گناہوں کے) لیے کفارہ ہے۔ مسند احمد عن رجل

۶۶۹۸...... بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی ایسی ہی حفاظت فرماتے ہیں جیسے مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت کی چراگاہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بیھقی عن حذیفۃ

۶۶۹۹ ہر لغزش، یا کسی رگ کا پھڑکنا، یا کسی لکڑی کی خراش تمہارے ان اعمال کا نتیجہ ہیں جو تم نے آگے بھیجے، اور اللہ جو چیز بخشتا ہے وہ زیادہ ہیں۔
ابن عساکر عن البراء رضی اللہ عنہ

۶۷۰۰...... اے ابوبکر! رہے تم اور مؤمن تو تمہیں دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے گا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملو اور تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو، رہے دوسرے لوگ تو ان کے لیے جمع کیا جارہا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز انہیں بدلہ دیا جائے گا۔ ترمذی عن ابی بکر، مو برقم. ۶۶۵۸

۶۷۰۱...... مؤمن کی ہمیشہ کی بیماری اس کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ حاکم، بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۶۷۰۲ جب مؤمن بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال لکھنے والے دونوں فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس جیسا ثواب لکھو جیسا وہ اپنی صحت میں عمل کرتا تھا جب تک وہ میری (طرف سے) قید (مرض) میں ہے، پس اگر میں نے اس کی روح قبض کر لی تو بھلائی کی طرف اور اگر اسے عافیت دی تو میں اس کے لیے اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے خون سے بہتر خون پیدا کر دوں گا۔

هناد عن عطاء، مرسلاً

تشریح:...... یعنی تم لکھتے رہو یہ مجھے علم ہے کہ کب اسے عافیت دینی ہے اور کب تک مرض میں مبتلا رکھنا ہے اس واسطے لفظ شرط (ان) لائے۔

۶۷۰۳...... انسان بعض دفعہ نیک عمل کر رہا ہوتا ہے تو کوئی بیماری یا سفر اسے اس عمل سے غافل کر دیتا ہے تو اس کے لیے نیک عمل کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے جو وہ کرتا تھا جبکہ وہ تندرست اور اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہو۔ ابو داؤد، حاکم عن ابی موسیٰ

۶۷۰۴ ...... بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں، اور فرماتے ہیں: دیکھو وہ اپنے بیمار پرسوں سے کیا کہتا ہے، تو جب وہ فرشتے اس کے پاس جائیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہو تو یہی بات اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے یہ انعام ہے کہ اگر میں نے اسے موت دے دی تو اسے جنت میں داخل کروں گا، اور اگر اسے شفا دی تو اس کے خون کے بدلہ اچھا خون اور اس کے گوشت کے بدلہ اچھا گادوں گا، اور اس سے اس کی برائیاں دور کر دوں گا۔

دار قطني في الغرائب وابن صخر في عوالي مالك عن ابي هريرة رضي الله عنه

۶۷۰۵ مریض کی آہ و پکار تسبیح (کا ثواب رکھتی) ہے، اور اس کا چیخنا لا الٰہ الا اللّٰہ (کہنے کے برابر) ہے اور اس کا سانس لینا صدقہ (کرنے کے مترادف) ہے اور بستر پر اس کا سونا عبادت (شمار ہوتا) ہے۔ اور اس کا ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کروٹ لینا ایسا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دشمن سے قتال کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس سے افضل عمل لکھو جو وہ اپنی صحت میں کرتا تھا جب وہ اٹھ کر چلنے لگتا ہے تو ایسے (پاک صاف) ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ تھا ہی نہیں۔

خطيب والديلمي عن ابي هريرة رضي الله عنه، قال رجاله معروفون بالثقة الا حسين بن احمد البلخي فانه مجهول

۶۷۰۶ مریض کی آہ و پکار لکھی جاتی ہے، پس اگر وہ صبر کرنے والا ہو تو اس کی آہ نیکیاں (بن جاتی) ہیں اور اگر اس کی آہ جزع فزع ہو اور وہ بے صبری کرے تو اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔ ابونعیم عن علي

۶۷۰۷ اے حمیرا! کیا تجھے معلوم نہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، جس کی وجہ سے مریض راحت حاصل کرتا ہے۔

الديلمي عن عائشة رضي الله عنها

تشریح: حمیرا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لاڈ سے نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے کبھی عائش بھی فرماتے، ام المؤمنین کا چہرہ انتہائی سرخ تھا۔

۶۷۰۸ جب بندے کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے وہ عمل لکھو جو وہ آزادی سے کرتا تھا، یہاں تک کہ میرے علم کے مطابق یہ بات ظاہر ہو جائے کہ اسے موت دینی ہے یا اسے (بیماری سے) آزاد کرنا ہے۔ طبرانی عن ابن عمر

اللہ تعالیٰ کا علم، فضل سے مقدم ہے، اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ فلاں شخص گر کر مرے گا، مگر اس کے اسباب اللہ تعالیٰ نے بعد میں ظاہر فرمائے تو یہاں بھی یہی مراد ہے۔

بیماری کی وجہ سے جو عمل چھوٹ جائے اس پر اجر ملتا رہتا ہے

۶۷۰۹ انسان جب اچھے طریقے سے عبادت کرے، اور پھر بیمار پڑ جائے تو جو فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے اسے کہا جاتا ہے: اس کے لیے ایسا ہی

عمل لکھو جیسا وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا، یہاں تک کہ میں اسے عافیت بخشوں یا اپنی طرف سمیٹ لوں۔ بخاری مسلم عن ابن عمر

۶۷۱۰ بندہ جب بیمار ہوتا ہے تو اس کا دل نرم پڑ جاتا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے، یوں اس کی آنکھوں سے مکھی برابر آنسو کے قطرے گرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں پس اگر اسے بیماری سے صحتیاب کر کے اٹھانا ہوا تو پاک اٹھائیں گے، اور اگر اس کی روح قبض کرنی ہوئی تو پاک صاف حالت میں قبض کریں گے۔ حاکم في تاريخه والديلمي عن انس

۶۷۱۱ مؤمن جب بیمار ہوتا ہے (تو اگر) اسے بیماری میں اجر نہ ملے لیکن اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

طبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۷۱۲ جب مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف پیام بھیجتے ہیں، اور فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میں نے ہی اپنے بندے کو اپنی بیڑیوں میں سے ایک بیڑی میں جکڑا ہے، تو اگر میں نے اس کی روح قبض کر لی تو میں اس کی بخشش کر دوں گا اور اگر اسے عافیت دی تو اس وقت بھی یہ بخشا ہوا ہے اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ طبرانی عن ابی امامة

۶۷۱۳ ...اسے باہر نکال دو، جو کسی جہنم والے کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے (سمویہ عن انس) کہ ایک اعرابی آکر کہنے لگا، یا رسول اللہ! مجھے نہ سر میں درد ہوا اور نہ کبھی کوئی اور تکلیف پہنچی تو آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔ اس طرح کے نادر واقعات ہوئے۔

۶۷۱۴ ...جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ حاکم عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

تشریح:...... آپ علیہ السلام نے ایک اعرابی سے فرمایا: کیا تجھے کبھی بخار ہوا ہے؟ وہ کہنے لگا بخار کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ گرمی جو گوشت اور کھال کے مابین ہوتی ہے اس نے کہا: میں نے تو ایسی کیفیت نہ کبھی پائی اور نہ مجھے کبھی کوئی بیماری لگی، آپ نے فرمایا: کبھی سر درد ہوا؟ اس نے کہا سر درد کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک رگ ہے جو انسان کے سر میں اس پر ماری جاتی ہے، اس نے کہا: میں نے کبھی یہ کیفیت بھی نہیں پائی، راوی کا بیان ہے پھر آپ نے یہ بات ذکر کی۔

۶۷۱۵ کیا تجھے کبھی بخار ہوا؟ وہ شخص بولا: بخار کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک گرمی ہے جو کھال اور گوشت کے درمیان ہوتی ہے، اس نے کہا: نہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تجھے کبھی سر درد ہوا؟ وہ بولا سر درد کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک رگ ہے جو انسان کے سر میں اس پر ماری جاتی ہے، وہ بولا نہیں، آپ نے فرمایا: جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ مسند احمد وهناد عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۶۷۱۶ اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں تو وہ تمہیں صحت عطا فرما دیں گے، اور اگر چاہو تو صبر کرو، تو تمہارا نہ کوئی حساب اور نہ تمہیں کوئی عذاب ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۶۷۱۷ مجھے مؤمن پر اور بیماری کی وجہ سے اس کے جزع فزع کرنے پر تعجب ہوتا ہے، اگر اسے معلوم ہو جائے کہ اس کے لیے بیماری کیا اجر ہے تو وہ یہ بات پسند کرے گا کہ اپنے رب کو ملنے تک بیمار ہی رہے۔ ابو داؤد طيالسي وابن النجار عن ابن مسعود

۶۷۱۸ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مؤمن پر بیماری میں جو سختی ہوتی ہے اس کی وجہ سے اس کی برائیاں جھڑ جاتی ہیں۔ هناد عن بعض امهات المؤمنين

۶۷۱۹ کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ تم صحتمند رہو اور بیمار نہ پڑو؟ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ حملہ آور گدھوں جیسے ہو جاؤ اور یہ پسند نہیں کرتے کہ مصیبت والے لوگ اور کفارے والے بنو؟ بے شک بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام ہوتا ہے، جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے یوں وہ اس منزل اور مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔

رویانی وابن منده ابونعيم عن عبدالله بن اياس بن ابی فاطمة عن ابيه عن جد

۶۷۲۰ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ وہ صحتمند رہے اور بیمار نہ پڑے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سب یہ چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ حملہ آور گدھوں جیسے بن جاؤ؟ کیا تم مصیبت آزمائش اور کفارات والے لوگ نہیں بننا چاہتے؟ اس ذات کی قسم! جس

کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور مبتلا بھی اس کی اپنے ہاں عزت وکرامت کی وجہ سے کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے (مؤمن) بندے کا جنت میں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ اعمال کے ذریعہ حاصل نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت میں مبتلا کردیتا ہے یوں وہ اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہ کرسک رہا تھا۔

طبرانی فی الکبیر والبغوی وابونعیم بیهقی فی شعب الایمان عن ابی فاطمة الضمری

۶۷۲۱ کون صحتمندر ہنا چاہتا ہے کہ بیمار نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: ہم (سب چاہتے ہیں) آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اچھلنے والے گدھوں جیسا ہونا چاہتے ہو؟ کیا تم مصیبت اور کفارات والے لوگ نہیں بننا چاہتے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ مؤمن کو مصیبت میں مبتلا کردیتا ہے کیونکہ مؤمن کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و منزلت ہے مؤمن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہیں کرسکتا چنانچہ مصیبت میں مبتلا ہوئے بغیر وہ اس درجہ میں نہیں پہنچ سکتا۔ ابن سعد عن عبدالله بن ایاس بن ابی فاطمة عن ابیه عن جده

۶۷۲۲ اگر انسان کے لیے صرف صحت اور سلامتی ہوتی تو ہلاک کرنے والی بیماری کے طور پر کافی ہوتیں۔ ابن عساکر، ابن ماجه عن ابن عباس

۶۷۲۳ اللہ تعالیٰ جس مسلمان کو جسم کی کسی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تو حفاظت (اعمال) کے ان فرشتوں سے فرماتے ہیں جو لکھتے ہیں: میرے بندے کے ہر رات دن میں بھلائی کے وہ کام لکھو جو وہ صحت اور سلامتی کی حالت میں کیا کرتا تھا، جب تک وہ میری (طرف سے بیماری کی) رسیوں میں گرفتار ہے۔ مسند احمد، دارقطنی فی الافراد، طبرانی، الحلیة عن ابن عمرو

۶۷۲۴ جس مسلمان کو جسم میں کوئی تکلیف پہنچے، تو اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو فرماتے ہیں جو اس بیماری میں اس بندے کی حفاظت کرتے ہیں: میرے بندے کے لیے ہر رات دن میں بھلائی کا وہ کام لکھو جو وہ کرتا تھا جب تک وہ میری رسیوں میں گرفتار ہے۔ هناد عن ابن عمرو

۶۷۲۵ جو مسلمان کافی عرصہ کسی ایسی بیماری میں مبتلا رہے جو اسے ایسے (نیکی کے) کاموں سے روک دے جن تک صحت مندوں کی رسائی ہے، بیمار ہونے کے بعد تو وہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اس کے بعد اس کا عمل زائد ہوتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن عبدالله بن سبرة

تشریح: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے زائد ثواب ملتا رہتا ہے اگرچہ وہ عمل نہیں کرسکتا۔

۶۷۲۶ ہر روز کے عمل پر مہر لگ جاتی ہے جب بندے اور عمل کے درمیان کوئی رکاوٹ آجاتی ہے تو حفاظت (اعمال) کے فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ کے بندے نے عمل کیا: اس سے پہلے کے اس کے درمیان اور اس کے عمل کے مابین رکاوٹ پیدا ہوا اور آپ کو بخوبی علم ہے۔ حاکم عن عقبة بن عامر

۶۷۲۷ جو مسافر بیمار پڑ جائے اور اپنی آنکھ سے (لوگوں کو) دیکھے تو جس اجنبی پر بھی اس کی نظر پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہر اس سانس کے بدلہ جو سانس وہ لیتا ہے ستر ہزار نیکیاں لکھتے اور ستر ہزار (چھوٹے) گناہ اس (کے نامۂ اعمال) سے مٹا دیتے ہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس

تشریح: ... کبیرہ گناہ صرف سچی توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں۔

۶۷۲۸ جو مؤمن مرد اور عورت اور مسلمان مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کی برائیوں کو کم کردیتے ہیں۔

ابو داؤد طیالسی مسند احمد، بخاری فی الادب، ابن حبان، سعید بن منصور عن جابر

۶۷۲۹ جو مسلمان کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کردیتے ہیں اور صحت کی حالت میں جو وہ عمل کرتا تھا اس کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ ابن النجار عن ابی سعید

۶۷۳۰ جو مسلمان مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو وہ بیماری اس کے (صغیرہ) گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے۔

الشیرازی فی الالقاب عن جابر رضی الله عنه

۶۷۳۱ جو مسلمان مرد اور عورت اسی طرح جو مؤمن مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کی برائیاں ایسے کم کردیتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ ابن حبان عن جابر

۶۷۳۲ اس مریض کی مثال جو اپنی بیماری سے شفایاب اور صحت مند ہو جائے اس اولے جیسی ہے جو آسمان سے صاف ستھرا اور اپنی رنگت میں اترتا ہے۔ الحکیم والبزار والدیلمی وابن عساکر عن انس

۶۷۳۳ جس شخص کا کوئی ایسا عمل ہو جو کرتا تھا پھر بیماری یا سفر نے اسے اس عمل سے باز رکھا تو اس کے لیے حالت صحت اور قیام کا نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

۶۷۳۴ جو کسی رات بیمار ہوا اور اس بیماری کو اچھے انداز سے قبول کیا اور جو اس کے حقوق تھے وہ ادا کیے تو اسکے لیے ایک سال کی عبادت لکھی جائے گی، اور جو اسنے اضافہ کیا تو وہ اسی مقدار سے (لکھا جائے گا)۔ ابو الشیخ فی الثواب وابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۳۵ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! زمین پر جس مسلمان کو کسی بیماری یا اس کے علاوہ کی کوئی تکلیف پہنچی، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں ایسے ہی کم کر دیتے ہیں جیسے درخت سے اس کے پتے جھڑتے ہیں۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن مسعود

۶۷۳۶ ام سُلیم! کیا تم آگ، لوہا اور لوہے کا میل پہچانتی ہو؟! تو تمہیں خوشخبری ہو، ام سلیم تم اپنی اس بیماری سے اگر شفایاب ہوگئی تو گناہوں سے ایسے ہی نکلوگی جیسے لوہا اپنے میل سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔ الخطیب عن ام سلیم الانصاریۃ

۶۷۳۷ جو مؤمن مرد اور عورت بیمار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کم کر دیتے ہیں۔ الخطیب عن جابر

۶۷۳۸ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ شکایت کرے اور تین راتوں سے پہلے بیماری کا اظہار کرے تو گویا اس نے مجھ سے شکوہ کیا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بخار کی مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت

۶۷۳۹ بخار جہنم کی بھٹی سے آیا ہے تو جو کسی مسلمان کو جتنا حصہ بخار ہو وہ اس کا آگ کا حصہ ہے۔ مسند احمد عن ابی امامۃ

۶۷۴۰ بخار جہنم کی بھٹی ہے اور وہ جہنم میں مؤمن کا حصہ ہے۔ طبرانی عن ابی ریحانہ

۶۷۴۱ بخار میری امت کے لیے جہنم کا حصہ ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

۶۷۴۲ بخار خطاؤں کو ایسے گراتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے۔ ابن قانع عن اسد بن کرز، کمافی المنتخب ج ۱ ص ۲۲۰

۶۷۴۳ بخار موت کا جاسوس ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ (کا مقرر کردہ) قید خانہ ہے۔ ابن السنی وابونعیم فی الطب عن انس

۶۷۴۴ بخار موت کا جاسوس اور زمین میں مؤمن کے لیے اللہ تعالیٰ کا قید خانہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ جب چاہتے ہیں اپنے بندے کو قید کر دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

ھناد فی الزھد وابن ابی الدنیا فی المرض والکفارات، بیھقی عن الحسن، مرسلاً

۶۷۴۵ بخار ہر مؤمن کا جہنم میں سے حصہ ہے۔ البزار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۴۶ بخار قیامت کے روز مؤمن کا آگ میں سے حصہ ہے۔ ابن ابی الدنیا عن عثمان

۶۷۴۷ بخار آگ میں سے ہر مؤمن کا حصہ ہے، ایک رات کا بخار سال بھر کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔ القضاعی عن ابن مسعود

۶۷۴۸ مؤمن کی مثال جب اسے سخت تکلیف اور بخار ہوتا ہے اس لوہے کی سی ہے جسے آگ میں داخل کیا جائے، پھر اس کا بے کار حصہ ختم ہو جائے اور کارآمد باقی رہ جائے۔ طبرانی، حاکم عن عبدالرحمن بن ازھر

۶۷۴۹ بے شک بخار انسان سے فضول چیز کو ایسے ہی دور کرتا ہے جیسے بھٹی فالتو لوہے کو نکال دیتی ہے۔ طبرانی عن عبلربہ بن سعید بن قیس عن عمۃ

۶۷۵۰ خوشخبری ہو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ (بخار) مرگ آگ ہے جسے میں اپنے مؤمن بندے پر اس لیے مسلط کرتا ہوں

تا کہ قیامت کے روز وہ اس کا جہنم کا حصہ بن جائے۔مسند احمد، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۵۱ ...... (ام السائب!) بخار کو برا بھلا نہ کہنا! کیونکہ یہ انسان کے گناہوں کو یوں ختم کرتا ہے جیسے بھٹی بے کار لوہے کو ختم کر دیتی ہے۔ مسلم عن جابر

۶۷۵۲ بخار والے پر نیکیاں جاتی رہتی ہیں جب تک اس کے پاؤں تڑپتے اور رگ پھڑکتی ہے۔طبرانی عن ابی

تشریح:...... شدت بخار کی وجہ سے انسان پاؤں مارتا ہے اور نبض تیز ہو جاتی ہے۔

بخار کو گالی دینا ممنوع ہے

۶۷۵۳ بخار کو گالی نہ دو کیونکہ یہ گناہوں کو یوں ختم کرتا ہے جیسے بھٹی بے کار لوہے کو۔ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۵۴ بخار اور مصیبت جو بندے کو پہنچتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش اور عتاب ہے یہاں تک کہ وہ سرمائے کے پیسے اپنے قمیص کے آستین میں رکھتا ہے اور پھر انہیں گم پا کر گھبرا جاتا ہے (یہ بھی ایک مصیبت ہے) یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے (ایسے صاف ہو کر) نکلتا ہے جیسے سونے کا سرخ ڈلا بھٹی سے نکلتا ہے۔ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۵۵ (ہڈیوں کا) بخار جس سے کمر کا درد ہوتا ہے اور بخار کی وجہ سے پسینہ پھوٹتا ہے اور سر درد مؤمن کے لیے تکلیف دہ (تو) ہوتے ہیں، اور مؤمن کا گناہ احد پہاڑ جتنا ہو تو اسے نہیں چھوڑتے، یہاں تک کہ اس کے ذمہ رائی دانہ برابر بھی کوئی گناہ نہیں رہتا۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۷۵۶ سر درد اور بخار مؤمن کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اس کے گناہ احد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں پھر وہ اس کے ذمہ ایک رائی برابر بھی کوئی گناہ نہیں چھوڑتے۔مسند احمد، طبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

الاکمال

۶۷۵۷ خوشخبری ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ (بخار) میری آگ ہے جسے میں اپنے مؤمن بندے پر دنیا میں مسلط کرتا ہوں (تا کہ) قیامت کے روز جہنم میں سے اس کا حصہ ہو جائے۔

مسند احمد، وهناد، ابن ماجه وابن السني في عمل اليوم والليلة، حاكم، حلية الاولياء وابن عساكرٌ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

آپ علیہ السلام نے ایک شخص کی عیادت فرمائی جسے بخار تھا تو آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

۶۷۵۸ صبر کرو کیونکہ یہ انسان سے فضول چیز (یعنی گناہ) ایسے لے جاتا ہے جیسے بھٹی خراب لوہے کو ختم کر دیتی ہے یعنی بخار۔

طبرانی عن فاطمة الخزاعية

۶۷۵۹ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میری آگ ہے جسے میں اپنے مؤمن بندے پر مسلط کرتا ہوں تا کہ آخرت میں اس کا آگ میں سے حصہ ہو جائے۔ یعنی بخار۔بیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۰ بے شک بخار جہنم کی بھٹی ہے جو اس میں مبتلا ہوا تو وہ اس کا جہنم میں سے حصہ ہے۔ابو یعلی عن انس

۶۷۶۱ بے شک بخار موت کا جاسوس ہے اور وہ مؤمن کا قید خانہ ہے آگ کا ٹکڑا ہے لہٰذا اسے ٹھنڈے پانی سے بجھاؤ۔ھناد عن الحسن، مرسلاً

۶۷۶۲ ہر آدمی کا جہنم میں حصہ ہے، اور اس کا حصہ بخار ہے جو اس کی کھال تو جلاتا ہے لیکن پیٹ نہیں جلاتا ہے یہ اس کا حصہ ہے۔

ھناد عن الحسن، مرسلاً

۶۷۶۳ عبد مؤمن کی مثال جسے سخت بخار یا عام بخار ہو اس لوہے کی سی ہے جسے آگ میں ڈالا جائے یوں اس کا خراب حصہ ختم ہو جائے اور

اچھاباقی رہ جائے۔البزار عن عبدالرحمن ابن ازھر

۶۷۶۴ ... مجھے جوتکلیف پہنچی ہے وہ مجھے بخار سے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ ہرعضوکواجر دیتی ہے۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۵ بخار جہنم کی بھٹی ہےاور یہ مؤمن کا آگ سے حصہ ہے۔ابن النجار عن ابی ریحانۃ الانصاری

۶۷۶۶ مت روؤاس لیے کہ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے بتایاہے کہ بخار میری امت کا جہنم میں سے حصہ ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۶۷ بخار کوگالی نہ دو، کیونکہ یہ گناہوں کوایسے دور کرتا ہے جیسے آگ خراب لوہے کی خرابی کو۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۸ بخار پرلعنت نہ کرو کیونکہ یہ بندے کے گناہ ایسے دھوڈالتا ہے جیسے بھٹی خراب لوہے کوختم کردیتی ہے۔حاکم عن جابر

۶۷۶۹ اے انس! جسے تین رات بخار ہواتو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوکر نکلے گا گویا آج اس کی ماں نے اسے جنم دیاہےاوردس روز بخار رہا تواسے آسمان سے پکار کرکہا جاتا ہے: تمہارے سابقہ گناہ معاف کردیئے گئے ازسرنوعمل شروع کرو۔الدیلمی عن ابن عن انس

۶۷۷۰ اگرتم چاہوتو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں وہ تم سے یہ تکلیف دور کردے اوراگر چاہوتو تمہارے لیے پاکی کا سبب بن جائے۔

مسند احمد، ابوداؤدعبد بن حمید والشاشی، ابن حبان، حاکم، بیھقی، سعید بن منصور عن جابر

اہل قباء نے آپ سے بخار کی شکایت کی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مختلف قسم کی مصیبتوں اورآزمائشوں پرصبر

۶۷۷۱ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کوپسند کرتے ہیں تواسے آزماتے ہیں تاکہ اس کی آہ زاری سنیں۔

بیھقی فی شعب الایمان، فردوس عن ابی ھریرۃ، بیھقی عن ابن، مسعودو فردوس موقوفا علیھا

۶۷۷۲ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کوپسند کرتا ہےتوانہیں مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔طبرانی فی الاوسط، ابن حبان والضیاء عن انس

۶۷۷۳ جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھلائی دیناچاہیں تواسے مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں۔مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرۃ

۶۷۷۴ مؤمن کے چہرے پرمصیبت ایسے ماری جاتی ہے جیسے اونٹ کے چہرے پر ماری جاتی ہے۔خطیب عن ابن عباس

۶۷۷۵ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تومصیبت اس کے ساتھ چمٹادیتے ہیں۔

بیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب مرسلاً

اللہ کے محبوب بندوں پرآزمائش

۶۷۷۶ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کوپسند کرتے ہیں توانہیں آزماتے ہیں توجوکوئی صبر کرے تواس کے لیے صبر (کابدلہ) ہےاور جوکوئی واویلا کرےاس کے لیے بےصبری (کابدلہ) ہے۔مسند احمد عن محمود بن لبید

۶۷۷۷ مؤمن مردوعورت کی جان ومال اوراولاد میں مصیبت ہمیشہ رہتی ہے یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا تواس کے ذمہ کوئی برائی نہ ہوگی۔ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۷۸ ... لوگوں میں سب سے زیادہ انبیاء (علیہم السلام) آزمائے جاتے ہیں پھران جیسے لوگ (یعنی انبیاء کے حواری اورصحابہ) آدمی اپنے دین کے لحاظ سے آزمایا جاتا ہےاگراس کے دین میں مضبوطی ہوتواس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اوراگراس کے دین میں نرمی ہوتو اسی کے بقدر آزمایا جاتا ہے مصیبت انسان کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دیتی ہے اور وہ زمین پر چلنے لگتا ہے اوراس کے ذمہ کوئی برائی نہیں ہوتی۔مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ، ترمذی عن سعد

۶۷۷۹   دنیا میں سب سے زیادہ نبی یا صفی (خدا کے برگزیدہ) کو آزمایا جاتا ہے۔ بخاری فی التاریخ عن ازواج النبی ﷺ

۶۷۸۰   سب سے زیادہ انبیاء (علیہم السلام) کو آزمایا جاتا ہے پھر نیک لوگوں کو پھر ان جیسوں کو پھر ان جیسوں کو۔ طبرانی فی الکبیر عن اخت حذیفہ

۶۷۸۱   سب سے زیادہ انبیاء (علیہم السلام) کو آزمایا جاتا ہے پھر نیک لوگوں کو ان میں سے کوئی فقر و فاقہ میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس صرف ایک عبا ہوتی ہے جسے لیے وہ پھرتا رہتا ہے پھر اسے پہن لیتا ہے، اور جوؤں میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیتا ہے اور ان میں سے ہر ایک مصیبت پر اتنا خوش ہوتا ہے جتنا تم لوگ دینے پر خوش ہوتے ہو۔ ابن ماجہ، ابویعلی حاکم عن ابی سعید

۶۷۸۲   سب سے زیادہ انبیاء آزمائے جاتے پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوتے ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہوتے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن فاطمة بنت الیمان

۶۷۸۳   سب سے زیادہ انبیاء کو آزمایا جاتا ہے پھر ان جیسے لوگوں کو پھر ان جیسے لوگوں کو ان کے دین کے بقدر آزمایا جاتا ہے جس کا دین مضبوط ہوگا اس کی مصیبت سخت ہوگی جس کا دین کمزور ہوگا اس کی آزمائش بھی کمزور ہوگی بندے کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور پھر وہ لوگوں میں اس طرح چلتا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی برائی نہیں ہوتی۔ ابن حبان عن ابی سعید

تشریح: ...... یہ معاملہ صرف خاص خاص لوگوں کے ساتھ پیش آتا ہے۔

۶۷۸۴   سب سے زیادہ انبیاء کو پھر ان کے قریب رہنے والے لوگوں کو آزمایا جاتا ہے۔ حاکم عن فاطمة بنت الیمان

۶۷۸۵   ہم انبیاء کے گروہ پر مصائب دوگنا ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن اخت حذیفہ

۶۷۸۶   بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام ہوتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعے حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے برابر ایسی مصیبت میں مبتلا رکھتا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس مقام تک پہنچا دیتا ہے۔

ابن حبان، حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے

۶۷۸۷   بندے کے جب گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کا کفارہ کوئی عمل بھی نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے غم کی مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: ... بغیر گناہوں کے مصیبت رفع درجات کا سبب ہے۔

۶۷۸۸   انسان جب عمل میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے۔ مسند احمد فی الزھد عن الحکم، مرسلاً

۶۷۸۹   مؤمن کی مثال فصل جیسی ہے جسے ہوا حرکت دیتی رہتی ہے مؤمن کو برابر مصیبت پہنچتی رہتی ہے، منافق کی مثال چاول کے پودے جیسی ہے جو صرف کٹائی کے وقت حرکت کرتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۷۹۰   مؤمن کی مثال فصل کے اس تنے جیسی ہے جسے ہوا کبھی ٹیڑھا کر دے اور کبھی سیدھا کر دے اور منافق کی مثال چاول جیسی ہے وہ برابر سیدھا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں جھکاؤ ایک ہی دفعہ آتا ہے۔ مسند احمد، بیھقی عن کعب بن مالک

۶۷۹۱   اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو دنیا میں اسے سزا دینے میں جلدی کرتے ہیں، اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے اس سے عذاب روک لیتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز اس سے پورا پورا بدلہ لیتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر، ترمذی، حاکم عن انس طبرانی، حاکم بیھقی عن عبداللہ بن مغفل

تشریح: آخرت کا معاملہ بڑا سخت ہے دنیا سے ہی انسان صاف ستھرا نکل جائے تو غنیمت ہے۔

۶۷۹۲   جس مسلمان کو کانٹے یا اس سے بڑی چیز کی اذیت پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کی برائیاں کم کر دیتے ہیں جیسے درخت اپنے

پتے گراتا ہے۔ بخاری، مسلم عن ابن مسعود

۶۷۹۳ جسے مسلمان کو کانٹایا اس سے بڑی کوئی پھانس چبھتی ہے تو اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ لکھا جاتا اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔

مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۴ مسلمانوں کو جو مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کردیتے ہیں یہاں تک کہ وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے۔

مسند احمد، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۵ صلحاء پرسختی کی جاتی ہے کسی مسلمان کو کانٹے تک کی جو مصیبت پہنچتی ہے تو اسکی وجہ سے اس کی برائیاں کم ہوجاتی ہیں اور درجہ بلند ہوتا ہے۔ مسند احمد حاکم بیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۶ مؤمنوں پرسختی کی جاتی ہے کسی مؤمن کو کانٹے یا اس سے بڑی چیز کی تکلیف پہنچتی ہے یا کوئی اور اذیت تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور اس کی ایک برائی مٹادیتے ہیں۔ ابن سعد، حاکم، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۷ قریب رہو اور درست رہو، مسلمان کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے لیے کفارہ ہے یہاں تک کہ وہ مصیبت جو اسے پہنچے یا کوئی کانٹا جو اسے چبھے۔ مسند احمد، مسلم نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۹۸ مؤمن کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے حتی کہ کانٹا جو اس کے چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض ایک نیکی لکھتا اور اس سے ایک برائی کم کردیتا ہے۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۹ مؤمن کو جو تکلیف، بیماری، پریشانی، غم اذیت اور تکلیف حتی کہ کوئی کانٹا جو اس کے چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کردیتا ہے۔ مسند احمدبیہقی عن ابی سعید وابی ہریرۃ معاً

مسلمان کو کانٹا چبھنے پر بھی اجر ملتا ہے

۶۸۰۰ مؤمن کو کانٹا یا اس سے بڑی چیز کی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور ایک برائی کم کردیتے ہیں۔

ترمذی، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۰۱ اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی مصیبت کے ذریعہ حفاظت کرتے ہیں جیسے والد بھلائی کے ذریعہ اپنی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی دنیا سے ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے مریض کے گھر والے، مریض کی (ناموافق) کھانے سے حفاظت کرتے ہیں۔

بیہقی وابن عساکر عن حذیفہ

۶۸۰۲ جزاء کا اضافہ مصیبت کی زیادتی کے ساتھ ہے، اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے جو راضی رہا اس کے لیے رضا اور ناراض رہا اس کے لیے ناراضگی ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ، عن انس

۶۸۰۳ جنت میں ایک درجہ ہے جسے صرف پریشانیوں والے ہی حاصل کرسکیں گے۔ فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۰۴ جہنم کو خواہشات اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا۔ بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۰۵ جنت کو ناپسندیدہ باتوں سے اور جہنم کو شہوات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی عن انس، مسلم عن ابی ہریرۃ، مسند احمد فی الزھد عن ابن مسعود، موقوفاً

تشریح:... یعنی جو شخص ناپسندیدہ باتوں کو برداشت کرے گا گویا اس نے جنت کا پردہ اٹھالیا اور جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے خواہشوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا اس نے جہنم کا پردہ اٹھایا۔

۶۸۰۶ دنیا میں بندہ جس مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ انتہائی کرم فرما اور زیادہ معاف کرنے والے ہیں کہ

قیامت کے روز اس گناہ کے بارے میں پوچھیں۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

۶۸۰۷ بندے کو جو چھوٹی بڑی مصیبت پہنچتی ہے تو گناہ کی وجہ سے، اور جو باتیں اللہ تعالیٰ معاف کرتے ہیں وہ زیادہ ہیں۔ ترمذی عن ابی موسیٰ

۶۸۰۸ اللہ تعالیٰ مؤمن کو جو آزماتا ہے تو اس کی اپنے ہاں عزت کی وجہ سے آزماتا ہے۔ الحاکم فی الکنی عن ابی فاطمة الضمری

۶۸۰۹ جیسے ہمارے لیے اجر دوگنا ہے ایسے ہی ہمارے لیے آزمائش بھی دوگنی ہے۔ ابن سعد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۶۸۱۰ وہ مؤمن کامل ایمان والا نہیں جو آزمائش کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ سمجھے۔ طبرانی عن ابن عباس

۶۸۱۱ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو محبوب رکھتے ہیں تو اس پر پے در پے مصائب ڈالتے ہیں جیسے پانی بہایا جاتا ہے۔ طبرانی عن انس

۶۸۱۲ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزماتے ہیں، تو جس نے صبر کیا اس کے لیے صبر (کا بدلہ) ہے اور جس نے بے صبری کی اس کے لیے بے صبری (کی سزا) ہے۔ بیھقی عن محمود بن لبید

۶۸۱۳ بندہ جب احسان کا درجہ پالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ آزمائش لگا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے برگزیدہ کرنا چاہتے ہیں۔

ابن حبان، هناد عن سعید بن المسیب، مرسلاً

۶۸۱۴ قیامت کے روز مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا، تو ان کے لیے نامۂ اعمال کھولے جائیں گے اور نہ (اعمال کے) ترازو لگائے جائیں گے، اور نہ پل صراط رکھا جائے گا، ان پر اجر پانی کی طرح بہایا جائے گا۔ ابن النجار عن عمر

تشریح:... یہ وہی لوگ ہوں گے جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

مصیبت رفع درجات کا سبب ہے

۶۸۱۵ اللہ تعالیٰ کے ہاں جب کسی بندے کا کوئی درجہ ہوتا ہے، جسے وہ حاصل نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں مبتلا کر دیتے ہیں پھر اسے آزمائش پر صبر کرنے کی توفیق دیتے ہیں تاکہ وہ اس درجہ کو پہنچ جائے۔ ابن شاهین عن محمد بن خالد بن یزید ابن جاریة عن ابیه عن جده

۶۸۱۶ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے آزماتے ہیں تاکہ اس کی آواز سنیں۔ بیھقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۶۸۱۷ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزماتے ہیں۔ بیھقی عن الحسن، مرسلاً

۶۸۱۸ اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی مصیبت کے ذریعہ ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے والد بھلائی کے ذریعہ اپنی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو دنیا سے ایسے بچاتے ہیں جیسے مریض کو اس کے گھر والے (ناموافق) کھانے سے بچاتے ہیں۔

الرویانی وابو الشیخ فی الثواب والحسن بن سفیان، ابن عساکر وابن النجار عن حذیفة

۶۸۱۹ اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مصیبت کے ذریعہ آزماتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی سونے کا تجربہ اسے آگ میں ڈال کر کرتا ہے، تو ان میں سے کوئی تو خالص سونے کی طرح نکلتا ہے اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ شبہات سے محفوظ رکھے، اور کوئی سونے سے کم درجہ ہو کر نکلتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو کچھ کچھ شک کرتے تھے، اور بعض کالے سونے کی طرح نکلتے ہیں، اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو فتنہ میں مبتلا کیے گئے۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم وتعقب عن ابی امامه

۶۸۲۰ اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو بیماری کے ذریعہ آزماتے ہیں یہاں تک کہ اسے ہر گناہ سے ہلکا پھلکا کر دیتے ہیں۔

حاکم وتمام وابن عساکر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۶۸۲۱ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے پاس جاؤ، اس پر مصیبت ڈال دو، چنانچہ وہ اس کے پاس آتے ہیں، اور اس پر مصیبت ڈالتے ہیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے فرشتے واپس لوٹ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار ہم نے حسب ارشاد اس پر مصیبت ڈال دی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لوٹ جاؤ، مجھے اس کی آواز سننا زیادہ اچھا لگتا ہے۔ طبرانی، بیھقی عن ابی امامة

۶۸۲۲ کسی آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک درجہ ہوتا ہے، جسے وہ عمل سے حاصل نہیں کرسکتا، یہاں تک کہ اسے جسمانی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، چنانچہ اس کے ذریعہ وہ اس درجہ کو حاصل کرلیتا ہے۔ ھناد عن ابن مسعود

۶۸۲۳ جتنی بڑی مصیبت ہوتی ہے اتنا بڑا اجر ہوتا ہے اور صبر تو پہلی مصیبت کے وقت کا ہی ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو ناپسند کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے، جو راضی رہا اس کے لیے رضائے الٰہی ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لیے ناراضگی ہے۔

ترمذی، حسن غریب، ابن ماجه وابن جریر عن انس، مر برقم، ۶۸۰۲

۶۸۲۴ جنت میں ایک درخت ہے جسے شجرۃ البلوی (مصیبت کا درخت) کہا جاتا ہے قیامت کے روز مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا، ان کے لیے نامہ اعمال بلند کیا جائے گا نہ ترازو نصب کیا جائے گا ان پر پانی کی طرح اجر بہایا جائے گا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: ...صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے عطا کیا جائے گا۔ طبرانی عن السید الحسن

۶۸۲۵ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں، تو اس کے گناہ کی دنیا میں جلدی کرتے ہیں اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے (اس کی سزا) روک دیتے ہیں، یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے اس کا بدلہ دیں گے، گویا کہ وہ بوجھل گدھا ہے۔

۶۸۲۶ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی ایسی حفاظت فرماتے ہیں جیسے مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت کی جگہوں سے بچاتا ہے۔

ابو الشیخ فی الثواب عن حذیفة

اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کی گواہی

۶۸۲۷ جب تم عصر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو تمہارے پاس رات دن کے فرشتے جمع ہوجاتے ہیں اور جب نماز ادا کرچکتے ہو تو دن کے فرشتے (آسمان کی طرف) پرواز کرجاتے ہیں، اور رات کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں، اور جب تم فجر پڑھتے ہو تو پھر تمہارے پاس اسی طرح جمع ہوجاتے ہیں، جونہی تم نماز ادا کرچکتے ہو تو رات کے فرشتے پرواز کرجاتے ہیں اور دن کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں۔

وہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے ان سے پوچھتے ہیں فرماتے ہیں: میرے بندوں کو تم نے کیسے چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب انہیں چھوڑ کر آئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے: انہیں میں آپ کا ایک بندہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ اسے کبھی آپ کے سوا کوئی بھلائی نہیں پہنچی اور نہ کبھی اس سے کوئی برائی دور ہوئی مگر آپ ہی کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے اجر میں اضافہ کرو، پھر اللہ تعالیٰ ان سے اس کے بارے میں پوچھتے ہیں؟ تو وہ اسی طرح عرض کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے اجر میں اضافہ کرو، وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب اضافہ بھی انتہا کو پہنچ گیا۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کو ڈراؤ، چنانچہ وہ اس کا اجر کم کرتے ہیں پھر وہ مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرشتوں سے پوچھتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مصیبت کے وقت تم نے میرے بندے کو کیسا پایا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! خوشحالی میں آپ کا سب سے شکرگزار بندہ، اور مصیبت کے وقت سب سے زیادہ صابر، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اسے ان لوگوں میں لکھ دو جو نہ تبدیل ہوں گے اور بدلیں گے یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کریں۔

ھناد عن عبدالرحمن بن ابی لیلی، حدثنا فلان عن فلان

تشریح: ...معلوم ہوا جو عصر اور فجر کی اتنی تاکید ہے وہ واقعی ہمارے حق میں بہتر ہے تاکہ رب تعالیٰ کے حضور ہمارا نام تو ان لوگوں میں لیا جائے جو عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کو سب کا علم ہے۔

۶۸۲۸ ہم انبیاء کے گروہ کے لیے آزمائش ایسے ہی دوگنی ہوتی ہے جیسے ہمارے اجر دوگنا ہوتا ہے، ایک نبی کو جوؤں کی مصیبت میں مبتلا کیا گیا

یہاں تک کہ جوؤں نے اس نبی کو ہلاک کردیا، اور ایک نبی کو فقر میں مبتلا کیا گیا یہاں تک کہ اس نے عبائی اور اس کو پہن لیا، اور وہ مصیبت پر ایسے خوش ہوتے تھے جیسے تم خوشحالی پر۔ مسند احمد وعبد بن حمید حاکم، عن ابی سعید

۶۸۲۹ ہمارے اوپر سختی بھی ایسے آتی ہے جیسے ہمارے لیے اجر دوگنا ہوتا ہے، سب سے سخت آزمائش والے انبیاء ہیں، پھر علماء پھر صلحاء، ان میں سے کوئی جوؤں کی مصیبت میں مبتلا ہوا یہاں تک کہ اس کو قتل کردیا، اور ان میں سے ایک فقر کی مصیبت میں مبتلا ہوا، یہاں تک کہ عبا کو اس نے پہن لیا، ان میں سے ہر ایک مصیبت پر اتنا خوش ہوتا جتنا تم دینے پر خوش ہوتے ہو۔ حاکم، بیھقی عن ابی سعید

۶۸۳۰ سب سے سخت مصیبت والے انبیاء ہوتے ہیں پھر صلحاء۔ ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۳۱ انبیاء سے بڑھ کر کوئی سخت مصیبت والا نہیں، جیسے ہمارے اوپر سخت مصیبت آتی ہے ایسے ہی ہمارے لیے اجر بھی دوگنا ہے انبیاء میں سے ایک نبی پر جوئیں مسلط کی گئیں یہاں تک کہ اسے ہلاک کردیا، اور انبیاء میں سے ایک نبی۔ اتنا فقر میں مبتلا ہوا کہ وہ (بے پردہ) ہونے لگا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے اپنا ستر ڈھانکے صرف ایک چوغہ تھا جسے اس نے پہن لیا۔ ابن سعد عن ابی سعید

۶۸۳۲ شاید تم نے لمبی امید لگا رکھی ہے اور آخرت سے بے رغبت ہوگئے ہو اور حساب کو ممنوع سمجھتے ہو، بات یہ ہے کہ تم میں سے جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے اور وہ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سناؤ۔ الایۃ۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۸۳۳ جس بندے کو جو چھوٹی بڑی مصیبت پہنچی تو وہ دو وجہ سے پہنچی، یا تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش صرف مصیبت کے ذریعہ کرنا چاہتے تھے، یا کوئی درجہ تھا جسے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کے ذریعہ ہی اسے پہچانا چاہتے تھے۔ ابو نعیم عن ثوبان

۶۸۳۴ مسلمان کو جو مصیبت پہنچی وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۳۵ مسلمان کو جو بیماری یا تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ کوئی کانٹا جو اس کے چبھتا ہے یا کوئی مصیبت جو اس کو پہنچتی ہے۔ بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۳۶ جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کرے، تو اس کے لیے وہ عمل لکھتے ہیں جو وہ اپنی صحت کی حالت میں کرتا تھا۔

بخاری فی الادب المفرد عن انس

۶۸۳۷ جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ اذیت، بیماری، غم اور پریشانی جو اسے پریشان کردے، پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کردیتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید

۶۸۳۸ جس مسلمان کو سر درد ہو یا کوئی کانٹا چبھے جو اسے تکلیف دے یا اس کے علاوہ اور کوئی اذیت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا ایک درجہ بلند کریں گے اور اس کی ایک برائی کم کردیں گے۔ الحلیۃ، حاکم عن ابی سعید

۶۸۳۹ جس مسلمان کو، جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں دور کردیتے ہیں۔ طبرانی، ابن عساکر عن معاویۃ

۶۸۴۰ جس مسلمان مرد اور عورت کو کوئی مصیبت پہنچی، اور پھر اس نے اس مصیبت کو یاد کرکے، اگرچہ اس کا وقت پرانا ہوگیا، انا للہ کو دوبارہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا کریں گے، اور اسے ایسا اجر عطا کریں گے جیسے مصیبت کے دن عطا کیا تھا۔

مسند احمد، طبرانی فی الاوسط وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن فاطمۃ بنت الحسین عن ابیھا، بیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۶۸۴۱ جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ، اذیت، غم، بیماری یا پریشانی پہنچی جس نے اسے پریشان کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں ختم کردیں گے۔ ھناد عن ابی سعید

۶۸۴۲ جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچی، اور اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور ایک برائی کم کرے گا۔

ابن جریر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۸۴۳ جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کیلئے اس سے افضل (ثواب) لکھو

جیساوہ اپنی صحت کی حالت میں عمل کرتا تھا۔ابن النجار عن انس

۶۸۴۴... جس بندے کو دنیا میں کوئی بیماری یا کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس کے گزرے ہوئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ جس گناہ کی سزا دے چکے پھر اس کی سزا دیں۔الرویانی، طبرانی وابن عساکر عن بلال بن ابی بردة عن ابیہ عن جدہ ابی موسیٰ

۶۸۴۵. جسے کوئی بدنی بیماری یا تکلیف ہوئی پھر اس سے پوچھا گیا: تم کیسے ہو؟ اس نے اپنے رب کی اچھی تعریف کی، تو اللہ تعالیٰ ملاء اعلیٰ میں اس کی مدح فرماتے ہیں۔الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۴۶. مؤمن مرد اور عورت کے مال بدن اور اولاد میں مصیبت برابر رہتی ہے حتی کہ وہ اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو۔مسند احمد وھناد، ابن حبان، حلیة الاولیاء، حاکم، بیھقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۶۸۴۷ مؤمن بندے کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے چاہے کوئی کانٹا ہو جو اس کے چبھے یا کوئی تکلیف ہو جو اسے پہنچے یا غصہ پی جانے کی سختی جب اس پر غصہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتے ہیں۔بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۴۸... مؤمن بندے کو جو تکلیف، بیماری، غم اور پریشانی پہنچتی ہے چاہے کوئی کانٹا ہی اس کے چبھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ ختم کر دیتے ہیں۔ابن حبان عن ابی ہریرة وابی سعید

۶۸۴۹ انسان کو لکڑی کی جو خراش لگتی ہے یا پاؤں کی ٹھوکر یا کسی رگ کا پھڑکنا تو یہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ بخش دیتے ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔بیھقی عن قتادہ، مرسلاً، سعید بن منصور عن الحسن، مرسلاً

۶۸۵۰ مصیبت ہر روز کہتی ہے: میں کہاں کا رخ کروں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے دوستوں اور میری فرمانبرداری کرنے والوں کی طرف، میں تیری وجہ سے ان کی باتیں آزماؤں گا، اور ان کے صبر کا امتحان لوں گا، ان کے گناہ مٹاؤں گا، ان کے درجات بلند کروں گا اور راحت ہر روز کہتی ہے: میں کہاں کا رخ کروں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے دشمنوں اور میری نافرمانی کرنے والوں کا، میں تیری وجہ سے ان کی سرکشی بڑھاؤں گا، ان کے گناہ زیادہ کروں گا اور انہیں (عذاب دینے میں) جلدی کروں گا اور اپنے ہاں ان کی غفلت زیادہ کروں گا۔

الدیلمی عن انس

۶۸۵۱ ...قیامت کے روز شہید کو لایا جائے گا اور حساب کے لیے اسے کھڑا کیا جائے گا صدقہ دینے والے کو لایا جائے گا اور حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا، پھر مصیبت زدہ کو لایا جائے گا اس کے لیے ترازو نصب ہوگا اور نہ اعمال نامہ کھولا جائے گا، اور اس پر (پانی کی طرح) اجر بہایا جائے گا، جس کے نتیجہ میں عافیت وسلامتی والے لوگ تمنا کرنے لگیں گے کہ کاش ان کے جسم (لوہے کی) قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں، اہل مصیبت کے اچھے ثواب کی وجہ سے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۸۵۲ عیسیٰ علیہ السلام چلتے رہتے شام ہوتی تو صحرا کی کوئی سبزی کھا لیتے اور صاف پانی پی لیتے، مٹی کو تکیہ بنا لیتے، پھر فرمایا: عیسیٰ بن مریم کا کوئی گھر نہ تھا جو خراب ہوتا اور نہ کوئی بیٹا تھا جو مرتا، ان کا کھانا صحرا کی سبزی اور ان کا مشروب صاف پانی اور ان کا تکیہ مٹی تھی۔

صبح ہوتی تو پھر چل پڑتے، ایک وادی سے گزرے تو وہاں ایک اندھا اپاہج شخص دیکھا جو جذام میں مبتلا تھا، جذام نے اس کے (گوشت) ٹکڑے کر دیئے تھے، (اس عالم میں کہ) اوپر آسمان، نیچے وادی، دائیں جانب برف بائیں جانب اولے، اور وہ کہہ رہا تھا، الحمدللہ رب العالمین تین بار، تو عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تو کس بات پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا جبکہ تو نابینا، اپاہج اور کوڑھی ہے کوڑھ نے تیر ٹکڑے کر رکھے ہیں؟ تیرے اوپر آسمان، تیرے نیچے وادی تیری دائیں طرف برف بائیں طرف اولے ہیں؟ وہ شخص بولا: اے عیسیٰ! میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوں جبکہ کوئی یہ کہنے والا نہیں کہ آپ الہ ہیں یا الہ کے بیٹے یا تین میں سے تیسرے ہیں۔

الدیلمی وابن النجار عن جابر رضی اللہ عنہ

تشریح:......یعنی عیسیٰ علیہ السلام نہ خود الہ ہیں نہ خدا کے بیٹے اور نہ تین میں سے تیسرے۔

باتوں میں سچائی اختیار کرنے کا حکم ہے

۶۸۵۳ حق (بات) کو درست انداز میں کہنا جمال ہے اور سچائی کے ساتھ اچھا کام کرنا کمال ہے۔ الحکیم عن جابر رضی اللہ عنہ

۶۸۵۴ لوگوں کی سب سے زیادہ تصدیق کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو سب سے زیادہ سچ بولنے والے ہوتے ہیں اور لوگوں کی سب سے زیادہ تکذیب کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں۔ ابو الحسن القزوینی فی امالیہ عن ابی امامۃ

۶۸۵۵ سچ بولنے کی کوشش کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے (مگر پھر بھی) اس میں نجات ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت عن منصور بن المعتمر، مرسلاً

۶۸۵۶ سچ بولنے کی کوشش کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے، اس میں نجات ہے اور جھوٹ سے بچو اگرچہ تمہیں اس میں نجات نظر آئے (مگر) اس میں ہلاکت ہے۔ ھناد عن مجمع بن یحییٰ مرسلاً

۶۸۵۷ سچ جنت (میں داخل کرنے) کا عمل ہے بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو ایمان لے آتا ہے اور جب ایمان لے آیا تو جنت میں داخل ہوگا، اور جھوٹ جہنم (میں لے جانے) کا عمل ہے بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ (کرنے لگ جاتا) ہے تو کفر تک پہنچ جاتا ہے اور جب کافر ہو جائے تو جہنم میں داخل ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۶۸۵۸ مجھے سب سے سچی بات پسند ہے۔ مسند احمد، بخاری عن المسور بن مخرمہ و مروان معاً

۶۸۵۹ بے شک سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی راہ پر چلاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے آدمی جھوٹ بولتے بولتے اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

بخاری مسلم عن ابن مسعود

۶۸۶۰ سچ کی عادت اپناؤ، کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہے اور وہ دونوں جنت میں (جانے کا ذریعہ) ہیں، اور جھوٹ سے بچو کیونکہ وہ گناہ کے ساتھ ہے اور وہ دونوں جہنم میں (جانے کا ذریعہ) ہیں اور اللہ تعالیٰ سے یقین اور عافیت کا سوال کرو، کیونکہ کسی کو یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی، اور آپس میں حسد نہ کرو، بغض باہمی نہ رکھو، قطع رحمی نہ کرو، قطع تعلقی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے بندو! ایسے بھائی بھائی بن جاؤ جیسا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، ابن ماجہ عن ابی بکر

۶۸۶۱ سچائی کی عادت ڈالو، کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا اور سچ کی کوشش کرتا رہتا ہے بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی سچا لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کا راہ دکھاتی ہے آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ترمذی عن ابن مسعود

۶۸۶۲ سچ کو اپناؤ کیونکہ وہ جنت (کے دروازے تک پہنچانے) کا دروازہ ہے اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ وہ جہنم کا دروازہ ہے۔ خطیب عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۶۸۶۳ سچ کی عادت اپناؤ کیونکہ وہ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور وہ دونوں جنت میں ہیں، اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ وہ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور وہ دونوں جہنم میں ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن معاویۃ

۶۸۶۴ اے جریر! جب بات کہو تو درست کہو اور تکلف میں نہ پڑو۔ جب تم نے ایسا کرلیا تب تمہاری ضرورت پوری ہوگی۔

ابن عساکر عن عیسیٰ بن یزید

وعدہ کی سچائی

۶۸۶۵ وعدہ (حفاظت) دین (کا ذریعہ) ہے اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کرکے توڑ دے، اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کرکے توڑ دے، اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کرکے توڑ دے۔ ابن عساکر عن علی

۶۸۶۶ وعدہ دین (داری) ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن علی وعن ابن مسعود

۶۸۶۷ وعدہ عطیہ ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

۶۸۶۸ ...بے شک وعدہ (اللہ تعالیٰ کا) عطیہ ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن، مرسلاً

۶۸۶۹ ... جب آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت اس وعدہ کو پورا کرنے کی ہو (لیکن) وہ پورا نہ کرسکا اور نہ وعدہ کی جگہ آیا، تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ ابو داؤد وترمذی عن زید بن ارقم

تشریح: ... لیکن جس کی نیت ہی وعدہ خلافی کی ہو اس کا کیا انجام ہوگا؟

۶۸۷۰ مؤمن کا وعدہ (گویا) قرض ہے یا دین (کی علامت) ہے اور مؤمن کا وعدہ ایسے ہے جیسے کوئی ہاتھ پکڑنے والا۔ فردوس عن علی

تشریح: ہاتھ پکڑنے والا جب تک خود نہ چھوڑے تو ہاتھ نہیں چھوٹتا!

۶۸۷۱ یہ وعدہ خلافی نہیں کہ انسان اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو بلکہ یہ وعدہ خلافی ہے کہ انسان اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی نہ ہو۔ ابو یعلی عن زید بن ارقم

۶۸۷۲ مؤمن کا وعدہ ایسا حق ہے جو واجب (الاداء) ہے۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن زید بن اسلم، مرسلاً

۶۸۷۳ اگر تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچ بولے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے سچائی کا بدلہ عطا کریں گے۔ نسائی، حاکم عن شداد بن الھادی

۶۸۷۴ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ سچا رکھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے سچ کا بدلہ عطا فرمایا۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم عن شداد بن الھادی

الاکمال

۶۸۷۵ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہوں گے جو وعدہ پورا کرنے والے اور راحت پہنچانے والے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء وابن عساکر عن ابی حمید الساعدی، مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۶۸۷۶ ... وعدہ کرنے والا ایسا ہے جیسے قرض یا اس سے سخت معاملہ کرنے والا۔ الدیلمی عن علی

۶۸۷۷ جو اپنے بھائی کے ساتھ کوئی ایسی شرط لگائے جسے وہ پورا نہ کرنا چاہتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے مزدور کو خطرناک جگہ میں لٹکائے۔

مسند احمد وابو نعیم عن حذیفہ

۶۸۷۸ جو تم میں سے کسی سے وعدہ کرے، اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو پھر وہ پورا نہ کرسکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ بیھقی عن زید بن ارقم

۶۸۷۹ اے نوجوان تم نے مجھ پر بڑی سختی کی، میں یہاں تین دن سے تمہارا انتظار کررہا ہوں۔ ابو داؤد وابن سعد عن عبداللہ بن ابی الحمساء

تشریح: ... ایک نوجوان نے آپ سے وعدہ کیا کہ آپ ٹھہریں میں آیا لیکن وہ بھول گیا اور آپ برابر تین دن وہیں رہے۔

خاموشی اختیار کرنے کا بیان

۶۸۸۰ ...... خاموشی ایک حکم ہے اور اس کے کرنے والے بہت کم ہیں۔ القضاعی عن انس

۶۸۸۱ ...... خاموشی اونچی عبادت ہے۔ فردوس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۸۲ خاموشی عالم کے لیے زینت اور جاہل کے لیے پردہ ہے۔ابو الشیخ عن محرز بن زھیر

۶۸۸۳ خاموشی اخلاق کی ملکہ ہے اور جس نے مزاح کیا اس کی سبکی ہوئی۔فردوس عن انس

۶۸۸۴ اللہ تعالیٰ تین مقامات پر خاموشی پسند فرماتے ہیں،قرآن پاک کی تلاوت کے وقت،حملہ کے وقت اور جنازہ کے وقت۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۶۸۸۵ سب سے پہلی عبادت خاموشی ہے۔ھناد عن الحسن،مرسلاً

۶۸۸۶ عافیت کے دس حصے ہیں(جن میں سے)نو خاموشی میں اور دسواں لوگوں سے دوری میں ہے۔فردوس عن ابن عباس

۶۸۸۷ بھلائی کی بات کہو تو فائدہ اٹھاؤ گے،اور برائی کی باتوں سے خاموش رہو تو سلامت رہو گے۔القضاعی عن عبادة بن الصامت

۶۸۸۸ دین کو تھامنے والی(چیز)نماز ہے اور عمل کی چوٹی جہاد ہے اور اسلام کے سب سے افضل اخلاق خاموشی ہیں یہاں تک کہ لوگ تیرے(زبانی)شر سے محفوظ رہیں۔ابن المبارک عن وھب بن منبه،مرسلاً

۶۸۸۹ جو سلامت رہنا چاہے وہ خاموش رہا کرے۔بیھقی عن انس

۶۸۹۰ جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔مسند احمد، ترمذی عن ابن عمرو

تشریح:......مرشد تھانوی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا:اگر لوگوں کو خاموشی کے فوائد پتہ چل جائیں تو اکثر خاموش ہی لگ جائیں،ہر بات کرنے سے پہلے تین دفعہ سوچا جائے کہ یہ بات کہنا ضروری ہے یا غیر ضروری،اس کی وجہ سے کوئی دینی یا دنیاوی نقصان تو نہ ہوگا۔

الاکمال

۶۸۹۱ عبادت کے دس حصے ہیں(جن میں سے)نو خاموشی میں اور دسواں ہاتھ سے حلال کمانا ہے۔الدیلمی عن انس

۶۸۹۲ معاذ تمہاری ماں روئے!اگر تم خاموش رہے تو تم عالم ہوا اور اگر تم نے بات کی تو وہ بات تمہارے حق میں ہوگی یا تمہارے خلاف۔

ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۶۸۹۳ معاذ تمہیں تمہاری ماں روئے!تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تمہیں قیامت کے روز آگ میں پھینکا جائے گا اور پھر تمہیں حکم دیا جائے گا کہ(جو بات کہی تھی)وہ پیش کرو۔سمویه، سعید بن منصور عن بریدة

تشریح:......یہ تخویف اور ڈراوا ہے۔

۶۸۹۴ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی،اپنے زمانہ(کے لوگوں)کو پہچانا،اور اس کا انداز(روش)درست رہا۔

حاکم فی تاریخه عن ابن عباس

زبان کی حفاظت کی فضیلت

۶۸۹۵ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان درست کر لی۔

ابن الانباری فی الوقف والمرھبی فی العلم، ابن عدی فی الکامل، خطیب فی الجامع والقضاعی والدیلمی عن عمر

۶۸۹۶ ......اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو(بولا تو)حق بات بولا(ورنہ)خاموش رہا،اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے،جو رات نماز کے لیے کھڑا ہوا اور نماز(تہجد)پڑھی پھر اپنی بیوی سے کہا:اٹھو نماز پڑھ لو۔ابن ابی الدنیا فی الصمت عن الحسن،مرسلاً

۶۸۹۷......اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان کو مسلمان کی آبرو ریزی سے روک لیا،لعن طعن کرنے والے کے لیے میری شفاعت جائز نہیں۔الدیلمی عن عائشة،مرسلاً

تشریح:.....اس سے بڑھ کر کیا بدبختی ہوگی!

۶۸۹۸ اللہ تعالیٰ نے جب آدم (علیہ السلام) کو زمین پر اتارا تو وہ زمین پر اتنا عرصہ رہے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر آپ کے بیٹوں نے آپ سے کہا: ابا جان! بات کیجیے! تو آپ اپنے چالیس ہزار بیٹوں، پوتوں اور پڑپوتوں میں گفتگو کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا ہے: کہ آدم! اپنی گفتگو کم کرو تو میرے پڑوس یعنی جنت میں لوٹ آؤ گے۔ الخطیب وابن عساکر عن انس وفیه الحسن بن شبیب قال ابن عدی: حدث بالبواطیل عن الثقات وقال دارقطنی: اخباری لیس بالقوی بغیربه ورواه الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس موقوفاً

تشریح:.....خاموشی تک کا حصہ معتبر ہے بقیہ حصہ محدثین کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔

۶۸۹۹ جو سلامت رہنا چاہے وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ العسکری فی الامثال عن انس

۶۹۰۰ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور مہمان نوازی تین راتوں تک (واجب) ہے اس کے علاوہ (جو کرنا چاہے) وہ (اس کے لیے) صدقہ ہے۔ طبرانی عن زید ابن خالد الجهنی

۶۹۰۱ جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی، اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اس کا جھوٹ بھی زیادہ ہوگا، اور جس کا جھوٹ زیادہ ہوگا اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے، اور جس کے گناہ بکثرت ہوں گے تو آگ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

العسکری فی الامثال عن ابن عمر رضی الله عنه

۶۹۰۲ جس نے اپنی زبان کو مسلمانوں کی عزت میں پڑنے سے روک دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی لغزشیں معاف کردے گا۔

الدیلمی عن علی رضی الله عنه

۶۹۰۳ کیا تم اپنی زبان کو روک سکتے ہو؟ تو اپنے زبان سے صرف اچھی بات کرنا، اور بھلائی کے علاوہ کسی طرف اپنا ہاتھ نہ پھیلا۔

بیهقی عن الاسود بن اصرم

۶۹۰۴ آدمی کے دل میں ایمان کی حلاوت اس وقت تک داخل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ جھوٹ کے خدشہ کی وجہ سے بعض باتیں چھوڑ دے، اگرچہ وہ سچا ہو اور باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے کو چھوڑ دے۔ الدیلمی عن ابی موسیٰ

۶۹۰۵ اپنی زبان سے صرف اچھی بات کہو اور اپنے ہاتھ کو صرف بھلائی کے لیے بڑھاؤ۔ بخاری فی التاریخ وقال فی اسناده نظر وابن ابی الدنیا فی الصمت والبغوی والباوردی وابن السکن وابن قانع وابن منده، هب وابونعیم وتمام، بیهقی، سعید بن منصور عن الاسود بن احرم المحاربی، قال البغوی: لااعلم له غیره، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۶۹۰۶ زندگی صرف دو میں سے ایک شخص کے لیے بہتر ہے، ایک وہ شخص جو پردہ پوش خاموش رہنے والا اور یاد کرنے والا، یا علم کی بات کرنے والا۔

ابونعیم عن انس

۶۹۰۷ بندہ اس وقت تک ایمان کی کامل حقیقت حاصل نہیں کرسکتا یہاں تک کہ اپنی زبان روک لے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بیهقی عن انس

۶۹۰۸ تم میں سے کوئی ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ اپنی زبان کو روک لے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

صلہ رحمی اور اس کی ترغیب اور رشتہ داری ختم کرنے سے ڈراؤ

صلہ رحمی کی ترغیب

۶۹۰۹.....صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو ختم کرتا ہے۔ القضاعی عن ابن مسعود

تشریح:.... جب رشتہ دار راضی ہوں گے دل سے دعا دیں گے، اور پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

۶۹۱۰ صلہ رحمی، اچھے اخلاق، اچھا پڑوس رکھنا، شہروں کو آباد کرتے اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں۔

مسند احمد، بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۹۱۱ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناتوں کو قائم رکھو، کیونکہ وہ دنیا میں تمہاری بقا کا سبب اور آخرت میں تمہارے لیے بہتر ہیں۔

عبد بن حمید وابن جریر فی تفسیر ھما عن قتادہ، مرسلاً

۶۹۱۲ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۶۹۱۳ رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو، رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو۔ ابن حبان عن انس

۶۹۱۴ اپنی رشتہ داری تر رکھو اگرچہ سلام کرنے سے ہی ہو۔ البزار عن ابن عباس، طبرانی فی الکبیر عن ابی الطفیل، بیھقی عن انس وسوید بن عمرو

۶۹۱۵ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند عمل اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، پھر رشتہ داری کو جوڑے رکھنا، پھر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے اور سب سے ناپسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، پھر رشتہ داری کو ختم کرنا ہے۔ ابویعلی عن رجل من خثعم

۶۹۱۶ تمہاری ماں، تمہارے باپ تمہارے بہن بھائی اور تمہارے غلام کا تم پر حق ہے اور رشتہ داری جوڑنے کا تمہیں حکم ہے۔

ابوداؤد عن بکر بن الحارث الانمازی

۶۹۱۷ اپنی ماں، باپ، بہن بھائی اور قریب سے قریب شخص کا خیال رکھو۔

ابویعلی طبرانی، حاکم عن صعصۃ المجاشی، حاکم عن ابی رمثۃ، طبرانی عن اسامۃ بن شریک

۶۹۱۸ اللہ تعالیٰ قوم کے لیے شہر آباد کرتا ہے اور ان کے لیے مال میں اضافہ کرتا ہے اور ان سے بغض کی وجہ سے، جب سے انہیں پیدا کیا (رحمت سے) نہیں دیکھا (صرف) ان کی صلہ رحمی کی وجہ سے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۹۱۹ نیکی اور صلہ رحمی عمر میں لمبائی کا سبب ہیں اور شہروں کو آباد کرتے ہیں مال میں اضافہ کرتے ہیں اگرچہ وہ قوم گنہگار ہی ہوں، بے شک نیکی اور صلہ رحمی قیامت کے روز حساب کی برائی کو کم کردیتے ہیں۔ خطیب، فردوس وابن عساکر عن ابن عباس

۶۹۲۰ آدمی صلہ رحمی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی عمر کے تین دن رہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کر تیس سال بنا دیتے ہیں، اور آدمی قطع رحمی کرتا رہتا ہے اور اس کی عمر کے تیس سال باقی ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ تین دن بنا دیتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمرو

۶۹۲۱ جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رزق بڑھا دے، اس کی عمر میں اضافہ کردے، اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۹۲۲ ابوفلاں کی اولاد میرے رشتہ دار اور دوست نہیں ہیں، میرا دوست تو اللہ تعالیٰ اور نیک مؤمن ہیں۔

مسند احمد، طبرانی عن عمرو بن العاص

۶۹۲۳ ابوفلاں کی اولاد میرے دوست نہیں میرا دوست تو اللہ تعالیٰ اور نیک مؤمن ہیں۔ بیھقی عن عمرو

۶۹۲۴ اگر تم واقعی ایسے ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے منہوں میں راکھ ٹھونس رہے ہو اور تم جب تک اس طرح رہے تو تمہارے ساتھ ان کے مقابلہ میں ایک مددگار ہوگا۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۲۵ رشتہ داری کو جوڑنا مال میں اضافہ اور گھر والوں میں محبت اور عمر میں طوالت کا باعث ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن سھل

۶۹۲۶ اپنے نسب اتنے تو یاد رکھو جن سے صلہ رحمی کرسکو، اس لیے کہ صلہ رحمی اہل وعیال میں محبت، مال میں اضافہ اور عمر میں طوالت کا باعث ہے۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

صلہ رحمی درازی عمر کا سبب ہے

۶۹۲۷ تورات میں لکھا ہے: کہ جسے اس بات سے خوشی ہو کہ اس کی زندگی لمبی ہو اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۹۲۸ جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

بیھقی، ابو داؤد، نسائی عن انس، مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۲۹ جو تجھ سے ناتا توڑے اس سے جوڑ اور جو تیرے ساتھ برا سلوک کرے اس کے ساتھ بھلائی کر اور چاہے اپنی ذات کے خلاف کہنا پڑے حق بات کہو۔ ابن النجار عن علی

۶۹۳۰ اپنی رشتہ داریوں کو قائم رکھو اور ان کا پڑوس نہ رکھو، کیونکہ پڑوس تمہارے درمیان نفرتوں کو پیدا کرے گا۔ عقیلی فی الضعفاء عن ابی موسیٰ

۶۹۳۱ مجھے رشتہ داریاں ختم کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن الحصین بن وحوح

۶۹۳۲ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے خاندان کا دفاع کرے جب تک گناہ نہ ہو۔ ابو داؤد عن سراقۃ بن مالک

تشریح: ...یعنی گناہ کے معاملات میں دفاع کرنا خود گناہ ہے۔

۶۹۳۳ رشتہ دار کا رشتہ دار کو صدقہ دینا، صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔ طبرانی فی الاوسط عن سلمان بن عامر

۶۹۳۴ فضیلت کا کام یہ ہے کہ تم اس سے رشتہ قائم رکھو جو تم سے توڑے اور اسے دو جو تمہیں محروم رکھے، اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف رکھو۔

ھناد عن عطاء، مرسلاً

۶۹۳۵ اپنے رشتوں ناتوں کو پہچانو اور اپنی رشتہ داریوں کو جوڑو، کیونکہ جو رشتہ داری کے ذریعہ قریب ہوا، جب وہ کاٹ دی گئی اگرچہ وہ قریب ہوا ورنہ رشتہ داری کے ذریعہ دور ہوا جب اسے جوڑ دیا گیا اگرچہ وہ دور کی رشتہ داری ہو۔ الطیالسی، حاکم عن ابن عباس

تشریح: یعنی قریب کی رشتہ داری اگرچہ قریب ہو، کاٹ دینے سے قریبی نہیں رہتی اور جب رشتہ داری کو جوڑ دیا جائے تو وہ قریب ہو جاتی ہے چاہے دور کی ہو۔

الاکمال

۶۹۳۶ نیکی اور صلہ رحمی عمر میں طوالت کا باعث ہیں اور شہروں کو آباد کرتے اور مال میں اضافہ کرتے ہیں، اگرچہ وہ قوم گنہگار ہو۔

ابوالحسن بن معروف فی فضائل بنی ھاشم والخطیب والدیلمی وابن عساکر عن عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عن ابیہ عن جدہ

۶۹۳۷ نیکی اور صلہ رحمی قیامت کے روز برے حساب کو ہلکا کر دیں گے، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وہ لوگ جو جوڑ رکھتے ہیں اس چیز کو جسے اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔

ابن معروف وابن عساکر والدیلمی عنہ، سورۃ الرعد آیت ۲

۶۹۳۸ اللہ تعالیٰ نے بنی مدلج سے اس وجہ سے عذاب روک لیا ہے کہ وہ لوگ صلہ رحمی کرتے اور اونٹوں کی رانوں میں نیزے مارتے ہیں اور ایک روایت میں ہے اونٹوں کی گردنوں میں نیزے مارتے ہیں۔ ابو عبید والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن زید بن اسلم، مرسلا

یعنی اونٹوں کو ایسے طریقے سے ذبح کرتے ہیں جو عام جانوروں کے ذبح سے جدا ہے جسے نحر کہتے ہیں اونٹ کا ایک پاؤں باندھ کر اس کی گردن میں نیزہ مار کر اسے آدھ موا کر کے پھر ذبح کرتے ہیں۔

۶۹۳۹ صلہ رحمی ایک شاخ ہے جو رحمٰن (کے دامن رحمت) کو پکڑے گی اور اسے اپنے حق کا واسطہ دے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو اس

بات پر راضی نہیں کہ اسے جوڑوں جو تجھے جوڑے اور اسے جدا کروں جو تجھے کاٹے جس نے تجھے جوڑا اس نے مجھ سے تعلق قائم کیا اور جس نے تجھے توڑا اس نے مجھ سے تعلق توڑا۔ابن عساکر عن ام سلمة

۶۹۴۰ قیامت کے روز رشتہ داری عرش کے ساتھ چمٹی ہوگی وہ کہے گی: اے رب اسے (اپنے رحمت سے) دور کر جس نے مجھے کاٹ دیا اور اسے (اپنی رحمت سے) جوڑ جس نے مجھے جوڑا۔ابن النجار عن ابی هدبة عن انس

۶۹۴۱ رشتہ داری ایک شاخ ہے جو رحمٰن (کے دامن رحمت سے) پکڑے ہوئے گی، اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جوڑیں گے جس نے اسے جوڑا اور اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دیں گے جس نے اسے کاٹا۔طبرانی عن ابن عباس

۶۹۴۲ رشتہ داری ایک شاخ ہے جیسے ایک لکڑی (دوسری) لکڑی میں پیدا ہوتی ہے جس نے اسے جوڑا اسے اللہ تعالیٰ (اپنی) رحمت سے جوڑیں گے، اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے کاٹ) دیں گے اور قیامت کے روز انتہائی فصیح و بلیغ زبان دے کر اسے اٹھایا جائے گا، وہ کہے گا: اے پروردگار مجھے فلاں شخص نے جوڑا اسے جنت میں داخل فرما اور فلاں شخص نے مجھے کاٹا اسے جہنم میں داخل فرما۔

ابن زنجویه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

۶۹۴۳ رشتہ داری (لفظی اشتقاق میں) رحمٰن کی شاخ ہے اس کی بنیاد پرانے گھر (یعنی کعبہ) میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ کود پڑے گی یہاں تک کہ رحمٰن کے (دامن رحمت سے) جا چمٹے گی، پھر وہ کہے گی: یہ پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے اللہ تعالیٰ باوجود علم کے کہیں گے، کس سے؟ تو وہ عرض کرے گی قطع رحمی سے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جس نے تجھے جدا کیا میں نے اسے (اپنی رحمت سے) جدا کیا اور جس نے تجھے جوڑا میں نے اسے جوڑا۔سمویه، سعيد بن منصور عن ابی سعيد

۶۹۴۴ رشتہ داری رحمٰن کی (رحمت کی) شاخ ہے جس نے اسے جوڑا اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جوڑے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جدا کریں گے۔حاکم عن عائشة، حاکم عن سعيد بن زيد

۶۹۴۵ رشتہ داری رحمٰن کی (رحمت کی) شاخ ہے جو عرش کے ساتھ چمٹی ہوگی وہ عرض کرے گی: یا رب مجھے کاٹا گیا، مجھ سے بدسلوکی کی گئی اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ اسے جواب دیں گے: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جس نے تجھے کاٹا میں اسے اپنی رحمت سے جدا کر دوں اور جس نے تجھے جوڑا میں اسے اپنی رحمت سے جوڑ دوں؟ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۹۴۶ رشتہ داری ایک شاخ ہے جو رحمٰن کے دامن (رحمت) کو پکڑے ہوئے ہوگی اپنے حق کا واسطہ دے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جس نے تجھے جوڑا میں اسے جوڑوں اور جس نے تجھے کاٹا میں اسے جدا کر دوں، جس نے تجھے جوڑا اس نے مجھ سے تعلق رکھا اور جس نے تجھے کاٹا اس نے مجھ سے تعلق کاٹا۔طبرانی عن ام سلمه

۶۹۴۷ رشتہ داری رحمٰن کی (رحمت کی) شاخ ہے وہ قیامت کے روز آ کر فصیح بلیغ زبان میں گفتگو کرے گی اس نے جس کی طرف جوڑنے کا اشارہ کیا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جوڑ دیں گے اور جس کی طرف کاٹنے کا اشارہ کیا اسے (اپنی رحمت سے) جدا کر دیں گے۔

حاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۶۹۴۸ قیامت کے روز رشتہ داری آئے گی اس میں ایسی کجی ہوگی جیسے چرخہ کی سلائی میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے پھر وہ فصیح زبان میں گفتگو کرے گی جس نے اسے جوڑا (ہوگا) اسے (رحمت خداوندی سے) جوڑ دے گی اور جس نے اسے کاٹا (ہوگا) اسے کاٹ دے گی۔حاکم عن ابن عمر

۶۹۴۹ رشتہ داری عرش کے نیچے سے پکارے گی: اے پروردگار اسے جوڑ جس نے مجھے جوڑا اور اسے جدا کر جس نے مجھے کاٹا۔

ابونعیم فی المعرفة عن عبدالرحمٰن بن عوف

۶۹۵۰ رشتہ داری کو قیامت کے روز رکھا جائے گا اس میں ایسے کجی ہوگی جیسے چرخہ کی سلائی میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے پھر وہ فصیح زبان میں گفتگو کرے گی، جس نے اسے جوڑا (ہوگا) اسے جوڑے گی، اور جس نے اسے کاٹا (ہوگا) اسے کاٹے گی۔

مسند احمد، والحاکم فی الکنی، طبرانی فی الکبير عن ابن عمرو

۶۹۵۱ میرا دوست (جبرائیل) مسکراتے ہوئے میرے پاس آیا، میں نے کہا: کیا بات ہے آج مسکرا رہے ہو؟ تو اس نے کہا: میں نے عجیب منظر دیکھا، رشتہ داری کو عرش کے ساتھ چمٹے ہوئے دیکھا، وہ ہر روز تین بار پکارتی ہے، آگاہ! جس نے مجھے جوڑا میں اسے (قیامت کے روز رحمت خداوندی سے) جوڑوں گی اور جس نے مجھے کاٹا میں اسے کاٹوں گی، تو ہم نے اس رشتہ داری کو دیکھا تو اسے پندرہ باپوں میں پایا۔الدیلمی عن انس

۶۹۵۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: رشتہ داری میری (رحمت کی) شاخ ہے جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹوں گا۔سمویہ، طبرانی عن عامر بن ربیعه

۶۹۵۳ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داری سے فرمایا: میں نے تجھے اپنے (قدرت کے) ہاتھوں سے بنایا، اور تجھے اپنے نام سے جدا کیا: اور تیری جگہ اپنے (جوار رحمت کے) ساتھ جوڑ دی، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں ضرور اسے (اپنی رحمت سے) جوڑوں گا جس نے تجھے قائم رکھا، اور اسے ضرور جدا کروں گا جس نے تجھے کاٹا، اور اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک تو راضی نہیں ہوتی۔الحکیم عن ابن عباس

۶۹۵۴ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: رشتہ داری میری (رحمت کی) شاخ ہے: جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹ دوں گا۔ابن عساکر عن عامر بن ربیعه

۶۹۵۵ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں رحمٰن ہوں اور یہ رحم (رشتہ داری) ہے میں نے (اپنی رحمت سے) اس کی شاخ بنائی، جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے جدا کردوں گا، قیامت کے روز اس کی فصیح زبان ہوگی۔الحکیم عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۶۹۵۶ سب سے جلدی جس بھلائی کا ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے اور سب سے جلدی جس برائی کی سزا ملتی ہے وہ بغاوت ہے اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران کردیتی ہے۔بیهقی عن مکحول، مرسلاً

۶۹۵۷ جس بھلائی کا ثواب جلدی مل جاتا ہے وہ صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ کوئی گھر والے ہوں گے تو گنہگار لیکن صلہ رحمی کی وجہ سے ان کا مال بڑھ جائے گا اور ان کی تعداد دوگنی ہوجائے گی۔ابن جریر والخرائطی فی مکارم الاخلاق، طبرانی فی الاوسط عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۹۵۸ جس نیکی کا جلد ثواب مل جاتا ہے وہ صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ اس گھر والے (اگرچہ) گنہگار ہوں (پھر بھی) ان کے اموال بڑھتے اور ان کی تعداد میں صلہ رحمی کی وجہ سے اضافہ ہوتا ہے، جس گھر والے لوگ صلہ رحمی کرتے ہوں وہ محتاج نہیں ہوتے۔ابن حبان عن ابی بکرة

۶۹۵۹ کیا تم اسے اپنی بھانجی یا بھتیجی کے لیے بکریاں چرانے کے لیے نہیں دے دیتا۔طبرانی عن الهلالية

انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کی: کہ میں اپنی اس باندی کو آزاد کرنا چاہتی ہوں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۹۶۰ اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے مونہوں میں راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک اس حالت پر رہے تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کی یا رسول اللہ! میری کچھ لوگوں کے ساتھ رشتہ داری ہے میں جوڑتا ہوں تو وہ کاٹ دیتے ہیں میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۹۶۱ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی قوم کا دفاع کرے جب تک گناہ نہ ہو۔ابن ابی عاصم والحسن بن سفیان ومطین فی الوحدان والبغوی وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، بیهقی وابونعیم عن خالد بن عبدالله بن حرملة المدلجی

بغوی نے کہا مجھے ان کی اس کے علاوہ کوئی روایت معلوم نہیں، اور مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ تابعی ہیں اور یہ ان کی روایت کردہ حدیث مرسل ہے۔ورواه بیهقی عن خالد عن ابیه

۶۹۶۲ جس عمل میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جائے اور اس کا ثواب بھی جلد مل جائے وہ صلہ رحمی ہے اور وہ عمل جس میں اللہ تعالیٰ کی (معاذ اللہ) نافرمانی کی جائے اور اس کی سزا بھی جلد مل جائے وہ بغاوت و سرکشی ہے، اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران بنادیتی ہے۔

الخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۹۶۳ صلہ رحمی مال میں اضافہ، گھر والوں میں باہمی محبت اور عمر میں طوالت کا سبب ہے۔طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن سهل

۶۹۶۴ جو یہ چاہے کہ اس کی عمر بڑھ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔ ابن عساکر عن علی

۶۹۶۵ جسے اس بات سے خوشی ہو کہ اس کا رزق کشادہ ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو وہ صلہ رحمی کرے۔

بخاری، مسلم ابوداؤد عن انس، مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۶۶ جو یہ چاہے کہ اس کی زندگی کے دن لمبے ہوں اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو وہ رشتہ داری کو قائم رکھے۔

ابن جریر، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۹۶۷ جسے عمر میں طوالت اور رزق میں اضافہ کی خوشی چاہیے وہ صلہ رحمی کرے۔ مسند احمد سعید بن منصور عن ثوبان

۶۹۶۸ جسے اس کی خوشی ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کرے اس کے رزق میں وسعت دے اور اسے بری موت سے بچائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔ مسند احمد وابن جریر وصححہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق، طبرانی فی الاوسط، حاکم وابن النجار عن علی

۶۹۶۹ اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے منہوں میں راکھ ٹھونس رہے ہو اور تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے مقابلہ میں ایک مددگار رہے گا جب تک تم اسی حالت پر رہے۔ مسند احمد ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کی یا رسول اللہ! میری کچھ لوگوں سے رشتہ داری ہے میں صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ قطع رحمی کرتے ہیں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۹۷۰ تورات میں لکھا ہے: جو یہ چاہے کہ اس کی زندگی لمبی اور اس کا رزق بڑھ جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۹۷۱ جو یہ چاہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اسے بری موت سے بچالیا جائے اور اسکی دعا قبول ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

ابن جریر وصححہ عن علی

۶۹۷۲ جو یہ چاہے کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو اس کے رزق میں وسعت ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔ ابن جریر عن انس

قطع رحمی سے ڈراؤ

۶۹۷۳ ہر جمعرات کی رات لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں رشتہ داری ختم کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوتا۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۷۴ رحمت کے فرشتے اس قوم میں نہیں اترتے جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن ابی اوفی

۶۹۷۵ دو شخص ایسے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی طرف بنظر رحمت نہیں دیکھیں گے ایک قطع رحمی کرنے والا اور دوسرا برا پڑوسی۔

فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۶۹۷۶ اللہ تعالیٰ نے جب (تمام) مخلوق کو پیدا کرلیا تو رحم (رشتہ داری) کھڑی ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی: کیا یہ قطع رحمی سے آپ کی پناہ کا مقام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اس سے جوڑوں اور جو تجھے کاٹے میں اسے جدا کروں؟ وہ بولی کیوں نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی تیرے لیے ہے۔

بیھقی نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۷۷ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں وزمین کو پیدا کرنے سے پہلے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے: میں رحمٰن رحیم ہوں، میں نے رحم رشتہ داری کو پیدا کیا اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا سو جس نے اسے جوڑا میں اسے (اپنی رحمت سے) جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے (اپنی رحمت سے) جدا کردوں گا۔ طبرانی عن جابر

۶۹۷۸ ان لوگوں پر رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا موجود ہو۔بخاری فی الادب المفرد عن ابن ابی اوفی

۶۹۷۹ رحم عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی شاخ ہے۔مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۶۹۸۰ رحم عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی شاخ ہے وہ کہے گی: جس نے مجھے جوڑا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے،اور جس نے مجھے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے۔

مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۶۹۸۱ رحم رحمٰن کی (صفت رحمت کی) شاخ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے تجھے جوڑا میں اسے جوڑوں اور جس نے تجھے کاٹا میں اسے کاٹوں گا۔بخاری، عن ابی ھریرة وعائشہ رضی اللہ عنہا

۶۹۸۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم کو پیدا فرمایا اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا ہے جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹوں گا اور جس نے اسے توڑا میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔

مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم عن عبدالرحمن بن عوف،حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۹۸۳ رحم ورشتہ داری کی ترازو کے پاس زبان ہوگی وہ کہے گی: اے میرے رب! جس نے مجھے کاٹا آپ اسے کاٹ دیجیے اور جس نے مجھے جوڑا آپ اسے جوڑ دیجیے!۔طبرانی عن بریدة

۶۹۸۴ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں،لیکن صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جو اس وقت رشتہ داری کو جوڑے جب وہ کاٹ دی جائے۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد ترمذی عن ابن عمرو

صلہ رحمی بڑی عبادت ہے

۶۹۸۵ کوئی عبادت صلہ رحمی سے بڑھ کر ایسی نہیں جس کا ثواب جلد مل جائے ،اور کوئی چیز بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر نہیں جس کی سزا جلد مل جائے ،اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران کر دیتی ہے۔بیھقی فی السنن عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۹۸۶ قطع رحمی،خیانت اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا اس گناہ والے کو دنیا میں جلد عذاب بھی ہو جاتا ہے اور آخرت میں بھی جمع ہوتا ہے اور صلہ رحمی سے بڑھ کر کوئی عبادت ایسی نہیں جس کا ثواب جلد مل جاتا ہو یہاں تک کہ کسی گھر والے اگرچہ فاجر و گنہگار ہوں پھر بھی ان کے اموال واولاد میں کثرت ہوتی ہے صرف اس وجہ سے کہ وہ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

۶۹۸۷ جس نے قطع رحمی کی یا جھوٹی قسم پر حلف اٹھایا تو وہ اس کا وبال مرنے سے پہلے دیکھ لے گا۔

بخاری فی التاریخ عن القاسم بن عبدالرحمن، مرسلاً

۶۹۸۸ (ہمیشہ) قطع رحمی کرنے والا جنت میں (دخول اولی کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔بیھقی ابوداؤد، ترمذی عن جبیر ابن مطعم

الاکمال

۶۹۸۹ میرے پاس جبرئیل مسکراتے ہوئے آئے، میں نے کہا تم کیوں ہنس رہے ہو؟ وہ بولے: رشتہ داری کو عرش کے ساتھ چمٹے ہوئے دیکھ کر، وہ اس شخص کے خلاف بددعا کر رہی تھی جس نے اسے کاٹا اور میں نے کہا: ان دونوں میں کتنا فاصلہ ہے؟ (یعنی صلہ رحمی اور قطع رحمی میں) وہ بولے: پانچ باپوں کا۔ابونعیم عن ابی موسیٰ عن حبیب بن الضحاک الحمحی وضعف

۶۹۹۰ رحم ورشتہ داری رحمٰن کی (صفت رحمت کی) شاخ ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ کہے گی: اے میرے رب! مجھ پر ظلم ہوا، میرے ساتھ برا سلوک ہوا، مجھے کاٹا گیا،تو اس کا رب اسے جواب دے گا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اسے کاٹوں جو تجھے کاٹے اور اسے جوڑوں جو تجھے جوڑے؟ابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۹۹۱ انسانوں کے اعمال ہر جمعرات کی شام اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں تو وہاں کسی قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

مسند احمد والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۹۲ جو رشتہ دار کسی رشتہ دار کے پاس آکر مال مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ مال عطا کردے گا اور (اگر) اس نے بخل سے کام لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جہنم سے ایک سانپ نکالیں گے جسے شجاع کہا جاتا ہے وہ زبان نکال رہا ہوگا اور پھر اس شخص سے چمٹ جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر، طبرانی فی الاوسط* عن جریر بن جریر عن رجل

تشریح:...... وعید برحق ہے دوسری طرف ان لوگوں کو بھی خیال کرنا چاہیے جو صرف رشتہ داروں سے مال بٹورنے کے خیال میں رہتے ہیں عموماً ناراضگیاں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ مال لے کر بھول جاتے ہیں، جیسے مال آپ کو عزیز ہے ایسا ہی اس شخص کو بھی عزیز ہے جس سے آپ نے لیا ہے۔

۶۹۹۳ ان لوگوں پر رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا (ہمیشہ سے) موجود ہو۔ ابن النجار عن ابن ابی اوفی

۶۹۹۴ اے طلحہ! ہمارے دین میں قطع رحمی نہیں، لیکن میں یہ پسند کرتا ہوں کہ تیرے دین میں شک نہ ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی مسکین عن طلحۃ بن البراء

۶۹۹۵ جنت میں (ہمیشہ) قطع رحمی کرنے والا داخل نہ ہوگا۔ طبرانی عن جبیر بن مطعم، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

۶۹۹۶ جس شخص کے پاس اس کا چچازاد مال مانگنے آیا اور اس نے اس سے مال روک رکھا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک لیں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

تشریح: آج کل تو مال کجا، دعائیہ کلمات بھی منہ سے نہیں نکلتے۔

حرف العین...... عزلت وعلیحدگی

۶۹۹۷ عزلت (میں) سلامتی ہے۔ فردوس عن ابی موسیٰ

تشریح: ...اس کا انحصار ہر شخص کی طبعی حالت پر ہے جس میں اسے خدشہ ہو کہ گناہ میں مبتلا ہو جائے گا اس سے بچے چاہے عزلت ہو یا مجلس۔

۶۹۹۸ حکمت کے دس اجزاء ہیں ان میں سے نو عزلت میں اور ایک خاموشی میں ہے۔

ابن عدی فی الکامل وابن لال عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

عشق

جس نے عشق کیا اور پاکدامن رہا پھر مرگیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔ خطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: ہر چیز کا اپنا محل ہوتا ہے عشق کا محل فقط وہی چیز ہے جسے فائق کائنات نے قلبی راحت وسکون کا ذریعہ بنایا ہے اور وہ فقط صنف نازک ہے، بہت سے لوگوں کو شادی سے پہلے عشق ہوتا ہے وہ عشق نہیں ہوس وشہوت کی ایک قسم ہے اصل عشق شادی کے بعد شروع ہوتا ہے، باقی رہا اس لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تو جہاں تک بندہ کی رائے ہے یہ بازاری لفظ ہے اسے خدا اور رسول کے لیے استعمال کرنا بہتر نہیں خدا اور رسول سے عقیدت وارفتگی انتہائی محبت اور اس سے ملتے جلتے بے شمار الفاظ ہیں، قرآن حدیث میں لفظ عشق خدا اور رسول کے لیے استعمال نہیں ہوا۔ دیکھیں فطرتی ونفسیاتی باتیں مطبوعہ نور محمد کراچی

۷۰۰۰...... جس نے عشق کیا اور اسے پوشیدہ رکھا اور پاکدامن رہا اسی حالت میں مرگیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔ خطیب عن ابن عباس

الاکمال

۷۰۰۱..... میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو پاکدامن رہتے ہیں جب ان کے پاس کوئی (عشق جیسی) مصیبت آتی ہے لوگوں نے عرض کی: کیسی مصیبت؟ آپ نے فرمایا: عشق۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۷۰۰۲..... جس نے عشق کیا اور اسے پوشیدہ رکھا اور پاکدامن رہا اور صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے اور اسے جنت میں داخل کریں گے۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کیونکہ عاشق و معشوق ایک دوسرے کے لیے بے چین ہوتے ہیں فصل وفراق کی گھڑیاں بجلی بن کر گزرتی ہیں اور وصال کے بعد پاکدامن رہنا واقعی جان جوکھوں کا کام ہے، نکاح تک صبر سے کام لینا حقیقتاً بخشش حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

عذر قبول کرنے کے ساتھ معافی

۷۰۰۳..... معافی اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ ابن شاهين في المعرفة عن حليس بن زيد

۷۰۰۴..... ایک دوسرے کو معاف کرتے رہا کرو تمہاری آپس کی نفرتیں ختم ہوجائیں گی۔ البزار عن ابن عمر

۷۰۰۵..... بے شک اللہ تعالیٰ خود بھی معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں۔ حاکم عن ابن مسعود، ابن عدی فی الکامل عن عبداللّٰہ بن جعفر

۷۰۰۶..... موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! آپ کا کونسا بندہ آپ کے ہاں عزت مند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو قدرت کے باوجود معاف کردے۔ بیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۰۰۷..... جو قدرت کے باوجود معاف کردے اللہ تعالیٰ تنگی کے دن (یعنی قیامت کے روز) اسے معاف کردیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۷۰۰۸..... قیامت کے روز عرش کے نیچے سے ایک شخص منادی کرے گا، وہ شخص کھڑا ہوجائے جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ہے، چنانچہ صرف وہ شخص کھڑا ہوگا جس نے اپنے بھائی کا گناہ معاف کیا ہوگا۔ خطیب عن ابن عباس

۷۰۰۹..... جب لوگوں کو (محشر میں) کھڑا کیا جائے گا تو ایک شخص اعلان کرے گا: وہ شخص کھڑا ہوجائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے اور جنت میں داخل ہوجائے، پوچھنے والا پوچھے گا: وہ کون ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے؟ وہ شخص کہے گا: جو لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں چنانچہ فلاں فلاں اٹھیں گے جن کی تعداد ایک ہزار ہوگی اور بغیر حساب جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن انس

۷۰۱۰..... اے ابن الاکوع! قدرت پانے کے بعد عفو و درگزر سے کام لیا کرو۔ بخاری عن سلمة بن الاکوع

آہ تاریخ ایسے لوگوں کا ذکر دہرا کر ہمیں اچنبے میں ڈال دیتا ہے، یہ وہ صحابی تھے جو اتنی تیز رفتار سے دوڑتے تھے کہ عربی گھوڑا بھی ان سے آگے نہ نکل سکتا تھا۔

۷۰۱۱..... کیا تم میں سے کوئی ابو ضمضم جیسا ہونے سے بھی قاصر ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے پروردگار! میں نے اپنی عزت آپ کے بندوں پر صدقہ کردی۔ ابو داؤد و الضیاء عن انس

تشریح: ان کا نام معلوم نہ ہوسکا ابو عمرو اور ابن عبدالبر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

تهذيب الاسماء واللغات للنووی، ج ۲ ص ۲۴۴ طبع مصر

الاکمال

۷۰۱۲... معاف کرنا بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دیں گے اور تواضع بندے کی شان بڑھاتی ہے سو تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلندی عطا فرمائیں گے۔ ابن لال عن انس

۷۰۱۳... جب قیامت کا روز ہوگا تو عرش کے نیچے سے ایک شخص اعلان کرے گا خلفاء میں سے معاف کرنے والے لوگ اچھی جزاء کی طرف ضرور کھڑے ہوں، لہٰذا وہی اٹھے گا جس نے معاف کیا ہوگا۔ خطیب، حاکم عن عمران بن حصین

۷۰۱۴... جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک وادی میں جمع فرمائے گا، جہاں وہ ایک بلانے والے کی آواز سن سکیں گے اور (اس کی) آنکھ انہیں دیکھ سکے گی، (اتنے میں) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص اعلان کرے گا اور کہے گا: جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی احسان ہے وہ شخص ضرور کھڑا ہو تو صرف وہی کھڑا ہوگا جس نے معاف کیا ہوگا۔ خطیب عن الحسن، مرسلاً

۷۰۱۵... جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک شخص اعلان کرے گا، لوگوں کو معاف کرنے والے کہاں ہیں؟ اپنے رب کی طرف آؤ، اور اپنا اجر وصول کرو، ہر مسلمان کا یہ حق ہے کہ جب وہ معاف کردے جنت میں داخل ہو۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۷۰۱۶... جس رات مجھے سیر کرائی گئی میں نے کئی سیدھے محلات جنت پر جھکے ہوئے دیکھے، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کس کے ہیں؟ تو جبرئیل نے کہا: غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والوں کے لیے اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ابن لال و الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

ظلم کرنے والے کو معاف کر دینا چاہئے

۷۰۱۷... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تجھ پر ظلم ہو تو دوسرے کے لیے بددعا کرے گا کیونکہ اس نے تجھ پر ظلم کیا، اور دوسرا تمہارے لیے بددعا کرے گا کہ تم نے اس پر ظلم کیا، اگر تم چاہو تو میں تمہاری دعا اور تمہارے خلاف (اس کی) بددعا قبول کرلوں اور اگر چاہو میں تمہارا معاملہ آخرت کے دن تک مؤخر کروں اور تم دونوں کو میری معافی شامل ہو۔ حاکم فی تاریخہ عن انس، وفیہ ابن ابراھیم بن زید الاسلمی وھاہ ابن حبان

۷۰۱۸... جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے بلند عمارت بنائے اور قیامت کے روز اس کے درجات بلند کرے، تو وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو معاف کرے، اور جو اسے محروم کرے اسے دے، اور جو ناتا توڑے اس سے جوڑے اور جو اس کے ساتھ جہالت سے پیش آئے اس کے ساتھ حلم و بردباری کا معاملہ کرے۔ الخطیب و ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۱۹... جس نے کسی مسلمان کی لغزش معافی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی لغزش معاف کرے گا۔ ابن حبان، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۲۰... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں لغزش معاف کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی لغزش معاف کردے گا۔

ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۲۱... جس نے اپنے مسلمان بھائی سے معذرت طلب کی اور اس نے معاف کردیا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیں گے، اور جس نے اسے معاف نہ کیا اللہ تعالیٰ (بھی) اسے معاف نہ کریں گے اور اسے منہ کے بل جہنم میں پھینکیں گے۔ الدیلمی عن انس

۷۰۲۲... جسے گالی دی گئی یا مارا گیا پھر اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمائیں گے، سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کریں گے۔ ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

تشریح:...... البتہ مظلوم کو بدلہ لینے کا حق ہے یہ اس صورت میں ہے جب دل سے بھی بددعا نہ دے ورنہ بعض لوگ قدرت نہ ہونے کی وجہ سے خاموش ہوتے ہیں وہ اس ثواب سے مستثنیٰ ہیں۔

۷۰۲۳ جس نے باوجود قدرت کے معاف کر دیا اللہ تعالیٰ پھسلن کے دن اسے معاف کریں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة مر برقم ۷۰۰۷

۷۰۲۴ قیامت کے روز عرش کے نیچے سے ایک شخص آواز دے گا: سنو وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے، چنانچہ وہی اٹھے گا جس نے اپنے بھائی کو معاف کیا ہوگا۔ حاکم عن علی

تشریح:..... کام کتنا آسان اور اجر کتنا عظیم!

۷۰۲۵ کیا تم میں سے کوئی ابوضمضم جیسا ہونے سے قاصر ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں اپنی جان اور عزت آپ کے بندوں پر صدقہ کر چکا۔ ابوداؤد، سعید بن منصور عن انس

۷۰۲۶ کیا تم میں سے کوئی ابوضمضم جیسا ہونے سے بھی عاجز ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں نے اپنی جان اور عزت آپ کو ہبہ کر دی پھر وہ نہ گالی دینے والے کو گالی دیتا اور نہ ظلم کرنے والے پر ظلم کرتا اور نہ اس شخص کو مارتا جس نے اسے مارا ہوتا۔

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة والدیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۷۰۲۷ تم میں سے کسی کو ابوفلاں جیسا ہونے سے کیا چیز روکتی ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں نے اپنی عزت آپ کے بندوں پر صدقہ کر دی پھر اگر اسے کوئی گالی دیتا تو وہ گالی نہ دیتا۔ عبدالرزاق عن الحسن، مرسلاً

۷۰۲۸ اگر تم اسے معاف کر دیتے تو وہ اپنے اور مدمقابل کے گناہ کا ذمہ دار ہو جاتا۔ ابوداؤد، نسائی عن وائل بن حجر

عذر قبول کرنا

۷۰۲۹ جس کے پاس اس کا بھائی بَری ہونے کے لئے آیا تو وہ اس کا عذر قبول کرلے اور جس نے ایسا نہ کیا وہ میرے حوض پر نہ آئے۔

حاکم عن ابی هریرة

۷۰۳۰ جس نے اپنے بھائی سے معذرت کی اور اس نے قبول نہ کیا تو اس پر اتنا گناہ ہے جتنا ظلم کرنے والے کا۔ ابن ماجه عن جودان

الاکمال

۷۰۳۱ ..... جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی نے کسی ایسے گناہ کی معذرت کی جو اس سے سرزد ہو گیا اور اس نے اس کا عذر قبول نہ کیا تو وہ کل (بروز قیامت) میرے حوض پر نہ آئے گا۔ ابوالشیخ عن عائشه رضی اللہ عنها

۷۰۳۲ ..... جس نے حق یا باطل کی معذرت قبول نہ کی میرے حوض پر نہیں آئے گا۔ ابونعیم عن علی

العقل..... عقلمندی

۷۰۳۳ آدمی کا دین (اس کی عقل میں) ہے جسے عقل نہیں اس کا دین بھی (کامل) نہیں۔ ابوالشیخ فی الثواب ابن النجار عن جابر

تشریح:..... دین تو مکمل و کامل ہے لیکن اس شخص کی معلومات کی حد تک پورا نہیں، جو لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی میں بہت سے ایسے افعال سرانجام دیتے ہیں جنہیں وہ دین سمجھ رہے ہوتے ہیں ان کا دین و عقل سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔

فطرتی باتیں مطبوعه نور محمد کراچی

۷۰۳۴ ..... آدمی کا سہارا اس کی عقل ہے جس کی عقل نہیں اس کا دین بھی نہیں۔ بیهقی عن جابر

۷۰۳۵۔ آدمی کی شرافت اس کا دین ہے اور اس کی مروت وانسانیت عقل (میں) ہے اور حسب (خاندانی عزت) اس کے اخلاق ہیں۔
مسند احمد، حاکم، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۳۶۔ عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو گھٹیا جانا اور موت کے بعد (والی زندگی) کے لیے عمل کیا اور کمزور وہ ہے جس نے اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے دوڑایا اور اللہ تعالیٰ سے تمنا کرنے لگا۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن شداد بن اوس

تشریح:..... یعنی کرتوت اپنے غلط تھے اور دل میں یہ تمنا لے رکھی تھی کہ اللہ تعالیٰ بڑے غفور رحیم ہیں۔

۷۰۳۷۔ آدمی نے عقل جیسی کوئی چیز نہیں کمائی جو اپنے مالک کو سیدھی راہ دکھاتی ہے یا غلط چیز سے روکتی ہے۔ بیهقی عن عمر

۷۰۳۸۔ عقلمند وہ ہے جو موت کے بعد کے لیے عمل کرے، اور خالی وہ ہے جو دین (داری) سے عاری ہو، اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔
بیهقی عن انس رضی الله عنه

۷۰۳۹۔ اللہ تعالیٰ نے تعداد میں عقل سے کم کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی، اور عقل زمین میں سرخ سونے سے (بھی) کم ہے۔
الرویانی وابن عساکر عن معاذ رضی الله عنه

گناہ کرنے سے عقل کم ہو جاتی ہے

۷۰۴۰۔ اے انسان! اپنے رب کی اطاعت کر تیرا نام عقلمند پڑ جائے گا اور اس کی نافرمانی نہ کر (ورنہ) تیرا نام جاہل پڑ جائے گا۔
الحلیة عن ابی هریرة رضی الله عنه وابی سعید

۷۰۴۱۔ وہ شخص کامیاب ہو گیا جسے عقل وسمجھ دی گئی۔ بخاری فی التاریخ عن قرة بن هیرة

۷۰۴۲۔ یقیناً وہ شخص کامیاب ہے جسے عقل سے نوازا گیا۔ بیهقی عن قرة بن هبیرة

۷۰۴۳۔ اللہ تعالیٰ اس مؤمن کو ناپسند کرتے ہیں جس میں عقل نہ ہو۔ عقیلی فی الضعفاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۴۴۔ میں اللہ تعالیٰ (کی اس بات) پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ عقلمند کو ٹھوکر لگنے کے بعد اٹھا لیتے ہیں پھر وہ لغزش کرتا ہے پھر اٹھا لیتے ہیں یہاں تک کہ اس کا راستہ جنت کی طرف کر دیتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۷۰۴۵۔ کام کو تدبیر سے کرو، اگر اسکا انجام بہتر نظر آئے تو کرتے رہو اور اگر گمراہی دیکھو تو ہاتھ روک لو۔
عبدالرزاق، ابن عدی فی الکامل بیهقی عن انس رضی الله عنه

۷۰۴۶۔ کم توفیق والا زیادہ عقل والے سے بہتر ہے اور دنیا کے کام میں عقل نقصان دہ (ثابت ہوتی) ہے اور دین کے معاملہ میں خوشی کا باعث ہے۔
ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

تشریح:...... اور جب عقل کو دنیاوی کاموں میں بھی دین کے تابع بنا کر استعمال کیا جائے تب بھی نقصان دہ ثابت نہیں ہوتی۔

الاکمال

۷۰۴۷۔ دین کا ستون اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی مغفرت، یقین اور نفع پہنچانے والی عقل ہے کسی نے پوچھا عقل نافع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طمع کرنا۔ الدیلمی عن عائشه

۷۰۴۸۔..... بے وقوف شخص (بعض دفعہ) اپنی حماقت کی وجہ سے گنہگار شخص کے بڑے گناہوں تک پہنچ جاتا ہے، لوگوں کو ان کی عقل کے بقدر قرب تک پہنچایا جاتا ہے۔ الحکیم عن انس

۷۰۴۹۔..... آدمی مسجد جا کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی نماز مچھر پر کے برابر بھی نہیں ہوتی، اور (بعض دفعہ) آدمی مسجد کی طرف آتا ہے اور (وہاں)

نماز پڑھتا ہے اس کی نماز احد پہاڑ کے برابر ہوتی ہے، جب ان میں سے عقل میں اچھا ہو، کسی نے کہا: کیسے ان میں سے عقل میں اچھا ہو؟ آپ نے فرمایا: جوان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے زیادہ بچنے والا اور نیکی کے کاموں میں حرص کرنے والا ہو اگر چہ دوسرے سے عمل وعبادت میں کم ہو۔ الحکیم عن ابی حمید الساعدی

۷۰۵۰ آدمی روزہ رکھتا، نماز پڑھتا اور حج وعمرہ کرتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے عقل کے مطابق ثواب دیا جائے گا۔

خطیب وضعفه عن ابن عمر رضی الله عنه

۷۰۵۱ ... اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلند درجات میں ٹھہرائے گا، کیونکہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند تھے، ان کی حد درجہ یہی کوشش ہوتی تھی کہ وہ نیکی کے کاموں میں دوسروں سے آگے رہیں اور دنیا کی زینت اور فضول چیزیں ان کے ہاں بے وقعت تھیں۔

الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن البراء

۷۰۵۲ ... لوگ نیکی کے کام (تو) کرتے ہیں جبکہ انہیں بدلہ عقلوں کے لحاظ سے دیا جائے گا۔

ابو الشیخ عن معاویة عن معاویه بن قرة عن ابیه

۷۰۵۳ ... بابرکت ہے وہ ذات جس نے عقل کو اپنے بندوں میں مختلف (انداز) سے تقسیم کیا ہے، دو آدمیوں کا عمل، روزہ اور نماز برابر ہوتی ہے لیکن عقل میں دونوں مختلف ہوتے ہیں جیسے کسی کے پہلو میں ایک ذرہ، اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں یقین اور عقل سے بڑھ کر کوئی چیز تقسیم نہیں کی۔

الحکیم عن طاؤس، مرسلاً

۷۰۵۴ دین داری کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا ہے اور ہر اچھے برے شخص سے بھلائی کا معاملہ کرنا۔ بیهقی عن علی

تشریح: ... جو لوگ دوسروں سے بھلائی اور خیر خواہی کرنے میں درجہ بندی سے کام لیتے ہیں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا ہے لیکن انہیں اس کا احساس نہیں ہوتا۔ فطرتی باتیں

۷۰۵۵ کبھی کبھار دو شخص مسجد کا رخ کرتے ہیں ان میں سے ایک (نماز پڑھ کر) لوٹ آتا ہے تو اس کی نماز دوسرے سے افضل ہوتی ہے جب یہ عقل میں اس سے اچھا ہو، اور دوسرا واپس ہوتا ہے جبکہ اس کی نماز ذرہ برابر بھی (حیثیت کی حامل) نہیں ہوتی۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن ابی ایوب

۷۰۵۶ کم توفیق والا زیادہ عقل والے سے بہتر ہے، اور عقل دنیا کے کاموں میں نقصان دہ اور دنیا کے معاملہ میں خوشی کا باعث ہے۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۰۵۷ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: چہرہ ادھر کر، تو اس نے چہرہ ادھر کر دیا پھر فرمایا: پیٹھ پھیر، تو اس نے پیٹھ پھیر دی، پھر فرمایا بیٹھ جا، وہ بیٹھ گئی پھر فرمایا بول، تو وہ بولنے لگی پھر فرمایا: خاموش ہو جا، تو وہ خاموش ہوگئی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھ سے زیادہ پسندیدہ اور عزت والی مخلوق پیدا نہیں فرمائی، تیری وجہ سے میں پہچانا جاؤں گا، میری تعریف کی جائے گی، میری اطاعت کی جائے گی، تیری وجہ سے میں (لوگوں سے ان کے اعمال اور صدقات) لوں گا اور تیری وجہ انہیں عطا کروں گا اور تیری وجہ سے ان پر عتاب کروں گا اور تیری وجہ سے ثواب ہے اور تجھ پر عذاب ہے اور صبر سے بڑھ کر میں نے کسی چیز سے تیری عزت نہیں کی۔

الحکیم عن الحسن، قال حدثنی عدة من الصحابه، الحکیم عن الاوزاعی، معضلاً

تشریح: ... امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص جنگل میں رہتا ہو اور اسے توحید نہیں پہنچی پھر بھی عقل کی وجہ سے مجرم ہوگا۔

۷۰۵۸ ... اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: ادھر مڑ، تو وہ مڑ گئی اور فرمایا ادھر مڑ، تو وہ مڑ گئی پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم میں نے تجھ سے پسندیدہ مخلوق پیدا نہیں فرمائی، تیری وجہ سے میں لوں گا اور تیری وجہ سے دوں گا، تیری وجہ سے ثواب اور تجھ پر عذاب ہے۔

طبرانی عن ابی امامة

تشریح: ... مجنوں اور نیم پاگل لوگ ثواب عذاب سے مستثنیٰ ہیں۔

۷۰۵۹ تمہیں کسی آدمی کا اسلام قبول کرنا تعجب میں نہ ڈالے یہاں تک کہ یہ معلوم کرلو کہ اس کی عقل کی گرہ (کتنی) ہے۔
عقیلی فی الضعفاء، وقال منکر، ابن عدی فی الکامل، بیھقی وضعفه عن ابن عمرو

۷۰۶۰ کسی شخص کے مسلمان ہونے سے خوش نہ ہو بلکہ اس کی عقل کی حد معلوم کرو۔ الحکیم عن ابن عمر

۷۰۶۱ اے علی! جب لوگ نیکی کے مختلف کاموں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں تو تم عقل کے مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، تم ان سے درجات اور قربت میں، دنیا میں لوگوں کے ہاں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آگے نکل جاؤ گے۔ حلیة الاولیاء عن علی

تشریح: یعنی دنیا میں تمہاری مقبولیت ہوگی اور آخرت میں مخصوص طبقہ میں شمار ہوگے۔

۷۰۶۲ اے علی! لوگوں کی دو قسمیں ہیں، ایک عقلمند جو درگزر کے لیے صلح کرتا ہے اور جاہل جو سزا کے لیے صلح کرتا ہے۔ ابن عساکر عن علی
فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو یہ ارشاد فرمایا۔

۷۰۶۳ جنت کے سو درجات ہیں (جن میں سے) ننانوے (۹۹) عقلمندوں کے لیے ہیں اور ایک درجہ ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے ہے۔
حلیة الاولیاء عن عمر

تشریح: جنت کے دروازے آٹھ ہیں طبقات بھی آٹھ ہیں، پھر ہر طبقہ میں اہل ایمان کے مراتب سے مختلف درجات ہیں، اس لیے کسی جنتی کا کسی مقام پر ہونا اس کے مقام و مرتبہ میں کمی کا باعث نہ ہوگا، بلکہ ہر شخص کی اپنی جدا دنیا ہوگی، جس میں غیر کی آمد و رفت نہ ہوگی۔

حرف الغین ...... غیرت کا بیان

۷۰۶۴ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں اس وجہ سے اس نے ظاہری باطنی فحش چیزیں حرام قرار دی ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو مدح و تعریف پسند نہیں، اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو عذر (قبول کرنا) پسند نہیں اس بنا پر اس نے کتاب ہر دور میں نازل کی اور (کئی) رسول بھیجے۔ مسند احمد، بیھقی، ترمذی عن ابن مسعود

تشریح: ...... تاکہ کوئی عذر کرنا چاہے تو اس کے لیے گنجائش ہو، یہ کوئی نہ کہے کہ ہمیں تو پتہ بھی نہیں تھا۔

۷۰۶۵ غیرت ایمان کا حصہ ہے اور بے غیرتی نفاق کا جز ہے۔ بیھقی فی السنن عن زید بن اسلم

تشریح: ...... لفظ مذاء کا مفہوم ذاتی یہ ہے کہ جو شخص اس بات کی پرواہ نہ کرتا ہو کہ اس کی بیوی کے پاس کس کس کی آمد و رفت رہتی ہے جسے بالفاظ دیگر دیوث کہتے ہیں۔ لغات الحدیث ج ۴

۷۰۶۶ بعض غیرت کی باتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور بعض ناپسند، اور بعض تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور بعض ناپسند، رہی وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں شک و تہمت (والے معاملہ) میں غیرت کرنا ہے اور وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں وہ غیرت ہے جو شک و تہمت میں نہ ہو اور وہ تکبر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ مرد کا قتال میں اترا کر چلنا ہے اور متکبرانا چال جو صدقہ کے وقت ہو، رہا وہ تکبر جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں آدمی کا بغاوت و فخر پر تکبر کرنا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان عن جابر بن عتیک

تشریح: ...... قتال میں مجاہد کا تکبر اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے صدقہ میں تکبر انسان کو پچھتاوے سے باز رکھتا ہے۔

۷۰۶۷ بعض غیرت کے کام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور بعض ناپسند، شک و تہمت (والے معاملہ) میں غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور شک و تہمت کے علاوہ میں غیرت ناپسند ہے۔ ابن ماجه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۷۰۶۸ ...... غیرت ایمان کا جزء اور بے غیرتی نفاق کا حصہ ہے۔ البزار، بیھقی عن ابی سعید

۷۰۶۹ ...... دو غیرتیں ہیں ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند اور دوسری ناپسند ہے اور دو متکبرانہ چالیں ہیں ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور دوسری ناپسند، شک و تہمت (والے مقام) کی غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور بغیر شک اور تہمت والی غیرت ناپسند ہے وہ اتراہٹ اللہ تعالیٰ کو پسند

ہے جو آدمی صدقہ دیتے وقت کرے، اور تکبر کی وجہ سے اترانا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن عقبة بن عامر

۷۰۷۰ ... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے انتہائی غیرت مند شخص کو پسند کرتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن علی

تشریح: ... یعنی خصوصی محبت اور برتاؤ والا معاملہ فرماتے ہیں۔

۷۰۷۱ ... اللہ تعالیٰ مسلمان کے لیے غیرت کھاتے ہیں مسلمان کو بھی غیرت کرنی چاہیے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

یعنی کسی وقت مسلمان کی بے عزتی اور سبکی ہو رہی ہو یا وہ لاچار و بے مددگار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتے ہیں، مسلمان کو بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے غیرت کرے۔

مسلمان کے حرام کرنے سے اللہ کو غیرت آتی ہے

۷۰۷۲ ... اللہ تعالیٰ غیرت کرتے ہیں اور مؤمن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مؤمن وہ کام کرے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔ بیهقی، ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۷۳ ... اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں۔ مسند احمد، بیهقی عن اسماء بنت ابی بکر

الاکمال

۷۰۷۴ ... اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جس کے گھر میں کوئی (غیر) آتا ہے اور وہ (اس سے) لڑتا نہیں۔ الدیلمی عن علی

۷۰۷۵ ... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بے غیرت کی فرض عبادت قبول کریں گے اور نہ نفلی، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! بے غیرت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جس کی اہلیہ کے پاس (نامحرم) مرد آتے ہیں۔

بخاری فی التاریخ والخرائطی فی مساوی الاخلاق، طبرانی فی الکبیر وابونعیم، بیهقی وابن عساکر عن مالک بن احیمر الجذامی

۷۰۷۶ ... میں (بھی) غیرت مند ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے غیرت مند (بندے) کو پسند کرتے ہیں۔ الدیلمی عن علی

۷۰۷۷ ... میں سعد سے زیادہ غیرتمند ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والے ہیں اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی عذر (قبول کرنے) کو پسند نہیں کرتا، اسی وجہ سے اس نے رسول بھیجے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی مدح (سننے) کو پسند نہیں کرتا اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اسی بناپر جنت کا وعدہ کیا ہے۔ حاکم عن المغیرة بن شعبة

۷۰۷۸ ... اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے فحش (باتیں اور چیزیں) کو حرام قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو مدح پسند نہیں اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی عذر کو پسند نہیں کرتا اسی وجہ سے وہ اپنی مخلوق کی معذرت قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو حمد پسند نہیں اسی وجہ سے اس نے اپنی تعریف کی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۷۰۷۹ ... اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے فواحش چاہے پوشیدہ ہوں یا ظاہر حرام قرار دیے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت ابی بکر

حرف القاف ...... قناعت اور سوء ظن کی وجہ سے لوگوں سے بے پرواہی

۷۰۸۰ ... قناعت ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ القضاعی عن انس

۷۰۸۱ ... اے انسان! تیرے پاس وہ ہے جو تیرے لیے کافی ہے جبکہ تو ایسی چیز طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش بنا دے، اے انسان تو تھوڑے پر

قناعت نہیں کرتا، اور نہ زیادہ سے سیر ہوتا ہے، اے انسان! جب تو اس طرح صبح کرے کہ تیرے بدن میں عافیت ہو، تیرے گھر میں امن ہو اور تیرے پاس ایک دن کا کھانا ہو تو دنیا پر مٹی یعنی تف ہے۔ابن عدی فی الکامل بیھقی عن ابن عمر

تشریح:......اللہ تعالیٰ داتا ہیں وہ خوب جانتے ہیں کس کو کتنا دینا ہے کون سرکش ہوگا اور کون فرمانبردار، سلیمان ومحمد ﷺ کو دنیا کی بادشاہت دی لیکن عجز وانکساری کے پیکر تھے، فرعون وشداد کو چند حیلوں سے حکومت ملی تو لگے سرکشی کرنے۔

۷۰۸۲ جب تو اپنے گھر میں امن سے ہو تیرے بدن میں عافیت ہو اور تیرے پاس تیرے اس روز کا کھانا ہو تو دنیا پر خاک پڑے۔
بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۸۳ جو تم میں سے اپنے گھر امن سے ہو اس کے بدن میں عافیت ہو اس کے پاس اس روز کا کھانا موجود ہو تو گویا اس کے پاس پوری دنیا سمٹ کر آگئی۔بخاری فی الادب المفرد، ترمذی عن عبیداللہ بن محصن

۷۰۸۴ تم میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ شخص زیادہ پسند ہے، جس کا کھانا کم اور بدن ہلکا ہو۔فردوس عن ابن عباس

۷۰۸۵ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اس کا دل غنی کر دیتے اور اس کا دل متقی بنا دیتے ہیں اور جب کسی بندے کو کسی برائی سے دوچار کرنا چاہیں تو محتاجی کو اس کا نصب العین بنا دیتے ہیں۔الحکیم، فردوس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۸۶ جب سخت بھوک لگے تو ایک چپاتی کھالو اور صاف پانی کا ایک گھونٹ پی لو، اور کہو دنیا اور دنیا والوں پر مار پڑے۔
بیھقی، ابن عدی فی الکامل عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۸۸ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں (اس لیے) نہیں دیا گیا کہ وہ اترانے لگیں اور نہ ان سے (ضرورت کا سامان) روکا گیا کہ وہ لوگوں سے مانگنے لگیں۔ابن شاھین عن الجذع

تشریح:...... یعنی انہیں اعتدال کی روزی عطا کی گئی ہے۔

روزی کم ہونا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہیں ہے

۷۰۸۹ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اس کا رزق (قابل) کفایت کرتے دیتے ہیں۔ابو الشیخ عن علی

۷۰۹۰ اللہ تعالیٰ بندے کو جو (مال) عطا کرتا ہے اس میں اسے آزماتا ہے پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جائے تو اسے برکت دی جاتی ہے اور (تھوڑے مال میں بھی) اسے وسعت دیتے ہیں، اور اگر راضی نہ ہو تو اسے برکت نہیں دی جاتی اور جتنا (کسی کی قسمت میں) لکھا ہوتا ہے اس پر زیادہ نہیں کرتے۔مسند احمد وابن قانع بیھقی عن رجل من بنی سلیم

۷۰۹۱ اللہ تعالیٰ کو وہ نادار شخص پسند ہے جو (باوجود) عیالدار (ہونے کے بھی) سوال سے بچنے والا ہو۔ابن ماجہ عن عمران

۷۰۹۲ پرندہ صبح کی وقت اپنے رب کی تسبیح کرتا ہے اور اپنے اس روز کی روزی مانگتا ہے۔خطیب عن علی

۷۰۹۳ (فلاں) گھر والے (ایسے ہیں) ان کا کھانا (تو) کم ہے (مگر) ان کے گھر منور ہیں۔طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۹۴ (اے عائشہ!) اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی تو تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہونی چاہیے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے اور مالدار لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچنا اور کوئی کپڑا پرانا (سمجھ کر) نہ اتارنا یہاں تک کہ اس میں پیوند لگا چکو۔ترمذی، حاکم عن عائشۃ

۷۰۹۵ میری امت کے بہترین لوگ قناعت پسند ہیں اور برے لوگ لالچ کرنے والے ہیں۔القضاعی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۹۶......بہترین رزق وہ ہے جو دن بدن کافی ہو۔ابن عدی فی الکامل، فردوس عن انس

۷۰۹۷ بہترین رزق وہ ہے (حسب ضرورت) کافی ہو۔مسند احمد فی الزھد عن زیاد بن جبیر، مرسلاً

۷۰۹۸ خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو مسلمان ہو اور اس کی (گزر اوقات کی) زندگی (میں قابل کفایت رزق) ہو۔
الرازی فی مشیخۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۷۰۹۹۔۔۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو رات کو حج کرنے والا اور صبح کو غازی تھا، (وہ ایسا) آدمی ہے جس کا حال (لوگوں سے) پوشیدہ ہے عیالدار ہے سوال سے بچتا ہے دنیا کی تھوڑی چیزوں پر قناعت کرتا ہے، لوگوں کے پاس ہنستے ہوئے آتا ہے اور ہنستے ہوئے واپس جاتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں حج اور غزوہ کرنے والے ہیں۔

فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۱۰۰۔۔۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اللہ تعالیٰ نے کفایت (کا رزق) دیا پھر وہ (اسی پر) صبر کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، فردوس عن عبداللہ بن حنطب

۷۱۰۱۔۔۔ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اسلام کی ہدایت ملی اور اس کی زندگی قابل کفایت ہے اور وہ اس پر قانع ہے۔

ترمذی، ابن حبان، حاکم عن فضالۃ بن عبید

۷۱۰۲۔۔۔ قناعت کو اختیار کرو کیونکہ یہ ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۱۰۳۔۔۔ وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اسلام قبول کیا، اور اسے قابل کفایت رزق دیا گیا، اور جو (مال) اللہ تعالیٰ نے اسے دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ مسند احمد، مسلم ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۷۱۰۴۔۔۔ وہ تھوڑا (مال) جس پر تم شکر کرو اس سے زیادہ بہتر ہے جس کی تم میں طاقت نہ ہو۔

البغوی والباوردی وابن قانع وابن السکن وابن شاہین عن ابی امامہ عن ثعلبۃ بن حاطب

۷۱۰۵۔۔۔ مجھے اپنے بھائی موسیٰ سے بے رغبتی نہیں، کیا تم میرے لیے موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترے جیسا چبوترا بنانا چاہتے ہو؟

صب عن عبادۃ بن الصامت

تشریح:۔۔۔۔۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام کے لیے جو چبوترا بنایا گیا تھا اس کی نوعیت وضرورت جدا تھی مجھے چونکہ اس کی ضرورت نہیں تو کوئی یہ نہ سمجھے کہ مجھے اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کے فعل سے اعراض اور ان کی ذات پر اعتراض ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ مسجد میں گفتگو کے لیے بیٹھ جائیں گے اور ہر مسجد میں ایسے چبوترے بننے شروع ہو جائیں گے۔

۷۱۰۶۔۔۔ مجھے، موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترے جیسے چبوترے کی ضرورت نہیں۔ بیہقی عن سالم بن عطیۃ

۷۱۰۷۔۔۔ ان چیزوں کے علاوہ انسان کو (زائد از ضرورت) کسی چیز کا حق حاصل نہیں، رہنے کے لیے گھر، بدن ڈھانپنے کے لیے کپڑا، روٹی کا ٹکڑا (جو سخت ہو) اور پانی۔ ترمذی، حاکم عن عثمان

۷۱۰۸۔۔۔ تین (نعمتوں) کا بندے سے حساب نہ ہوگا، سرکنڈوں سے بنے گھر کا سایہ، جس سے وہ سایہ حاصل کرے اتنا روٹی کا ٹکڑا جس اپنی کمر سیدھی کر سکے، اور اتنا کپڑا جس سے اپنا ستر چھپا سکے۔ مسند احمد فی الزھد، بیہقی عن الحسن، مرسلاً

۷۱۰۹۔۔۔ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ میں کسی چیز سے اپنی بھوک دور کرلوں۔ ابن المبارک عن الاوزاعی معضلاً

تشریح:۔۔۔۔۔ یعنی جو کچھ حلال اور طیب کھانے کے لیے مل جائے۔

۷۱۱۰۔۔۔ جو چیز تہبند، دیوار کے سائے اور پانی کے گھونٹ سے بڑھ کر ہو تو زائد (از ضرورت) ہے قیامت کے روز بندے سے اس کا حساب لیا جائے گا۔ البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۷۱۱۱۔۔۔ تھوڑی چیز جو کافی ہو اس سے بہتر ہے جو (ہوتو) زائد ہو (لیکن) غفلت میں ڈال دے۔ ابویعلی عن الضیاء عن ابی سعید

۷۱۱۲۔۔۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھوڑے رزق پر راضی ہوگیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائیں گے۔ بیہقی عن علی

۷۱۱۳۔۔۔ ایک سال کی خوراک دین کے لیے بہترین معاون ہے۔ فردوس عن معاویہ بن حیدہ مر برقم، ۶۳۳۵

۷۱۱۴۔۔۔ اے اللہ! کے بندو! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، عن انس

۷۱۱۵۔۔۔ قیامت کے روز فقیر ومالدار چاہے گا کہ اسے صرف اتنی دنیا ملتی جس سے اس کی روزی حاصل ہو جاتی۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن انس

۷۱۱۶۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) کی اولاد کا رزق گزربسر کا بنادے۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۷۱۱۷۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اسے اپنی تقسیم پر راضی کر دیتے ہیں اور اس میں اسے برکت دیتے ہیں۔
الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۱۸۔ جب تم میں سے کوئی اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھے جو مال اور جسم میں افضل ہے تو سے چاہیے کہ اسے دیکھ لے جو مال اور بدن میں اس سے کم درجہ کا ہے۔ هناد، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۱۹۔ جب تم میں سے کوئی مال اور پیدائش میں اپنے سے برتر کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھ لے جس پر اسے فضیلت حاصل ہے۔
مسند احمد، بخاری، مسلم، عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۲۰۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو اس کے دل میں غنا اور تقویٰ (لاپرواہی) پیدا فرما دیتے ہیں اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو فقر وفاقہ کو اس کا نصب العین بنا دیتے ہیں۔ الحکیم والدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ بندے کو رزق میں (تنگی کر کے) آزماتا ہے تاکہ دیکھیں وہ کیا کرتا ہے؟ پھر اگر وہ راضی ہو جائے تو اسے اس (مال) میں برکت دی جاتی ہے اور اگر راضی نہ ہو تو برکت نہیں دی جاتی۔ الدیلمی عن عبدالله بن الشخیر

تشریح:...... اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہوتا ہے صرف اس بندے پر اس کی حماقت کا اظہار کرنا ہوتا ہے کہ یہ اس کے اپنے عمل کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ کسی پر تاگے برابر بھی ظلم نہیں کرتا ہے۔

گھر کا سامان مختصر ہونا چاہئے

۷۱۲۲۔ بستر تو ایک خاوند کے لیے ہونا چاہیے اور ایک بیوی کے لیے اور ایک مہمان کے لیے (اور ضرورت سے زائد) بستر شیطان کے لیے ہوگا۔
الهیثم بن کلیب سعید بن منصور عن ثوبان

۷۱۲۳۔ تم میں سے کسی کے لیے اتنا کافی ہے جس پر اس کا دل قناعت کر سکے، انجام کار اسے چار گز ایک بالشت جگہ میں جانا ہے پھر معاملہ اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود

تشریح:... یعنی قبر میں جانا ہے اور پھر آخرت میں جمع ہونا ہے۔

۷۱۲۴۔ اے ابوعبیدہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں اضافہ کرے تو تمہارے لیے تین خادم کافی ہیں، ایک خادم جو تمہاری خدمت کرے، دوسرا جو تمہارے ساتھ سفر کرے، اور تیسرا جو تمہارے گھر والوں کے کام کرے، اور ان کے پاس آئے، اور تین جانور کافی ہیں ایک جانور تمہارے پاؤں کے لیے، ایک جانور تمہارے بوجھ کے لیے، اور ایک جانور تمہارے غلام کے لیے، تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھے اسی حالت پر ملے جس حالت میں وہ مجھ سے جدا ہوا۔ مسند احمد، ابن عساکر عن ابی عبیدة بن الجراح، وقال: ابن عساکر، منقطع

۷۱۲۵۔ تمہارے لئے (تین) جانور کافی ہیں، ایک تمہاری باربرداری کے لیے، ایک تمہاری سواری کے لیے اور ایک تمہارے غلام کے لیے۔
الدیلمی عن ابی عبیدة

۷۱۲۶۔ بہترین مؤمن قناعت کرنے والا ہے اور (جس کا حال) برا ہے جو لالچ کرنے والا ہے۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۲۷۔ (تین بستر کافی ہیں) ایک بستر مرد کا ایک اس کی بیوی کا ایک (فالتو) مہمان کے لیے (اس سے زائد) بستر شیطان کا ہے۔
مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، مسلم، ابوعوانه ابن حبان عن جابر، مربرقم، ۶۱۲۴

۷۱۲۸ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بندوں نے اپنے لیے کم کھانے کالحاف جو بنایا ہے اس سے بڑھ کر میرے نزدیک انتہائی درجہ کو پہنچنے والا نہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس

تشریح:..... یعنی کم کھانے کی قدرومنزلت میرے پاس ہے۔

۷۱۲۹ بنی اسرائیل میں ایک بکری کا بچہ تھا، جسے اس کی ماں دودھ پلاتی تھی اس کا دودھ ختم ہوگیا تو اس نے (دوسری) بکریوں کا دودھ پینا شروع کردیا پھر بھی وہ سیراب نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، کہ اس کی مثال ایسے ہے جیسے قوم ایک جو تمہارے بعد آئے گی، ان میں سے ایک آدمی اتنا دیا جائے گا جو پوری قوم اور قبیلہ کے لیے کافی ہوگا، پھر بھی وہ (لینے سے) سیراب نہ ہوگا۔ ابن شاھین وابن عساکر عن ابن عمر

۷۱۳۰ بنی اسرائیل میں ایک بکروٹا تھا جو اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا جب دودھ ختم ہوگیا تو تمام بکریوں کا دودھ پینے لگا پھر بھی وہ سیر نہ ہوا، اس کی اطلاع ان کے نبی کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا: اس کی مثال اس قوم جیسی ہے جو تمہارے بعد آئے گی ان میں ایک شخص کو اتنا دیا جائے گا جو ایک قوم اور قبیلہ کے لیے کافی ہوگا پھر بھی وہ سیراب نہ ہوگا۔ طبرانی عن ابن عمر

۷۱۳۱ انسان کی ہر زائد چیز جو روٹی کے ٹکڑے، اور ستر ڈھانپنے کے کپڑے اور (سر) چھپانے کے گھر سے فالتو ہوگی اس کا قیامت کے روز بندے سے حساب ہوگا۔ ابونعیم فی المعرفة عن عثمان

۷۱۳۲ ہر وہ چیز جو اس اناج، ٹھنڈے پانی اور سایہ دار گھر سے زائد ہو، اس میں انسان کا کوئی حق نہیں۔ طبرانی عن عثمان

۷۱۳۳ ہر وہ چیز جو روٹی، پانی کے گھونٹ اور دیوار و درخت کے سایہ سے زائد ہو اس کا قیامت کے روز بندہ سے حساب لیا جائے گا۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۷۱۳۴ قیامت کے روز ہر شخص اس بات کی تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں گزربسر کی خوراک کھاتا۔ الخطیب عن ابن مسعود

۷۱۳۵ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے میری امت (میں اعمال کے لحاظ) سے گھٹیا لوگ وہ ہیں جو کھاتے ہیں تو سیر نہیں ہوتے اور جب (مال) جمع کرتے ہیں تو (ان کا دل نہیں بھرتا) مالدار نہیں ہوتے۔ تمام فی جزء من حدیثه عن علی

تشریح:..... یعنی ان کی مثال قیف جیسی ہے جس کا منہ کھلا ہوتا ہے اور نیچے سوراخ ہوتا ہے ان لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔

۷۱۳۶ تم میں سے زیادہ مددگار وہ شخص ہے جب اسے اتنا حلال مل جائے جس سے وہ اپنی بھوک روک سکے۔ طبرانی عن سمرة

۷۱۳۷ انسان نے پیٹ سے بڑھ کر کسی برے برتن کو نہیں بھرا، اے انسان! تیرے لیے وہ چند لقمے جن سے تو اپنی کمر سیدھی کرے، کافی ہیں، اور اگر (اس سے زائد) ضروری ہوں تو ایک تہائی کھانا، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس کے لیے ہے۔ بیھقی، ابن حبان عن المقدام بن معدی کرب

۷۱۳۸ جس کے بدن میں عافیت ہو، اس کے دل میں اطمینان ہو اور اس کے پاس اس روز کی خوراک ہو، تو گویا اس کے لیے دنیا جمع ہوگئی، اے ابن جعشم تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہے جس سے تم اپنی بھوک روک سکو، اپنا ستر ڈھانپ سکو پھر اگر (تمہیں ایسا) گھر (مل جائے) جو تمہیں پوشیدہ رکھے تو یہ بھی ٹھیک ہے، اور اگر کوئی سواری ہو جس پر تم سوار ہو تو یہ بھی اچھی بات ہے، روٹی کا ٹکڑا اور گھڑے کا پانی (تو) ضرورت کی چیزیں ہیں بہتر ہیں اس کے علاوہ جو چیز ہوگی اس کا تم سے حساب لیا جائے گا۔ طبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۱۳۹ جو اپنے (تھوڑے) رزق پر ناراض ہوا، اور شکوہ کرنے لگا، صبر سے کام نہ لیا، اللہ تعالیٰ کی طرف اس کا کوئی عمل نہ جائے گا، اور اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔ حلیة الاولیاء عن ابی سعید وابن مسعود معاً

۷۱۴۰ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھوڑے رزق پر راضی ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اسکے تھوڑے عمل پر راضی ہوجائیں گے۔ بیھقی، والدیلمی عن علی، زادالدیلمی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

۷۱۴۱ جو اپنے رزق پر قانع رہا جنت میں داخل ہوگا۔ ابن شاھین والدیلمی عن ابن مسعود

۷۱۴۲ جس کا مال تھوڑا ہو، عیال واولاد زیادہ ہوں، اس کی نماز اچھی ہو اور اس نے مسلمانوں کی غیبت نہ کی ہو تو وہ قیامت میں یوں آئے گا کہ میرے ساتھ اس طرح ہوگا (جیسے یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں)۔ ابویعلی والخطیب وابن عساکر عن ابی سعید

۶۱۴۳ـ تم میں کسی کے لیے دنیا (کی چیزوں) میں سے ایک خادم اور سواری کافی ہے۔عفان بن مسلم الصفار فی جزئه عن بریدة

۶۱۴۴ـ دنیا کی اتنی چیز جس سے تم اپنے بھوک مٹا سکو، اپنا ستر ڈھانپ سکو، اور اگر کوئی ایسا سائبان ہو جس کا سایہ حاصل کر سکو تو یہ بھی صحیح ہے اور اگر تمہاری سواری ہو جس پر تم سوار ہو تو یہ بھی اچھی چیز ہے۔ابن النجار عن ثوبان

۶۱۴۵ـ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جو گھر (سرکشی کی) خوشی سے بھرا وہ آنسوؤں سے بھر جائے گا، اور خوشی کے بعد غم ہے۔ابن المبارک عن یحییٰ بن ابی کثیر، مرسلاً

۶۱۴۶ـ اے ابوالحسن علی! ان میں سے تمہیں کیا زیادہ پسند ہے پانچ سو بکریاں اور ان کے چرواہے؟ یا پانچ کلمے جو میں تمہیں سکھا دوں جن سے تم دعا کرو؟ تم کہا کرو: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میری کمائی کو پاک بنا دے، اور میرے اخلاق کو وسعت عطا فرما، اور جو آپ نے میرے لیے فیصلہ فرمایا مجھے اس پر قناعت کی توفیق دے، اور میرا دل کسی ایسی چیز کی طرف مائل نہ ہو جسے آپ نے مجھ سے پھیر دیا ہے۔

الرافعی عن سهل بن سعد عن علی

۶۱۴۷ـ اے ابوہاشم! شاید ایسا ہو کہ تم ایسے اموال پاؤ جو قوموں میں تقسیم ہوں گے، مال کے جمع کرنے کے مقابلہ میں تمہارے لیے خادم اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کافی ہے۔مسند احمد وهناد، ابن حبان، طبرانی و ابن عساکر عن ابی هاشم شیبة بن عتبة القرشی

۶۱۴۸ـ اے انسان! دنیا میں سے گزر بسر کی روزی پر راضی ہو جا، کیونکہ اتنی روزی جس سے موت واقع نہ ہو وہ بہت زیادہ ہے۔

العسکری و ابونعیم عن سمرة

غفلت پیدا کرنے والا قابل مذمت ہے

۶۱۴۹ـ لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، جو مال تھوڑا ہو اور قابل کفایت ہو وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ابن النجار عن ابی امامة

۶۱۵۰ـ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں اس لیے نہیں دیا گیا کہ وہ اترانے لگیں اور ان سے روکا گیا کہ وہ لوگوں سے مانگنے لگیں۔

المحاملی فی امالیه و ابن سعد و ابن شاهین و ابوموسیٰ عن ابن الجذع عن ابیه

۶۱۵۱ـ اے عائشہ! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہاری مشغولی صرف تمہارے پیٹ کے بارے میں ہو؟ تو سنو! اسراف سے (بچنے کے لیے) دن میں دو بار کھالیا کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو اسراف کرنے والے نہیں بھاتے۔ابونعیم، بیهقی عن عائشه رضی اللہ عنها

۶۱۵۲ـ اے عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہیں اتنی دنیا کافی ہے جتنی ایک مسافر کے لیے توشہ میں (روزی) ہوتی ہے اور مالدار لوگوں کی مجلس سے بچنا جب تک کپڑے میں پیوند نہ لگالو اسے پرانا نہ سمجھنا۔ترمذی و ابن سعد حاکم و تعقب عن عائشة، مر برقم، ۶۰۹۴

لوگوں سے بے پرواہی اور ان میں بدگمانی کی وجہ سے لالچ کا ترک

۶۱۵۳ـ بدگمانی کی وجہ سے لوگوں سے بچو۔ طبرانی فی الاوسط، ابن عدی عن علی

۶۱۵۴ـ احتیاط بدگمانی ہے۔ابو الشیخ فی الثواب عن علی، القضاعی عن عبدالرحمن بن عائذ

۶۱۵۵ـ اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) غنا سے غنی بنو۔ابن عدی فی الکامل عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۶۱۵۶ـ لوگوں سے لاپرواہ ہو اگرچہ مسواک کرنے کی وجہ سے ہو۔البزار طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن ابن عباس

۶۱۵۷ـ تم میں سے کوئی ایک مسواک کی لکڑی کی وجہ سے بھی لوگوں سے مستغنی ہو جائے۔بیهقی عن میمون بن ابی شبیب، مرسلاً

۶۱۵۸ـ تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) غنا کی بدولت اپنے دن اور رات کے کھانے کے معاملہ میں مستغنی ہو جائے۔

ابن المبارک عن واصل

۷۱۵۹ چیزوں کی بہتات وکثرت غنا کا نام نہیں غنا ولاپرواہی تو دل کی ہے۔

مسند احمد، بیھقی، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۱۶۰ جس نے (لینے کے معاملہ) لوگوں سے اچھا گمان رکھا اس کی ندامت وپشیمانی بڑھ جائے گی۔ابن عساکر عن ابن عباس

حرف الکاف.....غصہ پینا

اکمال کا حصہ

عمال کی نہج پر غصہ پینے کی احادیث کو میں نے حلم وتحمل مزاجی کے ذیل میں حرف ح کے حصہ میں ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۱ جس شخص نے اس وقت غصہ پیا جب وہ بدلہ لینے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے اور اسے حورعین میں جسے وہ چاہے گا اختیار دیں گے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کی بنا پر اچھے کپڑے نہ پہنے تو، اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے روبرو اسے بلائیں گے اور ایمان کے جن جوڑوں کو وہ پہننا پسند کرے گا اختیار دیں گے۔مسند احمد عن معاذ بن انس

۷۱۶۲ جس نے اس وقت غصہ پیا جب وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائیں گے یہاں تک کہ اسے حورعین میں اختیار دیں گے اور جس نے باوجود قدرت کے اس لیے اچھے کپڑے نہ پہنے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کررہا ہو تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائیں گے اور ایمان کے جوڑوں میں جو وہ چاہے گا اختیار دیں گے۔مسند احمد عن معاذ بن انس

تشریح: یعنی کبھی کبھار اچھے کپڑے نہیں پہنے، جب اس کے دل میں تکبر یا لوگوں کو گھٹیا سمجھنے کا اندیشہ پیدا ہوا ہو، باقی مستقل طور پر اچھے کپڑے ترک کردینا درست نہیں۔

۷۱۶۳ جس شخص غصہ پی لیا اور اگر وہ چاہتا تو اسے نکال سکتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا دل رضا سے بھردیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عمر

۷۱۶۴ جس نے اپنا غصہ روک لیا، اللہ تعالیٰ (بدلہ میں) اس سے اپنا عذاب روک لیں گے، جس نے اپنے رب کے حضور عذر پیش کیا اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرلے گا، اور جس نے اپنی زبان کو (بیہودہ باتوں سے) روک لیا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، ابویعلی وابن شاھین والخرائطی فی مساوی الاخلاق، سعید بن منصور عن انس

۷۱۶۵ جس نے اپنی زبان کو روک لیا، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، اور جس نے اپنے غصہ پر قابو پالیا اللہ تعالیٰ اسے اپنے عذاب سے بچالیں گے، اور جس نے اپنے رب کے حضور معذرت طلب کی اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول فرمائے گا۔ابن ابی الدنیاعن عمر

۷۱۶۶ جس نے اپنا غصہ روکا اور اپنی رضامندی کو عام کیا، نیکی کی، اپنی رشتہ داری کو قائم رکھا، امانت کو (امانتدار تک) پہنچایا، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اپنے سب سے بڑے نور (کے محل) میں داخل کریں گے۔الدیلمی عن علی

۷۱۶۷ کیا میں تمہیں دو پہلوانوں کی بات نہ بتاؤں؟ دو مرد ہیں جن کے درمیان کوئی چیز ہے تو ان میں سے ایک اپنے شیطان پر غالب آجاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس آکر گفتگو کرے گا۔ابن ابی الدنیا فی مکاید الشیطان عن مجاھد، مرسلاً

تشریح: یعنی پہلوان وہ ہے جو اپنے شیطان پر غالب آجائے، جو اسے غصہ نکالنے پر بھڑکاتا ہے، آدمی جب غصہ پی لیتا ہے تو وہ رہ کر یہ خیال آتا ہے کہ میں نے یہ کیا کیا، میں فلاں سے ڈر گیا تو یہ سارے شیطانی دھوکے ہیں۔

مدارات وروا داری

۷۱۶۸ اللہ تعالیٰ نے مجھے لوگوں کی رعایت کے لیے ایسے ہی بھیجا ہے، جیسا مجھے فرائض کی بجا آوری کے لیے مبعوث کیا ہے۔
فردوس عن عائشة رضی اللہ عنها

۷۱۶۹ مجھے لوگوں کے ساتھ رواداری کے لیے بھیجا گیا ہے۔ بیهقی عن جابر

۷۱۷۰ عقل کی بنیاد لوگوں سے مدارات رکھنا ہے، دنیا میں نیکی کرنے والے ہی آخرت میں نیکی کرنے والے ہوں گے۔
بیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۷۱۷۱ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد، عقل کی بنیاد لوگوں کی آؤ بھگت کرنا ہے دنیا میں نیکی کرنے والے ہی آخرت میں (بھی) نیکی کرنے والے ہوں گے، اور دنیا میں برائی والے آخرت میں بھی برائی والے ہوں گے۔ ابن الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن المسیب، مرسلاً

۷۱۷۲ لوگوں کے لیے تواضع کرنا صدقہ (کرنے کا ثواب رکھتا) ہے۔ ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن جابر

الاکمال

۷۱۷۳ جو شخص مدارات کرتے مر گیا (تو) وہ شہید (کے برابر ثواب پا کر) مرا۔ الدیلمی عن جابر

۷۱۷۴ اپنے اموال کے ذریعہ اپنی عزتیں بچاؤ، اور ہر ایک اپنی زبان کے ذریعہ اپنی آبرو بچائے۔
ابن عدی فی الکامل، قال منکر و ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنها

۷۱۷۵ مؤمن جس (چیز) سے اپنی عزت بچائے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ ابو داؤد الطیالسی

مروت

۷۱۷۶ بھائیوں سے نفع وصول کرنا مروت کا حصہ نہیں۔ ابن عساکر عن ابن عمر

تشریح: یعنی جتنے کی چیز ہے وہ تو وصول کرنا خلاف مروت نہیں لیکن بہت زیادہ نفع وصول کرنا خلاف مروت ہے۔

۷۱۷۷ مروت کا یہ حصہ ہے کہ جب (مسلمان) بھائی سے اس کا بھائی بات کرے تو وہ خاموش رہے اور چلتے چلتے جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ساتھ چلنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ (مسلمان) بھائی اپنے بھائی کے لیے ٹھہر جائے۔ خطیب عن انس

الاکمال

۷۱۷۸ مروت مال کی اصلاح (کا نام) ہے۔ الدیلمی عن ابان عن انس

المشورة

۷۱۷۹ جس نے کسی کام کا ارادہ کیا اور کسی مسلمان سے مشورہ لیا تو اللہ تعالیٰ اسے سب سے بہتر کام کی رہنمائی فرمائیں گے۔
طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنه

تشریح: لیکن جس کے مشورہ پر آپ نے عمل نہیں کیا وہ کبھی آپ کو مشورہ نہیں دے گا۔ فطرتی باتیں

۷۱۸۰ عقلمند آدمی سے مشورہ طلب کیا کرو، راہنمائی پاؤ گے، اوراس کی نافرمانی نہ کرو ورنہ پشیمانی اٹھاؤ گے۔

خطیب فی رواۃ مالک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۱۸۱ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانتدار ہے۔ حاکم، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ، ترمذی عن ام سلمۃ، ابن ماجہ عن ابن مسعود

تشریح: یعنی جس نے مشورہ لیا اس کی بات دوسروں کو ہرگز نہ بتائے ورنہ آئندہ وہ شخص کبھی اس کی بات پر اعتماد نہیں کرے گا۔

۷۱۸۲ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے چاہے مشورہ دے چاہے نہ دے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۷۱۸۳ جس سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے وہ امانت دار ہے اسے چاہیے کہ وہ ایسا مشورہ دے جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو۔

طبرانی فی الاوسط، عن علی

تشریح:..... انسان اگر دوسروں کا احساس دل میں پیدا کرلے تو دوسروں کا دکھ درد اپنا دکھ درد لگتا ہے۔

۷۱۸۴ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے مشورہ دے۔ ابن ماجہ عن جابر

تشریح:..... بہت سے امور ایسے ہیں جن میں انسان اگر اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے تو بھی ان پر حامی بھر لینا بہتر ہے جیسے مشورہ، امامت، اور کسی جگہ وعظ و نصیحت کی بات۔

۷۱۸۵ آدمی کی رائے اس وقت تک درست رہتی ہے جب تک وہ اپنے مشیر (جو مشورہ لے رہا ہوتا ہے اس) کے بارے خیرخواہی (کی نیت) رکھتا ہو، اور جب اپنے مشیر کو دھوکا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی رائے کی درستگی سلب کر لیتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابن عباس

تشریح: یعنی دل میں یہ خیال رکھتا ہو کہ میں اسے اچھا مشورہ دوں گا اور جب شروع سے ہی یہ نیت ہو کہ اسے ایسا بھٹکاؤں گا کہ یاد رکھے گا، تو اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی صحت رائے بھی سلب کر لیتے ہیں۔

الاکمال

۷۱۸۶ عقلمندوں سے مشورہ لیا کرو سیدھی راہ پاؤ گے، ان کی نافرمانی نہ کرو (ورنہ) ندامت اٹھاؤ گے۔

خطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، وفیہ عبدالعزیز بن ابی رجاء عن مالک

۷۱۸۷ مشورہ طلب کرنے والا کان ہے اور جس سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے وہ امانت دار ہے۔ العسکری فی الامثال عن عائشۃ

۷۱۸۸ احتیاط یہ ہے کہ تم صاحب رائے سے مشورہ لو، اور پھر اس کی بات مانو۔ ابوداؤد فی مراسیلہ، بیھقی عن خالد بن معدان، مرسلاً

۷۱۸۹ احتیاط یہ ہے کہ تم کسی عقلمند سے مشورہ لو اور پھر اس کی بات مانو۔

ابوداؤد فی مراسیلہ بیھقی عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین، مرسلاً

۷۱۹۰ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانتدار ہے چاہے مشورہ دے، چاہے خاموش رہے اسے چاہئے کہ ایسا مشورہ دے کہ اگر وہ صورت اسے پیش آتی تو وہ عمل کر لیتا۔ القضاعی عن سمرۃ

۷۱۹۱ فقہاء اور عابدین سے مشورہ لیا کرو، اور کسی خاص آدمی کی رائے پر مت چلو۔ طبرانی فی الاوسط عن علی

فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہمیں کوئی معاملہ پیش آجائے اور اس میں امر نہی کا بیان نہ ہو تو آپ کا کیا حکم ہے تو آپ نے یہ فرمایا۔

تشریح:..... جب بہت سے آدمی جمع ہو جائیں تو ہر ایک کی رائے غلط نہیں ہو سکتی، البتہ اکیلے شخص کی رائے میں غلطی واقع ہو سکنے کا احتمال ہے۔

۷۱۹۲ جس نے اپنے بھائی کو کوئی مشورہ دیا اور وہ جانتا ہے کہ درست بات دوسری تھی تو اس نے خیانت کی۔

ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۱۹۳ جس نے اپنے بھائی سے مشورہ لیا اور اس نے غلط مشورہ دیا تو اس نے خیانت کی۔ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۱۹۴ جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ اپنے کندھے سے لٹھ نیچے نہیں رکھتا، اور معاویہ نادار ہے اس کے پاس مال نہیں۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن فاطمۃ بنت قیس

تشریح:.... فاطمہ بنت قیس نے نبی علیہ السلام سے مشورہ لیا تھا کہ ان دونوں صاحبوں نے پیام نکاح بھیجا ہے تو آپ نے دونوں کی حقیقی حالت بیان فرمادی۔

۷۱۹۵ بہرکیف ابوجہم تو مجھے تمہارے بارے اس کے لاٹھی سے مارنے کا اندیشہ ہے اور معاویہ مال سے خالی آدمی ہے۔

عبدالرزاق عن فاطمۃ بنت قیس

حرف النون......نصیحت وخیر خواہی

۷۱۹۶ دین تو خیر خواہی (کا نام) ہے۔بخاری فی التاریخ عن ثوبان، البزار عن ابن عمر

۷۱۹۷ دین، اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے پیشواؤں اور عام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی (کا نام) ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن تمیم الداری، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃ، مسند احمد عن ابن عباس

اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی سے یہ مراد ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کرے، کتاب اللہ کے خلاف حکم نہ دے، رسول اللہ ﷺ کی سنت نہ چھوڑے، مسلمان ائمہ چاہے اہل حکومت ہوں یا اہل ثروت ان کی غیبت نہ کرے، اور عوام کو تکلیف نہ پہنچائے۔

۷۱۹۸ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کے لیے دل میں کوئی خیر خواہی پائے تو اس سے ذکر کردے۔ابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۱۹۹ وہ عمل عبادت بندے کا جو مجھے سب سے زیادہ پسند ہے میرے ساتھ اس کی خیر خواہی ہے۔مسند احمد عن ابی امامۃ

الاکمال

۷۲۰۰ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنے بندے کی سب سے پسند عبادت اس کی خیر خواہی ہے۔ابن عساکر عن ابی امامۃ

۷۲۰۱ دین (سراسر) خیر خواہی ہے، بے شک دین خیر خواہی (کا نام) ہے، دین تو (نری) خیر خواہی ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس کے لیے! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمان ائمہ اور عوام کے لیے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابوعوانۃ، ابن خزیمہ، ابن حبان والبغوی والباوردی وابن قانع، ابونعیم، بیھقی عن تمیم الداری، ترمذی، حسن، نسائی، دارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابن عباس، ابن عساکر عن ثوبان

۷۲۰۲ جو قیامت کے روز پانچ (خیر خواہیاں) لے کر آیا تو اسکا چہرہ جنت سے نہیں پھیرا جائے گا، اللہ تعالیٰ، اس کے دین، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمانوں کی جماعت کے لیے خیر خواہی۔ابن النجار عن تمیم الداری

۷۲۰۳ مؤمن اس وقت تک اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک اپنے بھائی کے لیے صرف خیر خواہی کرے، اور جب اس سے رک گیا تو اس سے (نیکی کی) توفیق سلب کرلی جائے گی۔دارقطنی فی الافراد والدیلمی عن علی

مدد وامداد

۷۲۰۴ اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر، کسی نے عرض کی: ظالم کی کیسے مدد کروں؟ فرمایا: اسے ظلم سے روکو یہی اس کی مدد ہے۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن انس

۷۲۰۵ اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر اگر وہ ظالم ہے تو اسے اس کے ظلم سے روک اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی مدد کر۔
الدارمی وابن عساکر عن جابر

۷۲۰۶ اس میں کوئی حرج نہیں، آدمی کو اپنے ظالم اور مظلوم کی مدد کرنی چاہیے اگر وہ ظالم ہے تو اسے روکے یہی اس کی مدد ہے اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۷۲۰۷ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے، جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور پھر اس کی مدد نہ کی۔ فردوس عن ابن عباس

۷۲۰۸ بے شک حقدار کے لیے گفتگو (میں سختی) کی اجازت ہے۔ مسند احمد عن عائشة

۷۲۰۹ اسے چھوڑ دے اس واسطے کہ حقدار کے لیے گفتگو کا حق ہے۔ بخاری، ترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

تشریح: ...... ایک شخص سے آپ علیہ السلام نے قرض لیا، تو بروقت ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے وہ شخص سخت کلامی کرنے لگا اس پر آپ نے فرمایا۔

۷۲۱۰ تم بدلہ لے سکتی ہو۔ ابن ماجه عن عائشة

۷۲۱۱ آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنا مہینہ بھر کے اعتکاف سے بہتر ہے۔ ابن زنجویه عن الحسن، مرسلاً

تشریح: اس واسطے کہ اعتکاف اپنی نوعیت کا ذاتی عمل ہے اور اصلاح عوام میں معاشرے کی اصلاح ہے۔

۷۲۱۲ میں اپنے مسلمان بھائی کی اس کی ضرورت میں مدد کروں یہ مجھے مہینہ بھر روزے رکھنے اور مسجد حرام میں اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے۔
ابو الغنائم النرسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر

مسلمان بھائی کی مدد ہر حال میں ہو

۷۲۱۳ آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہیے چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو، اگر وہ ظالم ہو تو اسے (ظلم سے) روکے، کہ یہی اس کی مدد ہے، اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرے۔ مسند احمد، حاکم عن جابر

۷۲۱۴ جس کے سامنے کسی مسلمان کی تذلیل کی گئی اور اس نے باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا۔ مسند احمد عن سهل بن حنيف

۷۲۱۵ جس نے کسی مصیبت زدہ کی مدد کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر مغفرتیں لکھتے ہیں، ایک کے ذریعہ اس کے تمام کام درست ہو جاتے ہیں، اور بہتر اس کے لیے قیامت کے روز (رفع) درجات کا سبب ہوں گے۔ بخاری فی التاریخ، بیهقی عن انس

۷۲۱۶ جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی اور اس نے باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں ذلیل کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن انس

۷۲۱۷ جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے (جہنم کی) آگ دور کر دیں گے۔
مسند احمد، ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۲۱۸ جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو یہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوگا۔ بیهقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۲۱۹ جس نے پانی یا آگ کی زیادتی کو روک دیا تو اس کے لیے شہید کا اجر ہے۔ النرسی فی قضاء الحوائج عن علی

تشریح: یعنی کسی جگہ پانی کے بہاؤ سے زمین کا کٹاؤ ہوا یا معمولی سے آگ لگ جانے سے قریبی کسی کے کھیت کا یا گھر کے جلنے کا خدشہ تھا تو اس شخص نے اس پانی کا رخ پھیر دیا اور آگ بجھا دی۔

۷۲۲۰ جس نے اپنے بھائی عدم موجودگی میں اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسکی مدد فرمائے گا۔
بیهقی فی شعب الایمان والضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۷۲۲۱ جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اسے جہنم سے بچائیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید

تشریح: بطور فضل وکرم ورنہ اللہ تعالیٰ پر کسی کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

۷۲۲۲ جس نے کسی مسلمان کو منافق کی غیبت سے بچایا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مبعوث فرمائیں گے جو قیامت کے روز اس کے گوشت کی جہنم سے حفاظت کرے گا اور جس نے کسی مسلمان پر کوئی تہمت لگائی جس سے اس کی رسوائی مقصود ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل روک رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس سے نکل آئے جو اس نے کہا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن معاذ

۷۲۲۳ تین آدمی ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے، ایک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، اور غلام جو حق مکاتبت ادا کرنا چاہتا ہے، اور نکاح کا وہ خواہشمند جو پاکدامنی کا طلبگار رہے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی ابن ماجه، حاکم، عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح: ...... مکاتب سابقہ دور میں ایسے غلام کو کہا جاتا تھا جو اپنے آقا سے معاہدہ کرلے کہ میں اتنی رقم ادا کرنے کے بعد آزاد ہوں ایسے معاملہ کو مکاتبت کہتے ہیں۔

۷۲۲۴ جو کسی مسلمان کی کسی ایسی جگہ مدد چھوڑ دے، جہاں اس کی عزت میں کمی آئے اس کی بے قدری ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ اس کی مدد نہیں فرمائیں گے جس میں وہ مدد کا خواہاں ہوگا، جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی توہین ہو رہی ہو اس کی عزت کم کی جا رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اسکی وہاں مدد کریں گے جہاں وہ چاہے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، والضیاء عن جابر وابی طلحة بن سهل

الاکمال

۷۲۲۵ اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر۔ ابن عدی فی الکامل عن جابر، ابن عساکر عن انس

۷۲۲۶ اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو کر سکتا ہوں ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: اسے حق کی طرف لوٹاؤ، یہی اس کی مدد ہے۔ ابن عساکر عن انس

۷۲۲۷ اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۲۲۸ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کریں جو کسی مظلوم کو دیکھ کر اس کی مدد نہ کرے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۷۲۲۹ جو کسی مسلمان بھائی کی عزت بچائے گا تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اسے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے بچائیں۔

طبرانی فی الکبیر والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۲۳۰ جو کسی مسلمان کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہوتا ہے، جب تک وہ اپنے بھائی مدد میں لگا رہے، جس نے اپنے مسلمان سے ایک حلقہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز حلقہ کھول دیں گے۔ ابن ابی الدنیا، فی قضاء الحوائج، والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۷۲۳۱ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کا (برا) ذکر کیا گیا اور وہ اس کی مدد کرنا چاہتا تھا پھر اس کی مدد نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس سے دنیا اور آخرت میں بدلہ لیں گے، اور جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی ذکر کیا گیا پھر اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائیں گے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۷۲۳۲...... جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی کا عدم موجودگی میں (برا) ذکر ہوا اور باوجود قادر ہونے کے اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی مدد فرمائیں گے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمران بن حصین

۷۲۳۳...... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جہنم کی آگ سے بچائیں۔

طبرانی فی الکبیر والخرائطی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۲۳۴ ۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ قیامت کے روز اس کی عزت بچائیں۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ام الدرداء رضی اللہ عنه

۷۲۳۵ ۔ جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے آگ سے آزاد کردیں۔

ابن ابی الدنیا عن اسماء بنت یزید

نیت وارادہ

۷۲۳۶ ..... مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ بیهقی عن انس

تشریح: ..... کیونکہ نیت میں ریا نہیں جبکہ عمل میں ریا کا امکان ہے۔

۷۲۳۷ ..... مؤمن کی نیت اس کے عمل سے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہوتا، ہر ایک اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے، مؤمن جب کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نور پیدا ہوجاتا ہے۔ طبرانی عن سهل بن سعد

تشریح: ..... منافق عمل تو مجبوری سے کررہا ہے لیکن نیت میں بگاڑ ہے۔

۷۲۳۸ ..... سب سے افضل عمل سچی نیت ہے۔ الحکیم عن ابن عباس

۷۲۳۹ ..... اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی نیت کے مطابق اجر دیا ہے۔

مالک، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم عن جابر بن عتیک

۷۲۴۰ ..... اللہ تعالیٰ آخرت کی نیت کے مطابق دنیا دیتے ہیں اور آخرت دنیا کی نیت سے نہیں دیتے۔ ابن المبارک عن انس

تشریح: ..... یعنی جو شخص دل میں آخرت کی نیت رکھے اسے بقدر ضرورت دنیا عطا فرماتے ہیں۔

۷۲۴۱ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں حکمت ودانائی والے کی ہر بات پر متوجہ نہیں ہوتا، البتہ اس کے قصد اور خواہش کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، پس اگر اس کا قصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور پسندیدگی ہوتو میں اس کے قصد کو اللہ تعالیٰ کی حمد اور وقار کا ذریعہ بنادیتا ہوں، اگرچہ وہ زبان سے کچھ نہ کہے۔

ابن النجار عن المهاجر بن حبیب

۷۲۴۲ ۔ اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔ مسند احمد، عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح: ..... جس کی جیسی خواہش ہوگی وہ اسی طبقہ میں ہوگا۔

۷۲۴۳ ۔ لوگوں کو تو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۷۲۴۴ ..... وہ لوگ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ ترمذی، ابن ماجه عن ام سلمة

۷۲۴۵ ..... لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ ترمذی، ابن ماجه عن جابر

۷۲۴۶ ..... تمہارے لیے وہی ہے جس کی تم نے امید رکھی۔ ابن ماجه عن ابی بن کعب

۷۲۴۷ ..... اے یزید! جو تم نے نیت کی اس کا تمہیں اجر ملے گا اور معن تمہارے لیے وہ ہے جو تم نے لے لیا۔ مسند احمد، بخاری عن معن بن یزید

۷۲۴۸ ..... اچھی نیت اپنے مالک کو جنت میں داخل کردے گی۔ فردوس عن جابر

۷۲۴۹ ..... سچی نیت عرش سے چمٹی ہوگی، بندہ جب اپنی نیت میں سچا ہوا تو عرش متحرک ہوگا پھر اس کی بخشش کردی جائے گی۔

خطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۷۲۵۰ ..... اس شخص کے لیے کوئی اجر نہیں جسے (ثواب کی) امید نہیں۔ ابن المبارک عن القاسم، مرسلاً

۷۲۵۱ ۔ اجر تو (ثواب کی) امید پر ملتا ہے اور بغیر نیت کوئی عمل نہیں (ہوتا)۔ فردوس عن ابی ذر

۷۲۵۲ ۔ اللہ تعالیٰ جب اپنا عذاب اپنے نافرمانوں پر نازل کرتا ہے تو (بسا اوقات) وہ نیک لوگوں کی عمروں کے برابر واقع ہوجاتا ہے یوں ان

کی ہلاکت کے ساتھ یہ لوگ بھی ہلاک ہو جاتے ہیں، پھران کو ان کی نیتوں اور اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ بیھقی عن عائشه

تشریح:...... یعنی جن ایام میں عذاب نازل ہونا تھا انہی دنوں ان نیک لوگوں نے مرنا تھا یوں ان کی عمروں اور عذاب کے نزول میں اتفاق ہو جاتا ہے، دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ بھی اس عذاب میں گرفتار تھے لیکن فرق اعمال اور نیتوں کی وجہ سے بعثت اور حشر میں ظاہر ہوگا۔

۷۲۵۳ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو عذاب میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو جو اس قوم میں (نیک و بد) ہوتا ہے سب کو عذاب پہنچاتے ہیں، پھران کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ بیھقی عن ابن عمر

۷۲۵۴ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب نازل کرنا چاہتے ہیں تو جو بھی ان میں ہوتا ہے اسے وہ عذاب پہنچتا ہے پھران کے اعمال کے مطابق انہیں اٹھایا جائے گا۔ مسند احمد بخاری عن ابن عمر

۷۲۵۵ جب زمین میں کوئی (اجتماعی) برائی رونما پذیر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ زمین والوں پر اپنا عذاب نازل کرتے ہیں، اگرچہ ان میں نیک لوگ موجود ہوں، انہیں بھی وہی عذاب پہنچتا ہے جو اور لوگوں کو پہنچتا ہے، پھر وہ (نیک لوگ) اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن ام سلمة

الاکمال

۷۲۵۶ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی نیت کے مطابق اجر دے دیا۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، بیھقی والبغوی، حاکم وابونعیم عن جابر بن عتیک

۷۲۵۷ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو کچھ اہمیت نہیں دیتے، لیکن تمہارے قلوب اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں جس کا دل نیک ہوا اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہوں گے۔ الحکیم عن یحیٰ بن ابی کثیر، مرسلاً

۷۲۵۸ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے، لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتے ہیں، تو جس کا دل صالح ہوا اس پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوں گے، بہرکیف تم سب آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہو مجھے تم میں سے سب سے زیادہ وہ پسند ہے جو تم میں کا سب سے پرہیزگار ہو۔

طبرانی، عن ابی مالک الاشعری

۷۲۵۹ اچھی نیت اپنے مالک کو جنت میں داخل کردے گی، اچھے اخلاق اپنے موصوف کو جنت میں داخل کریں گے، اور اچھا پڑوس اپنے پڑوسی کو جنت میں لے جائے گا، ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ شخص براہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو جائے۔

الدیلمی عن جابر

۷۲۶۰ مدینہ میں کچھ مرد ایسے جنہیں عذر نے روک رکھا ہے، تم نے جو وادی پار کی اور جو راستہ تم نے طے کیا وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

ابن ماجه عن جابر

اچھی نیت پر اجر ملتا ہے

۷۲۶۱ ...ہم مدینہ میں کچھ لوگ چھوڑ آئے ہیں، کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں چاہے ہم کوئی وادی عبور کریں یا کسی بلند جگہ چڑھیں یا کسی نشیبی زمین میں اتریں، لوگوں نے عرض کی: وہ ہمارے ساتھ کیسے ہیں جبکہ وہ حاضر نہیں ہوئے؟ آپ نے فرمایا: اپنی نیتوں کی بنا پر۔

الحسن بن سفیان والدیلمی عن هشام بن عروة عن ابیه عن جده الزبیر بن العوام

۷۲۶۲ مدینہ میں کچھ لوگ ہیں کہ تم جس راستہ پر چلے اور تم نے جو خرچ کیا، یا کوئی وادی عبور کی وہ بھی اجر میں تمہارے ساتھ ہیں لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! کیسے حالانکہ وہ مدینہ میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ اگرچہ مدینہ میں ہیں (وہ ہمارے ساتھ ہوتے) انہیں عذر نے روک رکھا ہے۔

مسند احمد، ابن ابی شیبه وعبید بن حمید بخاری، ابوداؤد، ابن ماجه، وابوعوانه، ابن حبان عن انس، عبد بن حمید، مسلم ابن ماجة عن جابر

۷۲۶۳ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو اس کی نیت ہے تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا کے ارادے جسے وہ حاصل کرے یا کسی عورت کے ارادہ سے ہو کہ وہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

مالک فی روایة محمد بن الحسن، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن عمر

تشریح:......یہ ایک صاحب تھے، جو مہاجرام قیس کے نام سے مشہور تھے، ان کی محبوبہ جب مکہ سے مدینہ رخصت ہوگئی تو یہ بھی وہاں سے چل دیئے، اس پر آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

۷۲۶۴ یقیناً وہ لوگ جنہیں مدینہ میں معذوری نے روک رکھا ہے تمہارے ساتھ (اجر میں) حاضر ہیں۔ابن حبان عن جابر

فرماتے ہیں: ہم ایک غزوہ تھے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۷۲۶۵ تمہارے لیے اس کا اجر ہے جس کی تم نے نیت کی ہے۔ابو یعلی عن معن بن یزید

۷۲۶۶ اے یزید تمہارے لیے اس کا اجر ہے جس کی تم نے نیت کی ہے، اور اے معن تمہارے لیے وہ ہے جو تم نے لے لیا۔

مسند احمد بخاری عن معن بن یزید

تشریح:......فرماتے ہیں میرے والد نے کچھ دینار صدقہ کی نیت سے نکال کر لائے اور مسجد میں بیٹھے ایک شخص کے پاس رکھ دیئے میں نے آ کر وہ دینار لے لیے، تو والد صاحب نے کہا: بخدا! میں نے تمہاری نیت سے تو نہیں لائے تھے، چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں یہ جھگڑا پیش کیا، تو آپ نے یہ فرمایا۔

۷۲۶۷ اگر ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور پوری رات قیام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی نیت کے مطابق اٹھائے گا یا جنت کی طرف یا جہنم کی جانب۔الدیلمی عن ابن عمر

۷۲۶۸ اللہ تعالیٰ نے جس بستی پر بھی عذاب بھیجا تو عمومی بھیجا، پھر قیامت کے روز لوگ اپنی اپنی نیتوں کے پیش نظر اٹھائے جائیں گے۔

ابوداؤد طیالسی عن ابن عمر

۷۲۶۹ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے گہری سے ہوتی ہے۔الحکیم والعسکری فی الامثال عن ثابت البنانی، بلاغاً

۷۲۷۰ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ (بسا اوقات) بندے کو نیت پر (اتنا) اجر دیتے ہیں کہ عمل پر نہیں دیتے، یہ اس واسطے کہ نیت میں ریا نہیں ہوتی، اور عمل میں ریا کے مل جانے کا (خدشہ) ہے۔الدیلمی عن ابی موسیٰ

تشریح:......الحمدللہ! راقم نے چند سطر پہلے یہی الفاظ لکھے تھے جس کی تائید مذکورہ حدیث سے ہوگئی۔فللّٰہ الحمد من قبل ومن بعد

۷۲۷۱ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اور فاجر کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بری ہے۔العسکری فی الامثال عن نواس بن سمعان

۷۲۷۲ لوگو! اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا، تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو کہ وہ اس سے شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہوگی۔مالک فی روایة محمد بن الحسن، والشافعی فی مختصر الربیع والحمیدی، والبویطی، ابو داؤد طیالسی والعدنی، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجه، ابن الجارود وابن خزیمه والطحاوی، ابن حبان دارقطنی عن عمر

۷۲۷۳......اس امت کی مثال چار آدمیوں جیسی ہے، ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا اور وہ مال میں اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے اسے ضرورت کی جگہ خرچ کرتا ہے، اور ایک شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا مگر مال نہیں دیا، اور وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس کی طرح (مال) ہوتا تو میں بھی اس میں وہ عمل کرتا جیسا وہ کرتا ہے، تو وہ دونوں اجر میں برابر ہیں۔

اور ایک شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا ہے لیکن علم نہیں دیا، اور ایک کو نہ علم دیا اور نہ مال اور وہ کہتا ہے اگر میرے پاس اس ما

جیسا مال ہوتا تو میں بھی وہی طریقہ اختیار کرتا جو اس نے کہا ہے تو یہ دونوں وبال وسزا میں برابر ہیں۔

مسند احمد، هناد، ابن ماجه، طبرانی، بیهقی عن ابی کبشة الانباری

یہاں رجل آتاه الله مالا ولم یوته علما کے الفاظ تو درست ہیں اس سے آگے کی عبادت متروک ہے جسے ہم نے ابن ماجہ کے پاکستانی نسخہ سے درست کرلیا ہے، کیونکہ اگر اسی عبارت کو لیا جائے تو ایک تو معنی میں تکرار ہے دوسرا چار کے بجائے تین افراد بنتے ہیں۔

ابن ماجه طبع نور محمد کتب خانه کراچی ۳۱۲

حرف واؤ......ورع وپرہیزگاری

۷۲۷۴ اپنے اور حرام کے درمیان حلال کو پردہ بنالو، جس نے ایسا کرلیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا، اور جس نے اس کی طرف منہ مارا تو وہ ایسا ہے جیسا کوئی (جانور) چراگاہ کی طرف منہ مارے، وہ عنقریب اس میں پڑ جائے گا، ہر بادشاہ کی ایک (مخصوص) چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین میں چراگاہ حرام چیزیں ہیں۔ابن حبان، طبرانی، عن النعمان بن بشیر

۷۲۷۵ ایمان کی انتہاء پرہیزگاری ہے جو تھوڑے پر صبر کرکے راضی رہا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کا جنت کا ارادہ ہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا۔دارقطنی فی الافراد عن ابن مسعود

۷۲۷۶ شبہات کو اختیار کرنے والا، شراب کو نبیذ سمجھ کر حلال گردانے گا، اور حرام (مال) کو ہدیہ اور ناحق (مال) کو زکوۃ سمجھے گا۔

فردوس عن علی رضی الله عنه

تشریح: یعنی شراب کی بوتل پر نعوذ باللہ آب زم زم کا لیبل لگالیا جائے۔

۷۲۷۷ جس نے ایک درہم (حرام) کو حلال جانا تو اس نے (حرام) کو حلال جانا۔بیهقی عن ابی لبیبة

تشریح: اور حرام کو حلال جاننا کفر ہے۔

۷۲۷۸ نیکی وہ ہے جس کی وجہ سے دل کو سکون حاصل ہو، اور دل میں اطمینان پیدا ہوا، او گناہ وہ ہے جس سے نفس کو سکون نہ ملے اور دل بھی اس پر مطمئن نہ ہو، اگرچہ تجھے خبردار کرنے والے خبردار کردیں۔مسند احمد عن ابی ثعلبه

۷۲۷۹ کل (بروز قیامت) دنیا میں زہد وتقویٰ والے اللہ تعالیٰ کے (فرشتوں کے) ہم مجلس ہوں گے۔ابن لال عن سلمان

۷۲۸۰ ورع وتقویٰ تمہارے دین (کا) بہترین (حصہ) ہے۔ابو الشیخ فی الثواب عن سعد

۷۲۸۱ دین کی بنیاد پرہیزگاری ہے۔ابن عدی عن انس

۷۲۸۲ پرہیزگار کی دو رکعتیں شبہات میں پڑنے والے کی ہزار رکعتوں سے افضل ہیں۔فردوس عن انس

۷۲۸۳ پرہیزگار کے پیچھے (پڑھی جانے والی) نماز قبول ہوتی ہے، اور پرہیزگار شخص کو ہدیہ دینا قبولیت (کی علامت) ہے اور پرہیزگار شخص کے پاس (تھوڑی دیر) بیٹھنا عبادت (میں شمار ہوتا) ہے اور اس کے ساتھ کسی (دینی) بات پر مذاکرہ وگفتگو صدقہ کا ثواب رکھتی ہے۔

فردوس عن البراء

تقویٰ وپرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے

۷۲۸۴ ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے، اور ایمان کی بنیاد پرہیزگاری ہے، ہر چیز کی ایک شاخ ہوتی ہے اور ایمان کی شاخ صبر ہے، اور ہر چیز کا ایک بلند حصہ ہوتا ہے، اور اس امت کا بلند حصہ مرا چچا عباس رضی اللہ عنہ ہے اور ہر امت کا ایک نواسہ ہوتا ہے اور اس امت کے نواسے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہیں ہر (اڑنے والی) چیز کے پر ہوتے ہیں اور اس امت کے پر علی بن ابی طالب ہیں۔خطیب وابن عساکر عن ابن عباس

۷۲۸۵ جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔مسند احمد، ابن حبان حاکم عن ابی امامۃ

۷۲۸۶ جس بات کو تمہارا دل اوپرا جانے اسے چھوڑ دو۔ابن عساکر عن عبدالرحمن بن معاویہ بن خدیج

۷۲۸۷ بندہ جس چیز کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدلہ دنیا اور آخرت میں اچھی اور بہتر چیز دے دیتے ہیں۔
ابن عساکر عن ابن عمر

۷۲۸۸ جو تمہارے دل میں کھٹکے اسے چھوڑ دو۔طبرانی عن ابی امامۃ

۷۲۸۹ پرہیز گاری وہ ہے جو شبہ کے وقت رک جائے۔طبرانی عن واثلۃ

۷۲۹۰ پرہیز گاری کے برابر کوئی چیز نہیں۔ترمذی عن جابر

۷۲۹۱ حلال اور حرام (دونوں) واضح ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کئی مشتبہ کام ہیں، جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے، تو جس نے اپنے آپ کو شبہات سے بچایا اس نے اپنی عزت اور دین کو بچالیا، اور جو شبہات میں پڑا تو وہ حرام میں پڑ گیا، جیسے کوئی چرواہا جو چراگاہ کے قریب (بکریاں) چرارہا ہو، تو قریب ہی وہ انہیں اس چراگاہ میں ڈال دے گا، خبردار زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، آگاہ رہو! جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہوجائے تو سارا بدن صحیح ہوجاتا ہے، اور جب وہ خراب ہوجائے تو سارا بدن خراب ہوجاتا ہے خبردار وہ دل ہے۔
بیہقی، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی، عن النعمان بن بشیر

۷۲۹۲ حلال وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا ہے اور حرام وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے تو وہ چیزیں ہیں جو معاف ہیں۔ترمذی، ابن ماجۃ، حاکم عن سلمان۔

۷۲۹۳ حلال وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا ہے اور حرام وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے، اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے تو وہ چیزیں ہیں جو معاف ہیں۔ترمذی، ابن ماجۃ، حاکم عن سلمان

۷۲۹۴ جو چیز شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، کیونکہ سچ میں نجات ہے۔ابن قانع عن الحسن

۷۲۹۵ جو چیز شک والی ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو۔
مسند احمد عن انس، نسائی عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما، طبرانی عن وابصۃ بن معبد، خطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۷۲۹۶ جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دو اور جو شک میں نہ ڈالے اسے اختیار کرو اس واسطے کہ سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ فریب ہے۔مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن الحسن

۷۲۹۷ جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر، لہٰذا تو ہرگز اس چیز کو گم نہ پائے گا جسے تو نے (صرف) اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دیا ہے۔حلیۃ الاولیاء، خطیب عن ابن عمر

۷۲۹۸ ہر وہ چیز جو تشویش میں ڈالے حرام (کے قریب) ہے جبکہ دین میں کوئی بھی تشویشناک امر نہیں۔طبرانی فی الکبیر عن تمیم الداری
یعنی تمام احکام واضح ہیں کسی طرح کا کوئی اشکال اور تردد نہیں، کسی کو اگر کوئی شک ہے تو اس کی اپنی کم سمجھی کی وجہ سے ہے اسے چاہیے کہ علماء فقہاء سے پوچھے، انسان ہر بات کو خود سمجھنے کی کوشش کرنے لگ جائے تو مشاہدہ ہے کہ وہ نقصان اٹھاتا ہے

الاکمال

۷۲۹۹ تقویٰ اعمال کا بادشاہ ہے، جس میں تقویٰ نہیں جو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روک دے جب وہ تنہا ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کے سارے اعمال کی پروا نہیں، اور یہ (تقویٰ) اللہ تعالیٰ سے تنہائی اور لوگوں کے سامنے ڈرنے، فقر و مالداری میں میانہ روی کرنے، رضامندی اور ناراضگی میں انصاف سے کام لینے کا نام ہے خبردار! مؤمن اپنے نفس پر حکم چلاتا ہے وہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔
الحکیم عن انس رضی اللہ عنہ

۷۳۰۰۔۔۔ دنیا کی مضبوطی تقویٰ (میں) ہے۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
۷۳۰۱۔۔۔ جب تمہارے سامنے کئی چیزیں ہوں اور بہتیری باتیں ہوں، تو (درست) راہ یہی ہے کہ ہر شک والی چیز کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرلو۔الدیلمی عن ابن عمر

جس کام کے گناہ ہونے کے بارے میں شک ہوجائے

۷۳۰۲۔۔۔ تمہارے دل میں جب کوئی بات کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔مسند احمد، ابن حبان حاکم، سعید بن منصور عن ابی امامۃ
۷۳۰۳۔۔۔ جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔بیھقی عن ابی امامۃ
۷۳۰۴۔۔۔ نیکی (کا کام) وہ ہے جس سے دل میں سکون ہو اور دل بھی اس سے مطمئن ہو، اور شک یہ ہے کہ دل میں بے قراری ہو اطمینان نہ ہو، لہٰذا جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو اگرچہ بتانے والے تجھے بتادیں۔ابن عساکر عن واثلہ
۷۳۰۵۔۔۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتادوں جو تم پوچھنے آئے ہو؟ اور چاہو تو پوچھ لو، تم یقین اور شک کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو، یقین (کی بات) وہ ہے جو سینے میں ٹھہر جائے، اور دل اس سے مطمئن ہو، اگرچہ تجھے بتانے والے بتادیں، جو شک والی چیز ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، کیونکہ بھلائی اطمینان (کا دوسرا نام) ہے، اور شک دھوکا ہے اور جب تمہیں شک ہو تو شک والی چیز کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، عصبیت یہ ہے کہ تم اپنی قوم کی ظلم میں مدد کرو، پرہیزگار وہ ہے جو شبہات میں (پڑنے سے پہلے) ٹھہر جائے، اور دنیا کی لالچ رکھنے والا وہ ہے جو اسے بغیر حلال کے طلب کرے، گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے۔طبرانی عن واثلۃ
۷۳۰۶۔۔۔ تیرا نفس خود تجھے بتائے گا، اپنے سینہ پر ہاتھ رکھو، کیونکہ وہ حلال میں سکون محسوس کرتا ہے اور حرام میں ڈانواں ڈول رہتا ہے، جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، اگرچہ تجھے بتانے والے بتائیں، مؤمن چھوٹی (ممنوع) چیزوں کو بڑی (ممنوع) باتوں میں پڑنے کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے۔الحکیم عن عثمان بن عطاء عن ابیہ، مرسلاً
۷۳۰۷۔۔۔ پرہیزگاری کے پایہ کی کوئی چیز نہیں۔ترمذی، حسن غریب عن جابر
فرماتے ہیں: کہ ایک شخص کی عبادت واجتہاد کا ذکر کیا گیا، اور دوسرے کی پرہیزگاری کا ذکر کیا گیا، آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔مر برقم، ۷۲۹۰
۷۳۰۸۔۔۔ جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، اس واسطے کہ بھلائی (میں) اطمینان ہے اور برائی (میں) دھوکہ ہے۔طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی عن الحسن بن علی
۷۳۰۹۔۔۔ تجھے تیرا نفس بتائے (تو وہ بات معتبر سمجھ) شک والی چیز چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر، اگرچہ تجھے بتانے والے بتائیں، اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ، کیونکہ حلال (سے) دل پرسکون ہوتا ہے، اور حرام سے قرار نہیں پاتا، اور پرہیزگار مسلمان چھوٹی چیزوں کو بڑی چیزوں میں پڑنے کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے۔طبرانی عن واثلہ
۷۳۱۰۔۔۔ جسے تیرا دل انجان سمجھے اسے چھوڑ دے۔ابن عساکر عن عبدالرحمن بن معاویہ بن خدیج
۷۳۱۱۔۔۔ اے وابصہ! تم نیکی اور برائی کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ نیکی کی وجہ سے سینہ کشادہ ہوجائے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے، اگرچہ لوگ تجھے اس کے متعلق آگاہ کردیں۔ابن حبان عن وابصۃ الاسدی
۷۳۱۲۔۔۔ اے وابصہ! اپنے دل سے پوچھو، اپنے دل سے استفسار کرو، نیکی وہ ہے جس پر دل ونفس مطمئن ہوجائیں، اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور سینہ میں تردد پیدا ہو، اگرچہ لوگ تجھے بتادیں۔مسند احمد، طبرانی، بیھقی فی الدلائل عنہ
۷۳۱۳۔۔۔ حلال اور حرام (دونوں) واضح ہیں، اور (ان دونوں کے) درمیان میں بہت سے مشتبہ کام ہیں، میں تمہیں ایک مثال دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے ایک (ممنوع) چراگاہ بنائی اور اللہ تعالیٰ کی وہ چراگاہ حرام کردہ چیزیں ہیں، اور جو چراگاہ کے قریب چرائے تو وہ قریب ہے کہ وہ دھوکہ

میں پڑجائے، اور جودھوکہ میں پڑا قریب ہے کہ وہ جسارت کرلے۔طبرانی عن النعمان بن بشیر

۷۳۱۴۔ لوگو! حلال اور حرام واضح ہیں، ان کے درمیان میں بہت سے مشتبہ کام ہیں، جس نے انہیں چھوڑ دیا، تو اس نے اپنا دین اور عزت بچالی، اور جس نے ان کی طرف جلد بازی کی، تو وہ ان میں پڑسکتا ہے، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔دارقطنی فی الافراد وابن عساکر عن بشیر بن النعمان بن بشیر عن ابیہ،قال دارقطنی لا اعلم لبشیر بن النعمان حدیثا مسند اغیرہ

۷۳۱۵۔ حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں، جو ان سے بچا تو وہ اپنے دین اور عزت کو زیادہ بچانے والا ہے، اور جو ان میں پڑا تو قریب ہی وہ کبیرہ گناہوں میں پڑجائے گا، جیسے کوئی چراگاہ کے پاس چر رہا ہو، تو وہ اس میں پڑجائے گا، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حدود ہیں۔طبرانی فی الکبیر، بخاری فی الادب عن عمار

۷۳۱۶۔ حلال اور حرام واضح ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کئی امور مشتبہ ہیں، جس نے انہیں چھوڑ دیا، تو وہ اپنے دین اور عزت کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، اور جو ان کے قریب ہوا جیسے کوئی چرنے والا جانور جو کسی (ممنوع) چراگاہ کے پاس چر رہا ہو، تو عنقریب وہ اس میں پڑجائے گا۔ابن شاھین والخطیب وابن عساکر عن الزبیر بن سعید الھاشمی عن محمد بن المنکدر عن جابر ،قال ابن شاھین ھذا حدیث غریب لا اعلم حدث بہ الا سعد بن زکریا عن الزبیربن سعید والمشھور حدیث الشعبی عن النعمان بن بشیر

۷۳۱۷۔ حلال اور حرام واضح ہیں ان کے درمیان کئی مشتبہ چیزیں ہیں، جس نے ان میں منہ ڈالا تو وہ گناہ میں پڑنے کے لائق ہے، اور جو ان سے بچا وہ وہ اپنے دین (کے احساس) پر بڑا مہربان ہے۔

حرام اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرو

۷۳۱۸۔ حلال اور حرام واضح ہیں، اور شبہات ان کے درمیان ہیں، جس نے گناہ کی مشتبہ چیز چھوڑ دی تو وہ بظاہر (گناہ) کو زیادہ (جلد) چھوڑ دے گا، اور جس نے شک (کی بات یا کام) پر (کرنے میں) جرأت کی تو عنقریب وہ حرام میں پڑجائے گا، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔بیھقی عن النعمان بن بشیر

۷۳۱۹۔ لوگو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ، اس کی حرام اور حلال کردہ چیزیں ہیں، اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں، اگر کوئی چرواہا، چراگاہ کے آس پاس (بکریاں) چرائے تو تھوڑی دیر بعد اس کی بکریاں چراگاہ کے درمیان میں چرنے لگیں گی، لہٰذا شبہات کو چھوڑ دو۔طبرانی عن النعمان بن بشیر

۷۳۲۰۔ گناہ دل کی بے چینی ہے، جو آنکھ بھی اٹھتی ہے اس میں شیطان کی طمع (کی ملاوٹ) ہوتی ہے۔

سعید بن منصور، بیھقی عن عبداللہ اظنہ ابن مسعود

تشریح:۔ اگر انسان اس کی عادت بنالے کہ صرف اپنی ضرورت کی چیزیں دیکھا کرے تو اس کے دل کی کیفیت ہی بدل جائے۔

فطرتی ونفسیاتی باتیں

۷۳۲۱۔ شبہات میں پڑنے والا شراب کو نبیذ سمجھ کر حلال جانتا ہے حرام (مال) کو ہدیہ اور ناحق (مال) کو زکوۃ سمجھے گا۔الدیلمی عن علی

۷۳۲۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! قیامت کے میدان میں جو بندہ میرے حضور آئے گا تو جو کچھ اس کے پاس تھا اس کی میں تفتیش کروں گا، ہاں جو پرہیزگاروں سے ہوا (وہ مستثنیٰ ہے) کیونکہ میں ان سے حیا کرتا ہوں، انہیں مقام ومرتبہ دوں گا، ان کا اکرام کروں گا، انہیں بغیر حساب جنت میں داخل کروں گا۔الحکیم عن ابن عباس

۷۳۲۳۔ کھانے کے وقت اگر تم رک جاؤ تو بغیر کاشت کیے کھاؤ۔بخاری فی تاریخہ عن اسمعیل البجلی، مرسلاً

۷۳۲۴۔ زرگر (سنار) کے کنوئیں سے پانی نہ پینا، اور عشر وصول کرنے والے کے سایہ میں ہرگز نہ بیٹھنا۔ابن عساکر عن علی

تشریح:... کیونکہ دونوں کام ذراسی بے احتیاطی کی وجہ حرام تک پہنچ جاتے ہیں۔

ناپسندیدہ تقویٰ......از اکمال

۷۳۲۵ جس نے اپنا تقویٰ مکمل کرلیا تو خواب میں میرا دیدار اس پر حرام ہے۔الدیلمی عن ابن عباس

ایفاء عہد......از اکمال

۷۳۲۶ کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ (تمہارے بہترین لوگ) وہ ہیں جو وعدہ پورا کرنے والے اور خوش اخلاقی سے پیش آنے والے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ پوشیدہ متقی کو پسند کرتے ہیں۔ابویعلی، سعید بن منصور عن ابی سعید

۷۳۲۷ وعدہ پورا کرنے والے خوش اخلاقی سے پیش آنے والے ہی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے ہوں گے۔

مسند احمد، بیهقی عن عائشة رضی الله عنها

۷۳۲۸ میں ان لوگوں میں سب سے زیادہ شریف ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتے ہیں۔بیهقی عن ابن عمر

۷۳۲۹ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتا ہے۔بیهقی عن عبدالرحمن بن البیلمانی،مرسلامولی عمر توفی فی ولایة الولید

۷۳۳۰ ان سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف مدد مانگتے ہیں۔مسند احمد والبغوی طبرانی عن حذیفه

مشرکین نے انہیں اور ان کے والد یمان کو پکڑ لیا اور ان سے یہ عہد لیا کہ بدر کے دن وہ نہیں لڑیں گے، تو نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

حرف یاء......یقین

۷۳۳۱ صبر آدھا ایمان اور یقین سارے کا سارا ہی ایمان ہے۔حلیة الاولیاء، بیهقی عن ابن مسعود

۷۳۳۲ مجھے اپنی امت کے بارے یقین کی کمزوری کا ڈر ہے۔طبرانی فی الاوسط، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۳۳۳ یہ یقین کی کمزوری ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضامندی تلاش کرو، اور اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) رزق پر ان کی تعریف کرو، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دیا اس کی وجہ سے ان کی مذمت کرو، اللہ تعالیٰ کے رزق کو لالچی کی لالچ تمہاری طرف کھینچ کر نہیں لاسکتی اور نہ کسی نفرت کرنے والے کی نفرت و ناپسندیدگی اسے ہٹا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور جلال سے راحت وکشادگی کو رضا اور یقین میں رکھا ہے، اور غم و پریشانی کو شک اور (تقدیر پر) ناراضگی میں رکھا ہے۔حلیة الاولیاء بیهقی عن ابی سعید

الاکمال

۷۳۳۴ تم جانتے ہو! دنیا میں لوگوں کو یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی بھلائی نہیں دی گئی سو یہ دونوں (نعمتیں) اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو۔

ابن المبارک عن الحسن مرسلا

۷۳۳۵ بندے کو حسن یقین اور عافیت سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی، سو اللہ تعالیٰ سے حسن یقین اور عافیت کا سوال کیا کرو۔

البزار عن سهل بن سعد عن ابی بکر، وقال لیس لسهل عن ابی بکر حدیث مرفوع غیره

۷۳۳۶ اللہ تعالیٰ سے یقین اور عافیت کا سوال کیا کرو۔بیهقی حاکم عن ابی بکر

۷۳۳۷ یقین کی تعلیم ایسے حاصل کرو جیسے تم قرآن سیکھتے ہو، یہاں تک کہ تمہیں اس کی معرفت حاصل ہو جائے کیونکہ میں اسے سیکھتا ہوں۔
حلیة الاولیاء عن ثور بن یزید، مرسلاً

۷۳۳۸ لوگو! اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو، اس واسطے کہ کسی کو عافیت کے بعد یقین جیسی (نعمت) نہیں ملی، اور کفر کے بعد شک سے بڑی کوئی (مصیبت) نہیں سچ کی عادت ڈالو، کیونکہ وہ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں (لے جانے کا ذریعہ) ہیں اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ جھوٹ برائی کی طرف راہ ہموار کرتا ہے، اور جھوٹ اور برائی دونوں جہنم میں (لے جانے کا ذریعہ) ہیں۔ ابن حبان عن ابی بکر

۷۳۳۹ ایمان دل میں برقرار ہے اور یقین (کئی) خطرات (میں) ہے۔ الدیلمی عن داؤد بن سعد الانصاری عن ابیه

۷۳۴۰ ابن عمر! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم ادنیٰ قسم کے لوگوں میں عمر رسیدہ ہوگے، وہ ایک سال کا (غلہ واناج بطور) خرچ چھپائے ہوں گے، اور یقین کمزور ہوگا۔ بخاری فی روایة حماد بن شاکر عن ابن عمر

۷۳۴۱ مجھے اپنی امت کے بارے یقین کی کمزوری کا خدشہ ہے۔ ابن المبارک عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۷۳۴۲ عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) پانی پر چلا کرتے تھے، اگر ان کے یقین میں مزید اضافہ ہوتا (جبکہ نبوت کے بعد کا کوئی درجہ نہیں) تو وہ ہواؤں میں اڑتے۔ الحکیم عن زافر بن سلیمان، معضلاً

تشریح: انسانوں میں سب سے بڑا درجہ انبیاء کا ہے، مراد یہ ہے کہ وہ مزید کوئی درجہ تو پا نہ سکتے تھے اس لیے یہیں تک ممکن تھا بقیہ انہیں حاصل نہیں تو اس پر ملامت بھی نہیں اگر وہ مرتبہ انہیں ملتا تو یقیناً یقین میں اضافہ ہوتا ہے لیکن وہ ان کے اختیار میں نہیں تھا۔

۷۳۴۳ اگر میرے بھائی عیسیٰ (علیہ السلام) کا یقین اس طرح اچھا ہوتا جیسا کہ ہوتا ہے تو وہ ہواؤں میں چلتے اور پانی پر نماز پڑھتے۔ الدیلمی عن معاذ

باب دوم...... برے اخلاق اور افعال

اس بارے میں تین فصول ہیں۔

فصل اول...... برے اخلاق وافعال سے ڈراؤ

۷۳۴۴ بدخلقی بے برکتی ہے۔ ابن شاهين في الافراد عن ابن عمر

۷۳۴۵ بداخلاقی بے برکتی ہے اور تمہارے برے لوگ وہ ہیں جو زیادہ بداخلاق ہیں۔ خطيب عن عائشة

۷۳۴۶ بدخلقی بے برکتی، عورتوں کی (ہر بات میں) فرمانبرداری ندامت (کا باعث) ہے اچھی عادت برکت و بڑھوتری (کا باعث) ہے۔ ابن منده عن ربيع الانصاري

۷۳۴۷ بداخلاقی عمل کو خراب کرتی ہے، جیسے سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔ الحارث والحاكم في الكنى عن ابن عمر

۷۳۴۸ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھنے کی برائی بخل، کھلی برائی اور بداخلاقی ہے۔ ابن المبارک عن سليمان بن موسى، مرسلاً

۷۳۴۹ جب تم کسی پہاڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل گیا تو اس کی تصدیق کرو، اور جب یہ سنو کہ فلاں شخص نے اپنی عادت چھوڑ دی ہے تو اس بات کی تصدیق نہ کرو، اس واسطے کہ وہ وہی کرے گا جو اس کی عادت ہے۔
مسند احمد عن ابی الدرداء رضی الله عنه

خندہ پیشانی پسندیدہ عمل ہے

۷۳۵۰ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنے بھائیوں کے سامنے منہ بنائے رکھے۔ فردوس عن علی

۷۳۵۱ ہر (گناہ کی) بات کی توبہ ہے صرف بداخلاق (کی توبہ نہیں) کیونکہ وہ جس گناہ سے توبہ کرتا ہے اس سے زیادہ برے میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ خطيب عن عائشة

۷۳۵۲ (اچھے) اخلاق کو (برے اخلاق میں) تبدیل کرنے والا ایسا ہے جیسے (کسی کی) خلقت کو تبدیل کرنے والا ہم اس کی اخلاقی تبدیلی اس وقت ہی کر سکتے ہو کہ جب اس کی خلقت تبدیل کردو۔ ابن عدی، فردوس عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۳۵۳ بے برکتی برے اخلاق ہیں۔ مسند احمد، طبرانی في الكبير، الحلية عن عائشة، دارقطني في الافراد، طبراني في الاوسط عن جابر

۷۳۵۴ اگر بدخلقی کسی مرد کی صورت میں لوگوں کے درمیان چلتا تو انتہائی بری صورت کا مرد ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فحش گو بنا کر نہیں پیدا کیا۔
الخرائطي في مساوى الاخلاق عن عائشة

عيش في الناس لكل رجل سوء لكل لفظ غلط ہے صحیح لکان ہے۔

۷۳۵۵ ہر گناہ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ ہے سوائے بداخلاق کے، وہ جس گناہ سے بھی توبہ کرتا ہے تو اس سے زیادہ برے میں واقع ہوجاتا ہے۔ ابوالفتح الصابونی فی الاربعين عن عائشة

۷۳۵۶ جس کے اخلاق برے ہوئے اسے اس کے نفس میں عذاب دیا جاتا ہے اور جس کی پریشانی زیادہ ہوا اس کا بدن کمزور پڑ جاتا ہے، اور جس نے لوگوں سے مذاق کیا اس کی شرافت ختم ہوگئی، اور اس کی مردانگی و مروت گرگئی۔ الحارث وابن السني وابونعيم في الطب عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح: نفس میں عذاب کا مطلب یہ ہے کہ وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہوتا ہے۔

۷۳۵۷ بری خصلت والا (پہلے گروہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔ ترمذی ابن ماجه عن ابی بکر

۷۳۵۸ متکبر زیادہ بک بک کرنے والا اور سخت طبیعت بدخلق جنت میں نہیں جائے گا۔ ابو داؤد عن حارثة بن وهب

۷۳۵۹ ہر سخت گو، متکبر اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا جہنمی ہے اور کمزور و مغلوب لوگ جنتی ہیں۔ ابن قانع، بیهقی عن سراقة بن مالک

۷۳۶۰ لوگ کانوں کی مانند ہیں، اور عادت نسل در نسل چلتی ہے بے ادبی بری خصلت کی طرح ہے۔ بیهقی عن ابن عباس

تشریح: جیسے کان سے بھی سونا، چاندی اور پیتل نکلتا ہے ایسے لوگوں کے ہاں کبھی اچھے اور برے اخلاق والے لوگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

الاکمال

۷۳۶۱ بداخلاقی عمل کو ایسے ہی خراب کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ العسکری فی الامثال عن علی رضی الله عنه، ورجاله ثقات

۷۳۶۲ باہمی مجلس کی برائی بخل اور تنگی ہے، بدخلقی بے برکتی ہے۔ العسکری فی الامثال عن ابی هريرة رضی الله عنه، مرسلاً

۷۳۶۳ بدخلقی ایسا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں، اور بدخلقی ایک کھلی خطا ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن انس

۷۳۶۴ انسان کی بدبختی بداخلاقی ہے۔ الخرائطی وابن عساکر عن جابر

فصل ثانی...... برے اخلاق اور افعال

حروف معجم کی ترتیب پر

حرف الف...... اسراف وفضول خرچی

۷۳۶۵ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو (اس کی حماقت کی وجہ سے) ذلیل کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنا مال تعمیرات پانی اور مٹی میں خرچ کرتا ہے۔

البغوی عن محمد بن بشير الانصاري، ومالہ غيره

۷۳۶۶ یہ بھی اسراف ہے کہ تم ہر اس چیز کو کھاؤ جس کی تمہیں خواہش ہو۔ ابن ماجه عن انس

۷۳۶۷ روزانہ اکثر کھانے والے اسراف کرتے ہیں۔ بیهقی عن عائشة

ایماء، آنکھ وآبرو سے اشارہ

۷۳۶۸ (کسی کے خلاف) آنکھ سے اشارہ کرنا خیانت ہے کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ (اس طرح) اشارہ کرے۔

ابن سعد عن سعيد بن المسيب، مرسلاً

تشریح: عموماً جب اشارہ کیا جاتا ہے تو جس کے خلاف اشارہ کیا جاتا ہے وہ دیکھتا نہیں اس لیے اسے خیانت کہا گیا ہے۔

۷۳۶۹ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ (آنکھ وابرو سے) اشارہ کرے۔ مسند احمد عن انس

الاکمال

۷۳۷۰ اسلام میں (کسی کے خلاف آنکھ سے) اشارہ کرنے اور دھوکہ سے قتل کرنے کی گنجائش نہیں، بے شک ایمان نے دھوکہ سے قتل

کرنے کو مقید کردیا ہے اور نبی اشارہ نہیں کرتا ہوتا۔ ابن عساکر عن عثمان بن عفان

نفس کی تذلیل......از اکمال

۷۳۷۱۔ مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، کسی نے عرض کیا کوئی اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایسی آزمائش میں پڑنے کی کوشش کرے جس کی اس میں طاقت نہیں۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح غریب، ابن ماجه، ابویعلی، سعیدبن منصور عن جندب عن حذیفه عن ابی سعید،طبرانی عن ابن عمر

حرف الباء......بغاوت وظلم

۷۳۷۲۔ بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ دنیا میں عذاب جلدی دیتے ہیں باوجودیکہ یہ گناہ اس کے لئے آخرت میں بھی ذخیرہ ہوگا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، ترمذی، ابن ماجه، حاکم ابن حبان عن ابی بکر

۷۳۷۳۔ بغاوت سے بچو، کیونکہ بغاوت سے بڑھ کر کوئی سزا جلد نہیں ملتی۔ ابن عدی وابن النجار عن علی

۷۳۷۴۔ لوگوں پر ظلم زانیہ عورت کا بیٹا ہی کرتا ہے یا جس میں اس کی خصلت ہے۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

۷۳۷۵۔ اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر زیادتی کرے تو جو زیادتی ظلم کرنے والا ہوگا ریزہ ریزہ ہوجائے گا۔ ابن لال عن ابی هریرة رضی الله عنه

بخل وکنجوسی کی مذمت

۷۳۷۶۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنی زندگی میں تو بخیل ہو اور اپنی موت کے وقت سخی ہو۔ الخطیب فی کتاب البخلا عن علی

۷۳۷۷۔ بخل سے بچو! اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ بخل کی وجہ سے ہلاک ہوئے، بخل نے انہیں کنجوسی کا حکم دیا تو انہوں نے کنجوسی کی، اس نے انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی، اس نے انہیں گناہوں کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے۔ ابوداؤد، حاکم عن ابن عمرو

۷۳۷۸۔ آدمی کے بخیل ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں اپنا پورا حق لوں گا، اور اس میں سے کچھ نہیں چھوڑوں گا۔

فردوس عن ابی امامة

۷۳۷۹۔ دو خصلتیں ایسی ہیں جو کسی مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتی ہیں، بخل اور بد خلقی۔ بخاری فی الادب، ترمذی عن ابی سعید

۷۳۸۰۔ وہ شخص انتہائی برا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے لیے مانگا جائے پھر بھی نہ دے۔ بخاری فی التاریخ عن ابن عباس

۷۳۸۱۔ مرد میں سب سے بری خصلت بے صبری کی کنجوسی اور سخت بزدلی ہے۔ بخاری فی التاریخ، ابوداؤدعن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۳۸۲۔ بخیل (پہلے طبقہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔ خطیب فی کتاب البخلاء عن ابن عمر

۷۳۸۳۔ اس امت کے پہلے طبقہ کی درستگی زہد اور یقین ہے اور آخری طبقہ کی ہلاکت بخل اور لمبی امید سے ہوگی۔

مسند احمد فی الزهد، طبرانی فی الاوسط بیهقی عن ابن عمرو

۷۳۸۴۔ سخی کا کھانا (کھانا) علاج ہے اور بخیل کا کھانا بیماری ہے۔ خطیب فی کتاب البخلاء وابو القاسم الخرقی، فی فوائده عن ابن عمرو

تشریح: کیونکہ جو کھانا انسان دل سے نہ دے وہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

۷۳۸۵۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم ہے کہ بخیل (پہلے گروہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔ ابن عساکر عن ابن عباس

۷۳۸۶۔ اسلام نے بخل سے بڑھ کر کسی چیز کو نہیں مٹایا۔ ابوداؤد، ابویعلی عن انس

۷۳۸۷۔ بخیل اور صدقہ دینے والے (دونوں) کی مثال ان دو مردوں کی سی ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں ہیں سینے سے ہنسلی کی ہڈی تک ہوں، تو

خرچ کرنے والے کی زرہ خرچ کرنے سے اس کی جلد پر لمبی ہوجاتی ہے (اور اتنی بڑھ جاتی ہے) یہاں تک کہ اس کی انگلیاں چھپ جاتی ہیں اور اس کے قدموں کے نشان مٹ جاتے ہیں۔ اور بخیل کچھ خرچ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو ہر کڑی کا حلقہ کا اپنی جگہ میں تنگ ہوجاتا ہے اور اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ کھلتی نہیں۔ مسند احمد، بیهقی، نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۳۸۸ اس امت کے پہلے طبقہ کی نجات یقین اور زھد میں ہے اور اس کا آخری طبقہ بخل اور (لمبی) امیدوں سے ہلاک ہوگا۔

ابن ابی الدنیا عن ابن عمرو

۷۳۸۹ بخل سے بڑھ کر بھی کوئی بیماری ہوگی؟ مسند احمد بیهقی عن جابر، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح: ......روحانی بیماری اور جب روح بیمار ہوجائے تو جسم بھی سقیم و بیمار پڑ جاتا ہے۔

۷۳۹۰ اس شخص کے لیے سراسر خرابی ہے جو اپنے اہل وعیال کو تو خیریت سے چھوڑ مرے اور خود برائی لے کر اپنے رب کے ہاں حاضر ہو۔

فردوس عن ابن عمر

۷۳۹۱ بخل اور جھوٹ دو ایسی خصلتیں ہیں جو کسی مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتی ہیں۔ سمویه عن ابی سعید

۷۳۹۲ سردار بخل نہیں کرتا۔ خطیب فی کتاب البخلاء عن انس

۷۳۹۳ جس نے زکوٰۃ ادا کی، مہمان کی مہمان نوازی کی اور مصیبت میں کسی کو دیا تو وہ کنجوسی سے بری ہوگیا۔

هناد، ابویعلی، طبرانی عن خالد بن زید بن حارثه

۷۳۹۴ جس میں تین باتیں ہوں گی تو اس نے اپنے آپ کو بخل و کنجوسی سے بچالیا، جس نے زکوٰۃ ادا کی، مہمان کی ضیافت کی اور مصیبت میں (کسی کو) دیا۔ طبرانی عن خالد بن زید بن حارثه

ظلم......ازاکمال

۷۳۹۵ ابلیس (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے (جاؤ) انسانوں میں ظلم اور حسد (کی صفات) تلاش کرو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شرک کے برابر ہیں۔ حاکم فی تاریخه والدیلمی عن علی

۷۳۹۶ لوگوں پر صرف حرامزادہ ہی ظلم کرتا ہے یا جس میں یہ صفت ہو۔ الخرائطی وابن عساکر عن بلال بن ابی برده بن ابی موسیٰ عن ابیه عن جده

۷۳۹۷ اے ام عبد کے بیٹے! کیا تم جانتے ہو کہ جو اس امت میں سے ظلم کرے گا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے؟ تو سنو! ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ اس امت کا زخمی قتل نہ کیا جائے گا، اور نہ ان کا مال غنیمت تقسیم کیا جائے گا۔

حاکم، بیهقی وضعفه وابن عساکر عن ابن عمر رضی الله عنه

۷۳۹۸ نہ ظلم کرنا اور نہ ظلم کرنے والا بننا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لوگو! تمہاری زیادتی خود تمہارے خلاف ہے۔

حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

باہمی بغض وعناد......ازاکمال

۷۳۹۹ خبردار، باہمی بغض وعناد سے بچو! کیونکہ وہ مونڈنے والی ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

بخل......ازاکمال

۷۴۰۰ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن (کے پودوں) کو اپنے دست (قدرت) سے اگایا ہے، اسے مزین کیا، فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے اس میں

نہریں کھودیں، پھر اس میں پھل لد گئے، اللہ تعالیٰ نے اس کی خوبصورتی اور حسن دیکھا تو فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال اور اپنے عرش پر بلندی کی قسم! میرے پڑوس میں تجھ میں کوئی بخیل نہ جائے گا۔ ابن النجار والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابن عباس، وھو ضعیف

تشریح:...... سند کے لحاظ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔

۷۴۰۱ اللہ تعالیٰ سچے سوالی کے لیے ایسے ہی غضبناک ہوتے ہیں جیسے اپنے لیے غضبناک ہوتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۰۲ کنجوسی سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، اس نے انہیں بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا، انہیں قطع رحمی کا حکم دیا، انہوں نے قطع رحمی کی، انہیں گناہوں کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے۔ ابو داؤد وابن جریر فی تھذیبہ حاکم، بیھقی عن ابن عمرو

۷۴۰۳ ...... کنجوسی سے بچو، اس واسطے کہ اس نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کیا، اس نے انہیں نے بلایا تو انہوں نے خون بہائے، مال اڑائے، اپنی اولاد کو قتل کیا۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۰۴ بخل سے بچنا کیونکہ اس نے اقوام کو بلایا تو انہوں نے زکوۃ روک لی، قطع رحمی کی، اور اس کے کہنے پر انہوں نے خون بہائے۔ ابن جریر رضی اللہ عنہ

۷۴۰۵ کنجوسی سے بچنا اس واسطے کہ تم سے سابقہ لوگ بخل کی وجہ سے ہلاک ہوئے، اس نے انہیں جھوٹ کا حکم دیا تو انہوں نے جھوٹ بولا، ظلم کا حکم دیا تو انہوں نے ظلم ڈھائے، اور انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں رشتے ناتے توڑے۔ ابن جریر عن ابن عمرو

۷۴۰۶ بخل کے دس حصے ہیں، ان میں سے نو حصے گھڑ سوار میں اور باقی دوسرے لوگوں میں ہیں۔ دارقطنی، بیھقی، خطیب فی کتاب البخلاء عن انس رضی اللہ عنہ

۷۴۰۷ تم کہتے ہو یا تمہارا کہنے والا کہے گا: بخیل ظالم سے زیادہ معذور ہے، اور (خود ہی بتاؤ) بخل سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں کونسا ظلم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اپنی عزت وعظمت اور جلال کی قسم کھاتے ہیں کہ جنت میں کنجوسی اور بخیل شخص نہیں جائے گا۔ الخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی الزاھریۃ عن ابی شجرۃ

۷۴۰۸ جس شخص میں تین باتیں ہوئیں تو وہ کنجوسی سے بری ہے، جس نے زکوۃ ادا کی درآنحالیکہ وہ خوش ہو، اور اپنے مہمان کی مہمان نوازی کی، اور مصائب میں عطا کیا۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۴۰۹ بخل اور بد خلقی دو ایسے اخلاق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۷۴۱۰ اللہ تعالیٰ نے ملامت کو پیدا کر کے اسے بخل اور مال سے ڈھانپ دیا۔ البزار ابو نعیم عن ابن عباس

۷۴۱۱ بخل اور ایمان کبھی کسی بندے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ ابن شیبہ وھناد، ترمذی، حاکم بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۱۲ ایمان اور بخل کبھی کسی مسلمان بندے کے دل میں یکجا نہیں ہو سکتے۔ ابن عدی عن عبدالغفور بن عبدالعزیز بن سعید الانصاری عن ابیہ عن جدہ

۷۴۱۳ بخل اور ایمان کبھی کسی بندے کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۱۴ ایمان اور بخل کسی مسلمان کے پیٹ (دل) میں جمع ہو نہیں سکتے۔ ابن جریر عنہ

۷۴۱۵ مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بخیل اور بزدل ہو۔ ھناد والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی جعفر، معضلا، الخطیب عن ابی عبدالرحمن السلمی، مرسلا، موقوفاً

۷۴۱۶ اے انسان! جب تک تو زندہ ہے بخیل رہے گا، اور جب تمہاری وفات کا وقت ہوگا تو اپنے مال کی طرف ہاتھ بڑھائے گا کہ اسے بکھیرے، سو دو عادتیں (اپنے اندر) جمع نہ کرنا، زندگی میں برا سلوک اور مرتے وقت برائی، اپنے ان قریبی رشتہ داروں کو دیکھنا جو محروم ہوں گے، اور وارث نہیں بنیں گے تو ان کے لیے نیکی کی وصیت کر کے مرنا۔ الدیلمی عن زید بن ثابت

۷۴۱۷ اے بنی سلمہ! بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری ہے؟ اپنے دوست کے بیٹے کے لیے دعا کرو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن زید بن ثابت

تشریح:...... یا صاحب سے خود نبی کریم ﷺ مراد ہیں تو پھر درود وسلام مراد ہے اور یا کوئی مسلمان مراد ہے تو اس وقت دعا کرنا مراد ہے۔

حرف التاء......لوگوں کے عیوب تلاش کرنا

۷۴۱۸۔ مرد سے اپنے بیوی کو پیٹنے کے بارے سوال نہیں ہوگا۔ ابو داؤد عن عمر

۷۴۱۹۔ مرد سے اپنی بیوی کی پیٹ کے بارے نہیں پوچھا جائے گا؟ اور تنہا نہ سونا۔ مسند احمد، حاکم عن عمر
شادی شدہ مردوں کے لیے یہ انتہائی مفید ترین نصیحت ہے، یعنی اپنی عورتوں کے ساتھ رہو، انہیں تنہا نہ چھوڑو۔

چمٹے رہنا

۷۴۲۰۔ یہ بات مؤمن کے اخلاق سے نہیں کہ وہ (لوگوں سے) چمٹا رہے اور حسد کرے، صرف علم کی طلب میں ایسا کر سکتا ہے۔ بیھقی عن معاذ

شکم سیری اور نفرت

۷۴۲۱۔ شکم سیر ہونے والے ہلاک ہوگئے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابن مسعود

۷۴۲۲۔ گھن کھانے والے ہلاکت میں پڑ گئے۔ الحلیة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

آزمائشوں اور تہمتوں کے لیے پیش ہونا......از اکمال

۷۴۲۳۔ جس نے جھوٹ بولا ہم اسے جھوٹا کر دکھائیں گے، اور جس نے اپنے آپ کو (آزمائشوں اور فتنوں کے لیے) پیش کیا تو ہم اسے پیش کردیں گے، اور جس نے ہماری طرف تیر پھینکا ہم اسے دفن کردیں گے۔ ابن لال عن عمران بن یزید بن البراء بن عازب عن ابیه عن جده

تشریح: اس واسطے ایسی جگہوں سے بچنا چاہیے جہاں کسی فتنہ اور تہمت کا اندیشہ ہو۔

۷۴۲۴۔ جان بوجھ کر بیمار نہ بنا کرو (ورنہ) بیمار پڑ جاؤ گے، اور (مرنے سے پہلے ہی) اپنے لیے قبریں نہ کھودلیا کرو (ورنہ) مر جاؤ گے۔
الدیلمی عن وھب بن قیس الثقفی

تشریح: انسان نفسیاتی طور پر جب کسی چیز کو اپنے دل ودماغ پر سوار کر لیتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ اس کے دباؤ میں آجاتا ہے، مثلاً جو لوگ جادو ٹونے تعویذ گنڈے اور جنات کا ڈر ہر وقت دل میں رکھتے اور بات بات پر ان سے متاثر ہوتے اور انہیں مؤثر سمجھتے ہیں وہ اکثر وہمی طور ان چیزوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں دوسرا شخص انہیں لاکھ سمجھائے بجھائے لیکن وہ کسی کی بات قبول نہیں کرتے وہ کہتے ہیں ہم پر جو بیتی ہے وہی سچ ہے، حالانکہ وہ ان کا فقط وہم اور مالیخولیا ہے، ورنہ جادو بذات خود کسی بیماری کا نام نہیں یہ ایک فن ہے، اور جنات ایک مخلوق ہے جیسے چیونٹیاں ایک مخلوق ہیں لیکن لوگ چیونٹوں سے نہیں ڈرتے جنات سے خوفزدہ رہتے ہیں، وجہ اصل یہ ہے کہ نسلاً بعد نسل لوگوں میں جنات کا اتنا تاثر پھیلا ہے کہ لوگ ہر انہونی اور عجیب بات کو جنات کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

لوگوں کے عیوب کی تلاش......از اکمال

۷۴۲۵۔ اے مسلمان کے گروہ! جن کے دلوں میں ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی مذمت نہ کیا کرو اور نہ ان کے عیوب تلاش کیا کرو، اس واسطے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کیا تو اللہ تعالیٰ (اس کے گناہوں پر پڑے) پردے کو پھاڑ دے گا، اور اس کا عیب

ظاہر کردے گا، وہ اگرچہ اپنے گھر کے پردہ میں ہو۔طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ

۷۴۲۶ اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں کی طرف خالص ہوکر نہیں گیا، مسلمانوں کو تکلیف نہ دینا، اور نہ ان کے نقائص تلاش کرنا، اس واسطے کہ جو اپنے بھائی کا عیب تلاش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب لاظاہر کرے گا، حتی کہ اسے اپنے گھر کے درمیان خوفزدہ کردے گا۔ابویعلی، بیہقی عن ابن عباس

۷۴۲۷ اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہیں اور ایمان ابھی تک ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچانا، اور نہ انہیں عار دلا کرنا، نہ ان کے عیوب تلاش کرنا، اس واسطے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کو ظاہر کردے گا، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ معاملہ کرے تو اسے رسوا کردے گا، اگرچہ وہ اپنے گھر ہی کیوں نہ ہو کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا مسلمانوں پر کوئی پردہ ہے؟ آپ نے فرمایا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے پردے شمار سے زیادہ ہیں، مؤمن بندہ گناہ کرکے ان پردوں کو پھاڑ دیتا ہے یہاں تک کہ ان میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو لوگوں سے چھپادو، کیونکہ وہ اسے عار دلاتے ہیں اسے برائی سے روکتے ہیں، تو فرشتے اسے اپنے پردوں میں ڈھانپ کر لوگوں سے چھپالیتے ہیں، پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں، اور اس پر اس کے پردے واپس ڈال دیتے ہیں اور ہر پردے کے ساتھ نو پردوں کا اضافہ ہوجاتا ہے، اور اگر گناہوں میں آگے بڑھتا رہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے پروردگار وہ ہم پر غالب آ گیا اور ہمیں حقیر جانا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: اس سے ہٹ جاؤ، پھر اگر وہ تاریک رات میں تاریک گھر میں کسی بل کے اندر بھی کوئی گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کردیتے ہیں، اور اس کا عیب لوگوں کے سامنے کردیتے ہیں۔

الحکیم عن جبیر بن نفیر، مرسلاً

۷۴۲۸ مرد سے اپنی بیوی کو مارنے کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا، اور نہ یہ پوچھا جائے گا کہ وہ اپنے کن بھائیوں کا قصد کرتا ہے اور کن کا قصد نہیں کرتا، اور تنہا نہیں سوتا۔ابوداؤد طیالسی، مسند، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی حاکم، ابوداؤد، سعید بن منصور عن عمر

حرف الحاء......مدح پسندی

۷۴۲۹ لوگوں سے تعریف پسندی (انسان کو) اندھا اور بہرہ کردیتی ہے۔فردوس عن ابن عباس

الاکمال......جاہ ومرتبہ کی محبت

۷۴۳۰ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بلائیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے اس کے مرتبہ وجاہ کے متعلق ایسے ہی پوچھیں گے جیسے اس کے مال کے متعلق پوچھیں گے۔تمام، خطیب عن ابن عمر

۷۴۳۱ لوگوں سے تعریف پسندی اندھا اور بہرہ کردیتی ہے۔الدیلمی عن ابن عباس

تشریح:......یعنی انسان جب لوگوں سے اپنی تعریف سننا پسند کرنے لگتا ہے تو اس کی کیفیت یہ ہوجاتی ہے کہ وہ اپنی تنقید اور برائی سننے سے بہرہ اور اپنے عیوب سے اندھا ہوجاتا ہے۔

حرص ولالچ کی مذمت

۷۴۳۲ انسان کی اگر مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی طلب وجستجو میں لگ جائے، اور اگر اس کی دو وادیاں ہوں تو تیسری کی تلاش میں لگ جائے، انسان کا پیٹ صرف (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

مسند احمد، ترمذی، بیہقی عن انس، مسند احمد بیہقی عن ابن عباس، بخاری عن ابن الزبیر، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی واقد، بخاری فی التاریخ والبزار عن بریدۃ، مر برقم، ۶۲۴۴/۶۲۴۵

تشریح:......یعنی وادی میں اتنی بکریاں ہوں کہ وہ پوری وادی بھر جائے۔

۷۴۳۳..... حریص وہ شخص ہے جو حرام طریقے سے کمائی کا طلبگار ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلة

۷۴۳۴..... مجھے اپنی امت کے بارے جس بات کا زیادہ خوف ہے وہ پیٹ کا بڑھنا، لگا تار سونا، سستی اور یقین کی کمزوری ہے۔
دارقطنی فی الافراد عن جابر

تشریح:..... امت مرحومہ دور حاضر میں جہاں دیگر آزمائشوں اور فتنوں میں مبتلا ہے وہاں جسمانی اور روحانی ترقی سے محرومی کے عذاب میں بھی مبتلا ہے، جب سے اس کے رجال کار نے کائنات کی کنہ و حقیقت میں تحقیق و تجربات چھوڑے اس وقت سے اس امت کا ذہنی بیڑہ حالات کی موجوں میں گھر چکا ہے اور جب سے افراد کار نے جسمانی تمرین اور مشق، جسے ورزش کہتے ہیں، چھوڑ دی وہ جسمانی بحران کا شکار ہو چکی ہے، اس واسطے ضروری ہے کہ جیسے علوم آلیہ اور عالیہ کا سیکھنا فرض اور ضروری ہے اسی طرح ذہنی اور جسمانی ارتقاء و بہبود کے لیے تحقیقات و تجربات اور ورزش بے حد ضروری ہے جس کا گناہ امت کو ایسے ہی ہوگا جیسے کسی فرض کفایہ کے چھوڑنے پر ہوتا ہے۔

۷۴۳۵..... اگر انسان کی کھجور کی ایک وادی ہو تو اس کی تمنا ہوگی کہ اسے اس جیسی وادی مل جائے، پھر اسی جیسی (تیسری وادی) کی تمنا کرے گا، یہاں تک کہ وہ کئی وادیوں کی آرزو رکھے گا، انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی۔ مسند احمد، ابن حبان عن جابر

۷۴۳۶..... دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا نقصان آدمی کو مال کی لالچ اور اپنے دینی شرف و مرتبہ پر ہوتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن کعب بن مالک، مر برقم، ۶۲۵۲ ولغایة ۶۲۵۵

تشریح:..... بالفاظ دیگر جب انسان کی دلی خواہش بھی یہ ہو اور وہ اپنی زبان سے بھی اظہار کرے کہ میں نے فلاں نیک کام کیا تھا، فلاں سن میں جہاد کیا تھا، وغیرہ۔

۷۴۳۷..... انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی خصلتیں (جوان ہی) رہ جاتی ہیں حرص اور لمبی امید۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی عن انس

الحسد......حسد کی مذمت

۷۴۳۸..... حسد نیکیوں کو ایسے ہی ختم کر دیتا ہے جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے، اور صدقہ برائی کو ایسے ہی نیست و نابود کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز مؤمن (کے دل اور چہرے) کا نور ہے، اور روزہ رکھنا جہنم سے (بچاؤ کی) ڈھال ہے۔ ابن ماجہ عن انس

۷۴۳۹..... حسد (بمعنی غبطہ) دو آدمیوں میں (کیا جا سکتا) ہے، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کے علم) سے نوازا ہے پھر وہ اس کی حفاظت کے لیے (حفظ کی دہرائی اور علم کی تعلیم و تدریس و مطالعہ کے ذریعہ) اٹھ کھڑا ہوا، اور قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا، تو اس نے اس کے ذریعہ صلہ رحمی کی، اور رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھا، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کیا (دیکھنے والے نے یہ) تمنا کی کہ وہ بھی اس کی طرح ہو جائے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۷۴۴۰..... حسد ایمان کو ایسے ہی خراب کرتا ہے جیسے اندرائن (تمبہ) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ فردوس عن معاویة بن حیدة

۷۴۴۱..... جب حسد کرو تو حسد سے آگے نہ بڑھو، اور جب (برا) گمان کرنے لگو تو تحقیق نہ کرو، اور جب فال لینے لگو تو یکجہت ہو کر چل پڑو اور اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرو۔ ابن عدی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

حسد نیکیوں کو کھا جاتی ہے

۷۴۴۲..... حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو یوں تباہ کر دیتا ہے جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۴۴۳..... تم سے پہلی امتوں کی بیماریاں تم تک پہنچ جائیں گی (جن میں) حسد اور آپس کا بغض (شامل ہیں) یہ مونڈ دینے والی ہیں، (یعنی)

دین کوختم کردیں گی، نہ کہ بالوں کو مونڈ نے والی ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ایمان کے بغیر تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے، اور آپس میں محبت رکھے بغیر تم ایماندار نہیں بن سکتے، کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اسے کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ آپس میں سلام پھیلاؤ۔ مسند احمد، ترمذی، والضیاء عن الزبیر بن العوام

۷۴۴۴ خیانت اور حسد دونوں نیکیوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے۔

ابن صصری فی امالیہ عن الحسن بن علی

۷۴۴۵ حسد کرنے والا، چغلخور اور کہانت والے کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بسر

۷۴۴۶ تمام انسان حاسد ہیں، کسی حسد کرنے والے کو اس کا حسد اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک وہ زبان سے بات اور ہاتھ سے عمل نہ کرے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس

تشریح:... یہ اس کی آخری حد رکھی ہے کہ اس سے پہلے پہل دل میں آنے والی جتنی باتیں اور خیالات ہیں وہ سب معاف ہیں۔

الاکمال

۷۴۴۷ تمام انسان حاسد ہیں، اور بعض حاسدین بعض سے افضل ہیں، کسی حاسد کو اس کا حسد اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک وہ زبان سے بات اور ہاتھ سے عمل نہ کرے۔ ابو نعیم عن انس

۷۴۴۸ نعمتوں والوں کا بدلہ کون دے سکتا ہے؟ اور جس نے حسد کیا اس کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا۔ ابن شاہین عن الحلیس بن زید الضبی

۷۴۴۹ لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک آپس میں حسد نہیں کریں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ضمرۃ بن ثعلبۃ

حسد ونفرت

۷۴۵۰ اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی رات اپنے بندوں کی طرف خصوصی رحمت سے دیکھتے ہیں، (تو اس رات) استغفار (رحمت) طلب کرنے والوں کی بخشش کر دیتے ہیں، اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم کرتے ہیں اور حسد کرنے والوں کو انہی کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔

بیہقی عن عائشۃ

۷۴۵۱ جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں مؤمنوں کی بخشش فرما دیتے ہیں، اور کافروں کو مہلت دیتے ہیں، اور حسد کرنے والوں کو انہی کے حسد میں چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ حسد کو ترک کر دیں۔ بیہقی عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۷۴۵۲ ... ہر جمعہ میں لوگوں کے اعمال (بارگاہ الٰہی میں) پیش کیے جاتے ہیں: پیر کے روز اور جمعرات کے دن، پس اللہ تعالیٰ ہر مؤمن بندے کی مغفرت کر دیتے ہیں، صرف اس بندے کو نہیں بخشتے، جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، (فرشتوں سے کہا جاتا ہے) ان دونوں کو انہی کے حال پر چھوڑے رکھو یہاں تک کہ وہ (ایک دوسرے کی طرف) رجوع کر لیں۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۵۳ ... پیر اور جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں، صرف قطع رحمی اور آپس میں نفرت رکھنے والوں کے گناہ نہیں بخشتے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامۃ بن زید

۷۴۵۴ ... پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، تو اس میں ہر اس بندے کی بخشش کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو، صرف اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، پھر کہا جاتا ہے ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔ بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۵۵ ... نفرتوں کو ختم کر دو۔ البزار عن ابن عمر

الاکمال

۷۴۵۶ جمعہ اور جمعرات کے دن کے اعمال (بارگاہ الٰہی میں) پیش کیے جاتے ہیں، تو ہر اس (مؤمن) بندے کی بخشش کردی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو، صرف دو آدمیوں کی مغفرت نہیں ہوتی، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۵۷ ہر پیر اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کی بخشش کردیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، صرف اس بندے کی مغفرت نہیں فرماتے، جس کے اور اسکے بھائی کے درمیان نفرت ہو۔

الخطیب وابن عساکر عن معاویۃ بن اسحاق بن طلحہ بن عبیداللّٰہ عن ابیہ عن جدہ

بغض اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں ہوتی

۷۴۵۸ پیر اور جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتے ہیں، صرف دو نفرت رکھنے والے اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں فرماتے۔ طبرانی والخرائطی فی الاخلاق عن اسامۃ بن زید

۷۴۵۹ ہر پیر اور جمعرات کے روز انسانوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو آپس میں رحم کرنے والوں اور مغفرت طلب کرنے والوں کی بخشش کردی جاتی ہے، پھر حسد کرنے والوں کو ان کے حسد میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ابن زنجویہ، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۷۴۶۰ ہر پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دنوں میں ہر اس مسلمان کی بخشش کردیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، صرف اس بندے کی مغفرت نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، پھر کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے صلح کرلیں۔

بخاری فی الادب، مسلم وابن زنجویہ ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مر برقم، ۷۴۵۴

۷۴۶۱ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا کی طرف توجہ فرماتے ہیں، تو ہر مؤمن کی مغفرت فرما دیتے ہیں صرف اس کی بخشش نہیں ہوتی جو (والدین کا) نافرمان اور نفرت رکھنے والا ہو۔ ابن خزیمہ، بیہقی عن ابی بکر

۷۴۶۲ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتے ہیں، تو ہر (مؤمن) کی بخشش فرما دیتے ہیں صرف مشرک اور کینہ رکھنے والے کی مغفرت نہیں فرماتے۔

ابن زنجویہ والبزار وحسنہ، دارقطنی، ابن عدی بیہقی عن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن ابیہ عن عمہ عن جدہ

۷۴۶۳ ہمارا رب شعبان کی پندرہویں تاریخ کو آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتے ہیں تو زمین والوں کو بخش دیتے ہیں صرف مشرک اور کینہ ور کی بخشش نہیں فرماتے۔ ابن زنجویہ عن ابی موسیٰ

۷۴۶۴ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو ماسوائے مشرک اور کینہ و نفرت رکھنے والے کے تمام مخلوق کو معاف فرما دیتے ہیں۔ ابن حبان، طبرانی وابن شاھین فی الترغیب، بیہقی وابن عساکر عن معاذ

۷۴۶۵ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو سوائے دو شخصوں کے سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں، ایک نفرت رکھنے والے کی دوسرے (ناحق) کسی جان کا خون کرنے والے کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن عمرو

یاد رہے کہ وہ جانور جنہیں شکار نہیں کیا جاتا ہے اور نہ وہ نقصان پہنچاتے ہیں انہیں بے ضرورت نشانہ بنانا حرام ہے۔

غلط مسائل مطبوعہ رشیدیہ راولپنڈی

حرف الخاء......خیانت

۷۴۶۶ سب سے بڑی خیانت والی کا اپنی رعیت میں تجارت کرنا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن رجل

تشریح:.....یعنی ان سے ایسے مال بٹورے جیسے تاجر بٹورتے ہیں۔

۷۴۶۷ مؤمن کی ہر صفت وعادت پر مہر لگتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔ بیھقی عن ابن عمرو

حرف الراء......ریا

۷۴۶۸ کیا میں تمہیں اس بڑے خطرے سے خبردار نہ کروں جو میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک اور تشویشناک ہے؟ راوی کا بیان ہے ہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: خفیہ شرک، کہ آدمی نماز پڑھتے پڑھتے دیکھنے والے کے لیے اپنی نماز سنوار کے پڑھے۔

ابن ماجه عن ابی سعید

۷۴۶۹ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے ان میں فیصلہ کرنے کی غرض سے جلوہ افروز ہوں گے، اس وقت ہر امت (شدت خوف سے) گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی، سب سے پہلے حامل قرآن کو بلایا جائے گا، پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا گیا، اور پھر وہ شخص جو بہت زیادہ مالدار تھا۔

اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے فرمائیں گے: کیا میں نے تجھے وہ (وحی) نہیں سکھائی جسے میں نے اپنے رسول پر نازل کیا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو تم نے اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں رات دن کی گھڑیوں میں اس کی حفاظت کرتا رہا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جھوٹ کہتے ہو، اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے جھوٹ بولتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، بلکہ تیرا ارادہ یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں (بڑا) قاری ہے، سو یہ تو کہا جا چکا۔

پھر مالدار کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا میں نے تمہیں اتنی وسعت نہیں دی، کہ تجھے کسی کی ضرورت نہ رہی؟ وہ عرض کرے گا، کیوں نہیں اے میرے پروردگار، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو ہم نے جو (مال) تمہیں عطا کیا اس میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، میں صلہ رحمی کرتا اور صدقہ کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، جھوٹ بولتے ہو اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے جھوٹ کہتے ہو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا سخی تھا، سو یہ تو کہا جا چکا۔

پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، تو کس لیے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے آپ کے راستہ میں جہاد کا حکم دیا گیا، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو، فرشتے بھی کہیں گے تم جھوٹ کہتے ہو، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ یہ تھا کہ یوں کہا جائے فلاں بڑا بہادر ہے سو یہ تو کہا جا چکا، ابوہریرہ! پوری مخلوق میں یہی تین شخص ایسے ہوں گے کہ ان سے قیامت کے روز جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ ترمذی، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

تشریح:......یہ تو وہ لوگ ہوں گے جنہوں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کارنامے انجام دیئے، اور جو لوگ صرف لوگوں کی دلجوئی اور خوشی کے لیے کوئی کام کرتے ہیں ان کا کیا ہوگا؟

قیامت کے روز شہید کا فیصلہ پہلے ہوگا

۷۴۷۰ قیامت کے روز جس شخص سے فیصلہ کا آغاز ہوگا وہ شہید ہوگا، اسے لایا جائے گا، اس سے اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کا اقرار واعتراف کروائیں گے تو وہ اس کا اعتراف کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تو نے اس میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، میں آپ کے راستہ میں لڑتا رہا

یہاں تک میں شہید کردیا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو، تم نے اس لیے قتال کیا کہ یہ کہا جائے کہ (فلاں بڑا) بہادر ہے، سو یہ تو کہا جاچکا پھر حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اور وہ شخص جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا، اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمت یاد دلائیں گے وہ اعتراف کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے اس کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور آپ کی خاطر قرآن پڑھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو، بلکہ تم نے اس لیے علم حاصل کیا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ لوگ قاری کہیں، سو یہ تو کہا جاچکا، پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے وسعت دی اور مال کی تمام اقسام عطا کیں، اسے لایا جائے گا، اس سے اپنی نعمت کا اعتراف کرائیں گے، وہ اقرار کرے گا، فرمائیں گے: تو نے مال میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے ہر اس جگہ میں خرچ کیا جو آپ کو پسند تھی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو بلکہ تم نے یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ کہا جائے کہ فلاں بڑا سخی ہے سو یہ تو کہا جاچکا، پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

خود ہی جاننا چاہیے کہ اتنے عظیم الشان کام ذرا سی نیت سے کس بھیانک نتائج کا باعث ہوئے تو ساری زندگی دوسروں کی خاطر اعمال کرنے والوں کا کیا حال ہوگا دیکھیں۔ فطرتی اور نفسیاتی باتیں

۷۴۷۱ تین آدمی حساب کے وقت ہلاک ہوں گے، سخی، بہادر اور عالم دین۔ حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... کیونکہ عبادات تین ہیں، زبانی، بدنی اور مالی اور زبانی کا تعلق عالم سے بدنی کا شہید سے اور مالی کا سخی سے۔ فطرتی باتیں

۷۴۷۲ جب اللہ تعالیٰ اس دن کے لیے جس میں کوئی شک نہیں اولین اخرین کو جمع کرے گا، تو ایک منادی پکارے گا، جس نے کسی عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا ہے تو وہ آکر اپنا ثواب اس سے وصول کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ غنی اور بے پرواہ ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه عن ابی سعید بن ابی فضاله

۷۴۷۳ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنے والے کے لیے سب سے بہتر مد مقابل ہوں، کیونکہ اس کا تھوڑا یا زیادہ عمل اس کے اس شریک کے لیے ہے جسے اس نے میرے ساتھ شریک کیا، میں اس (عمل) سے بے پرواہوں۔

الطیالسی، مسند احمد عن شداد بن اوس

۷۴۷۴ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں شریکوں میں مشرک سے سب سے زیادہ بے پرواہ ہوں، جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شرک (کردہ عمل) کو چھوڑ دیتا ہوں۔ مسلم، ابن ماجه عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۷۵ قیامت کے روز مہر زدہ اعمالنامے لائے جائیں گے، پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نصب کردیا جائے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے اسے پلٹ دو اسے (زمین پر) ڈال دو، تو فرشتے عرض کریں گے، آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو (ان میں) صرف بھلائی ہی دیکھی ہے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں، لیکن میرے غیر کے لیے، آج میں کوئی ایسا عمل قبول نہیں کروں گا جس میں میری رضا کے لیے دوسرے کی رضا جوئی کی گئی ہے۔ سمویه عن انس

۷۴۷۶ جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا، جس نے غیر اللہ کے لیے کوئی عمل کیا ہو وہ آئے اور اس سے اپنے عمل کا ثواب لے لے۔ ابن سعد عن ابی سعید بن ابی فضالة

ریاکاری خطرناک ہے

۷۴۷۷..... مجھے تمہارے بارے شرک اصغر یعنی ریا کا زیادہ خوف ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، جب لوگوں کو ان کے اعمال کا

بدلہ دے دیا جائے گا، جاؤان لوگوں کے پاس جن کے دکھلاوے کے لیے تم دنیا میں عمل کرتے تھے پھر دیکھوتم ان کے پاس کیا بدلہ پاتے ہو۔

مسند احمد، ابو داؤد عن محمود بن لبید

۷۴۷۸ ریا کاادنیٰ درجہ شرک ہے،اللہ تعالیٰ کوزیادہ پسندیدہ وہ بندے ہیں جو متقی اور پوشیدہ (اعمال کرنے والے) ہیں جب وہ موجود نہ ہوں توانہیں تلاش نہ کیا جائے،اور جب موجود ہوں تو کوئی انہیں پہچانے نہیں، یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۷۴۷۹ تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے،اور جس نے اللہ والوں سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کولڑائی کے لیے للکارا،اللہ تعالیٰ ان نیک اور پرہیز گاروں کو پسند کرتا ہے جوخفیہ طور پر عمل کرتے ہیں، جب وہ غائب ہو جائیں توانہیں تلاش نہ کیا جائے،اور جب حاضر ہوں تو بلائے نہ جائے،اور نہ پہچانے جائیں،ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر ظلمت وغبار سے نکل آتے ہیں۔ابن ماجہ عن معاذ،کتاب الفتن رقم ۳۹۸۹

۷۴۸۰ جب الحزن جوجہنم کی ایک وادی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو،جہنم (خود) اس سے روزانہ چارسومرتبہ پناہ مانگتی ہے جس میں ریاکارداخل ہوں گے،اللہ تعالیٰ کوسب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ قاری ہیں جوامراء (گورنروں) کی زیارت وملاقات کرتے ہیں۔

بخاری فی التاریخ، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۸۱ جو (اپنی تعریف) سنناچاہے گااللہ تعالیٰ اسے سنادیں گے،اور جوریا کرے گااللہ تعالیٰ اس کے لیے ریا کےاسباب پیدا کردیں گے، اور جوسختی کرے گااللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پرسختی کریں گے۔مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ عن جندب

۷۴۸۲ جوسنناچاہے گااللہ تعالیٰ اسے سنائے گا،اور جوریا کرے گااللہ تعالیٰ اسے ریا کےاسباب فراہم کردیں گے۔مسند احمد، مسلم عن ابن عباس

۷۴۸۳ وہ شخص اللہ تعالیٰ کوانتہائی مبغوض ہے جس کا کپڑا اس کے عمل سے بہتر ہو، بایں طور اس کے کپڑے تو انبیاء جیسے ہوں اور اس کا عمل ظالموں جیسا ہو۔عقیلی فی الضعفاء، فردوس عن عائشۃ

۷۴۸۴ دوشہرتوں یعنی اون اورریشم سے بچو۔ابو عبدالرحمن السلمی فی سنن الصوفیہ، فردوس عن عائشۃ

۷۴۸۵ قیامت کے روز اس شخص کوسب سے سخت عذاب ہوگا، جولوگوں کواپنے اندر بھلائی دکھائے جبکہ اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

ابو عبدالرحمن السلمی فی الاربعین فردوس عن ابن عمر

۷۴۸۶ خفیہ شہوت اورریاشرک ہیں۔طبرانی عن شداد بن اوس

یہ دونوں عیب انسان کوایسے کام کرنے پرمجبور کردیتے ہیں کہ جوشرک کاپیش خیمہ ہوتے ہیں۔

ریاکارپرجنت حرام ہے

۷۴۸۷ اللہ تعالیٰ نے ہرریاکار کے لیے جنت حرام کردی ہے۔حلیۃ الاولیاء فردوس عن ابی سعید

۷۴۸۸ جولوگ ریاکاری کے لیے اونی کپڑے پہنتے ہیں ان کی وجہ سے زمین اللہ تعالیٰ کے سامنے چیختی ہے۔فردوس عن ابن عباس

۷۴۸۹ مجھے اپنی امت کے بارے شرک باللہ کاسب سے زیادہ خوف ہے، میں نہیں کہتا کہ تم لوگ سورج چاندیا کسی بت کی پرستش کروگے، لیکن ایسے اعمال جوغیراللہ کے لیے ہوں گے اور خفیہ شہوت۔ابن ماجہ عن شداد بن اوس

۷۴۹۰ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزے صرف بھوک ہی ملتی ہے اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنہیں رات کے قیام سے صرف بیداری ہی حاصل ہوتی ہے۔ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......یعنی انہیں ثواب کچھ بھی نہیں ملتا، کیونکہ وہ ریاکاری کرتے ہیں۔

۷۴۹۱ بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنہیں بیداری ہی کا حصہ ملتا ہے،اور بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزے سے صرف بھوک اور پیاس ہی کا حصہ ملتا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر،مسند احمد، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۹۲ جنت کی خوشبو (اتنی تیز ہوگی کہ) پانچ سو سال کے فاصلہ سے بھی سونگھی جا سکتی ہوگی، لیکن وہ شخص نہ پا سکے گا جس نے آخرت کا عمل کر کے دنیا طلب کی ہوگی۔ فردوس عن ابن عباس

۷۴۹۳ ......روزے میں ریا نہیں ہو سکتی۔ هناد، بیهقی عن ابن شهاب، مرسلاً ابن عساکر عن انس

۷۴۹۴ جس نے لوگوں کے دیکھنے کی جگہ نماز اچھے طریقے سے ادا کی، اور خلوت میں برے طریقہ سے ادا کی، تو یہ توہین ہے اس نے اپنے رب کی توہین کی۔ عبدالرزاق، ابویعلی، بیهقی عن ابن مسعود

۷۴۹۵ جس نے آخرت کا عمل کر کے اپنے آپ کو سجایا جبکہ وہ اسے چاہتا نہیں اور نہ اس کا طلبگار ہے تو آسمان زمین میں اس پر لعنت کی جاتی ہے۔
طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۴۹۶ جب کوئی قوم آخرت سے مزین ہو اور دنیا کے لیے زیب و زینت کرے تو جہنم ان کا ٹھکانہ ہے۔
ابن عدی عن ابی هریرة، وهو مما بیض له الدیلمی

تشریح: یعنی آخرت کے ذریعہ دنیا حاصل کرے۔

۷۴۹۷ جس نے اللہ تعالیٰ کے (کسی عمل) ذریعہ غیر اللہ کے لیے ریا کی تو اللہ تعالیٰ سے وہ بری ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی هند

۷۴۹۸ جو ریا اور شہرت کی جگہ میں کھڑا ہوا تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے۔
طبرانی فی الکبیر عن عبداللہؓ الخزاعی

۷۴۹۹ جس نے ریا کی، تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کے اسباب دے دے گا، اور جس نے شہرت سننے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ اسے اس کے اسباب عطا کر دے گا۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه عن ابی سعید

۷۵۰۰ ... جو چیز کسی کو نہیں دی گئی اس سے اپنا پیٹ بھرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔
مسند احمد، بیهقی، ابوداؤد عن اسماء بنت ابی بکر، مسلم عن عائشة

۷۵۰۱ میری امت میں شرک، صفا پہاڑ پر چیونٹی کے چلنے سے زیادہ پوشیدہ ہے۔ الحکیم عن ابن عباس

تشریح: .... جیسے چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سنائی نہیں دیتی ایسے لوگ شرک مخفی یعنی ریا میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۷۵۰۲ شرک خفی یہ ہے کہ آدمی کسی آدمی کے مرتبہ کی وجہ سے کوئی (دینی) عمل کرے۔ حاکم عن ابی سعید

تشریح: ......دنیا کی محنت مزدوری ایک ضرورت کی چیز ہے، لوجہ اللہ کوئی کام جب کسی کی خاطر کیا جائے تو وہ ریا ہے۔

۷۵۰۳ تم لوگوں میں شرک (کی باطنی بیماری) چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور تمہیں ایک ایسی بات بتاؤں گا جب تم اسے کر لو گے تو چھوٹا بڑا (ہر قسم کا) شرک تم سے دور ہو جائے گا، تم ان کلمات کو تین بار کہہ لیا کرو:

اللهم انی اعوذبک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم

اے اللہ! میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دانستہ طور پر شریک ٹھہراؤں اور ناواقفیت کی بنا جو کچھ ہو اس کی معافی چاہتا ہوں۔ ابویعلی عن ابی بکر

تشریح: .....اس واسطے کہ اعتقادات میں نادانستہ غلطی معاف ہے، جبکہ بدنی اعمال میں ایسی غلطی پر کفارہ لازم آتا ہے، مثلاً دوران حج اگر کوئی غلطی ہو جائے تو قربانی واجب ہوتی ہے

۷۵۰۴ .میری امت میں شرک کوہ صفا پر چیونٹی کے چلنے سے زیادہ مخفی ہے جو تاریک رات میں چل رہی ہو، اور اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تم ظلم کی بنا پر کسی چیز کو پسند کرو، اور برابری کی وجہ سے کسی چیز کو ناپسند کرو، کیا (سارا) دین صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض پر مبنی نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہہ دو! تم اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت (کرنے کا دعویٰ) کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔
الحکیم، حاکم، حلیة الاولیاء عن عائشة

الاکمال

۷۵۰۵ مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی شہوت کا خوف ہے کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت مشرک کرنے لگے گی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، بہرکیف وہ کسی بت، پتھر، سورج اور چاند کی پرستش نہیں کریں گے، لیکن لوگوں کے دکھاوے کے لیے اعمال کریں گے اور شہوت مخفی یہ ہے کہ ان میں کا کوئی روزہ رکھتا ہوگا اور پھر اس کی شہوت اس پر طاری ہوگی تو وہ اپنا روزہ (توڑ) چھوڑ دے گا۔

مسند احمد، طبرانی، حاکم، حلیة الاولیاء بیهقی عن شداد بن اوس

۷۵۰۶ جب قیامت کا روز ہوگا تو اعمال کو مضبوط اعمال ناموں میں لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے قبول کرلو اور اسے واپس کردو، تو فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے وہی لکھا ہے جو اس نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس نے میرے علاوہ کسی اور کی خاطر عمل کیا تھا، اور آج میں وہی عمل قبول کروں گا جو میرے لیے کیا گیا۔ ابن عساکر عن انس

۷۵۰۷ قیامت کے روز مہر زدہ اعمالنامے لائیں جائیں گے، اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نصب کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے: انہیں ڈال دو اور انہیں قبول کرلو، تو فرشتے کہیں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو اس میں بھلائی ہی دیکھی ہے، تو اللہ تعالیٰ (باوجود جاننے کے) فرمائیں گے: یہ میرے غیر کے لیے ہیں، آج میں وہی عمل قبول کروں گا جو صرف میرے لیے کیا گیا ہو۔

ابن عساکر دارقطنی عن انس

۷۵۰۸ فرشتے، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کے اعمال لے جاتے ہیں، جسے وہ بہت بڑے اور پاکیزہ سمجھ رہے ہوں گے، اور پھر وہ ان اعمال کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اس کی سلطنت تک لے جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتے ہیں: تم میرے بندے کے اعمال کے محافظ ہو، اور جو کچھ اس کے دل میں تھا اس کا محافظ میں ہوں، میرے اس بندے نے میرے لیے اپنا عمل خالص نہیں کیا، اسے سجین میں ڈال دو۔ اور (بسا اوقات) وہ کسی بندے کے عمل کو لے کر اوپر چڑھتے ہیں اسے انتہائی کم اور حقیر سمجھتے ہیں، بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں جہاں تک اللہ تعالیٰ کی چاہت ہوتی ہے پہنچتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتے ہیں: تم میرے بندے کے عمل کے محافظ ہو، اور میں اس کے دل کا نگہبان ہوں، میرے اس بندے نے اپنا عمل خالص میرے لیے کیا لہٰذا اس عمل کو علیین میں ڈال دو۔

ابن المبارک عن ضمرة بن حبیب، مرسلاً

۷۵۰۹ مجھے اپنی امت کے بارے دو باتوں کا زیادہ خوف ہے: شرک اور خفیہ شہوت کا، شرک یہ تو ہے کہ وہ چاند، سورج اور کسی پتھر اور بت کی پرستش نہیں کریں گے، لیکن وہ اپنے اعمال میں ریا کریں گے، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! مخفی شہوت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی روزے سے ہوگا پھر اس کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہوگی چنانچہ وہ اپنا روزہ کو چھوڑ کر اس میں پڑ جائے گا۔

مسند احمد والحکیم، سعید بن منصور حاکم، بیهقی عن شداد بن اوس

۷۵۱۰ بندہ جب کوئی عمل پوشیدہ طور پر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنے پاس پوشیدہ لکھتے ہیں، پھر شیطان اس کے ساتھ لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی بات کردیتا ہے، تو اس کا عمل پوشیدگی سے مٹا دیتے ہیں اور علانیہ میں لکھ دیتے ہیں پھر بھی دوسری مرتبہ بات کردے تو پوشیدہ اور اعلانیہ دونوں سے مٹا دیتے ہیں اور ریا کو لکھ دیتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تشریح: کتنی زیادہ رعایت ہے پھر بھی کوئی نہ سمجھے تو نقصان کس کا؟

۷۵۱۱ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں بہترین شریک ہوں، جو میرے ساتھ کسی چیز کو (کسی عمل میں) شریک کرے گا تو وہ (عمل) میرے شریک کے لیے ہے۔ البغوی، دارقطنی، ابن عساکر، سعید بن منصور عن الضحاک بن قیس الفهری

۷۵۱۲ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں بہترین شریک ہوں جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو وہ میرے شریک کے لیے ہے، اے لوگو! اللہ

تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال خالص کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل کو قبول کرتے ہیں، یوں نہ کہو: یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ رشتہ داری کے لیے تو وہ سارے کا سارا رشتہ داری کے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ بھی نہیں۔ دار قطنی فی المتفق والمفترق عنه

ریا کار کا جہنم میں ڈالے جانے کا واقعہ

۷۵۱۳۔ مجھے تمہارے بارے میں شرک اصغر یعنی ریا کا خوف ہے، جو شخص ایسا کرے گا اسے کہا جائے گا جب لوگ اپنے اعمال لے کر آئیں گے: ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کے دکھلاوے کے لیے تم عمل کرتے تھے، انہی سے (اجر) طلب کرو۔ طبرانی عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج

۷۵۱۴۔ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم خود چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، جو امت محمد (ﷺ) کے ریا کاروں کے لیے بنائی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب کا محافظ، اور غیر اللہ کے لیے صدقہ دینے والا، بیت اللہ کا قصد کرنے والا، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے والا (ان میں شامل ہیں)۔

۷۵۱۵۔ جب الحزن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب الحزن کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے، جس سے جہنم خود روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریا کاری کرتے ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسندیدہ وہ قاری ہیں جو گورنروں کی زیارت کرتے ہیں۔ بخاری فی التاریخ، ترمذی غریب، ابن ماجه عن ابی هریرة

۷۵۱۶۔ قیامت کے روز تین آدمی سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے، ایک شخص کو لایا جائے گا، تو وہ کہے گا، پروردگار آپ نے مجھے کتاب کی تعلیم دی پھر میں نے اسے رات اور دن کی گھڑیوں میں پڑھا، آپ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے، تو اسے کہا جائے گا: جھوٹ بولتے ہو، تو تو اس لیے نماز پڑھتا تھا کہ کہا جائے تو قاری اور نمازی ہے سو وہ تو کہا جا چکا۔

پھر دوسرے کو لایا جائے گا، وہ کہے گا: پروردگار آپ نے مجھے مال دیا جس سے میں صلہ رحمی کی، اور مساکین پر صدقہ کیا، اور آپ کے ثواب اور جنت کی امید سے مسافروں کو سواریاں دیں، (اس سے) کہا جائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو اس واسطے صدقہ کرتا اور نماز پڑھتا تھا کہ یہ کہا جائے: وہ سخی اور فیاض ہے، کہا جائے گا: اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! پھر تیسرے شخص کو لایا جائے گا، وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں آپ کے راستہ میں نکلا، اور آپ کی خاطر قتال کرتا رہا یہاں تک کہ بغیر پیٹھ پھیرے قتل کر دیا گیا (اور یہ کام) آپ کی جنت اور ثواب کی امید سے کیے، اس سے کہا جائے تم جھوٹ بولتے ہو، تو تو اس لیے قتال کرتا رہا تا کہ یہ کہا جائے کہ تو جری اور بہادر ہے، سو یہ تو کہا جا چکا، اسے جہنم کی طرف لے چلو۔ حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۵۱۷۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے مسیح دجال سے زیادہ خطرناک ہے، وہ شرک خفی ہے وہ اس طرح کہ کوئی شخص کسی کے مرتبہ کی وجہ سے عمل کرے۔ مسند احمد، والحکیم، حاکم، بیهقی، سعید بن منصور عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۵۱۸۔ پوشیدہ شرک سے بچو، وہ اس طرح کے آدمی کسی کے دیکھنے کی وجہ سے نماز کا رکوع اور سجدہ مکمل کرے، تو یہ خفیہ شرک ہے۔
بیهقی عن محمود ابن لبید

عبادت میں لوگوں کی تعریف مت چاہو

۷۵۱۹۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لوگوں کی تعریف ملانے سے بچو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۷۵۲۰۔ لوگو! پوشیدہ شرک سے بچو! آدمی کسی دن کھڑے ہو نماز پڑھے اور اپنی نماز کو اس کوشش سے مزین کرے کہ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں تو یہ پوشیدہ شرک ہے۔ بیهقی عن جابر

۷۵۲۱۔ لوگو! شرک سے بچو! کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یوں کہا کرو! اے اللہ! ہم اس بات سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں کہ جان بوجھ کر کسی چیز کو شریک کریں، اور جن چیزوں کا علم

نہیں ان کی مغفرت چاہتے ہیں۔مسند احمد، طبرانی عن ابی موسیٰ

۷۵۲۲ اے ابوبکر! شرک، چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، اور یہ شرک ہے کہ آدمی یوں کہے: جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں، اور یہ جفا ہے کہ آدمی یوں کہے: اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو فلاں شخص مجھے قتل کر دیتا، کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں، جس کی وجہ سے تم سے چھوٹا بڑا شرک دور ہو جائے؟ تم ہر روز تین مرتبہ کہا کرو! اے پروردگار میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جان بوجھ کر کسی چیز کو آپ کے ساتھ شریک کروں، اور جس کے متعلق مجھے علم نہیں اس کی معافی چاہتا ہوں۔الحکیم عن ابن جریج بلاغا

۷۵۲۳ میری امت میں شرک، کوہ صفا پر چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، بندے اور کفر کے درمیان (علامت) نماز کا چھوڑنا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس

تشریح: یعنی جان بوجھ کر نماز چھوڑنے سے انسان کفر کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے بے ہوش، سویا ہوا اور معذور شخص اس سے مستثنیٰ ہے۔

۷۵۲۴ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے لیے کوئی عمل کیا اور اس میں غیر کو شریک کیا تو وہ سارے کا سارا (عمل) غیر کے لیے ہے، میں شریکوں میں شرک سے زیادہ بے پرواہ ہوں۔ابن جریر، نسائی عن ابی ھریرۃ

۷۵۲۵ جو بندہ دنیا میں شہرت ونمود کے مقام میں کھڑا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے اس کا (براحال) سنوائیں گے۔

طبرانی عن معاذ

۷۵۲۶ جو کسی عمل سے مزین ہوا جس کے خلاف کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے تو اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔الدیلمی عن ابی موسیٰ

۷۵۲۷ جو اپنے لباس اور قول میں لوگوں کے لیے تیار رہا اور اپنے افعال میں اس کے برخلاف کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔حاکم فی تاریخہ عن ابن عمرو

۷۵۲۸ جس نے دکھلاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھلاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلاوے کا صدقہ کیا تو اس نے (بھی) شرک کیا۔طیالسی، مسند احمد، طبرانی، حاکم، بیھقی عن شداد بن اوس

۷۵۲۹ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے (رسوائی کے لیے) ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا کریں گے۔

ابن مندہ، ابن عساکر عن بشر بن عقربۃ

۷۵۳۰ جو ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ریا اور شہرت کا بدلہ دیں گے۔

مسند احمد وابن سعد وابن قانع والباوردی، طبرانی وابونعیم عن ابی ھندالداری اخی تمیم الداری

۷۵۳۱ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے اور جو شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے شہرت کا عذاب عذاب دیں گے۔ابن النجار عنہ

۷۵۳۲ جس نے شہرت اور ریا کی خاطر خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا کریں گے۔

مسند احمد وابن سعد ویعقوب بن سفیان والبغوی وابن السکن والباوردی وابن مندہ وابن قانع، طبرانی وابو نعیم، سعید بن منصور عن بشر ھو حدیث مشھور وقال ابن عساکر روی حدیثین

۷۵۳۳ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے اور جو شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا سے اللہ تعالیٰ شہرت کی سزا دیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۷۵۳۴ جو شہرت کی خواہش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا، اور جو ریا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے، جس کی دنیا میں دوغلی زبان ہوگی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آگ کی دو زبانیں اس کے (منہ میں) لگائیں گے۔طبرانی وابونعیم عن جندب

۷۵۳۵ جس نے اپنے علم کے ذریعہ شہرت چاہی اللہ تعالیٰ اسے اپنی مخلوق کے سامنے رسوا کرے گا، اور اسے ذلیل وخوار کریں گے۔

ابن المبارک، مسند احمد وھناد، طبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

۷۵۳۶ قیامت کے روز انسان کو میزان کے پاس لایا جائے گا (اس وقت) وہ بھیڑ کے بچہ کی طرح ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے انسان میں سب سے بہتر شریک ہوں جو عمل تم نے میرے لیے کیا تھا میں آج تجھے اس کا بدلہ دوں گا، اور میرے غیر کے لیے جو عمل کیا ہے اس کا ثواب اسی سے طلب کرو جس کے لیے تم نے عمل کیا تھا۔ هناد عن انس

تشریح:.. یعنی خدائی دہشت اور مسؤلی سے تھرتھرا رہا ہوگا۔

ریاکاری دخول جنت میں مانع ہوگی

۷۵۳۷ قیامت کے روز کچھ لوگوں کو جنت کی طرف (جانے کا) حکم دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اس کے قریب پہنچ جائیں گے، اس کی خوشبو سونگھیں گے اور اس کے محلات اور ان چیزوں کی طرف دیکھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ (اچانک) انہیں پکارا جائے گا، کہ ان لوگوں کو واپس پلٹ دو، ان کا جنت میں کچھ حصہ نہیں، تو وہ حسرت سے واپس ہوں گے جیسے پہلے لوگ اسی حسرت سے واپس ہوئے، وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اگر آپ ہمیں اپنا ثواب دکھانے اور جو کچھ آپ نے اپنے اولیاء کے لیے تیار کیا ہے، ان سب کے دکھانے سے پہلے جہنم میں داخل کر دیتے تو ہمارے لیے اتنی مشقت نہ ہوتی۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے بدبختو! مجھے تم سے یہ چاہنا تھا (دنیا میں تمہاری یہ حالت تھی کہ) جب تم تنہا ہوتے تو عظمتوں کے ذریعہ میرے سامنے آتے، اور جب لوگوں سے ملتے تو بڑی عاجزی کرتے، اپنے دلوں سے میری جو عظمت کرتے تھے لوگوں کو اس کے برخلاف دکھاتے، تم لوگوں سے ڈرتے تھے مجھ سے تو نہ ڈرتے تھے، تم نے لوگوں کی عزت کی میری عظمت تو نہ کی، لوگوں کے لیے تم نے (اپنے اعمال) چھوڑے میرے لیے نہیں چھوڑا، آج میں تمہیں ثواب سے محرومی کے ساتھ ساتھ عذاب چکھاؤں گا۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیة، بیهقی، ابن عساکر و ابن النجار عن عدی بن حاتم

تشریح: دنیا میں اگر کسی کو دعوت میں بلایا جائے اور پھر عین دروازے سے بے عزت کر کے واپس کر دیا جائے تو کیسا عالم ہوتا ہے؟ اور رب العالمین جب دھتکاریں گے تو پھر کس کا در ملے گا؟!

۷۵۳۸ اے رب کے باغیو! اے رب کے باغیو! اے رب کے باغیو! مجھے تمہارے متعلق جس چیز کا زیادہ اندیشہ ہے وہ ریا اور خفیہ شہوت ہے۔

ابو یعلی، طبرانی عن عبداللّٰه بن زید المازنی

۷۵۳۹ شہرت ریاکاری کرنے والے، غافل اور کھیلنے والے کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے۔ الحلیة عن ابن مسعود

۷۵۴۰ لوگو! خفیہ شرک سے بچو! ایک شخص اٹھتا ہے اور لوگوں کے دیکھنے کی وجہ سے اپنی نماز کو مزین کرتا ہے اور اس میں کوشش کرتا ہے تو یہ خفیہ شرک ہے۔ بیهقی عن جابر، الدیلمی عن محمود بن لبید

۷۵۴۱ اے میرے بیٹے! لوگوں کے سامنے ریاکاری کے لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا دعویٰ نہ کرنا کہ وہ تیری عزت کریں۔

الدیلمی عن ابن عمر

۷۵۴۲ جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا جسے پورا مجمع سنے گا وہ لوگ کہاں ہیں جو لوگوں کی عبادت کرتے تھے؟ اٹھو اور اپنا اجر ان لوگوں سے وصول کر لو جن کے لیے تم عمل کرتے تھے، اس واسطے کہ میں ایسا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جس میں دنیا اور دنیاداروں کی آمیزش و ملاوٹ ہو۔ الدیلمی عن ابن عباس

۷۵۴۳ اے چھوڑ دو! اگر وہ بھلائی میں ریاکاری کرتا ہے تو یہ برائی کی ریاکاری سے بہتر ہے۔

ابن منده وقال غریب من یزید بن الاصم

تشریح: دکھاوے کی نیکی ایک نہ ایک دن عادت بن جاتی ہے پھر دکھاوا ختم ہو جاتا ہے اور عبادت باقی رہ جاتی ہے۔

حرف السین ...... چغل خوری اور نقصان پہنچانا

۷۵۴۴ جس نے لوگوں کی چغلخوری کی تو وہ حرام زادہ ہے یا اس میں حرام زادگی کا اثر ہے۔حاکم عن ابی موسیٰ

الاکمال

۷۵۴۵ جس نے بادشاہ کے سامنے اپنے بھائی کی چغلی کھائی تو اللہ تعالیٰ اس کا سارا عمل باطل کردے گا، اور اگر اسے کوئی ناپسندیدہ بات، یا مصیبت پہنچی تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ہامان کے برابر کردے گا۔ابو نعیم عن ابن عباس

تشریح: یا تو وہ کوشش جو اس نے اپنے بھائی کے خلاف کی اسے اکارت کردیں گے یا اس کے سارے نیک اعمال برباد ہوجائیں گے۔

۷۵۴۶ لوگوں کی چغلی وہی کھاتا ہے جو حرام زادہ ہو۔الدیلمی و ابن عساکر عن بلال بن ابی بردة بن ابی موسیٰ عن ابیه عن جده

حرف الشین ...... دوسرے کی مصیبت پر خوشی

۷۵۴۷ اپنے بھائی کے سامنے اس کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مبتلا کردے گا۔ترمذی عن واثلہ

تشریح: یہ قانون خداوندی ہے جس کی گرفت سے وہی بچ سکتا ہے جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا اور کسی کی مصیبت پر اپنے رب کو یاد رکھا، اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرمانے والے ہیں:

الحمدللّٰہ الذی عافنی مما ابتلک به وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا

آپ علیہ السلام نے مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

حرف الضاد ...... ہنسی کی دو قسمیں ہیں

۷۵۴۸ ہنسی کی دو قسمیں ہیں، ایک ہنسی جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں، اور ایک ہنسی ایسی ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں، رہی وہ ہنسی جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ شخص جو اپنے بھائی سے قریبی ملاقات اور اس کے دیدار کے شوق کے لیے ہنستا ہے، بہرکیف وہ ہنسی جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں، آدمی کوئی ایسی بدعہدی کی یا برائی کی بات کرے، تاکہ لوگوں کو ہنسائے یا خود ہنسے، تو اس بات کی وجہ سے ستر موسموں تک وہ جہنم میں گرتا چلا جائے گا۔ہناد عن الحسن، مرسلاً

تشریح: ...ایک ہیں عبرت آموز واقعات اور ایک ہیں بے سند اور جھوٹ پر مبنی خرافات، جیسے عام لوگوں کی بے ہودہ گوئی کی عادت ہوتی ہے فحش قصے اور واقعات کی اگر سند تلاش کرنا شروع کی جائے تو پھر کوئی بیان نہ کرے، مثلاً جو شخص بیہودہ قصہ سنانے لگے تو اس سے پوچھ لیا جائے آپ نے کس سے سنا ہے؟

۷۵۴۹ کھکھلا کر ہنسنا شیطان کی طرف سے ہے اور مسکراہٹ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔طبرانی فی الاوسط، عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

تشریح: ...شیطان چونکہ منبع شر ہے اس واسطے ہر برے کام کو اس کی طرف منسوب کردیتے ہیں، نیز خفیہ حرکات چونکہ شیطان ہی انجام دیتا ہے اس واسطے لوگ خود بخود ہونے والے افعال کو شیطان کی کارستانی سمجھتے ہیں۔

۷۵۵۰ ...(آپ علیہ السلام نے) گوز (کی آواز) پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۵۵۱ زیادہ مت ہنسا کرو، کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔ابن ماجه عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

الاکمال

۷۵۵۲ تم میں سے کوئی اپنے کام پہ کیوں ہنستا ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن عبداللہ بن زمعة
آپ علیہ السلام نے لوگوں کو گوز پر ہنسنے سے منع کرنے کی نصیحت کی، اور پھر یہ بات ذکر کی۔
تشریح: یعنی جیسے بول وبراز کا نکلنا اور تھوک اور سانس کا منہ اور ناک سے نکلنا ایک فطری عمل ہے اسی طرح گوز کا نکل جانا بھی فطری ہے تو اس پر ہنسنے کا باعث بیہودہ ہے۔

حرف الطاء......لمبی امید

۷۵۵۳ مجھے اپنی امت کے بارے میں خواہشات اور لمبی امید کا زیادہ خوف ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن جابر
۷۵۵۴ لغزش سے پہلے آدم علیہ السلام کی (موت کی خاص) گھڑی آنکھوں کے سامنے اور امید پیٹھ پیچھے تھی، اور جب ان سے لغزش ہوئی، تو اللہ تعالیٰ امید کو ان کی آنکھوں کے سامنے کر دیا اور وقت (خاص) کو پیٹھ پیچھے پھر وہ موت تک امید کرتے رہے۔
ابن عساکر عن الحسن مرسلا
۷۵۵۵ بوڑھے شخص کا جسم تو کمزور ہو جاتا ہے (جبکہ) اس کا دل دو چیزوں میں جوان رہتا ہے، لمبی زندگی اور مال کی محبت۔
عبدالغنی بن سعید فی الایضاح عن ابی هريرة رضي الله عنه
۷۵۵۶ بوڑھے آدمی کا دل ہمیشہ دو چیزوں (کی محبت) میں جوان رہتا ہے: زندگی اور لمبی امید کی محبت میں۔
بخاری عن ابی هريرة رضي الله عنه
۷۵۵۷ انسان بوڑھا ہو جاتا ہے (جبکہ) اس کی دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں، مال اور (لمبی) عمر کی لالچ۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن انس
۷۵۵۸ بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے، لمبی زندگی اور کثرت مال کی محبت۔
مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی هريرة رضي الله عنه، ابن عدی فی الکامل وابن عساکر عن انس
۷۵۵۹ بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے، زندگی اور مال کی محبت۔ مسلم، ابن ماجه عن ابی هريرة
۷۵۶۰ امید میری امت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے، اگر امید نہ ہوتی تو کوئی (دودھ پلانے والی) ماں اپنے بچہ کو دودھ نہ پلاتی اور نہ کوئی درخت لگاتا۔ خطیب عن انس
۷۵۶۱ بہت سے آج کے دن کا استقبال کرنے والے ایسے ہیں جو اس دن کو پورا نہ کر سکیں گے، اور آئندہ کل کے بہت سے منتظر ہیں، جو اسے پہنچنے والے نہیں۔ فردوس عن ابن عمر
۷۵۶۲ اگر تو وقت مقرر اور اس کی چال کو دیکھ لے تو امید اور اس کے دھوکے سے نفرت کرنے لگے۔ بیهقی عن انس
۷۵۶۳ یہ امید ہے اور یہ موت ہے اچانک وہ اسی طرح رہتی ہے کہ تو قریبی لکیر اس کے پاس آجاتی ہے۔ بخاری، نسائی عن انس
تشریح: آپ علیہ السلام نے زمین پر کچھ لکیریں لگائیں اور فرمایا موت انسان کے پاس اچانک آجاتی ہے۔
۷۵۶۴ یہ انسان ہے اور جو اسے گھیرے ہوئے ہے وہ اس کی موت ہے اور جو باہر کی لکیر ہے یہ اس کی امید ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں ضروریات ہیں، اگر وہ اس سے بچ جائے، تو اسے یہ اچک لے، اور اگر اس سے بچ گیا تو یہ اسے اچک لے گی۔
مسند احمد، بخاری، ترمذی، ابن ماجه عن ابن مسعود
۷۵۶۵ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے، پھر اس کی امید ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان عن انس

۷۵۶۶ انسان کی مثال ایسے ہے کہ (وہ کھڑا ہو اور) اس کے ایک طرف ننانوے موتیں ہیں وہ اگر ان موتوں سے بچ گیا تو بڑھاپے میں پڑ جائے گا۔ترمذی عن عبداللہ الشخیر

۷۵۶۷ جس نے آئندہ کل کو اپنے وقت سے شمار کیا تو اس نے موت کی صحبت اور ساتھ سے برا کیا۔بیھقی عن انس

۷۵۶۸ تیرے لیے خرابی ہو کیا سارا زمانہ کل نہیں۔ابن قانع عن جعیل بن سراقة

۷۵۶۹ کیا سارا زمانہ کل میں شامل نہیں۔ابن سعد عن زید بن اسلم، مرسلاً

الاکمال

۷۵۷۰ بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں میں جوان رہتا ہے لمبی امید اور مال کی محبت میں۔ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۵۷۱ کیا تم اسامہ پر تعجب نہیں کرتے جو مہینہ تک کی خرید وفروخت کا معاملہ کرنے والا ہے، بے شک اسامہ بڑی لمبی امید کرنے والا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے تو یہی گمان ہے کہ میری آنکھ کی پلک جھپکنے نہ پائے گی کہ اللہ تعالیٰ میری روح قبض کرلے گا، اور نہ مجھے یہ گمان ہے کہ میں اپنی پلکیں کھولوں اور بند کرنے سے پہلے میری روح قبض کرلی جائے اور میں جب کوئی لقمہ منہ میں رکھتا ہوں تو مجھے اسے چبا کر نگلنے کی امید نہیں ہوتی یہاں تک کہ اسے موت کے ساتھ خاص کرلوں اے انسانو! اگر تم عقل رکھتے ہو تو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جس کا تم سے وعدہ ہے وہ آنے والا ہے اور تم عاجز کرنے والے نہیں۔

الحلية وابن عساكر عن ابی سعید

تشریح: اگر کوئی ایسا معاملہ کرنا بھی ہو تو ان شاء اللہ کہہ دینا چاہیے، مقصود یہ ہے کہ زندگی کی بے ثباتی دل میں مستحضر ہو۔

۷۵۷۲ جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ انسان ہے اور یہ موت، اور یہ امید ہے یہ دونوں انسان کو اچک لے جائیں گی، اور اس سے پہلے موت درمیان میں آجائے گی۔ابن المبارک عن ابی المتوکل الناجی

فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تین شاخیں اپنے ہاتھ میں لیں، ان میں سے ایک شاخ اپنے سامنے گاڑی، اور دوسری اس کے ساتھ گاڑ دی، اور تیسری کو دور رکھا اور پھر یہ ذکر کیا۔

۷۵۷۳ کئی ایسے ہیں جو آج کا استقبال کررہے ہیں جبکہ وہ اسے مکمل نہیں کرپائے، اور کتنے کل کا انتظار کرنے والے ہیں جبکہ وہ اسے پہنچنے والے نہیں، اگر تم موت اور اس کی رفتار دیکھ لو تو امید اور اس کے دھوکے سے نفرت کرنے لگو۔الدیلمی عن ابن عمر

۷۵۷۴ انسان، امید اور موت کی مثال یوں ہے کہ موت انسان کی ایک طرف ہے اور امید اس کے سامنے ہے، اسی اثناء میں وہ اپنے سامنے امید کو تلاش کرتا ہے اور اچانک اس کے پاس موت آجاتی ہے اور اسے چھین لیتی ہے۔ابن ابی الدنیا والدیلمی عن انس

۷۵۷۵ تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ انسان، یہ اس کی موت اور یہ اس کی امید ہے امید اسے لینا چاہتی ہے کہ موت اسے پہلے ہی اچک لیتی ہے۔

مسند احمد عن ابی سعید

آپ علیہ السلام نے ایک لکڑی گاڑی پھر اس کے ساتھ دوسری لکڑی گاڑی پھر اس کے ساتھ تیسری لکڑی گاڑی اور تیسری لکڑی ذرا دور گاڑی پھر آپ نے یہ ذکر فرمایا۔

لالچ وطمع

۷۵۷۶ لالچ علماء کے دلوں سے حکمت کا خاتمہ کردیتی ہے۔فی نسخة سمعان عن انس

تشریح:...... یعنی علماء وہ ہیں جو حکمت ودانائی کی باتیں کرتے ہیں لیکن جب دلوں میں لالچ وطمع کا بیج جم جائے تو ہر وقت مال، دولت، زمین

جائیداد اور دنیا کی چیزوں کی ہی باتیں ہوتی ہیں۔

۷۵۷۷۔ ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو (دل پر) مہر کی طرف پہنچادے، اور ایسی لالچ سے جو ایسے مقام پر پہنچادے جہاں لالچ نہیں، اور ایسی لالچ سے جہاں لالچ نہیں۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن معاذ بن جبل

۷۵۷۸۔ عورتیں سب سے لڑاکا ہیں، اور جس سے بہت بعد میں ملاقات ہوگی وہ موت ہے، اور ان دونوں سے زیادہ سخت چیز لوگوں کی محتاجی ہے۔ خطیب عن انس

تشریح: ...... یعنی عورتوں سے گزارہ سب سے مشکل کام ہے، بہت کم ایسی ہوتی ہیں، جو دبے ہونٹوں سے جواب دیتی ہیں اکثر منہ پھٹ اور پھوہڑ ہوتی ہیں۔

۷۵۷۹۔ وہ چکنا پتھر جس سے علماء کے پاؤں پھسلتے ہوں، وہ لالچ ہے۔ ابن المبارک و ابن قانع عن سهیل بن حسان، مرسلاً

۷۵۸۰۔ لالچ سے بچنا، کیونکہ وہ موجودہ فقر ہے اور ایسی باتوں سے بچنا جو قابل معذرت ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۵۸۱۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامید ہو جاؤ، اور لالچ سے بچنا کیونکہ وہ موجودہ فقر ہے، اور ایسی نماز پڑھو گویا کہ یہ آخری نماز ہے، اور قابل معذرت باتوں سے بچنا۔ حاکم عن سعد

الاکمال

۷۵۸۲۔ وہ چکنا پتھر جس پر علماء کے قدم نہیں جمتے وہ لالچ ہے۔ ابن قانع و ابن المبارک عن سهیل بن حسان الکلابی

۷۵۸۳۔ تین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو! ایسی لالچ سے جو لالچ کی جگہ نہ ہو، اور ایسی لالچ سے جو (دل پر) مہر تک پہنچادے، اور ایسی لالچ سے جو لالچ کی جگہ تک پہنچائے۔ طبرانی عن عوف بن مالک

۷۵۸۴۔ ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو، جو (دل پر) مہر تک پہنچادے، اور ایسی لالچ سے جو غیر لالچ کی جگہ پہنچادے۔ طبرانی فی الکبیر عن المقدام بن معدیکرب

حرف الظاء ...... بدگمانی

۷۵۸۵۔ جب تم (کسی کے بارے) گمان کرو تو تحقیق میں مت پڑو، اور جب حسد کرو تو (کسی کی نعمت کا زوال) مت چاہو اور جب فال لینے لگو تو کر گزرو، اور اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرو، اور جب (کسی چیز کا) وزن کرو تو ترازو جھکتا ہوا رکھو۔ ابن ماجه عن جابر

تشریح: یعنی بدگمانی سے تو کوئی باز نہیں رہے گا اس واسطے تحقیق میں پڑنے سے بچو، اور ریس کرو، حسد نہ کرو۔ اور جب دوسروں کو کوئی چیز تول کر دو تو ترازو کا پلڑا جھکتا ہوا رکھو اور اچھا شگون یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرو۔

۷۵۸۶۔ لوگوں سے اعتراض کرو، کیونکہ جب تم لوگوں میں شک کرنے لگو گے تو انہیں برباد کر دو گے یا بربادی کے قریب پہنچ جاؤ گے۔ طبرانی عن معاوية

الاکمال

۷۵۸۷۔ جس نے اپنے بھائی سے بدگمانی کی، تو اس نے اپنے رب کے بارے میں بدگمانی کی، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بہت سے گمانوں سے بچا کرو۔ ابن النجار عن عائشة

ظلم و غضب

یہاں غضب کا ذکر اس لیے کر دیا کیونکہ اس کے بارے میں کئی احادیث کا تعلق ظلم کی احادیث سے ہے اور اس کی بعض احادیث حرف غین میں بھی ذکر کی جائیں گی۔

کتاب الغضب

۷۵۸۸ ظلم کی تین قسمیں ہیں: ایک ظلم جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائیں گے اور ایک ظلم وہ ہے جسے معاف فرما دیں گے، اور ایک ظلم جسے چھوڑ دیں گے، رہا وہ جسے معاف نہیں فرمائیں گے وہ شرک ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک ظلم عظیم شرک ہے۔

رہا وہ ظلم جسے معاف فرما دیں گے، تو وہ بندوں کا اپنی جانوں پر ظلم ہے جس کا تعلق ان کے اور ان کے رب سے ہے اور وہ ظلم جسے نہیں چھوڑیں گے تو وہ بعض بندوں کا بعض پر ظلم و ستم ہوگا، یہاں تک کہ ایک دوسرے سے بدلہ لے لیں گے۔ الطیالسی و البزار عن انس

۷۵۸۹ ظالم اور ان کے مددگار جہنم میں (داخل) ہوں گے۔ فردوس عن حذیفة

۷۵۹۰ ... بے شک ناحق وصول کرنے والا جہنم میں ہوگا۔ مسند احمد، طبرانی عن رویفع ابن ثابت

۷۵۹۱ ... ظلم والے اور ان کے مددگار جہنم میں ہوں گے۔ حاکم عن حذیفة

۷۵۹۲ ... سپاہی اور پولیس والے اور ظالموں کے مددگار جہنم کے کتے ہیں۔ الحلیة عن ابن عمر

۷۵۹۳ جس نے ظالم کی مدد کی اللہ تعالیٰ اسے اس پر مسلط کردے گا۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۷۵۹۴ جس نے کسی جھگڑے میں ظلم کے ذریعہ مدد کی، تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے (ہاتھ) کھینچ لے۔ حاکم عن ابن عمر

۷۵۹۵ جس نے کسی ظالم کی اس لیے مدد کی کہ وہ حق کو دبائے تو اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔ حاکم عن ابن عباس

۷۵۹۶ جو کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لیے چلا اور اسے معلوم ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام (کے دائرے) سے نکل گیا۔ طبرانی و الضیاء عن اوس بن شرجیل

۷۵۹۷ مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق کا سوال کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی مستحق کو اس کے حق سے نہیں روکا۔ خطیب عن علی

۷۵۹۸ ... ظلم سے بچو کیونکہ ظلم (کرنا) قیامت کے روز اندھیریوں کا باعث ہے۔ مسند احمد، طبرانی، بیهقی عن ابن عمر

۷۵۹۹ ... ظلم (کرنے) سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہے اور بخل سے کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخل ہی نے ہلاک کیا، اس نے انہیں خون بہانے پر مجبور کیا اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے پر ابھارا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد مسلم، عن جابر

۷۶۰۰ مظلوم کی بددعا سے بچو! کیونکہ وہ بادلوں سے اوپر اٹھالی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ (کسی مصلحت کی وجہ سے) تھوڑی دیر بعد ہو۔ طبرانی فی الکبیر و الضیاء عن خزیمة بن ثابت

۷۶۰۱ ... مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے جیسے وہ شرارہ ہے۔ حاکم عن ابن عمر

۷۶۰۲ ... مظلوم اگرچہ کافر ہو پھر بھی اس کی بددعا سے بچو، (کیونکہ) اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ مسند احمد ابویعلی و الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: ... اور قرآن مجید میں جو آیا ہے:

وما دعاء الكافرين الا فی ضلال

کافروں کی دعا و پکار اکارت وفضول ہے تو اس کا مطلب کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کی دعا قبول نہیں فرماتے: وہاں نفی اس کی ہے کہ غیراللہ کے سامنے جو دعائیں وہ کرتے ہیں وہ ساری اکارت ہیں حقیقت میں ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ ہی قبول فرماتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں ہماری دعائیں یہ بزرگوں کی مورتیاں اور ان کے قبروں میں پڑے دھڑ سنتے اور قبول کرتے ہیں۔

۷۶۰۳ مظلوم کی بددعا سے بچو چاہے وہ کافر ہو، کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب اور پردہ نہیں۔

ابویعلی عن ابی سعید و ابی هریرة رضی الله عنه معاً

۷۶۰۴ جب ذمیوں (امن طلب کرنے والوں) پر ظلم ہو تو حکومت دشمن کی ہو جائے گی، اور جب سود کی بہتات ہوگی تو قیدی زیادہ ہوں گے، اور جب اغلام بازی کی کثرت ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس مخلوق سے (اپنی رحمت) ہاتھ اٹھالیں گے اور ان کی کوئی پروانہیں کریں گے وہ جس وادی میں (بھی) ہلاک ہو جائیں۔ طبرانی عن جابر

کمزور پر ظلم نہایت قبیح عمل ہے

۷۶۰۵ اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر بھڑک اٹھتا ہے جو کسی ایسے شخص پر ظلم کرے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مددگار نہ پائے۔ فردوس عن علی

تشریح:...... کیونکہ اگر اس کا کوئی مددگار ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے انتقام نہ لیتے لیکن جب اس کا کوئی نہیں تو اللہ تعالیٰ خود انتقام لیتے ہیں۔

فطرتی باتیں

۷۶۰۶..... جو شخص دنیا میں لوگوں کو زیادہ سزا دیتا ہوگا وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا۔

مسند احمد، بیهقی عن خالد بن الولید، حاکم عن عیاض بن غنم وهشام بن حکیم

۷۶۰۷ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت زمین کا (غصب شدہ) گز ہوگا، تم دو شخصوں کو زمین یا گھر میں ایک دوسرے کا پڑوسی پاؤ گے، یوں ان میں سے ایک اپنے ساتھی (پڑوسی) کی زمین کا ایک گز حصہ کاٹ لیتا ہے، چنانچہ جب وہ اسے کاٹ لے گا تو قیامت کے روز سات زمینوں کا ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی مالک الاشجعی

۷۶۰۸ سب سے بڑا ظلم زمین کا وہ گز ہے جسے مؤمن اپنے بھائی کے حق سے کم کرلے، وہ زمین کی کنکریاں جسے وہ لے گا تو وہ بھی قیامت کے روز زمین کی گہرائی تک کا ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ اور زمین کی گہرائی وہی جانتا ہے جس نے اسے پیدا کیا۔

طبرانی عن ابن مسعود

۷۶۰۹ اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اس شخص کے بارے میں جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۶۱۰ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے (رہتے) ہیں یہاں تک جب اسے پکڑ لیتے ہیں تو پھر اسے چھوڑتے نہیں۔

بیهقی، نسائی، ابن ماجه عن ابی موسی

۷۶۱۱ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان لوگوں کو عذاب دیں گے جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہوں گے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن هشام بن حکیم عن عیاض بن غنم

۷۶۱۲ .....ظلم (کرنا) قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہے۔ بخاری مسلم، ترمذی عن ابن عمر

۷۶۱۳..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کے شر سے لوگ ڈرتے ہوں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

۷۶۱۴...... جو بندہ بھی کسی بندے پر ایسا ظلم کرتا ہے جس کا وہ اس سے بدلہ نہیں لے سکتا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا۔

بیهقی عن ابی سعید

۷۶۱۵ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ظالموں سے کہہ دو کہ مجھے یاد نہ کیا کریں، اس واسطے کہ میں انہیں یاد کرتا ہوں جو مجھے یاد کرتے ہیں، اور مرا انہیں یاد کرنا یہی ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔ ابن عساکر عن ابن عباس

۷۶۱۶ مظلوم کی بددعا سے بچو اگر چہ وہ کافر کی بددعا ہو، اس واسطے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ سمویہ عن انس

۷۶۱۷ جس نے ظلماً ایک بالشت زمین دبائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا مکلّف بنائیں گے وہ کہ اسے کھودے یہاں تک کہ ساتویں زمین تک پہنچ جائے، پھر قیامت کے روز اسے ان زمینوں کا ہار پہنائیں گے، اور پھر لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔ طبرانی عن یعلی بن مرة

۷۶۱۸ تم میں سے جو بھی ایک بالشت زمین ناحق لے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساتویں زمین تک اس کے گلے میں ہار ڈالے گا۔

مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۶۱۹ جس نے ظلماً ایک بالشت زمین لی تو وہ قیامت کے روز حشر کے قائم ہونے تک اس کی مٹی اٹھائے پھرے گا۔

مسند احمد، طبرانی عن یعلی بن مرة

ساتوں زمینوں کا طوق

۷۶۲۰ جس نے تھوڑی سے ناحق زمین لی تو قیامت کے روز ساتویں زمین تک اسے زمین میں دھنسایا جائے گا۔ بخاری عن ابن عمر

۷۶۲۱ جس نے مسلمانوں کے راستہ سے کچھ حصہ اپنی زمین میں شامل کر لیا تو قیامت کے روز وہ اسے سات زمینوں میں سے اٹھالائے گا۔

طبرانی والضیاء عن الحکم بن الحارث

۷۶۲۲ جس نے ظلماً کسی زمین کا ٹکڑا اپنی زمین میں شامل کر لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے ناراض ہوں گے۔

مسند احمد، مسلم عن وائل بن حجر

۷۶۲۳ جس نے ایک بالشت برابر زمین ظلماً دبالی تو اسے سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔

مسند احمد، بیہقی عن عائشة، ابو داؤد عن سعید بن زید

۷۶۲۴ اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اللہ تعالیٰ کی قسم! جو مؤمن کسی مؤمن پر ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے انتقام لیں گے۔

عبد بن حمید عن ابی سعید

۷۶۲۵ بندے اور جنت (تک پہنچنے) کے درمیان سات گھاٹیاں ہیں ان میں سب سے آسان گھاٹی موت ہے اور سب سے مشکل مرحلہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے، جب مظلوم، ظالموں کا دامن پکڑیں گے۔ ابو سعید النقاش فی معجمه وابن النجار عن انس

۷۶۲۶ (بطور فضل) اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے واجب کر رکھا ہے کہ وہ کسی مظلوم کی اور اس سے پہلے کسی ایسے شخص کی دعا قبول نہیں کریں جو اس کے ظلم جیسی ہو۔ ابن عدی عن ابن عباس

تشریح:... یعنی مظلوم دعا کر رہا ہے لیکن جیسا اس پر ظلم ہوا اس جیسا ظلم یہ کر چکا۔

۷۶۲۷ مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے اگر چہ وہ فاجر ہو اور اس کا فجور اس کے اپنے آپ پر ہے۔ الطیالسی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۶۲۸ جہنم کی وادی میں ایک کنواں ہے، جس کا نام ھبھب ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں متکبروں ظالموں کو ڈالیں گے۔ حاکم عن ابی موسیٰ

۷۶۲۹ قیامت کے روز اہل حقوق کو ان کے حقوق ضرور دیئے جائیں گے، یہاں تک کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا جس نے اسے سینگ مارا ہوگا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۶۳۰... جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے دل میں کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ ہو تو جو اس سے لغزش ہوئی وہ بخش دی جاتی ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۷۶۳۱۔ اس شخص کے لیے خرابی ہے جس نے مسلمان پر ظلم کر کے اس کا حق کم کر دیا۔ الحلیة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه
۷۶۳۲۔ ناحق وصول کرنے والا جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔ مسند احمد ابو داؤد، حاکم عن عقبة بن عامر
۷۶۳۳۔ مظلوم لوگ ہی قیامت کے روز کامیاب ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب ورستة فی الایمان عن ابی صالح الحنفی مرسلاً
۷۶۳۴۔ اپنے ہاتھ کو اپنے کنٹرول میں رکھو۔ بخاری فی التاریخ عن اسود بن اصرم

الاکمال

۷۶۳۵۔ تم لوگ ظلم (کرنے) سے بچو! کیونکہ ظلم (کرنا) قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہوگا۔ طبرانی عن الاسود بن مخرمة
۷۶۳۶۔ ظلم سے بچو! کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا سبب ہے، اور بخل سے بچو! اس واسطے کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، اس نے انہیں مجبور کیا تو انہوں نے خون بہائے، اور اپنے محرم رشتوں کو حلال سمجھا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، مسلم عن جابر
۷۶۳۷۔ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہے۔ طیالسی، بخاری، ترمذی عن ابن عمر
۷۶۳۸۔ سب سے بڑا ظلم زمین کا وہ گز ہے جسے کوئی شخص اپنے بھائی کے حصہ سے کم کر لے، زمین کی چند کنکریاں جو (چوری کر کے) لیتا ہے قیامت کے روز، زمین کی تہہ تک وہ اس کے گلے کا طوق ہوگا اور زمین کی گہرائی وہی جانتا ہے جس نے زمین پیدا کی ہے۔
مسند احمد، طبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه
۷۶۳۹۔ ظلم سے بچنا، کیونکہ وہ تمہارے دلوں کو خراب کر دے گا۔ الدیلمی عن علی
۷۶۴۰۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے (رہتے) ہیں اور پھر جب پکڑتے ہیں تو چھوڑتے نہیں۔
بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، ابن ماجه عن برید بن ابی بردة عن ابی موسی

ظالم اللہ کے قہر سے نہیں بچ سکے گا

۷۶۴۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں ضرور ظالم سے انتقام لوں گا، چاہے جلدی لوں یا دیر سے، اور میں اس سے بھی لازماً انتقام لوں گا جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور وہ اس کی مدد کی قدرت رکھتا تھا پھر بھی اس کی مدد نہیں کی۔
الحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب، طبرانی والخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن ابن عباس
۷۶۴۲۔ ابلیس اس بات سے تو ناامید ہو چکا ہے کہ زمین عرب میں بت پوجے جائیں، لیکن وہ تم سے اس کے بغیر ہی راضی ہو جائے گا، تمہارے معمولی اعمال کے ذریعہ، اور وہی ہلاکت کا باعث ہیں، تو جہاں تک ہو سکے، ظلم سے بچو! اس واسطے کہ قیامت کے روز بندہ اتنے اعمال لے کے آئے گا جنہیں وہ نجات کے لئے کافی سمجھے گا، تو ایک بندہ کہتا رہے گا: اے میرے رب! فلاں نے مجھ پر ایک ظلم کیا، تو حکم ہوگا فلاں کی نیکیاں مٹاتے رہو، یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہے گی۔ حاکم عن ابن مسعود
۷۶۴۳۔ قیامت کے روز ایک شخص اتنے اعمال حسنہ لے کر آئے گا جنہیں وہ نجات کے لیے کافی سمجھے گا، اور پھر ایک شخص آئے گا جس پر اس نے کوئی ظلم کیا ہوگا چنانچہ اس کی نیکیاں لی جائیں گی اور مظلوم کو دی جائیں گی، بالآخر اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی، اور پھر اس سے بدلہ لینے کے طلبگار باقی ہوں گے، جبکہ اس کی نیکیاں ختم ہو چکی ہوں گی، تو مظلوم کی برائیاں لے کر ظالم کی برائیوں پر رکھ دی جائیں گی۔ طبرانی عن سلمان
تشریح:...... کس قدر بدنصیبی اور محرومی کا مقام ہے آئے کسی امید سے اور جانا کیسے ہوا۔
۷۶۴۴۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے قیامت کے روز ایک بندہ ایسے اعمال لائے گا جو مضبوط پہاڑوں کی طرح ہوں گے، اسے گمان ہوگا کہ وہ ان اعمال کے ذریعہ جنت میں داخل ہو جائے گا، پھر لگاتار اس کے پاس ظلم (سے دبے لوگ) آتے

رہیں گے، اور اس کے پاس (حقوق ادا کرنے کے لیے) کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی، اور پھر اس کے سر پر مضبوط پہاڑوں جیسے اعمال (بد) ڈال کراسے جہنم جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔ الدیلمی عن جابر

۷۶۴۵۔ جہنم کی ایک وادی میں ایک کنواں ہے جس کا نام ھبہب ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں ظالموں اور جابروں کو ٹھہرائیں گے۔
عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی فی الکامل طبرانی، حاکم وابن عساکر عن ابی موسیٰ

۷۶۴۶۔ مظلوم کی بددعا سے بچو۔ ابن حبان عن ابی سعید

۷۶۴۷۔ مظلوم کی بددعا سے بچو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید

۷۶۴۸۔ جب کسی بندہ پر ظلم ہوتا ہے اور وہ خود انتقام نہ لے سکے، اور نہ اس کا کوئی مددگار ہو، پھر وہ آسمان کی طرف اپنی آنکھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کو پکارے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں حاضر ہوں میں جلد یا بدیر تیری مدد کروں گا۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۶۴۹۔ مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کے حق سے منع نہیں کرتے۔ الدیلمی عن علی

۷۶۵۰۔ اے علی! مظلوم کی بددعا سے بچو! کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کا حق ضائع نہیں کرتے۔
الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن علی

۷۶۵۱۔ قیامت کے روز مظلوم ہی فلاح پانے والے ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی صالح الحنفی

۷۶۵۲۔ عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) بنی اسرائیل میں (خطبہ دینے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! ظالم پر ظلم نہ کرو اور نہ ظالم (کے ظلم) کا بدلہ دو، ورنہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری فضیلت ختم ہو جائے گی۔ العسکری فی الامثال عن ابن عباس

۷۶۵۳۔ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے، تو عرش کے نیچے سے ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا، اے ظلم زدو! آؤ اور اپنے ظلموں کا تدارک کرلو اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ابن جریر عن انس

حرف العین ...... عصبیت

ناحق قوم کی طرفداری

۷۶۵۴۔ عصبیت یہ ہے کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ بیھقی فی السنن عن واثلۃ

۷۶۵۵۔ جو اندھے جھنڈے تلے لڑا تو اس نے عصبیت کی مدد کی، اور عصبیت کے لیے غضبناک ہوتا ہے تو اس کا قتل ہو جانا جاہلیت کا قتل ہے۔
مسلم، عن جندب، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: ...... یعنی اسے یہ پتہ نہیں کہ میں کس وجہ سے لڑ رہا ہوں کیا مری قوم حق پر ہے؟

۷۶۵۶۔ جس نے کسی قوم کی ناحق حمایت کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کسی گڑھے میں گر جائے اور اپنی دم کے ذریعہ نکلنا چاہے۔
ابو داؤد عن ابن مسعود

۷۶۵۷۔ اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو عصبیت کی طرف بلائے اور نہ اس کا ہی کوئی تعلق ہے جو عصبیت پر لڑے، اور نہ اس کا جو عصبیت پر مرے۔ ابو داؤد عن جبیر بن مطعم

۷۶۵۸۔ اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس اونٹ جیسی ہے جو کسی گڑھے میں گرے اور اپنی دم کے ذریعہ اپنے آپ کو کھینچنے لگے۔
بیھقی عن ابن مسعود

۷۶۵۹۔ سب سے برے مقام والا وہ شخص ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کی خاطر خراب کر دے۔
بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۶۶۰ ... قیامت کے روز اس شخص کو سب سے زیادہ ندامت ہوگی، جس نے دوسرے کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت بیچ ڈالی۔

بخاری فی التاریخ عن ابی امامة

۷۶۶۱ ... قیامت کے روز وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برے مقام والا ہوگا جس نے دوسرے کی دنیا کے لیے اپنی آخرت خراب کی۔

طبرانی عن ابی امامة

عصبیت......ازاکمال

۷۶۶۲ ... وہ تمہارے لیے فتح ہوگا، اور تمہاری مدد کی جائے گی، اور تم بہت کچھ حاصل کروگے، تم میں سے جو کوئی اسے پائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم کرے، برائی سے روکے، صلہ رحمی کرے، اور اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس اونٹ جیسی ہے جو گرنے لگے اور اپنی دم سے کھینچنے لگے۔ مسند احمد، حاکم عن ابن مسعود

تشریح: ... یہ کسی شہر کی فتح مندی کی پیش گوئی ہے، جس میں کئی غنیمتیں حاصل ہونے کو تھیں۔

۷۶۶۳ ... اس کی مثال جو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے، اس اونٹ کی سی ہے جو کسی گڑھے میں گرنے لگے اور اپنی دم سے اپنے آپ کو کھینچنے لگے۔

الرامهرمزی عن ابن مسعود

۷۶۶۴ ... (عصبیت یہ ہے کہ) تم ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرو۔

ابو داؤد عن بنت واثلة بن الاسقع عن ابيها، قالت قال: قلت يارسول الله ماالعصبية؟ قال فذكره

۷۶۶۵ ... جس نے ظلم پر اپنی قوم کی مدد کی، تو وہ گڑھے میں گرنے والے اونٹ کی طرح ہے جو دم سے (اپنے آپ کو) کھینچے۔

حاکم فی تاریخة عن ابن مسعود

ننگ وعار

۷۶۶۶ ... قیامت کے روز عار بندے کے ساتھ چمٹی ہوئی ہوگی، حتیٰ کہ وہ کہے گا: اے پروردگار! آپ کا مجھے جہنم میں بھیجنا جو ذلت وعار مجھ پر ڈالی گئی ہے اس سے زیادہ آسان ہے باوجودیکہ اسے (جہنم) کے عذاب کا علم ہوگا۔ حاکم عن جابر

جلد بازی

۷۶۶۷ ... جس نے جلد بازی کی اس نے غلطی کی۔ الحکیم عن الحسن، مرسلاً

پسندیدہ جلد بازی

۷۶۶۸ ... تین چیزوں میں دیر نہ کرنا: نماز، جب اس کا وقت ہوجائے، جنازہ جب آجائے (تو فوراً پڑھ کر دفن کردو) اور غیر شادی شدہ (مرد یا عورت) جب اس کا برابر کا (شخص) مل جائے۔ ترمذی، حاکم عن علی

عجب وخود پسندی

۷۶۶۹ ... عجب ستر سال کے اعمال برباد کردیتا ہے۔ فردوس عن الحسن ابن علی

۷۶۷۰... اگر عجب کسی مرد کی صورت میں ہوتا تو بہت برا مرد ہوتا۔طبرانی فی الصغیر عن عائشة
۷۶۷۱... اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو مجھے تم پر اس سے زیادہ بڑی چیز کا خوف ہے، عجب سے بچنا، عجب سے بچنا۔بیھقی فی شعب الایمان عن انس

الاکمال

۷۶۷۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اگر میرے مؤمن بندے کے لیے گناہ عجب سے بہتر نہ ہوتا میں اپنے بندے مؤمن اور گناہ کے درمیان حائل نہ ہوتا۔ابوالشیخ عن کلیب الجھنی
۷۶۷۳... اگر مؤمن اپنے عمل پر عجب نہ کرتا تو گناہ سے محفوظ رہتا، یہاں تک کہ اسے کسی چیز کی پروانہ ہوتی، لیکن اس کے لیے گناہ عجب سے بہتر ہے۔الدیلمی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه
۷۶۷۴ یہ بہتر نہیں کہ بندہ زبان سے کسی بات کا فیصلہ کرے اور عجب اس کے دل میں ہو۔ دارقطنی فی الافراد عن ابن عباس
۷۶۷۵ میری امت کا سب سے براوہ شخص ہے جو جماعت سے جدا اور اپنے دین پر عجب کرنے والا، اپنے عمل میں ریا کرنے والا، اور اپنی دلیل سے لڑنے والا ہے، تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔ابوالشیخ عن عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابیه عن جده
۷۶۷۶ اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو مجھے تمہارے بارے اس سے خطرناک چیز کا خوف ہے، عجب سے بچو، خود پسندی سے بچو!
الخرائطی فی مساوی الاخلاق، حاکم فی تاریخه و ابونعیم عن انس، الدیلمی عن ابی سعید
۷۶۷۷ جس نے کسی نیک کام کی وجہ سے اپنی تعریف کی تو اس نے شکر کھو دیا، اور اس کا عمل باطل ہو گیا۔
ابونعیم عن عبدالغفور الانصاری عن عبدالعزیز عن ابیه، وکان له صحبة

دل کا اندھاپن

۷۶۷۸ جس نے مرکر راحت پائی وہ مردہ نہیں، مردہ وہ ہے جو زندوں کا مردہ ہے۔الدیلمی عن ابن عباس

حرف الغین......غدر و دھوکہ

۷۶۷۹ قیامت کے روز دھوکہ باز کے لیے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور پھر کہا جائے گا: یہ فلاں کے بیٹے فلانے کی دھوکہ بازی (کی علامت) ہے۔
مالک بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمر
۷۶۸۰ قیامت کے روز ہر غدر کرنے والے کا اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا جس سے اس سے پہچانا جائے گا۔
الطیالسی مسند احمد عن انس
۷۶۸۱ ہر غدر کرنے والے کا قیامت کے روز ایک جھنڈا ہوگا جس سے اسے پہچانا جائے گا۔
مسند احمد، بیھقی عن انس، مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود، مسلم عن ابن عمر
۷۶۸۲ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جب اگلوں پچھلوں کو جمع کرے گا تو ہر دھوکہ باز کے ساتھ ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا پھر کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی دھوکہ بازی ہے۔مسلم عن ابن عمر
۷۶۸۳ خبردار ہر غدار کے لیے قیامت کے روز ایک جھنڈا اس کی بغاوت کے بقدر نصب (کھڑا) کیا جائے گا۔ابن ماجه عن ابی سعید
۷۶۸۴ قیامت کے روز ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی بغاوت وغداری کے بقدر بلند کیا جائے گا عوام کے امیر سے بڑھ کر کوئی غدار نہیں۔مسلم عن ابی سعید

۷۶۸۵ قیامت کے روز غدار کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن معاذ

۷۶۸۶..... قیامت کے روز ہر غدار کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔ مسلم عن ابی سعید

۷۶۸۷ لوگ جب تک اپنے آپ سے غداری نہیں کریں گے ہلاک نہیں ہوں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن رجل
یعنی اپنے بھائیوں سے۔

الاکمال

۷۶۸۸ قیامت کے روز ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا پھر کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی غداری ہے۔
ابن ماجہ عن ابن مسعود

۷۶۸۹ ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا جس سے اسے پہچانا جائے گا۔ حاکم عن ابن عباس

غضب وغصہ

۷۶۹۰ غصہ شیطان کا اثر ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا، اور پانی آگ کو بجھاتا ہے اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ غسل کر لیا کرے۔
ابن عساکر عن معاویة

۷۶۹۱ غصہ سے بچ! ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم الغضب وابن عساکر عن رجل من الصحابه

۷۶۹۲ آدمی کو جب غصہ آئے اور وہ اعوذ باللہ کہہ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۷۶۹۳ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ خاموش ہو جائے۔ مسند احمد عن ابن عباس

۷۶۹۴ جب تجھے غصہ آئے تو بیٹھ جا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عمران بن حصین

۷۶۹۵ مجھے کیا ہے کہ غصہ نہ کروں اور میں حکم دوں اور میری بات نہ مانی جائے؟ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن البراء

۷۶۹۶ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، پھر اگر غصہ ختم ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ لیٹ جائے۔
مسند احمد، ابو داؤد، بیہقی عن ابی ذر

۷۶۹۷ تم میں کا سب سے قوی وہ ہے جو اپنے آپ کو غصہ پر غالب کر لے، اور زیادہ بردبار وہ ہے جو قدرت کے بعد معاف کر دے۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن علی

۷۶۹۸ غصہ شیطان (کے اثر) سے (پیدا ہوتا) ہے، اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے، اس واسطے جب تم میں سے کوئی غصہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ہاتھ منہ دھو لیا کرے۔ مسند احمد، ابو داؤد، عن عطیة السعدی

۷۶۹۹ جہنم میں ایک دروازہ ہے، جس سے وہی داخل ہوگا جس نے اپنے غصہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں پورا کیا۔
ابن ابی الدنیافی ذم الغضب عن ابن عباس

۷۷۰۰..... تمہیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہادر کون ہے؟ جو تم میں سے اپنے آپ پر غصہ کی حالت میں قابو پالے۔
طبرانی فی الکبیر فی مکارم الاخلاق عن انس

۷۷۰۱.. سختی بے برکتی اور نرمی برکت (کا سبب) ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن شہاب، مرسلاً

۷۷۰۲.. عنقریب میں تمہیں لوگوں کے اخلاق اور معاملات سے آگاہ کروں گا، ایک شخص جلد غصہ کرنے والا اور جلد غصہ زائل کرنے والا ہوگا جس کا اسے نہ کوئی فائدہ ہوگا اور نہ اس پر قابل کفایت کوئی چیز ہوگی، اور ایک شخص کو غصہ تو دیر سے آتا ہے لیکن جلد اتر جاتا ہے تو یہ اس کے لیے مفید

ہے نقصان دہ نہیں۔
اور ایک شخص ایسی چیز کا مطالبہ کرے گا جو اس کی ہے اور اس کے ذمہ جو ہے وہ ادا کرتا ہے تو اس کا نہ اسے کوئی فائدہ ہے اور نہ نقصان ہے، اور ایک شخص ایسا ہے کہ اپنی چیز کا مطالبہ کرتا ہے اور جو اس کے ذمہ ہے وہ ادا نہیں کرتا جس کا اسے نقصان ہے فائدہ نہیں۔ البزار عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

تشریح: جسے پل بھر میں غصہ آجائے اور پل بھر میں اتر جائے اس کا کیا اعتبار اسے لوگ بے وقوف خیال کرتے ہیں اور جسے غصہ دیر سے آئے لیکن جلد اتر جائے وہ عقلمند ہے۔

۷۷۰۳ مکمل پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے غصہ پر قابو پالے (اگرچہ) اس کا چہرہ سرخ ہوجائے اور اس کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں پھر بھی وہ اپنے غصہ کو پچھاڑ دے۔ مسند احمد عن رجل

۷۷۰۴ تم سمجھتے بہادری (بھاری) پتھر اٹھانے میں ہے؟ بہادری تو یہ ہے کہ جب تم میں کوئی غصہ سے بھر جائے پھر وہ غصہ پر قابو پالے۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص

۷۷۰۵ بچھاڑ دینے والا پہلوان نہیں، پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔ مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۷۰۶ جہنم میں ایک دروازہ ہے جس سے وہی داخل ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اپنا غصہ نکالا۔ الحکیم عن ابن عباس

۷۷۰۷ جس نے اپنا غصہ دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب دور کردیں گے، اور جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

تشریح: انسان خود اپنی زبان سے اپنی پردہ دری کرتا ہے۔

۷۷۰۸ غصہ نہ ہوا کر۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، حاکم، مسند احمد ابویعلی عن جاریة بن قدامة

۷۷۰۹ غصہ نہ ہوا کر کیونکہ غصہ خرابی (عقل) کا باعث ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن رجل

۷۷۱۰ تو غصہ نہ ہوا کر (بدلہ میں) تیرے لیے جنت ہے۔ ابن ابی الدنیا، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۷۱۱ غصہ سے بچو! (ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم الغضب وابن عساکر عن حمید بن عبدالرحمن بن عوف) فرماتے ہیں: مجھے ایک صحابی رسول نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسے کلمات بتائیں جنہیں اپنی زندگی کا مقصد بنالوں اور وہ زیادہ لمبے بھی نہ ہوں آپ نے فرمایا اور یہ بات ذکر کی۔

۷۷۱۲ اے معاویہ بن حیدة، غصہ نہ ہوا کرو، کیونکہ غصہ ایمان کو ایسے بگاڑ دیتا ہے جیسے تمبہ (اندرائن، ایلوا) شہد کو خراب کردیتا ہے۔
بیہقی فی السنن وابن عساکر عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۷۷۱۳ اے معاویہ غصہ سے اجتناب کرو کیونکہ غصہ ایمان کو فاسد کردیتا ہے جیسا کہ ایلوا شہد کو فاسد کردیتا ہے۔
بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عساکر بروایت بھز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے

۷۷۱۴ بہادر وہ نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے لیکن بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے قابو پالے۔ ابن النجار عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۷۱۵ وہ شخص بہادر نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے بہادر تو وہ جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ العسکری فی الامثال عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۷۱۶ جانتے ہو بہادر کون ہے؟ بھرپور بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے، اور جانتے بدبخت کون ہے ہے جس نے آگے کوئی اولاد نہیں بھیجی، اور جانتے ہو اصلی فقیر کون ہے؟ جس کے پاس مال تو ہے لیکن اس نے آگے کچھ نہیں بھیجا۔ بیہقی شعب الایمان عن حفصہ او ابن حفصہ

۷۷۱۷ غصہ جہنم کی آگ کی علامت ہے جسے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے دل پر رکھتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں، جب وہ غصہ ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ، چہرہ سیاہ مٹیالے رنگ کا ہوجاتا ہے اور اس کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ الحکیم عن ابن مسعود

۷۷۱۸ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو غضب کی حالت میں مجھے یاد کرے گا تو میں غصہ میں اسے یاد کروں گا اور ہلاک کرنے والوں میں اسے ہلاک نہیں کروں گا۔ الدیلمی عن انس

۷۷۱۹ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان غصہ کی حالت میں مجھے یاد کرلیا کر میں غضب کی حالت میں تجھے یاد رکھوں گا، اور تجھے ہلاک کرنے والوں میں شامل نہیں کروں گا۔ ابن شاهين عن ابن عباس، وفيه عثمان بن عطاء الخراسانی ضعفوہ

۷۷۲۰ تم میں سے جب کوئی غصہ ہوتو وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ لیا کرے تو اس کا غصہ فرو ہو جائے گا۔

طبرانی عن ابن مسعود

۷۷۲۱ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر وہ شخص کہے تو اس کا غصہ دور ہو جائے وہ اگر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہہ لیتا تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی (مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، حاکم، ابن حبان عن عثمان بن صرد فرماتے ہیں) کہ دو شخص ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں، تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

نسائی، ابویعلی فی مسنده عن عبدالرحمن ابن ابی لیلی عن ابی، ابوداؤد، ترمذی، طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن معاذ بن جبل

۷۷۲۲ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے جسے اگر یہ غصہ سے بھرا شخص کہتا تو اس کا غصہ ختم ہو جاتا، اے اللہ! میں شیطان مردود سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن معاذ، حاکم عن سلیمان بن صرد

۷۷۲۳ اے اللہ! بڑے کو ختم کرنے والے، چھوٹے کو بڑا کرنے والے مجھ سے (میرے اس) غصہ کی آگ کو بجھا دے۔

مسند احمد، حاکم عن بعض امهات المؤمنین

۷۷۲۴ تم یوں کہا کرو! اے محمد نبی کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے، میرے دل کا غضب ختم کردے، اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دے۔

الخرائطی فی اعتدال القلوب عن ام هانی

۷۷۲۵ غصہ شیطان (کے اثر) سے ہے، جب تم میں سے کوئی اس (کیفیت) کو کھڑے کھڑے پائے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھے بیٹھے پائے تو لیٹ جائے۔ ابوالشیخ عن ابی سعید

۷۷۲۶ (کھڑے کھڑے) جب تجھے غصہ آئے تو بیٹھ جا، پھر بھی (غصہ) ختم نہ ہو تو لیٹ جا عنقریب وہ ختم ہو جائے گا۔ الدیلمی عن ابی ذر

۷۷۲۷ (جب تم خاموش تھے) تو فرشتہ اس کا جواب دے رہا تھا اور جب تم نے (خود) جواب دیا تو فرشتہ پرواز کر گیا، تو میں نے ناپسند کیا کہ اس کے بعد پیچھے رہوں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن زید بن یشیع

حرف الکاف...... بڑائی اور تکبر کی مذمت

۷۷۲۸ متکبر وہ ہے جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو گھٹیا جانے۔ ابوداؤد حاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۷۷۲۹ تکبر سے بچو! کیونکہ بندہ تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے اس بندے کو متکبرین میں شمار کرلو۔

ابوبکر بن لال فی مکارم الاخلاق وعبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال، ابن عدی فی الکامل عن ابی امامة

۷۷۳۰ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے، اترانے والوں اور ناز سے چلنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ فردوس عن معاذ بن جبل

۷۷۳۱ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنے گھر والوں میں ستر سال کا ہو چال اور شکل صورت میں بیس سال کا ہو۔

طبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ عنه

۷۷۳۲ اللہ تعالیٰ اس بیس سالہ شخص کو پسند کرتے ہیں جو اسی سال کے مشابہ ہو اور اس ساٹھ سالہ کو ناپسند کرتے ہیں جو بیس سالہ کے مشابہ ہو۔

فردوس عن عثمان

۷۷۳۳ کیا تمہیں وہ لوگ نہ بتاؤں جو جہنمی ہیں؟ ہر اجڈ، سخت لہجہ، سخت گو اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا۔
مسند احمد، بیھقی، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن حارثة بن وھب

۷۷۳۴ تم لوگ تکبر سے بچنا، کیونکہ ابلیس کو تکبر ہی نے آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرنے سے روکا تھا، اور حرص سے بچنا، کیونکہ حرص نے آدم (علیہ السلام) کو (ممنوع) درخت (کا پھل) کھانے پر مجبور کیا تھا، اور حسد سے بچنا، کیونکہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو حسد کی وجہ سے ہی قتل کیا تھا، یہی (تکبر، حرص اور حسد) ہر برائی کی جڑ ہیں۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۷۷۳۵ تم لوگ تکبر سے بچنا، کیونکہ انسان میں تکبر ہوتا ہے اور اس (کے جسم پر) اچکن چوغہ ہوتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

تشریح:.... یعنی ایسا لباس پہننے کے باوجود پھر بھی اس میں تکبر پایا جا سکتا ہے۔

۷۷۳۶ اونی لباس پہننا تکبر سے چھٹکارے کا باعث ہے، نیز غریب مؤمنوں کے پاس بیٹھنا، گدھے کی سواری کرنا اور بکری باندھ کر دودھ لینا (یہ خصلتیں) تکبر سے دور رکھتی ہیں۔ حلیة الاولیاء، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۷۷۳۷ جس نے اپنا سامان (فروخت) اٹھایا وہ تکبر سے بری ہے۔ بیھقی عن ابی امامة

۷۷۳۸ میری امت میں دوسری امتوں کی بیماریاں پہنچیں گی، تکبر، حق کو ٹھکرانا، مال میں ایک دوسرے سے زیادہ ہونے کی کوشش، دنیا میں ایک دوسرے سے بغض، آپس میں نفرت وحسد جس کا نتیجہ بغاوت ہوگا۔ حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۷۷۳۹ فخر و تکبر اونٹ والوں میں جبکہ سکون اور وقار بکریوں والوں میں ہوتا ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید

تشریح:..... کثرت میل ملاقات کی وجہ سے ان جانوروں کی خصوصیات وعادات کا انسانوں میں پیدا ہونا فطری بات ہے۔

۷۷۴۰ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر (کی مانند) اور عظمت میرے ازار (کی طرح) ہے ان دونوں میں سے کسی کو ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔ مسند احمد، ابوداؤد ابن ماجه، عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه، ابن ماجه عن ابن عباس

۷۷۴۱ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر اور غلبہ وعزت میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسے ہلاک کر دوں گا۔ حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۷۷۴۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر اور عزت میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اسے عذاب دوں گا۔ سمویه عن ابی سعید وابی ھریرة رضی اللہ عنه معاً

۷۷۴۳ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عزت میرا ازار اور بڑائی میری چادر ہے ان دونوں کے بارے جو مجھ سے جھگڑے گا میں اسے عذاب دوں گا۔
طبرانی فی الاوسط عن علی

متکبر ذلیل ہے

۷۷۴۴ تم سب آدم (علیہ السلام) کے بیٹے ہو اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے (بنائے) پیدا کیے گئے، یا تو وہ قوم باز آ جائے گی جو اپنے آباء واجداد پر فخر کرتی ہے یا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بچھڑوں سے زیادہ ذلیل ہو جائیں گے۔ البزار عن حذیفة

۷۷۴۵ جو شخص بھی اپنے دل میں بڑا بنے اور اپنی چال میں اترائے تو اس کی اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، حاکم عن ابن عمر

۷۷۴۶ جو اپنے دل میں بڑا بنا اور اپنی چال میں تکبر کیا، تو جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔
مسند احمد ترمذی، ابوداؤد نسائی ابن ماجه عن ابن عمرو

۷۷۴۷ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا کسی نے عرض کیا: آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے، جوتے اچھے

ہوں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں تکبر حق کو ٹھکرانے اور گھٹیا سمجھنے کا نام ہے۔مسلم عن ابن مسعود

۷۷۴۸۔ جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہوا وہ جہنم میں (ہمیشہ کے لیے) نہیں جائے گا اور جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۷۷۴۹۔ آدمی تکبر کرتا رہتا ہے اور آگے بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ متکبرین میں شمار ہو جاتا ہے، پھر اسے بھی وہی (عذاب) ملتا ہے جو انہیں ملے گا۔ترمذی عن سلمة بن الاکوع

۷۷۵۰۔ متکبر قیامت کے روز چیونٹیوں کی طرح جمع کیے جائیں گے ان کی صورتیں مردوں جیسی ہوں گی، ہر طرف سے ان پر ذلت چھارہی ہوگی، جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف انہیں ہنکایا جائے گا جس کا نام بولس ہے (سب سے بڑی آگ ان پر شعلہ ماررہی ہوگی) انہیں جہنمیوں کا نچوڑ پلایا جائے گا جسے طینۃ الخبال یعنی (ہلاکت کی مٹی) کہا جاتا ہے۔مسند احمد ترمذی عن ابن عمر

۷۷۵۱۔ ایک شخص دو چادریں پہنے باہر آیا، ازار اس نے لٹکایا ہوا تھا، وہ اپنے کندھوں کو دیکھ کر اترا رہا تھا، اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، اور قیامت تک وہ اسی طرح گھستا جائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن العباس بن عبدالمطلب

۷۷۵۲۔ جو تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھیں گے۔مسلم، نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر

۷۷۵۳۔ ایک دفعہ ایک شخص ایسا جوڑا پہنے چل رہا تھا جو اسے بہت پسند تھا، اور اس نے اپنے بالوں میں جو کندھوں تک تھے کنگھی کر رکھی تھی، اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، اور وہ قیامت تک زمین میں گھستا چلا جائے گا۔مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة

۷۷۵۴۔ ایک دفعہ ایک شخص تکبر سے اپنے ازار کو گھسیٹے جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۵۵۔ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں کا ایک شخص جوڑا پہن کر تکبر کرتے جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اس شخص کو نگل لیا، تو وہ قیامت تک اس میں گھستا چلا جائے گا۔ترمذی عن ابن عمر

ٹخنے کے نیچے کپڑا لٹکانے والا متکبر

۷۷۵۶۔ اللہ تعالیٰ اس کو (نظر رحمت سے) نہیں دیکھتے جو تکبر سے اپنا کپڑا کھینچے۔بیهقی، نسائی عن ابن عمر

۷۷۵۷۔ جو شخص اتراتے ہوئے اپنا کپڑا کھینچے اللہ تعالیٰ (بنظر رحمت) اس کی طرف بروز قیامت نہیں دیکھے گا۔

مسند احمد، بخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۵۸۔ جس نے تکبر سے اپنا کپڑا کھینچا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (بنظر رحمت) اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔

مسند احمد، بیهقی، ترمذی، ابوداؤد، نسائی ابن ماجه عن ابن عمر

۷۷۵۹۔ جس نے تکبر سے اپنا کپڑا روندا تو جہنم میں وہ اسے روندے گا۔مسند احمد، عن هبیب بن معقل

۷۷۶۰۔ جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا کھینچے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے۔مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۶۱۔ تکبر دل میں ہوتا ہے۔ابن لال عن جابر

۷۷۶۲۔ لوگ جس چیز کو بھی بلند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتے ہیں۔بیهقی عن سعید بن المسیب، مرسلاً

الاکمال

۷۷۶۳۔ اللہ تعالیٰ کسی کافر کو دیکھتے ہیں (لیکن) متکبر کی طرف (بنظر رحمت) نہیں دیکھتے، ہوا نے سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) کے تخت کو

اٹھایا، اور ٹیک لگائے بیٹھے تھے، انہیں ایسا بہت اچھا لگا اور ان کے دل میں کچھ تکبر سا پیدا ہوا تو وہ زمین پر اتار دیئے گئے۔

طبرانی فی الاوسط وابن عساکر عن ابن عمر

تشریح:.....اولاً اس حدیث میں کلام ہے، اگر اس کی سند صحیح بھی مان لی جائے تو یہ صرف دل کا معاملہ ہے، عمل کی اللہ تعالیٰ نے نوبت ہی نہیں آنے دی، جسے عصمت یعنی خدائی حفاظت کہتے ہیں اور اصطلاح میں اسے "عصمۃ انبیاء" کہتے ہیں۔

۷۷۶۴ تکبر والی کوئی شے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں فرمائیں گے، تو ایک کہنے والے نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کا دستہ اور میرے جوتے کا تسمہ خوبصورت ہو (کیا یہ بھی تکبر میں شامل ہے؟) آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، اللہ تعالیٰ حسن وجمال والے ہیں اور جمال کو پسند کرتے ہیں، تکبر حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو گھٹیا سمجھنا ہے۔ البغوی عن ابی ریحانہ

تشریح:..... یعنی اسباب دنیا اور اشیاء زیب وزینت استعمال کرنے سے تکبر پیدا نہیں ہوتا یہ ایک قلبی کیفیت ہے، جس میں انسان اپنے آپ کو سب سے فائق اور برتر خیال کرنے لگ جاتا ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں بھی صراحت ہے۔

۷۷۶۵ یہ تکبر نہیں کہ تیری سواری اور پالان خوبصورت ہو تکبر حق کو ٹھکرانے اور لوگوں کو کمتر سمجھنے کا نام ہے۔

الباوردی وابن قانع طبرانی، عن ثابت ابن قیس بن شماس

۷۷۶۶ نوح علیہ السلام کی جو اپنے بیٹوں کو وصیت تھی اس میں ہے: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں، تمہیں لا الٰہ الا اللہ کی شہادت وگواہی کا حکم دیتا ہوں، اگر آسمان اور زمین ایک پلڑے میں اور یہ کلمہ ایک پلڑے میں ہو تو اس کا وزن بڑھ جائے گا۔

تشریح:..... تمہیں سبحان اللہ اور اللہ اکبر کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ مخلوق کی عبادت ہے۔

اور دو باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں: تکبر اور بڑائی سے روکتا ہوں، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ بھی تکبر ہے کہ میں اچھی سواری پر سوار ہوں، اور اچھا کپڑا پہنوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اس شخص نے عرض کیا: تو تکبر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم حق بات کو ٹھکراؤ اور لوگوں کو گھٹیا سمجھو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۷۷۶۷ یہ تکبر نہیں کہ تم میں سے کوئی خوبصورتی کو پسند کرے، لیکن تکبر حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو کمتر سمجھنا ہے۔ (ابن عساکر عن خریم بن فاتک) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور میں اپنے کوڑے کے دستہ اور جوتے کے تسمہ میں بھی خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور میری قوم سمجھتی ہے یہ تکبر ہے: آپ نے فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔ طبرانی فی الکبیر عن فاطمۃ بنت الحسین عن ابیھا، طبرانی فی الکبیر وسمویہ عن ثابت بن قیس، طبرانی فی الکبیر وسمویۃ عن سواد بن عمرو والانصاری

۷۷۶۸ روئے زمین پر جو شخص ایسا ہو کہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو اور وہ مر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل فرمائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ میری تلوار کا دستہ خوبصورت ہو، اور میرے کپڑے میل کچیل سے دھونے کے ذریعہ صاف ہوں، تسمے اور جوتے خوبصورت ہوں، آپ نے فرمایا: میری مراد یہ نہیں۔

تکبر یہ ہے کہ کوئی حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو کمتر سمجھنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اپنی ناک چڑھائے آئے، جب کمزور اور فقیر لوگوں کو دیکھے تو حقارت کی وجہ سے انہیں سلام نہ کرے، یہ شخص لوگوں کو گھٹیا سمجھتا ہے۔

جس نے کپڑے پر پیوند لگایا، جوتا گانٹھ لیا، گدھے پر سوار ہوا، اور غلام جب بیمار ہو تو اسکی عیادت کرلی، بکری کا دودھ دوہ لیا تو وہ تکبر سے چھوٹ گیا۔ ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس

تشریح:..... موجودہ دور میں گدھے کی بجائے سائیکل کی سواری اور غلام سے مراد گھر میں کام کرنے والے خادم اور بکری کا دودھ دوہنے سے مراد بازار سے دودھ لانا ہے۔

متکبر جنت سے محروم ہوگا

۷۷۶۹..... جو شخص ایسی حالت میں مررہا ہو کہ اس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو اور پھر وہ جنت میں جائے اس کی خوشبو سونگھے یا اسے دیکھے یہ نہیں ہوسکتا، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں، میں تو یہاں تک چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کا دستہ اور میرے جوتوں کے تسمے بھی خوبصورت ہوں آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں لیکن تکبر یہ ہے کہ کوئی حق کو جھٹلائے اور اپنی آنکھوں سے لوگوں کو گرائے انہیں گھٹیا سمجھے۔ مسند احمد عن عقبة بن عامر

۷۷۷۰ جس میں کچھ بھی تکبر ہوا وہ جنت نہیں جائے گا، ایک کہنے والے نے کہا: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کی ڈوری اور میرے جوتے کا تسمہ خوبصورت ہو، آپ نے فرمایا: یہ چیزیں تکبر کا حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں، تکبر حق کو جھٹلانے اور لوگوں کو نظروں سے گرانے (گھٹیا سمجھنے) کا نام ہے۔

ابن سعد، مسند احمد، ابن ماجه والبغوی، طبرانی فی الکبیر، بیهقی، ابن عساکر عن ابی ریحانه

۷۷۷۱..... جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت نہیں جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے یہ پسند ہے کہ میرے کپڑے نئے ہوں، میرے سر پر تیل لگا ہو، اور میرے جوتے کے تسمے نئے ہوں، آپ نے فرمایا: یہ خوبصورتی ہے، اور اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں، متکبر وہ شخص ہے جو حق کو جھٹلائے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے۔ مسند احمد، حاکم عن ابن مسعود

۷۷۷۲ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

۷۷۷۳ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرائیں گے۔

دار اقطنی فی الافراد وابن النجار عن ابن عمرو

۷۷۷۴ جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ابویعلی فی مسنده، طبرانی فی الکبیر، حاکم، سعید بن منصور، بیهقی عن عبدالله بن سلام، طبرانی عن ابن عباس، وهناد، طبرانی مسند احمد عن ابن عمر

۷۷۷۵ رائی برابر تکبر (والا) جنت میں اور رائی برابر ایمان (والا) جہنم میں نہیں جائے گا۔ البزار عن ابن عباس

۷۷۷۶..... جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا، عزت وغلبہ میری ازار ہے اور بڑائی میری چادر ہے جو ان دونوں کے بارے میں مجھ سے جھگڑے میں اسے عذاب دوں گا۔ طبرانی فی الاوسط عن علی

۷۷۷۷ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عزت میرا ازار اور بڑائی میری چادر ہے ان دونوں کے بارے میں جو مجھ سے جھگڑا میں اسے عذاب دوں گا۔

طبرانی فی الاوسط عن علی

۷۷۷۸ (بطور مثال) اللہ تعالیٰ کے تین کپڑے ہیں: عزت کو (بمنزلہ) ازار بنایا، رحمت کو کپڑا بنایا، اور بڑائی کو اوپر کی چادر، تو جو کوئی ایسی چیز کو اپنی ازار بنائے جس کی اللہ تعالیٰ نے اسے عزت نہیں دی تو یہ وہی شخص ہے جس کے بارے کہا جائے گا: چکھ (عذاب) تو بڑا عزت مند اور شریف تھا، اور جو لوگوں پر رحم کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا، تو یہ ایسا شخص ہے کہ اس نے ایسا کپڑا اوڑھا جس کا اوڑھنا مناسب تھا۔

اور جس نے تکبر کیا، اس نے اللہ تعالیٰ سے ان کی چادر کے بارے میں جھگڑا کیا، جو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ مناسب نہیں کہ جو مجھ سے جھگڑے اور میں اسے جنت میں داخل کروں۔ حاکم والدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۷۹..... عزت اللہ تعالیٰ کا ازار اور بڑائی اس کی چادر ہے، جو کوئی مجھ سے جھگڑے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

مسلم عن ابی سعید وابی هریرة رضی الله عنه

اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنے والا

۷۷۸۰۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عظمت، بڑائی اور فخر میرے لیے ہی ہے اور تقدیر میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی جو مجھ سے جھگڑے گا میں اسے اوندھے منہ جہنم میں گراؤں گا۔ الحکیم عن انس

۷۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بڑائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے ان میں کسی ایک کے بارے میں جو بھی مجھ سے جھگڑے گا میں اسے جہنم میں ڈالوں گا۔ ابن النجار عن ابن عباس

۷۷۸۲۔ قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو جہنم کی آگ ایک دوسری لپٹ پر دوڑتے آئے گی، اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہہ رہی ہوگی، میرے رب کی قسم! تمہیں میرے اور میرے خاوند کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا، اور میں ایک گردن کی طرح لوگوں پر چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر متکبر اور ظالم، اتنے میں وہ اپنی زبان نکالے گی، اور لوگوں کے درمیان میں سے انہیں چن لے گی، اور انہیں اپنے پیٹ میں پھینک دے گی، پھر وہ پیچھے ہٹے گی اور دوبارہ آگے بڑھے گی، آگ کی لپیٹیں ایک دوسرے پر چڑھ رہی ہوں گی اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے

وہ کہے گی: میرے رب کی قسم! تمہیں میرے خاوندوں کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا، یا میں لوگوں پر ایک گردن کی مانند چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے: تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر بے وفا اور ناشکرا چنانچہ وہ انہیں لوگوں کے درمیان سے اپنی زبان سے چن لے گی، اور انہیں اپنے پیٹ میں پھینک دے گی۔

پھر وہ پیچھے ہٹے گی، پھر آگے بڑھے گی اور اس کی آگ ایک دوسرے پر سوار ہو رہی ہوگی، اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہے گی مجھے میرے رب کی عزت کی قسم! تمہیں میرے اور میرے خاوندوں کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا یا میں لوگوں پر ایک گردن کی مانند چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے: تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر متکبر فخر کرنے والا، چنانچہ وہ انہیں اپنی زبان سے لوگوں کے درمیان سے چن لے گی اور پھر انہیں (اپنے پیٹ میں) پھینک دے گی پھر وہ پیچھے ہٹے گی اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے۔

ابویعلی فی مسندہ، سعید بن منصور عن ابی سعید

۷۷۸۳۔ انسان کا ناس ہو وہ کیونکہ تکبر کرتا ہے؟ وہ تو ایک لاغری ہے جو بہتی ہے، انسان کا ناس ہو وہ کیسے تکبر کرتا ہے؟ وہ تو (انجام کار) ایک مردار ہوگا جو گزرنے والے کو اذیت وتکلیف پہنچائے گا۔ انسان مٹی سے پیدا ہوا اور مٹی میں ہی جائے گا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۸۴۔ جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور اپنی چال میں اترائے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔

بخاری فی الادب، مسند احمد، حاکم، بیہقی عن ابن عمر

۷۷۸۵۔ جس نے تکبر کرتے ہوئے اپنا کپڑا کھینچا تو اللہ تعالیٰ اس کے حلال اور حرام کو نہیں دیکھتے۔ طبرانی عن ابن مسعود

۷۷۸۶۔ جس نے (تکبر کی وجہ سے) اپنا کپڑا کھینچا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے روز (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۷۸۷۔ جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا کھینچا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے، ایک دفعہ ایک شخص اپنی دو چادروں میں اتراتے جارہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک اس میں گھستا چلا جائے گا۔

مسند احمد، ابویعلی، سعید بن منصور عن ابی سعید

متکبر سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے

۷۷۸۸ ... تم سے پہلے ایک شخص نے ایک چادر اوڑھی جس میں اس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر سے اسے دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوا اور زمین کو حکم دیا تو اس نے اسے پکڑ لیا وہ زمین میں گھستا جاتا ہے سو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچو۔ طبرانی عن ابی جری الجھنی

۷۷۸۹ ... (زمانۂ) جاہلیت میں ایک شخص اترانے لگا اس نے اپنے اوپر ایک جوڑا پہن رکھا تھا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اسے پکڑ لیا، اور وہ قیامت تک اس میں گھستا جائے گا۔ ابن عساکر ابن ماجه

۷۷۹۰ ... زیب وزینت میں انتہاء پسندی سے بچو، اس واسطے کہ بنی اسرائیل میں بہت سے لوگوں نے غلو وانتہا پسندی سے کام لیا، یہاں تک کہ ایک ٹھگنی عورت تھی اس نے لکڑی کے موزے بنائے پھر ان دونوں کو بھرا اور ان میں اپنے پاؤں داخل کرتی اس کے بعد ایک لمبی عورت کے ساتھ کھڑی ہوتی اور اس کے ساتھ چلتی، اور جب اس کے برابر ہوتی تو اس سے لمبی لگتی۔ بزار، طبرانی عن سمرة

۷۷۹۱ جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ کھڑے ہو کر اس کا استقبال کریں تو اس کے لیے جہنم واجب ہے۔ ابن جریر عن معاویة

۷۷۹۲ دین میں تکبر غور وفکر کی کمی ہے اور عبادت (کی حلاوت) کم کھانے میں ہے۔ حاکم فی تاریخة عن ابن عباس

۷۷۹۳ ... جس نے اپنی بکری کا دودھ دوہ لیا، کپڑے پر پیوند لگا لیا، جوتا گانٹھ لیا اور اپنے غلام کے ساتھ کھانا کھایا، اور اپنے بازار سے سودا سلف اٹھالایا تو وہ تکبر سے چھوٹ گیا۔ ابن منده و ابونعیم عن حکیم بن جحدم عن ابیه، وضعف

تشریح: ... اس روایت کی سند ضعیف ہے مگر دوسری روایات سے یہ مضمون ثابت ہے۔

۷۷۹۴ جس نے اپنا سامان اٹھایا تو وہ تکبر سے محفوظ ہو گیا۔ ابن لال عن ابی امامه، ابونعیم عن جابر

۷۷۹۵ جس نے یہ (مندرجہ بالا) کام کیے تو اس میں کچھ بھی تکبر نہیں (ترمذی حسن غریب، حاکم، بیهقی، سعید بن منصور، عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیه) فرماتے ہیں: لوگ مجھ سے کہتے کہ تجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار تھا، اور میں نے ایک بڑی چادر اوڑھ رکھی تھی، میں بکری کا دودھ بھی دوہتا تھا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۷۷۹۶ جس نے اونی کپڑا پہنا، بکری کا دودھ دوھا، اور اپنے غلام اور لونڈی کے ساتھ کھانا کھایا تو ان شاء اللہ اس کے دل میں تکبر نہیں رہے گا۔ طبرانی عن السائب بن یزید

۷۷۹۷ جس نے اونی کپڑا اور پیوند لگا جوتا پہنا، اپنے گدھے پر سوار ہوا، اپنی بکری کا دودھ دوھ لیا، اور اس کے اہل وعیال نے اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے تکبر کو دور کر دیا۔

میں بندہ ہوں اور بندے کا بیٹا ہوں، میں غلام کی طرح بیٹھتا ہوں، اور غلام کی طرح کھاتا ہوں، میری طرف اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو، اور کوئی کسی دوسرے پر سختی اور ظلم نہ کرے، اللہ تعالیٰ کا دست (قدرت) اپنی مخلوق پر پھیلا ہوا ہے، جو اپنے آپ کو اونچا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پست کرے گا، اور جو تواضع اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، جو شخص زمین پر اللہ تعالیٰ کی قدرت حاصل کرنے کے لیے چلے تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ گرائے گا۔ تمام و ابن عساکر عن ابن عمر

کبیرہ گناہ

۷۷۹۸ بڑے گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کی (ناحق) جان لینا، اور جھوٹی قسم کھانا۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی عن عمرو

۷۷۹۹۔ کبیرہ گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جاندار کو (ناحق قتل) کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اور وہ جھوٹ بات ہے۔ مسند احمد، بیهقی، ترمذی، نسائی عن انس

۷۸۰۰۔ بڑے گناہ نو ہیں، ان میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی جاندار کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، لڑائی کے دن بھاگنا، والدین کی نافرمانی کرنا، بیت الحرام کی حدود کو حلال سمجھنا، جو تمہارا زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے۔

ابو داؤد، نسائی عن عمر

تشریح:... زندوں کا قبلہ اس طرح کہ وہ اس کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور مردوں کا اس طرح کہ وہ قبر میں اپنا منہ قبلہ کی طرف کرتے ہیں۔

۷۸۰۱۔... سات بڑے گناہوں سے بچو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کو قتل کرنا، لڑائی سے بھاگنا، یتیم کا مال کھانا، سود (کا پیسہ) کھانا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، اور ہجرت کے بعد دیہات میں رہنا۔ طبرانی عن سهل بن ابی حثمه

۷۸۰۲۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور زائد پانی سے روکنا، اور نر جانور کو (دوسرے کے) مادہ جانور سے جب وہ طلب کرے (روکنا)۔ البزار عن بریدة

۷۸۰۳۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، نر جانور (کودینے سے) روکنا، اور زائد پانی سے روکنا۔

البزار عن بریدة

اللہ کے ساتھ شرک کرنا بڑا گناہ ہے

۷۸۰۴۔ کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات۔

مسند احمد، بیهقی، ترمذی عن ابی بکرة

۷۸۰۵۔ بڑے گناہ سات ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اس جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے ناحق قتل کرنا حرام قرار دیا ہے، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، لڑائی سے بھاگنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، اور ہجرت کے بعد دیہات کی طرف لوٹنا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۷۸۰۶۔ بڑے گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اللہ تعالیٰ کی وسعت سے ناامید کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا۔

البزار عن ابن عباس

۷۸۰۷۔ بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، مؤمن کی جان لینا، لڑائی کے روز بھاگنا، یتیم کا مال کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، اور بیت اللہ میں کفر کرنا جو تمہارے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے۔

بیهقی فی السنن، عن ابن عمر

۷۸۰۸۔ سب سے بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرنا، کسی کی جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

بخاری عن انس رضی الله عنه

۷۸۰۹۔... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، اور جس شخص کو قسم کھانے کے لیے باندھ دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی (جھوٹی) قسم کھاؤ اور پھر اس نے اس میں مچھر کے پر برابر بھی (اپنی خواہش) داخل کی تو قیامت کے تک اس کے دل پر ایک نشان لگتا رہے گا۔ مسند احمد، ترمذی، بیهقی، حاکم عن عبدالله بن انیس

۷۸۱۰۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن عبدالله بن انیس

الاکمال

۷۸۱۱ کبیرہ گناہ یہ ہیں، سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی انسان کو قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے دن (میدان سے) بھاگنا اور پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا اور ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کرنا۔ بزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... اس وقت دیہاتی زندگی کا اختیار کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف تھا، آج کل یہ صورت حال نہیں۔

۷۸۱۲ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، اور جس شخص سے زبردستی اللہ تعالیٰ کی قسم لی گئی اور اس نے اس میں مچھر کے پَر برابر بھی (اپنی طرف سے) داخل کر دیا، تو قیامت کے دن تک اس کے دل پر ایک نشان لگتا رہے گا۔

بیھقی عن عبداللّٰہ بن انیس

۷۸۱۳ سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے، ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے یہ اس کی ماں کو اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۷۸۱۴ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اپنے والدین پر لعنت کرے، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص دوسرے کے والد پر لعنت کرتا ہے وہ اس کے والد پر لعنت کرتا ہے، یہ اس کی ماں پر اور وہ اس کی ماں پر لعنت کرتا ہے۔

ابوداؤد و ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عمر

جوا کھیلنا بھی بڑا گناہ ہے

۷۸۱۵ جس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے وہ کبیرہ گناہ ہے یہاں تک کہ بچوں کا جوا کھیلنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۱۶ جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے طریقہ سے کرتا ہو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو، رمضان کے مہینہ کے روزے رکھتا ہو، کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو قتل کرنا، اور لڑائی سے بھاگنا۔

ابن جریر، وسمویہ، ابن حبان حاکم، ابن ماجہ و ابن عساکر عن ابی ایوب

۷۸۱۷ خوشخبری ہو! خوشخبری ہو! جو نماز پنجگانہ پڑھتا رہا سات بڑے گناہوں سے بچتا رہا، جس دروازے سے چاہے جنت میں جائے گا (وہ گناہ یہ ہیں) والدین کی نافرمانی کرنا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی انسان کو قتل کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ سے بھاگنا اور سود (کا مال) کھانا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۷۸۱۸ خبردار! اللہ والے نمازی ہوتے ہیں، جس نے یہ پانچ نمازیں ادا کیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں، رمضان کے روزے رکھتا ہو، اور اپنے روزے پر ثواب کی امید رکھتا ہو، اور وہ یوں سمجھتا ہو کہ اس پر یہ ایک حق ہے (جو واجب الاداء ہے) خوشی (اور ثواب کی) نیت سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو، اور ان کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ (کون سے ہیں) کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ نو ہیں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنا، جنگ سے بھاگنا، پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، بیت الحرام (میں اس کی چیزوں) کو حلال سمجھنا جو تمہارے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے، جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ ان میں سے کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو، نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو وہ جنت کے وسط میں محمد ﷺ کا رفیق ہوگا، جس کے دروازے سونے کی طرح ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان، حاکم عن عبید بن عمیر اللیثی عن ابیہ

حرف المیم......مکروفریب دھوکہ دہی

۷۸۱۹۔ مکروفریب جہنم میں (پہنچانے کا باعث) ہیں۔ بیھقی فی شعب الایمان عن قیس بن سعد

۷۸۲۰۔ مکروفریب اور خیانت جہنم میں (لے جانے کا سبب) ہیں۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن الحسن مرسلاً

۷۸۲۱۔ اس پر لعنت ہو جو کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائے یا اسے دھوکہ دے۔ ترمذی عن ابی بکر

۷۸۲۲۔ جس نے کسی کی بیوی یا کسی کے غلام کو ورغلایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۲۳۔ وہ ہمارے گروہ سے نہیں جس نے کسی کی بیوی کو شوہر کے خلاف یا غلام کو آقا کے خلاف بھڑکایا۔ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۲۴۔ جس نے ہمیں (مسلمانوں کو) دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں، مکروفریب جہنم میں (لے جانے کا باعث) ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

۷۸۲۵۔ جس نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا یا اسے نقصان پہنچایا اس سے مکر کیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔ الرافعی عن علی

۷۸۲۶۔ دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتلانے والا جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) نہیں جائے گا۔ ترمذی عن ابی بکر

۷۸۲۷۔ اللہ تعالیٰ نہ مغلوب ہوتے ہیں نہ دھوکہ کھاتے ہیں اور نہ کسی ایسی بات کی خبر اللہ تعالیٰ کو دی جاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے ہی نہیں۔

طبرانی عن معاویۃ

یعنی دنیا وآخرت کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعوذ باللہ اولاد ہے، تو قرآن میں اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات کہنا چاہتے ہو جس کا اگر وجود ہوتا تو ضرور اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا۔ لہٰذا تمہارا دعویٰ فضول ہے۔

الاکمال

۷۸۲۸۔ جس نے کسی غلام کو اس کے مالکوں کے بارے ورغلایا وہ اور جس نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف بھڑکایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔

مسند احمد، بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۲۹۔ جس نے کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف ورغلایا وہ ہم میں سے نہیں۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

۷۸۳۰۔ جس کسی مسلمان کو اس کے گھر والوں کے بارے اور اپنے پڑوسی کو دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ ابو نعیم عن بریدۃ

حرف الھاء......نفس کی خواہش

۷۸۳۱۔ (نفس کی) خواہش سے بچا کرو کیونکہ (نفسانی) خواہش اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔ السجزی فی الابانۃ عن ابن عباس

الاکمال

۷۸۳۲۔ (نفسانی) خواہش، خواہش کرنے والے کے لیے اس وقت تک معاف ہے جب تک وہ اس پر عمل یا اس کو زبان سے ادا نہ کرے۔

الحلیۃ عن ابی ھریرۃ

۷۸۳۳۔ آسمان کے سائے تلے اللہ تعالیٰ کے علاوہ وہ معبود، جس کی پرستش کی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا (گناہ) ہے وہ ایسی خواہش ہے جس کے پیچھے انسان چل پڑے۔ طبرانی فی الکبیر الحلیۃ عن ابی امامۃ

فصل سوم......ان برے اخلاق اورافعال کے بارے میں جوزبان کے ساتھ خاص ہیں اس کے بارے میں دو قسمیں ہیں

پہلی قسم......برے اخلاق وافعال سے خوف دلانا

۷۸۳۴۔ صبح کے وقت انسان کے تمام اعضاء زبان کو برا بھلا کہتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ہمارے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈر، کیونکہ ہم تیری وجہ سے قائم ہیں، اگر تو درست رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔ ترمذی، وابن خزیمه، بیهقی عن ابی سعید

۷۸۳۵۔ جسم کا ہر حصہ زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل بیهقی عن ابی بکر

۷۸۳۶۔ مجھے تمہارے بارے میں اس کا یعنی زبان کا بہت خوف ہے، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے بھلائی کی بات کی اور فائدہ اٹھایا، یا بری بات کہنے سے خاموش رہا تو سلامت رہا۔ ابن المبارک فی الزهد عن خالد بن ابی عمران، مرسلاً

۷۸۳۷۔ اے معاذ تمہاری ماں روئے! اپنی زبان کی حفاظت کر، لوگوں کو ان کی زبانوں ہی نے اوندھے منہ گرانا ہے۔
الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن

۷۸۳۸۔ آدمی بسا اوقات جنت کے اتنے نزدیک ہوجاتا ہے کہ جنت اور اس کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہ کوئی ایسی بات کرتا ہے کہ جنت سے اتنا دور ہوجاتا ہے جیسے (یہاں سے یمن کا شہر) صنعاء دور ہے۔

۷۸۳۹۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنے چالیس بیٹوں اور پوتوں میں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وصیت کررکھی ہے کہ اے آدم! اپنی گفتگو کم کرو میرے پڑوس میں لوٹ آوگے۔ فردوس عن انس

۷۸۴۰۔ تم جب تک خاموش رہوگے تو سلامت رہوگے اور جب بات کروگے تو وہ بات یا تمہارے حق میں ہوگی یا تمہارے لیے نقصان دہ ہوگی۔
بیهقی فی شعب الایمان عن مکحول، مرسلاً

زبان سے زیادہ خطا صادر ہوتی ہے

۷۸۴۱۔ انسان کی زیادہ خطائیں زبان کی وجہ سے ہوں گی۔ طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۷۸۴۲۔ اللہ تعالیٰ (کو اتنا علم ہے کہ گویا وہ) ہر کہنے والے کی زبان کے پاس ہوتا ہے پس بندے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور دیکھے وہ کیا کہہ رہا ہے۔ الحلیة عن ابن عمر، الحکیم عن ابن عباس

۷۸۴۳۔ لوگوں سے جھگڑا کرنے سے بچ کر رہو کیونکہ اس سے اچھائی اور اچھا عمل ختم ہوجاتا ہے اور برائی ظاہر ہوجاتی ہے۔
ابو داؤد، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۴۴۔ مصیبت بات کرنے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسلاً، بیهقی عنه عن انس

۷۸۴۵۔ مصیبت بولنے کے ساتھ جڑی ہے۔ القضاعی عن حذیفة، وابن السمعانی فی تاریخة عن علی

۷۸۴۶۔ سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ مسلم عن ابن عمر

۷۸۴۷۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جس نے اپنی زبان کی اصلاح کی۔
ابن الانباری فی الوقت والمرهبی فی العلم، ابن عدی فی الکامل، خطیب فی الجامع عن عمران، ابن عساکر، بیهقی عن انس

۷۸۴۸ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اچھی بات کر کے فائدہ اٹھایا یا خاموش رہ کر سلامت رہا۔
بیهقی عن انس وعن الحسن، مرسلاً
۷۸۴۹ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے، جس نے اچھی بات کر کے فائدہ اٹھایا (برائی سے) خاموش رہ کر سلامت رہا۔ ابو الشیخ عن ابی امامة
۷۸۵۰ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اچھی بات کہہ کر فائدہ اٹھایا یا برائی سے خاموش رہ کر سلامت رہا۔
ابن المبارک عن خالد بن ابی عمران، مرسلاً
۷۸۵۱ (فرائض وواجبات کے بعد) اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند عمل زبان کی حفاظت ہے۔ بیهقی عن ابی جحیفة
۷۸۵۲ اپنی زبان کی حفاظت کیا کر۔ ابن عساکر عن مالک بن یخامر
۷۸۵۳ اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کیا کر۔ ابو یعلی و ابن قانع و ابن منده والضیاء عن صعصعة المجاشی
۷۸۵۴ اپنی زبان کی حفاظت کر۔ ابن قانع، طبرانی فی الکبیر عن الحارث بن هشام
۷۸۵۵ اپنی زبان کی حفاظت کر، تیرے لیے تیرا گھر کشادہ ہو (باہر نہ نکل) اور اپنی غلطیوں پر رویا کر۔
ترمذی عن عقبة بن عامر، کتاب الزهد رقم، ۲۴۰۶

معمولی بات کی وجہ سے دائمی ناراضگی

۷۸۵۶ انسان بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اسے گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچ گئی، اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے اپنی رضامندی لکھ دیتے ہیں، اور بسا اوقات انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اسے گمان نہیں ہوتا کہ وہ کہاں تک پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت تک اس پر اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔
مالک، مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم عن بلال بن الحارث
۷۸۵۷ آدمی بعض دفعہ ایسی بات کرتا ہے جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا، تاکہ لوگوں کو ہنسائے تو وہ اس کی وجہ سے آسمان سے بھی دور جا گرتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی سعید
۷۸۵۸ آدمی بسا اوقات کوئی ایسی بات کرتا ہے جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا جبکہ وہ اس کی وجہ سے ستر موسموں کی مقدار جہنم میں گرتا جاتا ہے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه
۷۸۵۹ آدمی کسی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی والی بات کر دیتا ہے اور اس کا اسے بالکل خیال نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند فرما دیتے ہیں اور بسا اوقات بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اس کا اسے مطلق خیال نہیں ہوتا، تو وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔ مسند احمد، بخاری عن ابی هریره رضی الله عنه
۷۸۶۰ بندہ کوئی ایسی بات کر دیتا ہے جو واضح نہیں ہوتی جبکہ وہ اس کی وجہ سے اتنے دور جا پھسلتا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه
۷۸۶۱ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اپنے زمانے کو پہچانا، اور اس کا طریقہ درست ہے۔ فردوس عن ابن عباس
۷۸۶۲ قیامت کے روز وہ شخص انتہائی بری جگہ ہوگا جس کی زبان یا اس کے شر کا خوف کیا جاتا ہو۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن انس
۷۸۶۳ کم گوئی کو اختیار کرو، شیطان ہرگز تمہیں مدہوش نہ کرے، باتوں کے ٹکڑے شیطان کے منہ کا جھاگ ہیں۔ الشیرازی عن جابر
۷۸۶۴ آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ جو سنے اسے (آگے) بیان کر دے۔ ابو داؤد، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه
۷۸۶۵ انسان کی ہر بات اس کے خلاف پڑتی ہے، اس کے لیے فائدہ مند نہیں ہے، سوائے نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔
ترمذی ابن ماجه، حاکم، بیهقی عن ام حبیبه

۷۸۶۶ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مختصر بات کروں، کیونکہ گفتگو میں اختصار بہتر ہے۔ابو داؤد، بیھقی عن عمروبن العاص

۷۸۶۷ ...مصیبت بولنے کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے،اگر کسی نے کسی کو کتیا کا دودھ پینے پر عار دلائی تو وہ اس کا دودھ پیئے گا۔خطیب عن ابن مسعود

۷۸۶۸ جس نے گفتگو کو اپنے عمل میں شمار کیا تو اس کی گفتگو کم ہو جائے گی، وہ صرف ضرورت کی بات کرے گا۔ابن السنی عن ابی ذر

۷۸۶۹ جس نے اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں جائے گا۔مسند احمد، حاکم عن ابی موسیٰ

۷۸۷۰... جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی بکثرت ہوں گی، اور جس کی لغزشیں زیادہ ہوئیں تو اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے، اور جس کے گناہ زیادہ ہوئے وہ جہنم کا زیادہ مستحق ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۷۸۷۱ جسے اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ رکھا وہ جنت میں جائے گا۔ترمذی، حاکم، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۷۲ جو اپنی زبان پیٹ اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ رکھا گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔بیھقی عن انس

تشریح:......لقلق، قبقب اور ذبذب تینوں زبان کے اس کی مختلف حالتوں کے نام ہیں لیکن غریب الحدیث میں لقلق کا معنی زبان، قبقب کا معنی پیٹ اور ذبذب کا معنی شرمگاہ ہے۔

۷۸۷۳ جو مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیدے تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔بخاری، عن سھل بن سعد

۷۸۷۴ آدمی جب تک زبان کو قابو میں نہ کرے ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔طبرانی فی الاوسط والضیاء عن انس

۷۸۷۵ سب سے افضل صدقہ زبان کی حفاظت ہے۔فردوس عن معاذ بن جبل

۷۸۷۶ جو باتیں کانوں کو بری لگیں ان سے بچنا۔

مسند احمد عن ابی العادیۃ، ابونعیم فی المعرفۃ عن حبیب بن الحارث، طبرانی فی الکبیر عن عمۃ العاص بن عمرو الطفاوی

۷۸۷۷ مؤمن کی آگ سے بچو تمہیں جلانہ دے، اگر چہ وہ دن میں سات بار بھی لغزش کرے، کیونکہ اس کا دایاں ہاتھ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے جب چاہیں گے اسے اٹھالیں گے۔الحکیم عن الفار بن ربیعۃ

۷۸۷۸ آدمی کی برکت اور بے برکتی اس کی زبان میں ہے۔طبرانی فی الکبیر عن عدی بن حاتم

۷۸۷۹ اس کا ایمان اس کی ہنسلی سے آگے نہیں بڑھے گا۔طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۸۸۰ آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی ایسی بات کرتا ہے جس کی اسے کوئی پروا نہیں ہوتی، جبکہ وہ اس کی وجہ سے ستر سال جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے۔ترمذی حسن غریب، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۸۱... آدمی لوگوں کے ہنسانے کے لیے کوئی بات کرتا ہے جبکہ وہ اس کی وجہ سے کہکشاں سے زیادہ دور جاپڑتا ہے۔

الحلیۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۸۲ آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جبکہ اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی کس حد تک پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت واجب کردیتے ہیں، اور بسا اوقات آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کس حد تک پہنچی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت تک اس کے لیے جہنم واجب کردیتے ہیں۔الحلیۃ عن ابی امامۃ

۷۸۸۳ آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جس سے لوگوں کو ہنساتا ہے جبکہ وہ اس کی وجہ سے عکاظ بازار سے دور جاپڑتا ہے جبکہ اسے پتہ نہیں چلتا۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابن مسعود

۷۸۸۴ مصیبت بولنے کے ساتھ چمٹی ہوئے ہے اور بندہ جب کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! میں یہ کام کبھی نہیں کروں گا تو شیطان ہر کام چھوڑ کر

اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس سے گناہ کرادے۔ خطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
تشریح:..... یعنی قسم توڑوا کر گنہگار کردیتا ہے۔
۷۸۸۵ میں تمہارے (منہوں) سے یہ بات (سنا کہ جو اللہ اور محمد چاہیں) ناپسند کرتا تھا سواب یوں کہہ لیا کرو، جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر جو محمد (ﷺ) چاہیں۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ و ابن ابی عمرو و ابن خزیمہ سعید بن منصور عن حذیفة
تشریح:...... یعنی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ میری مرضی ملا کر نہ کہا کرو۔
۷۸۸۶ آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جو واضح نہیں ہوتی، تو وہ جہنم میں اتنے دور جا پڑتا ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔
مسند احمد بخاری، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

معمولی بات جنت سے دوری کا سبب

۷۸۸۷ آدمی لوگوں کے ہنسانے کے لیے کوئی ایسی بات کرتا ہے کہ وہ اس کی وجہ سے (جنت سے) اتنے دور جا پڑتا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے، اور آدمی پاؤں کی نسبت زبان سے زیادہ پھسلتا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق، بیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۷۸۸۸ انسان کی زیادہ غلطیاں اس کی زبان میں ہوتی ہیں۔ ابن عساکر عن ابن مسعود
۷۸۸۹ کیا تمہیں اس امت کے سب سے برے لوگ نہ بتاؤں! بک بک کرنے والے، جن کے منہ بہت زیادہ کھلے رہتے بڑبڑانے والے، کیا تمہیں اس امت کے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ بیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۷۸۹۰ کیا تمہیں تمہارے سب سے برے لوگوں کا نہ بتاؤں؟ بک بک کرنے والے جن کے منہ کھلے رہتے ہیں، کیا تمہیں تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ مسند احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۷۸۹۱ خبردار! سختی کرنے والے ہلاک ہوگئے تین مرتبہ فرمایا۔ مسلم، ابو داؤد عن ابن مسعود
۷۸۹۲ آدمی کو (بری باتوں کے لیے) زبان کی تیزی سے بڑھ کر کوئی بری چیز نہیں دی گئی۔ الدیلمی عن ابن عباس
۷۸۹۳ جسم کا ہر عضو اللہ تعالیٰ کے حضور زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ ترمذی عن ابی بکر، مر برقم ۷۸۳۵
۷۸۹۴ جو اسے (زبان کو) اور اسے (شرمگاہ کو) قابو کرلے اور آپ نے زبان اور درمیانی شئے کی طرف اشارہ کیا، تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ الحلیة عن ابن مسعود
۷۸۹۵ جو چیز تیرے دونوں جبڑوں اور جو چیز تیرے دونوں پاؤں کے درمیان ہے اس کی حفاظت کر۔ ابو یعلی و ابن قانع و ابن مندہ والعسکری فی الامثال و ابن عساکر، سعید بن منصور عن عقال بن شبہ ابن عقال بن صعصعہ بن ناجیہ المجاشی عن ابیہ عن جدہ صعصعہ قال: قلت یارسول اللہ! أوصنی قال فذکرہ
۷۸۹۶ اعضاء میں سے سب سے سخت عذاب زبان کو ہوگا، زبان عرض کرے گی: اے میرے رب آپ نے مجھے وہ سزا دی جو جسم کو نہیں دی، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ سے ایک ایسی بات نکلی جو مشرق و مغرب میں پہنچ گئی اور اسکی وجہ سے خون بہائے گئے، مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تجھے ایسا عذاب دوں گا کہ کسی اور عضو کو نہیں دوں گا۔ ابو نعیم عن انس
۷۸۹۷..... زبان کو ایسا عذاب دیا جائے گا کہ کسی اور عضو کو ایسا عذاب نہیں ہوگا، وہ عرض کرے گی: اے میرے رب! آپ نے مجھے ایسا عذاب کیوں دیا کہ کسی اور عضو کو ایسا عذاب نہیں دیا؟ تو زبان سے کہا جائے گا: تجھ سے ایسی بات نکلی جو مشرق و مغرب تک پہنچ گئی، اور اس کی وجہ سے حرام خون بہائے گئے، اور حرام مال لیے گئے، اور حرام کردہ عزتوں کی توہین ہوئی، مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تجھے ایسا عذاب دوں گا کہ ایسا عذاب کسی اور عضو کو نہیں دوں گا۔ ابو نعیم عن ابان عن انس

الفرع الثانی......زبانی اخلاق کی تفصیل حروف تہجی کی ترتیب پر

حرف التاء......انشاء اللہ کہنا بھولے سے چھوڑ دینا

۷۸۹۸ سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) نے فرمایا: آج رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والا شہسوار پیدا کرے گی، تو ان کے وزیر نے ان سے کہا: ان شاء اللہ کہہ لیجئے، اور آپ نے (کسی کام میں مشغولی کی وجہ سے) ان شاء اللہ نہیں کہا، چنانچہ ان سے ہمبستر ہوئے تو ان میں سے صرف ایک عورت کے حمل ہوا، وہ بھی آدھا انسان، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو وہ حانث نہ ہوتے ان کی قسم پوری ہوجاتی، اور یہ ان کی حاجت برآری کا باعث بن جاتا۔

مسند احمد، بیہقی، نسائی عن ابی هریرة مر برقم، ۵۴۲۹

اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا

۷۸۹۹ اللہ تعالیٰ کی قسم نہ کھایا کرو، اس واسطے کہ جو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے گا اللہ تعالیٰ اسے جھوٹا کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

تشریح:...... مثلاً یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم تیری بخشش نہیں ہوگی۔

۷۹۰۰ ایک شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی، کہ یہ ایک غلطی ہے اس شخص کو چاہیے کہ وہ از سر نو عمل کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن جندب

۷۹۰۱ ایک شخص نے کہا: فلاں شخص کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کون ہے جو میری قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے فلاں کی بخشش کردی اور تیرا عمل برباد کردیا ہے۔ مسلم عن جندب البجلی

۷۹۰۲ میری امت کے قسم کھانے والوں کے لیے خرابی ہے جو کہتے ہیں: فلاں جنت میں (جائے گا) اور فلاں جہنم میں ہے۔

بخاری فی التاریخ عن جعفر العبدی، مرسلاً

۷۹۰۳ ... جب تم کسی شخص کے بارے میں سنو کہ وہ کہہ رہا ہے: لوگ ہلاک ہوجائیں گے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

مالک، مسند احمد، بخاری فی الادب، مسلم، ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۰۴ ... جب کوئی شخص کہے کہ لوگ ہلاک ہوجائیں گے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۷۹۰۵ جس نے اللہ تعالیٰ کی (کسی بات پر) قسم کھائی اللہ تعالیٰ اسے جھوٹا کردے گا۔ ابو نعیم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۰۶ جس کا (اپنے بارے میں) یہ گمان ہے کہ وہ جنت میں جائے گا وہ جہنمی (سوچ رکھنے والا) ہے۔

الحارث عن عمر، ورجاله ثقات الا انه منقطع

۷۹۰۷...... کیا تمہیں بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کی بات نہ سناؤں؟ ان میں سے ایک اپنے آپ پر زیادتی کرتا تھا اور دوسرا ایسا تھا کہ بنی اسرائیل اسے دین علم اور اخلاق میں سب سے افضل سمجھتے تھے، اس کے سامنے اس شخص کا ذکر کیا گیا، تو وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ ہرگز اس کی بخشش نہیں فرمائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمایا: کیا اسے معلوم نہیں کہ میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں؟ تو (سن لو!) میں

اس (گنہگار) کے لیے رحمت واجب کردی اور اس (نیک) کے لیے عذاب واجب کردیا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی (ایسی) قسم نہ کھایا کرو۔

الحلیة وابن عساکر عن ابی قتادة

۷۹۰۸۔ ایک شخص نے کہا کہ فلاں کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف بھیجی کہ یہ ایک گناہ ہے اس کو چاہیے کہ از سر نو عمل کرے۔ طبرانی عن جندب

۷۹۰۹۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا (اتنے میں) ایک آدمی آیا اور اس کی گردن پر پاؤں رکھا، تو جس کی گردن نیچے تھی، کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی تیری بخشش نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے، میرے بندے کے بارے قسم کھائی کہ میں اس کی بخشش نہیں کروں گا، تو میں نے اس کی بخشش کردی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

گفتگو میں باچھیں کھولنا

۷۹۱۰۔ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو بک بک کرنے اور باچھیں کھول کر تکلف سے گفتگو کرنے والے ہیں اور میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اخلاق میں انتہائی اچھے ہیں۔ الحلیة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۷۹۱۱۔ میری امت کے کچھ مرد ہوں گے جو رنگ برنگے کھانے کھائیں گے، مختلف قسم کے مشروبات پئیں گے، رنگ برنگے کپڑے پہنیں گے، اور گفتگو میں باچھیں کھولیں گے یہی میری امت کے بدترین لوگ ہیں۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن ابی امامة

۷۹۱۲۔ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں، جنہیں غذا میں نعمتیں ملیں، جو رنگ برنگے کھانے کھاتے ہیں، کئی رنگوں کے کپڑے پہنتے ہیں، اور گفتگو میں فضول باچھیں کھولتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، بیہقی عن فاطمة الزہراء

۷۹۱۳۔ میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں پیدا ہوئے اور انہی میں پلے بڑھے، رنگ برنگے کھانے کھاتے اور مختلف رنگوں کے کپڑے پہنتے ہیں، کئی قسم کی سواریوں پر سوار ہوتے اور گفتگو میں فضول باچھیں کھولتے ہیں۔ حاکم عن عبداللہ بن جعفر

۷۹۱۴۔ عنقریب ایک قوم ہوگی جو اپنی زبانوں سے یوں کھائے گی جیسے گائے زمین سے (گھاس) چرتی ہے۔ مسند احمد عن سعید

۷۹۱۵۔ فضول میں باچھیں کھولنے والے جہنم میں جائیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۷۹۱۶۔ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو خطبوں کو ایسے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں جیسے بال ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے ہیں۔

مسند احمد عن معاویة

۷۹۱۷۔ اللہ تعالیٰ اس بلیغ شخص سے نفرت کرتے ہیں جو اپنی زبان کو (الفاظ کی ادائیگی میں) یوں حرکت دیتا ہے جیسے گائے اپنی زبان پھیرتی ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمرو

باچھیں کھولنا ..... از اکمال

۷۹۱۸۔ وہ فصیح و بلیغ شخص اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض ہے جو گائے کی طرح اپنی زبان کو حرکت دیتا ہے۔

ابونصر السجزی فی الابانة عن ابن عمرو

۷۹۱۹۔ وہ بلیغ شخص اللہ تعالیٰ کو انتہائی مبغوض ہے جو اپنی زبان سے ایسے کھیلتا ہے جیسے گائے اپنی زبان سے۔ العسکری فی الامثال

۷۹۲۰۔ اللہ تعالیٰ اسے اور اس جیسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا، جو لوگوں کے لیے اپنی زبانوں کو ایسے مروڑتے ہیں جیسے گائے چارا کھاتے اپنی زبان مروڑتی ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح جہنم میں ان کی زبانیں اور چہرے پھیرے گا۔

طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور، ابونصر السجزی فی الابانة وقال: محفوظ صالح الاسناد وابن عساکر عن واثلہ

۷۹۲۱ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں اپنی زبانوں کو گفتگو میں ایسے پھیریں گے جیسے گائے اپنی زبان کو پھیرتی ہے۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن سعد

۷۹۲۲ جس نے عربیت کی طلب میں انہماک سے کام لیا تو اس سے خشوع سلب کرلیا جائے گا۔ابن السنی عن ابن عباس
تشریح:... اس سے صرف عربیت ہی کی تخصیص نہیں بلکہ ہر وہ زبان ہے جس کے انہماک اور شوق میں انسان اتنا کھپ جائے کہ دوسرے حقوق فوت ہونے لگیں۔

تہمت......از اکمال

۷۹۲۳ چرایا ہوا (غلام) ہمیشہ اس شخص کی تہمت میں رہتا ہے جو اس سے بری ہے یہاں تک کہ چور سے بڑا اس کا جرم ہو جاتا ہے۔
بیھقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

الاکمال

۷۹۲۴ جس نے کسی مسلمان مرد یا عورت پر تہمت لگائی یا اس کے بارے ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز آگ کے ایک ٹیلہ پر کھڑا کرے گا یہاں تک کہ وہ اس بات سے نکلے جائے جو اس نے اس کے بارے میں کہی تھی۔ابن النجار عن علی

۷۹۲۵ جس نے کسی مسلمان مرد کو اذیت دینے کے لیے کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے جہنمیوں کے دھوئیں میں قید کرے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا۔ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

حرف الخاء......خصومت ولڑائی

۷۹۲۶ جھگڑالو اور لڑاکا شخص اللہ تعالیٰ کو انتہائی مبغوض ہے۔بیھقی، ترمذی، نسائی عن عائشة

۷۹۲۷ میں انسان ہوں، اور تم میرے پاس اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرانے آتے ہو، ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی دلیل میں دوسرے سے بڑھ کر ہو، اور میں حسب سماع (جیسا سنا) اس کے لیے فیصلہ کردوں، سو میں جس کے لیے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کردوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے چاہے تو اسے لے لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔مالک، مسند احمد، بیھقی، ترمذی، نسائی، ابو داؤد و ابن ماجہ عن ام سلمہ
تشریح:... یعنی جب حقیقت میں وہ کسی مسلمان کا حق چھین رہا ہو۔

۷۹۲۸ تمہارے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑے میں رہو۔ترمذی عن ابن عباس
تشریح: تم کسی سے جھگڑا کرو یا کوئی تمہارے ساتھ بلاوجہ جھگڑے۔

۷۹۲۹ جو شخص بغیر علم (جھگڑے کی وجہ معلوم کیے بغیر) جھگڑا کرے، تو وہ جب تک اس جھگڑے سے ہاتھ نہ کھینچ لے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۷۹۳۰ ہر جھگڑے کا کفارہ دو رکعت نفل ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة
تشریح:... یہ ایک علاج ہے کہ آئندہ کوئی شخص بلاوجہ نہیں جھگڑے گا کیونکہ نفس پر عبادت اور انفاق یعنی خرچ کرنا بہت دشوار ہے۔

الاکمال

۷۹۳۱ تمہارے لیے اتنا ظلم ہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑوں میں پڑے رہو۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عمرو البکالی

غلط بات میں غور وخوض

۷۹۳۲ قیامت کے روز سب سے بڑے گناہ والا وہ شخص ہوگا جو غلط بات میں زیادہ غور وفکر کرتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت عن قتادة، مرسلاً

۷۹۳۳ بنی اسرائیل جب ہلاکت (کے قریب) ہوئے تو انہوں (بے ہودہ) قصہ شروع کر دیئے۔

طبرانی فی الکبیر والضیاء عن خباب

۷۹۳۴..... میرے بعد کچھ قصہ گو ہوں گے جن کی طرف اللہ تعالیٰ (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ ابو عمرو ابن فضاله فی امالیه عن علی

حرف الذال...... ذو الوجہین

دور خا شخص

۷۹۳۵ قیامت کے روز وہ شخص سب سے برا ہوگا (دنیا میں) جس کے دو چہرے ہوں گے۔ ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۳۶ سب سے برا شخص وہ ہے جس کے دو رخ ہوں، ان کے پاس ایک چہرہ لے کر آئے اور ان کے پاس دوسرا چہرہ لے کر جائے۔

ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۷۹۳۷ سب سے برا شخص دو چہروں والا ہے جو ان کے پاس ایک چہرے سے اور ان کے پاس دوسرے چہرے سے آتا ہے۔

مالک، مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن ابی هریرة

۷۹۳۸ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا وہ شخص ہے جس کے دو چہرے ہوں گے۔ ترمذی، حسن صحیح عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۳۹ دو رخے شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امانت دار شمار کیا جائے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والخرائطی فی مساوی الاخلاق، بیهقی عن عائشة

۷۹۴۰ تم میں سے جس شخص کی دنیا میں (گفتگو کی) دو زبانیں ہوں گی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (جہنم کی) آگ سے اس کی دو زبانیں بنائیں گے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن النجار والخطیب عن انس، ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۴۱ تم میں سے دنیا میں جس کی دو زبانیں ہوں گی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (جہنم کی) آگ سے اس کی دو زبانیں بنا دیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، ابو یعلی عن انس، ابن ابی الدنیا، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود، موقوفاً

۷۹۴۲ دنیا میں جس کی دو زبانیں ہوں گی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آگ سے اس کی دو زبانیں بنا دیں گے۔

ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

گفتگو میں آواز بلند کرنا

۷۹۴۳ اللہ تعالیٰ پست آواز والے مردوں کو دوست رکھتے اور اونچی آواز والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ بیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

الاکمال

۷۹۴۴۔ اللہ تعالیٰ اونچی آواز والے مرد کو ناپسند کرتے اور پست آواز والے مرد کو پسند کرتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی امامة

فضول سوال سے اجتناب کرنا لازم ہے

۷۹۴۵۔ جب تک میں تمہیں (شریعت کی باتیں بتانے سے) چھوڑے رکھو تم بھی مجھے چھوڑے رہو، اور جب تمہارے سامنے (کوئی حکم) بیان کروں تو اسے مجھ سے سیکھ لو، تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ اپنے زیادہ سوالوں کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے، اور اپنے انبیاء سے اختلاف کی وجہ سے۔ ترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۹۴۶۔ مسلمانوں میں وہ مسلمان سب سے بڑا مجرم ہے جو کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جو مسلمانوں پر حرام نہیں تھی پھر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام ہوگئی۔ مسند احمد، بیهقی، ابوداؤد عن سعد

تشریح: یہ اس وقت کی بات تھی جب وحی نازل ہوا کرتی تھی آج کل لوگوں نے جہالت کی وجہ سے بہت سے مسائل سے ناواقفیت کا اظہار کر رکھا ہے، جن کا جائز ناجائز ہونا پہلے سے بیان ہو چکا ہے۔

۷۹۴۷۔ میں تمہیں جس چیز سے روکوں اس سے پرہیز کرو، اور جس کے کرنے کا حکم دوں، جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کرو، تم سے پہلے لوگوں کو ان کے بکثرت سوالوں اور اپنے انبیاء سے اختلاف نے ہلاکت میں ڈال دیا۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۹۴۸۔ کیا وہ قوم غالب ہوگئی جس نے ایسی باتوں کے بارے میں سوال کیا جو ان کے علم میں نہیں تھیں، وہ کہنے لگے: ہمیں اپنے نبی سے سوال کیے بغیر علم نہ ہوگا، لیکن انہوں نے اپنے نبی سے پوچھا، انہوں نے کہا: ہم کو روبرو اللہ تعالیٰ دکھاؤ۔ ترمذی عن جابر

الاکمال

۷۹۴۹۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے وہ (اسے) حلال (جانو!) اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے اور جن چیزوں سے سکوت اور خاموشی اختیار کی وہ معاف ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ سے اس کی (عطا کردہ) عافیت کو قبول کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو بھولتے نہیں۔ بزار، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان، مستدرک حاکم عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۹۵۰۔ اپنے نبی سے نشانیاں طلب نہ کرو، کیونکہ صالح (علیہ السلام) کی قوم یہ نشانی طلب کی، تو اس درے سے اونٹنی گھاٹ پر آتی اور اس درے سے واپس ہوتی، چنانچہ انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس (اونٹنی) کے پاؤں کاٹ ڈالے تو انہیں ایک چیخ نے آ پکڑا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان کے نیچے ہلاک کر دیا، صرف ایک آدمی بچا، جو اللہ تعالیٰ کے حرم میں تھا، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون تھا؟ آپ نے فرمایا: ابو رغال، چنانچہ جب وہ حرم سے نکلا تو اسے بھی وہ عذاب پہنچا جو دوسروں کو پہنچا تھا۔

مسند احمد، ابن حبان، حاکم، طبرانی فی الاوسط وابن مردویه، سعید بن منصور عن جابر

تشریح: یہود کے ورغلانے پر چند ایک مسلمانوں نے تنگ آ کر نبی علیہ السلام سے مطالبہ کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۷۹۵۱۔ اے لوگو! اپنے نبی سے نشانیاں طلب نہ کرو، (دیکھو!) اس صالح (علیہ السلام) کی قوم نے اپنے نبی سے سوال کیا کہ ان کے لیے کوئی نشانی لائیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک اونٹنی بھیجی، وہ اس درے سے آتی اور جس دن اس کا پانی پینے کا دن ہوتا، پانی پیتی، اور وہ لوگ اس کے دودھ سے ایسے سیراب ہوتے جیسے وہ پانی سے سیراب ہوتے، چنانچہ انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے تین دن کا وعدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ۔ عذاب جھوٹا نہ تھا، پھر انہیں ایک چیخ سنائی دی یوں اللہ تعالیٰ نے ان سب کو

ہلاک کر دیا جو۔ وہاں مشرق ومغرب میں رہتے تھے صرف ایک شخص کو باقی چھوڑا وہ اللہ تعالیٰ کے حرم میں تھا، اللہ تعالیٰ کے حرم نے اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رکھا (اس کا نام) ابورغال تھا۔ حاکم عن جابر

شعر گوئی اور بے جا مدح سرائی دونوں قابل مذمت ہیں

۷۹۵۲۔ لوگوں میں سب سے بڑے گنہگار دو شخص ہیں، ایک وہ شاعر جو پورے قبیلہ کی برائی بیان کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو اپنے باپ سے نسب کی نفی کرے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة ابن ماجه عن عائشة

۷۹۵۳۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جو کسی شخص کی ہجو اور برائی بیان کرے اور پھر وہ شخص (جواباً) پورے قبیلہ کی برائی بیان کرے، اور وہ شخص جو اپنے والد سے نسب کا انکار کرے اور اپنی والدہ کو زانی ثابت کرے۔ ابن ماجه، بیهقی عن عائشة

۷۹۵۴۔ تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لیے شعروں سے بھر جانے کی نسبت سے بہتر ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجه، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن سعد، طبرانی فی الکبیر عن سلمان وعن ابن عمر

۷۹۵۵۔ امراء القیس شعراء کے جھنڈے والا جہنم کی طرف جا رہا ہے۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۵۶۔ امراء القیس شعراء کا قائد جہنم کی طرف رواں ہے، کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے اس کے قوافی مضبوط کیے۔

ابوعروبه فی الآوائل وابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح: قافیہ جس شعر میں آخری حروف آپس میں مل رہے ہوں؟ جیسے:

نہ ہم سفر کوئی نہ تلاش منزل جو ملا ہمسفر جہاں رکے وہی منزل (ردیف)

۷۹۵۷۔ کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ پیپ والا ہو جائے تو یہ اس کے شعر سے بھر جانے کی نسبت بہتر ہے۔

مسند احمد، بیهقی، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۵۸۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں، اگر میں تریاق پیوں، یا کوئی زہرہ باندھوں، یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔ مسند احمد، ابوداؤدعن ابن عمرو

۷۹۵۹۔ جس نے عشاء کی نماز کے بعد شعروں کے وزن بنائے تو صبح تک اس کی اس رات کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

مسند احمد، عن شداد بن اوس

۷۹۶۰۔ مدح سرائی کرنے والوں کے مونہوں میں مٹی جھونکو۔ ترمذی عن ابی هریرة، ابن عدی فی الکامل، الحلیة عن ابن عمر

۷۹۶۱۔ جب تم مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے مونھوں میں مٹی ڈالو۔ بخاری فی الادب، مسلم، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن المقداد بن الاسود، طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن ابن عمرو، الحاکم فی الکنی عن انس

۷۹۶۲۔ تعریف کرنے والوں کے مونھوں میں مٹی ڈالو۔ ابن ماجه عن المقداد بن عمرو، ابن حبان عن ابن عمر، ابن عساکر عن عبادة بن الصامت

۷۹۶۳۔ آدمی جب منافق کو اے میرے سردار کہتا ہے تو وہ اپنے رب کو ناراض کر دیتا ہے۔ حاکم، بیهقی عن بریدة

۷۹۶۴۔ جب فاسق کی تعریف کی جائے تو رب تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور اس وجہ سے عرش کانپ جاتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، ابویعلی، بیهقی عن انس، ابن عدی فی الکامل عن بریدة

۷۹۶۵۔ کسی کے روبرو تمہارا اس کی تعریف کرنا اسے ذبح کرنا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابراهیم التیمی، مرسلاً

۷۹۶۶۔ زمین میں جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتے ہیں۔ بیهقی فی شعب الایمان عن انس

۷۹۶۷۔ تمہارا ناس ہو! تم نے اپنے دوست کی گردن کاٹ دی، (یاد رکھو!) اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی لازماً تعریف کرنی ہو تو اسے یوں کہنا چاہیے: فلاں کے بارے میں میرا گمان ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا نگہبان ہے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی پاکی بیان نہیں کرتا، مجھے اس

کے متعلق یہ یہ گمان ہے کہ اگر یہ باتیں اسے معلوم ہوں۔مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی بکر

۷۹۶۸۔ اپنی کچھ بات کہو، شیطان تمہیں ہرگز نہ کھینچے۔مسند احمد، ابو داؤد عن والد مطرف

۷۹۶۹۔ مجھے ایسے بلند نہ کرنا جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو بلند کیا، میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، لہٰذا (یوں) کہو: اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول۔بخاری عن عمر

الاکمال

۷۹۷۰۔ کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ پیپ والا بن جائے تو یہ شعر کی نسبت بھرنے سے بہتر ہے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ،مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن سعد بن ابی وقاص،طبرانی فی الکبیر عن عمر مر برقم ۷۹۵۴

۷۹۷۱۔ تم میں سے کسی کا پیٹ تو ند سے جبڑوں تک پیپ سے ملنے لگے تو یہ بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر جائے۔
طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۷۹۷۲۔ تمہارا پیٹ گردن سے لے کر تو ند تک پیپ سے بھر جائے تو یہ تمہارے لیے شعر سے بھر جانے کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔
طبرانی عن مالک بن عمیر

۷۹۷۳۔ اسلام میں جو ہجو گوئی (دوسروں کی برائی) ایجاد کرے اس کی زبان کاٹ دو۔
بخاری فی تاریخہ وابن سعد، طبرانی فی الکبیر عن خطیف،طبرانی وتمام وابن عساکر عن ابی امامۃ

تشریح: یعنی ایسا طریقہ اختیار کرو جس سے وہ ہجو گوئی سے باز آجائے۔

۷۹۷۴۔ کسی کا پیٹ خون اور پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ ایسے شعروں سے بھر جائے جس میں میری ہجو کی گئی۔ابن عدی عن جابر

۷۹۷۵۔ جس نے اسلام میں برے شعر کہے تو اس کا خون معاف ہے۔رزین، بیھقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ

۷۹۷۶۔ شعر (بھی) گفتگو کی طرح ہے اچھے شعر اچھے کلام اور برے شعر برے کلام کی مانند ہیں۔دارقطنی فی الافراد عن عائشۃ،بخاری فی الادب، طبرانی فی الاوسط وابن الجوزی فی الواھیات عن ابن عمرو ،الشافعی بیھقی عن عروۃ، مرسلاً

اچھے اشعار قابل تعریف ہیں

۷۹۷۷۔ سب سے اچھا شعر جو عرب نے کہا وہ لبید کا قول ہے آگاہ رہو! جو چیز اللہ تعالیٰ (کی یاد) سے خالی ہو وہ باطل ہے۔
مسلم، ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۷۸۔ سب سے سچی بات جسے ایک شاعر نے کہا، وہ لبید کا قول ہے: آگاہ رہو! ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ (کی یاد) سے خالی ہو وہ باطل ہے۔
بیھقی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۷۹۔ شعر گفتگو کی طرح ہیں اچھے شعر اچھے کلام کی طرح اور برے شعر برے کلام کی طرح ہیں۔
طبرانی فی الاوسط، بخاری فی الادب عن ابن عمرو ،ابویعلی عن عائشۃ

۷۹۸۰۔ امیہ بن ابی الصلت کے شعر پر ایمان تھے اور اس کا دل کافر تھا۔ابوبکر الانباری فی المصاحف خطیب وابن عساکر عن ابن عباس

۷۹۸۱۔ امیۃ بن الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔طبرانی فی الکبیر عن الشرید بن سوید

۷۹۸۲۔ بنی اسرائیل میں بلعم بن باعورا، اس امت میں امیۃ بن ابی الصلت کی طرح ہے۔ابن عساکر عن سعید بن المسیب، مرسلاً

۷۹۸۳۔ حسان نے ان کی ہجو کی، اپنا اور مسلمانوں کا دل ٹھنڈا کیا۔مسلم عن عائشۃ

۷۹۸۴ کچھ بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔مالک، مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عمر

۷۹۸۵ بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں۔مسند احمد، ابن ماجه عن ابن عباس

۷۹۸۶ بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں، اور کچھ علوم جہالت ہیں کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں اور بعض باتیں بے مقصد ہوتی ہیں۔

ابو داؤد کتاب الادب عن بریدة

تشریح:..... یعنی اس شخص کو یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ بات کس کے سامنے رکھے۔

۷۹۸۷ جن میں تم نے اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی ہے وہ پڑھو اور جن میں میری مدح بیان کی تھی انہیں رہنے دو۔طبرانی، حاکم عن الاسود بن سریع

تشریح:...... یہ آپ کی کسر نفسی اور شان عجز وانکساری کا مظاہرہ تھا۔

۷۹۸۸ جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ مدح کو پسند کرتا ہے۔

مسند احمد، بخاری فی الادب، نسائی، حاکم عن الاسود بن سریع

۷۹۸۹ بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، ابن ماجه، عن ابی،ترمذی عن ابن مسعود،طبرانی فی الکبیر، ابن ماجه عن عمرو بن عوف وعن ابی بکرة،الحلیة عن ابی هریرة رضی الله عنه،خطیب عن عائشة عن حسان بن ثابت،ابن عساکر عن عمر

۷۹۹۰ تو ایک انگلی ہے جس سے خون بہہ رہا ہے، جو کچھ تجھ پر بیتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (جہاد کی وجہ سے) ہے۔

مسند احمد، بیهقی، ترمذی، نسائی عن جندب البجلی

الاکمال

۷۹۹۱ بعض مؤمن اپنی تلوار سے اور بعض اپنی زبان سے جہاد کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو تیر تم ان کی طرف پھینک رہے ہو وہ نیزے کی طرح ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی تاریخة، ابویعلی، طبرانی بیهقی فی السنن وابن عساکر عن کعب بن مالک

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعر میں کیا نازل فرمایا، آپ نے یہ ذکر فرمایا۔

۷۹۹۲ بعض شعر پر حکمت ہیں، جب تم پر کوئی چیز مشتبہ ہو جائے تو اسے اشعار میں تلاش کرو، کیونکہ وہ (اصل) عربی ہیں۔

بیهقی عن ابن عباس،وقال ان اللفظ الثانی فی یحتمل ان یکون من قول ابن عباس فادرج فی الحدیث

۷۹۹۳ عمر اسے (کہنے دو) چھوڑو کیونکہ یہ ان پر نیزے سے زیادہ اثر کرنے والا ہے۔ترمذی حسن صحیح غریب، ابن ماجه عن انس

حضرت عمر نے حضرت عبداللہ بن رواحہ سے کہا؛ کہ رسول اللہ کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں تم شعر کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا، اور یہ بات ذکر کی۔

۷۹۹۴ عمر اسے چھوڑ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یہ ان کو نیزے کے لگنے سے سخت لگتے ہیں۔

ابویعلی عن انس رضی الله عنه

حسان بن ثابت کی حوصلہ افزائی

۷۹۹۵ اے حسان! مشرکین کی ہجو بیان کرو، جبرائیل تمہارے ساتھ آئیں میرے صحابی جب ہتھیار لے کر لڑیں تو تم زبان سے جنگ کرنا۔

الخطیب وابن عساکر عن حسان بن ثابت

۷۹۹۶ جلد بازی سے کام نہ لو، اور ابوبکر پورے قریش میں سب سے زیادہ ان کے نسب سے واقف ہے، اور میری ان میں رشتہ داری ہے

یہاں تک کہ میرے نسب کو میرے لیے چھڑا لے۔ آپ نے یہ حضرت حسان سے فرمایا۔ مسند احمد، طبرانی عن عائشة

۷۹۹۷ انہیں وہی بات کہو جو وہ کہتے ہیں (طبرانی عن عمار) فرماتے ہیں جب مشرکین نے ہماری ہجو کی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے شکایت کی، آپ نے یہ ارشاد فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۷۹۹۸ ہم میں سے اگر کوئی اچھا شاعر ہوتا تو وہ تم ہو۔ طبرانی عن ربیعة بن عباد الذؤلی

۷۹۹۹ بلاشبہ یہ شعر عربی کلام کا مضبوط حصہ ہیں، ان کی وجہ سے سائل کو عطا کیا جاتا ہے، غصہ پی لیا جاتا ہے، اور قوم کو ان کی مجلس میں لایا جاتا ہے۔ ابن عساکر وابن النجار عن شبعة ابن وجاد الذهلی عن ابیه عن رجل من هذیل

۸۰۰۰ بے شک یہ اشعار عربی کلام کا قافیہ بند حصہ ہے، اس کے ذریعہ سائل کو عطا کیا جاتا ہے غصہ پی لیا جاتا ہے اور اقوام کو ان کی مجلسوں میں لایا (پکارا) جاتا ہے۔ ابو نعیم عن سعید بن الدخان بن التوام عن ابیه عن جده

۸۰۰۱ اس بارے میں ایک بار اور اس بارے میں ایک بار (ابن الانباری فی الوقف عن ابی بکرة) فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا وہاں ایک اعرابی تھا جو اشعار پڑھ رہا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اشعار ہیں یا قرآن ہے؟ پھر آپ نے یہ بات ذکر کی۔ وسنده ضعیف جداً

۸۰۰۲ بعض باتیں جادو بھری ہوتی ہیں۔ مالک، بخاری، ترمذی، ابوداؤد عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۰۰۳ بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن انس، العسکری، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۸۰۰۴ کچھ باتیں جادو بھری اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں۔

ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، ابوداؤد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس والخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه، طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

۸۰۰۵ بعض باتیں جادو کی طرح اور کچھ اشعار حکمت کی طرح ہیں۔ بیهقی فی السنن وابن عساکر عن حمعقبنت ذابل بن الطفیل بن عمرو الدوسی

۸۰۰۶ کچھ باتیں جادو بھری ہوتی ہیں، تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی سے کسی حاجت کا طلبگار ہو تعریف سے آغاز نہ کرے یوں وہ اس کی پیٹھ توڑ دے گا۔ بیهقی فی شعب الایمان وابن النجار عن ابن مسعود

۸۰۰۷ بعض باتیں جادو بھری ہوتی ہیں اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں، اور کچھ علوم (کا سیکھنا) جہالت ہے، اور بعض باتیں بے مقصد ہوتی ہیں۔ ابن عساکر عن علی

۸۰۰۸ بعض اشعار پر حکمت ہیں اور سب سے سچا شعر جسے عرب نے کہا وہ لبید کا قول ہے۔ ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ (کے ذکر) سے خالی ہو باطل ہے ابن عساکر عن عائشة

لبید کے اشعار کی تعریف

۸۰۰۹ کچھ اشعار پر حکمت ہیں۔ ابوداؤد طیالسی عن ابی، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجه عن ابن عباس

۸۰۱۰ بعض شعر پر حکمت اور کچھ باتیں جادو بھری ہوتی ہیں۔ ابن عساکر عن عائشة

۸۰۱۱ اے حسان! میرے سامنے جاہلیت کے کچھ اشعار پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے ان کی برائی اور گناہ کا بوجھ اتار دیا ہے، چاہے ان کے اشعار کہو یا انہیں نقل کرو، تو آپ نے اعشی کا قصیدہ پڑھا، جس میں اس نے علقمہ بن علاثہ کی ہجو کی تھی، اے حسان دوبارہ یہ شعر نہ پڑھنا، قیصر (روم) کے سامنے میرا تذکرہ ہوا اس وقت اس کے پاس ابوسفیان اور علقمہ بن علاثہ دونوں تھے، ابوسفیان میری مخالفت کی جبکہ علقمہ بن علاثہ نے میرے بارے اچھے کلمات کہے، جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج وابن عساکر عن محمد بن مسلمة

حرف الغین ..... غیبت کی حقیقت کا بیان

۸۰۱۲ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ تمہارا اپنے بھائی کا ایسی بات سے ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو، اگر وہ برائی اس میں ہو اور پھر تم اس کا تذکرہ کرو تو تم نے اسکی غیبت کی، اور اگر وہ برائی اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۰۱۳ اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ نا! ابھی ابھی تم نے اپنے بھائی کی جو غیبت کی ہے وہ اس کے کھانے سے زیادہ سخت ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ابھی جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے، یعنی حضرت ماعز رضی اللہ عنہ۔

ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:... آپ علیہ السلام جا رہے تھے تو دو شخص آپس میں کہنے لگے اس کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا اور اس نے اقرار کر کے رجم کرا لیا اور کتے کی طرح مار دیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس مردار گدھے کو کھڈ سے نکال کر اس کا گوشت کھاؤ! وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! مردار کا گوشت بھی کوئی کھاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے جو ماعز کی غیبت کی ہے یہ اس سے زیادہ سخت ہے۔

اصل کی طرف مراجعت کی گئی تو وہاں لفظ انزلا ہے جسے درست کر لیا گیا ہے، کیونکہ انظر میں سیاق وسباق سے کوئی صحیح ترجمہ نہیں بنتا۔

۸۰۱۴ غیبت یہ ہے کہ تم کسی شخص کی کسی ایسی (بری) عادت کا ذکر کرو جو اس میں پائی جاتی ہو۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن المطلب بن عبدالله بن حنظب

یہاں بھی کاتب کی غلطی سے خلقه کی جگہ خلفه لکھا ہے۔

۸۰۱۵ (عائشہ!) تم نے ایسی بات کہی ہے اگر اس کو سمندر میں ملا دیا تو اس پر بھی غالب آ جائے۔ ابو داؤد، ترمذی عن عائشة

تشریح:... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ حضور ﷺ کے سامنے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے کہہ دیا کہ صفیہ تو پست قد ہے تو اس پر آپ نے یہ فرمایا۔

۸۰۱۶ جو لوگوں (کی غیبت کر کے ان) کا گوشت کھاتا رہا اس کا روزہ نہیں۔ فردوس عن انس

۸۰۱۷ اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تنگی اور حرج کو دور کر دیا ہے، صرف اس پر تنگی رکھی ہے جو کسی مسلمان شخص کی عزت ظلماً ختم کرے، تو یہی شخص تنگ اور ہلاک ہوا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، نسائی، ابن ماجه ابن حبان، حاکم عن اسامة بن شريک

۸۰۱۸ اللہ تعالیٰ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے حرج ہٹا دیا ہے صرف اس شخص پر رکھا ہے جو کسی پر ظلم کرے، تو یہ (حرج سے) نکلا اور ہلاک ہوا، اللہ کے بندو! دوا دارو کیا کرو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں رکھی کہ اس کی دوا نہ رکھی ہو، مگر صرف ایک بیماری اور وہ بڑھاپا ہے۔

الطیالسی عن اسامة بن شريک

۸۰۱۹ ... گویا میں تمہارے دانتوں میں زید (کی غیبت) کا تازہ گوشت دیکھ رہا ہوں۔ حاکم عن زيد بن ثابت

۸۰۲۰ جس نے کسی مسلمان شخص کی وجہ سے ایک لقمہ بھی کھایا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی جیسا جہنم کا لقمہ کھلائیں گے، جس نے کسی مسلمان کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا کپڑا پہنائیں گے، جس نے کسی مسلمان کے ذریعہ شہرت وریا کا مقام حاصل کیا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ذلیل کریں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد، حاکم عن المستورد بن شداد

۸۰۲۱ اے زبانی اسلام لانے والو! اور ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت اور ان کے عیوب تلاش نہ کیا کرو! اس واسطے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کا کوئی عیب تلاش کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب ظاہر کر دے گا، جس کے عیوب کے پیچھے اللہ تعالیٰ (کی دست قدرت کا ہاتھ) پڑ جائے تو اسے گھر بیٹھے رسوا و ذلیل کر دیں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی برزة الاسلمی، ابو یعلی والضیاء عن البراء

۸۰۲۲ ... اے زبان سے ایمان لانے والو! اور ایمان ابھی تک ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمانوں کو عار نہ دلاؤ اور نہ ان کے عیوب تلاش کرو،

اس لیے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اسکے عیوب ظاہر کردے گا اور جس کے پیچھے اللہ تعالیٰ (کی قدرت کا ہاتھ) لگ جائے اللہ تعالیٰ اسے گھر بیٹھے رسوا کردیں گے۔ ترمذی عن ابن عمر

۸۰۲۳۔ تم میں سے کسی کی کیا حالت ہوتی ہے کہ وہ کسی بات میں اگرچہ وہ حق ہو اپنے بھائی کو اذیت پہنچاتا ہے۔

ابن سعد عن العباس بن عبدالرحمن، فردوس عنه عن العباس بن عبدالمطلب

غیبت کی تعریف

۸۰۲۴۔ غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی ایسی بات ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۰۲۵۔ غیبت نماز اور وضو کو توڑ دیتی ہے۔ فردوس عن ابن عمر

تشریح:...... یعنی ثواب میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

۸۰۲۶۔ غیبت سے بچا کرو، کیونکہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے، زنا ہوجانے کے بعد انسان توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں، اور غیبت کرنے والے کی اس وقت تک بخشش نہیں ہوتی جب تک وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی جاتی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة و ابو الشیخ فی التوبیخ عن جابر و ابی سعید

۸۰۲۷۔ جب تم کسی کے عیوب یاد کرنا چاہو تو اپنے عیوب کا ذکر کرو۔ الرافعی فی تاریخ قزوین عن ابن عباس

۸۰۲۸۔ جب کسی شخص کی غیبت کی جائے اور تم (وہاں) مجلس میں موجود ہو تو اس شخص کے مددگار بن جاؤ اور ان لوگوں کو ڈانٹ کر وہاں سے اٹھ جاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن انس

۸۰۲۹۔ جب مجھے میرے رب نے معراج کرائی تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے تانبے کے ناخن ہیں اور وہ اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے ہیں میں نے کہا: جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو (غیبت کرکے) لوگ کا گوشت کھاتے اور ان کی برائیاں بیان کرتے تھے۔ مسند احمد، ابو داؤد و الضیاء عن انس

۸۰۳۰۔ جس بات کو تو اپنے بھائی کے سامنے کرنے سے گریز کرے وہ غیبت ہے۔ ابن عساکر عن انس

۸۰۳۱۔ جس نے کسی مسلمان کی کوئی برائی مشہور کی کہ ناحق اس کی بے عزتی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جہنم کی آگ میں رسوا کریں گے۔ بیهقی عن ابی ذر

غیبت پر وعید

۸۰۳۲۔ جس نے کسی شخص کی ایسی بات ذکر کی جو اس میں نہیں تا کہ اس پر عیب لگائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں قید کریں گے، یہاں تک کہ کوئی ایسی دلیل لائے جس کے ذریعہ اپنی کہی بات سے نکل سکے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۸۰۳۳۔ جس نے کسی شخص کی ایسی بات ذکر کی جو اس میں ہے تو اس نے غیبت کی۔ حاکم فی تاریخه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۰۳۴۔ اپنے بھائی کے ذمہ کوئی جرم نہ لگا، نہ اس کے ساتھ برائی کر، اور نہ اس سے جھگڑ۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن حریث بن عمرو

۸۰۳۵۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی انسان کا حال بیان کروں اور مجھے اتنی اتنی دنیا مل جائے۔ ابو داؤد و ترمذی، ابن ماجه عن عائشة

۸۰۳۶۔ جس کی تم نے غیبت کی اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کے لیے استغفار کرو۔ ابن الدنیا فی الصمت عن انس

۸۰۳۷۔ تم میں سے جس سے اپنے بھائی کی غیبت ہوجائے تو وہ اسکے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے استغفار کرے کیونکہ یہ اس کے لیے کفارہ ہے۔

ابن عدی فی الکامل عن سهل بن سعد

یوں کہے اللہ! میرے بھائی کی بخشش کر دے، لیکن غیبت کے عادی شخص کے لیے سوائے پکی توبہ کے کوئی چارہ نہیں۔

الاکمال

۸۰۳۸ اے مسلمانوں کے گروہ! مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن مسعود

۸۰۳۹ مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو، جس نے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کی تو اس کی زبان قیامت کے روز اس کی گدی کے ساتھ بندھی ہوگی جسے اللہ تعالیٰ کی معافی یا اس شخص کی معافی کھولے گی جسکی اس نے غیبت کی ہوگی۔ الدیلمی عن سعد الساعدی

۸۰۴۰ عائشۃ! تم نے ایسی بات کی ہے کہ اگر اسے سمندر رملا دیا جائے تو وہ بھی مغلوب ہو جائے۔ ابو داؤد، ترمذی عن عائشة

فرماتی ہیں: میں نے نبی علیہ السلام سے کہہ دیا آپکے لیے صفیہ رضی اللہ عنہا کا پست قد ہونا ہی کافی ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۸۰۴۱ عمر! تم سے لوگوں کے اعمال کے متعلق سوال نہیں ہوگا تم سے غیبت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ الحاکم فی الکنی عن ابی عطیة

۸۰۴۲ غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرو جو اس میں ہو۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن المطلب بن عبداللہ بن حنطب، مربرقم، ۸۰۱۴

۸۰۴۳ غیبت (کی برائی) زنا (کے گناہ) سے بڑھ کر ہے، زانی شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں جبکہ غیبت کرنے والے کی اللہ تعالیٰ اس وقت تک مغفرت نہیں فرماتے یہاں تک کہ جس کی غیبت کی وہ معاف نہ کر دے۔

ابن النجار عن جابر، الدیلمی عن ابی سعید

۸۰۴۴ تم لوگوں نے اس کی غیبت کی، تمہارے لیے اتنا (گناہ) کافی ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ الحلیة عن ابن عمرو

۸۰۴۵ آدمی جب کسی کی غیبت کرتا ہے تو قیامت کے دن اسے مردہ لایا جائے گا اور کہا جائے گا، جس طرح زندگی میں تم نے اس کا گوشت ہے اسی طرح مردہ حالت میں بھی اس کا گوشت کھاؤ، چنانچہ وہ اسے کھائے گا اور چیخے گا اور اسکا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۸۰۴۶ قیامت کے روز ایک بندے کو نامہ اعمال کھلا ہوا ملے گا، اس میں وہ کچھ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہوگی، وہ عرض کرے گا، اے میرے رب! میرے لیے یہ نیکیاں کیسی ہیں جبکہ میں نے تو انہیں نہیں کیا؟ تو اس سے کہا جائے گا، یہ تیری وہ غیبت ہے جو تیرے انجانے میں لوگوں نے کی تھی۔ ابو نعیم فی المعرفة عن شبیب ابن سعد البلوی

جس کی غیبت کی جائے اس کی نیکی میں اضافہ ہوگا

۸۰۴۷ ایک بندے کو قیامت کے روز اس کا اعمال نامہ کھول کر دیا جائے گا جس میں وہ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہوں گی، وہ عرض کرے گا باری تعالیٰ! میں نے تو یہ نیکیاں نہیں کی ہیں تو اس سے کہا جائے گا یہ نیکیاں، لوگوں کی تیری غیبت کرنے کی بناء پر لکھی گئی ہیں۔

اسی طرح ایک بندے کو قیامت کے روز اعمال نامہ کھول کر دیا جائے گا، وہ عرض کرے گا: میرے رب! فلاں فلاں دن تو میں نے کوئی نیکی نہیں کی؟ اس سے کہا جائے گا: وہ نیکی لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے مٹا دی گئی ہے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی امامة، وفیه الحسن ابن دینار عن خصیب بن حجر

۸۰۴۸ ان دونوں (عورتوں) نے اللہ تعالیٰ کی حلال چیز سے روزہ رکھا، اور حرام چیز سے روزہ کھول دیا، ایک دوسری کے پاس بیٹھی اور دونوں مل کر لوگوں کا گوشت کھانے (یعنی غیبت کرنے) لگیں۔ مسند احمد وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن عبید مولی رسول اللہ ﷺ

۸۰۴۹ ... ان دونوں (مردوں) کو کسی بڑے گناہ کا عذاب نہیں ہورہا، ان میں سے ایک تو لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا جبکہ دوسرا چغل خور تھا۔ابو داؤد الطیالسی عن ابن عباس

۸۰۵۰ ... کیا تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ نفع پہنچائے گا؟ سود کی کئی قسمیں ہیں، ان میں سے ایک قسم ستر گناہوں کے برابر ہے اس کا کم از کم گناہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے ہم آغوش ہو، اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں ناحق دست درازی کرے۔

الباوردی وابن منده وابن قانع وابونعیم عن وهب بن الاسود بن وهب بن عبد مناف الزهری عن ابیه الاسود خال رسول اللہ ﷺ

۸۰۵۱ ... کیا میں تمہیں دیکھ رہا کہ یہ چڑیا تمہارے سروں پر اڑ رہی ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، طبرانی عن رافع بن خدیج

۸۰۵۲ ... خلال کرلو کیونکہ تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۰۵۳ ... کوئی تم میں سے کوئی مردار پیٹ بھر کر کھائے یہ اس کے لیے اپنے مسلمان بھائی کے گوشت کھانے سے بہتر ہے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

دو غیبت کرنے والی عورتوں کا انجام

۸۰۵۴ ... ان دونوں (عورتوں) نے روزہ نہیں رکھا، جو لوگوں کا گوشت کھائے۔یعنی غیبت کرے اس کا روزہ کیسا؟ابو داؤد الطیالسی عن انس

۸۰۵۵ ... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے ایک لقمہ (بھی) کھایا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا آگ کا لقمہ کھلائے گا، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا جہنم کا کپڑا پہنائے گا، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے ریا و شہرت کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز رسوا کرے گا۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن الحسن، مرسلاً

۸۰۵۶ ... جس نے اپنے بھائی کے ذریعہ کوئی لقمہ کھایا، تو اسے اللہ تعالیٰ آگ کا اسی طرح کا لقمہ کھلائیں گے، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے دنیا میں کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے آگ کا کپڑا پہنائیں گے، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کے ذریعہ کوئی شہرت حاصل کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز رسوا کرے گا۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسلا ومن وجه آخر عن انس موقوفاً

۸۰۵۷ ... سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرتا پھرے، اور یہ رشتہ داری رحمٰن کی ایک صفت ہے جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا۔مسند احمد، ابوداؤد، سمویه، طبرانی وابن قانع سعید بن منصور عن سعید بن زید

۸۰۵۸ ... سب سے بڑا سود مسلمان کی ناحق آبروریزی کرنا ہے۔ابو داؤد بیهقی عن سعید بن زید

۸۰۵۹ ... سب سے بڑا سود آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کی ناحق بے عزتی کرنا ہے۔بخاری فی التاریخ عن عائشة، بخاری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۸۰۶۰ ... اے میمونہ! اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگا کرو، قیامت کے روز غیبت اور پیشاب (میں بے احتیاطی) سخت عذاب (کا باعث) ہیں۔

ابن سعد عن میمونة بنت سعد مولاة رسول اللہ ﷺ

۸۰۶۱ ... تمہیں معلوم ہے یہ (بدبودار) ہوا کیسی ہے؟ یہ ان لوگوں کی بو ہے جو لوگوں کی غیبت کرتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی الادب وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، سعید بن منصور عن جابر

فرماتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اچانک ایک مردار سے بدبودار ہوا اٹھی فرماتے ہیں پھر یہ ذکر کیا۔

۸۰۶۲ ... کچھ منافقوں نے بعض مومنوں کی غیبت کی ہے اس وجہ سے یہ بدبو پھیلی ہے۔الحلیة عن جابر

۸۰۶۳ ... غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم اپنے دوست کے لیے استغفار کرو۔خطیب فی المتفق والمفترق عن انس، وفیه غیبه بن سلیمان الکوفی متروک

۸۰۶۴ ... غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرو، اور کہو اے اللہ اس کی اور ہماری بخشش فرما۔

الحاکم فی الکنی والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن انس

۸۰۶۵ جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی غیبت کی اور پھر اس کے لیے استغفار کیا تو یہ اس کے لیے کفارہ بن جائے گا۔

الخطيب في المتفق والمفترق عن سهل بن سعد، وفيه سليمان بن عمر النخعي كذاب

۸۰۶۶ جس نے کسی مسلمان کے خلاف کوئی بات کہی جس سے اس کی ناحق آبرریزی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے (جہنم کی) آگ میں رسوا کریں گے۔ ابن ابي الدنيا في ذم الغيبة والخرائطي في مكارم الاخلاق عن ابي ذر، ابن ابي الدنيا عن ابي الدرداء رضي الله عنه موقوفاً

۸۰۶۷ جس نے کسی مسلمان کے خلاف کوئی ناحق بات کی جس سے اس کی آبروریزی کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے روز (جہنم کی) آگ میں اسے رسوا کریں گے۔ حاكم عن ابي ذر

غیبت کرنے کی رخصت اور اجازت والی صورتیں

۸۰۶۸ تین آدمیوں کی عزت (کی حفاظت) تم پر حرام نہیں، (خدا اور رسول کی) کھلی نافرمانی کرنے والے کی، ظالم حکمران اور بدعتی کی۔

ابن ابي الدنيا في ذم الغيبة عن الحسن، مرسلاً

۸۰۶۹ کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو؟ اس کا تذکرہ کرو تا کہ لوگ اسے پہچان لیں۔ خطيب في رواة مالك عن ابي هريرة رضي الله عنه

۸۰۷۰ کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو کہ لوگ اسے پہچان لیں گے فاجر کی جو برائی ہے اسے ذکر کرو تا کہ لوگ اس سے بچیں۔

ابن ابي الدنيا في ذم الغيبة والحكيم في نوادر الاصول والحاكم في الكنى والشيرازي في الالقاب ابن عدي في الكامل، طبراني في الكبير، بيهقي في السنن، خطيب عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۸۰۷۱ فاسق کی غیبت نہیں ہوتی۔ طبراني في الكبير عن معاوية بن حيدة

تشریح:۔ اسے حدود الٰہی کا پاس نہیں تو اس کی عزت کا کیا خیال؟

۸۰۷۲ جو حیا کی چادر اتار دے تو اس کی غیبت (کرنے سے گناہ) نہیں۔ بيهقي في السنن عن انس

تشریح:...... بے حیا کی برائی دوسروں کی حفاظت ہے۔

۸۰۷۳ جس میں حیا نہیں تو اس کی غیبت (کرنے کا گناہ) بھی نہیں۔ الخرائطي في مساوی الاخلاق وابن عساكر عن ابن عباس

بے حیائی کو اس نے گناہ نہیں سمجھا، تو اس کی غیبت میں کیا گناہ؟

الاکمال

۸۰۷۴ تم لوگ کب تک فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے رہو گے؟ اس کی بے عزتی کرو تا کہ لوگ اسے پہچان لیں۔

طبراني في الاوسط عن معاوية بن حيدة

۸۰۷۵ فاجر کی غیبت نہیں۔ الشيرازي في الالقاب عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۸۰۷۶ جس میں حیا نہیں تو اس کی غیبت بھی نہیں۔ الخرائطي في مساوی الاخلاق وابن عساكر عن ابن عباس

حرف الفاء...... فحش گوئی، گالی گلوچ اور طعنہ زنی

۸۰۷۷ (دوسروں سے) گھن کھانے والے ہلاک ہوئے۔ الحلية عن ابي هريرة رضي الله عنه

۸۰۷۸ اللہ تعالیٰ ہر فحش گو اور برے شخص کو پسند نہیں فرماتے۔ مسند احمد عن اسامة بن زيد

۸۰۷۹ رہنے دو عائشہ! اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ برائی اور فحش گوئی کو پسند نہیں فرماتے۔ مسلم عن عائشة

۸۰۸۰.. اے عائشہ تو نے کس زمانے میں مجھے فحش گو پایا؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ شخص انتہائی برے مقام والا ہے جسے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لے چھوڑ دیں۔مسند احمد، بیھقی عن عائشة

۸۰۸۱.. اے عائشہ! فحش گو نہ ہونا۔مسلم عن عائشة

۸۰۸۲.....وہ شخص سب سے برا ہے جسے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔ترمذی عن عائشة

۸۰۸۳.. اے عائشہ وہ لوگ سب سے برے ہیں جن کی زبانوں کی برائی سے بچنے کے لیے ان کی عزت کی جاتی ہے۔ابو داؤد عن عائشه

۸۰۸۴.. اے عائشہ! اللہ تعالیٰ بدخلق اور بدزبانی کرنے والے شخص کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔ابو داؤد عن عائشة

۸۰۸۵.. ہر بدخلق کے لیے جنت حرام ہے کہ وہ اس میں داخل ہو۔ابن ابی الدنیا فی الصمت، الحلیة عن ابن عمرو

۸۰۸۶.. جب کوئی شخص تمہاری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جو اسے معلوم ہے تو تم اس کی وہ بات جو تمہیں معلوم ہے اس کی طرف منسوب نہ کرو، کیونکہ اس کا اجر تمہیں ملے گا اور اس کا نقصان اسی کو پہنچے گا۔ابن منیع عن ابن عمر

۸۰۸۷.. اللہ تعالیٰ بداخلاق اور بدزبان کو پسند نہیں فرماتے، اور نہ بازاروں میں چیخنے والے کو۔الحلیة عن جابر

۸۰۸۸.. اللہ تعالیٰ بداخلاق اور بدزبان سے نفرت کرتے ہیں۔مسند احمد، عن اسامة

۸۰۸۹......بے شک بداخلاقی اور بدزبانی (کی) اسلام میں (اجازت) نہیں سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابویعلی عن جابر بن سمرة

۸۰۹۰.... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کی فحش گوئی (کی وجہ سے اس سے) بچنے کے لیے اسے چھوڑ دیں۔

بیھقی، ابوداؤد، ترمذی عن عائشة

۸۰۹۱.. بے ہودہ گوئی بے برکتی (کا باعث) ہے اور بدخلقی کمینگی (کی علامت) ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۸۰۹۲..... (مسلمان) مردوں کو گالیاں دینے والا ہلاکت (کی کھائی) میں جھانکنے والے کی طرح ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۸۰۹۳.. مسلمان کو گالی دینے والا ہلاکت میں جھانکنے والے کی طرح ہے۔البزار عن ابن عمرو

۸۰۹۴.. مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔مسند احمد، بیھقی، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن ابن مسعود، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه، ابو داؤد عن سعد، طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل وعمرو بن النعمان بن وقرن، دارقطنی فی الافراد عن جابر

۸۰۹۵ مؤمن کو گالی دینا کھلا گناہ اور اسے قتل کرنا کفر ہے مسلمان کا مال اس کے خون کی طرح حرام ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۰۹۶ آدمی کے (برا ہونے کے) لئے اس کا بدزبان، بے ہودہ گو اور بخیل ہونا کافی ہے۔بیھقی عن عقبة بن عامر

۸۰۹۷ بداخلاقی اگر (چلنے والی) مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق بہت بری ہوتی۔ابن ابی الدنیا فی الصمت عن عائشة

۸۰۹۸......بدزبانی سے منع کیا گیا ہے۔بیھقی فی شعب الایمان، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمرو

۸۰۹۹......جسم کا ہر عضو زبان کی سختی کی شکایت کرتا ہے۔ابویعلی، بیھقی عن ابی بکر

۸۱۰۰ فحش گوئی جس میں بھی ہوئی اسے عیب دار بنا دے گی، اور جس میں بھی حیا ہوئی اسے شاندار بنا دے گی۔

مسند احمد، بخاری فی الادب، ترمذی، ابن ماجه، عن انس

گالی کی ابتداء کرنے پر وبال ہوگا

۸۱۰۱ آپس میں گالیاں دینے والے جو کچھ کہیں اس کا گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے اور جب مظلوم تجاوز کرے تو اس پر بھی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۸۱۰۲ آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دوشیطان ہیں جوآپس میں گندی گالیاں اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی الادب عن عیاض بن حمار

۸۱۰۳ مسلمان کوکافر کی گالی دے کر تکلیف نہ پہنچاؤ۔حاکم، بیھقی، عن سعید بن زید

۸۱۰۴ پاکدامن عورت پرتہمت لگاناایک سال کے اعمال برباد کردیتاہے۔البزار، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن حذیفة

۸۱۰۵ سب سے بڑاسودعزتوں کی پامالی ہے،اورسب سے سخت گالی کسی کی برائی بیان کرناہےاوراسے نقل کرنے والا گالی دینے والوں میں سےایک ہے۔عبدالرزاق، بیھقی فی شعب الایمان، عن عمرو بن عثمان،مرسلاً

۸۱۰۶ سب سے بڑاسود۔آدمی کااپنے بھائی پرگالی کے ذریعہ فضیلت حاصل کرناہے۔ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابی نجیع،مرسلاً

۸۱۰۷ سب سے بڑاسودمسلمان کی ناحق آبروریزی کرناہے۔مسند احمد، ابوداؤدعن سعید بن زید،مربرقم. ۸۰۵۹

۸۱۰۸ سب سے کم درجہ کاسود(یہ ہے کہ) جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرنے والا (بدبخت) ہو،اورسب سے بڑاسودآدمی کااپنے بھائی کی عزت پرہاتھ ڈالناہے۔ابوالشیخ فی التوبیخ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

ہواکوگالی دینا

۸۱۰۹ ہواکوگالی نہ دوکیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے،اللہ تعالیٰ سےاس(ہوا) کی بھلائی اورجوکچھ خیراس میں ہےاورجوکچھ بھلائی وہ دے کر بھیجی گئی ہےاس کاسوال کرو،اوراللہ تعالیٰ کی اس کےشراورجوشراس میں ہےاورجوشردےکریہ بھیجی گئی ہے پناہ مانگو۔نسائی، حاکم عن ابی

۸۱۱۰ ہواکوگالی نہ دو،اورجب ناموافق ہوادیکھوتوکہو!اےاللہ!ہم آپ سےاس ہواکی اورجوکچھ اس میں ہےاورجس کااسے حکم دیاگیااس کی بھلائی کاسوال کرتے ہیں،اورآپ کی پناہ چاہتے ہیں اس ہواسےاورجوکچھ اس میں ہےاورجس برائی کااسے حکم دیاگیاہےاس سے۔

ترمذی عن ابی

۸۱۱۱ ہواکوگالی نہ دوکیونکہ یہ حکم کی پابند ہے کیونکہ جس نے کسی ایسی چیزپرلعنت کی جو(لعنت کی) اہل وحقدارنہ تھی تولعنت اس(لعنت کرنے والے) پرلوٹ آئے گی۔ ابوداؤد، ترمذی عن ابن عباس

۸۱۱۲ اے عائشہ! مجھے اس بات کااطمینان نہیں کہ اس میں عذاب نہیں ہوگا،ایک قوم کوہواکے ذریعہ عذاب دیاگیا،اورایک قوم نے عذاب دیکھاتوانہوں نے کہا:اس بادل سےہم پربارش ہوگی۔مسلم عن عائشة

۸۱۱۳ ہوااللہ تعالیٰ کی روح ہے جو(اللہ تعالیٰ کی) رحمت (کی بارش) لاتی ہے،اور(کبھی) عذاب لاتی ہے جب تم اسے ناموافق دیکھوتواسے گالی مت دو،اوراللہ تعالیٰ سےاس کی بھلائی کاسوال کرو،اوراللہ تعالیٰ کی اس کےشرسے پناہ مانگو۔

بخاری فی الادب، ابوداؤد، حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

ہواکوگالی دینے کی مذمت

۸۱۱۴ ہواکوگالی نہ دوکیونکہ وہ رحمت الٰہی ہے،رحمت اورعذاب کولاتی ہےلیکن اللہ تعالیٰ سےاس کی بھلائی مانگو،اوراس کےشرسےاللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۸۱۱۵ ہواکسی قوم کے لیےعذاب اوردوسروں کے لیےرحمت بناکربھیجی جاتی ہے۔فردوس عن عمر

تشریح:......غزوۂ خندق میں کفارکے لیےعذاب اورمسلمانوں کے لیےرحمت تھی۔

۸۱۱۶ قوم عادپرجوہواچلائی گئی تھی تووہ میری اس انگوٹھی جتنی تھی۔الحلیة عن ابن عباس

تشریح:......یعنی اتنی معمولی تھی لیکن پھر بھی پوری قوم کا صفایا کر دیا۔

۸۱۱۷...... جنوبی ہوا جنت سے آئی ہے اسی ہوا سے پھل لگتے ہیں، جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، اس میں لوگوں کے لیے کئی نفع بخش چیزیں ہیں، اور شمالی ہوا جہنم سے آئی ہے وہ کسی باغ کے قریب سے گزرتی ہے، جسے اس کا ایک جھونکا پہنچتا ہے اسی وجہ سے اس کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ابن ابی الدنیا فی کتاب السحاب وابن جریر وابوالشیخ العظمة وابن مردویه عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۸۱۱۸ ہوا کو گالی نہ دیا کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔الشافعی، بیهقی فی المعرفة عن صفوان بن سلیم، مرسلاً

فحش گوئی......از اکمال

۸۱۱۹ اللہ تعالیٰ بکواسی اور بدزبان کو پسند نہیں فرماتے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ فحش گوئی، بدزبانی، پڑوس کی برائی اور قطع رحمی ظاہر نہ ہو جائے یہاں تک کہ امانتدار کو خیانت اور خائن کو امانت سونپی جائے گی۔حاکم عن ابن عمرو

۸۱۲۰ اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدزبان سے نفرت کرتے ہیں۔

مسند احمد، ابویعلی والرویانی، ابن حبان والباوردی، سعید بن منصور عن اسامة بن زید، خطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۱۲۱ اللہ تعالیٰ فحش گو، بدزبان کو ناپسند کرتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن اسامة، طبرانی فی الکبیر والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۸۱۲۲ جس کی فحش گوئی کے ڈر سے لوگ اسے چھوڑ دیں وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برے مرتبہ میں ہوگا۔ابوداؤد عن عائشة

۸۱۲۳ وہ شخص قیامت کے روز انتہائی برا ہوگا، جس کی مجلس سے اس کی فحش گوئی کی وجہ سے بچا جائے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن عائشة، وهو حسن

۸۱۲۴ ......آدمی کے (گنہگار ہونے کے) لیے اتنا کافی ہے کہ وہ فحش گو، بدزبان اور بخیل ہو۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عقبة بن عامر

۸۱۲۵ فحش گوئی اگر کوئی انسان ہوتی تو بہت برا انسان ہوتی۔ابو نعیم عن عائشة

۸۱۲۶ ......سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی گالی کے ذریعہ اپنے بھائی پر فضیلت حاصل کرے، سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے، لوگوں نے عرض کیا: کوئی اپنے والدین کو گالی کیسے دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ لوگوں کو گالی دے اور لوگ ان دونوں (والدین) کو گالیاں دیں۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب

۸۱۲۷ اے عائشہ! (کبھی) فحش گو نہ بننا۔مسلم عن عائشة، مر برقم، ۸۰۸۱

۸۱۲۸ سب سے بڑا سود عزتوں کی پامالی ہے، اور سب سے سخت گالی دوسرے کی ہجو اور برائی بیان کرنا ہے اور برائی کی بات نقل کرنے والا، گالی دینے والوں میں سے ایک ہے۔عبدالرزاق بیهقی عن محمد بن عبدالله بن عمرو بن عثمان، مرسلاً

۸۱۲۹ سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کو گالی دینے میں (زبان) درازی کرے، اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے، لوگوں نے عرض کیا: آدمی اپنے والدین کو گالی کیسے دے سکتا ہے؟ آدمی کسی کے والدین کو گالی دے اور وہ جواب میں اس کے والدین کو برا بھلا کہے۔طبرانی فی الکبیر عن قیس بن سعد

۸۱۳۰ سب سے بڑا سود یہ ہے کہ انسان اپنے بھائی پر گالی کے ذریعہ بڑائی حاصل کرے۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی نجیح عن ابیه

۸۱۳۱ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے انبیاء علیہم السلام کو پھر میرے صحابہ کو اور (عام) مسلمانوں کو گالی دی ہوگی۔
الحلیة عن ابن عباس

جس گالی کی اجازت ہے......از اکمال

۸۱۳۲ اے ھبار! جو تمہیں گالی دے تم بھی اسے برا بھلا کہہ لو۔
ابن عساکر عن مجاهد، مرسلاً، الواقدی و ابن عساکر عن سعید بن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه عن جده

۸۱۳۳ تم میں سے اگر لازماً کوئی اپنے ساتھی کو گالی دے تو اس پر الزام نہ لگائے نہ اس کے والدین کو گالی دے اور نہ اس کی قوم کو برا بھلا کہے لیکن اگر اسے علم ہو تو وہ یوں کہہ دے تو تو بڑا بخیل ہے یا یہ کہے: تو تو بڑا بزدل ہے یوں کہے: تو تو بڑا جھوٹا ہے یا کہے: تو بڑا عاجز ہے۔
طبرانی فی الکبیر عن جیب بن سلیمان بن سمرة عن ابیه عن جده

تشریح:.... کیونکہ انسان اپنے بارے عیب برداشت کرلیتا ہے لیکن والدین یا قوم کے بارے میں برائی کا تحمل نہیں ہوتا، اسی واسطے آگے جتنے نازیبا الفاظ ذکر کیے گئے ہیں سب میں فرد واحد کی توہین ہے۔

۸۱۳۴ تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو گالی دے تو وہ اس کے خاندان، والد اور ماں کو برا بھلا نہ کہے اگر وہ اس کے بارے میں (کوئی عیب) جانتا ہے تو یہ کہہ دے تو بخیل ہے، تو بزدل ہے تو جھوٹا ہے اگر اسے اس کا علم ہو۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیله عن الحسن، مرسلاً

زمانے کو گالی

۸۱۳۵ تم میں سے کوئی زمانہ کو گالی نہ دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں اور ہرگز تم میں سے کوئی انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم ایک مسلمان آدمی ہے۔ مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۱۳۶ تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: زمانے کی ہلاکت ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں۔ مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۱۳۷ زمانہ کو گالی نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں۔ مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۱۳۸ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ انسان مجھے غصہ دلاتا ہے وہ اس طرح کہ زمانہ کو گالیاں دیتا ہے جبکہ میں زمانہ (کو چلانے والا) ہوں میرے ہاتھ میں سب اختیار ہے میں رات دن کو پلٹتا ہوں۔ مسند احمد، بیهقی، ابوداؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۱۳۹ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے انسان ناراض کرتا ہے، وہ کہتا ہے، زمانہ کا ستیاناس ہو جبکہ میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں، اس کے رات دن لاتا ہوں اور جب چاہوں گا ان دونوں کو سمیٹ لوں گا۔ مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۸۱۴۰ جس نے کہا: اللہ تعالیٰ دنیا کا ناس کرے تو دنیا کہتی ہے: اللہ تعالیٰ اس کا ناس کرے جو ہم میں سے رب کا زیادہ نافرمان ہے۔
الدیلمی عن المطلب بن حنطب

۸۱۴۱ زمانہ کو گالی نہ دو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں زمانہ (کو چلانے والا) ہوں، میرے لیے ہی رات ہے میں ہی اسے نیا اور پرانا کرتا ہوں، بادشاہوں کو ختم کرتا ہوں، اور (ان کی جگہ نئے) بادشاہوں کو لاتا ہوں۔ ابن عساکر فی معجمه و ابن النجار عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۱۴۲ زمانہ کو گالی نہ دو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں دنوں اور راتوں کو نیا کرتا ہوں اور بادشاہوں کے بعد

بادشاہوں کولا تا ہوں۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۴۳۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا (لیکن) اس نے مجھے قرض نہیں دیا، میرے بندے نے انجانے میں مجھے برا بھلا کہا، وہ کہتا ہے: ہائے زمانہ، ہائے زمانہ، جبکہ میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں۔ابن جریر، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

مردوں کو گالی دینے کی ممانعت......از اکمال

۸۱۴۴۔۔۔ مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اپنے اعمال (کے بدلہ) کو پہنچ چکے۔ابن النجار عن عائشۃ

۸۱۴۵۔۔۔ اپنے مردوں کو گالی نہ دیا کرو، کیونکہ انہیں گالی دینا حلال نہیں۔طبرانی عن ابن عمر

۸۱۴۶۔۔۔ ان لوگوں کا کیا ہے جو گالیوں سے مردوں (کی ارواح) کو تکلیف دیتے ہیں؟ خبردار! مردوں کو گالی دے کر زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

ابن سعد عن ھشام بن یحییٰ المخزومی عن شیخ لہ

۸۱۴۷۔۔۔ مردوں کو گالی نہ دو، ورنہ تم زندوں کو تکلیف دوگے خبردار! بدزبانی (قابل) ملامت ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ام سلمۃ

نبی ﷺ کا لوگوں کو ڈانٹنا ان کے لیے باعث رحمت وقدرت ہے

۸۱۴۸۔۔۔ (عائشہ!) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب کے ساتھ کیا شرط رکھی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ! میں بھی بشر ہوں تو جس کسی مسلمان کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں (گناہوں سے) پاکی اور (نامۂ اعمال میں) اجر بنادے۔

مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۸۱۴۹۔۔۔ اے ام سلیم! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب کے ساتھ شرط رکھی ہے؟ میں نے کہا: میں تو بشر ہوں، جیسے بشر راضی ہوتا ہے میں (بھی ایسے ہی) راضی ہوتا ہوں، اور جیسے بشر غضبناک ہوتے ہیں میں (بھی) ناراض ہوتا ہوں تو اپنی امت میں سے میں نے جس کے حق میں کوئی ایسی بددعا کی ہو جس کا وہ اہل وحقدار نہ ہو تو آپ اس کے لیے طہارت وپاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادیں، جس کے ذریعہ وہ قیامت میں قرب حاصل کرے۔مسند احمد مسلم عن انس

۸۱۵۰۔۔۔ اے اللہ! میں نے آپ سے ایک عہد لیا ہے جس کی آپ ہرگز مخالفت نہیں فرمائیں گے، میں تو بشر ہوں، جس مؤمن کو میں نے اذیت پہنچائی ہو یا کوڑا مارا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں، دعا، پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادے جو اسے قیامت کے روز آپ کے نزدیک کردے۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۵۱۔۔۔ اپنی امت میں سے میں نے کسی کو غصہ میں گالی دی ہو یا اس پر معمولی لعنت کی ہو، تو میں بھی آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہوں، میں ایسے ہی غصہ ہوتا ہوں جیسے وہ غصہ ہوتے ہیں اور مجھے تو اللہ تعالیٰ نے رحمت بنا کر بھیجا ہے تو اس (لعنت وگالی) کو اس کے لیے قیامت کے روز دعا کا ذریعہ بنادے۔مسند احمد، ابوداؤد عن سلمان

۸۱۵۲۔۔۔ میں تو بشر ہوں، اور میں نے اپنے رب سے شرط لگا رکھی ہے کہ میں نے جس مؤمن بندے کو گالی دی ہو، یا برا بھلا کہا ہو تو یہ اس کے لیے پاکی اور اجر کا ذریعہ بنادے۔مسند احمد، مسلم عن جابر

الاکمال

۸۱۵۳۔۔۔ بہت سے لوگ (میری خاص عادات میں) میری پیروی کرنا چاہتے ہیں جبکہ (ان معاملات میں) مجھے ان کی پیروی پسند نہیں، اے اللہ! میں نے جس کو مارا ہو یا گالی دی ہو تو اسے اس کے حق میں (گناہوں کا) کفارہ اور اجر بنادے۔ابن سعد عن ابی السوار العدوی عن خالہ

۸۱۵۴ اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میرا اور میرے رب کا آپس میں جو خصوصی تعلق ہے اس میں میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں ایک بندہ ہوں جسے غصہ بھی آتا ہے، تو غصہ میں آکر میں نے اگر کسی مسلمان کے لیے بددعا کی ہو چاہے وہ شخص میری امت میں سے ہو، یا میرے اہل بیت میں سے یا میری ازواج میں سے تو اسے اس کے لیے برکت مغفرت، رحمت اور پاکیزگی کا باعث بنادے۔

الشيرازي في الالقاب عن عائشة رضي الله عنها

۸۱۵۵ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اپنی امت میں سے میں نے جس کے لیے بددعا کی ہو تو اسے اس کے لیے مغفرت بنادے۔

مسند احمد عن انس

۸۱۵۶ میں (جب تمہارے پاس ہوتا ہوں تو) تم سے ناراض ہو جاتا ہوں تمہیں ڈانٹتا ہوں، پھر جب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں تو میں کہتا ہوں: اے اللہ! میں جوان پر غضبناک ہوا یا ان کو گالی دی تو اسے ان کے حق میں برکت مغفرت، رحمت اور دعا بنادے، کیونکہ یہ میرے اہل وعیال ہیں اور میں ان کی خیر خواہی کرنے والا ہوں۔ طبراني عن سمرة

آپ کا ڈانٹنا بھی رحمت ہے

۸۱۵۷ اے پروردگار! میں آپ سے عہد کرتا ہوں جس کی آپ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائیں گے، کیونکہ میں تو بشر ہوں، تو جس مؤمن کو میں نے تکلیف پہنچائی ہو، یا اسے گالی دی ہو یا اسے درہ مارا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی، قربت اور دعا کا ذریعہ بنادے قیامت کے روز اس کے ذریعہ آپ اسے اپنے قریب کرلیں۔ مسند احمد، بخاري، مسلم عن ابي هريرة رضي الله ع

۸۱۵۸ اے اللہ! میں تو بشر ہوں، تو جس مؤمن کے لیے میں نے بددعا کی ہو یا برا بھلا کہا یا اسے درہ مارا ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت بنادے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ابي شيبه، عن ابي هريرة

۸۱۵۹ اے اللہ! میں بشر ہوں، تو جس مؤمن کے لیے میں نے بددعا کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت کا باعث بنادے۔

مسند احمد، عن ابي الطفيل وامرأته سودة

۸۱۶۰ اے اللہ! میں بشر ہوں، مجھے بھی ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے بشر کو آتا ہے اور میں بھی ایسے ہی راضی ہوتا ہوں جیسے بشر راضی ہوتے ہیں، تو اپنی امت میں سے میں نے جس کسی پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت بنادے۔ طبراني في الكبير عن ابي الطفيل

۸۱۶۱ اے اللہ! محمد (ﷺ) بشر (ہیں) ہے اسے ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے بشر کو آتا ہے، میں آپ سے عہد لے چکا ہوں، جس کی آپ ہرگز مخالفت نہیں کریں گے، تو جس مؤمن کو میں نے اذیت پہنچائی ہو یا گالی دی ہو یا درہ مارا ہو تو اسے اس کے لیے (گناہوں کا) کفارہ اور قربت کا ذریعہ بنادیں جس کی بدولت قیامت کے روز آپ اسے اپنے قریب کریں۔ مسلم عن ابي هريرة

۸۱۶۲ اے اللہ! میں نے آپ سے ایک عہد کیا ہے جسے آپ قیامت کے دن مجھ سے پورا فرمائیں گے، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے، میں نے جس مسلمان کو اذیت پہنچائی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو یا مارا پیٹا ہو یا اسے گالی دی ہو تو یہ اس کے حق میں دعا، پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادے، جس کی بدولت آپ اسے اپنے قریب کرلیں کیونکہ میں تو بشر ہوں۔

مصنف ابن ابي شيبه، مسند احمد وعبدالرحمن بن حميد وابن منيع ابويعلي، سعيد بن منصور عن ابي سعيد

۸۱۶۳ اے اللہ! میں تو بشر ہوں تو جس مسلمان کو میں نے برا بھلا کہا یا لعن طعن کیا ہو یا کوڑا مارا ہو تو اس کے حق میں اسے پاکیزگی اور اجر کا ذریعہ بنادے۔ مصنف ابن ابي شيبه، مسند احمد، مسلم عن جابر، مر برقم، ۸۱۵۸

۸۱۶۴ اے اللہ! میں نے دور جاہلیت میں جس پر لعنت کی ہو اور پھر وہ مسلمان ہو گیا تو یہ اس کے حق میں اپنے ہاں قربت کا ذریعہ بنادے۔

طبراني في الكبير عن معاوية

تشریح:......یعنی وہ شخص پہلے مسلمان نہیں تھا کافروں میں شامل تھا تو اس وقت میں نے اس کے خلاف بددعا یا لعنت کی ہو تو یہ بھی اس کے لیے قربت کا ذریعہ بنادے۔ کیا شان ہے! اتنا شفیق اور مہربان نبی پھر بھی کوئی دور رہے تو اس کی کم بختی ہے!

۸۱۶۵ اے اللہ! کچھ لوگ (میری خاص باتوں میں) میری اتباع کرتے ہیں جبکہ مجھے ان کی اتباع اچھی نہیں لگتی، اے اللہ! میں نے جسے مارا ہو یا گالی دی ہو تو اسے اس کے حق میں کفارہ اور اجر کا باعث بنادے۔ مسند احمد عن خال ابی السوار العدوی

۸۱۶۶ ...میں نے اپنے رب سے یہ شرط رکھی ہے جس کی خلاف ورزی نہیں ہوگی میں نے عرض کیا: میں بشر ہوں، میں اسی طرح غصہ ہوتا ہوں جس طرح انسان غصہ ہوتے ہیں اور ایسے ہی غمگین ہوتا ہوں جیسے وہ ہوتے ہیں تو میں نے جس مسلمان کو مارا پیٹا ہو یا برا بھلا کہا ہو لعنت کی ہو یا کوئی اذیت پہنچائی ہو تو اسے اس کے حق میں مغفرت رحمت اور قربت کا ذریعہ بنادے، جس کی بدولت اسے آپ اپنے نزدیک کریں۔
مسند احمد، ابن عساکر عن عائشہ

۸۱۶۷ (اے اللہ!) میں بھی آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہوں، تو جس مسلمان کو میں نے ناحق گالی دی ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں دعا بنادے۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد عن سلمان

۸۱۶۸ عائشہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب سے کیا شرط رکھی ہے؟ میں نے عرض کیا اے میرے رب! میں انسان ہوں مجھے ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے اور لوگ غضبناک ہوتے ہیں تو جس مسلمان کو میں نے بددعا دی ہو تو اسے اس کے حق میں دعا بنادے۔
الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ

لعن طعن کرنے کی ممانعت

۸۱۶۹ لعنت جب، لعنت کرنے والے کے منہ سے نکلتی ہے تو دیکھتی ہے اگر تو اسے جس طرف وہ بھیجی گئی راستہ مل جائے تو چلی جاتی ہے ورنہ اسی کی طرف لوٹ آتی ہے جہاں سے نکلی تھی۔ بیھقی فی شعب الایمان عن عبداللہ

۸۱۷۰ بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے چنانچہ آسمانی دروازے اس کے سامنے بند کردیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف لوٹتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اس کے سامنے بند کردیئے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں مڑنا شروع کردیتی ہے (وہاں بھی) جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو جس پر لعنت کی ہوتی ہے اس کی طرف لوٹ آتی ہے، پھر اگر وہ لعنت کا اہل ہو تو ٹھیک ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۸۱۷۱ ...اس سے اتر پڑو، ہمارے ساتھ کوئی ملعون چیز نہ رکھو (لوگو!) اپنے لیے، اپنی اولاد اور اپنے مال کے لیے بددعا نہ کیا کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی ایسی گھڑی میں اتفاق نہ کرو کہ جس میں اس سے سوال کیا جائے اور وہ تمہارے خلاف دعا قبول کرلے۔ مسلم عن جابر

تشریح: حضور ﷺ نے جب سنا کہ کوئی شخص اپنے اونٹ پر لعنت بھیج رہا ہے تو فرمایا اسے اب چھوڑ دو، ہمارے قافلہ میں ملعون چیز نہیں ہونی چاہیے۔

۸۱۷۲ یہ اپنے اونٹ پر لعنت بھیجنے والا کون ہے؟ اس سے اترو اور ہمارے ساتھ کوئی ملعون چیز نہ رہنے دو، (لوگو!) اپنے آپ پر، اپنی اولاد اور اپنے مال پر لعنت نہ بھیجا کرو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی گھڑی میں اتفاق نہ کرو کہ جس میں اس سے کسی عطیہ کا سوال کیا جائے اور وہ تمہاری دعا قبول کرلیں۔ مسلم، ابو داؤد عن جابر

جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت

۸۱۷۳ اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ وہ سواری نہیں رہ سکتی جس پر لعنت کی گئی ہو۔ مسلم عن ابی برزۃ

۸۱۷۴ ... اللہ تعالیٰ کی لعنت اس کے غضب اور (جہنم کی) آگ کی لعنت نہ کیا کرو۔ابو داؤد، ترمذی، حاکم عن سمرة

۸۱۷۵ ... مجھے لعنتیں کرنے والا، بنا کر نہیں بھیجا گیا۔طبرانی فی الکبیر عن کرز بن اسامة

۸۱۷۶ ... مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا (بلکہ) مجھے (تو) رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔بخاری فی الادب، مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۸۱۷۷ میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ ہر وقت لعنت نہ کرنا۔مسند احمد، بخاری فی التاریخ، طبرانی فی الکبیر جرموز بن اوس

۸۱۷۸ مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ترمذی عن ابن عمر

۸۱۷۹ ... لعنت کرنے والے قیامت کے روز نہ تو (کسی کی) سفارش کرنے والے ہوں گے اور نہ (کسی کے حق میں) گواہ ہوں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۸۱۸۰ صدیق (اکبر) کے لیے مناسب نہیں کہ وہ زیادہ لعنت کرے۔مسند احمد مسلم عن ابی ھریرة

الاکمال

۸۱۸۱ میں تمہیں لعنت کرنے سے روکتا ہوں۔ابن سعد عن جرموز الجھنی

۸۱۸۲ مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عبداللہ بن عامر وابن مسعود

۸۱۸۳ مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے، جس نے کسی مؤمن مرد یا عورت پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ثابت بن الضحاک الانصاری

۸۱۸۴ مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے، جس نے کسی مؤمن کو کافر کیا تو وہ ان میں سے ایک کا مستحق ہوا۔طبرانی فی الکبیر عنه

تشریح: ... یعنی لعنت یا کفر اس واسطے ہوش سے بولنا چاہیے۔

۸۱۸۵ مؤمن کو زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہونا چاہیے۔حاکم، بیھقی عن ابن عمر

۸۱۸۶ فیصلہ کرنے والا (حاکم) لعنت کرنے والا نہیں ہوتا، اور نہ لعنت کرنے والے کو شفاعت کی اجازت ہوگی۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۸۱۸۷ اللہ تعالیٰ کی لعنت اللہ کے غضب اور آگ کی لعنت نہ کیا کرو۔ابو داؤد الطیالسی، ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن سمرة

۸۱۸۸ یہ دو باتیں جمع نہیں ہو سکتیں کہ لعنت کرنے والے صدیق ہوں۔حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۸۱۸۹ اے ابوبکر! لعنت کرنے والے اور صدیق! رب کی کعبہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا۔الحکیم، بیھقی عن عائشه

۸۱۹۰ جولاہوں پر لعنت نہ کیا کرو، کیونکہ سب سے پہلے جس نے کپڑا بنا وہ تمہارے والد آدم علیہ السلام ہیں۔الرافعی عن انس

۸۱۹۱ جس نے اپنے والدین پر لعنت کی وہ ملعون ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۸۱۹۲ اگر تم سے ہو سکے کہ کسی چیز پر لعنت نہ کرو تو ایسا ہی کرو، کیونکہ لعنت جب لعنت کرنے والے (کے منہ) سے نکلتی ہے اور ملعون اس کا مستحق ہو تو اسے پہنچ جاتی ہے اور اگر ملعون اس کا اہل نہ (بلکہ) لعنت کرنے والا اہل ہو اس پر آپڑتی ہے اور اگر وہ بھی اہل نہ ہو تو کسی یہودی، نصرانی یا مجوسی پر آپڑتی ہے اگر تم سے ہو سکے کہ کبھی بھی کسی چیز پر لعنت نہ کرو تو ایسا کرنا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۸۱۹۳ بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے تو آسمانی دروازے اس کے سامنے بند کر دیئے جاتے ہیں تو وہ زمین کی طرف اتر آتی ہے تو زمینی دروازے بھی اس کے سامنے بند کر دیئے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں مڑتی ہے جب اسے راستہ نہ ملے تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی اگر وہ (واقعی ملعون) ہو تو اس پر جا پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر بیھقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۸۱۹۴ لعنت جب کسی شخص کی طرف بھیجی جاتی ہے اگر اسے اس کی طرف کوئی راستہ ملے یا وہ اس میں کوئی راستہ پالے تو درست ورنہ وہ کہتی ہے: اے میرے رب! مجھے فلاں شخص کی طرف بھیجا گیا اور میں نے اس کے پاس کوئی راستہ نہیں پایا، اور نہ اس میں کوئی راہ پائی، تو اس سے کہا جاتا ہے: تو جہاں سے آئی ہے وہاں لوٹ جا۔ مسند احمد عن ابن مسعود

۸۱۹۵ اس (اونٹنی) کو ہم سے دور کردو کیونکہ تمہاری (لعنت) قبول کرلی گئی۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

تشریح: ... فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جارہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تو آپ نے فرمایا۔

۸۱۹۶ اس سے اپنا سامان اتارلو اور اسے چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہوچکی ہے۔ ابن حبان عن عمران بن حصین

تشریح: ... ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۸۱۹۷ جس اونٹنی پر لعنت کی گئی ہے وہ ہمارے ساتھ نہ رہے۔ مسند احمد، ابن حبان، عن ابی برزة

۸۱۹۸ میرے ساتھ کوئی ملعون چیز نہیں رہ سکتی۔ مسند احمد عن عائشه

حرف القاف...... گمان سے بات کرنا

۸۱۹۹ آدمی کی بری سواری لوگوں کا گمان ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن حذیفة

تشریح: ... یعنی لوگوں کا گمان ہے یہ بات ایسی ہے۔

حرف الکاف...... جھوٹ کی ممانعت

۸۲۰۰ ہر قسم کا جھوٹ گناہ ہے (بجز اس کے) جس سے کسی مسلمان کو نفع پہنچایا جائے یا اس کے ذریعہ دین کا دفاع کیا جائے۔ الرویانی عن ثوبان

۸۲۰۱ جھوٹ چہرے کو سیاہ کردیتا ہے اور چغل خوری عذاب قبر (کا باعث) ہے۔ بیهقی فی شعب الایمان

۸۲۰۲ انسان جب کوئی معمولی جھوٹ بولتا ہے تو (رحمت کا) فرشتہ اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور ہوجاتا ہے۔

ترمذی، حلیة الاولیاء عن ابن عمر

۸۲۰۳ سب سے زیادہ خطا کار جھوٹی زبان ہے۔ ابن لال عن ابن مسعود، ابن عدی فی الکامل عن ابن عباس

۸۲۰۴ رنگریز اور سنار سب سے زیادہ جھوٹے ہوتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ابی هریرة

۸۲۰۵ میں تمہیں جھوٹی بات سے روکتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن معاویة

۸۲۰۶ جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ایمان سے دور ہے۔ مسند احمد، ابوالشیخ فی التوبیخ وابن لال فی مکارم الاخلاق عن ابی بکر

۸۲۰۷ انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی بات کو بیان کردے۔ مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۸۲۰۸ مرد کے لیے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کردے۔ مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۸۲۰۹ انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات آگے کو بیان کردے اور انسان کے بخیل ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ کہے کہ میں اپنا حق ذرا بھی نہیں چھوڑوں گا اسے وصول کرکے رہوں گا۔ حاکم عن ابی امامة

۸۲۱۰ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کہو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس بات میں جھوٹ بول رہے ہو۔

بخاری فی الادب، ابوداؤد، عن سفیان بن اسید، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن النواس

۸۲۱۱ ... مؤمن میں ہر عادت پیدا کی جاتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔ ابویعلی عن سعد

۸۲۱۲ جھوٹ نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی امامة

۸۲۱۳ ..جھوٹ (جیسا کہا ہو) جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے، یہاں تک کہ معمولی جھوٹ بھی لکھا جاتا ہے۔

مسند احمد، طبراني في الكبير عن اسماء بنت عميس

۸۲۱۴... جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضي الله عنه

مذاق میں جھوٹ بولنا بھی گناہ ہے

۸۲۱۵ .. اس شخص کے لیے خرابی ہی خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں بیان کرے۔

مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد، حاكم عن معاوية بن حيدة

الاکمال

۸۲۱۶... بندہ معمولی سا جھوٹ بولتا ہے تو (رحمت کا) فرشتہ اس جھوٹ کی بدبو سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

الخرائطي في مساوى الاخلاق عن ابن عمر رضي الله عنه

۸۲۱۷ ... (جھوٹے شخص یا) جھوٹ کی سنجیدگی اور مذاق اچھی نہیں، اور نہ ایسا ہوتا ہے کہ (جھوٹا) آدمی اپنے بیٹے سے وعدہ کرتا ہے اور پھر اسے پورا نہیں کرتا، اور سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے اور جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے، سچے شخص کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے سچ کہا اور نیکی کی ہے اور جھوٹے آدمی کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا، اور آدمی سچ بولتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (انتہائی سچ بولنے والا) لکھا جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پرلے درجہ کا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ حاکم، بیهقي عن ابن مسعود

۸۲۱۸ خبردار! جھوٹ چہرہ سیاہ کر دیتا ہے اور چغل خوری عذاب قبر (کا باعث) ہے۔ ابويعلي، طبراني في الكبير عن ابي برزة

۸۲۱۹ جھوٹ سے بچا کرو، کیونکہ جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا (رہتا) ہے اور جھوٹ کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے اور تم لوگ سچ کی عادت اپناؤ! کیونکہ سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے۔
اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی سچ بولتا (رہتا) ہے اور سچ کے مواقع تلاش کرتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ ابو داؤد عن ابن مسعود

۸۲۲۰... جھوٹ رزق (کے اسباب) کو کم کر دیتا ہے۔ الخرائطي في مساوى الاخلاق عن ابي هريرة رضي الله عنه

۸۲۲۱ ... جھوٹ اور بھوک کو (کبھی) جمع نہ کرنا۔ مسند احمد، ابن ماجه، طبراني في الكبير، بيهقي عن اسماء بنت يزيد
فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس کھانا آیا تو آپ نے ہم سے کہا تو ہم نے عرض کیا ہمیں اشتہا نہیں تو آپ نے فرمایا، معلوم ہوا تعلیم نبوی یہی ہے کہ بھوک لگی ہو تو صاف بتادیں کہ بھوک ہے۔

۸۲۲۲ جھوٹ ایمان کے برخلاف ہے۔ ابن عدي في الكامل، بيهقي عن ابي بكر، قال البيهقي اسناده ضعيف والصحيح موقوف

۸۲۲۳ اس کے خائن ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات کرو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو جبکہ تم اس میں جھوٹے ہو۔

طبراني في الكبير، سعيد بن منصور عن سفيان بن اسيد الحضرمي

۸۲۲۴ آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔

ابو داؤد حاکم، عن ابی هريرة رضي الله عنه، العسكري في الامثال عن ابن عمر

۸۲۲۵ کیا عجیب بات ہے کہ تم لوگ جھوٹ میں ایسے پڑ رہے ہو جیسے پروانے آگ میں پڑتے ہیں؟ ابن لال عن اسماء بنت یزید

۸۲۲۶ جھوٹا شخص ملعون ہے ملعون۔ الدیلمي عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۸۲۲۷ عائشہ! احتیاط سے کام لو! کیا تمہیں معلوم نہیں یہ انگلیوں کے پوروں کا جھوٹ ہے۔(ابونعیم عن عائشہ) فرماتی ہیں نبی علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو میں اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے سر سے جوئیں تلاش کر رہی تھی اور میں ایسے ہی انگلیاں پھیر رہی تھی تو آپ نے یہ فرمایا۔

جھوٹ کی تلقین کرنا بھی گناہ ہے

۸۲۲۸ لوگوں کو تلقین نہ کرو ورنہ وہ جھوٹ بولنے لگ جائیں گے، کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کو اس کا علم نہ تھا کہ بھیڑیا انسان کو کھا جاتا ہے (لیکن) جب انہوں نے انہیں تلقین کی کہ مجھے خوف ہے کہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا تو انہوں نے کہا یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔

الديلمي عن ابن عمر

تشریح: اس ضمن میں وہ فرضی مسائل جن کا کسی نے سوچا بھی نہیں انہیں بطور اعتراض لوگوں سے بیان کرنا شامل ہیں۔

۸۲۲۹ آدمی اس وقت تک پورا ایماندار نہیں بنتا یہاں تک کہ ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دے، اور اگرچہ سچا ہو پھر بھی جھگڑے کو ترک کر دے۔

مسند احمد طبراني في الاوسط عن ابي هريرة رضي الله عنه

۸۲۳۰ اے لوگو! جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ایمان کے برخلاف ہے۔ مسند احمد عن ابي بكر

۸۲۳۱ جھوٹا شخص اپنے تئیں ذلیل ہونے کی وجہ سے ہی جھوٹ بولتا ہے۔ الديلمي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۸۲۳۲ جس نے کسی باطل چیز سے (اپنے آپ کو) سجایا تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ العسكري في الامثال عن جابر

نبی کریم ﷺ کے نام جھوٹ

تنبیہ: محدثین کے ہاں مسلمہ اصول ہے کہ جس شخص نے ایک بار بھی حدیث نبوی میں جھوٹ بولا تو ساری زندگی اس کی کوئی روایت قبول نہیں کی جائے گی چاہے وہ بعد میں کتنا ہی سچا بن جائے، آپ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میرے متعلق جھوٹ بولے تو وہ جہنمی ہے معلوم ہوا ایسے شخص کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوگا، لوگ بلا تحقیق کہتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا، حدیث میں ہے جبکہ وہ فرمان رسول نہیں ہوتا اس واسطے بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

۸۲۳۳ میرے متعلق جھوٹ کسی عالم آدمی پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں سو جس نے میرے متعلق جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ بیهقي عن المغيرة، ابو يعلى عن سعيد ابن زيد

۸۲۳۴ جس نے میرے ذمہ کوئی ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے۔

مسند احمد، ابن ماجه عن ابي هريرة رضي الله ع

۸۲۳۵ میرے متعلق جھوٹ مت بولنا کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ مسند احمد، بيهقي، ترمذى عن علي

۸۲۳۶ میرے متعلق جھوٹ نہ بولنا اس لیے مجھ پر جھوٹ جہنم میں لے جائے گا۔ ابن ماجه عن علي

۸۲۳۷ جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے اس کے لیے جہنم میں ایک گھر بن رہا ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۸۲۳۸ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

مسند احمد، بيهقي في شعب الايمان، ترمذي، نسائي، ابن ماجه، عن انس، مسند احمد، بخاري، ابو داؤد، ترمذي، ابن ماجه ع

الزبیر، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ترمذی عن علی، مسند احمد، ابن ماجہ عن جابر وعن ابی سعید، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود، ابوداؤد، مسند احمد، حاکم عن خالد بن عرفطۃ وعن زید بن ارقم، مسند احمد عن سلمہ بن الاکوع وعن عقبۃ بن عامر وعن معاویۃ بن ابی سفیان، طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید وعن سلمان بن خالد الخزاعی وعن صھیب وعن طارق بن اشیم وعن طلحہ بن عبید وعن ابن عباس وعن ابن عمروعن ابن عمرو عتبۃ بن غزوان وعن العرس بن عمیرۃ وعن عمار بن یاسر وعن عمران بن حصین وعن عمرو بن حارث وعن عمرو بن عتبۃ وعن عمروبن مرۃ الجھنی وعن المغیرۃ بن شعبۃ وعن یعلی بن مرۃ وعن ابی عبیدۃ ابن الجراح وعن ابی موسیٰ الاشعری، طبرانی فی الاوسط عن البراء وعن معاذ بن جبل وعن نبیط بن شریط وعن ابی میمون، دارقطنی فی الافراد عن ابی رمثہ وعن ابن الزبیر وعن ابی رافع وعن ام أیمن، خطیب عن سلمان الفارسی وعن ابی امامۃ، ابن عساکر عن رافع بن خدیج وعن یزید بن اس وعن عائشۃ، ابن صاعد فی طرقہ عن ابی بکر الصدیق وعن عمر بن الخطاب وعن سعد بن ابی وقاص وعن حذیفۃ بن اسید وعن حذیفہ بن الیمان وعن ابن مسعود، ابن الفرات فی جزئہ عن عثمان بن عفان، البزار عن سعید بن زید، ابن عدی فی الکامل عن اسامۃ بن زید وعن برید وعن سفینۃ وعن ابی قتادۃ، ابونعیم فی المعرفۃ عن جذع بن عمرو وعن سعد بن المدحاس وعن عبداللہ بن زغب، ابن قانع عبداللّٰہ بن ابی اوفیٰ، حاکم فی المدخل عن عفان بن حبیب، عقیلی فی الضعفاء عن غزوان وعن ابی کبشۃ، ابن الجوزی فی مقدمۃ الموضوعات عن ابی ذر وعن ابی موسیٰ الغافقی

۸۲۳۹ جس نے میرے بارے جھوٹ بولا وہ جہنمی ہے۔ مسند احمد عن عمر

جھوٹ پر چشم پوشی سے روکنا

۸۲۴۰ ہرگز جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرنا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن اسماء بنت یزید

۸۲۴۱ تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے پورا رمضان روزے اور قیام میں گزارا۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن ابی بکرۃ

تشریح:... کیونکہ انسان سے لغزش کا صدور لازمی امر ہے اور کمی کی صورت میں جھوٹ بن جائے گا۔

۸۲۴۲ تم اگر اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ

الاکمال

۸۲۴۳ تم اگر اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔ (مسند احمد، ابوداؤد، طبرانی فی الکبیر، بیھقی، سعید بن منصور عن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ) فرماتے ہیں: ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا: آؤ تمہیں کوئی چیز دوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا دینے کا ارادہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: میں اسے کھجور دیتی فرماتے ہیں آپ نے پھر یہ ارشاد فرمایا۔

خرافہ کی بات

۸۲۴۴... تمہیں معلوم ہے خرافہ کون تھا؟ خرافہ بنی عذرا کا ایک شخص تھا جسے جاہلیت میں جن اٹھا کر لے گئے تھے چنانچہ یہ کافی عرصہ ان میں رہا، پھر جنوں نے اسے انسانوں کی طرف واپس کر دیا، اس کے بعد وہ جنوں کی وہ عجیب باتیں جو اس نے ان میں دیکھی تھیں، لوگوں سے بیان کرتا، اس کے بعد سے لوگ کہنے لگے: خرافہ کی بات یہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی فی الشمائل عن عائشۃ

۸۲۴۵ اللہ تعالیٰ خرافہ پر رحم کرے وہ نیک آدمی تھا۔ المفضل الضبی فی الامثال عن عائشۃ

وہ جھوٹ جس کی رخصت واجازت ہے

۸۲۴۶.... لوگوں میں صلح کراؤ چاہے جھوٹ کے ذریعہ ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی کامل

۸۲۴۷...... میں اسے جھوٹا شمار نہیں کرتا، جو لوگوں میں اصلاح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولتا ہے اور وہ مرد جو اپنی بیوی سے یا بیوی اپنے خاوند سے (جھوٹ) بولے۔ ابو داؤد عن ام کلثوم بنت عقبة

۸۲۴۸...... تین مقامات پر جھوٹ بولنا جائز ہے: مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے، لڑائی میں اور وہ جھوٹ جو لوگوں میں صلح کے لیے بولا جائے۔ ترمذی عن اسماء بنت یزید

۸۲۴۹.... بنائی بات میں جھوٹ کی گنجائش ہے۔ ابن عدی فی الکامل، بیهقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

تشریح:...... اسے توریہ کہتے ہیں مثلاً آپ علیہ السلام جب مدینہ سے نکلتے تو منافق پوچھتے لشکر کس جانب جائے گا، تو آپ مشرق کی طرف نکلنے کے بجائے مغرب کی طرف نکلتے اور یہی بتاتے کہ لشکر مغرب کی طرف جائے گا پھر آپ مغرب سے مشرق کی جانب مڑ جاتے۔

۸۲۵۰.... تین باتوں کے علاوہ ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے، وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولے، کیونکہ لڑائی تو دھوکہ ہے، مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور دو آدمیوں میں صلح کے لیے کوئی شخص جھوٹ بولے۔

طبرانی فی الکبیر وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة عن النواس

۸۲۵۱...... جو دو آدمیوں میں اصلاح کی غرض سے چغلی کھائے وہ جھوٹا نہیں۔ ابو داؤد عن ام کلثوم بنت عقبه

۸۲۵۲...... جو شخص لوگوں میں صلح کرائے اور اچھی بات کہے اور اچھی بات کی چغلی کھائے تو وہ جھوٹا نہیں ہے۔

مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، ترمذی عن ام کلثوم بنت عقبة، طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوس

الاکمال

۸۲۵۳...... توریہ میں اتنی گنجائش ہے جو عقلمند شخص کو جھوٹ سے بچالیتی ہے۔ الدیلمی عن علی

۸۲۵۴...... توریہ (پیچیدہ بات) میں جھوٹ (سے بچنے) کی گنجائش ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن عمران بن حصین

۸۲۵۵.... سوائے تین مواقع کے ہر قسم کا جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے ایک وہ شخص جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور دوسرا وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، تیسرا وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولے۔ جنگ میں جھوٹ بولنے کی اس لیے ضرورت ہے کہ جنگ تو دھوکا بازی ہے۔ ابن النجار عن النواس بن سمعان

۸۲۵۶.... ہر جھوٹ گناہ ہے صرف وہ جس سے کسی مسلمان کو نفع پہنچے یا (اس کے) دین کا دفاع کیا جائے۔

الرویانی عن ثوبان هکذا فی الفتح الکبیر

۸۲۵۷.... ہر قسم کا جھوٹ انسانوں کے ذمہ ہے جو جائز نہیں صرف تین باتوں میں، وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، دوسرا وہ شخص جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، تیسرا وہ شخص جو لڑائی کی دھوکا بازی میں جھوٹ بولے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن اسماء بنت یزید

۸۲۵۸...... ہر جھوٹ آدمی کے نامۂ اعمال میں لازماً لکھا جاتا ہے، ہاں وہ جھوٹ جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے بولے اور آدمی اپنی بیوی سے (جھوٹ موٹ) کا وعدہ کرے، اور وہ شخص جو لڑائی میں جھوٹ بولے لڑائی تو دھوکا ہے۔ ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۲۵۹.... جس نے دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے چغلی کھائی اس نے جھوٹ نہیں بولا۔ ابو داؤد عن حمید بن عبدالرحمن عن امامه

جھوٹ کی جائز صورتیں

۸۲۶۰ جھوٹ صرف تین مواقع میں جائز ہے، وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے چغلی کھائے، اور جنگ تو دھوکا بازی ہے۔ ابو عوانه عن ابی ایوب

۸۲۶۱... تین باتوں میں سے کسی ایک کے علاوہ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں وہ شخص جو اپنی بیوی کی عادات درست کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کی غرض بولے، اور وہ شخص جو لڑائی میں جھوٹ بولے، کیونکہ لڑائی تو دھوکہ ہے۔ ابن جریر عن ابی الطفیل

۸۲۶۲ جھوٹ تین باتوں میں سے ایک میں جائز ہے وہ شخص جو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور جنگ میں اور وہ شخص جو اپنی بیوی سے (جھوٹ) بولے۔ ابن جریر عن ام کلثوم بنت عقبة

۸۲۶۳... اے ابو کاہل! لوگوں میں صلح کراؤ چاہے ایسے ہو یعنی جھوٹ کے ذریعہ۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی کاهل

۸۲۶۴ کیا بات ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم جھوٹ میں ایسے پڑ رہے ہو جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں خبردار! ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے ہاں وہ جھوٹ جو آدمی جنگ میں بولے کیونکہ جنگ تو چالبازی ہے یا دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے یا اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے۔ ابن جریر والخرائطی فی مساوی الاخلاق، بیهقی فی شعب الایمان عن النواس

۸۲۶۵ لوگو! تمہیں کیا ہوا کہ جھوٹ میں ایسے پڑتے ہو جیسے پروانے آگ میں گھستے ہیں؟ سوائے تین جھوٹوں کے ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے، مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، وہ شخص جو جنگ کے دھوکہ میں جھوٹ بولے، وہ شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے۔ مسند احمد وابن جریر، طبرانی فی الکبیر، الحلیة بیهقی فی الشعب عن اسماء بنت یزید

وہ کفریہ باتیں جن سے آدمی کافر بن جاتا ہے

۸۲۶۶... آدمی جب اپنے بھائی کو کہے او بے کافر! تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۸۲۶۷... جو شخص کسی مسلمان کو (بلاوجہ) کافر کہے اگر وہ (واقعی) کافر ہو تو (پھر تو ٹھیک) ورنہ کہنے والا ہی کافر ہوا۔ ابو داؤد عن ابن عمر

۸۲۶۸ جس نے کہا کہ میں اسلام سے بری ہوں تو اگر وہ جھوٹا ہے تو پھر ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہے تو (فتنہ سے) صحیح سالم اسلام کی طرف نہیں لوٹے گا۔ ابن ماجه، حاکم عن بریدة

۸۲۶۹... آدمی جب اپنے بھائی کو کہتا ہے: او کافر! تو وہ ان میں سے کسی ایک بات کا مستحق ٹھہرا۔

بخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه، مسند احمد، بخاری عن ابن عمر

تشریح:... یا تو جیسا اس نے کہا ورنہ خود کافر ٹھہرا۔

۸۲۷۰... لا الٰہ الا اللّٰہ (کہنے) والوں سے اپنی زبانوں کو روکو کسی گناہ کی وجہ سے ان کی تکفیر نہ کرو، جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ (کہنے) والوں کی تکفیر کی تو وہ کفر کے زیادہ قریب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۸۲۷۱...... آدمی جب اپنے بھائی کی تکفیر کرتا ہے تو وہ دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مسلم عن ابن عمر

۸۲۷۲...... جو بھی اپنے بھائی سے کہے: او کافر! تو وہ دو میں سے ایک بات کا مستحق ہو گیا، یا تو جیسا اس نے کہا ورنہ وہ کفر اس کی طرف لوٹ آئے گا۔

مسلم، ترمذی عن ابن عمر

۸۲۷۳... جس نے بھی کسی کی تکفیر کی تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہوا۔ ابن حبان عن ابی سعید

۸۲۷۴ اللہ تعالیٰ نے اس جزیرۃ (العرب) والوں کو شرک سے پاک کردیا ہے اگر انہیں (علم) نجوم گمراہ نہ کردیں۔
ابن خزیمه، طبرانی فی الکبیر عن العباس

تشریح:... یعنی نجومیوں، عاملوں کے ذریعہ دوبارہ شرک میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔
۸۲۷۵ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے آج کی رات کیا کہا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ میرا انکار کرتے ہیں، ان میں سے جو یہ کہتا ہے: ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی تو یہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں (کی تاثیر) کا انکار کرنے والا ہے اور جو یہ کہتا ہے: کہ ہم پر اس طرح کی حرکت سے بارش ہوتی ہے تو یہ میرا انکار کرنے والا اور ستاروں (کی تاثیر) پر ایمان رکھنے والا ہے۔مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، نسائی عن زید بن خالد
تشریح:... سورج، چاند اور ستارے اللہ تعالیٰ کی توحید و وحدانیت کی نشانیاں ہیں نہ کہ کائنات میں تاثیر کرنے والے، علامات کو مؤثر سمجھنا عقلمندی نہیں بے وقوفی ہے ریل گاڑی آنے پر سرخ جھنڈی کا حرکت کرنا ریل کے آنے کی علامت ہے اب کوئی شخص کہے کہ میں سرخ جھنڈی ہلاتا ہوں تو ریل گاڑی کیوں نہیں آتی یہ اس کی بے وقوفی ہے۔ملفوظات تهانوی
۸۲۷۶ اگر اللہ تعالیٰ دس سال تک اپنے بندوں سے بارش روک لے پھر اسے برسائے، تو پھر بھی لوگوں کی ایک جماعت (اس عرصۂ دراز) کا انکار کردے گی اور کہنے لگے گی: ہمیں چھوٹے ستارے کی حرکت سے (بارش کا) پانی پلایا گیا۔مسند احمد، نسائی ابن حبان، عن ابی سعید
۸۲۷۷ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے (جب بھی) برکت (کی بارش) نازل کی تو لوگ اس کے منکر ہوگئے جبکہ اللہ تعالیٰ ہی بارش نازل کرتا ہے اور کہنے لگے: فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه
۸۲۷۸ جو بات تمہارے رب نے فرمائی تم نے اس پر غور کیا؟ فرمایا: میں نے جب بھی اپنے بندوں پر کوئی نعمت کی تو وہ اس کے منکر ہوگئے کہنے لگے: ستاروں (سے ایسا ہوا) ستاروں (کا) کیا (اختیار) ہے۔مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه،نسائی عن زید بن خالد الجهنی
۸۲۷۹ آدمی جب اپنے (مسلمان) بھائی کو کہے: او کافر! تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہوگیا، اگر وہ جسے کافر کہا گیا وہ واقعی کافر ہے ورنہ وہ (کفر) اس (کہنے والے) کی طرف لوٹ آئے گا۔ابو داؤد الطیالسی عن ابن عمر
۸۲۸۰ جس آدمی نے دوسرے آدمی کے خلاف کفر کی گواہی دی تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہوگیا، اگر وہ واقعی کافر ہے جیسا کہ اس نے کہا، اور اگر وہ کافر نہیں تو یہ (کہنے والا) اسے کافر کہنے کی وجہ سے کافر ہوگیا۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق و الدیلمی و ابن النجار عن ابی سعید
۸۲۸۱ دو مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ کا پردہ ہوتا ہے، ان میں سے جب کوئی ایک اپنے ساتھی کو بے ہودہ بات کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے (قائم کردہ) پردہ کو ہٹاتا ہے، اور جب کہتا ہے: اے کافر! تو ان دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہوگیا۔
الحکیم طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود
۸۲۸۲ جس نے اپنے بھائی کی تکفیر کی تو وہ دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہوگیا۔الخطیب عن ابن عمر
۸۲۸۳ اللہ تعالیٰ کسی قوم پر رات کے وقت (بارش کی) نعمت کرتا ہے تو صبح کے وقت وہ اس کے منکر ہوجاتے ہیں، کہتے ہیں، ہم پر فلاں فلاں (ستارے کی) حرکت سے بارش ہوئی۔ابن جریر، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه
۸۲۸۴ لوگوں میں کچھ شکر گزار ہیں اور کچھ کافر ہیں (شکر گزار) کہتے ہیں یہ (بارش) رحمت ہے اور بعض (کافر) کہتے ہیں (فلاں ستارے کی) حرکت درست ثابت ہوئی۔
(مسند احمد عن ابن عباس) فرماتے ہیں نبی ﷺ کے زمانہ میں بارش تو آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔
۸۲۸۵ اللہ تعالیٰ نے جب بھی آسمان سے برکت (کی بارش) نازل کی تو لوگوں کا ایک گروہ اس کا منکر ہوگیا (جبکہ) بارش اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے وہ کہتے ہیں (ہم پر) ستاروں کی حرکت سے ایسا ہوا۔مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه
۸۲۸۶ تمہیں معلوم ہے کہ آج کی رات تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رات کی بارش کے بعد صبح کے وقت میرے کچھ

بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور بہت سے منکر ہوجاتے ہیں تو جو ایسا کہے کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ہوئی تو یہ میرا انکار کرنے والے ہیں اور ستاروں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن زید بن خالد الجھنی

۸۲۸۷ لوگ خشک سالی میں مبتلا ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اپنی عطا میں سے ان پر رزق (پیدا کرنے کا سامان یعنی بارش؟) نازل کرتے ہیں تو صبح ہوتے ہی وہ شرک کرنے لگ جاتے ہیں کہتے ہیں: ہم پر فلاں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ہوئی۔مسند احمد عن معاویة

۸۲۸۸ لوگ قحط میں مبتلا ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اپنا رزق بھیجتا ہے تو وہ شرک کرنے لگ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں: ہم پر فلاں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ہوئی۔ابن جریر، طبرانی فی الکبیر عن معاویة اللیثی

۸۲۸۹ امت اس وقت تک اپنے دین کو مضبوط رکھے گی جب تک (علم) نجوم انہیں گمراہ نہ کردیں۔

الشیرازی فی الالقاب عن العباس بن عبدالمطلب

کفر پر مجبور کیا جانا......از اکمال

۸۲۹۰ نبی ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے وقت فرمایا:

کفار تمہیں گرفتار کرلیں گے اور پانی میں تمہیں ڈبوئیں گے (اور اگر) تم نے فلاں فلاں (کفریہ) بات کہہ دی، تو تجھے چھوڑ دیں گے۔اگر دوبارہ وہ ایسا کریں تو ایسا کہہ دو۔ابن سعد عن ابن عون، عن محمد

انسان اگر کافروں کے نرغہ میں آجائے اور جان جانے کا اندیشہ ہے تو یہ حالت اضطراری ہے اس وقت زبان سے کلمہ کفریہ کہنا جائز ہے دل میں ایمان پختہ ہوگا تا کہ کفار بھڑک جان پر نہ کھیل جائیں۔

حرف المیم......فضول باتیں

۸۲۹۱ آدمی کے مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۸۲۹۲ تمہیں کیا معلوم؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے کوئی فضول بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخل سے کام لیا جو بخل سے کم نہیں ہوتی (جیسے علم وغیرہ)۔

ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۸۲۹۳ قیامت کے روز وہ لوگ سب سے زیادہ گنہگار ہوں گے جو زیادہ لایعنی باتیں کرنے والے ہوں گے۔

ابو نصر فی الابانة عن عبداللہ بن ابی اوفی

۸۲۹۴ آدمی کے مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ابن عساکر عن ابی ھریرة

۸۲۹۵ یہ اللہ تعالیٰ (کی رضا) پر قسم کھانے والی کون ہے؟ اے ام کعب! تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے کعب نے کوئی غیر ضروری بات کہہ دی ہو یا وہ چیز روکی ہو جس کے روکنے سے وہ مالدار نہیں بن سکتے تھے۔الخطیب عن کعب بن عجرة

حضرت کعب بیمار ہوئے تو حضور ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے ان کی والدہ کہنے لگیں: اے کعب! تجھے جنت مبارک ہو اس پر آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

تشریح:...... یہ طریقہ تعلیم وتربیت ہے۔

۸۲۹۶..... ایک شخص شہید ہوئے تو ایک عوت رو رو کر کہنے لگی: ہائے شہید! آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا معلوم کہ وہ واقعی شہید ہے؟ ہوسکتا

ہے اس نے کوئی غیر ضروری بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخل سے کام لیا جو نقصان کا باعث نہیں تھی۔

بیهقی فی شعب الایمان والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

لڑائی جھگڑے کی ممانعت

۸۲۹۷۔ اپنے بھائی سے نہ جھگڑ نہ اس سے مزاح کر اور نہ کوئی ایسا وعدہ کر جس کو تو پورا نہ کر سکے۔ ترمذی عن ابن عباس

۸۲۹۸۔ ہدایت ملنے کے بعد جو کوئی قوم گمراہ ہوئی تو وہ جھگڑے کی وجہ سے ہوئی۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن ابی امامة

۸۲۹۹۔ جو شخص لڑائی جھگڑا چھوڑ دے میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں، اگر چہ وہ حق پر ہو، اور جو جھوٹ چھوڑ دے اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں اگر چہ وہ بطور مزاح کے ہو، اور جو خوش اخلاقی اپنائے اس کے لیے جنت کی اونچائی میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ ابو داؤد و الضیاء عن ابی امامة

۸۳۰۰۔ باطل پر ہو کر جس نے جھوٹ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک محل بنائیں گے اور جس نے باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دیا اللہ تعالیٰ جنت کے درمیان میں اس کے لیے محل بنائیں گے اور جس نے اپنے اخلاق اچھے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے اوپر والے درجہ میں محل بنائیں گے۔ ترمذی، ابن ماجه عن انس

۸۳۰۱۔ ایک شخص سے کوئی جھگڑ رہا تھا آپ علیہ السلام پاس کھڑے دیکھ رہے تھے پہلے جتنی دیر وہ شخص خاموش رہا آپ کھڑے رہے لیکن جب یہ بھی بول پڑا تو آپ تشریف لے گئے آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا، جو اس بات کی تکذیب کر رہا تھا جو وہ شخص تمہارے خلاف کہہ رہا تھا لیکن جب تم نے بدلہ لیا (اور گفتگو کی) تو درمیان میں شیطان پڑ گیا، تو جب شیطان درمیان میں آ گیا تو میرا (وہاں) بیٹھنا مناسب نہیں تھا۔

ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۰۲۔ تم دونوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جو اس سے تمہارا دفاع کر رہا تھا، اور جب تم نے اس سے کہہ دیا، علیک السلام تو فرشتہ نے کہا: نہیں تو اس کا زیادہ حقدار ہے۔ مسند احمد عن النعمان بن مقرن

الاکمال

۸۳۰۳۔ سب سے زیادہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن الزبیر

۸۳۰۴۔ تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہارا دفاع کر رہا تھا، (لیکن) جب تم نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو درمیان میں شیطان پڑ گیا، اور شیطان کے ساتھ میں بیٹھ نہیں سکتا، اے ابوبکر! تین باتیں برحق ہیں: جس بندہ پر کوئی سا بھی ظلم ہوا پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر چشم پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے اسے غالب کرے گا، اور جو شخص صلہ رحمی (رشتہ داری کو قائم رکھنے) کے لیے کوئی عطیہ دے تو اللہ تعالیٰ اس (کے مال) میں اضافہ فرما دیں گے، اور جس شخص نے (مال) بڑھانے کی غرض سے سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اسے کم کر دیں گے۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۰۵۔ تمہارے ساتھ تمہاری طرف سے دفاع کرنے والا کوئی موجود تھا، (لیکن) جب تم نے جواب دیا تو شیطان آ بیٹھا، اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا، اے ابوبکر! جس شخص پر کوئی معمولی ظلم ہوا اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے اسے غالب کریں گے۔ بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۰۶۔ اے ابوبکر! ہاں (جواب دو) البتہ (وہ بات) مت کہو جو اس نے کہی ہے یوں کہو اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کرے۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم والبغوی والباوردی عن ربیعة بن کعب الاسلمی

۸۳۰۷۔ جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے، اور جو مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور جس کے اخلاق اچھے ہوں میں ان کے

لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۸۳۰۸ ... جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کردے میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں اک گھر کا ذمہ دار ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۸۳۰۹ ... جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کردے اور اگرچہ مزاح کررہا ہو جھوٹ چھوڑ دے اور اپنے اخلاق اچھے رکھے تو میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۸۳۱۰ جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اور اگرچہ مذاق کررہا تھا جھوٹ چھوڑ دیا اور اپنا کردار درست رکھا میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۸۳۱۱ ... لڑائی جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ ان دونوں میں خیر بہت کم ہے اگر دو فریقوں میں سے ایک جھوٹا (بھی) ہوا (تو بھی) دونوں فریق گنہگار ہوں گے۔ الدیلمی عن معاذ

حق پر ہوتے ہوئے جھگڑے چھوڑنے کی فضیلت

۸۳۱۲ اے امت محمد! (ﷺ) سنبھل کر، تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، جھگڑے کو ترک کردو کیونکہ اس میں بھلائی بہت کم ہے، لڑائی ترک کردو کیونکہ ایماندار لڑتا نہیں، لڑائی چھوڑ دو کیونکہ جھگڑالو شخص کے خسارے کا سامان پورا ہو چکا، لڑائی چھوڑ دو، تمہارے لیے اتنا گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑے کرتے رہو لڑائی چھوڑ دو کیونکہ میں قیامت کے روز جھگڑالو کے لیے سفارش نہیں کروں گا۔لڑائی چھوڑ دو کیونکہ میں اس شخص کے لیے جو باوجود سچے ہونے کے لڑائی چھوڑ دے، جنت کے نچلے، درمیانے اور اوپر والے حصہ میں تین گھروں کا ذمہ دار ہوں، لڑائی جھگڑا ترک کردو کیونکہ میرے رب نے بت پرستی کے بعد جس چیز سے سب سے پہلے روکا وہ جھگڑا ہے۔

کیونکہ بنی اسرائیل اکہتر (۷۱) فرقوں میں بٹ گئے، اور نصاریٰ تہتر (۷۳) فرقوں میں سب کے سب گمراہ ہوئے صرف سواد اعظم ہدایت پر ہے، لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! سواد اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑا نہ کرے۔

اور جو کسی توحید والے کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرے تو اس کی بخشش کردی جائے گی، اسلام کی ابتداء اجنبیت میں ہوئی اور عنقریب وہ پھر اجنبی ہو جائے گا، تو خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ غرباء کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں اور توحید والوں میں سے کسی کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء وابی امامة واثلة بن الاسقع وانس

تشریح: ... یعنی دین میں بگاڑ کی اصلاح کرنے والے ایسے اوپرے اور اجنبی لگیں کہ لوگ ان کی بات کو عجوبہ اور اچھنبا سمجھیں گے۔

۸۳۱۳ میرے رب نے بت پرستی کے بعد مجھے سب سے پہلے جس بات کی وصیت کی اور جس بات سے مجھے روکا وہ شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑنا ہے۔ابن ابی شیبہ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمه

۸۳۱۴ میرے رب نے بت پرستی کے بعد مجھے سب سے پہلے جس بات سے روکا وہ مے نوشی اور لوگوں سے جھگڑا کرنا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن معاذ بن جبل، بیهقی فی شعب الایمان ابن ابی شیبة عن ام سلمه

۸۳۱۵ سب سے پہلے مجھے میرے رب نے بت پرستی، شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑنے سے روکا۔ ابن حبان عن عروة بن رویم مرسلا وسنده صحیح

۸۳۱۶ آدمی جب تک لڑائی جھگڑے کو نہ چھوڑے اگرچہ وہ حق پر ہو اور ہنسی مزاح میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑے جبکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ چاہے اس پر غالب آسکتا ہے، اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ابن حبان فی روضة العقلاء عن عمر

۸۳۱۷ ... انسان اس وقت تک صریح ایمان تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح اور جھوٹ کو چھوڑ دے اور جھگڑے کو باوجود حق پر ہونے کے

ترک کردے۔ابویعلی عن عمر

۸۳۱۸ بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کومکمل نہیں کرتا جب تک کہ باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک نہ کردے اور جھوٹ کے خوف سے بہت سی باتیں نہ کرے۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۸۳۱۹ اے امت محمد (علی صاحبها الصلوٰة والسلام) کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے، کیا تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک نہیں ہوئے؟ جھگڑے کو ترک کردو کیونکہ اس کا نفع بہت کم ہے، وہ دوستوں کے درمیان عداوت بھڑکاتا ہے، جھگڑے کو ترک کردو اس کے فتنہ سے امن میں رہو گے، کیونکہ جھگڑے سے شک پیدا ہوتا ہے، اور عمل باطل ہوجاتا ہے، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ مؤمن جھگڑتا نہیں، لڑائی کو چھوڑ دو، کیونکہ جھگڑالو کے نقصان کا سامان مکمل ہوچکا لڑائی چھوڑ دو، تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہو۔

جھگڑے سے کنارہ کش رہو کیونکہ جھگڑالو کی میں قیامت کے روز سفارش نہیں کروں گا، جھگڑے سے دور رہو کیونکہ جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے سے دور رہے میں جنت میں اس کے لیے تین گھروں کا ذمہ دار ہوں، ایک نچلے حصہ میں ایک درمیان میں اور ایک بالائی حصہ میں، جھگڑے سے دامن چھڑالو کیونکہ مجھے میرے رب نے بت پرستی اور شراب نوشی کے بعد جس چیز سے روکا وہ جھگڑا ہے، جھگڑے کو خیرباد کہہ دو کیونکہ شیطان اس بات سے تو ناامید ہوچکا کہ اب اس کی (جزیرۃ العرب میں) عبادت کی جائے البتہ وہ لڑانے جھگڑانے پر راضی ہوگیا ہے، اور وہ دین میں جھگڑنا ہے۔

جھگڑا چھوڑ دو! کیونکہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، سب کے سب گمراہ ہوں گے صرف سواد اعظم ہدایت پر ہوگا جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے دین میں نہیں لڑا، اور نہ اہل توحید میں سے کسی کے گناہ کی وجہ سے کسی کی تکفیر کی۔الدیلمی عن ابی الدرداء وابی امامه وانس وواثله معاً

جتنے مزاح کی اجازت ہے

۸۳۲۰ میں مذاق بھی کرتا ہوں اور مزاح میں حق بات ہی کہتا ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۸۳۲۱ میں اگرچہ تم سے دل لگی کرتا ہوں پھر بھی حق بات ہی کہتا ہوں۔مسند احمد ترمذی عن ابی ھریرة

۸۳۲۲ میں تمہاری طرح بشر ہوں تم سے مزاح کرتا ہوں۔ابن عساکر عن ابی جعفر الخطمی، مرسلاً

۸۳۲۳ کیا اونٹ کو اونٹنیاں ہی جنم نہیں دیتی ہیں؟ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن انس

تشریح:... ایک صاحب آئے اور آپ علیہ السلام سے اونٹ کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا وہ شخص رنجیدہ سا ہوگیا آپ نے فرمایا: اونٹ بھی تو اونٹنیوں ہی کے بچے ہوتے ہیں۔

۸۳۲۴ اے ابوعمیر بلبل کا کیا ہوا؟ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن انس

تشریح:... یہ حضرت انس کے چھوٹے ماں شریک بھائی تھے انہوں نے ایک بلبل پال رکھا تھا وہ کہیں مرگیا تو آپ ﷺ جب ان کے گھر تشریف لے گئے تو ابوعمیر کو غمزدہ پایا تو اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۸۳۲۵ اے دو کانوں والے! مسند احمد، ابوداؤد ترمذی عن انس

تشریح:...... حضرت انس سے بطور مزاح فرمایا۔

۸۳۲۶ ...... اللہ تعالیٰ مزاح میں سچ بولنے والے کی مزاح میں گرفت نہیں فرماتے۔ ابن عساکر عن عائشة

۸۳۲۷ ...... زاہر ہمارا دیہاتی اور ہم اس کے شہری ہیں۔البغوی عن انس

تشریح:...... حضرت زاہر بن حرام الاشجعی ایک دیہاتی صحابی ہیں نبی علیہ السلام کی طرف دیہات سے تحائف بھیجتے اور آپ ﷺ بھی ان

کی جانب ہدیے بھیجتے، ایک دفعہ وہ بازار میں کچھ بیچ رہے تھے، آپ نے ان کو اپنے بازوؤں میں لے لیا اور ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے وہ زور زور سے کہنے لگے ارے یہ کون ہے مجھے چھوڑو، جب مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ کو پہچان لیا، آپ علیہ السلام فرمانے لگے: مجھ سے یہ غلام کون خریدے گا؟ چونکہ حضرت زاہر اتنے خوبصورت نہ تھے عرض کرنے لگے: حضرت! آپ کو خسارہ ہوگا، حضرت زاہر اپنے کندھے حضور ﷺ کے سینہ اقدس سے مل رہے تھے، آپ علیہ السلام نے فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں تم کم قیمت نہیں۔

الاصابة فی تمیز الصحابه ج ۱ ص ۵۴۲ طبع مصر

ہنسی مذاق......از اکمال

۸۳۲۸ کسی ہنسی اڑانے والے کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا، اور اسے کہا جائے گا اس سے داخل ہو جاؤ! وہ بڑی مصیبت اور غم سے وہاں پہنچے گا، تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر دوسرا دروازہ کھولا جائے گا، کہا جائے گا داخل ہو جاؤ یہی سلسلہ چلتا رہے گا، یہاں تک کہ اس شخص کے لیے ایک دروازہ کھولا جائے گا، اور کہا جائے گا جاؤ داخل ہو جاؤ تو وہ نہیں جائے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسلاً

جائز مزاح......از اکمال

۸۳۲۹ میں تمہاری طرح انسان ہوں تم سے مزاح کرتا ہوں۔ ابن عساکر عن حماد ابن سلمه عن ابی جعفر الخطمی، مرسلاً مر برقم، ۸۳۲۲

مدح و تعریف......از اکمال

۸۳۳۰ خبردار ایک دوسرے کی مدح سرائی سے بچو کیونکہ یہ ذبح کرنا ہے۔ مسند احمد، ابن ماجه، ابن جریر فی تهذیبه، طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن معاویة

۸۳۳۱ مدح سے بچو کیونکہ وہ ذبح کرنا ہے۔ ابن جریر فی تهذیبه عن معاویه

۸۳۳۲ تم نے اس شخص (کی تعریف کرکے) اس کی کمر توڑ دی (ابو نعیم عن ابی موسیٰ) آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو دوسرے کی مدح کرتے سنا تو یہ فرمایا۔

۸۳۳۳ آپ نے ایک شخص کو دوسرے کی تعریف اور مدح میں مبالغہ کو سنا تو فرمایا: تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی یا اسے ہلاک کر دیا۔

مسند احمد، مسلم عن ابی موسیٰ

۸۳۳۴ بس! بس وہی بات کہو (جو تم پہلے کہتے تھے) شیطان تمہیں دوڑنے کا مطالبہ نہ کہے، مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (ابن سعد عن یزید بن عبدالله بن الشخیر) فرماتے ہیں بنی عامر کا وفد آپ ﷺ کے پاس آیا اور وہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سردار اور ہم پر قابو رکھنے والے ہیں، آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۳۵ مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة

سعید بن منصور عن مطرف بن عبداللہ بن الشخیر عن ابیہ فرماتے ہیں، میں بنی عامر کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم لوگوں نے کہا: آپ ہمارے سردار ہیں، آپ نے فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔ البغوی فی الجعدات وابن عساکر عن الحسن البصری

ایک صاحب کی نبی کریم سے ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگے: خوش آمدید ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے، آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

بے جا تعریف کرنے کی مذمت

۸۳۳۶۔۔۔ تمہارا ناس ہو تم نے اپنے بھائی کی کمر توڑ دی، اللہ تعالیٰ کی قسم اگر وہ سن لیتا تو کبھی فلاح نہ پا سکتا، تم میں سے جب کوئی کسی کی تعریف کرے تو یوں کہے کہ فلاں ایسا ہے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرۃ

۸۳۳۷۔۔۔ میرے مرتبہ سے زیادہ مجھے نہ بڑھاؤ، کیونکہ مجھے میرے رب نے (اپنا) رسول بنانے سے پہلے (اپنا) بندہ بنایا۔

ھناد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن علی بن الحسین عن ابیہ

۸۳۳۹۔۔۔ اسے یہ بات نہ سنانا تم اسے ہلاک کر دو گے تم ایک ایسی امت ہو جس سے آسانی کا ارادہ کیا گیا ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن محجن بن الاددع

۸۳۳۹۔۔۔ اسے مت سنانا ورنہ اسے ہلاک کر دو گے، اس نے اگر تمہاری بات سن لی تو وہ کامیاب نہ ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۸۳۴۰۔۔۔ اسے یہ بات نہ سنانا ورنہ اس کی کمر توڑ دو گے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۸۳۴۱۔۔۔ اے لوگو! مجھے میری شان سے آگے نہ بڑھاؤ، کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے۔ حاکم عن الحسین بن علی

۸۳۴۲۔۔۔ اے لوگو! تم اپنی (عام) بات کہو، شیطان تم پر غالب نہ ہو، میں محمد بن عبداللہ ہوں، اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے، میرے اس مرتبہ سے آگے میرا مرتبہ بیان کرو جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔

مسند احمد، وعبد بن حمید، ابن حبان، سمویہ، بیھقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن انس

قابل تعریف مدح

۸۳۴۳۔۔۔ اپنے رب کی جو تم نے ثنا بیان کی ہے وہ دوبارہ بیان کرو اور میری جو مدح کی اسے رہنے دو۔ البغوی عن عبدالرحمن بن ھشام

۸۳۴۴۔۔۔ جو تم نے اپنے رب کی تعریف کی ہے اسے بیان کرو۔ مسند احمد عن الاسود بن سریع

۸۳۴۵۔۔۔ اپنے رب کی مدح شروع کرو۔ البغوی، طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل بیھقی فی شعب الایمان عنہ

فرماتے ہیں: یا رسول اللہ! میں نے آپ کی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۴۶۔۔۔ جن الفاظ میں تم اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے وہ بیان کرو اور جن الفاظ میں میری تعریف کی ہے وہ رہنے دو۔

الباوردی وابن قانع طبرانی فی الکبیر، سعید، حاکم عن الاسود بن سریع

فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اشعار میں آپ کی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا اور حدیث ذکر کی۔

حرف النون......چغل خوری کی مذمت

۸۳۴۷۔۔۔ تمہیں معلوم ہے کہ چغلخوری کیا ہے؟ لوگوں میں فساد ڈالنے کے لیے ایک کی بات دوسرے سے نقل کرنا۔

بخاری فی الادب، بیھقی فی الشعب عن انس رضی اللہ عنہ

۸۳۴۸۔۔۔ چغلخوری سے بچو جو لوگوں میں بری طرح پھیلا دی جاتی ہے۔ ابو الشیخ فی التوبیخ عن ابن مسعود

۸۳۴۹۔۔۔ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ چغل خوری کیا ہے؟ چغل خوری جو لوگوں میں بری بات پھیلا دی جائے۔ مسلم عن ابن مسعود

۸۳۵۰۔۔۔ چغل خور جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی عن حذیفۃ، وبخاری فی الادب المفرد

۸۳۵۱ ... قریب ہے (لوگوں میں چغل خوری جادو) کی طرح (مؤثر) بن جائے۔ ابن لال عن انس

۸۳۵۲ چغل خوری، گالی گلوچ اور جہنم میں (جانے کا باعث) ہیں۔ کسی مؤمن کے سینہ میں یہ (بری خصلتیں) جمع نہیں ہوسکتیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۸۳۵۳ تم ایک دوسرے کی چغلی نہ کھایا کرو۔ الطیالسی عن عبادۃ

الاکمال

۸۳۵۴ بات نقل کرنے اور چغل خوری سے بچو۔ ابن لال عن ابن سعد

۸۳۵۵ گزشتہ رات میرے پاس دو شخص آئے اور انہوں نے مجھے دونوں کندھوں سے تھاما اور مجھے لے کر چل دیئے، چلتے چلتے وہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جس کے ہاتھ میں ایک آنکڑہ ہے جسے وہ آدمی کے منہ میں داخل کر رہا ہے جس سے اس کی دونوں باچھیں کھل جاتی ہیں، چرتے چرتے وہ آنکڑہ اس کے دونوں جبڑوں تک پہنچ جاتا ہے۔

وہ آنکڑہ پھر لوٹتا ہے اور پھر اس کے منہ کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے، میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو اس شخص نے جواب دیا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو چغلی کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی العالیة، مرسلاً

۸۳۵۶ ... جو شخص باتیں نقل کرتا ہے وہی چغل خور ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن حذیفة

۸۳۵۷ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا، اور ایک روایت میں ہے چغلخور۔ ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی فی الکبیر عن حذیفه، ابوالبرکات ابن السقطی فی معجمه وابن النجار عن بشیر الانصاری عن حذیفه

زبان کے مختلف اخلاق

۸۳۵۸ میں تمہارے لیے یہ ناپسند کرتا تھا کہ تم یہ کہو: کہ جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں لیکن اس طرح کہہ لیا کرو: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر محمد (ﷺ) چاہیں۔ الحکیم، نسائی والضیاء عن حذیفه

۸۳۵۹ یوں کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر جو آپ چاہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۳۶۰ یوں نہ کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو فلاں جو چاہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن حذیفه

۸۳۶۱ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے: کہ اپنے رب کو کھانا کھلاؤ اپنے رب کو وضو کراؤ اپنے رب کو پانی پلاؤ۔ یہ حکم تو مالک کے لیے ہے اور غلام تم میں سے یوں نہ کہے میرا رب، بلکہ کہے میرا مالک میرا آقا (اور) کوئی (آقا) تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ میری بندی بلکہ یوں کہے: میرا نوجوان خادم اور دوشیزہ خادمہ اور میرا غلام۔ مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح: معلوم ہوا اگرچہ وہ حقیقت میں رب اور بندے نہیں بن جاتے پھر بھی ان سے منع کیا گیا ہے تو اب کسی کو حاجت روا، مشکل کشا، دستگیر کہنا خود جناب حضور پاک ﷺ کی مخالفت ہوگا۔

۸۳۶۲ تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: میرا نفس خبیث ہوا البتہ یوں کہے: میرا نفس مجھ سے جھگڑ پڑا۔

مسند احمد، بیهقی، ابوداؤد، نسائی عن سهل بن حنیف، مسند احمد، بیهقی، نسائی عن عائشة

تشریح:... تاکہ مؤمن کی طرف خباثت منسوب نہ ہو۔

۸۳۶۳ کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: کہ میرا نفس جوش مارنے لگا بلکہ یوں کہے: میرا نفس مجھ سے جھگڑ پڑا۔ ابوداؤد عن عائشه

۸۳۶۴ کوئی تم میں سے انگور کو "کرم" نہ کہے کیونکہ "کرم" مؤمن کا دل ہے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۶۵ انگور کا "کرم" نام نہ رکھو، اور نہ یہ کہو: کہ زمانے کا ناس ہو زمانہ (کو چلانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۳۶۶ کرم نہ کہو البتہ انگور اور کشمش کہا کرو۔ مسلم عن وائل

۸۳۶۷ کوئی تم میں سے "کرم" نہ کہے کیونکہ "کرم" مسلمان مرد کا نام ہے۔ البتہ یوں کہو: انگوروں کے باغات۔ ابو داؤد عن ابی هريرة

۸۳۶۸ ہر گز "کرم" نہ کہو "کرم" تو مؤمن کا دل ہے۔ بخاری عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۳۶۹ تم میں سے ہر گز یہ نہ کہے: میرا بندہ یا میری باندی، تم سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کے بندے ہو، اور تمہاری ساری عورتیں اللہ تعالیٰ کی باندیاں ہیں لیکن یوں کہے: میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان خادم میری دوشیزہ خادمہ۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۳۷۰ ہرگز تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: میرا بندہ میری بندی، اور ہر گز غلام یوں نہ کہے: میرا رب میرا پالنہار، بلکہ مالک یوں کہے: میرا جوان خادم میری دوشیزہ اور غلام یوں کہے: میرا آقا اور میری مالکن، کیونکہ تم (سارے) غلام ہو اور اللہ تعالیٰ مالک و پروردگار ہے۔
ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۳۷۱ تم میں سے جو اچھی عربی بول سکتا ہو وہ ہر گز فارسی نہ بولے کیونکہ اس سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔ حاکم عن ابن عمر

چونکہ اس دور میں فارسی ہی متعارف زبان تھی، یہاں مراد عربی کے علاوہ ہر ایک زبان ہے۔

۸۳۷۲ مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبدالله بن الشخير

۸۳۷۳ آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو تنہا کہا جائے۔ بیهقی فی شعب الايمان عن ابن عباس

الاکمال

۸۳۷۴ انگور کو کرم کا نام نہ دو، کیونکہ کرم تو مؤمن ہے۔ ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۳۷۵ (سابقہ) کتب میں مرد مؤمن کا نام کرم تھا۔ سعید بن منصور الحلية

۸۳۷۶ مرد (مؤمن) ہی کرم ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرة

۸۳۷۷ کیونکہ تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا ہم پلہ بنا دیا، بلکہ جو اکیلا اللہ تعالیٰ چاہے۔ حاکم عن ابن عباس

۸۳۷۸ طفیل (بن سنجرہ) نے ایک خواب دیکھا تم میں سے کسی کو بتایا بھی ہے، تم ایک جملہ کہتے ہو، حیا کی وجہ سے میں نے تمہیں اس سے نہ روکا، لہٰذا یوں نہ کہو: جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔ مسند احمد، والدارمی، ابویعلی طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن طفیل بن سخبرة

۸۳۷۹ تم نے (مجھے) اللہ تعالیٰ کا مدمقابل بنا دیا، بلکہ جو اکیلا اللہ تعالیٰ چاہے۔ طبرانی فی الکبیر والشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس

آپ علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے کہا جو اللہ تعالیٰ اور آپ چاہیں آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۸۰ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے تم نے (اللہ تعالیٰ کا) شریک بنا دیا، بلکہ جو اکیلا اللہ چاہے۔ مسند احمد، بیهقی عنه

۸۳۸۱ میں تم سے یہ بات سنتا تھا اور مجھے اس سے تکلیف پہنچتی تھی، لہٰذا یوں نہ کہو: جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔
ابن حبان وسمويه، سعيد بن منصور عن جابر بن سمرة

۸۳۸۲ (یوں) کہو: جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر آپ چاہیں اور (قسم کے لیے) کہا کرو رب کعبہ کی قسم۔ حاکم عن قتیله بنت صیفی

۸۳۸۳ جو کہے: جو اللہ تعالیٰ چاہے اسے چاہیے اس کے (بعد) درمیان میں پھر جو آپ چاہیں کا اضافہ کر دے۔
مسند احمد، بیهقی عن قتیله بنت صیفی الجهنية

۸۳۸۴ (یوں) نہ کہو جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔
سمويه، بیهقی فی شعب الايمان عن جابر بن سمرة، الخطيب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن الطفيل بن سنجرة

۸۳۸۵ اگر کہنے سے بچو کیونکہ اگر اگر کہنا شیطان کا عمل کھولتا ہے۔الحکیم عن ابی ہریرۃ

۸۳۸۶ آدمی جب اپنے بھائی سے کہتا ہے: تو تو میرا دشمن ہے تو وہ ان میں سے ایک کے گناہ کا مستحق ٹھہرا اگر وہ ایسا ہی ہے ورنہ وہ کلمہ اس کی طرف لوٹ آئے گا۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر

تشریح:... زبان سے لفظ اور ہاتھ پیر سے عمل صادر نہ ہو تو گناہ نہیں لیکن جونہی لفظ نکلا اور کوئی عمل صادر ہوا تو لکھا جاچکا۔

۸۳۸۷ سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک و تعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک

اے اللہ آپ کی ذات پاک ہے آپ کی حمد کے ساتھ، آپ کا نام بابرکت ہے آپ کی شان بلند ہے آپ کے علاوہ معبود (عبادت و پکار کے لائق) نہیں، یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسندیدہ ہیں۔

اور یہ بات بے حد بری لگتی ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور وہ (آگے سے) کہے: تو اپنی فکر کر۔

بیھقی فی الشعب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۸۳۸۸ جس نے فارسی بولی اس کے دھوکے میں اضافہ ہوگا اور اس کی مروت کم ہو جائے گی۔

ابن عدی، حاکم وتعقب عن انس واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۸۳۸۹ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے: میں (پیٹ کا) پانی گراتا ہوں البتہ یوں کہے: میں پیشاب کرتا ہوں۔

ابو الحسن بن محمد بن علی بن صخر الازدی فی مشیخۃ وابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۰ تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میں نے (پیٹ کا) پانی بہادیا لیکن یہ کہے: میں پیشاب کرتا ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن واثلۃ

۸۳۹۱ تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے: میں تنہا ہوں۔بیھقی فی الشعب عن ابن عباس

۸۳۹۲ ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا کیونکہ وہ بھولا نہیں اسے بھلا دیا گیا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۳۹۳ تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میں نے فصل بوئی بلکہ یوں کہے: میں نے ہل چلایا۔الحلیۃ، بیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۴ تم میں سے کوئی ہرگز نہ کہے: میرا بندہ، لیکن میرا جوان، اور غلام (یوں) نہ کہے: میرا آقا بلکہ میرا سردار کہے۔

الخرائطی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۵ تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میرا بندہ کیونکہ تم سب بندے ہو اور ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میرا آقا، کیونکہ تمہارا مولا اللہ تعالیٰ ہے بلکہ سردار کہے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۶ اے حمیرا! تمہارا ناس (کہنا) رحمت ہے، اس سے جزع فزع نہ کرو، لیکن خرابی پر جزع فزع کرو۔

ابو الحسن الحربی فی الحربیات عن عائشہ

تشریح:... حمیرا آپ علیہ السلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کرتے تھے۔

کان کی آفت ومصیبت

۸۳۹۷ جس نے کسی ایسی جماعت کی بات کی جانب کان لگایا جو اس کی اس حرکت کو ناپسند کرتے ہیں تو اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا، اور جس نے اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائی جو اس نے خواب میں نہیں دیکھی تو اسے کہا جائے گا کہ وہ جو (کے دانہ) میں گرہ لگائے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۳۹۸ جس نے (گانے والی) باندی کی آواز پر کان لگایا تو اس کے کان میں قیامت کے روز سیسہ ڈالا جائے گا۔ابن عساکر عن انس

کتاب الاخلاق ......از قسم افعال

اس کے دوباب ہیں، پہلا باب اچھے اخلاق پر مشتمل ہے۔

فصل اول ......مطلقاً اچھے اخلاق کی فضیلت

۸۳۹۹ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ضرار بن صرد سے وہ عاصم بن حمید سے، ابوحمزہ الثمالی عبدالرحمن بن جندب سے، کمیل بن زیاد کے حوالہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! لوگ کس قدر بھلائی سے بے رغبت ہوگئے؟ اس مسلمان پر تعجب ہے جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی کسی ضرورت سے آتا ہے تو وہ اپنے کو بھلائی کا اہل نہیں سمجھتا، وہ اگر ثواب کی امید اور عقاب وسزا کا خوف نہ رکھتا تو اس کے لیے مناسب ہوتا کہ وہ اچھے اخلاق میں آگے بڑھتا، کیونکہ یہ کامیابی کی راہ دکھاتے ہیں

اتنے میں آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اور جو اس سے بھی بہتر ہے، جب بنی طے کے قیدیوں کو لایا گیا تو ایک لڑکی کھڑی ہوئی جس کا سرخ رنگ تھا اس کے ہونٹ سیاہی مائل تھے، اس کی ناک کا بانسہ برابر تھا اور اس کی ناک قدرے اونچی تھی، اس کی گردن لمبی تھی میانہ قد اور کھوپڑی والی تھی اس کے ٹخنے پر گوشت تھے اور اس کی پنڈلیاں موٹی موٹی تھیں۔

میں نے جب اسے دیکھا تو مجھے وہ بھا گئی، میں نے (دل میں) کہا: کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ضرور مطالبہ کروں گا کہ اسے میرے مال غنیمت میں شامل کردیں، (لیکن) جب اس نے گفتگو کی تو میں اس کا حسن وجمال بھول گیا کیونکہ وہ بڑی فصیح وبلیغ تھی، وہ کہنے لگی: اے محمد! (ﷺ) اگر آپ چاہیں تو مجھے چھوڑ دیں اور عرب کے قبائل کو مجھ پر نہ ہنسائیں کیونکہ میں اپنے قوم کے سردار کی بیٹی ہوں، اور میرا والد اپنی ذمہ داری کی حفاظت کرتا، مہمان کی ضیافت کرتا، کھانا کھلاتا، سلام پھیلاتا، ضرورت مند کو کبھی واپس نہ کرتا تھا میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لڑکی! یہ تو پکے ایمان والوں کی صفات ہیں اگر تمہارا باپ مسلمان تھا تو ہم اس کے حق میں دعائے رحمت کرتے ہیں اس لڑکی کو چھوڑ دو کیونکہ اس کا والد اچھے اخلاق پسند کرتا تھا، اور اللہ تعالیٰ بھی اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے، اتنے میں ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ اچھے اخلاق پسند کرتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں اچھے اخلاق کے ذریعہ ہی کوئی جاسکتا ہے۔

بیھقی فی الدلائل حاکم وفیه ضرار بن صرد متروک، ورواہ ابن النجار من وجه آخر من طریق سلیمان بن ربیع بن ھاشم، ثنا عبدالمجید بن صالح ابو صالح البرجمی عن زکریا بن عبداللہ بن یزید عن ابیه عن کمیل بن زیاد

یہ خاتون حضرت سفینہ بنت حاتم ہیں جو حضرت عدی بن حاتم کی بہن ہیں دونوں بہن بھائیوں کو ایمان وصحابیت کا شرف حاصل ہے، تفصیل کے لیے دیکھیں، اخوات الصحابة صحابہ کی بہنیں مطبوعہ نور محمد کراچی آرم باغ۔

۸۴۰۰ حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سات قیدی لائے گئے، آپ نے حضرت علی کو انہیں قتل کرنے کا حکم دیا، اتنے حضرت جبرئیل نازل ہوئے، اور کہنے لگے: ان میں سے چھ کی گردنیں اتار دو اور اس ایک کی گردن نہ اتارو، آپ نے فرمایا: جبرئیل ایسا کیوں؟ انہوں نے کہا: کیونکہ وہ خوش اخلاق، کشادہ دست اور کھانا کھلانے والا ہے آپ نے فرمایا: جبرئیل یہ بات تمہاری طرف سے ہے یا تمہارے رب کی طرف سے ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے میرے رب نے اس کا حکم دیا ہے۔ ابن الجوزی

۸۴۰۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے

فرمایا: صبر اور سخاوت، پھر پوچھا گیا: کس مؤمن کا ایمان سب سے کامل ہے؟
آپ نے فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۰۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں وہ جنت میں میرے سب سے زیادہ قریب بیٹھے گا اور مجھے سب سے زیادہ پسند ہوگا، اور تمہارے وہ لوگ مجھے انتہائی ناپسند ہیں جو باچھیں کھول کر بڑبڑ کرتے اور کچھے دار گفتگو کرتے اور تکبر کرتے ہیں۔ ابن عساکر

۸۴۰۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرمایا: اے ام عبد کے بیٹے! کیا تمہیں معلوم ہے کہ کس مؤمن کا ایمان سب سے افضل ہے؟ آپ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ مؤمن سب سے افضل ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے عاجزی کی وجہ سے بلند نہیں، کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ جو اپنے لیے پسند کرے وہی لوگوں کے لیے پسند کرے، اور یہاں تک کہ اس کا پڑوسی اس کی ایذاء رسانیوں سے محفوظ رہے۔ ابن عساکر وفیہ کوثر بن حکیم متروک

۸۴۰۴ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے پوری رات یہ کہتے گزار دی، اے اللہ! جیسے آپ نے مجھے حسین بنایا ایسے ہی میرے اخلاق اچھے بنا دیں یہاں تک کہ صبح ہوگئی، کسی نے ان سے کہا: رات بھر سے آپ کی دعا اچھے اخلاق میں تھی اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: مسلمان اپنے اخلاق اچھے کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اچھے اخلاق اسے جنت میں داخل کر دیتے ہیں اور اپنے اخلاق بگاڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے برے اخلاق جہنم میں داخلے کا سبب بن جاتے ہیں مسلمان بندہ سویا ہوتا ہے اور اس کی بخشش کر دی جاتی ہے کسی نے کہا: یہ کیسے؟ (فرمایا:) مسلمان بندہ کا بھائی رات کو اٹھتا ہے تہجد ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا اور اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے اور اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے پھر اس کے حق میں بھی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ ابن عساکر

۸۴۰۵ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابوذر! کیا تمہیں دو ایسی خصلتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر بوجھ اٹھانے میں انتہائی ہلکی اور میزان میں بے حد وزنی ہیں ان کے علاوہ کوئی خصلتیں ایسی نہیں، تم خوش اخلاقی اور زیادہ دیر خاموشی رہنے کی عادت اپنالو! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، لوگ ان جیسی خصلتوں سے ہی خوبصورتی حاصل کر سکتے ہیں۔
ابو یعلی، بیهقی فی الشعب

اچھے اخلاق اور خاموشی کی وصیت

۸۴۰۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے کسی بات کی وصیت کریں، آپ نے فرمایا: میں تمہیں اچھے اخلاق وخاموشی کی وصیت کرتا ہوں، آپ نے (یہ بھی) فرمایا: وہ بدنی اعمال میں سب سے ہلکی اور میزان میں سب سے بھاری ہیں۔ ابن النجار

۸۴۰۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: اچھے اخلاق دس چیزوں میں ہیں، بات کی سچائی، اللہ تعالیٰ کی طاعت وعبادت میں صحیح مشقت، مانگنے والے کو دینا، اچھائی کا بدلہ دینا، ناتے کو جوڑنا، امانت کو ادا کرنا، پڑوسی اور مہمان کو پناہ دینا اور ان سب کی بنیاد حیاء ہے، راوی نے ایک بات چھوڑ دی۔ ابن النجار

۸۴۰۸ حضرت مالک بن اوس بن الحدثان النصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا: (جنت) واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، آپ کے صحابہ نے پوچھا: کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: جس نے غلط بات کے لیے جھوٹ چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے ابتدائی حصہ میں اور جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے درمیان میں اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کر لیے اس کے لیے جنت کے بالائی حصہ میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ ابن النجار

۸۴۰۹ اے ابوذر! جو نیکی دیکھو اسے کر گزرو! اگر اس کی قدرت نہ رکھو تو لوگوں سے خوش اخلاقی سے گفتگو کرو، اور جب سالن کا شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوسیوں کو ایک پیالہ بھر کر دے دو۔ ابن النجار

۸۴۱۰ عمرو بن دینار سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس ٹھہرے جس کے پاس پچاس سے اوپر کچھ مویشی تھے، ساٹھ، ستر یا نوے سے سو تک ان میں اونٹ، گائے اور بکریاں شامل تھیں، اس نے آپ کو نہ ٹھہرایا اور نہ مہمان نوازی کی، چلتے چلتے ایک (دیہاتی عرب) عورت کے ہاں سے گزر ہوا، جس کی چند بکریاں تھیں، اس نے آپ کو اپنے ہاں فروکش ہونے کا کہا؟ اور آپ کی خاطر بکری ذبح کی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور گائیں تھیں، اس کے پاس سے ہم گزرے تو نہ اس نے ہمیں آنے کو کہا اور نہ ہماری ضیافت کی، اور اس کے مقابلہ میں اس عورت کو دیکھو! اس کے پاس چند بکریاں تھیں اس نے ہمیں خوش آمدید کہا ہماری ضیافت کی، ہمارے لیے بکری ذبح کی، (ایسا اخلاق کا تفاوت کیوں ہے؟) یہ اخلاق (حسنہ) اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہتے ہیں اسے ان میں سے اچھے اخلاق بخش دیتے ہیں، عمرو فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو فرماتے سنا: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور اس وقت آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے اور برے اخلاق کی جانب وہی پھیرتا ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان

فصل ثانی...... حروف تہجی کے لحاظ سے اخلاق کی تفصیل

اعمال میں میانہ روی

۸۴۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ان دلوں کو راحت پہنچایا کرو اور ان کے لیے حکمت کی دلچسپ باتیں طلب کرو، کیونکہ یہ دل ایسے ہی اکتا جاتے ہیں جیسے بدن اکتا جاتے ہیں۔ ابن عبدالبر فی العلم والخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن السمعانی فی الدلائل

۸۴۱۲ عباد بن یعقوب الرواجنی نے کہا ہمیں عیسیٰ بن عبداللہ ابن محمد بن علی بن علی نے خبردی فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ ان کی (عطا کردہ) رخصتوں پر عمل کیا جائے، جیسے وہ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ ان کی عزیمتوں پر عمل کیا جائے، مجھے اللہ تعالیٰ نے یکسو سیدھا آسان دین ابراہیم دے کر بھیجا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی میرے والد نے مجھ سے فرمایا: بیٹا حرج کیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے اس بارے علم نہیں انہوں نے فرمایا: تنگی۔ حاکم

۸۴۱۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ایک رسی لٹکی ہوئی دیکھی آپ نے پوچھا یہ کس لیے ہے؟ تو کسی نے جواب دیا: کہ فلانی عورت نماز پڑھتی رہتی ہے جب تھک جاتی ہے تو اس رسی کے ذریعہ آرام کرتی ہے آپ نے فرمایا: اسے چاہیے جب تک چستی اور نشاط ہو نماز پڑھتی رہے اور جب تھک جائے تو سو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۱۴ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے اور قرأت کرتے سنا، حضرت بریدہ سے فرمایا: کیا اسے جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! اہل مدینہ کا سب سے زیادہ نمازی شخص ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے نہ بتانا ورنہ وہ ہلاک ہو جائے گا، کیونکہ تم ایسی امت ہو جس کے ساتھ آسانی کا ارادہ عطا کیا گیا ہے۔ ابن جریر وسندہ صحیح

۸۴۱۵ جعدۃ بن ھبیرۃ بن ابی وھب المخزومی، جعدہ بن ھبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے سامنے بنی عبدالمطلب کے ایک غلام کا ذکر کیا گیا جو نماز پڑھتا تھا اور سوتا نہ تھا، اور روزہ رکھتا تھا، افطار نہیں کرتا تھا، آپ نے فرمایا: میں نماز پڑھتا ہوں، سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، افطار کرتا ہوں، ہر کام کی (ابتداء میں) تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی میں سستی ہے تو جس کی سستی سنت کی طرف ہوئی تو وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس کی سستی اس کے علاوہ کسی طرف ہو تو وہ سنت کے راستہ سے گمراہ ہوا۔ ابو نعیم

۸۴۱۶ (الحکم بن حزن الکلفی) الحکم بن حزن الکلفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی علیہ السلام کے عہد میں حاضر ہوا میں ساتواں یا نواں شخص تھا، ہمیں اجازت ملی تو ہم لوگ آپ کے پاس آئے، ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس خیر کی دعا کرانے آئے ہیں آپ نے ہمارے لیے دعائے خیر فرمائی اور ہمارے بارے حکم دیا تو ہمیں وہاں ٹھہرایا گیا، اور ہمارے لیے کچھ کھجوروں کا حکم دیا حالانکہ وہاں یہ اشیاء (ان دنوں) کم تھیں، چنانچہ ہم لوگ کچھ ایام ٹھہرے آپ کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک ہوئے۔

آپ نے کمان یا لاٹھی پر ٹیک لگاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی جو چند مختصر پاکیزہ اور مبارک کلمات پر مشتمل تھی، پھر فرمایا: لوگو! جن جن باتوں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے ان کے لیے تم میں ہرگز نہ اتنی طاقت ہے اور نہ تم کر سکتے ہو، لیکن سیدھے رہو اور خوشخبری پاؤ۔ ابونعیم، ابویعلی، ابن عساکر

۸۴۱۷ (عبداللہ بن عمرو) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: عبداللہ کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی کہ تم رات کے قیام اور دن کے روزے کی تکلیف اٹھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں ایسا ہی کرتا ہوں آپ نے فرمایا تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ (آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ایسے کرو)۔

ہر مہینہ تین روزے رکھ لیا کرو، کیونکہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے تو گویا تم نے پورا سال روزے رکھے، میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں اس کی قوت رکھتا ہوں، اور میں چاہتا ہوں: کہ آپ میرے لیے اضافہ فرمائیں آپ نے فرمایا: اچھا پانچ دن، میں نے عرض کی مجھ میں طاقت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اضافہ فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: اچھا سات دن راوی کا بیان ہے: وہ اضافہ کا مطالبہ کرتے رہے اور آپ علیہ السلام دو، دو دن کا اضافہ فرماتے رہے، یہاں تک کہ نصف (ماہ) تک پہنچ گئے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے بھائی داؤد انسانوں میں سب سے زیادہ عبادتگزار تھے، آدھی رات قیام کرتے اور آدھا سال روزہ رکھتے تھے اور تمہارے ذمہ تو تمہارے گھر والوں، تمہاری آنکھوں کا، تمہارے مہمان کا حق ہے، بعد میں جب عبداللہ ؓ بوڑھے اور سن رسیدہ ہو گئے تو فرمایا کرتے تھے کاش میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت قبول کر لیتا تو وہ میرے لیے میری اہل ومال سے زیادہ عزیز ہوتی۔ ابویعلی، ابن عساکر، بخاری مسلم

۸۴۱۸ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یہ مضبوط دین ہے اس میں نرمی سے داخل ہوا اور اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بغض پیدا مت کرو کیونکہ قافلہ سے رہ جانے والا نہ منزل تک پہنچ سکتا ہے اور نہ سواری کو باقی رکھ سکتا ہے ایسے شخص کا سا عمل کرو جسے یہ گمان ہے کہ وہ بڑھاپے میں ہی مرے گا اور خوف اس شخص کا سا رکھو جسے گمان ہے کہ وہ کل مر جائے گا۔ ابن عساکر

۸۴۱۹ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میں ایسا شخص ہوں کہ لگاتار روزے رکھ سکتا ہوں کیا میں پورا سال روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ ابن جریر

۸۴۲۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں حق میں نشاط اور چستی کے لیے بعض باطل چیزوں سے راحت حاصل کرتا ہوں۔ ابن عساکر

یعنی ایسے امور سے جو مباح ہیں۔

نجات اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی

۸۴۲۱ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے کوئی اپنے عمل کے ذریعہ نجات نہیں پا سکتا لوگوں نے عرض کیا: آپ بھی یارسول اللہ!؟ آپ نے فرمایا: میں بھی نہیں، ہاں یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، لہٰذا درست رہو، صبح وشام اور رات کی تاریکی میں عمل کرو، میانہ روی اختیار کرو (منزل تک) پہنچ جاؤ گے۔ ابن عساکر، بخاری

۸۴۲۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: سیدھے رہو قریب قریب رہو، خوشخبری سناؤ، تم میں سے کسی

کواس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا لوگوں نے عرض کیا: آپ کو بھی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: نہ مجھے، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ابن عساکر، بخاری، مسلم

۸۴۲۳ ۔۔۔ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات (رشتہ) بھائی چارگی قائم فرمایا، ایک دفعہ حضرت سلمان ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے آئے، دیکھا تو ام الدرداء نے میلے کچیلے کپڑے پہن رکھے ہیں حضرت سلمان نے کہا: آپ نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ وہ کہنے لگیں تمہارے بھائی کو دنیا میں رغبت نہیں، جب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آئے، تو انہیں مرحبا کہا ان کے سامنے کھانا پیش کیا، حضرت سلیمان نے کہا: تم بھی کھاؤ وہ کہنے لگے میں روزے سے ہوں، تو حضرت سلمان نے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم کھانا کھاؤ گے اور اس وقت تک میں بھی نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہیں کھاتے، چنانچہ انہوں نے کھانے میں شرکت کر لی، اور رات انہی کے ہاں گزاری، جب رات ہوگئی تو ابوالدرداء اٹھے تو سلمان نے انہیں روک لیا پھر کہا: ابودرداء تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی، تمہارے بدن کا تم پر حق ہے لہٰذا ہر حقدار کو اس کا حق دو، کبھی روزہ رکھو کبھی افطار کرو، (رات میں) قیام کرو اور آرام بھی کرو، اپنی بیوی کا حق ادا کرو صبح کے قریب ان سے کہا: اب اٹھو، پھر دونوں حضرت اٹھے اور نماز ادا کی، پھر (فرض) نماز کے لیے نکلے، جب نبی کریم ﷺ نماز پڑھ چکے تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور جو باتیں حضرت سلمان نے کہیں وہ نبی علیہ السلام کو بتائیں تو نبی کریم ﷺ نے ان سے وہی باتیں کیں جو سلمان نے کی تھیں اور دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابودرداء تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور ان سے حضرت سلمان کی گفتگو جیسی گفتگو کی۔ابویعلی، بخاری

۸۴۲۴ ۔۔۔حضرت طاؤس سے روایت ہے فرماتے ہیں: سب سے بہتر عبادت ہلکی پھلکی ہے۔ابن ابی الدنیا، بیھقی فی الشعب

۸۴۲۵ ۔۔۔حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے روزہ رکھا اور اسی حالت میں مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے نہ روزہ رکھا نہ نماز پڑھی۔ابن جریر

تشریح:۔۔۔۔یعنی اسے نماز روزے کا ثواب نہیں ہوا۔

اخلاص

۸۴۲۶ ۔۔۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی گھر کے کونے میں داخل ہوا اور وہاں کوئی عمل پوشیدہ کرے تو قریب ہے لوگ اس کے بارے گفتگو کرنے لگیں، جو شخص جیسا کیسا بھی عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر پہنا دیں گے اگر اچھا ہوا تو اچھا، برا ہوا تو برا (چرچا ہوگا)۔مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد مسدد، بیھقی فی الشعب، وقال: ھذا ھو الصیح موقوفاً وقد رفعہ بعض الضعفاء

اس کی تشریح کتاب کے آغاز میں گزر چکی ہے۔

۸۴۲۷ ۔۔۔حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ نے فرمایا: لوگو ان پوشیدہ باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس نے جب بھی کوئی پوشیدہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اسے شہرت کی چادر پہنا دیں گے اگر وہ عمل اچھا ہوا تو شہرت بھی اچھی اور اگر برا ہو تو چرچا بھی برا ہوگا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: وریشا آپ نے وریشا نہیں فرمایا: ہم نے تمہارے لیے لباس اتارا اور تقویٰ کا لباس یہ سب سے بہتر ہے۔آپ نے فرمایا: اچھی سیرت و کردار۔ابن جریر و ابن ابی حاتم، مر برقم ۴۸۲۹

۸۴۲۸ ۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس کا ظاہر اس کے باطن سے بہتر ہوا تو قیامت کے روز اس کا (اعمال کا) ترازو ہلکا ہوگا اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہوا تو اس کا ترازو بھاری ہوگا۔ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخلاص

۸۴۲۹ ۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر چیز کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن جس نے اپنا باطن درست کر لیا اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر بھی درست کر دیں گے اور جس نے اپنے باطن کو خراب کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر خراب کر دیں گے۔

تشریح:... باطن میں خرابیاں کیسے پیدا ہوتی ہیں دیکھیں ”فطرتی باتیں“ مطبوعہ نور محمد کراچی۔

۸۴۳۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو مؤمن کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: مؤمن وہ شخص ہے کہ وہ اس وقت تک موت کا مزہ نہیں چکھتا یہاں تک کہ اس کے کان ایسی چیز سے اللہ تعالیٰ بھر دیں جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

جانتے ہو کہ فاجر کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ہی اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ ہے جو اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی ناپسندیدہ چیزوں سے اس کے کان بھر دیں، اگر کوئی بندہ ستر کمروں کے گھر میں کسی کمرہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور ہر گھر پر لوہے کا دروازہ ہو پھر اللہ تعالیٰ اس (کے عمل) کو چادر پہنا دیں گے یہاں تک کہ لوگ بیان کریں گے اور کچھ اپنی طرف سے بڑھا کر بیان کریں۔ الدیلمی وفیہ رشد بن ضعیف

۸۴۳۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آدمی ایک عمل پوشیدہ کرتا ہے، اور جب لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارا دوہرا اجر ہے پوشیدگی اور ظاہر کا اجر۔

ابن جریر وصححہ وقال ابن کثیر امن نقلہ الحدیث یصححہ لمانی سندہ من الاضطراب

۸۴۳۲ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک آدمی آیا تو میں نماز پڑھ رہا تھا، مجھے جب اس حال میں دیکھا تو مجھے خوشی محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا: تمہارے لیے دو اجر ہیں ظاہر اور باطن کا اجر۔ ابن جریر

تشریح:... کیونکہ ان کی نماز کی ابتداء اخلاص پر تھی نہ کہ ریا پر۔

۸۴۳۳ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص نیک عمل اپنے لیے کرتا ہے جبکہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ مؤمن کو جلد ملنے والی خوشخبری ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ، ابن حبان

استقامت وثابت قدمی

۸۴۳۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو کوئی عادت ڈالی، بندے نے اسے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوں گے اور اس سے ناراض ہوں گے۔ ابن النجار

الامانۃ......امانتداری

۸۴۳۵... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کسی کے نماز روزہ کی طرف نہ دیکھو، البتہ اس کی طرف دیکھو جو بات میں سچ بولے امانت میں ادائیگی کرے، اور جب دنیا اس کی طرف متوجہ ہو تو وہ پرہیزگاری اختیار کرے۔

مالک وابن المبارک، عبدالرزاق، مسدد ورستہ فی الایمان، ابن ماجہ، والعسکری فی المواعظ، بیھقی فی الشعب

۸۴۳۶... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہیں کسی آدمی کی نماز دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ اس کے روزے، جو چاہے نماز اور روزہ رکھے لیکن جس میں امانتداری نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ ورستہ والخرائطی فی مکارم الاخلاق، بیھقی فی شعب الایمان

۸۴۳۷... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہیں کسی آدمی کی وجاہت اور رعب تعجب میں نہ ڈالے۔

لیکن جس نے امانت ادا کی، اور اپنے آپ کو لوگوں کی عزتوں سے روکا وہی بابرکت آدمی ہے۔ بیھقی فی الشعب

۸۴۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے (تو مدینہ کے) بالائی حصہ کا ایک شخص آیا، اس

نے کہا: یارسول اللہ! مجھے اس دین کی سب سے مضبوط اور آسان چیز کے بارے میں بتائیے! آپ نے فرمایا: سب سے آسان لاالٰہ الااللہ کی گواہی ہے اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور سب سے سخت چیز اے بالائی حصہ میں رہنے والوں کے بھائی! امانت ہے کیونکہ جس میں امانت نہیں اس کا دین بھی نہیں، اور نہ اس کی نماز اور روزہ ہے۔

اے عوالی کے بھائی! جس نے حرام مال حاصل کیا اور اس کی چادر یعنی قمیض پہنی، تو اس کی نماز قبول نہیں یہاں تک کہ اپنے آپ سے اس چادر کو دور کرے، عوالی مدینہ کے رہنے والوں کے بھائی! اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت عزت والے اور جلال والے ہیں کہ وہ کسی آدمی کا کوئی عمل یا نماز قبول کریں جبکہ اس کے بدن پر حرام مال کی قمیض ہے۔البزار وفيه ابو الجنوب ضعيف

۸۴۳۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام نے جب بھی ہمارے سامنے خطاب کیا آپ نے یہی فرمایا: جس میں امانتداری نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس میں وعدہ (کی پاسداری اور حفاظت) نہیں اس کا دین نہیں۔ابن النجار

آپس کی اصلاح

۸۴۴۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آپس کی اصلاح مسجد کی طرف چل کر جانا ہے اور اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب اور پسندیدہ نہیں۔ابن عساكر

ان شاء اللہ کہنا

۸۴۴۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قریش سے ضرور تین جنگیں کروں گا پھر تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا ان شاء اللہ تعالیٰ۔خطيب في المتفق

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

تنبیہ:......امر بالمعروف کے بارے سرفہرست یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں اصلاً یہ شعبہ حکومت کا ہے کہ کسی کو سختی سے کسی بات کا حکم دیں اور برائی سے روکیں باقی زبان اور دل میں براجانا ہر مسلمان کرسکتا ہے، کیونکہ اگر ہر شخص از خود معاشرے میں برائیوں کی روک تھام کرنے لگ جائے گا تو بجائے اصلاح کے فساد پیدا ہوگا، عوام کے لیے یہ فعل مباح ہے فرض نہیں حضرت حذیفہ نے فرمایا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اچھی بات ہے البتہ بادشاہ کے خلاف ہتھیار اٹھانا خلاف سنت ہے۔

۸۴۴۲..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں کسی نیک کام کا حکم دیتا ہوں اور خود (اگرچہ) وہ کام نہیں کرتا، لیکن پھر بھی مجھے اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید ہے۔ابن عساكر وسياتي برقم ۸۴۷۱

تشریح:......یعنی جب کسی کو نیکی کا حکم دیا اور وہ اس پر کاربند ہوگیا تو مجھے اجر ملتا رہے گا، کیونکہ نیکی کا رستہ بتانے والا نیک کام کرنے والے کی طرح ہے۔

۸۴۴۳..... قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب حضرت ابوبکر خلیفہ بنے تو منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر فرمایا: لوگو! تم یہ آیت: "اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص سے تمہیں کچھ نقصان نہیں۔" پڑھتے ہو اور تم اس آیت کو اس کے مقام پر نہیں رکھتے، میں نے نبی کریم کو فرماتے سنا: لوگ جب کسی برائی کو دیکھیں اور اسے ختم نہ کریں تو اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں گرفتار کرلے گا۔

مصنف ابن ابی شيبه، مسند احمد، عبد بن حميد، والعدني وابن منيع والحميدي، ابوداؤد ترمذي وقال حسن صحيح، نسائي،

ابن ماجه، ابويعلى في مسنده، والكجي، وابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم وابن منده في غرائب شعبه وابوالشيخ وابن مردويه وابوذر العروي في الجامع وابونعيم في المعرفة، دارقطني في العلل وقال: جميع رواة ثقات، بيهقي في الشعب، سعيد بن منصور

۸۴۴۴ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب کوئی قوم گناہ کرتی ہے اور ایسے لوگوں کے سامنے کرتی ہے جو اس پر غالب اور قدرت رکھتے ہیں، اور وہ انہیں نہ روکیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر آزمائش (کے لیے عذاب) نازل کر دیتے ہیں پھر ان سے نہیں ہٹاتے۔

بيهقي في الشعب

۸۴۴۵ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطاب فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو اس آیت: "اے ایمان والو! اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا پر گفتگو نہ کرو، جب کوئی خبیث شخص کسی قوم میں ہو اور وہ اسے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر (اپنا) عمومی عذاب نازل کر دیتا ہے۔" ابن مردويه

۸۴۴۶ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: آپ نے یہ آیت "جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا پڑھی تم ضرور نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کر دے گا، پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں کریں گے (مگر) ان کی دعا قبول نہ ہوگی، تمہیں ضرور نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا پڑے گا ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عمومی عذاب نازل کر دے۔" ابوذر الهروي في الجامع

۸۴۴۷ محمد بن عبداللہ التیمی حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس قوم نے جہاد چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ ان پر ذلت مسلط کر دے گا، اور جس قوم نے اپنے درمیان کسی برائی کو باقی رکھا تو ان پر عمومی عذاب نازل کر دے گا، الا یہ کہ وہ لوگ اس آیت کی "اے ایمان والو! اپنی خبر لو جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علاوہ کوئی تفسیر کرنے لگ جائیں۔" ابن مردويه

۸۴۴۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر منبر رسول پر اس دن بیٹھے جس دن آپ کو خلیفۂ رسول کا نام دیا گیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، نبی کریم پر درود بھیجا پھر اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے اور پھر منبر کی اس جگہ پر رکھا جہاں نبی کریم ﷺ تشریف رکھا کرتے تھے۔

پھر فرمایا: میں نے حبیب سے سنا اور آپ اس جگہ تشریف فرما تھے آپ اس آیت کی "اے ایمان والو! اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"۔ تلاوت فرمانے کے بعد اس کی تفسیر کر رہے تھے، آپ نے اس کی تفسیر ہمارے سامنے یہ بیان فرمائی: جس قوم میں کوئی برائی کی جائے اور ان میں کوئی قباحت کر کے فساد پھیلایا جائے، اور لوگ اس برائی کو نہ روکیں اور نہ ہٹائیں تو اللہ تعالیٰ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انہیں عذاب میں گرفتار کر لے، پھر ان کی دعا قبول نہ کرے، پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں رکھیں اور فرمایا: اگر میں نے یہ بات (پیارے) حبیب سے نہ سنی ہو تو یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ ابن مردويه

۸۴۴۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگوں کو اس بات سے کون روکتا ہے کہ جب تم بے وقوف کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی بے عزتی کر رہا ہے اور اس کے فعل کی برائی بیان کرو؟ لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی زبان کا خوف ہے آپ نے فرمایا: یہ کم سے کم درجہ ہے کہ تم شہداء ہو جاؤ۔

مصنف ابن ابي شيبه وابوعبيد في الغريب وابن ابي الدنيا في الصمت

۸۴۵۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ میری امت کو آخری زمانہ میں ان کے بادشاہوں کی طرف سے سخت آزمائش جھیلنی پڑے گی، اس دور میں وہی شخص نجات پائے گا جو اپنی زبان، ہاتھ اور دل سے اللہ تعالیٰ کے دین کی پہچان کرائے، یہی وہ چیز ہے جس کی طرف سبقت کرنے والوں کو سبقت کرنی چاہیے۔ الديلمي

۸۴۵۱..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اس سے پہلے کہ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کیے جائیں اور تمہارے نیک لوگ دعا مانگیں اور ان کی دعا قبول نہ کی جائے، نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ مصنف ابن ابي شيبه

۸۴۵۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: سب سے پہلی چیز جس پر تم غالب کردیئے جاؤ گے وہ ہاتھوں اور پھر دل کے ذریعہ جہاد ہے تو جس دل نے نیکی کو نہ پہچانا اور برائی کو اوپرا نہ جانا، تو اس کا اعلیٰ حصہ ادنیٰ کی طرف ایسے اوندھا ہو جائے گا جیسے کوئی اوندھا کیا جائے اور جو کچھ اس میں ہے بکھیر دیا جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ و ابونعیم و نصر فی الحجۃ

۸۴۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یا تو تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کر دیئے جائیں اور پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں اور ان کی دعا قبول نہ کی جائے۔ الحارث

۸۴۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں: تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ہلاک ہوئے، ان کے علماء اور پیروں نے انہیں گناہوں سے نہ روکا، جوں جوں وہ گناہوں میں بڑھتے گئے اور ان کے علماء اور درویشوں نے انہیں نہیں روکا تو انہیں کئی قسم کے عذابوں نے آ گھیرا۔

لہٰذا تم لوگ نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو قبل اس کے کہ تم پر بھی ایسے ہی عذاب نازل ہوں جیسے ان پر نازل ہوئے، اور یہ بات بھی جان لو کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، نہ رزق کو ختم کرتا ہے اور نہ موت کو قریب کرتا ہے۔ ابن ابی حاتم

جہاد کی تین قسمیں ہیں

۸۴۵۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جہاد تین قسم کے ہیں، ہاتھ، زبان اور دل کا جہاد، سب سے پہلے جو جہاد مغلوب ہوگا وہ ہاتھ کا جہاد ہے، پھر زبان اور دل کا جہاد ہے، اور جب دل (کی کیفیت ایسی ہو جائے) وہ نیکی کو نہ پہچانے اور برائی کو عجیب نہ سمجھے تو اوندھا کر دیا جاتا ہے اور اس کے اوپر والا حصہ پیچھے کر دیا جاتا ہے۔ مسدد، بیھقی فی الشعب، بیھقی فی السنن وصحح

۸۴۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم ضرور بضرور نیکی کا حکم کرو گے اور برائی سے روکو گے، اور تم لازماً اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں غضبناک ہو گے، کیا تم میں ایسے لوگ نہیں جو تمہیں اذیت پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۵۷ ابزی خزاعی عبدالرحمٰن کے والد سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا: اور مسلمانوں کی جماعتوں کی اچھی تعریف کی، پھر فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں میں دین کی سمجھ پیدا نہیں کرتے، نہ انہیں تعلیم دیتے ہیں اور نہ وعظ و نصیحت کرتے ہیں، نہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور نہ برائی سے روکتے ہیں۔

اور ان لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں سے نہ سیکھتے ہیں اور نہ دین کی سمجھ حاصل کرتے ہیں، اور نہ جان بوجھ پیدا کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی قسم! لوگ اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیں گے، انہیں سمجھ بوجھ اور دین کی فقاہت دیں گے، اور انہیں نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے، اور ضرور کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل کریں گے، دین کی سمجھ بوجھ اور ہوشیاری پیدا کریں گے ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں دنیا میں انہیں عذاب دینے میں جلدی کروں گا۔

پھر آپ منبر سے اترے اور اپنے گھر تشریف لے گئے، تو کچھ لوگوں نے کہا: تمہارے گمان میں آپ کی مراد کون لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ کی مراد اشعریین کے لوگ کیونکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں، جبکہ ان کے پڑوسی سخت مزاج پانی اور دیہات والے ہیں، یہ بات اشعریین تک پہنچی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! آپ نے ایک قوم کا ذکر بھلائی سے کیا جبکہ ہمارا ذکر برائی سے کیا، ہماری خطا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور علم دے گی، دین کی سمجھ اور دانائی کی باتیں سکھاتے رہیں گے انہیں نیکی کا حکم اور برائی سے روکتے رہیں گے اور کچھ لوگ ضرور اپنے پڑوسیوں سے علم، آگاہی اور دین کی سمجھ حاصل کرتے رہیں گے یا میں انہیں دنیا میں (سزا) عذاب دوں گا، تو وہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! کیا ہمارے علاوہ کا شگون ہے؟ تو آپ نے اپنی بات دہرائی

اورانہوں نے بھی وہی کہا: کیا ہمارے علاوہ کسی کا شگون مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ بھی ایسا ہے۔

انہوں نے عرض کیا: ہمیں ایک سال کی مہلت دیں تو آپ نے انہیں ایک سال کی مہلت دی تاکہ وہ انہیں دین کا علم سکھائیں اوران میں سمجھ بوجھ پیدا کریں، پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی ”بنی اسرائیل میں ان کے لوگوں پر جو کافر ہوئے داؤداور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی یہ اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے گزر جاتے تھے، اور جو گناہ وہ کرتے اس سے ایک دوسرے کو روکتے نہ تھے کیا برا کام تھا جو وہ کرتے تھے“۔ابن راھویہ، بخاری فی الوحدان وابن السکن، وابن مندہ والباوردی، طبرانی فی الکبیر وابونعیم وابن مردویہ، ابن عساکر، قال ابن السکن مالہ غیرہ واسناد صحیح

۸۴۵۸ حضرت (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم میں وہ باتیں ظاہر ہوجائیں جو تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ظاہر ہوئیں، میں نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہارے نیک لوگوں میں مداہنت اور تمہارے برے لوگوں میں فحاشی ظاہر ہوجائے اور بادشاہت تمہارے بچوں میں اور دین کی سمجھ تمہارے گھٹیا لوگوں میں منتقل ہوجائے۔ابن عساکر وابن النجار

۸۴۵۹ وافد بن سلامہ، یزید الرقاشی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسے لوگوں کے بارے نہ بتاؤں جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء پھر بھی ان کے مرتبوں کی وجہ سے انبیاء اور شہداان پر رشک کریں گے، وہ نور کے منبروں پر (ہونے کی وجہ سے) پہچانے جائیں گے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں، زمین پر خیر خواہی سے چلتے ہیں، میں نے کہا یہ تو ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں (لیکن) بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب کیسے بناتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: انہیں ایسی باتوں کا حکم دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، اور ایسی باتوں سے روکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں تو جب یہ ان کی بات مانیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

بیھقی فی الشعب والنقاش فی معجمہ وابن النجار ووافد ویزید ضعیفان

۸۴۶۰ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اچھی بات ہے اور اپنے بادشاہ کے خلاف تم ہتھیار اٹھالو تو یہ سنت نہیں۔مصنف ابن ابی شیبہ ونعیم

۸۴۶۱ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی شخص کوئی بات کہتا تو منافق ہوجاتا، اور میں ایک ہی مجلس میں وہ بات چار مرتبہ سنتا ہوں، تم ضرور نیکی کا حکم دوگے اور برائی سے منع کروگے اور نیکی کے کام پر لپک پڑوگے ورنہ اللہ تعالیٰ تم سب کو عذاب میں سمیٹ لے گا یا تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کردے گا (اس وقت) تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے تو ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۶۲ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم پر ضرور ایک وقت آنے والا ہے جس میں تمہارے نیک لوگ نیکی کا حکم دیں گے اور نہ برائی سے منع کریں گے۔مصنف ابن ابی شیبہ

برائی مٹانے کا جذبہ ایمان کی علامت ہے

۸۴۶۳ حضرت (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں مؤمن کا دل ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے کسی نے پوچھا: یہ کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: یہ اس وجہ سے کہ وہ کسی برائی کو دیکھے گا (مگر) اسے ہٹا نہ سکے گا۔ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

۸۴۶۴ حضرت (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور بضرور نیکی کا حکم دوگے اور برائی سے منع کرو

گے یا اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کردے گا جو تمہیں سخت اذیتیں پہنچائیں گے پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے (مگر) ان کی دعا قبول نہ ہو گی، تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسا شخص مقرر کردے گا جو تمہارے بچوں پر رحم نہیں کرے گا اور تمہارے بڑوں کی عزت نہیں کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

۸۴۶۵.....حضرت (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا: جس شخص نے نیکی کا حکم نہیں دیا اور نہ برائی سے روکا کیا وہ ہلاک ہوا؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ ہلاک وہ ہوا جس نے اپنے دل سے نیکی کو نہ پہچانا اور برائی کو برا نہ جانا۔

مصنف ابن ابی شیبہ ونعیم فی الفتن

۸۴۶۶..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: عنقریب ایسے واقعات رونما ہوں گے کہ جس نے ان میں عدم موجودگی کے باوجود انہیں پسند کیا تو وہ ان میں حاضر ہونے والوں کی طرح ہے اور جس نے باوجود وہاں ہونے کے انہیں ناپسند کیا تو وہ ان لوگوں کی طرح ہے جو وہاں موجود نہ تھے۔ نعیم وابن النجار

تشریح:..... مؤمن کی شان یہ ہے کہ کوئی برائی جہاں کہیں بھی ہو وہ اسے ناپسند کرتا ہے

۸۴۶۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں: کوئی شخص کسی گناہ کے کیے جانے کے وقت وہاں موجود ہوتا ہے اور اسے ناپسند سمجھتا ہے تو وہ وہاں نہ ہونے والے کی طرح ہے اور جو وہاں موجود نہ تھا مگر اسے وہ گناہ کا کام پسند تھا تو وہ وہاں موجود شخص کی طرح ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ ونعیم

برائی کو دل سے ناپسند کرنا

۸۴۶۸..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب تم کسی گناہ کو دیکھو اور تمہیں اسے تبدیل کرنے کی طاقت نہ ہو تو تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دل سے اسے ناپسند کرتے ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ ونعیم

۸۴۶۹..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: منافقوں سے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ جہاد کرو، اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ان کے سامنے ترش روئی کر سکو تو ترش روئی اختیار کرو۔ ابن عساکر

۸۴۷۰..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہاری عورتیں سرکش اور تمہارے نوجوان فاسق ہو جائیں گے اور تم جہاد چھوڑ بیٹھو گے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ (واقعی) ہونے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہاں ہونے والا ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے زیادہ سخت کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی، جب تم نیکی کا حکم نہیں دو گے اور برائی سے نہیں روکو گے؟ لوگوں نے عرض کیا: رسول اللہ! کیا یہ ہونے والا ہے آپ نے فرمایا: ہاں، جس ذات کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سے بھی سخت چیز پیش آنے والی ہے؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے زیادہ سخت کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھو گے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ ہونے والا ہے آپ نے فرمایا: ہاں، اس سے بھی سخت چیز پیش آنے والی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی ذات کی قسم! میں ان کے لیے ضرور فتنہ پیدا کروں گا، جس میں بردبار شخص بھی حیران ہو جائے گا۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

۸۴۷۱.....حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نیکی کا حکم دیتا ہوں اور خود اسے نہیں کرتا لیکن مجھے اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید ہے۔ ابن عساکر، مر برقم، ۸۴۴۲

لوگوں کا مزاج بدل جائے گا

۸۴۷۲ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ ان کا اچھا شخص وہ ہوگا جو نیکی کا حکم نہیں دے گا اور برائی سے منع نہیں کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

۸۴۷۳ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کسی (حکومتی) امیر کے پاس نہ جانا، اگرچہ تو اس پر غالب آجائے، میری سنت سے تجاوز نہ کرنا اور ہرگز بے وقوف اور اس کے کوڑے سے نہ ڈرنا، کہ تم اسے اللہ تعالیٰ کی طاعت اور تقویٰ کا حکم دو گے۔ اے ابو ہریرہ! اگر تم کسی امیر وحکمران کے وزیر یا مشیر بن جاؤ یا اس کے پاس جاؤ تو ہرگز میری سنت اور سیرت کی مخالفت نہ کرنا، کیونکہ جس نے میری سنت اور سیرت کی مخالفت کی وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ آگ ہر طرف سے گھیرتی رہے گی اور پھر اسے جہنم میں داخل کر دے گا۔ الدیلمی

۸۴۷۴ سماک، درۃ کی بیوی سے وہ درہ سے روایت کرتی ہیں: فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ مسجد میں تھے، میں نے عرض کیا: سب سے متقی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو زیادہ نیکی کا حکم دے، برائی سے روکے اور رشتہ داری کو زیادہ جوڑے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۷۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کب ہم نیکی کا حکم نہ دیں اور برائی سے نہ روکیں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہارے اچھے لوگوں میں بخل اور تمہارے گھٹیا لوگوں میں علم، تمہارے قرآن کا علم رکھنے والوں میں مداہنت اور تمہارے چھوٹوں میں بادشاہت آجائے اس وقت۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

۸۴۷۶ (مرسل الحسن) حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اور جب برابر ہو جائیں گے تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہے۔ بیھقی فی الشعب

۸۴۷۷ زہری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا: کیا میں اس شخص کے درجہ میں نہیں ہو سکتا جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتا، یا تو تم لوگوں کے کچھ قریب ہو گے یا ان کے حالات سے جدا، لہٰذا اپنے نفس پر جھک جاؤ نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ ابن سعد

۸۴۷۸ ابن سیرین حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: تمہاری آج کی نیکی گزشتہ زمانہ کی برائی ہے، اور تمہاری آج کی برائی آئندہ زمانہ کی نیکی ہوگی، تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک منکر باتوں کو معروف نہیں جانو گے اور معروف باتوں کو منکر نہیں جانو گے اور جب تمہارا عالم تم میں توہین آمیز گفتگو نہ کرے۔ ابن عساکر

امر بالمعروف کے آداب

۸۴۷۹ طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک رات کچھ لوگوں کی نگہبانی کے لیے نکلے جب رات کا ایک پہر گزر گیا، تو آپ ایک گھر کے پاس سے گزرے اس میں کچھ لوگ پی رہے تھے، آپ نے انہیں پکار کر کہا: کیا یہ فسق نہیں کیا یہ فسق نہیں؟ (ان میں سے) کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع کیا ہے، چنانچہ حضرت عمر انہیں چھوڑ کر واپس آگئے۔ عبدالرزاق

۸۴۸۰ ابو قلابہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عمر سے کہہ دیا: کہ ابو محجن ثقفی نے اپنے گھر میں شراب پی ہے جہاں وہ اور ان کے احباب بیٹھے ہیں، حضرت عمر چل کر وہاں پہنچے تو ان کے پاس صرف ایک آدمی بیٹھا تھا، ابو محجن نے کہا: امیر المؤمنین آپ کے لیے یہ کام جائز نہیں اللہ تعالیٰ نے تجسس سے منع فرمایا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: اس فعل کو کیا کہا جائے؟ تو زید بن ثابت اور عبدالرحمن بن ارقم نے ان سے کہا: امیر

المومنین! ابومحجن نے سچ کہا، یہ واقعی نجس ہے چنانچہ حضرت عمر انہیں چھوڑ کر وہاں سے چل دیئے۔ عبدالرزاق

۸۴۸۱ زہری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قیس بن مکشوح مرادی سے کہا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم شراب پیتے ہو؟ انہوں نے کہا: امیرالمومنین! اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے خیال میں آپ نے بری بات کی اللہ کی قسم! میں جب بھی کسی بادشاہ کے پیچھے چلا تو میرے دل میں اسے قتل کرنے کا خیال پیدا ہوا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تمہارے دل میں میرے قتل کا خیال پیدا ہوا؟ تو وہ بولے: میں اگر اس کا قصد کرتا تو کر لیتا، حضرت عمر نے فرمایا: اگر تم ہاں کہتے تو میں تمہارے گردن اڑا دیتا یہاں سے نکل جاؤ اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ یہ رات نہیں گزار سکتا، عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا: امیرالمومنین! اگر وہ وہاں کہہ دیتا تو کیا آپ اس کی گردن اڑا دیتے؟ حضرت عمر فرمایا نہیں لیکن میں نے اس بات سے اسے ڈرایا ہے۔ ابن جریر

۸۴۸۲ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) زید بن وھب سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا گیا: ولید بن عقبہ کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ہمیں تجسس سے منع کیا گیا ہے ہمارے سامنے اگر کوئی بات ظاہر ہوئی تو ہم اس پر حد لگائیں گے۔ عبدالرزاق

۸۴۸۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو کسی چیز سے منع کرنا چاہتے تو پہلے اپنے گھر والوں کے پاس جاتے (فرماتے) اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ کوئی شخص اس چیز کا مرتکب ہوا جس سے میں نے روکا ہے تو میں اسے دہری سزا دوں گا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۸۴۸۴ ابن شہاب سے روایت ہے فرماتے ہیں، ہشام بن حکیم بن حزام کچھ مردوں کے ساتھ مل کر نیکی کا حکم کرتے، حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے تھے جب تک میں اور ھشام زندہ ہیں تو یہ نہیں ہوسکتا۔ مالک و ابن سعد

۸۴۸۵ سدی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ باہر نکلے، اچانک انہیں ایک آگ دکھائی دی، آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے آپ آگ کی طرف چل پڑے یہاں تک (جس) گھر میں (آگ جل رہی تھی) داخل ہو گئے وہاں ایک چراغ جل رہا تھا، آپ گھر کے مکان میں داخل ہوئے اور یہ رات کے وقت کا واقعہ ہے کیا دیکھتے ہیں ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہے اور اس کے سامنے شراب پڑی ہے اور ایک لونڈی گانا گا رہی ہے انجانے میں حضرت عمر نے اس پر حملہ کر دیا، حضرت عمر نے فرمایا: میں نے آج کی رات سے بھیانک منظر نہیں دیکھا، ایک بوڑھا جو اپنی موت کا منتظر ہے، اس شخص نے اپنا سر اٹھایا اور کہا: عمر، بالکل ٹھیک ہے امیرالمومنین جو آپ نے کیا ہے وہ اس سے زیادہ برا ہے آپ نے تجسس کیا اور تجسس سے روکا گیا ہے اور آپ بغیر اجازت اندر آ گئے، حضرت عمر نے فرمایا: تم نے سچ کہا: پھر آپ اپنا کپڑا دانتوں میں دبائے روتے باہر نکل گے، اور فرمایا: عمر کی ماں اسے روئے اگر اس کا رب اسے نہ بخشے ہم نے اسے دیکھا وہ اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا تھا اب وہ کہہ رہا ہے کہ مجھے عمر نے دیکھا اور وہ اس معاملہ میں شہرت کر رہے ہیں، اس بوڑھے نے اسی گھڑی حضرت عمر کی مجلس چھوڑ دی۔

ایک دفعہ اس واقعہ کے بعد حضرت عمر بیٹھے تھے کہ اچانک اسی خفیہ بات والے شخص جیسا ایک بوڑھا آیا اور مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا، حضرت عمر نے جب اسے دیکھا تو فرمایا: اس بوڑھے کو مجھ تک پہنچا دو، چنانچہ وہ آ گیا کسی نے اس سے کہا: حاضر ہو وہ شخص اٹھا (وہ دل میں) سمجھ رہا تھا کہ میری کسی بری حرکت کی عمر سرزنش کریں گے جو انہوں نے دیکھی ہے حضرت عمر نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، آپ اسے قریب کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے پہلو میں بٹھا لیا، پھر فرمایا: اپنا کان میرے نزدیک کرو، پھر آپ نے اس کے کان میں کہا، اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر مبعوث فرمایا، اس رات میرے ساتھ عبداللہ بن مسعود تھے میں نے اور اس نے کسی کو نہیں بتایا۔

اس نے کہا امیرالمومنین! اپنا کان میرے نزدیک کریں، اس نے گوشہ میں کہا، اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا، میں نے بھی کسی کو نہیں بتایا اور آپ کی مجلس میں بیٹھنے تک دوبارہ یہ کام نہیں کیا تو حضرت عمر نے تکبیر کہہ کر آواز بلند کی، لوگوں کو معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کس وجہ سے تکبیر کہہ رہے ہیں۔ ابوالشیخ فی کتاب القطع والسرقہ

زہد وتقشّف

۸۴۸۶ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: ازار پہنا کرو، چادر اوڑھا کرو، جوتا پہنا کرو، موزے اور شلواریں اتار دو، قافلوں سے ملو، گھوڑوں پر کود کر بیٹھا کرو، معد بن عدنان کی موافقت کرو، نیزے پھینکا کرو، عیش وعشرت اور عجم کی مشابہت چھوڑ دو، خبردار عجمیوں کی روش سے بچنا کیونکہ سب سے برا طریقہ عجم کی بود وباش ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، وابو ذر الهروی فی الجامع، بیهقی فی السنن

سنجیدگی اور نرم رفتاری

۸۴۸۷ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا سوائے آخرت کے کاموں کے ہر کام میں نرم رفتاری بہتر ہے۔
مسند احمد، ومسدد وابن ابی الدنیا فی قصر الامل، وفی المنتخب، ابوداؤد، حاکم، بیهقی فی الشعب عن سعد

۸۴۸۸ خیثمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ نے فرمایا: کئی فسادات اور مشتبہ امور ظاہر ہوں گے، تو تم سنجیدگی اختیار کرنا، تو تم بھلائی کے کاموں میں تابع بن کر رہو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم بھلائی کے کاموں میں رہنما بنو۔ وفی المنتخب، مصنف ابن ابی شیبه

لڑائی جھگڑا چھوڑنا

۸۴۸۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگوں کے جھگڑوں سے بچو کیونکہ وہ دو قسموں سے خالی نہیں، یا وہ عقلمند ہوں گے جو تمہارے خلاف مکر کریں گے، یا جاہل ہوں گے، تمہارے خلاف ایسی بات میں جلدی کریں گے جو تم میں نہیں، یاد رکھنا کلام مذکر ہے اور جواب مؤنث ہے اور جہاں مذکر اور مؤنث جمع ہو جائیں تو وہاں اولاد کا ہونا ضروری ہے، پھر آپ نے یہ اشعار کہنا شروع کیے
ترجمہ: جو جواب سے بچ گیا اس نے عزت بچالی، جس نے لوگوں سے مدارت ورواداری رکھی تو صحیح راہ چلا، جو لوگوں سے ڈرا لوگ بھی اس سے خوفزدہ ہوں گے، اور جو لوگوں کو حقیر جانے گا اس سے ہرگز کوئی نہیں ڈرے گا۔ بیهقی فی الشعب

اکتاہٹ دور کرنے کے لیے دل کی کیفیت تبدیل کرنا

۸۴۹۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں کسی باطل چیز کے ذریعہ راحت حاصل کرتا ہوں تاکہ میرے لیے حق میں زیادہ چستی کا ذریعہ بنے۔ ابن عساکر

غور وفکر

۸۴۹۱ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں بے شک تیرے رب کی طرف انتہا ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور وفکر نہیں۔ دارقطنی فی الافراد

۸۴۹۲ حضرت (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ نیکیوں کی کنجیاں اور برائیوں کے تالے ہیں، اور انہیں اس کا اجر بھی ملتا ہے، اور کچھ برائیوں کی چابیاں اور نیکیوں کے تالے ہیں، اور اس کا ان پر گناہ بھی ہے، ایک گھڑی کا غور وفکر رات (بھر) کے قیام سے بہتر ہے۔
ابن عساکر

۸۴۹۳ (مرسل الحسن) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک گھڑی کا سوچ وبچار رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔
ابن الدنیا فی التفکر

پرہیزگاری

۸۴۹۴ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: تقویٰ کے ساتھ عمل کم نہیں ہوتا، جو چیز قبول ہوتی ہے وہ کم کیسے ہوسکتی ہے۔
ابن ابی الدنیا فی التقویٰ

۸۴۹۵ کمیل بن زیاد سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا جب آپ جبان کے اوپر پہنچے تو قبرستان کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا: اے قبروں بوسیدگی اور وحشت والو! تمہاری کیا خبر ہے ہماری خبر تو یہ ہے کہ مال تقسیم ہوگئے، اولاد یتیم ہوگئی، خاوند بدل گئے یہ تو ہماری خبر تھی، تمہاری کیا خبر ہے۔

پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے کمیل! اگر انہیں جواب دینے کی اجازت ہوتی تو یہ کہتے: بہترین توشہ تقویٰ ہے، پھر آپ روپڑے اور مجھ سے فرمایا: کمیل! قبر عمل کا صندوق ہے، اور موت کے وقت تیرے پاس (اس کی) خبر پہنچ جائے گی۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۴۹۶ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی نے فرمایا: عمل کرنے سے زیادہ عمل کی قبولیت کا اہتمام کرو، کیونکہ کوئی عمل تقویٰ کے ساتھ کم نہیں ہوتا اور وہ عمل کیسے کم ہوسکتا ہے جو قبول ہوتا ہو۔ الحلیة، ابن عساکر

۸۴۹۷ عبد خیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا، جو چیز قبول ہوتی ہے وہ کم کیسے ہوسکتی ہے۔ ابن ابی الدنیا فی التقویٰ، الحلیة

۸۴۹۸ عبداللہ بن احمد بن عامر سے روایت فرماتے ہیں میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے علی بن موسیٰ رضا نے اپنے آباء کے حوالہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: وہ کون سے اعمال ہیں جو جنت میں زیادہ داخل کرتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق، اور آپ سے ان اعمال کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ جہنم میں داخل کرتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو خالی چیزیں، پیٹ اور شرمگاہ۔

۸۴۹۹ حضرت (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جس نے تم میں سے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز چھوڑ دی تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر چیز ایسی جگہ سے عطا کرے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا اور جس نے سستی کی اور جہاں سے اسے علم نہ تھا اس چیز کو حاصل کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس سے سخت چیز دے گا جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔ ابن عساکر

۸۵۰۰ حضرت (عبداللہ بن مسعود) سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے اگر اس بات کا علم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ میرا عمل قبول فرمالیں گے تو یہ بات مجھے زمین بھر سونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یعقوب بن سفیان ابن عساکر

۸۵۰۱ حضرت (ابوذر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے (کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا) اے ابوذر! تقویٰ کے ذریعہ عمل کی قبولیت کا عمل سے زیادہ اہتمام کرو، اے ابوذر! اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو برائیوں کو اس کے سامنے مشکل کردیتے ہیں، ابوذر! مؤمن اپنے گناہ کو ایسے سمجھتا ہے گویا وہ کسی چٹان تلے ہے جس کے گرنے کا اسے اندیشہ ہے اور کافر اپنے لئے گناہ کو ایسے سمجھتا ہے گویا کوئی مکھی ہے جو ناک پر آبیٹھی، ابوذر! کسی چھوٹے گناہ کو نہ دیکھو، بلکہ اس ذات کی عظمت کو دیکھو جس کی نافرمانی کررہے ہو، ابوذر! بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا یہاں تک کہ اپنا محاسبہ اس سے زیادہ سخت ایسے کرے جیسے ایک شریک (کار) اپنے شریک کا کرتا ہے اور وہ جان لے کہ اس کے کھانے پینے اور پہننے کا سامان کہاں سے آرہا ہے؟ حلال سے یا حرام سے۔ الدیلمی

۸۵۰۲ ابونضرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کا وہ خطبہ جو آپ نے ایام تشریق کے درمیان اونٹ پر بیٹھ کر دیا تھا وہاں جو حضرات موجود تھے ان میں سے ایک نے مجھ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: لوگو! تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے خبردار کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی سیاہ فام کو کسی گورے پر کوئی افضلیت حاصل ہے صرف تقویٰ کی وجہ سے آگاہ رہو کیا میں نے پہنچادیا؟ لوگوں نے (یک زبان) کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: حاضر غائب تک پہنچادے۔ ابن النجار

لوگوں کو ان کے مراتب میں رکھنا

۸۵۰۳ عمرو بن مخراق سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھانا کھا رہی تھیں آپ کے پاس ایک شخص گزرا جو شان وشوکت والا تھا آپ نے اسے بلایا اور وہ آپ کے ساتھ بیٹھ گیا پھر ایک دوسرا شخص گزرا تو آپ نے اسے ایک روٹی کا ٹکڑا عنایت کیا، آپ سے کسی نے کہا: ایسا کیوں؟ آپ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں کو ان کے مراتب و درجات میں رکھیں۔

خطيب في المتفق مر برقم، ۷۱۷۵/۸/۵۷۱۷

تشریح: ...... یہ حدیث جتنے راویوں نے نقل کی ہے سب کا مدار میمون بن ابی شبیب ہے مگر انہوں نے حضرت عائشہ کا زمانہ نہیں پایا، بہرکیف حدیث کا درجہ حسن کا ہے، یہاں دو باتیں ذہن نشین کر لیں، اول یہ کہ حضرت عائشہ بے محابا نہیں بیٹھی ہوئی تھیں، دوم آپ کھانے کے لیے اس طرح نہیں بیٹھی تھیں جیسے لوگ ہوٹل وغیرہ میں بیٹھتے ہیں، آپ کی مجلس علمی مجلس ہوا کرتی تھی، آپ پردہ میں بیٹھتیں اور آنے والوں کے لیے آپ کے ہاں قیام وطعام کا بندوبست تھا، کیونکہ شائقین علم حدیث دور دور سے آکر آپ سے نبی کریم ﷺ کے اقوال سنتے آپ کے کئی خادم اور لونڈیاں تھیں پاس بیٹھنے سے مراد اتحاد مجلس ہے نہ کہ اتحاد مکان۔

۸۵۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے لوگوں کو ان کے مراتب میں رکھا اس نے اپنے آپ سے مشقت دور کی، اور جس نے اپنے بھائی کو اس کی قدر و منزلت سے آگے بڑھایا تو اس نے اس کی عداوت و دشمنی کو کھینچا۔ القرشي في العلم

۸۵۰۵ زیاد بن انعم سے روایت ہے فرماتے ہیں: سمندر میں ہمارا بحری بیڑہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بیڑہ سے مل گیا ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جو بے حد مذاقی تھا، وہ ہمارے باورچی سے کہتا، اللہ تعالیٰ تجھے اچھا اور بھلا بدلہ دے، تو وہ غصہ ہو جاتا، ہم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے ساتھ ایک شخص ہے جب ہم اسے جزاک اللّٰہ خیراً وبراً کہتے ہیں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے، آپ نے فرمایا: اس کے لیے الفاظ تبدیل کر دو، کیونکہ ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ جسے اچھائی تجھے برا اور خارش کا بدلہ دے تو وہ شخص ہنس پڑا اور کہنے لگا تو اپنا مذاق نہیں چھوڑتا، تو اس شخص نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے (آکر) کہا حضرت ابوایوب! اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا بدلہ دے۔

ابن عساكر

تشریح: ...... بڑوں کی باتیں بھی عظیم ہوتی ہیں، ان حضرات کا نور فراست اس قدر تیز تھا کہ بغیر آلات کے انسانی تشخیص کر لیا کرتے تھے۔

التواضع

۸۵۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تین باتیں تواضع وانکساری کی بنیاد ہیں، جس سے ملاقات ہو اسے سلام میں پہل کرنا، اونچی جگہ بیٹھنے کی بجائے نیچے بیٹھنے پر راضی رہنا، اور نمود ونمائش کو برا سمجھنا۔ العسكري

تشریح: ...... سلام میں پہل نہ کرنے سے ایک فرد کے دل میں دشمنی اٹھے گی، مجلس میں اونچی جگہ بیٹھنے سے نیچے بیٹھنے والے خاص افراد حسد کریں گے، تکبر کی وجہ سے ہر شخص برے طریقہ سے ملے گا یوں عافیت کم ہوگی اور عداوت بسیار۔

۸۵۰۷ سمعان بن المهدی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا جو بندہ میری خاطر میری مخلوق کے سامنے عاجزی کرے تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا، اور میرا جو بندہ میری مخلوق کے سامنے تکبر کرے گا میں اسے اپنی جہنم میں داخل کروں گا اور میرا جو بندہ حلال سے حیا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے حرام میں مبتلا کر دیں گے۔ ابن عساكر

وقال منكر اسناداومتناً وفي سنده غير واحد من المجهولين

یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن اس کا مضمون جو تواضع کے متعلق ہے وہ درست ہے۔

۸۵۰۸ اوس بن خولی ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے لیے انکساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ عطا فرماتے ہیں اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اس کا مقام گھٹا دیتے ہیں۔

ابن منده و ابو نعیم قال فی الاصابه فیه خارجه بن مصعب وفیه من لایعرف ایضاً

تواضع سے مرتبہ بلند ہوتا ہے

۸۵۰۹ عبیداللہ بن عدی بن الخیار سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا: بندہ جب اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی حکمت کے تحت اسے بلندی عطا فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: اٹھ اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے، جبکہ وہ اپنے دل میں حقیر اور لوگوں کی نظروں میں بلند شان ہوتا ہے۔

اور جب وہ تکبر کرتے کرتے اپنی حد سے گزر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین پر دے مارتے ہیں، اور فرماتے ہیں: ذلیل ہو اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے وہ اپنے دل میں تو بڑا ہوتا ہے لیکن لوگوں کے ہاں حقیر ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ان کے نزدیک خنزیر سے بھی بڑھ کر ذلیل ہو جاتا ہے۔

ابو عبید و الخرائطی فی مکارم الاخلاق و الصابونی فی المائتین، عبدالرزاق

۸۵۱۰ ابن وھب سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے مالک نے اپنے چچا کے حوالہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عمر اور عثمان کو دیکھا کہ جب وہ مکہ سے آتے تو معرس پر اترتے اور جب مدینہ میں داخل ہونے کے سوار ہوتے تو کوئی بھی ایسا نہ بچتا کہ اس نے اپنے غلام کو اپنے پیچھے سواری پر سوار کر لیا تھا۔

فرماتے ہیں: حضرت عمر اور عثمان بھی اپنے ساتھ (غلاموں کو) سوار کرتے، میں نے ان سے کہا: کیا تواضع کے ارادے سے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں، اور پیدل چلنے والے کو سوار کرنے کی تلاش تا کہ وہ اپنے علاوہ دوسرے بادشاہوں کی طرح نہ ہوں پھر انہوں نے ان باتوں کا ذکر کیا جو لوگوں نے پیدا کر دی ہیں، کہ (بادشاہ) لوگ کے غلام ان کے پیچھے چلیں اور وہ خود سوار ہوں، آپ اسے لوگوں کے لیے عیب جانتے۔ بیھقی فی الشعب

کام کے اہل کو کام سونپنا

۸۵۱۱ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگ مدینہ کی مسجد کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر تعمیر کر رہے تھے آپ نے فرمایا: گارے کے قریب یمامی کو رکھو کیونکہ وہ تم سے زیادہ اچھے طریقہ سے اسے چھوتا ہے اور تم سب سے زیادہ اس کے مضبوط بازو ہیں۔

ابو نعیم فی المعرفة مر برقم، ۵۷۱۶

توکل و بھروسا

۸۵۱۲ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری جو مخلوق میرے علاوہ کسی دوسری مخلوق پر بھروسا کرے، تو میں اس کے سامنے آسمانوں و زمینوں کے دروازے کاٹ دیتا ہوں، وہ اگر مجھے پکارے تو میں اسے جواب نہیں دیتا، مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا نہیں کرتا۔

اور میری جو مخلوق میری مخلوق کے علاوہ مجھ پر بھروسا کرے تو میں آسمان کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں، پھر اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں، مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں اور اگر مجھ سے مغفرت طلب کرے تو اسے بخش دوں۔ العسکری

۸۵۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں لوگو! اللہ تعالیٰ پر توکل کرو، اور اسی پر بھروسا رکھو، کیونکہ وہ اپنے علاوہ سب سے کافی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی التوکل

۸۵۱۴ (حبہ اور سواء جو خالد کے بیٹے ہیں) سلام بن شرحبیل سے روایت ہے کہ انہوں نے حبہ اور سواء خالد کے بیٹوں کو دیکھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ اس وقت ایک دیوار یا عمارت بنا رہے تھے ان دونوں حضرات نے آپ کی اعانت کی، آپ نے فرمایا: جب تک تمہارے سر حرکت کرتے ہیں اس وقت تک رزق سے مایوس نہ ہونا، اس واسطے بچہ سرخ رنگ میں پیدا ہوتا ہے اس پر چھلکا تک نہیں ہوتا پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے رزق دیتا ہے۔ ابونعیم

اچھا گمان

۸۵۱۵ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا کہ حسن ظن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی امید نہ رکھو، اور اپنے گناہ کے علاوہ تمہیں کسی چیز کا اندیشہ نہ ہو۔ الدینوری

۸۵۱۶ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگوں میں رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: لوگو! اپنے رب کے بارے اچھا گمان رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے گمان کے مطابق معاملہ کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا و ابن النجار

بردباری، برداشت

۸۵۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آپ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو پتھر اٹھا رہے تھے آپ نے فرمایا: تم میں سب سے مضبوط وہ شخص ہے جو غصہ پر زیادہ قابو پالے اور سب سے بردبار وہ شخص ہے جو قدرت کے باوجود معاف کر دے۔

العسکری فی الامثال وھو حسن

شرم وحیا

۸۵۱۸ (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو کیونکہ میں جب قضائے حاجت کے لیے جاتا ہوں تو اپنا سر اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے جھکا لیتا ہوں۔ سفیان

۸۵۱۹ اوس بن ابی اوفی بن مندہ تاریخ اصفہان میں نقل کرتے ہیں کہ مجھے محمد بن محمد بن سہل، ان سے ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم نے بیان کیا، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے ہیں: میں نے (خلیفہ) مامون کو خطبہ دیتے ہوئے سنا: انہوں نے کہا: لوگو! میں تمہیں حیا کا حکم دیتا ہوں اور اس پر ابھارتا ہوں کیونکہ ھشیم بن بشیر بواسطہ یونس حضرت حسن بصری سے انہوں حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا: کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہا تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا جزو ہے اتنے میں ان کے سامنے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین مجھ سے ھشیم نے ایسا ہی بیان کیا جیسا آپ سے بواسطہ یونس، حضرت حسن بصری بیان کیا ہے، وہ عمران بن حصین سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں تو مامون نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! مجھ سے ھشیم نے یونس، حبیب اور منصور سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے حضرت عمران بن حصین، ابوبکرۃ اور سمرۃ بن جندب ﷺ سے اور اس شخص سے جو زمین کے اٹھنے والوں میں سب سے بہتر یعنی علی بن ابی طالب سے کہ نبی ﷺ نے سنا ایک شخص اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہا تھا۔

تشریح: ....آج کا تاریخ دان طبقہ اس وقت کے بادشاہوں کو بے ساختہ ظالم جابر، بے دین اور ملحد کہہ دیتا ہے جبکہ آج کے اور اس وقت کے بادشاہوں میں بہت زیادہ فرق ہے، آج کے دور کے بادشاہوں کی حالت دیکھ سابقہ لوگوں کو اس پر قیاس کیا جاتا ہے جو سراسر غلط اور بے بنیاد اصول ہے۔

۸۵۲۰ محمد بن ابی السری المتوکل عسقلانی، بکر بن بشر السلمی سے وہ عبدالحمید بن سوار سے وہ ایاس بن معاویہ بن قرۃ سے وہ اپنے والد سے

واسطہ سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ کے سامنے حیا کا تذکرہ ہوا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا حیا دین کا جزو ہے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ سراپا دین ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء پاکدامنی، اور زبان کی بندش نہ کہ دل کی بندش اور عمل ایمان کے اجزاء ہیں یہ آخرت میں اس سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں جتنی یہ دنیا میں کم ہوتی ہیں۔

بخل، فحش گوئی اور بے ہودہ گوئی نفاق کا اجزا ہیں، یہ دنیا میں بڑھتی ہیں اور آخرت میں دنیا کی نسبت زیادہ کم ہوجاتی ہیں۔

الحسن ابن سفيان ويعقوب بن سفيان، طبراني في الكبير وابو الشيخ، حلية الاولياء والديلمي، ابن عساكرقال في المغني عبدالحميد بن سوار ضعيف وبكر بن بشر مجهول ومحمد بن ابي السري له مناكير ومربرقم: ۵۷۸۷

۸۵۲۱ (ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ) اوزاعی سے، وہ قرۃ بن عبدالرحمٰن عن ابی سلمہ سے وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کررہے تھے، رسول اللہ ﷺ ان سے فرمایا: اسے رہنے دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (ابن عساكر) وقال: المحفوظ حديث الزهري عن سالم عن ابيه مر برقم: ۵۷۸۲

پوشیدگی وگمنامی

۸۵۲۲ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہے ہر گمنام بندے کے لیے، جو لوگوں کو پہچانتا ہے اور اللہ تعالیٰ رضامندی سے نہیں مشہور کرتے، یہی لوگ ہدایت کے چراغ، یہ نہ خبریں پھیلانے والے ہیں اور نہ زیادہ گفتگو کرنے والے ہیں نہ سخت مزاج اور دکھلاوا کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہر تاریک گھیر لینے والے فتنہ سے نجات دے دیتے ہیں۔

هناد، الحلية، بيهقي ابن عساكر

خوف وامید

۸۵۲۳ (الصدیق رضی اللہ عنہ) عرفجہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو روسکتا ہو رو لے، اور جسے رونا نہ آئے وہ رونے کی شکل بنالے، یعنی تضرع وعاجزی کرے۔ ابن المبارك، مسند احمد في الزهد وهناد، بيهقي في السنن

۸۵۲۴ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نرمی کی آیت کا سختی کی آیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور سختی کی آیت کا نرمی کی آیت کے ساتھ ذکر کیا ہے؟ تاکہ مؤمن رغبت اور خوف رکھنے والا ہو اور ناحق اللہ تعالیٰ سے امید نہ رکھے اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالے۔ ابو الشيخ

۸۵۲۵ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم میں سے جب کوئی روئے تو اپنے آنسو نہ پونچھے بلکہ انہیں رخسار پر بہتے چھوڑ دے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملے۔ بيهقي في السنن

۸۵۲۶ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نوجوان شخص تھا جو جہنم کے تذکرہ پر رو پڑتا تھا، یہاں تک کہ اس حالت نے اسے گھر میں روک لیا (یعنی بیمار پڑ گیا) نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا آپ اس کے پاس تشریف لے گئے جب اس نوجوان نے آپ کو دیکھا تو (فوراً) اٹھ کھڑا ہوا اور آپ کے گلے سے لگ کر فوت ہو کر گر پڑا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے دوست کی تجہیز وتکفین کرو! کیونکہ جہنم کے خوف نے اس کا جگر پھاڑ دیا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے پناہ دے دی ہے، جو کسی چیز کی امید کرتا ہے اسے طلب کرتا ہے اور جو جس چیز سے خوف رکھتا ہے اس سے بھاگتا ہے۔

ابن ابي الدنيا والموفق بن قدامة في كتاب البكاء والرقة

۸۵۲۷ حضرت سعید بن المسیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے، نبی ﷺ آپ کی عیادت کے لیے

تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: عمر کیسی حالت ہے؟ حضرت عمر نے عرض کیا: امید بھی ہے اور خوف بھی آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس مؤمن کے دل میں خوف اور امید جمع ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید عطا کریں گے اور خوف سے امن بخشیں گے۔ بیھقی فی الشعب

۸۵۲۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹا جانتے ہو کمترین لوگ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا، جو کم درجہ ہیں آپ نے فرمایا: وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ بیھقی فی الشعب

۸۵۲۹ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں: مجھے اپنی عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن نہیں جمع کروں گا جب وہ مجھ سے خوفزدہ ہوگا میں اسے قیامت کے روز بے خوف کردوں گا، اور جب دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو آخرت میں اسے خوفزدہ کروں گا۔ ابن النجار

۸۵۳۰ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ہاتھوں نے جو کچھ کیا اگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرا مواخذہ فرمائیں تو مجھے ہلاک کردیں۔ بیھقی فی الشعب وقال غریب تفردبه محمد بن سھل بن عسکر فیمااعلم

تشریح: یہ بھی تعلیم ہے ورنہ انبیاء سارے کے سارے معصوم ہوتے ہیں۔

آخرت کا خوف

۸۵۳۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے ایک درخت پر ایک پرندہ بیٹھا دیکھا، آپ نے فرمایا: اے پرندے تو خوش رہے درختوں پر بیٹھتا ہے اور پھل کھاتا ہے اور تجھے کوئی حساب نہیں دینا۔ حاکم فی تاریخه والدیلمی

۸۵۳۲ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص بھی اپنے ایمان کے بارے بے خوف اور مطمئن ہوا تو وہ اس سے چھن گیا۔ ابن عساکر

۸۵۳۳ حضرت ابود..راء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کاش میں اپنے گھر والوں کا مینڈھا ہوتا، اور پھر ان کے ہاں کوئی مہمان آتا تو یہ میری رگیں کاٹ دیتے خود بھی کھاتے اور (مہمانوں کو بھی) کھلاتے۔ ابن عساکر

یتیم پر مہربانی

۸۵۳۴ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) صالح الناجی سے روایت فرماتے ہیں: میں محمد بن سلیمان بصرہ کے گورنر کے پاس تھا، پس اس نے کہا: مجھ سے میرے والد نے میرے جدا کبر یعنی ابن عباس سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یتیم کے سر پر اس طرح آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو اور جس کا باپ (زندہ) ہو اس کے سر پر اس طرح پیچھے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔ خطیب وقال لایحفظ لمحمد بن سلیمان غیره، ابن عساکر

۸۵۳۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو کسی یتیم کو نافہ تجارت کے لیے دے۔ بیھقی فی الشعب

۸۵۳۶ شمیسہ سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یتیم کی تربیت کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: ان میں سے کوئی اپنے یتیم کو مارتا یہاں تک کہ اس کی جسمانی اور اخلاقی اصلاح ہو جاتی تھی۔ ابن جریر

اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضامندی

۸۵۳۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں مجھے اس کی کوئی پروانہیں کہ میں جیسے کیسے بھی رہوں، خوشی کی حالت میں یا ناخوشی میں، کیونکہ جو چیزیں مجھے پسند ہیں یا ناپسند مجھے ان کے بارے بھلائی کا علم نہیں۔

ابن ابی الدنیا فی الفرج والعسکری فی المواعظ وسلیم الرازی فی عوالیه ولفظه: انی لاادری فی ایهما الخیرة

۸۵۳۸ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے ان سے کہا: کہ ابوذر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: مجھے فقر غنا (مالداری) سے (اور) بیماری، صحت سے زیادہ پسند ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے! جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میں کہتا ہوں، کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے اچھے اختیار پر بھروسا کرلیا تو اسے اس کی تمنا نہ ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسند کردہ حالت کے علاوہ میں ہے، اور یہ قضا کے تصرف سے رضا پر ٹھہرنے کی حد ہے۔ ابن عساکر

۸۵۳۹ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی نافذ شدہ قضا پر راضی رہا تو اسے اجر ملے گا، اور جو اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ قضا پر راضی نہ ہوا تو اس کا عمل برباد ہوا۔ ابن عساکر

۸۵۴۰ حضرت (عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: صبر (چشم پوشی) اور سخاوت اس نے کہا: میں ان سے بھی افضل عمل کا طالب ہوں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فیصلہ میں اس پر کوئی تہمت نہ رکھو۔ بیھقی فی الشعب

زہد و دنیا سے بے رغبتی

۸۵۴۱ (الصدیق رضی اللہ عنہ) ابوضمرہ یعنی ابن حبیب ابن ضمرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر کے ایک بیٹے پر جان کنی کا عالم تھا، وہ نوجوان تکیہ کی طرف دیکھنے لگا، جب اس کی وفات ہوگئی تو لوگوں نے حضرت صدیق اکبر سے کہا: ہم نے آپ کے فرزند کو دیکھا وہ تکیہ کی طرف دیکھ رہے تھے، انہوں نے تکیہ اٹھایا تو اس کے نیچے پانچ یا چھ دینار پائے، حضرت ابوبکر اپنا ہاتھ مل کر کہنے لگے، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، مجھے اس کا گمان نہیں کہ تمہاری کھال اس کی وسعت رکھے گی۔

مسند احمد، فی الزهد، حلیة الاولیاء وله حاکم الرفع، لانه اخبار عن حال البرزخ

۸۵۴۲ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب شام کی طرف لشکر روانہ کیے تو ان سے فرمایا: تم لوگ شام جا رہے ہو اور وہ کشادہ زمین ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہیں قدرت دینے والا ہے، یہاں تک کہ تم اس میں مساجد بناؤ، تمہارے حال سے اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات نہ آئے کہ تم وہاں لہو لعب کے لیے جا رہے ہو اور عیش پرستی سے بچنا۔ ابن المبارک

۸۵۴۳ اسمٰعیل بن محمد سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر نے لوگوں میں مال تقسیم کیا اور اسے برابر سرابر رکھا، کسی نے کہا: اے خلیفۂ رسول آپ اصحاب بدر اور دوسرے لوگوں میں برابری کا معاملہ کر رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا آخرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور بہترین ذریعہ درمیانہ ہوتا ہے اور ان میں فضیلت ان کے اجر کے اعتبار سے ہے۔ مسند احمد فی الزهد

۸۵۴۴ ابوبکر بن محمد انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر سے کسی نے کہا: اے خلیفہ رسول! آپ اہل بدر کو حکومت کے کاموں میں کیوں شریک نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: مجھے ان کا مقام معلوم ہے میں دنیا کے ذریعہ انہیں میلا نہیں کرنا چاہتا۔ الحلیة ورواہ ابن عساکر عن الزهری

۸۵۴۵ حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی صدیق اکبر کی مرض وفات میں ان کے پاس آئے، آپ نے حضرت صدیق سے کہا: اے خلیفۂ رسول! مجھے کوئی وصیت کریں! تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا (کے دروازے) تم پر کھولنے والا ہے لہٰذا تم میں ہرگز کوئی بھی ضرورت سے زائد دنیا نہ لے۔ الدینوری

تنعم وعیش سے اجتناب کرنا

۸۵۴۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: ان کے پاس حضرت عمر تشریف لائے اور میں اس وقت دسترخوان پر تھا ان کے لیے مجلس کے صدر مقام کو کشادہ کر دیا گیا، آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے جس کے ہاتھ میں (سب کچھ) ہے پھر

ایک لقمہ لیا، اور اس کے ساتھ دوسرا ملایا، فرمایا: مجھے یہ کھانا روغنی معلوم ہوتا ہے، جبکہ یہ گوشت کا روغن نہیں ہے۔

تو عبداللہ بن عمر نے عرض کیا: امیر المؤمنین! میں بازار موٹا گوشت لینے گیا تو وہ مہنگا تھا، تو ایک درھم کا ذرا کم درجہ گوشت خرید لیا اور اس پر ایک درہم کا گھی ڈلوا لیا، آپ نے فرمایا تم میرے لیے ایک ایک ہڈی لوٹانا چاہتے ہو، پھر فرمایا: نبی ﷺ کے پاس جب بھی دو کھانے جمع ہوئے آپ نے ایک کھالیا اور دوسرا صدقہ کر دیا، تو حضرت عبداللہ نے عرض کیا: اب کھالیں! امیر المؤمنین! اب جب بھی میرے پاس دو کھانے جمع ہوں گے میں ایسا ہی کروں گا حضرت عمر نے فرمایا: میں تو (ابھی) کرنے والا ہوں۔ ابن ماجه

۸۵۴۷ حضرت سفیان سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر نے ابوموسیٰ اشعری کی طرف لکھا تم آخرت کے عمل کو دنیا سے بے رغبتی جیسی افضل چیز سے ہی حاصل کر سکتے ہو۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد فی الزهد

۸۵۴۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حمام میں بکثرت نہانے، (جسم کو نرم کرنے کے لیے) چونا ملنے اور (نرم) بستروں پر تکیہ لگانے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔ ابن المبارک فی الزهد

۸۵۴۹ حضرت عمر سے روایت ہے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! دنیاداروں کے پاس مت جایا کرو کیونکہ یہ رب تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔
ابن المبارک

۸۵۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی، قلب وجسم کی راحت ہے۔ ابن المبارک

۸۵۵۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (پسے) آٹے کو مت چھانا کرو کیونکہ یہ سارے کا سارا اناج ہے۔ ابن المبارک

۸۵۵۲ شقیق سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، بے شک دنیا سبز اور میٹھی ہے جس نے اسے صحیح طریقہ سے لیا تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے اس میں برکت دی جائے، اور جس نے اسے ناحق حاصل کیا تو اس شخص کی مانند ہے جو (جوع البقر) کہ کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ جیسی بیماری میں مبتلا ہو۔ مصنف ابن ابی شیبه و ابو القاسم بن بشران فی اماليه

۸۵۵۳ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہ حضرات سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کسریٰ کے خزانے لائے گئے، تو سونے چاندی کے اتنے ڈھیر تھے کہ نظر حیران ہو جاتی تھی، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے، عبدالرحمٰن نے کہا: امیر المؤمنین آپ کیوں رو پڑے؟ آج کا دن تو خوشی، سرور اور شکر کا دن ہے، حضرت عمر نے فرمایا: جس قوم کے پاس ان کی کثرت ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان (آپس میں) بغض وعداوت رکھ دی۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد فی الزهد، ابن عساکر

تشریح: حضرت عمر صاحب فراست مشہور تھے چنانچہ آپ کی یہ پیش گوئی برحق ثابت ہوئی

۸۵۵۴ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے خرگوش کی چھلانگ۔

ابن المبارک، مصنف ابن ابی شیبه

دنیا کی بے وقعتی

۸۵۵۵ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر ایک ڈھیر ان کے پاس سے گزرے وہاں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گئے، گویا آپ اپنے دوستوں کو اس مشقت میں ڈالنا چاہتے تھے کہ وہ اس (بدبو) کی اذیت اٹھائیں، آپ نے ان سے فرمایا: یہ تمہاری دنیا ہے جس کی تم لوگ حرص ولالچ کرتے ہو۔ مسند احمد فی الزهد، الحلية

۸۵۵۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے (دنیا اور آخرت کے) معاملہ میں غور کیا، (تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ) جب میں دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کو نقصان پہنچاتا ہوں اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا کو نقصان پہنچاتا ہوں اور جب معاملہ ایسا ہے تو فنا ہونے والی چیز کو نقصان پہنچاؤ۔ مسند احمد فیه الحلية

۸۵۵۷ ابوسنان الدؤلی سے روایت ہے فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اس وقت آپ کے پاس مہاجرین اولین کی ایک جماعت تشریف فرما تھی، آپ نے ایک ڈبیہ منگوائی جو عراق کے قلعہ سے آئی تھی، اس میں ایک انگوٹھی تھی آپ کے کسی فرزند نے وہ انگوٹھی لے کر اپنے منہ میں ڈال لی، حضرت عمر نے اس بچہ سے وہ انگوٹھی چھین لی، پھر آپ رو پڑے، حاضرین میں سے ایک شخص نے آپ سے کہا: آپ کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح دی، آپ کو دشمن کے مقابلہ میں کامیاب کیا اور آپ کی آنکھ ٹھنڈی کردی؟ آپ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جس پر دنیا (کے دروازے) کھل گئے اللہ تعالیٰ قیامت تک ان کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیں گے، اور مجھے اسی کا ڈر ہے۔ مسند احمد

۸۵۵۸ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے، حضرت جابر بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ گوشت اٹھائے جارہے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: امیر المؤمنین گوشت کی بڑی خواہش تھی اس لیے میں نے ایک درہم کا گوشت خرید لیا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی اور چچازاد کے لیے خالی پیٹ رات گزارے؟ یہ آیت کہاں جائے گی، تم دنیا کی زندگی میں اپنی اچھی چیزیں لے گئے۔ مالک

۸۵۵۹ مسروق سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عمر ہمارے پاس آئے آپ نے ایک جوڑا پہن رکھا تھا، لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے فرمایا: جو چیز دکھائی دیتی ہے اس میں صرف بشاشت ہی ہے

باقی رہے گا اللہ اور مال اور اولاد ہلاک ہونے والے ہیں پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلہ میں خرگوش کی چھلانگ ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قصر الامل

۸۵۶۰ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: اصحاب صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا، انہوں نے دو دینار یا دو درہم چھوڑے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو داغ ہیں، اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔

مسند احمد، بخاری فی تاریخۃ، عقیلی فی الضعفاء وصححہ والدورقی، سعید بن منصور

۸۵۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو دنیا کو انتہائی خوبصورت انداز میں لایا جائے گا، پھر وہ کہے گی: اے میرے رب! مجھے اپنے کسی دوست کو بخش دے، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، اے ہیچ! چلی جا تو کچھ بھی نہیں تو میرے نزدیک اتنی ذلیل ہے کہ میں اپنے کسی دوست کو تجھے نہیں بخشتا، پھر اسے پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ الحلیۃ

۸۵۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: مال اور مالداری کی طلب انسان کے دین کے لیے دو خونخوار بھیڑیوں سے زیادہ خطرناک ہے جو کسی بکریوں کے ریوڑ میں صبح تک رات گزاریں۔ العشاری فی المواعظ

۸۵۶۳ زید بن علی سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی نے دنیا کی مذمت کے متعلق اپنی گفتگو میں فرمایا: اس کے اور اس کے درمیان مٹی حائل ہوگئی، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک بندہ اس کی عبادت کرتا ہے، جو اس کے ہاتھوں میں اس کی امید رکھتا ہے، اس کی رضامندی میں اپنے بدن کو تھکاتا ہے اپنے دین کو زخمی کرتا اپنی عزت و مروّت کو گھٹاتا ہے یہاں تک کہ وہ (دنیا) اس کے اور اس کے رب کے درمیان حائل ہوجاتی ہے، بڑی چیزوں میں اللہ تعالیٰ سے اور چھوٹی چیزوں میں بندوں سے امید رکھتا ہے لہٰذا بندہ کو وہ چیز دیتا ہے جو رب کو نہیں دیتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے اس کے ذریعہ پگھلا دیا جائے گا جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جائے گا۔

اسی طرح اگر کسی بندے سے ڈرے اور اسکے خوف سے وہ چیز دے جو اللہ تعالیٰ کو نہیں دیتا، اس طرح وہ شخص جس کی نگاہ میں دنیا کی عزت بڑھ جائے اور وہ قابل شان بن جائے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ترجیح اور فوقیت دے دیتا ہے۔ العسکری فی المواعظ

۸۵۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا مردار ہے جو اس کا طلبگار رہو وہ کتوں کے میل جول پر صبر کرے۔ ابو الشیخ

۸۵۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا پیٹھ پھیر کر چل پڑی اور آخرت رخ کرکے آنے لگی، ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، سو تم آخرت کے بیٹوں میں سے ہونا، اور دنیا کے بیٹوں میں سے نہ ہونا، خبردار! دنیا سے بے رغبتی کرنے والوں نے زمین کو بچھونا،

مٹی کو بستر اور پانی کو اچھی چیز بنالیا۔
خبردار! جو جنت کا مشتاق ہے وہ شہوات کو بھول جائے گا، اور جو (جہنم کی) آگ سے ڈرا وہ حرام چیزوں (کو چھونے سے پہلے) واپس لوٹ آئے گا، اور جو دنیا سے بے رغبت ہوا اس کے لیے مصائب کا جھیلنا (آسان ہے) بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ہیں، جیسے کسی نے جنتیوں کو جنت میں ہمیشہ رہنے والا دیکھا اور جہنمیوں کو جہنم میں عذاب میں گرفتار دیکھا، ان کے شر (سے) حفاظت ہے ان کے دل غمگین ہیں، اور ان کے نفس پاکدامن ہیں ان کی ضرورتیں پوشیدہ ہیں، انہوں نے آخرت کے لمبے سفر کے لیے چند دنوں پر صبر کیا۔
جہاں تک رات کا معاملہ ہے تو ان کے قدم صف بستہ ہیں ان کے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑی جاری ہے، اپنے رب کی پناہ لیتے ہیں، (کہتے ہیں) اے ہمارے رب! ہمارے رب! اپنی گردنوں کو (جہنم سے) آزادی کے طلبگار ہیں، اور دن کے وقت وہ علماء بردبار، نیک اور پرہیزگار ہیں گویا وہ تیر ہیں دیکھنے والا اس کی طرف دیکھ رہا ہے وہ کہے گا: کیا یہ بیمار ہیں؟ حالانکہ کوئی بھی بیمار نہیں، اور ان سے کوئی چیز ٹل گئی اور قوم سے ایک بہت بڑا معاملہ ٹل گیا۔ الدینوری، ابن عساکر

دنیا کی حقیقت

۸۵۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا دنیا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: طویل گفتگو کروں یا مختصر! (پوچھنے والے نے) کہا مختصر بیان کریں آپ نے کہا: اس کا حلال (قابل) حساب ہے اس کا حرام (قابل) عذاب ہے، سو لمبے حساب (سے بچنے) کے لیے حلال کو چھوڑ دو، اور لمبے عذاب کی وجہ سے حرام چھوڑ دو۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا والدینوری، ابن عساکر
۸۵۶۷ بنی عدی کے ایک شیخ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے کہا: امیر المؤمنین! ہمارے سامنے دنیا کا حال بیان فرمائیں! فرمایا: میں تمہارے سامنے ایک گھر کا حال بیان کرتا ہوں، جو اس میں تندرست رہا، امن میں رہا جو بیمار ہوا نادم و پشیمان ہوا، جو محتاج ہوا غمگین ہوا، اور جو اس میں مستغنی ہوا فتنہ میں پڑا، اس کا حلال (باعث) حساب اور اس کا حرام (باعث) جہنم ہے۔
ابن ابی الدنیا والدینوری
۸۵۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا: کہ درہم کا نام درہم کیوں ہے اور دینار کا دینار کیوں؟ درہم تو اس کا نام دار ھم (یعنی غموں کا گھر) ہے اور دینار کو چونکہ مجوسیوں نے ڈھالا ہے اس لیے دینار ہے۔ خطیب فی تاریخہ
۸۵۶۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے علماء کی فضیلت بیان فرمائی تو ارشاد فرمایا: ان کے دلوں میں بیماریاں بھری پڑی ہیں اور دنیا کی محبت سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں، اور اسے چھوڑ دینے کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں، سو دنیا کو چھوڑ دو آخرت کی وسعت تک پہنچ جاؤ گے۔ الدیلمی وفیہ بکر ابن الا عنق قال فی المغنی: لایصح حدیثہ
۸۵۷۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں! میرے ساتھ تاریکی میں کاشتکاری نہ کرو، کیونکہ تم اگر کاشتکاری میں لگ گئے تو سو پر تلوار سے لڑتے رہو گے، اور اگر تم (آپس میں) لڑتے رہو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
تشریح:..... کسان منہ اندھیرے کھیتوں کا رخ کرتے ہیں، یعنی سارے کے سارے کاشتکاری میں مصروف نہ ہو جاؤ ورنہ جہاد چھوڑ بیٹھو گے، آپس میں لڑتے لڑتے سو تک جانبین سے قتل کر ڈالو گے، اور مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے۔
۸۵۷۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (کی وفات) کے بعد مجھے کسی کے کلام سے (اتنا) فائدہ نہ ہوا (جتنا) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اس تحریر سے جو انہوں نے میری طرف لکھی انہوں نے میری طرف لکھا: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے اے میرے بھائی بات یہ ہے جو چیز آپ کو ملنی تھی اس کے ملنے سے آپ خوش ہوتے ہیں اور

جسے حاصل نہیں کر سکتے وہ تمہیں بری لگتی ہے، تو جتنی دنیا آپ حاصل کر لیں اس پر خوش نہ ہوں اور جو نہ مل سکے اس کے لیے غمگین نہ ہوں اور آپ کا عمل موت کے بعد والی زندگی کے لیے ہو۔ ابن عساکر

مال و دولت چھوڑ کر مت جاؤ

۸۵۷۲ حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹا! اپنے پیچھے ہرگز دنیا کی کوئی چیز نہ چھوڑنا، کیونکہ تم اسے دو میں سے ایک آدمی کے لیے چھوڑ کر جاؤ گے، یا تو اسے کوئی ایسا کام میں لائے گا، جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا، تو جس چیز کی بدولت تم نے بدبخت ہونا تھا وہ نیک بخت ہو گیا، یا کوئی ایسا شخص کام میں لائے گا جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا، تو تم اس کے مددگار بن جاؤ گے، اور ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جسے تم اپنے آپ پر ترجیح اور برتری دو۔ ابن عساکر

۸۵۷۳ (سعد رضی اللہ عنہ) ابوسفیان سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ سعد حضرت سلمان کی عیادت کرنے ان کے پاس آئے، فرمایا: ابوعبداللہ! تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے، تم سے راضی تھے، تو حضرت سلمان نے کہا: سعد (نجات) کیسے (ہوگی؟) جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر ایک کے لیے اتنی دنیا کافی ہے جتنا کسی مسافر کا توشہ ہوتا ہے یہاں تک کہ مجھ سے آملو؟ ابوسعید ابن الاعرابی فی الزھد

۸۵۷۴ حضرت (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خیبر اور (بنی) نضیر کے دن ایک دراز گوش پر سوار دیکھا، جس کی باگ کھجور کے بالوں کی رسی تھی میں نے آپ کو فرماتے سنا:۔ (آپ نے تین بار فرمایا) لوگو! دنیا (کی محبت) کو چھوڑ دو، کیونکہ جس نے اپنی ضرورت سے زائد دنیا لی تو اس نے انجانے میں اپنی موت لی۔ ابن عساکر

۸۵۷۵ (البراء بن عازب رضی اللہ عنہ) عمر بن ابراہیم ابن سعد الفقیہ، ابوالحسن عیسیٰ بن حامد بن بشر القاضی، ابوعمرو مقاتل بن صالح بن زمانۃ المروزی، ابوالعباس محمد بن نصر بن العباس، محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، مفضل بن مہلہل، محمد بن سلیمان، حضرت مکحول حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلند درجات میں ٹھہرائے گا کیونکہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند تھے۔

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیسے سب سے زیادہ عقلمند تھے؟ آپ نے فرمایا: ان کا ارادہ عبادت میں مقابلہ کا تھا، دنیا کی فضول چیزیں اور اس کا ساز و سامان ان کے سامنے بے قیمت تھا۔ ابن النجار

۸۵۷۶ موسیٰ بن مطیر، ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائی ہے؟ جب تم دیکھو کہ لوگ سونے چاندی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں تو تم یہ دعا مانگنا: اے اللہ! میں آپ سے (دین کے) معاملہ میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، اور ہدایت کی عزیمت کا طلبگار ہوں، آپ کی نعمت کا شکر مانگتا ہوں اور آپ کی (طرف سے آنے والی) آزمائش پر صبر، آپ کی اچھی عبادت، اور آپ کے فیصلہ پر رضامندی کا سوال کرتا ہوں، میں آپ سے محفوظ دل، سچی زبان، اور جو خیر اور بھلائی آپ کے علم میں ہے اس کا سوال کرتا ہوں، اور جو شر آپ کے علم میں ہے اس سے آپ کی پناہ اور جو (گناہ کی باتیں) آپ کے علم میں ہیں ان سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر و ابونعیم

قال فی المغنی: موسیٰ بن مطیر قال غیر واحد: متروک الحدیث

۸۵۷۷..... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جسے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھے پسند کرنے لگیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اسے چھوڑ دو لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔ ابن عساکر و مر برقم، ۶۰۹۱

۸۵۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے تین دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات میں خفیہ گفتگو کی جو ساری کی ساری وصیتوں پر مشتمل ہے، موسیٰ علیہ السلام نے جب لوگوں کی گفتگو سنی تو چونکہ انہوں رب تعالیٰ کا کلام سن رکھا تھا اس لیے ان سے ناراض ہوگئے۔

جو مناجات ہوئی تھی اس میں فرمایا تھا: اے موسیٰ! دنیا میں بے رغبتی کی طرح میری طرف کسی نے تصنع وتکلف نہیں کیا، اور جو چیزیں میں نے حرام کی ہیں ان سے بچنے کی طرح کسی نے تقرب حاصل نہیں کیا، اور میرے خوف سے رونے کی طرح کسی نے عبادت نہیں کی، تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اے تمام مخلوق کے معبود اے یوم جزا کے مالک، اے عزت وجلال والے! آپ نے ان کے لیے کیا تیار کیا ہے اور انہیں کیا بدلہ دیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی کرنے والوں کے لیے میں نے جنت مباح کردی ہے جہاں چاہیں ٹھہریں اور حرام چیزوں سے بچنے والوں کے لیے یہ ہے کہ قیامت کے روز میں ہر ایک سے حساب میں پوچھ گچھ کروں گا، اور جو کچھ اس کے پاس ہوگا اس کی تفتیش کروں گا اس قانون سے اگر کوئی مستثنیٰ ہے تو وہ پرہیزگار اور حرام چیزوں سے بچنے والے ہیں، کیونکہ ان کی عزت واکرام بڑھا کر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل کروں گا۔

اور جو میرے ڈر سے روتے ہیں: ان کے لیے ان کے لیے عالم بالا کی رفاقت ہے جس میں کوئی اور ان کا شریک نہیں ہوگا۔

بیهقی فی الشعب، ابن عساکر وسنده ضعیف

دنیا بڑھیا کی صورت میں ظاہر ہوگی

۸۵۷۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز دنیا کو ایک سفید بالوں اور نیلی آنکھوں والی بڑھیا کی صورت میں لایا جائے گا، اس کی داڑھیں ظاہر ہوں گی، وہ بدشکل ہوگی وہ لوگوں کے سامنے آئے گی، (لوگوں سے) کہا جائے گا: کیا اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم اس کے پہچاننے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، تو کہا جائے گا یہ (وہی) دنیا ہے جس اسی کی وجہ سے تم نے آپس میں رشتے ناتے توڑے، آپس میں حسد کیا، باہم بغض رکھا، اور تم دھوکہ میں پڑ گئے، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا، وہ پکار کر کہے گی: اے میرے رب! میری اتباع کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کے تابعین اور اس کی جماعت کو اس سے ملا دیا جائے۔

ابو سعید ابن الاعرابی فی الزهد

۸۵۸۰..... احمد بن المغلس، اسمٰعیل بن ابی اویس، مالک، حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اسے کرلوں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے اور لوگ زمین سے مجھے پسند کرنے لگیں، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا لوگ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔ ابن عساکر، واحمد بن المغلس یضع الحدیث ومر برقم ۸۵۷۷.

۸۵۸۱..... حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ ان کے دل عجمیوں کے ہوں گے، کسی نے کہا: عجمیوں کے دل کیسے ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی محبت، اور ان کا طریقہ دیہاتیوں جیسا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا اسے حیوانات میں صرف کرتے ہیں، جہاد کو نقصان دہ اور (صدقہ) زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھتے ہیں۔ ابن جریر

۸۵۸۲..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کو نقصان پہنچائے گا، اور جو دنیا چاہے گا وہ آخرت کو نقصان پہنچائے گا، تو تم لوگ فنا ہونے والی کو باقی رہنے والی کے لیے نقصان پہنچاؤ۔ ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ دنیا سے دور تھے

۸۵۸۳ علی بن رباح سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا: لوگو! تمہارا طریقہ نبی ﷺ کے طریقہ سے کتنا دور ہو چکا ہے؟ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور تم لوگ سب سے زیادہ اسی میں رغبت رکھنے والے ہو۔ ابن عساکر وقال هذا حديث صحيح، وابن النجار

۸۵۸۴ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت سے بچے ہوئے سونے کی ایک چین (زنجیر) اپنی لاٹھی سے اٹھائی تو وہ نیچے گر گئی پھر اسے اوپر اٹھالیا، آپ فرمانے لگے: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب اس کی تمہارے پاس کثرت ہوگی؟ تو کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، اتنے میں ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! ہم چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لیے زیادہ کردے، تو جو چاہے صبر کرے، اور جس نے فتنہ میں پڑنا ہے فتنہ میں پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ فتنہ ہی ہو پھر تم نافرمانی کرنے لگوگے۔ ابو نعیم وسنده صحيح

۸۵۸۵ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا، تو لوگوں کو اس کے لیے کفن نہ ملا، لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہمیں اس کے لیے کفن نہیں ملا، آپ نے فرمایا: اس کے ازار میں دیکھو تو لوگوں کو دو دینار ملے، نبی ﷺ نے فرمایا: دو داغ ہیں، اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ مر برقم: ۶۲۹۸/۸۵۶۰ وقال رواه احمد عن علی ص

۸۵۸۶ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: عزیر ایک عابد شخص تھے انہوں نے خواب میں بہتی ہوئی نہریں اور چمکتی آگ دیکھی، پھر وہ بیدار ہو کر دوبارہ سو گئے، چنانچہ خواب میں پانی کا ایک قطرہ آنسو کے برابر آگ کا ایک شرارہ گھٹا ٹوپ بادل میں دیکھا، اس کے بعد ان کی آنکھ کھل گئی، انہوں اللہ تعالیٰ سے گفتگو کی اور کہا: اے میرے رب! میں نے اپنے خواب میں بہتی نہریں، چمکتی آگ دیکھی ہیں، اسی طرح پانی کا قطرہ جو آنسو کے برابر اور آگ کا شرارہ دیکھا ہے

اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا: اے عزیر! پہلی بار جو تم نے بہتی نہریں اور چمکتی آگ دیکھی ہیں تو یہ دنیا کا گزرا ہوا حصہ ہے، اور جو تم نے پانی کا قطرہ آنسو کی طرح اور شرارہ بادل میں دیکھا تو یہ دنیا کا باقی ماندہ حصہ ہے۔ ابن عساکر وفيه، حميع بن ثوب منكر الحديث

۸۵۸۷ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں گھر، گوشت اور ثرید کھا کر نبی ﷺ کے پاس ڈکاریں لیتے آیا، آپ نے فرمایا: اے ابوجحیفہ اپنی ڈکار روکو، کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر لوگ قیامت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔ ابن جریر ومر ۶۲۲۰

۸۵۸۸ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے میں تاجر تھا، پھر جب آپ نبی بنا دیئے گئے تو تجارت اور عبادت دونوں کرنے لگا، لیکن یہ دونوں جمع نہ ہوئیں، تو میں نے عبادت اختیار کی اور تجارت چھوڑ دی، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں ابوالدرداء کی جان ہے! مجھے یہ پسند نہیں کہ آج مسجد کے دروازے پر میری دوکان ہو جہاں میری کوئی نماز نہ رہے اور ہر روز مجھے چالیس دینار کا منافع ہو اور میں اسے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کروں، کسی نے ان سے کہا: اے ابودرداء ایسے کیوں؟ اور آپ کیوں ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: حساب کی شدت کی وجہ سے دیکھئے! نظام جہاں کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا۔ ابن عساکر

۸۵۸۹ حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں اور (ضرورت سے زائد) اس کے لیے وہ شخص جمع کرتا ہے جسے عقل نہیں۔ ابن عساکر مر برقم: ۶۰۸۶

۸۵۹۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر یا جو اس کے قریب کرے، عالم اور سیکھنے والا بھلائی میں شریک ہیں اور تمام لوگ مکھیوں کی مانند ہیں ان میں کوئی بھلائی نہیں۔

ابن عساکر ومر برقم: ۶۰۸۴

تشریح:... معلوم ہوا کہ علم سیکھنے اور سکھانے والا شعبہ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنے والا طبقہ رحمت خداوندی کے مستحق ہیں۔

۸۵۹۱ ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کی کثرت غنا (مالداری) ہے اور مال کی کمی فقر وفاقہ ہے؟ مالداری تو دل کی ہے اور محتاجی دل کی محتاجی ہے، جس کے دل میں غنا ہو تو دنیا کی کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جس کے دل میں محتاجی ہو تو دنیا کی بیشتر چیزیں بھی اسے مالدار نہیں کر سکتیں اسے اس کے دل کا بخل نقصان دے گا۔ نسائي، ابن حبان، طبراني في الكبير سعيد بن منصور

تشریح:... عام زبان میں کہتے ہیں فلاں کی آنکھوں میں بھوک ہے۔

۸۵۹۲ ابوذر! کیا تم مال کی زیادتی کو غنا (مالداری) سمجھتے ہو اور مال کی کمی کو فقر خیال کرتے ہو؟ (جبکہ) ایسا نہیں، غنا تو دل کا غنا ہے۔ حاکم

۸۵۹۳ تمہیں دنیا کی وہ چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی جو آخرت کے لیے ہو نقصان دہ وہ چیز ہے جو دنیا کے لیے ہو۔ ابو نعیم عن ابن عباس

تشریح:... اس بات میں بہت گہرائی ہے۔

ایک خادم اور ایک سواری کا کافی ہونا

۸۵۹۴ ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ ان کی عیادت کرنے آئے، انہیں نیزہ لگا تھا، (حضرت معاویہ کو دیکھ کر) رونے لگے، حضرت معاویہ نے فرمایا: آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ کیا درد کی وجہ سے یا دنیا کی حرص کی وجہ سے، آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی اور میں چاہتا ہوں کہ میں آپ علیہ السلام کی پیروی کروں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، شاید تم وہ زمانہ پاؤ جس میں لوگوں کے مابین مال تقسیم کیے جائیں گے، تو تمہارے لیے مال میں سے، ایک خادم اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک سواری کافی ہے۔

ابن عساکر وقال فيه سمرة بن سهم الاسدي، قال ابن المديني مجهول لا نعلم احدا روى عنه غير ابي وائل

۸۵۹۵ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ محمد بن یونس، عبداللہ بن داؤد التمار الواسطی اسمعیل بن عیاش، ثور بن یزید، حضرت مکحول، حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تو ایسی قوم کی پیروی لازماً کرنا کہ جب (حساب سے) لوگ خوفزدہ ہوں گے وہ بے خوف ہوں گے اور جب لوگ امن طلب کر رہے ہوں گے وہ اطمینان سے ہوں گے۔

آخری دور میں میری امت کے کچھ لوگ ہوں گے جن کا حشر انبیاء کے ساتھ ہوگا، لوگ انہیں دیکھ کر سمجھیں گے کہ یہ انبیاء ہیں، کیونکہ ان کی حالت ایسی ہوگی، میں انہیں پہچانتا ہوں گا میں کہوں گا: یہ میری امت (کے لوگ) ہیں، (اس وقت) سب لوگ کہیں گے، یہ تو انبیاء ہیں، وہ لوگ بجلی اور ہوا کی طرح سے گزر جائیں گے، لوگوں کی آنکھیں ان کے نور سے چندھیا جائیں گی۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بھی ان کے عمل کی طرح (عمل کرنے کا) حکم دیں، تا کہ میں بھی ان کے ساتھ مل جاؤں، آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ! وہ بہت دشوار راہ، یعنی انبیاء کی راہ پر چلے، انہوں نے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سیر کیا بھوک طلب کی، اور باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کپڑا پہنایا انہوں نے کپڑے کی تنگی مانگی، باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سیراب کیا انہوں نے پیاس مانگی، یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ موجود ہے اس کی امید میں چھوڑ دیں۔

حلال کے حساب کے خوف سے حلال چھوڑ دیا، انہوں نے دنیا کا ساتھ دیا لیکن دنیا میں ان کے دل نہیں لگے، کاش اللہ تعالیٰ مجھے اور انہیں جمع کر دے، پھر رسول اللہ ﷺ ان کے اشتیاق میں رو پڑے، اور فرمایا: ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ جب زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتے ہیں تو جب ان کی بھوک اور پیاس دیکھتے ہیں تو عذاب روک دیتے ہیں ابو ہریرہ ان کی راہ اختیار کرنا، جو ان کی روش سے پھرے گا سخت حساب میں باقی رہے گا۔

مکحول فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ بھوک اور پیاس کی وجہ سے دہرے ہو رہے ہیں، میں نے ان سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، اپنے آپ پر ترس کھائیں، آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر فرمایا اور مجھے ان کے طریقہ پر رہنے کا حکم دیا ہے سو مجھے خوف رہتا ہے کہ وہ قوم اپنا راستہ طے کر لے اور ابو ہریرہ حساب کی شدت میں باقی رہ جائے۔

الديلمي قال في الميزان: عبدالله ابن داؤد الواسطي التمار، قال البخاري: فيه نظر، وقال نسائي: ضعيف، وقال ابو حاتم ليس بقوي وفي احاديثه مناكير، وتكلم فيه ابن حبان، وقال ابن عدي: هو مما لابائس به ان شاء الله، قال الذهبي بل كل البأس به، وزواياته

تشهد بصحة ذلک، وقد قال البخاري: فيه نظر ولا يقول هذا الا فيمن يتهمه غالباً

تشریح:..... سنداً اس حدیث میں ضعف ہے اور ایک گروہ ضعیف روایات کو ہی اپنا مطمح نظر سمجھتا ہے، اور آج کل کے پاگلوں، خبطیوں، اور کمزور دماغ لوگوں کو اس کا محل سمجھتا ہے، حالانکہ یہ سراسر غلط تاویل ہے روایت میں دو باتیں قابل غور ہیں، کہ وہ لوگ حساب کے خوف سے حلال سے پرہیز کریں گے معلوم ہوا وہ علم والے ہوں گے، دوم دنیا سے تعلق رکھیں گے لیکن دنیا ان کے دل میں گھر نہیں کرے گی، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تارک دنیا اور جنگلوں میں رہنے والے نہ ہوں گے، اس واسطے اس سے لامحالہ وہ لوگ مراد ہیں جو علم کے ساتھ ساتھ آخرت کی قوی فکر رکھتے ہوں، اور موجودہ دور کا نیم برہنہ، آدھا ننگا فرقہ ہرگز مراد نہیں، یہ جاہل بے دین، مشرک اور غلط عقائد کے مالک ہوتے ہیں۔

۸۵۹۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ کی کسی گلی میں چل رہا تھا، آپ نے فرمایا: ابوہریرہ! زیادہ مال والے ہلاک ہوئے اور ایک روایت میں ہے زیادہ مال والے ہی کم حصہ والے ہیں، ہاں جس نے ایسا، ایسا کہا، اور آپ نے اپنے دائیں اور بائیں طرف اشارہ کیا، اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔

جنت کے خزانہ کا راز

پھر فرمایا: ابوہریرہ! کیا تمہیں جنت کا خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ ولا ملجأ ولا منجا من اللّٰہ الا الیہ، نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ نجات کی جگہ، پھر فرمایا: ابوہریرہ! جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر کیا حق ہے اور لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔ مسند احمد، حاکم

۸۵۹۷ حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس جاتے، آپ پر جب قرآن مجید کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو ہمیں آگاہ فرماتے، ایک دن ہم سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ہم نے مال (کے اسباب) نماز قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے اتارا ہے، اگر انسان کی مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی تلاش میں لگ جائے، اور اگر اس کے لیے دوسری ہو تو تیسری کی تلاش میں لگ جائے گا، اور انسان کا پیٹ مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

الحسن بن سفيان وابونعيم ومر برقم: ۴۳۲۷

۸۵۹۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: (ایک دفعہ) میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ کر رونے لگی، آپ نے فرمایا: کیوں روتی ہو؟ اگر میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہے جتنا کسی گھڑ سوار کا توشہ ہوتا ہے اور ہرگز مالداروں سے (زیادہ) میل جول نہ رکھنا۔ ابوسعيد ابن الاعرابی فی الزهد

۸۵۹۹ ابن سیرین سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ مسلمان، درہم کے پاس بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔ بیهقی فی الزهد

۸۶۰۰ عمرو بن غیلان ثقفی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اے جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور اس بات کی تصدیق کی کہ جو کچھ میں نے پیش کیا وہ آپ کی طرف سے برحق ہے تو اس کا مال کم کردے اور اپنی ملاقات اس کے لیے محبوب بنادے، اور موت جلد لا، اور جو مجھ پر ایمان نہیں لایا اور نہ میری تصدیق کی، اور اسے معلوم نہیں کہ جو کچھ میں لایا وہ حق ہے تو اس کی اولاد اور مال بڑھادے اور اسکی عمر لمبی فرما۔ البغوی وابن منده

۸۶۰۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جریر! میں تمہیں دنیا اور اس کے دودھ کی مٹھاس اور دودھ چھوڑنے کی کڑواہٹ سے ڈراتا ہوں۔ الدیلمی

پسندیدہ دنیا

۸۶۰۲ (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تمہارا قرض، تمہاری آخرت کے لیے اور تمہارا درہم گزر اوقات کے لیے ہونا چاہیے، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس کے پاس درہم نہیں۔

بیھقی فی شعب الایمان

۸۶۰۳ (علی رضی اللہ عنہ) عاصم بن ضمرۃ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے دنیا کی مذمت بیان کی، آپ نے فرمایا: دنیا سچائی کا گھر ہے اس کے لئے جو اس کی تصدیق کرے، اور اس کے لیے نجات کا گھر ہے جو اس سے سمجھے اور مالداری کا گھر ہے اس کے لئے جو اس میں سے توشہ حاصل کرے، اللہ تعالیٰ کی وحی کے نازل ہونے کی جگہ ہے، اس کے فرشتوں کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے اس کے انبیاء کی سجدہ گاہ ہے اس کے اولیاء کی تجارت کی منڈی ہے جس میں انہوں نے رحمت کا نفع اٹھایا، جس سے جنت کو کمایا، تو اس کی کیا مذمت کی جائے؟

اس نے اپنی جدائی کا اعلان کر دیا اور اپنے فراق کا نعرہ بلند کیا، اور اپنے سرور کی سرور کے ساتھ اور اپنی آزمائش کی آزمائش کے ساتھ تشبیہ دی، تاکہ ڈرایا جائے اور رغبت دلائی جائے اے دنیا کی مذمت کرنے والے! اپنے نفس کو بہلانے والے، تجھے کب دنیا نے دھوکا دیا کب تیرے سامنے قابل مذمت کام کیا ہے، کیا تیرے آباء واجداد کو بوسیدگی میں بچھاڑنے کی وجہ سے یا تیری ماؤں کو تحت ثریٰ میں بچھاڑنے کی وجہ سے، کتنی بار تو اپنے ہاتھوں سے بیمار ہوا، اور اپنی ہتھیلیوں کے ذریعہ رنجور و مریض، تو شفا طلب کرنے لگا اور اطباء سے اس بیماری کی تشخیص کرنے کا وصف بیان کرانے لگا، تجھے تیری دوا فائدہ نہ دے اور تیرا رونا نفع بخش نہ ہو۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۶۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی دنیا کی خاطر اپنی آخرت نہ چھوڑے، اور اپنی دنیا کو اپنی آخرت کی خاطر ترک کرے۔ علی بن معبد فی کتاب الطاعۃ والعصیان، ابن عساکر

۸۶۰۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: وہ تمہارے اچھے لوگ ہیں جو آخرت کے لیے (بالکل) دنیا چھوڑ دیں، اور نہ وہ اچھے لوگ ہیں جو دنیا کے لیے آخرت چھوڑ دیں، لیکن بہتر وہ لوگ ہیں جو ہر ایک سے حاصل کریں۔ ابن عساکر

۸۶۰۶ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہارے اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی آخرت کے لیے دنیا اور اپنی دنیا کے لیے اپنی آخرت لیتے ہیں۔ ابن عساکر

عیب پوشی ..... کسی کا عیب چھپانا

۸۶۰۷ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے (فرماتے ہیں) کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آکر کہا: میری ایک بیٹی ہے جسے میں نے زندہ درگور کر دیا تھا لیکن ہم نے اسے مرنے سے پہلے باہر نکال لیا، اس نے ہمارے ساتھ اسلام کا زمانہ پایا، اور مسلمان ہو گئی، پھر جب مسلمان ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی کوئی حد اس پر لگ گئی، تو اس نے چھری لے کر اپنے آپ کو ذبح کرنا چاہا تو ہم نے اسے دیکھ لیا، اس اپنی کچھ رگیں کاٹ لی تھیں، ہم نے اس کا علاج معالجہ کیا تو وہ ٹھیک ہو گئی، پھر اس نے اچھی توبہ کی، اب کسی قوم کی طرف سے اس کا رشتہ آیا ہے کیا میں اس کی حالت سے انہیں آگاہ کروں؟

حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم اس چیز کو ظاہر کرنے کا ارادہ کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے چھپایا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر لوگوں میں سے کسی کو بھی تم نے اس کی حالت سے خبردار کیا تو میں تمہیں شہر والوں کے لیے عبرت کا نشان بنا دوں گا، بلکہ اس کا نکاح پاکدامن مسلمان کی طرح کرو۔ ھناد والحارث

تشریح: عموماً لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ خود بخود دوسروں کے عیوب بتانا شروع کر دیتے ہیں، اپنے ملنے والوں سے یہ بات پہلے کردی

جائے کہ کبھی میرے سامنے کسی کی برائی نہ کی جائے ورنہ اس برائی کا سدباب مشکل ہے۔

۸۶۰۸ حضرت شعبی سے روایت ہے حضرت عمر کسی گھر میں تھے آپ کے ساتھ جریر بن عبداللہ بھی تھے (وہاں) حضرت عمر نے (کوئی) خوشبو سونگھی، تو آپ نے فرمایا اس خوشبو والے کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اٹھے اور اس سے وضو کرے، تو حضرت جریر نے کہا: امیر المؤمنین! بھلا ساری قوم وضو کرے، تو حضرت عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ جاہلیت میں بہترین سردار تھے اور اسلام میں بھی بہترین سردار ہو۔ ابن سعد

۸۶۰۹ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، (دوران نماز) ایک شخص نے سانس لیا، حضرت عمر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے: میں اس سانس والے کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اٹھے اور وضو کر کے اپنی نماز لوٹائے، تو کوئی بھی نہ اٹھا، میں نے کہا: امیر المؤمنین! اسے قسم نہ دیں بلکہ ہم سب سے کہیں یوں ہماری نماز نفل ہو جائے گی، اور اس ایک شخص کی فرض، تو حضرت عمر نے فرمایا: میں تمہیں اور اپنے آپ سب کو کہتا ہوں کہ ایسا کرو چنانچہ انہوں نے وضو کیا اور پھر نماز دہرائی۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

شفاعت وسفارش

۸۶۱۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب تم لوگ ہمارے پاس آؤ تو پوری کوشش کر کے معافی کا سوال کرو، کیونکہ یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں سزا میں غلطی کرنے کے بجائے معافی میں غلطی کروں۔ بیہقی فی السنن

۸۶۱۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک مخزومی عورت سامان مانگ کر لے جاتی تھی اور پھر اس کا انکار کر دیتی تو نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرما دیا، اس کے گھر والے حضرت اسامہ کے پاس آکر گفتگو کرنے لگے، اسامہ نے نبی ﷺ سے اس عورت کے بارے میں (سفارشانہ) گفتگو کی، آپ نے فرمایا: اسامہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں (سفارشانہ) گفتگو کرتے نہ دیکھوں، پھر آپ خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے اس کی وجہ یہ تھی کہ جب ان کا کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، اور کوئی کمزور یہ جرم کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر (بالفرض) فاطمۃ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ اسی طرح کاٹتا جس طرح مخزومی عورت کا ہاتھ کاٹا جا رہا ہے۔ عبدالرزاق، مر برقم ۶۴۹۴

شکر گزاری کا حکم

۸۶۱۲ (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عمر کو ایک شخص کو سلام کا جواب دیتے سنا جس نے آپ کو سلام کیا تھا، پھر حضرت عمر نے اس سے پوچھا: تم کیسے ہو؟ تو اس نے کہا: میں آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں تو حضرت عمر نے فرمایا: میں تم سے یہی چاہتا تھا۔ مالک وابن المبارک بیہقی فی الشعب

۸۶۱۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: شکر گزار اللہ تعالیٰ کے مزید (انعام) کے ساتھ ہوں گے، سو زائد (انعام) تلاش کریں، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم شکر کرو گے تو میں (انعامات میں) اضافہ کروں گا۔ الدینوری

۸۶۱۴ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: اپنے دنیاوی رزق پر قناعت کرو، کیونکہ رحمٰن تعالیٰ نے اپنے کچھ بندوں کو بعض پر، رزق میں فضیلت بخشی تاکہ سب کو آزمائیں، جس کے لیے رزق میں وسعت بخشی اسے یوں آزماتے ہیں کہ اس کا شکر کیسا ہے؟ اور اس کا اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ جس چیز کے بارے میں اسے رزق بخشا اور قدرت عطا کی وہ اپنے واجب حق کی ادائیگی کرے۔ ابن ابی حاتم

۸۶۱۵ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کا ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: اے اللہ! اگر آپ نے ان لوگوں کو صحیح سالم لوٹایا تو میں آپ ایسا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اس کا حق ہے وہ لوگ بغیر کسی تاخیر کے بحفاظت واپس آ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کی وسیع نعمتوں پر" میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ایسا نہیں کہا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں صحیح سالم لوٹایا تو میں اس کا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اس کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں نے ادا نہیں کیا؟ بیهقی فی الشعب

۸۶۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: پوری نعمت، جنت میں داخلہ اور جنت میں اللہ کی زیارت و دیدار ہے۔ اللالکائی

۸۶۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نعمت شکر کے ساتھ جڑی ہوئی اور شکر مزید (نعمت) کے ساتھ جڑا ہوا، اور یہ دونوں ایک تاگے میں پروئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ سے مزید (انعام) اسی وقت ہوگا جب بندے کی طرف سے شکر منقطع ہو جائے۔ بیهقی فی الشعب

۸۶۱۸ محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ شکر کا دروازہ کھولیں اور مزید (نعمت) کا دروازہ بند کر دیں، اور دعا کا دروازہ کھولیں اور اجابت و قبولیت روک لیں، توبہ کا دروازہ کھولیں اور مغفرت کا روک لیں میں تمہارے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا" اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم نے شکر کیا تو میں ضرور (نعمتوں میں) اضافہ کروں گا" اور فرمایا: مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا" اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے کوئی برا کیا یا اپنے آپ پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحیم پائے گا۔ ابن ماجه، العسکری

۸۶۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل نے اپنے رب کی طرف سے آ کر کہا: اے محمد (ﷺ) اگر آپ اللہ تعالیٰ کی رات دن ایسی عبادت کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے تو کہو: الحمدللّٰه حمدًا دائمًا مع خلوده، والحمدللّٰه حمدًا دائمًا لامنتهى له دون مشيئته والحمدللّٰه حمدًا دائمًا لايوالى قائلها الارضاه والحمدللّٰه حمدًا دائمًا كل طرفة عين ونفس نفس

تشریح: میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو ہمیشہ اس کی ہمیشگی کے ساتھ ہو، اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف جو ہمیشہ ہو جس کی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے علاوہ کوئی انتہا نہیں، اللہ تعالیٰ کی ایسی دائمی تعریف کہ جس کا کہنے والا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے قریب ہو اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ تعریف جو ہر آنکھ کے جھپکنے اور ہر سانس کے چلنے کے ساتھ ہو۔ الخرائطی فی الشکر

۸۶۲۰ عروہ بن رویم سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن قرط اپنے منبر پر چڑھے تو یمنی لوگوں پر زعفران، اور قضاعہ والوں پر زرد رنگ دیکھا تو کہا: تیری فضیلت و کرامت تو کس قدر ظاہر ہے تیری کتنی وسعت ہے تو کیسی نعمت ہے، لوگو! جان لو! کوچ کرنے والے کی قوم نے کسی وقت اپنے پڑوسی سے کوچ کیا تو وہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت سے زیادہ سخت ہے وہ اسے لوٹا نہیں سکتے انعام کرنے رب العالمین کے شکر کرنے کی وجہ سے نعمت، جس پر نعمت کی جائے قائم رہتی ہے۔ ابن عساکر

۸۶۲۱ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا: اے حسان! جاہلیت کا کوئی قصیدہ مجھے سناؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے اشعار اور انہیں نقل کرنے کا گناہ ہٹا دیا ہے، اور ایک روایت میں ہے ہمارے سامنے جاہلیت کے وہ اشعار پیش کرو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سے معاف کیا ہے، آپ نے الاعشیٰ کا وہ قصیدہ پڑھا جس میں اس نے علقمہ بن علاثہ کی ہجو کی ہے۔

اے علقمہ تجھے عامر سے کوئی نسبت نہیں، ٹوٹے تانتوں والا اور تانت لگانے والا، جو بہت زیادہ ہجو پر مشتمل ہے پر جس میں علقمہ کی برائی بیان کی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! میری اس مجلس کے بعد پھر میرے سامنے یہ قصیدہ نہ پڑھنا، اور دوسری روایت میں ہے آج کے بعد میرے سامنے اس طرح کا قصیدہ نہ پڑھنا۔

حضرت حسان عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے شخص (کی ہجو) سے روک رہے ہیں جو مشرک تھا اور قیصر کے پاس ٹھہرا تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی زیادہ شکر گزار ہوتا ہے، قیصر نے ابوسفیان بن حرب سے

میرے متعلق پوچھا: توانہوں نے (جوابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) میرا مرتبہ گھٹانا چاہا، اوراس شخص سے پوچھا تواس نے اچھی بات کہی یوں نبی ﷺ نے اس شخص کا اس بات پر شکریہ ادا کیا۔

اور ایک روایت میں ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! قیصر کے پاس میرا تذکرہ ہوا تو وہاں ابوسفیان اور علقمہ بن علاثہ موجود تھے، ابو سفیان (جواس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) انہوں نے میرے متعلق کوئی نہ کوئی برائی نکالنے کی کوشش کی اور علقمہ نے اچھی بات کی، اور جو لوگوں کا شکریہ ادانہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں۔ابن عساکر

۸۶۲۲ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جوشخص یہ سمجھے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی کھانے پینے کے علاوہ کوئی نعمت نہیں، تو وہ کم سمجھ ہے اس کے عذاب کا وقت آگیا۔ابن عساکر

شکرگذاراورناشکر بندے

۸۶۲۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، برص والا، گنجا اور اندھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانا چاہا، ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ برص والے کے پاس آیا، اور کہا: تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ وہ بولا: اچھا رنگ اور اچھی جلد کیونکہ لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں، فرشتہ نے کہا: اور مال کونسا زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ، فرشتہ نے اسے دس ماہ کی گابھن اونٹنی دی، اور کہا (اللہ تعالیٰ) تجھے اس میں برکت دے۔

پھر وہ گنجے کے پاس آیا، اور کہا: تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ اس نے کہا: اچھے بال اور یہ بیماری ختم ہوجائے، کیونکہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنج ختم ہوگیا اور اسے اچھے بال دے دیئے، پھر کہا: کونسا مال تجھے زیادہ اچھا لگتا ہے؟ اس نے کہا: گائے، تو فرشتہ نے اسے حاملہ گائے دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہو۔

پھر وہ اندھے کے پاس آیا، کہا: تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ وہ کہنے لگا: کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹادے، تاکہ میں اس سے لوگوں کو دیکھوں، فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹادی، فرشتہ نے کہا: کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں، تو فرشتہ نے اسے ایک بچہ دینے والی بکری دی، بعد میں ان دونوں نے بچے دیئے اور اس نے بھی بچہ دیا، اس کے پاس اونٹوں کی ایک وادی، اس کے پاس گائیوں کی ایک وادی اور اس کے پاس بکریوں کی ایک وادی تھی۔

(کچھ عرصہ کے بعد) وہ فرشتہ اس برص والے کے پاس بالکل اسی کی شکل وصورت میں آیا اور کہا: میں مسکین آدمی ہوں، میرے سفر کے اسباب ختم ہوگئے، آج اللہ تعالیٰ اور پھر تمہارے علاوہ میرا کوئی سہارا نہیں، میں تجھ سے اس ذات کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے اچھی جلد اور اچھا رنگ بخشا، اور اونٹوں کی شکل میں سے مال بخشا، میں ان کے ذریعہ اپنی سفری ضرورتیں پوری کروں گا۔

برص والے نے کہا: حقوق بہت زیادہ ہیں (میں کچھ نہیں کرسکتا)۔(فرشتہ نے جو مسکین کی شکل میں تھا) کہا شاید میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو وہی برص والا نہیں، جس سے لوگ نفرت کرتے تھے تو فقیر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ بخشا وہ کہنے لگا: یہ تو میں نے اپنے بڑوں سے وراثت میں پایا ہے، اس (فرشتہ) نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے کی طرح کردے۔

پھر وہ گنجے کے پاس اس کی شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی وہی کچھ کہا جو برص والے سے کہا تھا، اس نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے دیا تھا اس (فرشتہ) نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے کی طرح کردے، پھر وہ اندھے کے پاس اس کی شکل وصورت میں آیا اور کہا: میں مسکین ومسافر آدمی ہوں، میرے سفری اسباب ختم ہوگئے، آج اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور پھر تمہارے سوا میرا کوئی آسرا نہیں میں تجھ سے اس ذات کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے دوبارہ بینائی بخشی، مجھے ایک بکری دو تاکہ میں اپنی سفری ضرورت پوری کرسکوں، اس نے کہا: میں اندھا اور فقیر شخص تھا مجھے اللہ تعالیٰ نے بینائی بخشی، ان میں سے جتنی بکریاں چاہتا ہے لے جا، اللہ کی قسم میں آج تجھ سے کسی چیز کی

مشقت نہیں سمجھوں گا جوتم اللہ تعالیٰ کے لیے لوگے۔

اس (فرشتہ) نے کہا: اپنا مال محفوظ رکھو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو آزمایا، سوتم سے راضی ہوا اور تیرے دونوں دوستوں سے ناراض ہوا۔ بخاری، مسلم

۸۶۲۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جوشخص صاف ستھرا پانی پیئے اور بغیر تکلیف کے (گھر) آئے جائے تو اس پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ابن ابی الدنیا، ابن عساکر

۸۶۲۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے اکثر کہا کرتے: عائشہ تمہارے وہ اشعار کہاں ہیں؟ میں عرض کرتی کونسے اشعار کیونکہ وہ تو بہت زیادہ ہیں، آپ فرماتے: جوشکر کے بارے میں ہیں میں کہتی: ہاں جی! (یاد آگئے) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، شاعر نے کہا ہے: اپنے کمزور کو اٹھا، تجھے کسی دن اس کی کمزوری حیرت زدہ نہ کرے، جب تجھ پر مصائب کی کثرت ہوگی وہ تیری مدد کرے گا، تیری نیکی کا بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا، اور جس نے تیری نیکی پر تیری تعریف کی تو گویا اس نے بدلہ دے دیا، شریف شخص سے جب تو ملنا چاہے تو تو اس کی رسی کو بوسیدہ نہیں پائے گا بلکہ وہ مضبوط ہوگی۔

فرماتی ہیں: آپ فرماتے ہیں: ہاں اے عائشہ! مجھے جبرئیل نے بتایا ہے: کہ اللہ تعالیٰ جب ساری مخلوق کو جمع فرمائے گا تو اپنے ایک بندے سے فرمائے گا، اس سے کسی شخص نے بھلائی کی ہوگی، کیا تو نے اس کا شکریہ ادا کیا، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں سمجھا وہ آپ کی طرف سے تھی اس لیے میں نے آپ کا شکریہ ادا کیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے میرا شکر ادا نہیں کیا، جب اس شخص کا شکر ادا نہیں کیا جس کے ہاتھوں پر میں نے اس (نعمت وبھلائی) کو جاری کیا تھا۔ بیھقی فی الشعب وضعفه، ابن عساکر

۸۶۲۶ حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم کے سامنے ان کی اولاد پیش کی گئی، تو وہ ان میں لمبے اور پست قد والے اور ان کے درمیان والے لوگ دیکھنے لگے، حضرت آدم عرض کرنے لگے: یارب! اگر آپ اپنے بندوں کو برابر کردیتے (تو اچھا نہ تھا) تو ان کے رب نے ان سے فرمایا: اے آدم میں چاہتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۸۶۲۷ حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: عام لوگوں کی سب سے پہلی جو جماعت جنت میں جائے گی، وہ لوگ ہوں گے جو خوشی اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه

۸۶۲۸ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے جس رات اور صبح کو ایسی حالت میں بسر کیا کہ لوگوں نے اس میں مجھ سے کوئی مصیبت نہیں دیکھی تو میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر بہت بڑی نعمت سمجھا۔ ابن عساکر

۸۶۲۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے وہ دو اشعار پڑھو جو ایک یہودی نے کہے ہیں میں نے کہا اس نے کہا ہے: اپنے کمزور کی مدد کر کسی دن تجھے اس کا ضعف حیرت میں نہ ڈالے، جب تجھ پر مصائب کی کثرت ہوگی وہ تیری مدد کرے گا، وہ تجھے بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا، کیونکہ جس نے تیرے کام کی وجہ سے تیری تعریف کی تو گویا اس نے بدلہ دیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسے ہلاک کرے کس قدر اچھے اشعار کہے ہیں؟ جبرئیل میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے، فرمایا: اے محمد! (ﷺ) جس شخص سے کوئی نیکی یا بھلائی کی جائے، وہ تعریف کے علاوہ کچھ نہ پائے تو تعریف کردے اور جس نے تعریف کی اس نے گویا پورا بدلہ دیا۔

ایک روایت میں ہے: جس سے نیکی کی گئی اور اس کے پاس سوائے دعا اور تعریف کے کچھ نہیں تو اس نے پورا بدلہ دیا۔ بیھقی فی الشعب وضعف

۸۶۳۰ ابراہیم سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے بیان کیا گیا کہ نبی ﷺ اپنے کسی صحابی کے گھر میں تھے، جبکہ وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے، اتنے میں دروازے پر ایک سائل آیا، جسے کوئی پرانی بیماری تھی اور اس سے نفرت کی جاتی تھی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اندر آجاؤ وہ آگیا، آپ نے اسے اپنے زانوں پر بٹھالیا اور اس سے فرمایا: کھاؤ، تو ایک قریشی شخص نے اس سے نفرت کی اور گھن کھانے لگا، پھر اس شخص کے ساتھ مرتے دم

تک یہ بیماری لگی رہی جس سے لوگ گھن کھاتے تھے۔ابن جریر

صبر اور اس کی فضیلت

۸۶۳۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صبر کو ایمان میں وہی حیثیت حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے جب صبر ختم ہو جائے تو ایمان بھی چلا جاتا ہے۔ فردوس عن انس، ابن حبان عن علی، بیھقی عن علی موقوفاً ومر برقم، ۶۵۰۱

۸۶۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صبر کو ایمان میں وہی مقام حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے۔جس میں صبر نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔اللالکائی

۸۶۳۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے اپنی زندگی کی بھلائی صبر میں پائی ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد فی الزھد، حلیۃ الاولیاء

تشریح:... کیونکہ بے صبری سے انسان اپنے منہ سے ایسے الفاظ نکال دیتا ہے جس کی وجہ سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

عام بیماریوں پر صبر

۸۶۳۴ (اسد بن کرز القسری البجلی) خالد بن عبداللہ سے وہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت اسد بن کرز ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: مریض کی خطائیں ایسے گرتی ہیں جیسے درختوں کے پتے۔ابن عساکر

۸۶۳۵ ربیع بن عملیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، آپ کے پاس ایک اعرابی تھا، لوگوں نے بیماری کا ذکر کیا، تو اس اعرابی نے کہا: میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا، تو حضرت عمار نے فرمایا: تم ہم میں سے نہیں مسلمان تو آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے، جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درختوں کے پتے گرتے ہیں۔

اور کافر جب (کسی بیماری میں) مبتلا ہوتا ہے تو اس کی مثال اونٹ کی سی ہے اسے باندھا گیا لیکن وہ جانتا نہیں کہ کیونکہ باندھا گیا اور اسے چھوڑا جاتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ کیوں کھولا گیا ہے۔ابن عساکر

۸۶۳۶ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے پاس یمن کا آدمی لایا گیا جس کی پیشانی پر بالوں کا دائرہ تھا، آنکھوں سے بھینگا، چھوٹی گردن، اس کے پاؤں ٹیڑھے، بے حد کالے رنگ اس کے پاؤں کے درمیان فاصلہ تھا، کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کیا فرض کیا ہے، آپ نے جب اسے بتادیا، تو وہ کہنے لگا میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ فرض میں اضافہ نہیں کروں گا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کیوں؟ اس نے کہا: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بدصورت پیدا کیا ہے مجھے پیشانی پر بالوں کے دائرے والا بھینگا، چھوٹی گردن والا، ٹیڑھے پاؤں والا، بہت سیاہ سیرین اور رانوں میں کم گوشت ڈالا دونوں پاؤں کے درمیان فاصلے والا بنایا ہے پھر وہ شخص پیٹھ دے کر چلا گیا۔

اتنے میں جبرئیل آئے اور کہا: اے محمد (ﷺ) ناراض ہونے والا شخص کہاں ہے، وہ کریم رب سے ناراض ہوا ہے، آپ اسے راضی کریں، اللہ تعالیٰ نے اسے کہا ہے: کہ کیا وہ اس بات پر راضی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز جبرئیل کی صورت میں اٹھائیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی طرف پیام بھیجا، (جب وہ آیا) تو آپ نے اس سے کہا: تم کریم رب سے ناراض ہوئے میں تمہیں راضی کرتا ہوں، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمہیں جبرئیل کی صورت میں اٹھائے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے اعمال میں سے کسی چیز پر میرا جسم قوی نہ کرے پھر بھی میں اس پر عمل کروں گا۔ابن عساکر وفیہ العلاء بن کثیر

۸۶۳۷ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے بدن میں جو تکلیف بھی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ

اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنادیتے ہیں، تو حضرت ابی بن کعب ﷺ نے عرض کیا: اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ ابی بن کعب کے جسم پر ہمیشہ ایسا بخار رہے جو اسے بچھاڑ دے، اور جو نماز، حج، عمرہ اور آپ کے راستہ میں جہاد کرنے سے نہ روکے، یہاں تک کہ وہ اسی حال میں آپ سے ملے چنانچہ انہیں وہی بخار ہوگیا، اور مرتے دم تک ان سے جدا نہیں ہوا اور وہ اسی حالت میں نماز (با جماعت) کے لیے حاضر ہوتے، روزہ رکھتے حج، عمرہ اور جہاد کرتے۔ابن عساکر، دیکھیں صفات الصحابہ

مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے

۸۶۳۸ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! جو مصیبتیں ہمیں پہنچتی ہیں اس میں ہمارے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ گناہوں کا کفارہ ہیں، تو ابی نے عرض کیا: اگر چہ تھوڑی ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ کانٹا یا اس سے کم درجہ کی مصیبت ہو، فرماتے ہیں: ابی رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے ایسے بخار کی دعا مانگی جو ان سے موت تک جدا نہ ہوا اور جو حج عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ اور نماز باجماعت میں رکاوٹ نہ بنے، اس کے بعد جو بھی آپ کو ہاتھ لگاتا آپ کے جسم میں حرارت وگرمی محسوس کرتا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔

مسند احمد، ابن عساکر، ابویعلی فی مسندہ

۸۶۳۹ ابوسفر سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر کے پاس کچھ لوگ ان کے عیادت کرنے آئے، لوگوں نے کہا: اے خلیفہ رسول! کیا آپ کے کسی طبیب کو نہ بلائیں جو آپ کی تشخیص کرے، آپ نے فرمایا: اس نے مجھے دیکھ لیا ہے، لوگوں نے عرض کیا: اس نے آپ سے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے کہا: میں جو کرنا چاہتا ہوں اسے ضرور کرتا ہوں۔ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، فی الزھد، الحلیۃ، وھناد

۸۶۴۰ ابو فاطمہ الضمری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا: تم میں سے کون چاہتا ہے کہ وہ صحت کی حالت میں اپنی صبح کا آغاز کرے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم سب یہی چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا تم حملہ آور گدھے کی طرح ہونا چاہتے ہو، کیا تم آزمائشوں اور کفاروں والے نہیں ہونا چاہتے، اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا، بندے کا جنت میں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ اپنے عمل سے حاصل نہیں کرسکتا، تو اللہ تعالیٰ اسے کسی آزمائش میں مبتلا کردیتے ہیں تاکہ اس درجہ تک پہنچ جائے، جسے وہ اپنے کسی عمل سے حاصل نہیں کر پا رہا تھا۔البغوی، طبرانی فی الکبیر وابونعیم

مصائب کے ذریعے آزمائش

۸۶۴۱ عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے کہ آپ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا: کون چاہتا ہے کہ وہ صحتمند ہی رہے اور بیمار نہ پڑے، تو ہم لوگوں نے پہل کی اور کہا: یا رسول اللہ! ہم چاہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم حملہ آور گدھے کی طرح ہونا چاہتے ہو، نبی ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا: کیا تم لوگ مصیبت والے اور کفاروں والے نہیں ہونا چاہتے؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن بندے کو آزماتا ہے اور اسے اس لیے آزماتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اس بندے کا ایک مقام ہے جسے وہ اپنے عمل سے حاصل نہیں کرسکتا، کسی آزمائش میں پڑ کر ہی اس مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ابن جریر فی تھذیب الآثار

۸۶۴۲.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک صحتمند نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تجھے کبھی بخار ہوا ہے؟ اس نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے کہا: جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ابن جریر

تشریح:......یہ موجبہ جزئیہ ہے موجبہ کلیہ نہیں، کیونکہ اس شخص کا جہنمی ہونا صرف نبوت کی آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے ہر شخص کو اس کا علم نہیں ہوسکتا کہ

آج کل جو شخص بیمار نہ ہوا سے جہنمی قرار دے دیا جائے!

۸۶۴۳ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک دفعہ درد ہوا اور آپ اس کی شکایت کرنے لگے اور اپنے بستر پر پہلو بدلتے رہے، حضرت عائشہ نے آپ سے عرض کی: اگر یہ حرکت کوئی اور ہم میں سے کرتا تو آپ اس سے ناراض ہوتے، آپ نے فرمایا: ایمان والوں پر سختیاں کی جاتی ہیں، جس کسی مؤمن کو کانٹے یا درد کی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کا کفارہ بنا دیتے ہیں، اور اس کے ذریعہ اس کا درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ ابن سعد، حاکم، بیهقی فی الشعب

۸۶۴۴ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، آپ نے فرمایا: تجھے کبھی ام ملدم سے واسطہ پڑا، اور وہ ایک گرمی ہے جو گوشت اور کھال کے درمیان ہوتی ہے، اس شخص نے کہا یہ درد تو مجھے کبھی بھی نہیں ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال پودے کی سی ہے جو کبھی سرخ ہوتا ہے تو کبھی زرد۔ مسند احمد

۸۶۴۵ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ بخار میں مبتلا تھے آپ پر ایک چادر تھی، آپ نے ان پر اپنا ہاتھ رکھا تو بخار کی حرارت چادر کے اوپر سے محسوس ہو رہی تھی، تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو کتنا سخت بخار ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم پر ایسے ہی سختی کی جاتی ہے اور ہمیں دوگنا اجر دیا جاتا ہے۔

پھر وہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: انبیاء (علیہم السلام)، عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا: صلحاء (جو جان بوجھ کر گناہ نہیں کرتے) ان میں سے کوئی تو فقر و فاقہ میں مبتلا ہوا کہ صرف ایک قبا لے کر پھرتا رہا پھر اسے پہن لیا اور کوئی جوؤں کی بیماری میں مبتلا ہوا جسے ان جوؤں نے ہلاک کر دیا، ان میں سے ہر ایک آزمائش پر اس طرح خوش ہوتا جیسے تم عطا پر خوش ہوتے ہو۔

بیهقی فی الشعب

تشریح: ......لیکن آج کی دنیا میں کوئی بھی اس مصیبت و آزمائش میں مبتلا نہیں ہوگا کیونکہ آج کل کے لوگوں میں اس کی اہلیت نہیں، اس لیے آپ نے فرمایا: میری امت کے آخری لوگ فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوں گے۔

۸۶۴۶ ابوعبیدہ بن حذیفہ اپنی پھوپھی فاطمہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: ہم چند عورتیں رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لیے آئیں، آپ کو بخار تھا، آپ نے ایک مشکیزہ کو لٹکانے کا حکم دیا، تو وہ ایک درخت سے لٹکا دیا گیا اور آپ اس کے نیچے لیٹ گئے، تو اس کا ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آپ پر پڑتا اور جو شدت بخار آپ محسوس کر رہے تھے اس میں کمی آئی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو یہ بخار آپ سے ہٹا دیں، آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ سخت آزمائش والے انبیاء ہوتے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوتے ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہوتے ہیں، پھر وہ جو ان کے نزدیک ہوتے ہیں۔ بیهقی فی الشعب

تشریح: ......انبیاء کے نزدیک تر صحابہ ہیں پھر تابعین پھر تبع تابعین۔

عمومی مصیبتوں پر صبر

۸۶۴۷ (الصدیق رضی اللہ عنہ) مسلم بن یسار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں: فرمایا: مسلمان کو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مصیبت اور تسمہ کا ٹوٹ جانا اور پیسے جو اس کی آستین میں ہوں پھر وہ انہیں گم پائے اور ان کے بارے خوفزدہ ہو جائے اور پھر انہیں اپنی جیب میں پالے۔ مسند احمد، وهناد، معاً فی الزهد

۸۶۴۸ ......مسیتب بن رافع سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان آدمی لوگوں کے درمیان چلتا ہے جبکہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا انہوں نے کہا: ایسے کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: مصائب، پتھر، کانٹے اور اس تسمہ کی وجہ سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ بیهقی

۸۶۴۹ عبداللہ بن خلیفہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا، آپ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ نے کہا: اناللہ وانا الیہ راجعون" پھر فرمایا: جو بات تجھے بری لگے: وہ تیرے لیے مصیبت ہے۔

ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ وھناد وعبد بن حمید، عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد الزھد وابن المنذر .بیھقی فی الشعب

۸۶۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے اپنی زندگی کی بہترین چیز کو صبر پایا ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد فی الزھد، حلیۃ الاولیاء ومر برقم، ۶۳۳۲ ۷

۸۶۵۱ زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت ابوعبیدہ نے حضرت عمر بن خطاب کی طرف لکھا: اور خط کے مضمون میں رومی فوجوں کا تذکرہ کیا، اور وہ باتیں ذکر کیں جن سے خوف آتا تھا، تو حضرت عمر نے جواب میں لکھا: امابعد! بات یہ ہے کہ مؤمن بندہ کو جب بھی کوئی سختی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد کشادگی پیدا فرمادیتا ہے، ہرگز ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آئے گی، اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: اے ایمان والو! صبر کرو صبر کی تلقین کرو، سرحدوں پر مورچہ بند رہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو یقیناً تم فلاح پاؤ گے۔

مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، وابن ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدۃ وابن جریر، حاکم، بیھقی فی الشعب

۸۶۵۲ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے سنا: اے اللہ میں اپنی جان و مال آپ کے راستہ میں خرچ کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی خاموش کیوں نہیں ہوتا، اگر آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر کرے اور اگر عافیت سے رہے تو شکر کرے۔ الحلیۃ

۸۶۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: صبر دو ہیں، ایک صبر مصیبت پر جو اچھا ہے اور ایک صبر اس سے بھی بہتر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روکنا ہے۔ ابن ابی حاتم

۸۶۵۴ عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو جذام میں مبتلا تھا، اندھا، بہرا اور گونگا تھا، جو شخص آپ کے ساتھ تھے آپ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت نظر آتی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، دیکھتے نہیں اسے پیشاب کی تکلیف نہیں ہوتی، اسے کوئی دقت نہیں ہوتی سہولت سے اس کا پیشاب نکلتا ہے یہی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ عبدبن حمید

۸۶۵۵ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا، آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون، لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین کیا آپ اپنے تسمہ ٹوٹنے پر بھی اناللہ پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی ناپسندیدہ چیز مصیبت بن کر پہنچے وہ مصیبت ہے۔ المروزی فی الجنائز

۸۶۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے سختی! تو جہاں تک ہو سکے سختی میں پہنچ جا (خود بخود) کھل جائے گی۔ العسکری وفیہ الحسین بن عبداللہ بن ضمیرۃ واہ مر برقم: ۶۵۱۷

۸۶۵۷..... حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی بات سے اچھی بات کسی کی نہیں سنی وہ فرماتے ہیں: بے شک مصائب کا آخری درجہ ہے جب بھی کسی کو کوئی مصیبت پہنچی اس کی کوئی نہ کوئی حد ہوگی تو عقلمند کو چاہیے کہ جب وہ کسی مصیبت میں پھنس جائے تو اس کے ساتھ سو جائے یہاں تک کہ اس کی موت گزر جائے، کیونکہ اس کے ختم ہونے سے پہلے اسے ہٹانا اس کی پریشانی میں اضافہ کرنا ہے۔

احنف بن قیس فرماتے ہیں اس بارے شاعر نے کہا ہے۔

اکثر اوقات زمانے کا پھندا سخت ہو جاتا ہے، سو تو صبر کر نہ واویلا کر اور نہ جمع کر (نہ کود) یہاں تک کہ اپنے وقت میں اسے کشادہ کر دے، ورنہ ہر پریشانی اس کی بندش اور بڑھادے گی۔ ابن عساکر

۸۶۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کے پاس جبرائیل آپ کو لوگوں کو سلام کرنے اور نماز جنازہ پڑھنے کا

طریقہ سکھانے آئے، اور کہا: اے محمد! (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر کوئی شخص بیمار ہوا اور کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اسکا نگہبان وذمہ دار آئے اور پانچ وقت کی نمازوں کی پانچ تکبیریں کہا کرے، جب وہ مرجائے تو اس کا ذمہ دار اس کی نماز جنازہ پڑھے جس میں پانچ تکبیریں کہے ہر نماز کی جگہ ایک تکبیر یہاں تک کہ اس روز اور رات کی نمازیں پوری ہوجائیں۔

پھر دوسرے دن آپ کو لوگوں سے سلام کرنے کا طریقہ سکھانے لگے، وہ آپ کو مجلسوں کے پاس لے جاکر پھرتے رہے وہ کہتے: محمد (ﷺ) کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے جب یہ کہا تو کہا وہ لوگ کہیں، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا اے محمد (ﷺ) انہوں نے ہم سے برکت میں فضیلت حاصل کرلی ہے، جب انہوں نے وعلیکم السلام کہا تو ہم اور وہ اجر میں برابر تھے۔

اسی دن سامنے سے آکر ایک شخص نے نبی ﷺ کو سلام کہا، تو جبرائیل نے آپ سے کہا محمد (ﷺ) اس کا جواب نہ دو، دوسرے دن پھر اس نے سلام کیا، تو جبرائیل نے کہا: محمد (ﷺ) جواب نہ دو، تیسرے دن جب اس نے آپ کو سلام کہا محمد (ﷺ) اسے جواب دو۔ آپ اسے سلام کا جواب دے کر جبرائیل کی طرف متوجہ ہوئے کہا: پہلے دودنوں میں تم نے مجھے اسے سلام کا جواب نہ دینے کا حکم دیا اور اس وقت اسے سلام کا جواب دینے کو کہا اس کی کیا وجہ ہے؟

جبرائیل نے کہا: جی ہاں اے محمد (ﷺ) آج کی رات اسے سخت بخار ہوا تھا اور صبح اس کے تمام گناہ جھڑ گئے اس واسطے میں نے آپ کو اسے سلام کا جواب دینے کو کہا ہے۔ ابوالحسن بن معروف فی فضائل بنی ہاشم وفیہ عبدالصمد بن علی للعاشمی الامیر ضعفوہ

تشریح:......اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۸۶۵۹ اشعث سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے موسیٰ بن اسمٰعیل اپنے آباء واجداد سے وہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے نقل کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں سب سے پہلے لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں ہی ہوں، میرا کوئی شریک نہیں، جس نے میرے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کردیا اور میری آزمائش پر صبر کیا اور میرے حکم پر راضی رہا تو میں اسے صدیق لکھوں گا اور قیامت کے روز صدیقین کے ساتھ اس کا حشر کروں گا۔ ابن النجار

۸۶۶۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش کس پر آتی ہے آپ نے فرمایا: انبیاء پر پھران جیسے پھران جیسے، یہاں تک کہ ہر شخص کو اس کے دین کے مطابق آزمایا جاتا ہے اگر اس کی دیانت مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے، اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اسی کے مطابق آزمایا جائے گا انسان برابر آزمائش میں رہتا اور زمین پر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی الشعب مر برقم، ۶۳۸۳ ۶۷۷۸

۸۶۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع بخشے؟ اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا، نرمی میں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھ وہ تجھے سختی میں پہچانے گا (یعنی تیری مدد کرے گا) اور جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے ہی مانگ، اور جب تو مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ، جس چیز نے ہونا ہے اس کے بارے قلم خشک ہوچکے ہیں۔

اگر لوگ تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے نہیں لکھا تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے، اور اگر وہ تجھے کوئی ایسا نقصان پہنچانا چاہیں جسے اللہ تعالیٰ نے تیرے خلاف نہیں لکھا تو انہیں اس کی قدرت نہ ہوگی، اگر تو اللہ تعالیٰ کے لئے رضا سے یقین کے ساتھ کوئی عمل کرسکو تو کرگزرو، اور اگر ایسا نہ کرسکو تو ناپسندیدہ چیزوں پر صبر کرنا بہت زیادہ بھلائی ہے

یاد رکھنا مدد صبر کے ساتھ ہے اور کشادگی مصیبت کے ساتھ ہے اور سختی کے ساتھ آسانی ہے۔ ھناد، الحلیۃ، طبرانی فی الکبیر

تشریح: اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غائبانہ حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا، مشرکوں کی طرح یابابا، یا حضرت یا غوث میری مدد کر، مجھے یہ چیز دیدیں نہ کہنا۔

مصائب پر اجر وثواب ملتا رہتا ہے

۸۶۶۲ کسی نبی نے اپنے رب کے حضور شکایت کی، عرض کی اے رب! آپ کا ایک بندہ آپ پر ایمان رکھتا ہے آپ کی فرمانبرداری میں عمل کرتا ہے اور آپ اس سے دنیا روکتے اور اسے مصائب میں مبتلا کرتے ہیں (دوسری طرف) آپ کا ایک بندہ جو آپ کا انکار کرتا ہے، آپ کی نافرمانی کے اعمال کرتا ہے آپ اس سے مصائب دور کرتے اور دنیا اس کے سامنے لا رکھتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: بے شک بندے اور شہر میرے ہی ہیں، اور ہر چیز تسبیح تہلیل اور تکبیر کرتی ہے، جہاں تک میرے مؤمن بندہ کا تعلق ہے تو اس کے گناہ ہوتے ہیں تو میں دنیا اس سے دور رکھتا ہوں اور اس پر مصائب ڈالتا رہتا ہوں یہاں تک کہ میرے پاس آجائے تا کہ میں اسے اس کی نیکیوں کا بدلہ دوں، اور میرا کافر بندہ تو اس کی کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اس سے مصائب دور کرتا اور دنیا اس کے سامنے لا رکھتا ہوں، یہاں تک کہ وہ میرے پاس آجائے پھر میں اسے اس کی برائیوں کا بدلہ دیدوں۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیة

۸۶۶۳ ابو وائل سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود یا کسی اور صحابیٔ رسول ﷺ سے نقل کرتے ہیں، ہشام دستوائی کو شک ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ جسے پسند کرتے ہیں اسے مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ بندہ کو کوئی مصیبت وآزمائش پہنچے اور وہ اللہ تعالیٰ کو پکارے اور اللہ تعالیٰ اس کی پکار ودعا سنیں۔ بیھقی فی الشعب

۸۶۶۴ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں ایک عورت کسبی تھی، ایک دفعہ اس کے پاس کوئی مرد گزرا یا وہ کسی مرد کے پاس سے گزری تو اس شخص نے اپنا ہاتھ بڑھایا، تو اس عورت نے کہا: ارے ہٹ! اللہ تعالیٰ نے شرک کو ختم کر دیا ہے اور اسلام کو لے آیا ہے چنانچہ وہ شخص اس عورت کو چھوڑ کر چل دیا، اور اس کی طرف دیکھنے لگا، یہاں تک کہ اس کا چہرہ ایک دیوار سے ٹکرایا پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور سارا واقعہ ذکر کیا، آپ نے فرمایا: تو ایک ایسا بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی دینے کا ارادہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کوئی بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اسے اس کے گناہ کی جلد سزا دیتے ہیں، اور جب کسی بندے کو کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے عذاب روکے رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے پوری پوری سزا دیں گے۔ بیھقی فی الشعب مر ۶۷۹۱

۸۶۶۵ ابو امامہ سے روایت ہے انہوں نے وعظ کہا: لوگو! صبر سے کام لو! چاہے وہ چیزیں تمہیں پسند ہوں یا ناپسند، صبر سب سے اچھی عادت ہے یقیناً تمہیں دنیا اچھی لگتی ہے اور تمہارے لیے اس کے دامن کھینچے گئے اور اس کے کپڑے اور زیب وزینت پہنائی گئی، اور نبی ﷺ کے صحابہ اپنے صحنوں میں بیٹھتے اور کہتے ہم بیٹھتے ہیں کسی کو سلام کرتے ہیں اور کوئی ہمیں سلام کرے گا۔ ابن عساکر

۸۶۶۶ عمر بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو جب کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ فرماتے: مجھے زید بن خطاب کے ذریعہ مصیبت پہنچی، تو میں نے صبر کیا، ایک دفعہ انہوں نے اپنے بھائی کے قاتل کو دیکھا تو فرمایا: تیرا ناس ہو تو نے میرا بھائی قتل کیا، جب تک باد صبا چلتی رہے گی میں اسے یاد رکھوں گا۔ بخاری مسلم، ابن عساکر

۸۶۶۷ عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید کے قاتل سے کہا: تو اپنا چہرہ چھپا کر رکھا کر۔

بخاری فی تاریخه ابن عساکر

تشریح:... زید رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے باپ شریک بڑے بھائی ہیں، حضرت زید کی والدہ کا نام اسماء بنت وھب بن حبیب از بنی اسد بن خزیمہ ہے اور حضرت عمر کی والدہ کا نام خیثمۃ بنت ہاشم بن مغیرہ مخزومی ہے، حضرت زید، حضرت عمر سے بڑے تھے آپ سے پہلے مسلمان ہوئے جنگ یمامہ میں ۱۲ھ کو شہید ہوئے، جس شخص نے آپ کو قتل کیا اس کا نام سلمہ بن صبیح جو ابو مریم کا چچا زاد بھائی ہے، دیکھیں ''صفات صحابہ'' طبع نور محمد کراچی

۸۶۶۸..... حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے کہ ان میں ایک شخص لحیم شحیم جسم والا تھا، آپ نے

فرمایا: بندۂ خدا تجھے بدن میں کبھی کوئی تکلیف بھی ہوئی ہے؟ اس نے کہا: کبھی نہیں، آپ نے فرمایا: اولاد کے بارے میں؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: گھر والوں کے متعلق؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ کا سب سے ناپسندیدہ بندہ وہ ہے جو خبیث وسرکش ہو جسے مال، بدن، اولاد اور اہل میں کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو۔ الرامھرمزی فی الامثال ورجالہ ثقات

۸۶۶۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا سب سے زیادہ سخت آزمائش والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: انبیاء پھر صلحاء۔ ابن النجار مرّ ۶۸۳۰

۸۶۷۰ حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو پھانس کا لگ جانا، یا قدم پھسلنا یا کسی رگ کا پھڑکنا تو یہ گناہ کی وجہ سے ہے اور جو باتیں اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے وہ زیادہ ہیں پھر آپ نے فرمایا: تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے تو یہ تمہارے ہاتھوں کا کرتوت ہے اور اکثر باتیں وہ معاف کر دیتا ہے۔ ابن عساکر مرّ برقم ۶۸۴۹

۸۶۷۱ مجاھد سے روایت ہے فرماتے ہیں: بندہ کو جو جسمانی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس گناہ کی وجہ سے ہے جو اس نے کمایا، اور جس گناہ کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں لے لیا تو اللہ تعالیٰ زیادہ انصاف والا ہے کہ وہ اپنے بندے کو دوبارہ سزا دے اور جس بات کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہو اس کی سزا دوبارہ دے۔ ابن جریر

اولاد کے مرنے پر صبر کرنا

۸۶۷۲ حضرت (زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: ہماری اولاد کی طرف سے رسول اللہ ﷺ ہمیں ایک عطیہ دیا، اور فرمایا: جس کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گے۔

ابوعوانہ عن انس، دارقطنی فی الافراد عن الزبیر بن العوام مرّ برقم، ۶۶۱۱

۸۶۷۳ عبداللہ بن وھب، ثوابہ بن مسعود تنوخی، کسی ایسے شخص سے جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا: حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا، تو آپ کو اس کا سخت صدمہ ہوا، یہاں تک کہ آپ نے اپنے گھر میں ہی نماز کی جگہ بنالی جہاں بیٹھ کر عبادت کرتے۔

نبی ﷺ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: عثمان! اللہ تعالیٰ نے ہم پر رہبانیت (ترک دنیا) فرض نہیں کی، میری امت کی رہبانیت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے، اے عثمان بن مظعون جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے ہیں کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہیں کہ تم جس دروازے پر بھی آؤ وہاں اپنے بیٹے کو موجود پاؤ جو تمہارا دامن پکڑ کر اپنے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ!

کسی نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہماری اگلی اولاد کے لیے بھی وہی ہے جو عثمان کے لیے ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، جس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی۔ پھر فرمایا: اے عثمان بن مظعون! جس نے فجر کی نماز با جماعت ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک وہیں بیٹھا رہا تو اس کے لیے جنت فردوس میں ستر درجہ ہوں گے، ہر دو درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا ایک تیز رفتار گھوڑے کو ستر سال ایڑ لگانے اور دوڑانے سے ہوتا ہے، اور جس نے ظہر کی نماز با جماعت ادا کی تو اس کے لیے جنت عدن میں پچاس درجے ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا تیز رفتار گھوڑے کو پچاس سال ایڑ لگانے سے پیدا ہوتا ہے اور جس نے عصر کی نماز با جماعت ادا کی، تو اس کے لیے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے آٹھ بیٹوں جیسا اجر ہوگا، ان میں سے ہر ایک گھر کا مالک ہو اور انہیں آزاد کر دیں۔

اور جس نے مغرب کی نماز با جماعت ادا کی تو اسے ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا، اور جس نے عشاء کی نماز با جماعت پڑھی اسے لیلۃ القدر میں قیام کرنے کا ثواب ملے گا۔ مر برقم ۶۶۲۶ وعزاہ المصنف۔ حاکم فی تاریخہ عن انس

تشریح:...... یہ حضرت عبداللہ بن عمر کے ماموں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے کے رضاعی بھائی ہیں وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کا ماتھا چوما۔

نابالغ بچہ اپنے والدین کی سفارش کرے گا

۸۶۷۴ عبدالخالق بن ابراہیم بن طہمان اپنے والد سے وہ بکر بن خنیس سے وہ ضرار بن عمرو سے وہ ثابت بنانی وہ حضرت انس ﷺ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہوگیا تو انہیں بڑا صدمہ ہوا، اور انہوں نے اپنے گھر ہی نماز کی جگہ بنالی جس میں عبادت کرتے تھے، اور نبی ﷺ کی مجلس وحاضری سے پندرہ روز غائب رہے آپ ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا: تو لوگوں نے کہا: ان کا بیٹا فوت ہوا، جس کی وجہ سے انہیں سخت غم پہنچا ہے۔ اور انہوں نے اپنے گھر ہی نماز وعبادت کے لیے ایک جگہ بنالی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں بلاؤ اور جنت کی خوشخبری دو! آپ جب نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: عثمان! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے ہیں تم جنت کے جس دروازے کے پاس جاؤ تو وہاں اپنے بیٹے کو کھڑا پاؤ جو تمہارے دامن سے پکڑ کر تمہارے رب کے حضور تمہارے لیے شفاعت کرے؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ!

صحابہ رضی اللہ عنہم نے محمد (ﷺ) سے عرض کیا: کیا ہماری اولاد کے بارے میں ہمارے لیے یہی اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میری امت میں سے ہر اس شخص کے لیے جو ثواب کی امید رکھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کی رہبانیت کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، اے عثمان! جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا، تو اسے ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔

اور جس نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے اس جیسی پچیس (۲۵) نمازوں کا ثواب ہے، اور جنت فردوس میں ستر درجات ہیں، اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر سورج غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اسے اسمٰعیل علیہ السلام کے آٹھ بیٹوں کو آزاد کرنے کا ثواب ہے ان میں سے ہر ایک کی دیت بارہ ہزار اونٹ ہیں۔

اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی تو اسے اس جیسی پچیس نمازوں کا ثواب اور جنت عدن میں ستر درجات ملیں گے، اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے لیلۃ القدر (کی عبادت) کا ثواب ہے۔ حاکم فی تاریخه، بیهقی فی الشعب

۸۶۷۵ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کو ایک انصاری عورت کے بیٹے کی وفات کی اطلاع ملی، چنانچہ آپ علیہ السلام اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور میں ایسا شخص تھا کہ جس کے بچے زندہ نہ رہتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ تو وہ شخص ہے جس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو، کیا تم یہ نہیں چاہتی کہ اسے جنت کے دروازے پر دیکھو اور تمہیں بلا رہا ہو، اس عورت نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: وہ اسی طرح ہوگا۔ بیهقی فی الشعب

۸۶۷۶ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی دیکھ بھال کرتے ان کے پاس آتے اور ان کا حال احوال پوچھتے، آپ کو پتہ چلا کہ ایک عورت کا بچہ فوت ہوگیا ہے، جس پر اس نے سخت واویلا مچایا ہے اس پر تعزیت کے لیے اس کے ہاں تشریف لے گئے، اور اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور صبر کرنے کا حکم دیا، تو اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں جس کے ہاں بچہ نہیں ہوتا تھا اور میرا یہی بچہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ وہ ہے جس کا بچہ بچ جائے۔ ابن النجار

۸۶۷۷...... (ثابت بن قیس بن شماس) عبدالخیر بن قیس بن شماس اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: قریظہ کے دن ایک انصاری نوجوان شہید ہوا جسے خلاد کہا جاتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ اہل کتاب نے اسے شہید کیا ہے، اس کی والدہ کو بلایا گیا تو وہ نقاب کرکے آئیں، کسی نے

کہا: آپ نے نقاب اوڑھی ہوئی ہے جبکہ خلاد شہید ہو چکا ہے؟ تو وہ بولیں: مجھے اگرچہ آج خلاد کی مصیبت پہنچی ہے لیکن میری حیا کو تو کوئی مصیبت نہیں پہنچی۔ ابو نعیم

تشریح:...... یہ خلاد بن سوید بن غفلہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی صحابی ہیں، ایک یہودی عورت نے ان پر چکی کا پاٹ پھینکا جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور وہ شہید ہو گئے۔ دیکھیں "صفات صحابہ" مطبوعہ نور محمد کراچی اور ثابت بن قیس بن شماس انہیں رسول اللہ ﷺ کا خطیب ہونے کا لقب حاصل ہے۔

۸۶۷۸ محمود بن لبید حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کے تین بچے مر گئے، اور اس نے ان کے بارے ثواب کی امید رکھی تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر چہ دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، محمود کہتے ہیں: میں نے کہا اے حضرت جابر بن عبداللہ! میں سمجھتا ہوں اگر آپ کہتے اگر چہ ایک ہو تو رسول اللہ ﷺ فرما دیتے ایک بھی، حضرت جابر نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔

بیھقی فی الشعب

۸۶۷۹ حارث بن اقیشر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمانوں (خاوند و بیوی) کے چار بچے فوت ہو گئے ہوں جوان سے پہلے آگے پہنچ گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، لوگوں نے عرض کیا: اگر چہ تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ تین ہوں، پھر لوگوں نے پوچھا: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔

میری امت کا ایک شخص جنت میں جائے گا اور مضر قبیلہ سے زائد لوگوں کی شفاعت کرے گا، اور میری امت کا ایک شخص جہنم کے لیے اتنا بڑا ہوگا کہ وہ اس کے ایک حصہ میں سما جائے گا۔ الحسن بن سفیان، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم

۸۶۸۰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین بچے آگے بھیجے جو نابالغ ہوں تو اس کے لیے (جہنم کی) آگ سے مضبوط قلعہ ہوں گے حضرت ابوذر نے پوچھا: میں نے دو بچے بھیجے ہیں، آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، تو ابی بن کعب اور ابوالمنذر رقاریوں کے سردار نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک ایک بچہ بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ ایک ہوں لیکن یہ پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ ابو یعلی ابن عساکر

۸۶۸۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہو جائیں تو ان کے لئے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے، پس ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر چہ دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، تو ابوذر نے کہا: میں نے تو دو ہی بھیجے ہیں آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، تو ابی بن کعب نے کہا: میں نے تو ایک بھیجا ہے آپ نے فرمایا: اگر چہ ایک ہو لیکن پہلے صدمہ کے وقت۔ ابو یعلی ابن عساکر

۸۶۸۲ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے کہا، آپ کا تو کوئی بچہ نہیں بچتا؟ آپ نے فرمایا: الحمد للہ اس ذات کا شکر ہے جو انہیں دار الفنا سے لے کر دار البقا میں ذخیرہ کرتا ہے۔ ابو نعیم

۸۶۸۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، وہ کہنے لگی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ میرے بیٹے کو شفا بخشے، آپ نے اس سے فرمایا: کیا تمہارا آگے (آخرت میں) کوئی بیٹا ہے؟ وہ کہنے لگی: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جاہلیت میں یا اسلام میں؟ اس نے کہا: اسلام میں، آپ نے تین بار فرمایا: مضبوط ڈھال ہے۔ ابن النجار

۸۶۸۴ ...... عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کے ہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے منگواتے اور وہ کپڑوں میں لپٹا ہوتا، آپ اسے سونگھتے، کسی نے کہا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اسے کوئی مصیبت پہنچنے سے پہلے میرے دل میں کوئی چیز پیدا ہو جائے یعنی محبت۔ ابن سعد

نظر کے ختم ہوجانے پر صبر

۸۶۸۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ حضرت زید بن ارقم کے پاس ان کی عیادت کرنے گیا انہیں آنکھوں کی تکلیف تھی آپ نے فرمایا: اے زید! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: صبر کروں گا اور ثواب کی امید رکھوں گا۔

آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے اور تم صبر وثواب کی امید رکھو تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔ ابویعلی ابن عساکر

۸۶۸۶ حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے فرماتے ہیں: میری آنکھیں دکھنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، آپ نے فرمایا: زید بن ارقم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو کیسا رہے گا؟ میں نے عرض کیا: میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں گا آپ نے فرمایا: زید بن ارقم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہی اور تم نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی تو تم جنت میں داخل ہوگے۔ ابن عساکر

۸۶۸۷ حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کی کسی بیماری میں عیادت کرنے آئے، آپ نے فرمایا: تمہاری اس بیماری کا تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن اس وقت تم کیسے رہو گے جب تم میرے بعد لمبی عمر پاؤ گے اور نابینا ہوجاؤ گے؟ عرض کیا: تب میں صبر کروں گا اور ثواب کی امید رکھوں گا، آپ نے فرمایا: تب تم جنت میں بغیر حساب داخل ہوگے، چنانچہ آپ نبی ﷺ کی وفات کے بعد نابینا ہوگئے تھے۔ ابویعلی، ابن عساکر

۸۶۸۸ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے آنکھوں کی تکلیف ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، دوسرے دن انہیں کچھ افاقہ ہوا، چنانچہ جب آپ باہر نکلے تو نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا: اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا: میں صبر کرتا اور ثواب کی امید رکھتا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے اور تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو اور پھر فوت ہوجاؤ تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ بیھقی فی الشعب

رشتہ داری قائم رکھنا

۸۶۸۹ عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صلہ رحمی نہیں کہ جو تم سے جوڑے تم اس سے ناتا جوڑو بلکہ ناتا داری تو یہ ہے کہ جو ناتا ختم کرے تم اس سے قائم رکھو۔ بیھقی فی الشعب

تشریح:.....معاشرے میں بھی یہی کمال سمجھا جاتا ہے کہ جو نہیں آتے ہم ان کے ہاں کیوں جائیں۔

۸۶۹۰ حضرت علی سے روایت ہے فرمایا: جو مجھے ایک چیز کی ضمانت دے میں اس کے لیے چار چیزوں کا ضامن ہوں، جو صلہ رحمی کرے اس کی عمر لمبی ہوگی، اس کے اہل وعیال اسے پسند کریں گے، اس کا رزق وسیع ہوگا اپنے رب کی جنت میں داخل ہوگا۔ الدینوری

۸۶۹۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں انسان صلہ رحمی کرتا رہتا ہے اور اس کی عمر کے صرف تین دن باقی رہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں تیس سال مؤخر کردیتا ہے اور آدمی قطع رحمی کرتا رہتا ہے جبکہ اس کی عمر کے تیس سال باقی ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں تین دن بنادیتا ہے۔ ابوالشیخ فی الثواب

۸۶۹۲ ابن عمرو سے روایت ہے وہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا: آج میرے پاس قطع رحمی کرنے والا نہیں بیٹھ سکتا، اتنے میں حلقہ سے ایک نوجوان اٹھا اور اپنی خالہ کے پاس آیا، ان دونوں میں کوئی رنجش تھی، بھانجے نے خالہ کے لیے استغفار کیا اور خالہ نے اس کے لیے استغفار کیا پھر وہ نوجوان مجلس میں آگیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس قوم پر (اللہ تعالیٰ کی) رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔ ابن عساکر وفیہ سلیمان بن زید ابوادام المحاربی کذبہ ابن معین

۸۶۹۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ایک قوم کے لیے شہروں کو آباد کرتا اوران کے لیے مال میں اضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا کیا ان سے بغض کی وجہ سے، بنظر رحمت نہیں دیکھا، کسی نے پوچھا: یہ کیسے یا رسول اللہ!؟ آپ نے فرمایا: ان کی صلہ رحمی اور ناتاداری کو قائم رکھنے کی وجہ سے۔ ابن جریر والشیرازی فی الالقاب، طبرانی فی الکبیر، حاکم

۸۶۹۴ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میری نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو میں نے جلدی سے آپ کا ہاتھ تھام لیا یا آپ نے پہلے میرے ہاتھ کو تھام لیا، پھر آپ نے فرمایا: عقبہ! کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت کے سب سے افضل اخلاق نہ بتاؤں؟ جو تم سے ناتا توڑے تم اس سے جوڑو، اور جو تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے تو اسے معاف رکھو، خبردار جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھائے اور اس کے رزق میں اضافہ کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنی رشتہ داری کو قائم رکھے۔ ابن جریر

۸۶۹۵ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آکر کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کروں جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کرے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اپنے رشتہ داروں سے ناتا قائم رکھو! جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے اس بات کو تھام لیا جس کا میں نے اسے حکم دیا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔ ترمذی

۸۶۹۶ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب یہ آیت: ''اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو''۔ نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ (بیٹی) تمہارے لیے فدک (خیبر کا گاؤں) ہے۔

حاکم فی تاریخہ، وقال تفرد بہ ابراھیم بن محمد بن میمون عن علی بن عابس، ابن النجار

تشریح:.. اس روایت میں ابراہیم بن محمد بن میمون شیعہ ہے، امام ذہبی فرماتے ہیں اگر یہ حدیث ہوتی تو حضرت فاطمہ اس باغ کا مطالبہ ہی کیوں کرتیں، اس لیے یہ جھوٹ اور موضوع روایت ہے۔

خاموشی کی اہمیت

۸۶۹۷ ابن النجار اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ مجھے یوسف بن المبارک بن کامل الخفاف نے بتایا فرماتے ہیں: ہمارے سامنے ابوالفتح مفلح بن احمد الرومی نے یہ اشعار پڑھے وہ فرماتے ہیں ہمارے سامنے ابوالحسین بن القاضی ابوالقاسم التنوخی نے وہ اپنے دادا اور اپنے اباء واجداد سے اپنے والد کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱ میں غصہ دلانے والی باتوں (کے سننے) سے بہرا بن جاتا ہوں اور میں بردباری سے کام لیتا ہوں، بردباری میرے بہت مناسب ہے۔

۲ میں اکثر اس لیے زیادہ گفتگو نہیں کرتا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھے ناپسندیدہ جواب ملے۔

۳ جب میں بے وقوف کی بے وقوفی کو اپنے خلاف دہراؤں تو میں ہی بے وقوف ہوں۔

۴ کتنے نوجوان ایسے ہیں جو لوگوں کو اچھے لگتے ہیں، جن کی زبانیں اور چہرے ہیں۔

۵ عزت حاصل کرنے کے وقت سویا رہتا ہے اور گھٹیا پن کے وقت بیدار ہو جاتا ہے۔

۸۶۹۸ حمزہ زیات سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

۱ اپنے علاوہ کسی کے سامنے اپنا راز ظاہر نہ کر کیوں کہ ہر خیر خواہ کا ایک خیر خواہ ہے۔

۲ اس واسطے کہ میں نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو دیکھا وہ صحیح چمڑے کو نہیں چھوڑتے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۶۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے آپ کو پوشیدہ رکھو تمہارا تذکرہ نہ کیا جائے، خاموش رہو سلامت رہو گے۔

ابن ابی الدنیا فیہ

۸۷۰۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، خاموشی جنت کی طرف بلانے والی ہے۔ ابن ابی الدنیا فیہ

۸۷۰۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زبان، بدن کو درست رکھنے والی ہے، جب زبان درست رہے تو تمام اعضاء ٹھیک رہتے ہیں، اور جب زبان میں لغزش ہو تو ایک عضو بھی ٹھیک نہیں رہتا۔ ابن ابی الدنیا فیہ

۸۷۰۲ ... (اسود بن اصرم المحاربی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں ایک موٹا تازہ اونٹ لے کر مدینہ، خشک سالی اور قحط کے زمانہ میں آیا، آپ کے سامنے اس اونٹ کا ذکر ہوا تو آپ نے اسے منگوایا، جب وہ لایا گیا تو آپ نے باہر نکل کر اسے دیکھا، آپ نے فرمایا: تم یہ اپنا اونٹ کیوں ہانک کر لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اس کے بدلہ خادم خریدنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: کس کے پاس خادم ہے؟ تو حضرت عثمان بن عفان نے فرمایا: میرے پاس یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: لاؤ، چنانچہ وہ لائے تو میں نے غلام لے لیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا اونٹ (جو غلام کے بدلہ تھا) لے لیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کریں، آپ نے فرمایا: تم اپنی زبان پر قابو رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اگر میں زبان پر قابو نہ رکھوں گا تو کس پر قابو رکھوں گا؟ آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھوں پر قابو رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اگر میں ہاتھوں پر قابو نہ رکھوں تو کس پر قابو رکھوں گا؟ آپ نے فرمایا: زبان سے صرف بھلی بات کہو اور ہاتھوں کو صرف نیکی کی طرف بڑھاؤ۔
بخاری فی تاریخہ وابن ابی الدنیا فی الصمت والبغوی، وقال: لا اعلم لہ غیرہ والباوردی وابن مندہ وابن السکن وابن قانع، طبرانی فی الکبیر وابونعیم وتمام، ابن حبان، ابن عساکر، سعید بن منصور

۸۷۰۳ ... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس طرح گفتگو سیکھتے ہو ایسے ہی خاموشی سیکھو، کیونکہ خاموشی بڑی بردباری ہے، بولنے سے زیادہ سننے کا لالچ کرو، اور لایعنی (فضول) گفتگو نہ کرو، اور بغیر تعجب کے نہ ہنسنا اور بغیر ضرورت کے کہیں چل کر نہ جانا۔ ابن عساکر

۸۷۰۴ ... ابوذر! کم کھاؤ اور کم بولو! جنت میں میرے ساتھ ہوگے۔ ابونعیم عن انس

سچائی

۸۷۰۵ ... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جبرئیل! میرے مؤمن بندے کے دل سے وہ (عبادت کی) حلاوت و مٹھاس ختم کر دو جو وہ محسوس کرتا ہے چنانچہ مؤمن بندہ غمگین ہو کر جس بات کا عادی ہوتا ہے اسے تلاش کرنے لگتا ہے، اس پر اس سے بڑی مصیبت کبھی نہیں اتری، اللہ تعالیٰ جب اس کی یہ حالت دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں: جبرائیل! میں نے اپنے بندہ کو آزمالیا، میں نے اسے سچا پایا، میرے اس بندہ کے قلب کی طرف وہ چیز لوٹا دو، جو تم نے ختم کر دی تھی، میں اپنی طرف سے اس میں اضافہ کروں گا، اور اگر بندہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ نہ اس کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ پروا فرماتے ہیں۔ ابن عساکر

تیری رحمت مجھ سے بڑھ کر میری طلبگار ہے خدایا
یہ اپنی نادانی کہ کرم تیرا ہے گنوایا

۸۷۰۶ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سچی بات کے علاوہ کسی بات میں بھلائی نہیں، جس نے جھوٹ بولا، گناہ کیا، اور جو گناہ کرتا ہے ہلاک ہوتا ہے وہ شخص کامیاب ہوا جس کی تین چیزوں، لالچ، خواہش (نفس) اور غصہ سے حفاظت کی گئی۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۷۰۷ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جھوٹ نہ بولنا سچ کی عادت بنالو، اگرچہ دنیا میں تمہارا نقصان ہوگا لیکن آخرت میں کشادگی ہے۔ ابن لال

وعدہ کی سچائی

۸۷۰۸ ... ہارون بن رئاب سے روایت ہے فرماتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن عمرو کی وفات کا وقت ہوا تو فرمایا: فلاں کو دیکھو کیونکہ میں نے اس سے اپنی بیٹی کبشہ کی بات کی ہے جو وعدہ ہے، میں نہیں چاہتا کہ میں اللہ تعالیٰ سے نفاق کی تہائی کے ساتھ ملاقات کروں میں تمہیں گواہ

بتاتا ہوں کہ میں نے اس سے اس کی شادی کر دی۔ ابن عساکر

تشریح:......آج کل لوگ منگنیاں کرتے ہیں جو وعدۂ نکاح ہی ہے لیکن پھر مکر جاتے ہیں۔

تنہائی

۸۷۰۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بے شک تنہائی میں برے میل جول کے مقابلہ میں راحت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزهد، وابن ابی الدنیا فی العزلة

اس کا فیصلہ مشکل ہے کہ کس کے لیے تنہائی بہتر ہے اور کس کے لیے مجلس!

۸۷۱۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تنہائی سے اپنا حصہ لو۔ مسند احمد فیه، ابن حبان فی الروضة والعسکری فی المواعظ

۸۷۱۱ امام مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید کو فرماتے سنا کہ ابوالجہیم حارث بن صمہ انصار کے ساتھ نہ بیٹھتے تھے اور جب ان کے سامنے تنہائی کا ذکر کیا جاتا تو کہتے: لوگ تنہائی سے برے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۲ ابن سیرین سے روایت ہے فرمایا: تنہائی عبادت ہے۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۳ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص ہو جو میرے مال (مویشی) کی اصلاح و دیکھ بھال کرے، تو میں اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ رہوں اور میرے پاس کوئی نہ آئے اور نہ میں لوگوں کی طرف نکل کر جاؤں یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔ حاکم

تشریح:... یعنی یہ تمنا ہے عمل نہیں کاش ایسا ہوتا۔

لوگوں سے زیادہ میل جول کو ناپسند کرنا

۸۷۱۴ امام مالک کسی شخص سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر شیطان کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ایسے علاقوں میں چلا جاتا جہاں کوئی انس پیدا کرنے والا نہیں، لوگوں کو لوگ ہی خراب کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: علم کے چشمے، ہدایت کے فانوس، گھروں کے ٹاٹ، رات کے چراغ، نئے دلوں والے، اور پرانے کپڑوں والے بن جاؤ، آسمان والوں میں تم پہچانے جاؤ گے اور زمین والوں میں پوشیدہ رہو۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے پاس ایک پرندہ لایا گیا، آپ نے فرمایا: یہ پرندہ کہاں سے شکار کیا گیا؟ کسی نے کہا: تین میل کے فاصلے سے، فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں اس پرندے کی جگہ ہوتا، نہ لوگ مجھ سے بات کرتے اور نہ میں کسی سے بات کرتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملتا۔ ابن عساکر

۸۷۱۷ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کس چیز میں ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہارے لیے کافی ہو اور اپنے گناہ پر رویا کر (نسائی) قال حسن وابن ابی الدنیا فی العزلة، الحلیة، بیهقی فی الشعب

۸۷۱۸ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مسلمان آدمی کا بہترین عبادتخانہ اس کا گھر ہے جس میں اپنے آپ کو روکے رکھے، اور اپنی آنکھ و شرمگاہ کی حفاظت کرے، خبردار! بازار میں مجلسیں لگانے سے بچنا، کیونکہ وہ غفلت میں ڈالتی اور بے کار بنا دیتی ہیں۔ ابن عساکر

۸۷۱۹ حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور لوگوں سے بچو!

مسدد وابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۲۰ معافی بن عمران سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو ایک ایسے شخص کے پیچھے جا رہی تھی جو اللہ

تعالیٰ (کی حد میں) پکڑا گیا تھا، آپ نے فرمایا: ان چہروں کو خوش آمدید نہیں جنہیں صرف برائی میں دیکھا جارہا ہے۔ الدینوری

۸۷۲۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سرما، گرم بن جائے اور بیٹا غصہ (کا سبب) بن جائے، جب کمینے لوگ بکثرت ہوجائیں، اور شریف لوگ کم ہوجانے لگیں، تو چند خستہ بکریاں کسی پہاڑ میں بنی نضیر کی بادشاہت سے بہتر ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۲۲ زریق مجاشعی سے روایت ہے فرمایا: عامر بن عبدقیس رضی اللہ عنہ آتے اور حسن بصری کے پاس بیٹھتے، پھر کچھ دن ان کی مجلس میں نہیں آئے، کسی دن حسن بصری اور ان کے احباب ان کے پاس گئے، حضرت حسن بصری نے کہا: ابوعبداللہ! آپ نے ہماری مجلس کیوں چھوڑ دی؟ کیا آپ کو ہمارے بارے کوئی شک گزرا تو ہم آپ کا اتباع کریں۔

آپ نے فرمایا: ایسی بات نہیں، لیکن میں نے صحابہ رسول سے سنا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کا دنیا میں غم زائد ہوگا وہ آخرت میں زیادہ خوش ہوگا، اور جو تم میں کا دنیا میں زیادہ سیر ہوگا وہ آخرت میں زیادہ بھوکا ہوگا، تو میں نے اپنے گھر والوں کو اپنے دل کے لیے مناسب پایا، اور جو میں چاہتا ہوں اس پر زیادہ قدرت دینے والا، تو حسن بصری وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے: اللہ کی قسم! یہ ہم سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ ابن عساکر

۸۷۲۳ حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: عامر بن عبدقیس کی جامع مسجد میں ایک نشست تھی، ہم ان کے پاس جمع ہوتے، کچھ دن ہم نے انہیں گم پایا تو ہم ان کے پاس چلے آئے (ہم نے کہا:) ابوعبداللہ! آپ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر یہاں تنہا بیٹھ گئے؟ انہوں نے فرمایا: اس مجلس میں بہت سی فضول اور ملی جلی باتیں ہوتی تھیں، میں چند اصحاب رسول سے ملا ہوں، انہوں نے مجھے بتایا: کہ قیامت میں سب سے کمزور ایمان اس شخص کا ہوگا جس کا گوشت پوست دنیا میں زیادہ ہوگا انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں اور کچھ سنت قرار دی ہیں، اور کچھ حدود مقرری ہیں، سو جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض اور اس کے (بتائے) طریقوں پر عمل کیا، اور حدود اللہ سے بچتا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر حساب جنت میں داخل کریں گے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض اور سنتوں پر عمل کیا (لیکن) اللہ تعالیٰ کی حدود کا مرتکب ہوا اور پھر توبہ کرلی (غلطی سے پھر) ارتکاب کیا، (لیکن پھر) توبہ کرلی پھر ارتکاب کیا اور توبہ کرلی، وہ قیامت کے روز کی ہولناکیوں، اس کے زلزلوں اور مصائب کا سامنا کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔

اور جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض وسنن پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ کی حدود کا مرتکب ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے، چاہیں تو عذاب دیں اور چاہیں تو معاف کردیں، فرماتے ہیں: ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر نکل آئے۔ ابن عساکر

۸۷۲۴ حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: عزلت وتنہائی اختیار کرو کیونکہ یہ عبادت ہے۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة، سعید بن منصور

حقدار کا حق پہچاننا

۸۷۲۵ اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ کے پاس ایک قیدی لایا گیا، وہ کہنے لگا: اے اللہ! میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں، محمد (ﷺ) کے سامنے توبہ نہیں کرتا ہوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے حقدار کے لیے حق پہچانا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، دارقطنی فی الافراد، حاکم، بیہقی فی الشعب، سعید بن منصور

معافی

۸۷۲۶ (صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب قیامت کا روز ہوگا ایک شخص بآواز بلند اعلان کرنے لگا: معاف کرنے والے کہاں؟ اللہ تعالیٰ انہیں، ان کے معاف کرنے کی وجہ سے پورا بدلہ دے گا۔ ابن منیع

دوسروں کی ایذاء پر صبر

۸۷۲۷ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے فلاں شخص نے گالی دی ہے، اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کے احکام) نہ ہوتے تو مجھ سے لمبی زبان اور ہاتھ والا نہ ہوتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کہا؟ تو اس نے آپ کے سامنے اپنی بات دہرائی، آپ نے فرمایا: جسے گالی دی جائے یا پیٹا جائے پھر وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت بڑھائیں گے، سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے گا۔ ابن النجار

۸۷۲۸ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے کہا: اگر تم لوگوں (کو تجارت کے لیے مال دوگے) سے قرض کا معاملہ کروگے تو وہ بھی تمہیں بدلہ میں قرض دیں گے اور اگر تو انہیں چھوڑ دے گا وہ تمہیں چھوڑیں گے، اس نے کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنے فقر کے دن کے لیے اپنی عزت کا قرض دو۔ ابن عساکر

۸۷۲۹ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر تم لوگوں سے نفرت کروگے تو وہ تم سے متنفر ہو جائیں گے اور اگر تم ان سے بھاگوگے تو وہ تمہیں آملیں گے، اگر انہیں چھوڑوگے وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اس نے کہا: میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اپنی عزت اپنے فقر کے دن کے لیے دے دو۔ ابن عساکر

۸۷۳۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں سے جھگڑوگے تو وہ تم سے جھگڑیں گے، اور اگر تم انہیں چھوڑ دوگے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اور اگر تم ان سے بھاگوگے تو تمہیں آملیں گے، میں نے عرض کیا: میں کیا کروں؟ فرمایا: اپنے فقر کے دن کے لیے عزت دے دو۔ حاکم، خطیب فی، وقال: روی عن ابی الدرداء مرفوعا وموقوفا

عشق

۸۷۳۱ ابوغسان نہدی سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں مدینہ کے کسی راستہ سے گزرے، اچانک ایک لڑکی چکی پیس رہی تھی اور کہہ رہی تھی: میں نے اسے تعویذوں کے کاٹنے سے پہلے چاہا۔ نرم ٹہنی کی طرح جھومتے ہوئے، گویا چاند کی چاندنی اس کے چہرے سے حاصل ہوئی ہے، وہ اشارہ کرتی اور ہاشم کے بالوں میں چڑھتی ہے آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو وہ باہر آئی۔ آپ نے فرمایا: تیرا ناس ہو آزاد ہے یا لونڈی؟ اس نے کہا: لونڈی ہوں اے رسول اللہ کے خلیفہ، آپ نے فرمایا: تو کس سے محبت کرتی ہے؟ تو وہ رو پڑی، اس نے کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! میں آپ کو قبر کے حق کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ لوٹ جائیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اس قبر کے حق کی قسم! میں نہیں ٹلوں گا یا تم مجھے بتادو اس نے کہا: میں وہی ہوں جس کے دل سے محبت کھیل رہی ہے، تو وہ محمد بن قاسم بن جعفر بن ابی طالب کی محبت میں رو پڑی۔

آپ نے اس کے آقا کی طرف پیغام بھیجا اور اس سے خرید کر محمد بن قاسم بن جعفر بن ابی طالب کی طرف بھیج دیا۔ الخرائطی فی اعتدال القلب

۸۷۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جب ان پر آزمائش آتی ہے تو وہ پاکدامنی اختیار کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا: کونسی آزمائش؟ آپ نے فرمایا: عشق۔ الدیلمی

عقلمندی

۸۷۳۳ حضرت ابوامامۃ سے روایت ہے فرمایا کرتے تھے: عقل سے کام لو اور اس بات کے متعلق میرا خیال نہیں جسے ہم نبی ﷺ کے عہد میں سنا کرتے تھے، وہ اٹھالی گئی ہے آج وہ اس کی نسبت ہم سے زیادہ عقلمند ہے۔ ابن عساکر

تشریح:۔ یعنی اس وقت کی باتیں آج تمہاری باتوں سے زیادہ سمجھداری کی ہیں۔

۸۷۳۴ اے ابوذر! تدبیر جیسی کوئی عقل، اور اچھے اخلاق کی طرح کوئی حسب نہیں۔بیھقی فی الشعب والخرائطی فی مکارم الاخلاق

غیرت

۸۷۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کیا مجھے تمہاری عورتوں کے متعلق یہ بات نہیں پہنچی کہ وہ بازاروں میں حبشیوں سے مزاحمت کرتی ہیں؟ کیا تم لوگوں کو غیرت نہیں؟ جس نے غیرت نہیں کی اس میں کوئی بھلائی نہیں۔رستہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ حبشی بازاروں میں سامان لے کر ادھر ادھر جاتے ہیں اور عورتیں بازاروں میں لین دین کے لیے ان سے آگے نکلنے کی کوشش کرتیں، جیسا آج کل بازاروں میں بھیڑ کے وقت ہوتا ہے۔

۸۷۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غیرتیں دوقسم کی ہیں: اچھی اور بہتر (غیرت) جس سے مرد اپنی بیوی کو درست رکھتا ہے اور ایک غیرت ایسی ہے جو جہنم میں داخل کرے گی۔رستہ

ضرورتیں پوری کرنا

۸۷۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جنت ایسے شخص کی مشتاق ہے جو اپنے مؤمن بھائی کی ایسی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرے جس سے وہ اپنی حالت درست کرے، اس کے لیے نعمتوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ آدمی سے اس کے مرتبہ کے بارے کہ کہاں خرچ کیا ایسے ہی سوال کریں گے جیسے مال کے بارے میں کہ کہاں خرچ کیا ہے۔

خطیب وقال فی سندہ ابوالحسین محمد بن العباس المعروف بابن النحوی فی روایاتہ نکرۃ

قناعت، تھوڑے پر صبر

۸۷۳۸ (عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عبید سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احنف رضی اللہ عنہ کو ایک قمیص پہنے ہوئے دیکھا، فرمایا: احنف! تم نے اپنی قمیص کتنے کی خریدی ہے؟ انہوں نے کہا: بارہ درہم کی، آپ نے فرمایا: تمہارا بھلا ہو کیا چھ درہم کی نہیں آسکتی تھی اور اس کی فضیلت تم جانتے ہی ہو۔ابن المبارک

تشریح:۔ یعنی ضرورت کو مدنظر رکھو، قمیص سے مقصود ستر پوشی ہے، اس سے کوئی ثواب نہیں ملتا، اور نہ اس کی کوئی فضیلت ہے!

۸۷۳۹ حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا، دنیا میں اپنی راحت پر صبر کرو، کیونکہ رحمٰن تعالیٰ نے اپنے کچھ بندوں کو رزق میں دوسروں پر فضیلت بخشی ہے، جبکہ آزمائش سب ہی کرتے ہیں، جس کے لیے رزق کشادہ کرتے ہیں (اس کی آزمائش اس طرح کرتے ہیں) کہ وہ کیسے شکر ادا کرتا ہے؟ اور اس کا اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کی ہیں، اور جن کے بارے رزق دیا قدرت دی ان کے حقوق کو ادا کرے۔ابن ابی حاتم

۸۷۴۰ ابوبکر الداھری، ثور بن یزید سے وہ خالد بن مہاجر سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان تیرے پاس وہ ہے جو تیرے لیے کافی ہے جبکہ تو وہ طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش کردے، تو تھوڑے پر صبر نہیں کرتا اور نہ زیادہ سے سیر ہوتا ہے۔

اے انسان! جب تیری صبح ایسی حالت میں ہو کہ تیرے بدن میں کوئی تکلیف نہ ہو تیرے گھر میں امن ہو، تیرے پاس تیرے اس دن کا کھانا ہو، تو دنیا پر خاک ہے۔ابونعیم فی الاربعین الصوفیۃ

۸۷۴۱ ابوجعفر سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھجور کھا کر اوپر سے پانی پیا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرا، اور فرمایا: جسے اس کا پیٹ جہنم میں داخل کرے اسے اللہ تعالیٰ دور کرے، پھر یہ اشعار پڑھے۔

تو نے جب اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو اس کا سوال دے دیا تو وہ دونوں مذمت میں جمع ہوگئے۔العسکری

۸۷۴۲ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے آنے والے دن کا غم اپنے موجود دن میں جلدی نہ لا، اگر تیری موت نہیں آئی تو تجھے اس دن تیرا رزق مل جائے گا، تجھے پتہ ہونا چاہیے کہ تو اپنے کھانے کی مقدار سے زیادہ جو بھی کمائے گا تو تو اسے دوسرے کے لیے جمع کرنے والا ہے۔الدینوری

۸۷۴۳ حضرت سعد سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹا اگر تم مالداری چاہتے ہو تو اسے قناعت کے ذریعہ حاصل کرو، کیونکہ جس میں قناعت نہیں اسے کوئی مال فائدہ نہیں دے سکتا۔ابن عساکر

۸۷۴۴ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کتنی دنیا کافی رہے گی؟ آپ نے فرمایا: جو تیری بھوک روکے، تیرا ستر ڈھانپے اور اگر تجھے کوئی سایہ دار چیز میسر آجائے اور ایسی سوار جس پر تو سوار ہو تو بہت اچھی بات ہے۔ابن النجار

۸۷۴۵ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے (دوران تعمیر) مسجد کی پیمائش کی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: کیا موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترہ کی طرح چبوترہ؟ چند لکڑیاں اور گھاس پھوس کافی تھا، اور (قیامت کا) معاملہ اس سے بھی زیادہ جلد آنے والا ہے۔الدیلمی ابن النجار، مر برقم، ۶۰۱۷

۸۷۴۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ابوہریرہ جب تم سخت بھوک کو ایک چپاتی اور پانی کے ایک کوزے سے روک لو تو دنیا اور دنیاداروں پر ہلاکت ہے۔الدیلمی

غصہ پینا

۸۷۴۷ ابوبرزہ اسلمی سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے سخت کلامی کی، تو ابوبرزہ نے کہا: کیا میں اس کی گردن نہ اتار دوں؟ آپ اس بات پر غصہ ہوگئے اور فرمایا: نبی ﷺ کے بعد اس کی کسی کے لیے اجازت نہیں۔

ابوداؤد طیالسی، مسند احمد والحمیدی، ابوداؤدسجستانی، ترمذی، ابویعلی، حاکم، دارقطنی فی الافرادسعید بن منصور، بیھقی فی الشعب

۸۷۴۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی بندہ نے شہد اور دودھ سے زیادہ بہتر گھونٹ جو بھرا ہے وہ غصہ کا گھونٹ ہے۔

مسند احمد فی الزھد

۸۷۴۹ عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو مقابلہ کے لیے ایک پتھر اٹھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ پتھر اٹھانے میں طاقت ہے، طاقت تو یہ ہے کہ کوئی غصہ سے بھر جائے اور پھر اس پر قابو پالے۔ابن النجار

۸۷۵۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے پاس سے گزرے جو ایک پتھر اٹھا رہے تھے آپ نے فرمایا: یہ کیا طریقہ ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ایک پتھر ہے جس کا نام ہم نے طاقتور پتھر رکھا ہے، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ طاقتور نہ بتاؤں؟ جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے۔العسکری فی الامثال، وقال ھکذا رواہ، فقال یرفعون بالفاء یربعون بالباء وفیہ شعیب بن بیان ذکرہ فی المغنی فی الضعفاء ولیس ھو فی المیزان ولا فی اللسان

۸۷۵۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آپ میں پہلوان کسے کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جسے لوگ نہ پچھاڑ سکیں، آپ نے فرمایا: بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے۔العسکری فی الامثال

نفس کا محاسبہ اور اس سے دشمنی

۸۷۵۲ حضرت ابوبکر کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں اپنے نفس سے ناراض ہوا، اللہ تعالیٰ اسے اپنے غضب سے امن عطا فرمائیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس

مدارات ولحاظ

۸۷۵۳ نزال بن سبرہ سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کے متعلق ہمیں یہ کیا بات پہنچی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا: میں نے کیا کہا ہے؟ تو حضرت عثمان نے فرمایا: کہ آپ ان سب سے سچے اور سب سے نیک ہیں، جب وہ چلے گئے تو میں نے کہا: کیا آپ نے یہ بات نہیں کی؟ انہوں نے کہا: کی ہے لیکن میں اپنا پورا دین جانے کے خوف سے کچھ دین بیچ دیتا ہوں۔ ابن عساکر

۸۷۵۴ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کچھ لوگوں کے سامنے کھل کھلا کر ہنستے ہیں جبکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے ہیں۔ ابن عساکر

۸۷۵۵ محمد بن مطرف، ابن المنکدر سے، وہ سعید بن المسیب سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال کے ذریعہ اپنی عزت کا دفاع کرو، لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم اپنے مال سے اپنی عزت کی کیسے حفاظت کریں؟ آپ نے فرمایا: تم شعراء اور جن کی زبان (کے فتنہ) کا اندیشہ رکھتے ہوانہیں عطا کرو۔ الدیلمی

۸۷۵۶ حسین بن غلمان، ہشام بن عروہ سے، وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں: فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال سے اپنی عزت بچاؤ، لوگوں نے کہا: اپنے مال سے اپنی عزت کیسے بچائیں؟ آپ نے فرمایا: تم شاعروں اور جن کے زبانی فتنہ سے ڈرتے ہوانہیں عطا کرو۔ الدیلمی

بدکردار شخص کی مدارات کرنا

۸۷۵۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: مخرمہ بن نوفل آئے، رسول اللہ ﷺ نے جب ان کی آواز سنی تو فرمایا: کتنی بری معاشرت والا شخص ہے، جب وہ آگئے تو آپ نے انہیں اپنے قریب بٹھایا اور ان سے ہنسی خوشی سے پیش آئے جب وہ چلے گئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب وہ دروازہ پر تھے تو آپ نے کیا کہا اور جب وہ اندر آگئے تو آپ خوشی سے پیش آئے یہاں تک کہ وہ چلے گئے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے مجھے فحش گو پایا؟ لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہے جس کی برائی سے بچا جائے۔ ابن عساکر

۸۷۵۸ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: اپنے دشمن کو بھی سلام کر اللہ تعالیٰ تیری اس کے خلاف مدد کرے گا، اس کے ساتھ حلم وبردباری سے پیش آ، اللہ تعالیٰ اس کی زبان بند کردے گا۔ ابن النجار

۸۷۵۹ جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: اپنے دشمن کو سلام کر اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا، اور اس کے لیے عاجزی کر اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا بندہ جب بیمار ہو کر پھر صحت یاب ہو اور کوئی بھلائی کا کام نہ کرے اور نہ کسی برائی سے رو کے تو (اس کی حفاظت کرنے والے) فرشتے جب دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں، ہم نے فلاں کا علاج کیا لیکن اسے دوا نے کچھ فائدہ نہیں دیا۔ ابن النجار

۸۷۶۰ ...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حبیب بن مرة السعدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عبد قیس کی قوم سے کہا: تم میں مروت کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: پاکدامنی اور کمائی کا طریقہ۔ ابن المرزبان

۸۷۶۱ عطاء سے روایت ہے فرماتے ہیں: مروت ظاہری ہے اور ایک روایت میں ہے مروت ظاہری کپڑے ہیں۔ابن المرزبان

۸۷۶۲ بنی لیث کے ایک آدمی سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو مروت کا ذکر کررہے تھے، آپ نے ان سے پوچھا: تم لوگ کس بارے مذاکرہ کررہے ہو؟ انہوں نے کہا: مروت کے بارے میں، آپ نے فرمایا: انصاف اور فضیلت پر قائم رہنا۔ابن امرزبان فی المروۃ

۸۷۶۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ثقیف کے ایک شخص سے فرمایا: اے ثقیف کے بھائی! تمہارے ہاں مروت کیا ہے؟ اس نے کہا: یارسول اللہ! انصاف اور اصلاح، آپ نے فرمایا: ہمارے ہاں بھی یہی ہے۔ابن النجار

۸۷۶۴ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے مروت اور کرم نوازی کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: کرم نوازی تو یہ ہے کہ نیکی اور دینے میں سوال سے پہلے تبرع (بغیر بدلہ کے نیکی واحسان) کیا جائے اور برمحل کھانا کھلایا جائے، اور مروت یہ ہے کہ آدمی اپنے دین کی حفاظت کرے، اور اپنے آپ کو گندگی سے بچائے، اپنے مہمان کی، مہمان نوازی کرے، حقوق کی ادائیگی کرے اور سلام پھیلائے۔ابن المرزبان

۸۷۶۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کا حسب اس کا مال اور اس کی کرم نوازی اس کا دین اس کی اصل اس کی عقلمندی اور اس کی مروت اس کے اخلاق ہیں۔ابن المرزبان

مشورہ......دوسروں سے رائے لینا

مشورہ کا قصد یہ ہے کہ بعض مرتبہ کسی بات کی گہرائی تک سربراہ اور مختار شخص کی رسائی نہیں ہوتی، اور اہل مجلس میں کوئی شخص اسے آگاہ کردیتا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ جس بات میں سب کی بھلائی ہو اسے نافذ کرے۔

۸۷۶۶ (الصدیق رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے لڑائی کے بارے مشورہ کیا تھا سو تم بھی اس کو اختیار کرو، فرماتے ہیں: انہوں نے جواب لکھا: اما بعد! آپ کو رسول اللہ ﷺ کی وہ وصیت معلوم ہوگی جو آپ نے انصار کے بارے اپنی وفات کے بعد ان سے سلوک کرنے کے بارے کی تھی، کہ ان کے نیک کی بات قبول کرو اور ان کے برے کو معاف رکھو۔البزار، طبرانی فی الکبیر، عقیلی فی الضعفاء، وسندہ حسن

تشریح:......ان کی مراد تھی کہ اگر مجھ سے غلطی ہوئی تو مجھے معاف کردیں۔

۸۷۶۷ (عمر رضی اللہ عنہ) ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو جب کوئی مشکل کام پیش آتا تو آپ نوجوانوں کو جمع کرکے ان سے مشورہ لیتے اور ان کی عقل کی تیزی کا اتباع کرتے۔بیھقی فی السنن وابن السمعانی فی تاریخہ

۸۷۶۸ ابن سیرین سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اہم) معاملہ میں مشورہ لیتے یہاں تک کہ آپ (اپنی) عورت سے بھی مشورہ لیتے، بسا اوقات آپ ان کی بات میں کوئی اچھائی دیکھتے جو آپ کو اچھی لگتی تو اس پر عمل کرتے۔بیھقی فی السنن

۸۷۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عورتوں کی (رائے میں) مخالفت کرو، کیونکہ ان کی مخالفت میں برکت ہے۔
العسکری فی الامثال

تشریح:......مخالفت برائے مخالفت نہ ہو، بلکہ اگر کسی کی عورت دیندار اور علم والی ہے تو اس کی بات کی زیادہ رعایت رکھی جائے، یہ حکم اس صورت میں ہے جب مرد عورت سے زیادہ علم ونظر والا ہو۔

۸۷۷۰......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تنہا رائے ایسے ہے جیسے اکہرا دھاگہ، اور دو رائیں جیسے دو مضبوط بٹے ہوئے دھاگے، اور تین آراء نہیں ٹوٹ سکتیں۔الدینوری

۸۷۷۱ مسیّب بن نجبہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر (رضوان اللہ علیہم) ان کے پاس ان کی بیٹی کا رشتہ طلب کرنے آئے، انہوں نے کہا: آپ لوگ ٹھہریں میں آپ کے پاس آتا ہوں، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اور ان سے عرض کی: میں اپنے گھر، حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر کو چھوڑ آیا ہوں اور امیر المؤمنین سے مشورہ طلب کرنے آیا ہوں۔

آپ نے فرمایا: حسن تو زیادہ طلاق دینے کا عادی ہے عورتوں کی اس کے ہاں کوئی قدر نہیں اور حسین جلد باز ہے البتہ عبداللہ بن جعفر سے شادی کردو، چنانچہ آپ نے ابن جعفر کو رشتہ دے دیا، ان دونوں حضرات نے کہا: آپ نے ابن جعفر کو رشتہ دے دیا اور ہمیں محروم رکھا کیوں؟ انہوں نے کہا: مجھے امیر المؤمنین نے مشورہ دیا ہے، چنانچہ دونوں حضرات ان کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: امیر المؤمنین! آپ نے ہمارا مرتبہ گھٹایا ہے کیوں؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے جب تم میں سے کسی سے مشورہ طلب کیا جائے تو وہ ایسا ہی مشورہ دے جیسا وہ خود کرنا چاہتا ہے۔ العسکری مر برقم، ۸۱۷۱

تشریح: یہاں حضرت حسن اور حسین کے بارے جو الفاظ ہیں انہیں گستاخانہ الفاظ نہ سمجھیں یہ ایک باپ کے اپنے بیٹوں کے بارے میں کہے گئے الفاظ ہیں، اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مشورہ طلب کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے مستشار کا نام کسی سے نہ لے۔ جیسے اس موقعہ پر یوں لوگوں میں بدگمانی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

۸۷۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس سے کوئی مشورہ طلب کیا گیا اور اسے پتا ہے کہ بہتری دوسری بات میں تھی تو مرنے سے پہلے اس کی عقل سلب کرلی جائے گی۔ الدینوری

تشریح:.... موجبہ جزئیہ ہے، کیونکہ جو غلط مشورہ دیتا ہے اس کے ذہن میں ہمیشہ ایک خدشہ لگا رہتا ہے رات دن وہ اسی کے متعلق سوچتا رہتا ہے اور آخر کار وہ ذہنی مریض بن جاتا ہے یوں اس کی عقل میں فتور آجاتا ہے اور یہی عقل سلب ہونے کا مفہوم ہے۔

۸۷۷۳ حضرت طلحہ سے روایت ہے فرمایا: بخیل سے عطیہ دینے کے بارے، بزدل سے لڑائی کے بارے اور نوجوان سے کسی لڑکی کے متعلق مشورہ مت لو۔ ابن عساکر

تشریح:..... ہر شخص سے وہی مشورہ لیا جائے جس کے حالات سے وہ متاثر نہ ہو۔

نصیحت و خیر خواہی

۸۷۷۴ رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے، دین نصیحت (کا نام) ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے بادشاہوں اور عوام کے لیے۔ ابن عساکر

تشریح:..... فرائض، احکام، سنن، حکومتی اور تمام عوامی امور اس میں شامل ہیں

۸۷۷۵... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین کی بنیاد خیر خواہی پر ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے دین، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے سربراہوں اور عام مسلمانوں کے لیے۔ ابن عساکر

۸۷۷۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت ہے، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے سربراہوں اور عام مسلمانوں کے لئے۔

ابن النجار

نیت

۸۷۷۷۔۔۔ امام مالک مؤطا میں فرماتے ہیں: محمد بن الحسن وسفیان بن عیینہ اپنی (کتاب) الجامع، میں یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم تیمی، فرماتے ہیں، میں نے علقمہ بن وقاص سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی (اجر) ہے جس کی وہ نیت کرے، تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے کافی ہوگی۔

اور جس کی ہجرت دنیا کے حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔الشافعي في مختصر البيوطي والربيع، ابوداؤدطيالسي، والحميدي، سعيد بن منصور والعدني، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذي، نسائي، ابن ماجه، والجارود وابن خزيمه والطحاوي، ابن حبان، دارقطني، نعيم بن حماد في نسخه مربرقم، ۷۲۶۲

۸۷۷۸۔۔۔ ابن المبارک سے، وہ یحییٰ بن سعید الانصاری سے، وہ محمد بن ابراہیم التیمی سے، وہ علقمہ بن وقاص سے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت کسی مال کے حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔العسكري في الامثال

۸۷۷۹۔۔۔ ابن منیع، ابوالربیع الزہرانی، عبداللہ القواریری، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید الانصاری، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا فرمایا:

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے، سو جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی نیت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی نیت اسی طرف ہوگی۔

ابن شاذان في جزء من حديثه

۸۷۸۰۔۔۔ مکرم سے، وہ محمد بن شداد سے، وہ جعفر بن عون سے، وہ یحییٰ بن سعید الانصاری سے، وہ محمد بن ابراہیم سے ان کے سلسلہ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے فرماتے میں نے حضرت عمر کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو وہ نیت کرے، جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہوگی۔ابو الحسن بن صخر الازدي في عوالي مالك

۸۷۸۱۔۔۔ عمر بن محمد بن سیف، محمد بن محمد بن سلیمان، ابوالطاہر احمد بن عمرو بن السرح، ابن وھب، عمرو بن الحارث، مالک بن انس، اللیث بن سعد ہر دو، یحییٰ بن سعید الانصاری، محمد بن ابراہیم التیمی ان کے سلسلہ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی اس نے نیت کی، اور جس کی ہجرت کسی مال (کے حصول) یا کسی عورت سے شادی کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت بھی اس کی نیت پر موقوف ہے۔الخلعي في الخلعيات

اخلاص نیت

۸۷۸۲۔۔۔۔ابو محمد اسمٰعیل بن عمرو بن اسمٰعیل بن راشد المقری، ابوالقاسم بن عبداللہ بن احمد القرشی، ابوبکر بن محمد بن زبان الحضرمی، محمد بن

رمح، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم بن الحارث، ان کے سلسلۂ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کے لیے اس کی نیت ہے، جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

عن الزبیر بن بکار فی اخبار المدینة

۸۷۸۳ محمد بن حسن بن محمد طلحہ سے، وہ عبدالرحمٰن سے، وہ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث سے ان کے سلسلۂ سند میں ان کے والد سے روایت فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ بخار میں مبتلا ہو گئے، اور ایک شخص آیا جس نے ایک ہجرت کرنے والی عورت سے شادی کر لی، تو رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور تین بار ارشاد فرمایا: لوگو! جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا طلب کرنے یا کسی عورت سے منگنی کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے، اور تین بار فرمایا: اے اللہ! ہم سے یہ (بخار کی) وبا منتقل کر دے۔

جب صبح ہوئی تو ارشاد فرمایا: اس رات بخار (کی بیماری) میرے پاس ایک بوڑھی سیاہ فام عورت کی شکل میں آئی، اس شخص کے ہاتھ میں لپٹی ہوئی جو اسے لایا تھا، اس نے کہا: یہ بخار (کی بیماری) ہے آپ اس کے بارے کیا رائے رکھتے ہیں؟ میں نے کہا: اسے یہاں سے بنی لخم منتقل کر دو۔

هناد فی الزهد

۸۷۸۴ وکیع سے، وہ سفیان سے، وہ محمد بن التیمی سے، وہ علقمہ بن وقاص اللیثی سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، سو جس کی الہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اسکی ہجرت اس کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔

اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

مدد واعانت

۸۷۸۵ (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مظلوم کی تو میں مدد کر سکتا ہوں، (لیکن) ظالم کی کیسے مدد کروں؟ آپ نے فرمایا: تم اسے حق کی طرف لوٹا دو یہی اس کی مدد ہے۔ ابن عساکر

مر برقم: ۲۰۳۷ کسی کے لیے دو لب ہی ہلا دینا بڑی بات ہے۔

۸۷۸۶.....حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، تو ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! مظلوم کی تو میں مدد کروں، (لیکن) اگر وہ ظالم ہو تو آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے ظلم سے منع کرو اور اس سے روک دو تو یہی اس کی مدد ہے۔ الرامهرمزی فی الامثال مر برقم: ۷۲۲۶

۸۷۸۷.....ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے تو ایک شخص نے کسی کے بارے نازیبا الفاظ کہے وہاں بیٹھے ایک اور شخص نے اس شخص کو جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اس کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔

ابن عساکر

پرہیزگاری

۸۷۸۸ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دین رات کے آخری حصہ میں بیداری اور آہ وبکا کا نام نہیں، دین تو پرہیزگاری ہے۔
مسلم، مسند احمد فی الزهد

۸۷۸۹ ...ابورفاعہ عبداللہ بن الحارث العدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ایک کرسی پر تشریف فرما تھے، میرا خیال ہے اس کرسی کے پاؤں لوہے کے تھے، تو میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا: تو جس چیز کو اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ لازما تجھے اس سے بہتر چیز بدلہ میں عطا کریں گے۔ خطیب فی المتفق

۸۷۹۰ ...ثوری سے، وہ جابر سے، وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) نے فرمایا: کہ جب بھی حلال اور حرام جمع ہوئے تو حرام حلال پر غالب آ گیا۔ عبدالرزاق

۸۷۹۱ عبداللہ بن معاویہ بن خدیج، سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! جو چیزیں مجھ پر حرام ہیں ان میں سے حلال کون سی ہیں؟ تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا، اس نے تین بار پوچھا: آپ برابر ساکت رہے، پھر آپ نے فرمایا: سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: یارسول اللہ! میں یہاں ہوں، آپ نے فرمایا۔ اور اپنی انگلی کو دل پر مارا جو بات تیرے دل کو انوکھی لگے۔
البغوی وقال: لاادری سمع عبدالرحمن بن معاویہ من النبی ﷺ ام لا، ولاادری روی غیر هذاالحدیث، ابن عساکر

حلال اور حرام کی تمیز

۸۷۹۲ بشیر بن نعمان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے خطبہ یا اپنے وعظ میں فرمایا: لوگو! حلال اور حرام دونوں واضح ہیں، جبکہ ان دونوں کے درمیان بہت سی باتیں شبہ میں ڈالنے والی ہیں، سو جس نے انہیں چھوڑ دیا تو اس نے اپنی عزت اور اپنا دین بچالیا، اور جو ان میں پڑا تو قریب ہے کہ وہ انہیں کر گزرے۔
اور ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔
دارقطنی فی الافراد، وقال لااعلم بشیر بن النعمان حدیثا مسند اغیره وقال وقد روی له حدیث آخر مر برقم: ۷۲۹۱

۸۷۹۳ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، پرہیزگاری امانت ہے اور تاجر گنہگار ہیں۔ ابن جریر

۸۷۹۴ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو چیز تجھے دھوکہ میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جو دھوکہ میں نہ ڈالے اسے اختیار کر، کیونکہ بھلائی اطمینان کا نام ہے اور برائی میں شک ہوتا ہے۔ ابن عساکر مر برقم: ۷۲۹۶

۸۷۹۵ اسحاق بن سوید العدوی سے، وہ ابورفاعہ عبداللہ بن الحارث العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ (ﷺ) کے پاس آیا آپ ایک کرسی پر تشریف فرما تھے میرا خیال ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے، میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا: تم جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلہ میں بہترین چیز عطا کریں گے۔ خطیب فی المتفق والمفترق وقال کذا واسم ابی رفاعه تمیم بن اسد لا عبدالله بن الحارث، حدث عنه حمید بن هلال ولا اعلم روی عنه اسحاق بن سوید شیئاً

۸۷۹۶ ...حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حلال (چیز) کو حرام کرنے والا ایسا ہے جیسے حرام کو حلال کرنے والا۔
ابن سعد وابن جریر، ابن عساکر

۸۷۹۷ .....(مسند علی رضی اللہ عنہ) سعید بن عبدالملک الدمشقی، سفیان ثوری، داؤد بن ابی ھندان کے سلسلہ سند میں شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں کوفہ میں ایک دن حضرت علی (رضی اللہ عنہ) باہر نکلے، (چلتے چلتے) ایک دروازہ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور (گھر سے) پانی

مانگا، آپ کے پاس ایک لڑکی پانی کی صراحی اور رومال لے کر حاضر ہوئی، آپ نے اس لڑکی سے کہا: یہ کس کا گھر ہے؟ اس نے کہا فلاں جوہری کا، آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: دراھم پرکھنے والے کے کنوئیں سے پانی نہ پینا اور عشر وصول کرنے والے (کی دیوار) کا سایہ نہ لینا۔ ابن عساکر، ولم ارفی رجالہ من تکلم فیہ

پرہیزگاری میں رخصت کے مقامات

۸۷۹۸۔ حضرت (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا: کہ میرا ایک پڑوسی ہے جو سود (کا مال) کھاتا ہے اور وہ مجھے اپنے ساتھ کھانے کے لیے بلاتا ہے کیا میں اس کے پاس چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں جاسکتے ہو۔ ابن جریر

تشریح: ...... یہ اس صورت میں ہے جب اس کی کچھ کمائی حلال اور کچھ حرام ہو، لیکن جب تمام کاروبار حرام پر مبنی ہو تو پھر اس کا کھانا جائز نہ ہوگا۔

۸۷۹۹۔ زر سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس آکر کہنے لگا: میرا ایک پڑوسی ہے جو سود کھاتا ہے اور اکثر مجھے (کھانے کے لیے) بلاتا رہتا ہے آپ نے فرمایا: تیرے لیے بہترین ہے اس کا گناہ اس پر ہے۔ عبدالرزاق، وابن جریر فی تھذیبہ

۸۸۰۰۔ حارث بن سوید سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میرا ایک پڑوسی ہے جو سود کھانے سے نہیں بچتا، اور نہ اس کے لینے سے بچتا ہے جو صحیح نہیں وہ مجھے اپنے کھانے پر بلاتا ہے، اور ہمیں ضرورت پڑتی ہے تو ہم اس سے قرض بھی لیتے ہیں، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

آپ نے فرمایا: جب وہ تمہیں کھانے پر بلائے تو اس کی دعوت قبول کرو، اور جب تمہیں ضرورت ہو تو اس سے قرض لے لیا کرو، کیونکہ اس کا گناہ اس پر اور اس کا فائدہ تیرے لیے ہے۔ ابن جریر

یقین

۸۸۰۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یقین کی نیت شک کی نماز سے بہتر ہے۔ الدینوری

۸۸۰۲۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یقین یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضامندی تلاش نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے رزق کی وجہ سے کسی کی تعریف نہ کرو، اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دی اس کی وجہ سے کسی کی ملامت و برائی نہ کرو، کیونکہ رزق کو کسی حریص کا حرص کھینچ نہیں سکتا اور نہ کسی چاہنے والے کی چاہت اسے ہٹا سکتی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے انصاف، علم اور حکمت سے راحت اور فرحت کو یقین اور رضا میں رکھا ہے اور غم و پریشانی کو شک میں رکھا ہے۔ ابن ابی الدنیا

۸۸۰۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یقین کی چار قسمیں ہیں سمجھداری کی انتہاء پر، علم کی گہرائی، حکم کی شان وشوکت اور بردباری کے باغ پر، سو جو کوئی سمجھ گیا تو وہ علمی جملوں کی تفسیر وتشریح کرتا ہے اور جس نے علمی جملوں کی تفسیر کی تو وہ حکم کی قسمیں پہچان گیا، اور جس نے حکم کی قسمیں پہچان لیں وہ بردبار رہا، اور (لوگوں میں) حد سے تجاوز نہیں کیا بلکہ لوگوں میں (مل جل کر) رہا۔ ابن ابی الدنیا فی الیقین

دوسرا باب...... برے اخلاق

۸۸۰۴۔ ...... حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کبھی آدمی میں دس خصلتیں ہوتی ہیں نو اچھی اور ایک بری، تو ایک بری عادت نو اچھی عادتوں کو بھی خراب کر دیتی ہے۔ عبدالرزاق، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی الشعب

۸۸۰۵۔ ...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک بندہ میں بری خصلتیں رہیں وہ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) سے دور رہتا ہے۔ ابن عساکر

زیب وزینت میں حد سے تجاوز

۸۸۰۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مرد کے لیے یہ ناپسند سمجھتے تھے کہ وہ اپنی اس طرح حفاظت کرے جس طرح عورت (میل کچیل سے) اپنی حفاظت کرتی ہے اور ہمیشہ اسے سرمہ لگا دیکھا جائے اور وہ اپنی ڈاڑھی ایسے بیوند کترے جیسے عورت کانٹ چھانٹ کرتی ہے۔ ابو ذر الھروی فی الجامع

حضرت مرشد تھانوی رحمۃ اللہ نے فرمایا: جو شخص زیب وزینت میں لگا رہے تو اس کا باطن خالی ہوگا۔

نفس کو ذلیل کرنا اور آزمائشوں کے لیے پیش ہونا

۸۸۰۷ (وضین بن عطاء) یزید بن مرثد، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے لیے اپنے آپ کو ذلیل کرنا جائز نہیں، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اپنے آپ کو ظالم بادشاہ کے سامنے پیش کرے۔ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء

تشریح: ... اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنا چاہیے، آزمائش کی ہمت کم ہی ہوتی ہے۔

۸۸۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے لیے اپنے کو ذلیل کرنا حلال نہیں، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ اور کوئی کیسے کرسکتا ہے؟ فرمایا: انسان ایسی آزمائشوں میں پڑنے کی کوشش کرے جس کی اس میں طاقت نہیں۔ طبرانی فی الاوسط

۸۸۰۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! اپنے آپ کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے، آپ نے فرمایا: ایسی آزمائشوں میں پڑنے کی کوشش کرے جن کی اس میں طاقت نہیں۔ ابن النجار

بہتان......کسی پر الزام لگانا

۸۸۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: بے گناہ لوگوں پر الزام لگانا آسمانوں سے زیادہ بوجھل ہے۔ الحکیم

تشریح: ...... یعنی بہت بڑا گناہ ہے، آج کل تو لوگوں کا وطیرہ ہوگیا کہ اغلم بغلم بک کر دوسروں سے ذمہ لگا دیتے ہیں، حالانکہ اس غریب کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی۔

بغاوت وسرکشی

۸۸۱۱ حارث حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت بغاوت سے بچنا، کیونکہ کوئی سزا، بغاوت کی سزا سے زیادہ تیز نہیں۔

ابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق، عبدالرزاق، ابوداؤد طیالسی، وابن النجار

۸۸۱۲......عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر سے پوچھا: کیا اس امت میں کفر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں، اور نہ شرک ہوگا، میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: بغاوت ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

بخل و کنجوسی

۸۸۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ کھلے عام گناہ کرے یا بخل کرے۔
ابن جریر

۸۸۱۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، زندگی میں کنجوسی، اور موت کے وقت فضول خرچی، دو کڑی خصلتیں ہیں۔ سعید بن منصور

تہمتوں کے لیے پیش ہونا

۸۸۱۵ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اپنا راز چھپایا، تو اختیار اس کے ہاتھ میں ہے، اور جس نے اپنے آپ کو تہمتوں کے لیے پیش کیا تو اپنے بارے بدگمانی رکھنے کو ملامت نہ کرے۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت، سعید بن منصور

مے خانہ سے کوئی نکلے نماز پڑھ کر ہر دیکھنے والا اسے مے خوار جانے گا

زبردستی و ہٹ دھرمی

۸۸۱۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن سیرین سے روایت ہے، کہ حضرت عمر نے چاہا کہ ان منقش کپڑوں سے روکیں جو پیشاب سے رنگے جاتے تھے، پھر فرمایا: ہمیں سختی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ عبدالرزاق

۸۸۱۷ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی کسی منزل کی طرف نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی پر پرندہ کے پر سے پانی کا قطرہ پڑا، تو اس شخص نے کہا: اے پر والے! کیا تیرا پانی صاف (پاک) ہے؟ حضرت عمر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے پر والے اسے نہ بتانا کیونکہ یہ اس پر واجب نہیں۔ نعیم بن حماد فی نسخة

۸۸۱۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: میں غسل کے بعد وضو کرتا ہوں آپ نے فرمایا: تو نے غلو کیا۔ سعید بن منصور

مسلمان کو حقارت سے دیکھنا

۸۸۱۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ مسند احمد فی الزهد

تکلف و بناوٹ

۸۸۲۰ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ نے فرمایا: ہمیں تکلف (غیر واجب، غیر ضروری چیزوں) سے روک دیا گیا ہے۔

جان بوجھ کر مریل بننا اور عورتوں کی طرح ہونا ریا ہے

۸۸۲۱ سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس وقت انہوں نے کچھ نوجوان دیکھے جو درمیانہ

چال چل رہے تھے اور ٹھہر ٹھہر کر بول رہے تھے، فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: عبادت گزار ہیں، فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت عمر جب بولتے تو ان کی آواز سنائی دیتی، چلتے تیزی سے تھے اور جب کسی کے کوڑا مارتے تو دردناک ہوتا، وہ بے شک عبادت گزار تھے۔ ابن سعد

۸۸۲۲ حارث بن عمر نہدی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک شخص انتہائی ذلت اور عاجزی کے ساتھ گزرا، آپ نے فرمایا: کیا تو مسلمان نہیں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: اپنا سر اٹھا، گردن لمبی کر، اس واسطے کہ اسلام غالب اور مضبوط (دین) ہے۔ رستہ فی الایمان والعسکری فی المواعظ

۸۸۲۳ سالم، نافع اور عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمر میں اس وقت تک بھلائی معلوم نہ ہوتی تھی جب تک یہ بات یا کوئی کام نہ کرتے، زھری سے کسی نے کہا: آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ عورتوں کی طرح مریل نہ تھے۔ بلکہ چست چالاک چاق وچوبند اور ہوشیار رہتے تھے۔ ابن سعد ورستہ الحلیۃ

جاسوسی اور ٹوہ

۸۸۲۴ مسور بن مخرمہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کی حفاظت کر رہے تھے، اسی اثنا میں کہ یہ لوگ چل رہے تھے کہ ایک گھر میں چراغ روشن تھا یہ حضرات اس کی سیدھ پر چل پڑے جب ان کے قریب ہوئے تو ایک ایسی قوم پر دروازہ کھلا تھا، جن کی آوازیں بلند تھیں اور وہ بے ہودہ باتیں کر رہے تھے، حضرت عمر نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جانتے ہو یہ کس کا گھر ہے؟ انہوں نے کہا: ربیعہ بن امیہ بن خلف کا اور وہ لوگ اس وقت کچھ پی رہے ہیں، فرمایا آپ کی کیا رائے ہے۔

آپ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں: ہم نے اللہ تعالیٰ کی ممنوع کردہ بات کا ارتکاب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجسس نہ کیا کرو، اور ہم تجسس کر چکے، اس کے بعد حضرت عمر وہاں سے پلٹے اور انہیں چھوڑ دیا۔ عبدالرزاق، وعبد بن حمید والخرائطی فی مکارم الاخلاق

۸۸۲۵ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک ساتھی گم پایا، تو حضرت عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا: ہمیں فلاں کے گھر لے چلو تا کہ ہم دیکھیں، چنانچہ دونوں اس کے گھر آئے، ان کا دروازہ کھلا پایا، وہ صاحب بیٹھے تھے اور ان کی بیوی برتن میں کچھ ڈال کر انہیں تھمارہی تھی۔

حضرت عمر نے ابن عوف سے فرمایا: اسی چیز نے اسے ہم سے غافل کر رکھا ہے، تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عمر سے کہا: آپ کو کیا معلوم کہ برتن میں کیا ہے؟ تو حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ یہ تجسس ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: اے حضرت یہی تجسس ہے، تو آپ نے فرمایا: اس سے توبہ کیسے ہو؟ کہا: آپ انہیں، ان کے اس معاملہ کی خبر نہ کریں، اور آپ کے دل میں بھی بھلائی ہونی چاہیے پھر دونوں (وہاں سے) واپس ہوگئے۔ سعید بن منصور وابن المنذر

۸۸۲۶ حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: فلاں تو نشے سے ہوش میں نہیں آتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے، فرمایا: مجھے شراب کی بو آرہی ہے اے فلاں! بتا دیہ کیا کیا ہے؟ تو اس شخص نے کہا: اے ابن خطاب! یہ کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تجسس سے نہیں روکا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو پہچان گئے اور اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

سعید بن منصور وابن المنذر

۸۸۲۷ ثور کندی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت مدینہ میں چکر لگاتے تھے آپ نے ایک شخص کی آواز سنی جو گانا گا رہا تھا، آپ دیوار پھلانگ کر اس کے پاس گئے، آپ نے فرمایا: اے دشمن خدا! کیا تمہارا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر پردہ کیا اور تو گناہ میں مبتلا ہے؟

اس نے کہا: امیر المؤمنین آپ بھی میرے خلاف جلدی نہ کریں، اگر میں نے ایک بار اللہ تعالیٰ کی معصیت کی تو آپ نے تین نافرمانیاں

کی ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور تجسس نہ کرو" آپ نے تجسس کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گھروں میں دروازوں سے آؤ اور میرے پاس دیوار پھلانگ آئے، اور آئے بھی بغیر اجازت جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ یہاں تک کہ اجازت لے لو اور انہیں سلام کرلو، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی بھلائی ہے اگر میں تجھے معاف کردوں؟ اس نے کہا: جی ہاں، چنانچہ آپ نے اسے معاف کردیا اور اسے چھوڑ کر باہر نکل گئے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

غلو وانتہا پسندی

۸۸۲۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیت الخلاء سے باہر آئے تو کھانا منگوایا، کسی نے کہا: آپ وضو نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: اگر غلو نہ ہوتا تو میں ہاتھ دھونے کی بھی پروا نہیں کرتا۔ ابو عبید فی الغریب

۸۸۲۹ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے نکلے پھر آپ نے ہاتھ دھوئے اور کھانا کھانے لگے: فرمایا: اگر غلو نہ ہوتا تو میں ہاتھ دھونے کی پرواہ نہ کرتا، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ سعید بن منصور

مدح پسندی، تعریف پسندی

۸۸۳۰ (عمر رضی اللہ عنہ) حسن بصری سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں کوڑا تھا اور لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے، اچانک جارود آئے، تو کسی شخص نے کہا: قبیلہ ربیعہ کے یہ سردار ہیں، حضرت عمر اور حاضرین مجلس نے یہ بات سن لی، خود جارود نے بھی سن لی، وہ جب آپ کے قریب ہوئے تو آپ نے انہیں آہستہ سے کوڑا مارا، انہوں نے کہا: مجھے اور آپ کو کیا ہوا ہے امیر المؤمنین!؟ آپ نے فرمایا: مجھے اور تمہیں کیا ہوا ہے کیا تم نے یہ بات نہیں سنی، انہوں نے کہا: سنی ہے تو کیا ہے؟ فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے دل میں اس بات کی وجہ سے کوئی (عجب اور خود پسندی والی) چیز پیدا ہوئی ہو تو میں نے چاہا کہ تمہارا کچھ مرتبہ کم کردوں۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۸۳۱ حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا: تو مجھے اور اپنے آپ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فیہ

۸۸۳۲ (اقرع بن حابس) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پکار کر کہا: اے محمد! میری تعریف زینت اور میری مذمت بری ہے، آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ (کی شان) ہے۔

مسند احمد، ابن جریر، ابن ابی عاصم، والبغوی وابن مندہ والرویانی، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم، ابن عساکر

۸۸۳۳ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارا اے محمد! آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا، تو انہوں نے کہا: اے محمد! میری تعریف اچھی اور میری مذمت بری ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ یہ اللہ تعالیٰ (کی شان) ہے۔ البغوی، ابن عساکر فی عبدالرزاق، ابو داؤد طیالسی وابن النجار

حسد

۸۸۳۴ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جس شخص پر بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت ہوگی تو لوگ اس سے حسد کریں گے، اگر کوئی شخص تیر کی طرح سیدھا ہو پھر بھی اپنے بارے ایک نکتہ چین پائے گا، جو ایسی بات سے اذیت اٹھائے گا جس کا کوئی جواب نہیں۔

ابونعیم الزسی فی انس العامل وتذکرۃ الغافل

کینہ...... بلاوجہ دلی دشمنی

۸۸۳۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زمین والوں کا رجسٹر آسمان والوں کے رجسٹر میں، ہر پیر اور جمعرات کے روز لکھا جاتا ہے، پھر ہر ایسے بندہ کی بخشش کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، صرف اس کی بخشش نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ ابن زنجویہ

ریا و دکھاوا

۸۸۳۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے مخصوص فرشتے ہیں جو انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں، وہ اپنے رب تعالیٰ کے پاس آکر اس کے سامنے (دست بستہ) کھڑے ہو جاتے ہیں، اور لوگوں کے نامۂ اعمال کھول دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس اعمالنامہ کو پھینک دو اور اسے محفوظ رکھو، تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں، جنہیں حکم ملتا ہے کہ اعمالنامہ کو پھینک دو: ہم اس کے ساتھ بھلائی میں حاضر تھے اور ہم نے اسے دیکھا تھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انہوں نے میری رضا کے لیے یہ کام نہیں کیا تھا۔ رستہ

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کو بھی کسی قلبی حالت کا علم نہیں ہوتا چہ جائیکہ کسی بزرگ اور ولی کو اس کا علم ہو جائے، علام الغیوب اور علیم بذات الصدور فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

۸۸۳۷ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو (دنیا میں) اپنی تعریف سننا چاہتا ہے (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ اسے رسوا کریں گے۔ ھناد

۸۸۳۸ اعمش، خیثمہ سے وہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر ان کے بارے حکم ہوگا کہ انہیں جنت میں لے جائیں، یہاں تک کہ جب اس میں داخل ہو جائیں گے، اور جنت کی نعمتوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے اسے دیکھیں گے، تو آواز آئے گی، ان لوگوں کو جنت سے نکال دو، اس میں ان کا کوئی حق نہیں۔

وہ عرض کریں گے: ہمارے رب اگر آپ ہمیں جنت کا دیدار اور جو کچھ آپ نے اس میں تیار کیا ہے اس کے دکھانے کرانے سے پہلے جہنم میں داخل کر دیتے تو ہمارے لیے زیادہ آسان تھا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تم سے یہی (کہلوانا) چاہتا تھا تم جب تنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرا مقابلہ کرتے، اور جب لوگوں سے ملتے تو انتہائی عاجزی سے ملتے، جو چیز تمہیں (خشوع خضوع) عطا نہیں کی گئی اس کا اظہار کرتے، تم لوگوں سے ڈرے مگر مجھ سے نہ ڈرے، تم نے لوگوں کی عزت کی میری تعظیم نہیں بجالائے، تم نے لوگوں کا (حق) پہچانا (لیکن) میرا (حق) نہ پہچانا، آج میں تمہیں ثواب سے محرومی کے ساتھ ساتھ سب سے دردناک عذاب (کا مزہ) چکھاؤں گا، اسی طرح کی روایت اعمش شقیق سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے خبردار جب تم میرے ساتھ تنہائی میں ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اسی کی تعظیم کرو اور اسی کا خوف رکھو تم میں سے کوئی اس سے زیادہ کسی اور پر بھروسہ نہ کرے۔ العسکری

تشریح:... جیسی کرنی ویسی بھرنی فرشتوں نے سمجھا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کیا، اور حقیقت کچھ اور تھی۔

ریاکاری شرک ہے

۸۸۳۹ عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے فرمایا: میں اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جابیہ کی مسجد میں داخل ہوئے، ہماری ملاقات حضرت عبادۃ بن صامت سے ہوئی، تو حضرت عبادہ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی ایک کی یا دونوں کی عمر لمبی ہوئی تو عنقریب تم مسلمانوں کے درمیان سے ایک شخص دیکھو گے، جس نے رسول اللہ ﷺ کی زبان میں قرآن پڑھا ہوگا، (جیسے آپ حروف لوٹاتے اور ابتدا کرتے اسی طرح) وہ

قرآن کا آغاز کرے گا اور (ختم کرنے کے بعد) پھر دوبارہ پڑھے، قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے گا، جہاں قرآن اترا وہاں وہ اتر کر ان جگہوں کو دیکھے گا۔

یا وہ تمہاری کسی کی زبان میں پڑھے گا، وہ تم میں سے معظم ہوگا جیسے مردار گدھے کا سر، ہم لوگ اسی گفتگو میں تھے کہ اچانک شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ آکر ہمارے پاس بیٹھ گئے، تو حضرت شداد نے فرمایا: لوگوں مجھے اس چیز کا زیادہ خوف ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے آپ فرما رہے تھے: خفیہ شہوت اور خفیہ شرک سے (اللہ کی پناہ) تو حضرت عبادہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ معاف فرمائے، کیا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ بیان نہیں فرمایا: کہ شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ جزیرۃ العرب میں اس کی عبادت کی جائے؟

اور جہاں تک خفیہ شہوت کا تعلق ہے تو اسے ہم پہچان گئے یہ دنیا عورت کی شہوتیں ہیں تو شداد بتاؤ وہ خفیہ شرک کیا ہے، جس سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اگر کوئی شخص کسی کے لیے نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا صدقہ کرے تو کیا اس نے شرک کیا؟ انہوں نے کہا: ہاں، تو حضرت شداد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: جس نے دکھلاوے کی نماز پڑھی، دکھلاوے کا روزہ رکھا اور دکھلاوے کا صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا۔

تو حضرت عوف نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کریں گے کہ جو اس سارے عمل میں سے ان کی رضا اور خاص انہی کے لیے ہو وہ قبول کرلیں اور جس میں شرک ہوا سے چھوڑ دیں؟ تو شداد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں بہترین شریک ہوں، جس نے میرے ساتھ کسی چیز میں دوسرے کو شریک کیا، تو اس کی بھلائی اور عمل تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے اس شریک کے لیے ہے جو اس نے میرے ساتھ شریک کیا اور میں اس سے بے پرواہوں۔ ابن عساکر

۸۸۴۰ عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اے عرب کے لوگو! (یہ بات تین بار فرمائی) مجھے تمہارے بارے سب سے زیادہ ریا اور خفیہ شہوت کا خوف ہے۔ ابن جریر مر برقم، ۷۵۳۸

۸۸۴۱ محمود بن لبید سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پوشیدہ شرک سے بچنا، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! خفیہ شرک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو دیکھنے والے لوگوں کے لیے اپنی نماز سنوارتا ہے یہ پوشیدہ شرک ہے۔ الدیلمی

۸۸۴۲ محمد بن زیاد سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں ایک آدمی کے پاس آئے، جبکہ وہ سجدہ کی حالت میں رو رہا تھا اور اپنے رب سے دعا کر رہا تھا حضرت ابوامامہ نے فرمایا: بس کرو، اگر تم اپنے گھر یہ کر لیتے تو اچھا تھا۔ ابن عساکر

۸۸۴۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وعظ فرمایا: تو ایک شخص بے ہوش ہو گیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے جو ہم کو دین کے بارے میں دھوکہ دے رہا ہے؟ اگر وہ سچا ہے تو اس نے اپنے نفس کو شہرت دی اور اگر جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا۔ ابوبکر بن کامل فی معجمہ و ابن النجار

ہنسی مذاق

۸۸۴۴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر میں کتے سے (اسے حقیر) جان کر مذاق کروں تو مجھے خوف ہے کہ میں بھی کتا ہو جاؤں، اور مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی شخص کو فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا اور آخرت کا کوئی کام نہ کر رہا ہو۔ ابن عساکر

کوشش اور نقصان پہنچانا

۸۸۴۵ (عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے میں نے ایک نجران کے پادری سے جو حضرت عمر بن خطاب

سے گفتگو کرر ہا تھا سنا، اس نے کہا: امیر المؤمنین تین آدمیوں کے قاتل سے محتاط رہیے، آپ نے فرمایا: تیرا ناس ہو تین کا قاتل کون ہے؟ اس نے کہا: وہ شخص جو خلیفہ کے پاس جھوٹی بات لائے، تو امام اور خلیفہ اس کی بات کی وجہ سے کسی کو قتل کردے، یوں یہ اپنا، خلیفہ اور اپنے دوست کا قاتل ہوا۔

بیھقی فی السنن

۸۸۴۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تین کے قاتل سے بچنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بدترین شخص ہے، کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! تین کا قاتل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو بادشاہ کے حوالہ کردے اور بادشاہ اسے قتل کردے، یوں اس نے اپنے آپ کو، اپنے بھائی کو اور اپنے بادشاہ کو قتل کیا۔ الدیلمی

پوشیدہ شرک

۸۸۴۷ ... (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق نے فرمایا اور اس بات پر رسول اللہ ﷺ کی گواہی دی کہ آپ نے شرک کا ذکر کرکے فرمایا: وہ تم میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا شرک یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنایا جائے، تو آپ نے فرمایا: ابوبکر تمہاری ماں تمہیں روئے، شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے اور میں تمہیں ایک بات بتاؤں گا جب تم اسے کرلوگے تو تم سے چھوٹے بڑے سب شرک دور ہوجائیں گے، یا فرمایا: "چھوٹا بڑا شرک" تم کہا کرو: اے اللہ! میں جان بوجھ کر آپ کا شریک بنانے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور جن باتوں کا مجھے علم نہیں، ان کی آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ ابن راھویہ، ابویعلی وسندہ ضعیف

۸۸۴۸ قیس بن ابی حازم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرک تم لوگوں میں، پہاڑ پر چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، تو حضرت ابوبکر نے عرض کیا: اس سے نکلنے اور نجات پانے کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جب تم اسے کرلو تو تھوڑے زیادہ، چھوٹے بڑے (شرک) سے چھوٹ جاؤ؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: اے اللہ میں آپ کی اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ جان بوجھ کر آپ کا شریک بناؤں، اور انجانی باتوں کے بارے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ الحسن بن سفیان والبغوی

۸۸۴۹ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمارے سامنے خطاب کیا اور فرمایا: لوگو! شرک سے بچنا، کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، اور فرمایا: جو چاہے کہے: یارسول اللہ کہ ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں جبکہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: اے اللہ! ہم آپ کی اس بات سے پناہ چاہتے ہیں کہ جان بوجھ کر آپ کا شریک بنائیں اور انجانی باتوں میں آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۵۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرک، تاریک رات میں چیونٹی کے پتھر پر چلنے سے زیادہ پوشیدہ ہے سب سے کم درجہ کا شرک یہ ہے کہ تم ظلم کی کسی چیز کو پسند کرو اور انصاف کی کسی بات سے بغض رکھو، دین تو بس اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور نفرت کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہہ دو: اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے۔ ابن النجار

لالچ

۸۸۵۱ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: بے شک لالچ محتاجی ہے اور (لوگوں) سے ناامیدی مالداری، انسان جب کسی چیز سے مایوس ہوجاتا ہے تو اس سے لاپرواہوجاتا ہے۔ مسند احمد فی الزھد والعسکری فی المواعظ وابن ابی الدنیا فی القناعة، الحلیة، ابن عساکر

۸۸۵۲ اسمٰعیل بن محمد بن ثابت اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں: ایک انصاری شخص نے کہا: یارسول اللہ! مجھے مختصر سی

نصیحت کریں، آپ نے فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی اختیار کرلو اور لالچ سے بچنا کیونکہ وہ موجودہ محتاجی ہے۔ ابو نعیم

استغناء ولا پرواہی

بدگمانی کی وجہ سے لوگوں سے لالچ نہ رکھنا

۸۸۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (انتہائی) احتیاط، بدگمانی ہے۔ ابو عبید

لمبی امید

۸۸۵۴ (عمر رضی اللہ عنہ) ابوجعفر سے روایت ہے کہ ایک شخص، مکہ مکرمہ تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک سفر ہوا، راستہ میں اس کی وفات ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے لیے ٹھہر گئے اور اس کی نماز جنازہ ادا کرکے اسے دفن کرکے روانہ ہوئے پھر کم ہی کوئی دن ہوتا جس میں حضرت عمر یہ اشعار پڑھتے ہوں۔

معاملہ کو پہنچنے والے کی قسم! جس سے پہلے انسان کئی امیدیں رکھتا ہے، جو امید وہ رکھتا تھا اس سے پہلے، جھڑ جانے والے پر افسوس!

ابن ابی الدنیا فی قصر الامل

۸۸۵۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے فرماتے: رہنے والی زندگی تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے، کبھی کبھار سحری کے وقت موت کا اتفاق ہوجاتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فیه

۸۸۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے تمہارے بارے دو چیزوں کا خوف ہے، لمبی امیدیں اور خواہشات کی پیروی، کیونکہ لمبی امیدیں، آخرت بھلادیتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روک دیتا ہے، دنیا پیٹھ دے کر چل دی اور آخرت رخ کرکے روانہ ہوچکی ہے ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، سو تم آخرت کے بیٹے بننا، دنیا کے بیٹے نہ بننا، کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں اور کل حساب ہوگا نہ کہ عمل۔

ابن المبارک، مسند احمد فی الزهد وهناد وابن ابی الدنیا فی قصر الامل، الحلية بيهقی فی الزهد، ابن عساكر

۸۸۵۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے ایک چوکور شکل کی لکیر لگائی، پھر اس مربع شکل کے درمیان ایک لکیر کھینچی، اور پھر اس درمیانی لکیر کی ایک جانب جو اس مربع شکل کے درمیان تھی، بہت سی لکیریں کھینچیں اور ایک لکیر اس مربع شکل سے باہر نکلتی ہوئی لگائی، پھر فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا: درمیانی لکیر انسان ہے، اور اس کی ایک جانب جو لکیریں ہیں، وہ ضرورتیں اور مشکلات ہیں، عوارض ہر جانب سے انسان کو اچک لیتی ہیں، اگر اس سے بچ جائے تو یہ آلگے، اور جس مربع لکیر نے سب کو گھیرا ہوا ہے وہ موت ہے، اور باہر جو لکیر دور تک نکل رہی ہے وہ امید ہے۔

مسند احمد، بخاری، ابن ماجه والرامهرمزی فی الامثال

۸۸۵۸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: انسان اس طرح ہے:

یہ مربع شکل موت ہے اور درمیان میں انسان ہے۔

اور باہر نکلنے والا حلقہ امیدیں ہیں اور یہ لکیریں عوارض ہیں، عوارض ہر طرف سے اس کو اچک لیں گی، اگر ایک سے بچے گا دوسری اسے آئے گی، اور موت امید کے درمیان حائل ہوجائے گی، (الرامهرمزی) فرماتے ہیں ہم نے اسی طرح اپنے شیخ حسین بن محمد احمد بن منصور الرمادی کی کتاب سے نقل کیا ہے، اور الرمادی نے کہا: اسی طرح ہم نے ابو حذیفہ موسیٰ بن مسعود النہدی کی کتاب سے نقل کیا ہے جو اس حدیث کو سفیان سے روایت کرنے والے ہیں۔ میں (مصنف کتاب) نے اسے رامہرمزی کے نسخہ سے نقل کیا ہے جو حافظ عظیم عبدالغنی مقدسی، مؤلف عمدۃ الاحکام

کے خط (کتابت) سے لکھا ہے۔

پھر رامہرمزی نے فرمایا: وہ لکیریں جو مربع شکل کے اطراف میں ہیں ضروری ہے کہ ان کے سرے خط کے اندر کی طرف ہوں، فرماتے ہیں ابوالقاسم بن طالب نے فرمایا: جس کا ابو محمد نے ارادہ کیا ہے، مناسب ہے کہ اس کی شکل وصورت اس طرح ہو۔

۸۸۵۹ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے سامنے ایک لکڑی گاڑی اور اس کی طرف دوسری اور اس کے بعد ایک اور لکڑی گاڑی، اور فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ انسان ہے یہ موت ہے وہ امید پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے جبکہ موت اسے امید سے پہلے اچک لیتی ہے۔ الرامهرمزي في الامثال

۸۸۶۰ ابوسعید سے روایت ہے کہ جب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ولیدہ کو ایک ماہ کے لیے سو دینار کے بدلہ خریدا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اسامہ پر تعجب نہیں جس نے ایک ماہ تک خریداری کا معاملہ کیا ہے، بے شک اسامہ بڑی لمبی امید والا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب میری آنکھ جھپکتی ہے تو مجھے یقین نہیں کہ میرے پپوٹے آپس میں ملیں گے، اور اس سے پہلے اللہ تعالیٰ میری روح قبض کرلے گا۔

اور میں جب کو لقمہ چباتا ہوں تو مجھے یقین نہیں ہوتا کہ اسے نگل سکوں گا اور اس کے ساتھ موت نہ ملالوں، پھر فرمایا: اے انسانو! اگر تمہیں عقل ہے تو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس کا تم سے وعدہ ہے وہ آکر رہے گا اور تم عاجز کرنے والے نہیں۔ ابن عساكر، وفيه ابوعقبة احمد بن الفرج ضعيف

بدگمانی

۸۸۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کسی مجلس سے گزرا، مجلس والوں کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا، جب وہ شخص چلا گیا تو ایک آدمی کہنے لگا: مجھے اس سے بغض ہے، تو لوگوں نے کہا: رہنے دو، اللہ کی قسم ہم ضرور اسے بتائیں گے، اے فلاں جاؤ اور جو کچھ اس نے کہا ہے اس کی اسے خبر دو، تو وہ شخص نبی ﷺ کے پاس گیا تو اس نے اس شخص کے بارے اور جو کچھ اس نے کہا آپ کو بتادیا، وہ شخص کہنے لگا یارسول اللہ! اس کی طرف پیام بھیجیں اور اس سے پوچھیں وہ مجھ سے کیوں بغض رکھتا ہے؟! (جب وہ آگیا) آپ نے فرمایا: تم اس سے کیوں بغض رکھتے ہو؟

اس نے کہا: یارسول اللہ! میں اس کا پڑوسی ہوں اور میں نے اسے آزمایا ہے میں نے کبھی اسے، اس نماز کے علاوہ جو نیک وبد پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس سے پوچھیں: کہ کیا میں نے غلط وضو کیا یا تاخیر سے ادا کی؟ اس نے کہا نہیں، پھر وہ بولا، یارسول اللہ! میں اس کا پڑوسی اور تجربہ کار ہوں میں نے اسے اس زکوٰۃ کے علاوہ جسے نیک وبد ادا کرتے ہیں، کسی مسکین کو کھانا کھلاتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس سے پوچھیں: کہ کیا میں نے کسی مانگنے والے کو منع کیا، تو آپ نے اس سے پوچھا: تو اس نے کہا: نہیں۔

پھر اس نے کہا: یارسول اللہ! میں اس کا پڑوسی اور آزمانے والا ہوں، میں نے اسے اس مہینہ کے روزے رکھنے کے علاوہ جس کے روزے نیک وبد سبھی رکھتے ہیں روزے رکھتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس سے پوچھیں؟ کیا میں نے بیماری اور سفر کے علاوہ کبھی روزہ چھوڑا ہے؟ آپ نے پوچھا: اس نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں شاید وہ تجھ سے بہتر ہو۔ ابن عساكر

تشریح: انسان کو چاہیے کہ اپنے کام سے کام رکھے۔

ظلم

۸۸۶۲ (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) ابوھدبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں: آپ

نے فرمایا: بندے اور جنت کے درمیان سات گھاٹیاں ہیں ان میں سے سب سے آسان موت ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے مشکل کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہونا جب مظلوم لوگ ظالموں کا دامن پکڑ لیں گے۔ابن النجار

تشریح: دنیا کے معاملات دنیا میں ہی نمٹالیں تو بہتر ہے ورنہ یوم الحساب کو بڑی مشقت اور رسوائی ہوگی۔

۸۸۶۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو آدمی رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے، ان میں سے ایک کہے گا: اے میرے رب! میرے بھائی سے میری مظلومیت کا بدلہ لیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے اپنے بھائی کے ساتھ کیا کیا ہے اور اس کی کوئی نیکی باقی نہ بچے گی، وہ کہے گا: اے میرے رب! اب وہ میرے گناہ اٹھالے، اور وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس بات کے ضرورت مند ہوں گے کہ کوئی ان کا بوجھ اٹھالے۔

تو اللہ تعالیٰ طلبگار سے فرمائیں گے: اپنی آنکھ اٹھا اور دیکھ، وہ اپنا سر اٹھائے گا، عرض کرے گا: رب مجھے تو سونے کے شہر نظر آرہے ہیں، اور سونے کے محل جن پر موتیوں کا جڑاؤ ہے یہ کس نبی کے لیے ہیں؟ یا کس صدیق اور شہید کے لیے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ اس کے لیے جس نے قیمت ادا کی، وہ عرض کرے گا: ان کا مالک کون ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم، عرض کرے گا: کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے بھائی کو معاف کرنے کی وجہ سے، وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اسے معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور اسے جنت میں داخل کر دو۔

اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مسلمانوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق، حاکم وتعقب

۸۸۶۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز ایک شخص، ایک شخص کو لائے گا، عرض کرے گا: ربا! اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے سو آپ میری مظلومیت کا بدلہ لیں، اللہ تعالیٰ اس کے سر پر ایک محل لا کھڑا کریں گے، جس میں آخرت کی بھلائی ہوگی، پھر اس سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ، وہ اس میں ایسی چیزیں دیکھے گا جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی ہوں گی، عرض کرے گا: میرے رب یہ کس کے لیے ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جان لو! یہ اس لیے ہے کہ جو اپنے بھائی کو معاف کر دے، عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اسے معاف کر دیا۔الدیلمی

۸۸۶۵ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں اگر ایسے شخص پر ظلم کروں جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار ہو تو میں تمام لوگوں میں سے مبغوض ترین آدمی ہوں۔الزویانی، ابن عساکر

عجب وخود پسندی

۸۸۶۶ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ابن کریز سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے جس کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ آدمی کا اپنی رائے پر خوش ہونا ہے، جس نے (اپنے بارے) کہا میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے اور جس نے کہا میں جنت میں ہوں تو وہ جہنم میں ہے۔مسدد بسند ضعیف وفیہ انقطاع

قابل تعریف جلد بازی

۸۸۶۷..... محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تین چیز میں دیر نہ کرنا، نماز کا جب وقت ہو جائے، جنازہ جب آجائے، اور بے نکاح (مرد یا عورت) جب تمہیں اس کا ہم پلہ مل جائے۔

غصہ

۸۸۶۸.. حضرت جاریہ بن قدامہ السعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اسلام میں کوئی بات، مختصر سی بتائیں جسے میں سمجھ سکوں، آپ نے فرمایا: غصہ نہ کیا کر، انہوں نے کئی بار پوچھا: آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا: کہ غصہ نہ کیا کر۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان

۸۸۶۹ حضرت سلیمان بن صرد سے روایت ہے: کہ دو شخص آپس میں لڑ پڑے، ان میں سے ایک کا غصہ بھڑک اٹھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اسے اگر وہ کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے، وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مر برقم: ۷۷۲۱

۸۸۷۰.. معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے: ان میں سے ایک سخت غصہ ہو گیا، اور اتنا تیز ہو گیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کی ناک پھٹ رہی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر وہ غصیلا کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔

۸۸۷۱. ابوذر! مجھے پتہ چلا ہے کہ آج تم نے ایک شخص کو ماں کی گالی دی ہے، (حضرت ابوذر نے اپنا سر جھکا لیا) ابوذر! اپنا سر اٹھا کر دیکھو اچھی طرح جان لو، تم کسی کالے گورے سے سوائے عمل کے افضل نہیں ہو سکتے، ابوذر! جب تمہیں غصہ آئے، تو اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ، اور اگر بیٹھے ہو تو ٹیک لگا لو اور ٹیک پر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ذر

تکبر

۸۸۷۲ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے سامنے تکبر کا تذکرہ ہوا، آپ نے اس میں بڑی سختی سے ڈانٹا، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر متکبر فخر کرنے والے کو نہیں چاہتا، تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں اپنے کپڑے دھوتا ہوں تو مجھے ان کی سفیدی اچھی لگتی ہے، اسی طرح مجھے اپنے جوتے کا تسمہ اور اپنے کوڑے کا دستہ اچھا لگتا ہے۔

آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، تکبر یہ ہے کہ تم حق کو ٹھکراؤ اور لوگوں کو گھٹیا سمجھو۔ طبرانی فی الکبیر

۸۸۷۳ حضرت عمر ﷺ سے روایت ہے فرمایا: انسان جب بڑا بنے اور اپنی سرکشی پر چڑھ دوڑے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچ دیتے ہیں، اور فرماتے ہیں، رسوا ہو اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے، وہ اپنے جی میں بڑا ہوتا ہے جبکہ لوگوں کے ہاں چھوٹا ہوتا ہے بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں خنزیر سے بھی حقیر ہو جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۷۴ .. (مسند ابی جری جابر بن سلیم الہجیمی التیمی رضی اللہ عنہ) ابو تیمیہ ہجیمی سے روایت ہے کہ حضرت ابو جری جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی سواری پر سوار ہو کر نبی ﷺ کی طلب میں مکہ آیا، دیکھا تو آپ تشریف فرما ہیں، میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وعلیک، میں نے عرض کیا ہم دیہاتی لوگوں میں سخت مزاجی ہوتی ہے آپ مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرا کر اور کسی نیکی یا بھلائی کو حقیر نہ سمجھنا، اور ازار (شلوار) لٹکانے سے بچنا، کیونکہ یہ تکبر ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی متکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے ازار لٹکانے کا ذکر کیا، بعض دفعہ کسی انسان کی پنڈلی پر کوئی دانہ، پھوڑا یا کوئی قابل حیا چیز ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: آدھی پنڈلی اور ٹخنوں تک کوئی حرج نہیں، تم سے پہلے کسی شخص نے ایک چادر اوڑھی، جس میں وہ اترانے لگا اللہ تعالیٰ نے عرش سے اس کی طرف دیکھا، اور اس سے ناراض ہو کر زمین کو حکم دیا (کہ اسے نگل) تو زمین نے اسے پکڑ لیا، سو وہ زمین کے درمیان حرکت کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے (قابل عذاب) واقعات سے بچو۔ ابو نعیم

۸۸۷۵... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ تواضع کے ارادہ سے اونی کپڑا پہنتے ہیں جبکہ ان کے دل تکبر اور عجب سے بھرے پڑے ہیں۔الدینوری

۸۸۷۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے ایک نوجوان ایک جوڑا پہن کر تکبر وفخر کرتے جارہا تھا، اچانک اسے زمین نے چبالیا، وہ قیامت تک اس میں حرکت کرتا رہے گا۔ابن النجار و مر برقم: ۷۷۵۳

۸۸۷۷... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے براہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔
مسند احمد فی الزھد مر برقم: ۸۸۱۹

تکبر کا علاج

۸۸۷۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بقیع کی طرف نکلے، تو آپ کے صحابہ آپ کے پیچھے چلنے لگے، آپ ٹھہر گئے اور ان سے فرمایا: وہ آگے ہو جائیں، پھر آپ ان کے پیچھے چلنے لگے، آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے قدموں کی چاپ سنی تو میرے دل میں اندیشہ پیدا ہوا کہ تکبر نہ ہو۔الدیلمی وسندہ ضعیف

۸۸۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے جوتوں کی آواز (کسی کے پیچھے) چلنے میں روکو کیونکہ یہ بے وقوف کے دلوں میں فساد پیدا کرنے والی ہے۔عبداللہ بن احمد فی الزوائد

۸۸۸۰ لیث سے روایت ہے وہ آدمی سے نقل کرتے ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سوار شخص کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا یا کسی نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس (کے) دل (کی رگ) کاٹ دے، اللہ تعالیٰ اس کا دل کاٹ دے۔مسدد

۸۸۸۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے خطاب کر رہے تھے (دوران خطاب) آپ نے انسان کی پیدائش کے آغاز کا ذکر کیا، فرماتے: انسان پیشاب جاری ہونے کی جگہ سے پیدا ہوا، دو مرتبہ، اور بار بار اس کا تذکرہ کرتے رہے یہاں تک کہ ہم میں سے ہر اک اپنے آپ سے گھن کھانے لگا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۸۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے کپڑے دھلے ہوں میرے سر پر تیل لگا ہو، میرے جوتے کا تسمہ نیا ہو اور بھی کئی چیزیں ذکر کیں یہاں تک کہ اپنے کوڑے کا دستہ بھی ذکر کیا کیا یہ تکبر میں شامل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ تو خوبصورتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں، لیکن متکبر وہ ہے جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں پر ظلم کرے۔ابن النجار

۸۸۸۳ یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اپنے جوتے کے تسمہ اور اپنے کوڑے کے دستہ میں بھی اسے پسند کرتا ہوں، اور میری قوم سمجھتی ہے یہ تکبر ہے، آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، کہ تم میں سے کوئی خوبصورتی کو پسند کرے، تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے۔ابن عساکر

بڑے بڑے گناہ

۸۸۸۴ .....(عمر رضی اللہ عنہ) ہشام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے گناہوں کے بارے پوچھا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا، ناحق مسلمان کی جان لینا، جادو کرنا، ناحق یتیم کا مال کھانا، پاکدامن، سادہ، مسلمان عورتوں پر تہمت لگانا، نافرمانی کی وجہ سے والدین کا رونا، سود (کا مال) کھانا، بیت اللہ کے جانوروں کو حلال سمجھنا، اور لڑائی سے بھاگنا۔اللالکائی

۸۸۸۵.....حمید بن عبدالرحمن بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، وہ کہنے لگا، کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ

تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اس نے کہا: پھر؟ آپ نے فرمایا: والدین کی نافرمانی کرنا، اس نے کہا: پھر؟ آپ نے فرمایا: جھوٹی قسم کھانا۔ ابن جریر

۸۸۸۶ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا، پھر آپ نے پڑھا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا اس نے بہت بڑا گناہ کیا، والدین کی نافرمانی''۔ پھر یہ آیت پڑھی ''میرا اور اپنا والدین کا شکرگزار رہ اور میری طرف ہی لوٹنا ہے'' آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے سیدھے ہو کر فرمایا: خبردار! جھوٹی بات۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ

۸۸۸۷... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سابقہ تمام موحد قوموں کے وہ لوگ جو کبیرہ گناہ کرتے کرتے مرگئے، سوائے نادم اور توبہ کرنے والے (کہ وہ جہنم میں نہیں جائیں گے) جو جہنم میں جائیں گے، ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی، اور نہ چہرے سیاہ ہوں گے، اور نہ انہیں شیطانوں کے ساتھ جوڑا جائے گا، اور نہ بیڑیاں پہنائی جائیں گی، نہ وہ کھولتا ہوا پانی پئیں گے، اور نہ تارکول کے کپڑے پہنیں گے، اللہ تعالیٰ نے توحید کی وجہ سے ان کے جسم (جہنم میں) ہمیشہ کے لیے حرام کردیئے اور ان کے چہرے ان کے مسجدوں کی وجہ سے آگ پر حرام کردیئے، ان میں سے کسی کو آگ اس کے قدموں تک لپٹے ہوگی، کسی کو اس کی کوکھ تک، کسی کو اس کی گردن تک لپٹے ہوگی، (غرض) ان کے گناہوں کی اور اعمال کے بقدر (لپٹے گی) ان میں سے کوئی اس (جہنم) میں ایک ماہ رہے گا، پھر نکال لیا جائے گا جو دنیا کی عمر کی مقدار، جب سے وہ پیدا ہوئی سے لے کر اس کے فنا ہونے تک ٹھہرے گا، اللہ تعالیٰ جب انہیں آگ سے نکالنے کا ارادہ کریں گے تو یہود و نصاریٰ اور دوسرے مذاہب والے بت پرست جہنمی اہل توحید سے کہیں گے۔

تم لوگ اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان لائے پھر بھی آج ہم اور تم جہنم (کے عذاب) میں برابر ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ایسا غضبناک ہوگا کہ اس سے پہلے کسی چیز کی وجہ سے اتنا غضبناک نہیں ہوا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسے چشمے کی طرف نکال لائیں گے جو جنت اور پل صراط کے درمیان ہوگا تو وہ اس چشمہ میں کھمبی کی طرح اگیں گے، جس میں پانی رواں ہوگا، اس کے بعد جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ جہنمی، رحمٰن کے آزاد کردہ ہیں، پھر وہ جنت میں اتنا عرصہ رہیں گے جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں گے کہ ان (کی پیشانیوں) سے یہ نام مٹا دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا تو وہ (ان سے) اس (نام) کو مٹا دے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے فرشتے بھیجے گا جن کے پاس آگ کی کیلیں ہوں گی جو اس میں باقی جہنمی ہوں گے ان پر تختے لگا کر اوپر سے یہ میخیں لگا دیں گے، تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ان کا ذکر نہیں کرے گا، اور جنتی اپنی لذتوں اور نعمتوں میں پڑ کر انہیں بھول جائیں گے، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''بار بار کافر لوگ آرزو کریں گے کاش وہ مسلمان ہوتے''۔ ابن ابی حاتم و ابن شاهین فی السنة و الدیلمی

کمینگی

۸۸۸۸... مدائنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے جو کمینہ دیکھا اسے کمزور مروّت و رعایت والا پایا۔ الدینوری

فصل...... زبان کے مخصوص برے اخلاق

زبان کی حفاظت

۸۸۸۹... (الصدیق رضی اللہ عنہ) اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی زبان پکڑی ہے، (فرما رہے ہیں) اس نے مجھے نقصان دہ مقامات تک پہنچا دیا ہے۔ مالک، ابن المبارک، سعید ابن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند

احمد فی الزهد، وهناد، نسائی والخرائطی فی مکارم الاخلاق،الحلیة، بیهقی فی الشعب

۸۸۹۰ اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو (ہاتھ سے پکڑ کر) لمبا کررہے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: اے خلیفہٴ رسول یہ آپ کیا کررہے ہیں؟ فرمایا: اس نے مجھے خطرناک جگہوں تک پہنچادیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسم کا ہر عضو زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ ابویعلی، بیهقی فی الشعب وقال ابن کثیر جید

۸۸۹۱ زهری، عبدالرحمٰن بن اسعد المقعد، عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوط تھام لوں، آپ نے فرمایا: اس کی حفاظت کر اور آپ نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

ابن حبان، ابونعیم، ابن عساکر وقال هذا حدیث غریب من حدیث الزهری لم یذکره محمد بن یحیی الذهلی فی الزهریات

۸۸۹۲ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے کسی نے کہا: آپ (زیادہ) نہیں بولتے ہیں؟ فرمایا: میری زبان ایک درندہ (کی طرح) ہے مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے اسے چھوڑا تو یہ مجھے کھالے گی۔ ابن عساکر

۸۸۹۳ عقال بن شبہ بن صعصعہ بن ناجیۃ اپنے دادا صعصعۃ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ سے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے نصیحت کریں! آپ نے فرمایا: اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر، تو میں واپس ہو کر کہتے جارہا تھا، مجھے یہ بات کافی ہے۔

ابن عساکر

۸۸۹۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں، زمین پر، زبان سے زیادہ کوئی چیز لمبی قید کی مستحق نہیں۔ ابن عساکر

۸۸۹۵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی مجھے وصیت کریں! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر، ہر درخت اور ٹیلہ کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کر، میں تجھے وہ چیز (نہ) بتاؤں جو تجھ سے زیادہ تجھ پر قابو رکھتی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا نبی اللہ! آپ نے فرمایا: یہ اور اپنی زبان کو کنارہ سے پکڑا، حضرت معاذ نے فرمایا: یہ اور آپ نے اسے حقیر سمجھا، آپ نے فرمایا: معاذ تیری ماں تجھے روئے، جہنم کی آگ میں لوگوں کو نتھنوں کے بل اسی (زبان) نے گرایا ہے یہ تیرے حق میں یا تیرے خلاف بولے گی۔ العسکری فی الامثال

زبان کے مخصوص اخلاق کی تفصیل

بہتان......ان کہی بات کسی کے ذمہ لگانا

۸۸۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بےقصور پر الزام وبہتان آسمانوں سے زیادہ وزنی ہے۔ الحکیم

اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا

۸۸۹۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا یہ گمان ہے کہ وہ (ہی) مؤمن ہے تو وہ کافر ہے، اور جس کا یہ گمان ہے کہ (صرف) وہ جنتی ہے تو وہ دوزخی ہے، جس کا یہ گمان ہو کہ وہ عالم ہے تو وہ بےعلم ہے، آپ سے ایک شخص الجھ گیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: آپ فرمارہے تھے جس کا یہ گمان ہو کہ وہ جنتی ہے تو وہ دوزخی ہے۔ الحارث

تألی یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے کے بارے ایسا فیصلہ کرے جس کا اسے کوئی اختیار نہیں گویا وہ اللہ تعالیٰ کے معاملات میں مداخلت کی کوشش کررہا ہے، کسی سے یہ کہنا کہ تجھے تو اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا، تو تو جنت میں نہیں جائے گا، تیری نماز تو قبول نہیں ہوگی۔

باچھیں چیر کر گفتگو کرنا

۸۸۹۸ (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گفتگو کے پیچ وتاب، ڈھب اور انداز شیطانی پیچ وتاب ہیں۔ ابوعبید فی الغریب وابن ابی الدنیا وابن عبدالبر فی العلم

تشریح:...... اس کا مظاہرہ آج میڈیا پر ہونے والی گفتگو سے خوب ہوتا ہے۔

۸۸۹۹ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عمر بن سعد سے ناراض ہوگئے، تو آپ کے دوست احباب آپ کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انتہائی مبالغہ آمیز تقریر کی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس وقت سے زیادہ آپ کبھی برے نہیں لگے، لوگوں نے کہا کیوں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک ایسے لوگ نہ آجائیں جو اپنی زبانوں سے (حروف) ایسے کھائیں گے جیسے گائے اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

مو برقم: ۷۹۱۴

عار دلانا

۸۹۰۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے بھائی کو عار مت دلا، اللہ تعالیٰ کی تعریف کر جس نے تجھے عافیت بخشی۔

ابن عساکر

۸۹۰۱ ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا تھا لوگ اسے گالیاں دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: اگر تم اسے کسی کنوئیں میں پڑا پاتے تو اسے نہ نکالتے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں ضرور نکالتے، آپ نے فرمایا: سواپنے بھائی کو برا بھلا مت کہو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو جس نے تمہیں عافیت بخشی، لوگوں نے کہا: آپ اس سے بغض نہیں رکھتے؟ فرمایا: مجھے اس کے عمل سے بغض ہے جب وہ یہ کام چھوڑ دے تو وہ میرا بھائی ہے۔ ابن عساکر

دو زبانوں والا

۸۹۰۲ حضرت (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دو زبانوں والے کے لیے قیامت میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ ابن عساکر

تشریح:...... ایک سے کچھ کہا، دوسرے سے اس کے خلاف کہہ دیا، نتیجہ خود ظاہر ہے۔

لایعنی فضول باتوں کے متعلق سوال

۸۹۰۳ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) مسروق سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی سے کسی چیز کے متعلق پوچھا: آپ نے فرمایا، ابھی تک یہ پیش نہیں آئی؟ میں نے کہا نہیں: فرمایا: ہمیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ بات پیش آئے اور ہم تمہارے لیے اجتہاد کریں گے۔ ابن عساکر

۸۹۰۴...... زہری سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: (جب ان سے کوئی بات پوچھی جاتی) کیا یہ پیش آگئی ہے؟ اگر لوگ کہتے: جی ہاں، تو حضرت زید اس کے بارے میں جو کچھ جانتے اور سمجھتے تھے بتا دیتے تھے، اور اگر وہ کہتے: ابھی تک پیش نہیں آئی تو فرماتے: اس بات کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ پیش آجائے۔ الدارمی، ابن عساکر

۸۹۰۵...... شعبی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کسی مسئلہ کے متعلق پوچھا گیا: آپ نے فرمایا: کیا یہ ابھی تک پیش نہیں

آیا؟ لوگوں نے کہا: نہیں فرمایا: اسے رہنے دو یہاں تک کہ پیش آجائے، جب پیش آئے گا ہم تمہارے لیے کوشش کریں گے۔ ابن عساکر

۸۹۰۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو واقعہ پیش نہیں آیا اس کے متعلق سوال نہ کرو، کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کہ وہ اس شخص کو برا بھلا کہتے ہیں جو ان ہونی باتوں کے متعلق سوال کرے۔ ابن ابی خیثمہ وابن عبدالبر معاً فی العلم

۸۹۰۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم میں اس شخص پر پابندی لگاؤں گا جو ان ہونی باتوں کے متعلق سوال کرتا ہے کیونکہ جو کچھ ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بیان کر دیا ہے۔ الدارمی وابن عبدالبر فی العلم

گالی وگلوچ

۸۹۰۸ ابراہیم سے روایت ہے کہ لوگ کہا کرتے تھے، آدمی جب کسی آدمی کو کہتا ہے: او کتے، او خنزیر، او گدھے! تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تمہاری کیا رائے ہے کیا میں نے اسے کتا، خنزیر یا گدھا بنایا ہے؟ ابن جریر

۸۹۰۹ عطاء سے روایت ہے فرمایا: اس بات سے روکا گیا ہے کہ کوئی کسی سے کہے: اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ بگاڑے۔ بیہقی فی الشعب

ہوا کو گالی دینا

۸۹۱۰ (مسند اسیر بن جابر التمیمی رضی اللہ عنہ) قتادہ ابوالعالیہ سے روایت کرتے ہیں وہ اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک دفعہ ہوا چلی تو کسی شخص نے اس پر لعنت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ اسے (چلنے کا) حکم دیا گیا ہے، جس نے ناحق کسی چیز پر لعنت کی تو وہ لعنت اس (لعنت کرنے والے) پر لوٹ آئے گی۔ ابونعیم

مردوں کو گالی دینا

۸۹۱۱ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: مردوں کو گالی نہ دیا کرو، کیونکہ مردوں کو جو گالی دی جاتی ہے اس سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے۔
مصنف ابن ابی شیبہ

۸۹۱۲ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو گالی دینے سے منع کیا ہے۔ ابن النجار

۸۹۱۳ نبیط سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ابی احیحہ کی قبر کے پاس سے گزرے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یہ ابواحیحہ فاسق کی قبر ہے اور حضرت خالد بن سعید نے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ وہ اعلیٰ علیین میں ہوگا، بلکہ وہ بھی ابوقحافہ کی طرح ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: مردوں کو گالی نہ دیا کرو ورنہ تم زندوں کو ناراض کر دو گے۔ ابن عساکر

جس گالی کی رخصت ہے

۸۹۱۴ ...بقیہ، اسحاق بن ثعلبہ، مکحول حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے گالی دینا سے منع کر دیا ہے، اور فرمایا: کسی کو لازماً برا بھلا کہنا ہو تو اس پر نہ الزام لگائے، نہ اس کے والد اور اس کی قوم کو گالی دے، لیکن جب اس کی حالت سے وہ واقف ہو تو یوں کہے: تو بخیل ہے بزدل ہے، اور فرمایا: جس نے دھوکہ باز پر پردہ ڈالا تو وہ اسی جیسا ہے، اور نہ تم میں سے کوئی اپنے دوست کے قیدی کو پیش کرے کہ وہ اسے پکڑ کر قتل کر دے۔ ابن عدی فی الکامل، ابن عساکر، قالا: وبھذا الاسناد غیر ماذکرنا، احادیث مع ماذکرنا کلھا غیر محفوظ وقال ابن ابی حاتم: سألت ابی عن اسحاق بن ثعلبہ فقال: شیخ مجھول۔

قابل مذمت اشعار

۸۹۱۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعروں کے بھر جانے کی نسبت سے بہتر ہے۔
مصنف ابن ابی شیبہ

شعر گوئی کی مذمت

۸۹۱۶ حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت فرمایا: اگر میری توند سے لے کر ہنسلی تک، سارا پیٹ اچھلتی پیپ اور خون سے بھر جائے تو یہ مجھے شعر کے بھر جانے کی نسبت زیادہ محبوب ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۹۱۷ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن عدی کو میسان کا گورنر بنایا وہ شعر کہا کرتے تھے انہوں نے کہا: آگاہ! کیا حسناء کو یہ بھی پتا ہے کہ اس کا خاوند میسان میں شیشے اور کدو میں شراب پیتا ہے، میں جب چاہتا ہوں تو گاؤں کے دیہاتی مجھے گانا سناتے ہیں، اور ایک ناچنے والی لڑکی جو ہر نشان پر دوزانوں بیٹھ جاتی ہے، اگر تو میرا شراب میں شریک ساتھی ہے تو بڑا جام مجھے پلا، مجھے چھوٹا جام جس میں سوراخ ہے نہ پلا، شاید امیر المؤمنین اسے برا سمجھیں ہمارا ٹوٹے ہوئے خیمہ میں مل بیٹھ کر شراب پینا۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ کہا ہے تو فرمایا ہاں مجھے اس کی یہ بات بری لگی ہے: جس کی اس سے ملاقات ہوا سے بتادے کہ میں نے اسے معزول کر دیا ہے، ان کی قوم کا ایک شخص ان کے پاس گیا، اور انہوں معزول ہونے کی اطلاع دی، تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں جو کچھ (اشعار میں) کہا: اس میں سے کچھ بھی نہیں کیا ہے، چونکہ میں ایک شاعر آدمی تھا اس لیے ایک فضول بات کو شعر کی صورت میں کہہ دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اب تم میری گورنری وغیرہ کچھ نہیں کر سکتے، جب تک بھی تم زندہ رہو، اگر چہ تم نے جو بھی کہا ہے۔ ابن سعد

۸۹۱۸ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کسی قوم کی ہجو بیان کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے اس کی زبان (کاٹنا) جائز ہے پھر انہیں بلایا اور فرمایا: خبردار تم وہ کام نہ کرنا جو میں نے کہا، میں نے تو اس لیے کہا تا کہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔ بیہقی فی الشعب، عبدالرزاق

۸۹۱۹ امام شعبی سے روایت ہے کہ زبرقان بن بدر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ اپنی قوم کے سردار تھے انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! جرول یعنی حطیئہ نے میری ہجو و مذمت بیان کی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے کن الفاظ میں تمہاری ہجو کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: اپنے اس شعر میں:

کرم نوازیوں کو چھوڑ اور ان کی تلاش میں سفر نہ کر
آرام سے بیٹھ جا کیونکہ تو سنگ دل کھانے والا ہے

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو یہ ہجو سنائی نہیں دیتی یہ تو ڈانٹ ڈپٹ ہے تو زبرقان بولے: امیر المؤمنین اللہ کی قسم! جیسی میری ہجو ہوئی ایسی کسی کی نہیں ہوئی، تو آپ میری ہجو کرنے والے سے میرا بدلہ لیں، حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ابن الفریعہ یعنی حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کو لایا جائے، جب حضرت حسان آگئے تو آپ نے ان سے فرمایا: حسان! زبرقان کا خیال ہے کہ جرول نے اس کی ہجو کی ہے حضرت حسان نے پوچھا: کن الفاظ میں؟ تو آپ نے جرول کا قول سنایا:

کرم نوازیاں ترک کر دے اور ان کی تلاش و جستجو میں سفر نہ کر، بیٹھ جا کیونکہ تو سنگ دل کھانے والا ہے۔

حضرت حسان نے کہا: امیر المؤمنین! اس نے اس کی ہجو نہیں کی، حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: تو ان الفاظ میں کیا کہا ہے؟ اس نے اس پر

اعتراض کیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جرول کو لایا جائے، جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا: اپنی جان کے دشمن! تو مسلمانوں کی برائی بیان کرتا ہے پھر انہیں قید میں ڈالنے کا حکم دیا تو وہ قید خانہ بھیج دیئے گئے، چنانچہ جیل سے انہوں امیر المؤمنین کو خط لکھا:

آپ ان چوزوں سے کیا کہیں گے جو مقام ذی مرخ میں ہیں جن کے پوٹے سرخ ہیں ان کے پاس پانی ہے نہ کوئی درخت، آپ نے ان کے ذمہ دار کو تاریکی کے گڑھے میں ڈال دیا ہے، عمر اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے مجھ پر احسان فرمایئے، آپ اپنے ساتھی کے بعد وہ امام خلیفہ ہیں کہ لوگوں نے عقلمندی کی چابیاں آپ کے سامنے ڈال دی ہیں، انہوں نے یہ چابیاں آپ کے سامنے لاکر آپ کو ترجیح اور فوقیت نہیں دی لیکن آپ کی وجہ سے ان کے لیے فوقیت اور ترجیح ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر ﷺ کو ان کی کمزور حالی اور ان کی قوم کی معمولی مدد کی اطلاع دی گئی، آپ نے انہیں بلایا اور ان سے فرمایا: جرول تمہارا ناس ہو! تم مسلمان کی ہجو کیوں بیان کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: چند باتوں کی وجہ سے جو مجھے درپیش ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میری زبان پر ایک چیونٹی رینگتی ہے، دوم یہ کہ یہ میرے اہل وعیال کی کمائی کا ذریعہ ہے، سوم زبرقان اپنی قوم میں مالدار شخص ہے، اسے میری پریشان حالی اور عیال کی کثرت کا علم ہے، پھر بھی مجھ پر مہربانی نہیں کرتا، اور مجھے سوال پر مجبور کرتا ہے، اور جب میں نے اس سے سوال کیا تو امیر المؤمنین اس نے مجھے محروم رکھا، جبکہ سوال ہر عطیہ کی قیمت ہے۔

میں اسے دیکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے جبکہ میں فقر وفاقہ میں بے بس ہوں، میں اسے دیکھتا ہوں کہ وہ اونٹ کی طرح ڈکار لیتا ہے، اور میں اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ جو کی روٹی کے ٹکڑوں کا محتاج ہوں۔

امیر المؤمنین! جو گزر اوقات کی روزی سے عاجز ہوگا وہ خاموش رہنے سے زیادہ عاجز ہوگا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، اور فرمایا: تمہارے اہل عیال کتنے ہیں؟ انہوں نے شمار کیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے لیے کھانے، کپڑے اور اتنے خرچ کا حکم دیا جو ایک سال کے لیے کافی ہو، اور ان سے فرمایا: جب تمہیں ضرورت پڑے تو ہمارے پاس آنا، تمہیں ہمارے ہاں اسی جیسا (عطیہ) ملے گا۔

تو جرول نے کہا: امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ آپ کو نیک لوگوں کا سا بدلہ اور بھلے لوگوں کا سا اجر عطا فرمائے، آپ نے نیکی، صلہ رحمی، مہربانی اور احسان کیا ہے جب جرول چلے گئے تو حضرت عمر نے فرمایا: لوگو! اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! جب تمہیں ان کی ضروریات کا پتہ چلے تو ان کی مدد کرو ان پر مہربانی کرو، از انہیں سوال کرنے پر مجبور نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے پوچھیں گے جب وہ مالدار ہو اور اس کے پاس قابل کفایت روزی ہو، کہ اس کے رشتہ دار، اور قریبی لوگ اور پڑوسی جب محتاج ہوں تو اس سے سوال کرنے سے پہلے انہیں عطا کرے۔ الشیرازی فی الالقاب

۸۹۲۰ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شاعر تھا جو بہت زیادہ اشعار کہتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ شعر سے بھر جانے سے زیادہ بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۱ ضحاک بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حطیئہ کو زبرقان کی ہجو کی وجہ سے جیل سے رہا کیا تو اس سے کہا: شعر کہنے سے بچنا، تو انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے اس کی قدر نہیں، یہ میری اہل وعیال کا ذریعۂ طعام اور میری زبان پر ایک چیونٹی ہے، فرمایا: اپنی اہلیہ کی تعریف کر، اور فتنہ انگیز تعریف سے بچنا، انہوں نے کہا: فتنہ انگیز تعریف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم جو یہ کہتے ہوں فلاں کے بیٹے، فلاں کے بیٹوں سے بہتر ہیں، (لوگوں کی) تعریف کرو (مگر) فضیلت کسی کو نہ دو (حطیئہ نے) کہا امیر المؤمنین! آپ تو مجھ سے زیادہ شاعر ہیں۔ ابن جریر

۸۹۲۲ عبدالحکم بن امین سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حطیہ کو قید سے رہائی کا حکم دیا تو ان کے لیے کچھ اناج کا حکم جاری کیا، پھر فرمایا: جاؤ یہ اناج تم اور تمہارے اہل وعیال کھائیں، جب یہ ختم ہو جائیں تو میرے پاس آ جانا میں تمہیں اس سے زیادہ عطا کروں گا، اور کسی کی ہجو بیان نہ کرنا ورنہ میں تمہاری زبان کاٹ دوں گا۔ ابن جریر

پیپ بھرنا شعر سے بھرنے سے بہتر ہے

۸۹۲۳ عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد بن اسید سے روایت ہے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلا بھیجا تو وہ آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے تم شعر کہتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جسے وہ دیکھے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ البغوی فی مسند عثمان

۸۹۲۴ اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے کچھ الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے اور کچھ میں آپ کی تعریف ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ مدح کو پسند کرتا ہے جن الفاظ میں تو نے اپنے رب کی مدح کی ہے وہ سناؤ، اور جن الفاظ میں میری تعریف کی ہے وہ رہنے دو، تو میں وہ اشعار پڑھنے لگا، اتنے میں ایک گندمی رنگ، لمبا، جس کی کنپٹیوں پر بال نہ تھے جو دونوں ہاتھوں سے کام کرتا تھا، اس نے اجازت چاہی، تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے خاموش کر دیا، ابوسلمہ نے یہ بات پوچھی کہ آپ کو کیسے خاموش رہنے کو کہا، فرمایا: جیسے بلی کو اشارہ کیا جاتا ہے، وہ شخص آیا، اور تھوڑی دیر کے بعد گفتگو کر کے چلا گیا، میں پھر بدستور آپ علیہ السلام کو اشعار سنانے لگا، پھر وہ شخص لوٹ آیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کے لیے خاموش رہنے کو کہا، اور اس کی ایسی ہی کیفیت بیان کی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ کون ہے، جس کی وجہ سے آپ مجھے خاموش کرا دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ شخص فضول باتوں کو پسند نہیں کرتا، یہ عمر بن خطاب ہے۔ مسند احمد، نسائی، حاکم، ابو نعیم

۸۹۲۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ دکھائی دینے والی پیپ سے بھر جائے یہ، شعر سے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعر کے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شاعر نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: بلال! اس کی زبان مجھ سے روک دو چنانچہ انہوں نے اسے چالیس درھم اور ایک کپڑوں کا جوڑا دیا، تو شاعر نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! انہوں نے میری زبان کاٹ دی۔ ابن عساکر

۸۹۲۸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعر کے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۹ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کسی کا پیٹ گرم پتھروں سے بھر کر پھٹ جائے تو یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

۸۹۳۰ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ راستہ میں تھے کہ اچانک آپ کے سامنے ایک شاعر شعر پڑھتے ہوئے آ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان کو پکڑو، یا شیطان کو روکو، تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

۸۹۳۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

اچھے اشعار

۸۹۳۲ (الصدیق رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر اپنے والد سے وہ لبید شاعر سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور کہا: آگاہ رہو ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہے باطل ہے، آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا: اور کہا: ہر نعمت ضرور ختم ہونے والی ہے، آپ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے ہاں نعمتیں ختم نہیں ہوتیں، جب وہ چلے گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: بعض دفعہ شاعر حکمت کی بات کہہ دیتا ہے۔ مسند فی الزهد مربحث الشعر المحمود ومر حديث الاقوال برقم ۸۹۷۷/۸۹۷۸

۸۹۳۳ (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف راستہ سے علیحدہ ہو گئے، پھر رباح بن مغترف سے کہا: اے ابوحسان ہمیں کچھ گن گنا کے سناؤ، وہ اچھے انداز سے عربی گانے گاتے تھے، اسی اثناء میں کہ رباح انہیں گا کر سنا رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا، آپ نے فرمایا: یہ کیا سلسلہ ہے؟ تو عبدالرحمٰن نے کہا: ایسے ہی رات (کا سفر) کم کرنے کے لیے دل لگی کر رہے تھے، فرمایا: اگر تم نے اس طرح کا کوئی کام کرنا تھا تو ضرار بن خطاب کے شعر سنا کرو۔ ابن سعد

۸۹۳۴ عبداللہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نابغہ بنی جعدہ سے کہا: ہمیں وہ اشعار سناؤ جو اللہ تعالیٰ نے معاف کیے ہیں، تو انہوں نے ایک کلمہ (قصیدہ) سنایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ہی اس کے قائل ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، عرب قصیدہ کو کلمہ کہتے ہیں۔ ابن سعد

۸۹۳۵ امام شعبی سے روایت ہے فرمایا؛ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جب وہ کوفہ کے گورنر تھے: اپنے پاس شعرا کو بلا کر ان سے جاہلیت اور اسلام کے اشعار سنو پھر ان کے بارے میں مجھے لکھو، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا، لبید بن ربیعہ سے کہا: جاہلیت اور اسلام کے جو اشعار تم نے کہے ہیں مجھے سناؤ، تو انہوں نے کہا: میں نے اس کے بدلہ سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران اختیار کرلی ہے اور اغلب عجلی سے کہا: مجھے شعر سناؤ تو انہوں نے کہا:

آپ رجز یہ اشعار سننا چاہتے ہیں یا قصیدہ، آپ نے موجودہ بہترین چیز کا مطالبہ کیا ہے، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ کیفیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف جواباً لکھا، اغلب کے وظیفہ سے پانچ سو درھم کم کردو، اور لبید کے وظیفہ میں اضافہ کردو، تو اغلب نے حضرت عمر کی طرف سفر کیا، اور کہا: کیا اگر میں آپ کی بات مانوں پھر بھی آپ مجھے کم دیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: کہ اغلب کو پانچ سو درھم جو تم نے کم کر دیئے تھے وہ واپس کردو اور لبید کے عطیہ میں اضافہ برقرار رکھو۔ ابن سعد

۸۹۳۶ ربعی بن خراش سے روایت ہے کہ غطفان کا ایک وفد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے ان لوگوں سے پوچھا: تم میں سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ انہوں نے کہا: امیرالمؤمنین! آپ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے:

میں نے قسم کھائی اور تیرے لیے کوئی شک کی چیز نہیں چھوڑی، اللہ تعالیٰ کے سوا آدمی کے لیے کوئی گزرگاہ نہیں، تو ایسے بھائی سے سبقت لے جانے والا نہیں، جس کی پراگندگی کو تو جمع نہیں کرتا، کونسے مہذب لوگ؟

لوگوں نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے؟ صرف سلیمان، جب بادشاہ نے اسے کہا، لوگوں میں کھڑا ہو جا اور انہیں بڑے پہاڑ سے ڈانٹو، لوگوں نے کہا: نابغہ آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے۔

میں تیرے پاس (تھوڑے کپڑوں میں گویا) ننگا ہو کر آیا، اور جو چند کپڑے تھے وہ بھی بوسیدہ ہیں، ایک ڈر کی بنا پر کہ میرے بارے کئی گمان ہو رہے ہیں میں نے دیکھا کہ امانت میں خیانت نہیں ہوئی، اسی طرح نوح خیانت نہیں کرتا تھا۔

لوگوں نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا اس کا کہنے والا کون ہے جو کہتا ہے: میں (آئندہ) کل کے لیے اناج رکھنے والا نہیں، کل کے بچاؤ کے خوف سے ہر کل کے لیے اناج ہے، ہم نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا: نابغہ تمہارا سب سے بڑا شاعر اور سب سے زیادہ شعر سے واقف ہے۔

ابن ابی الدنیا والدینوری والشیرازی فی الالقاب، ابن عساکر ورواہ وکیع فی الغرر وابن جریر وابن عساکر

۸۹۳۷ امام شعبی رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ سائب سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: بسا اوقات حضرت عبداللہ بن مسعود کے دروازے پہ قریش کے کچھ مرد بیٹھ جاتے، جب مال فیٔ (بغیر جنگ) کے مفتوح قوم سے حاصل ہونے والا مال آتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: اٹھو (اور اپنا حصہ لو) اس لیے کہ جو بچ گیا وہ شیطان کے لیے ہے، پھر جس کے پاس سے گزرتے اسے اٹھالیتے، فرماتے ہیں، آپ اسی

کام میں مشغول تھے کہ کسی نے کہا: یہ بنی الحسحاس کا غلام ہے جو شعر کہتا ہے: آپ نے اسے بلا کر کہا: تم نے کیا اشعار کہے ہیں تو اس نے کہا:
سلیمی کو چھوڑ دے اگر چہ تو کل کے لیے تیار ہو، بڑھاپا اور اسلام آدمی کو روکنے والا کافی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بس بس، تو نے سچ کہا۔ بخاری فی الادب

۸۹۳۸ ابن سیرین سے روایت ہے کہ سحیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اپنا قصیدہ انہیں سنایا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر آپ بڑھاپے سے پہلے اسلام لے آتے تو میں آپ کو انعام دیتا۔ عمر ابن شبه والا صبهانی فی الاغانی وابن جریر

۸۹۳۹ ابو حصین سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ہی کے لیے اس کی خوبی ہے جو عمیرہ کہتا ہے، چھوڑ دے اگر چہ تو کل کے لیے تیار ہو، بڑھاپا اور اسلام آدمی کو منع کرنے کے لیے کافی ہیں۔ وکیع فی الغرر

۸۹۴۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ شعراء کو غزل کہنے سے منع کرتے تھے، تو حمید بن ثور نے کہا: اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ مالک کا سفر ہر قسم کے درختوں پر چھکے، میں نے چوڑائی اور لمبائی سے زیادہ سفر کیے، صرف عشبہ اور سحوق نہ جاسکا، تو نہ فیئ ہوتا جسے ہم عشا کے بدلہ حاصل کر سکتے، اور نہ اس کا سایہ دن ڈھلے ہم چکھ سکتے، میں اگر اپنے آپ کو سفر کے تھوڑے سے حصہ سے بہلاؤں تو میرے سامنے راستہ موجود ہے۔ وکیع

۸۹۴۱ محمد بن سیرین سے روایت ہے فرمایا: لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس شعراء کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: ایک قوم کے پاس علم تھا کوئی علم اس سے زیادہ نہ تھا۔ وکیع

۸۹۴۲ ابن شہاب سے روایت ہے، حضرت عمر بن خطاب لبید بن ربیعہ کے قصیدہ کو روایت کرنے کی اجازت دیتے تھے جس میں وہ کہتے ہیں
ہمارے رب کا تقویٰ بہترین نفل ہے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے عنقریب ایسا جلد ہوگا، میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، ہدایت یافتہ نرم دل والا وہی ہے جسے بھلائی کے راستوں کی وہ رہنمائی کرائے، اور جسے چاہے گمراہ کرے۔ وکیع

۸۹۴۳ محمد بن اسحاق اپنے چچا موسیٰ بن یسار سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے، فرمایا تم میں سے، ابو اللحام ثعلبی کے اشعار کسے یاد ہیں؟ تو آپ کو کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، تھوڑی دیر بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آگئے، تو انہوں نے آپ کو ابو اللحام کے اشعار سنائے۔

اے میرے دونوں دوستو! مجھے زمانہ کی طرف واپس کردو، میں سمجھتا ہوں کہ زمانہ نے پہلے زمانوں کو ختم کردیا ہے، گویا اموات نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے اور (میری) قبر کی طرف مجھ پر چٹانیں گرادی ہیں، میں سابقہ بادشاہوں میں سے جو گزر چکے زیادہ عرصہ باقی رہنے والا نہیں، انہیں زمانہ کی مصیبت پہنچی وہ زمانہ جو قتال کرنے والوں کو شکست دے دیتا ہے، قحطان کا بیٹا بھی دور ہوگیا میں اپنے لیے سلامتی کی امید رکھتا ہوں یا اس کے لیے کوئی امیدوار پالوں گا۔

تو حضرت عمر رو پڑے اور ٹھہر کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سارے اشعار سننے کا مطالبہ کرنے لگے۔ وکیع

اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے

۸۹۴۴ حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے، اور کہنے لگے: امیر المومنین ہمارا ایک نوجوان امام ہے نماز پڑھانے کے بعد جب تک اشعار کا ایک بند نہ پڑھ لے اپنی جگہ سے نہیں اٹھتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں اس کے پاس لے چلو، کیونکہ اگر ہم نے اسے بلایا ہوتا تو وہ ہمارے بارے گمان کرتا کہ ہم نے اس کا کام روک دیا ہے چنانچہ وہ آپ کے ساتھ اٹھے اور اس نوجوان کے پاس آگئے، انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ نوجوان باہر نکلا، اس نے پوچھا: امیر المومنین! آپ یہاں کیوں آگئے؟۔ مجھے بتایا ہوتا،

حاضر خدمت ہوجاتا فرمایا: مجھے تمہارے متعلق ایک ناگوار خبر ملی ہے، اس نے کہا: امیرالمؤمنین میں آپ کی ناگواری دور کرنے کی کوشش کروں گا، میرے متعلق آپ کو کیا خبر ملی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم گنگناتے ہو؟ اس نے کہا: وہ ایک نصیحت ہے جس کے ذریعہ میں اپنے آپ کو نصیحت کرتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو! اگر اچھی بات ہوئی تو میں بھی تمہارے ساتھ کہوں گا اور قبیح ہوا تو میں تمہیں منع کردوں گا، تو اس نے کہا: میں اپنے دل کو جب بھی عتاب کرتا ہوں، تو وہ لذتوں میں میری مشقت تلاش کرنے کے لیے لوٹ آتا ہے، مجھے زمانہ اپنی سرکشی میں کھیل کود کرتے دکھائی دیتا ہے، اس نے مجھے تھکا دیا ہے، اے برائی کے دوست! یہ کیا بچپنا ہے، اس طرح کھیل کود میں عمر ختم ہوگئی، وہ جوانی جو مجھ میں ظاہر ہوئی، چلی گئی، جبکہ ابھی تک میں نے اس سے اپنی خواہش پوری نہیں کی، اس کے بعد مجھے فنا ہی کی امید ہے بڑھاپے نے مجھ پر میرا مطلب چھپا دیا ہے، میرے نفس کے لیے ہلاکت ہو میں اسے کسی خوبصورت اور ادب کے کام میں کبھی نہیں دیکھتا۔ اے میرے نفس! نہ تو رہے گا نہ خواہش، اللہ تعالیٰ سے ڈر، خوف اور اندیشہ کر، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر فرمایا: اسی طرح ہر گنگنانے والے کو گنگنانا چاہیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کہتا ہوں۔

اے نفس نہ تو رہے گا اور نہ خواہش، موت کا انتظار کر خوف اور ڈر۔ ابن السمعانی فی الدلائل

۸۹۴۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشعار سیکھا کرو، کیونکہ ان میں قابل تلاش اچھی باتیں اور قابل احتیاط بری باتیں ہوتی ہیں حکماء کے لیے حکمت اور اچھے اخلاق کی رہنمائی ہوتی ہے۔ ابن السمعانی

۸۹۴۶ حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کلام عرب میں عبدیین کے قول سے مضبوط کوئی قول (شعر) نہیں۔

دنیا نے بہت سے لوگوں کو دھوکا دیا وہ ایسے مقام میں پہنچ گئے جس میں تبدیلی ہونی چاہیے، کوئی کسی بات سے ناراض ہونے والا ہے کہ دوسرا اسے تبدیل نہیں کرسکتا۔

اور کوئی کسی بات پر راضی ہونے والا ہے کہ دوسرے کے لیے یہ کام تبدیل ہوجاتا ہے بعض دفعہ جس کام کی تمنا کوئی کرتا ہے اسے حاصل کوئی اور کرتا ہے، اور بغیر امید کوئی پریشانی میں مبتلا ہے۔ ابو الولید الباحی فی المواعظ

۸۹۴۷ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کو اپنی حمد نہ سناؤں جس میں، میں نے اپنے رب کی تعریف کی ہے؟ آپ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ حمد کو پسند کرتا ہے۔ مسند احمد، ابو نعیم

۸۹۴۸ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور آپ کی تعریف کی ہے، آپ نے فرمایا: سناؤ اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے آغاز کرو۔ ابن جریر

۸۹۴۹ انہی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اے نبی اللہ! میں نے اشعار میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور آپ کی تعریف بیان کی ہے، آپ نے فرمایا: جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے وہ سناؤ اور جس میں میری تعریف کی ہے انہیں رہنے دو، تو میں آپ کو اشعار سنانے لگا، اتنے میں ایک لمبا شخص سر جھکائے داخل ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاموش ہوجاؤ، جب وہ شخص چلا گیا، تو فرمایا: چلو سناؤ، میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! یہ جو شخص آیا تھا کون تھا؟ اور آپ نے فرمایا تھا ٹھہرو! اور جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اب سناؤ؟ فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہے اسے باطل چیز سے بالکل رغبت نہیں۔ طبرانی فی الکبیر

تشریح: جو شخص اس پریشانی میں ہو کہ نبی تو شعر سنے اور عمر کو باطل سے رغبت نہیں، تو اسے چاہیے کہ وہ نبی اور عمر کی ذمہ داریاں بھی خوب سمجھ لے۔

۸۹۵۰ اعشی مازنی سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا، اور آپ کو یہ اشعار سنائے: اے لوگوں کے مالک اور تمام عرب کے دیانتدار، مجھے ایک سختی اور مصیبت پیش آئی ہے، میں صبح سے نکلا ہوں کہ رجب میں اناج تلاش کروں، تو اس نے لڑائی کر کے اور بھاگ کر میری مخالفت کی ہے، کیا تو نے وعدہ خلافی کی ہے اور تو گناہ سے آلودہ ہوگئی اور یہ (برائیاں) بہت بری غالب چیزیں ہیں، جس پر غالب

آجائیں، تو رسول اللہ ﷺ انہیں پڑھنے لگے، اور فرمانے لگے: وہ بہت بری غالب چیزیں جس پر غالب آجائیں۔

عبداللہ بن احمد، ابن ابی خیثمہ والحسن بن سفیان والطحاوی وابن شاہین وابو نعیم

۸۹۵۱ (انس رضی اللہ عنہ) قاضی ابوالفرج المعافی ابن زکریا نے فرمایا: ہم سے ابوبکر محمد بن حسن بن درید ازدی نے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں ہم سے عون بن علی، ان سے اوس بن شمعج نے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ علاء بن یزید حضرمی نے نبی ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہی، تو میں نے ان کے لیے اجازت چاہی، آپ نے اجازت دے دی، جب وہ اندر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے (گھر کی) جگہ صاف کرائی، پھر انہیں بٹھایا، اور دونوں نے کافی دیر باتیں کیں۔

پھر آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم قرآن اچھا پڑھ سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر انہوں نے آپ کو سورہ عبس سنائی یہاں تک کہ سورہ ختم ہوگئی، اور اس میں ان الفاظ کا اپنی طرف سے اضافہ کیا، وہی ذات ہے جس نے حاملہ کے پیٹ سے ایک دوڑتا ہوا ذی روح نکالا، جو انتڑیوں اور کے درمیان سے نکلتا ہے تو نبی علیہ السلام نے ایک دم اونچی آواز سے کہا: علاء رک جاؤ، سورۃ ختم ہو چکی ہے، پھر فرمایا: علاء کیا تم شعر کی روایت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ کو کچھ اشعار سنائے: کتنے ہی بغض رکھنے والے قبیلے ہیں جن کے دل کو گرفتار کر لیتا ہے، تیرا معمولی سلام، کبھی حرامزادہ بھی بلند مقام پالیتا ہے، اگر وہ شرارت وفساد کی کوشش کریں تو کرم نوازی سے معاف کردے، اگر وہ تجھ سے کوئی بات چھپائیں تو اس کے بارے میں مت پوچھ، کیونکہ اسے سن کر تجھے اذیت ہوتی، کیونکہ جو بات انہوں تمہارے بعد کہی تو وہ گویا کہی ہی نہیں گئی۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے علاء بڑے اچھے اشعار کہے ہیں تم ان میں دوسروں سے زیادہ ماہر ہو، اشعار میں سے کچھ پر حکمت بھی ہیں، اور بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں، تو ان کے کلام کی مثال گزر چکی ہے۔ ابن النجار

۸۹۵۲ حضرت (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کو اشعار سناتے اور رسول اللہ ﷺ سن رہے ہوتے تھے۔ وفی المنتخب، طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۳ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مسجد میں سو بار سے زیادہ دفعہ بیٹھا آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھتے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے ہوتے اور کبھی کبھار جاہلیت کے موضوع پر گفتگو کرتے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ مسکرا رہے ہوتے تھے۔ ابن جریر طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۴ حضرت سائب بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو خیبر جاتے ہوئے عامر بن اکوع کو فرماتے سنا، ہمیں اپنی گنگناہٹ سے کچھ سناؤ، تو وہ اونٹ سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کو رجزیہ اشعار سنانے لگے۔ طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۵ ابوالھیثم بن التیہان عن ابیہ۔

۸۹۵۶ وائل بن طفیل بن عمر والدوسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اباطل سے واپسی پر مسجد میں تشریف فرما ہوئے، اتنے میں خفاف بن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ ثقفی آگئے اور رسول اللہ ﷺ کو اشعار سنانے لگے:

کتنی اونٹنیاں تاریکی میں ہلاک ہوگئیں جو صحرا کے بے آب وگیاہ (خشک) دور کے جنگل میں تھیں، اس کے چٹیل میدان میں اکیلی بھڑ کاہٹ نہیں، ایسی نباتات ہے جو زیرہ اور خوشبوؤں سے ملی جلی ہے، میرے پاس خواب میں جنوں میں سے ایک مددگار آیا، مقام وجرہ میں میری جو بیٹ زمین پر پڑی ہے وہاں کی بات ہے، راتوں رات آپ کی طرف بلاتا ہے پھر وہ خوفزدہ ہو کر کہنے لگا: میں نہیں آؤں گا تو میں ناجیہ نامی اونٹنی پر سوار ہو گیا جسے کوچ نے تکلیف دی، ایک انگارہ ہے جو بلند جگہوں پر بلند ہوتا ہے یہاں تک کہ میں کوشش کرتے کرتے مدینہ پہنچ گیا، تاکہ میں آپ کو دیکھ لوں اور مصائب دور ہو جائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پسند فرمایا اور ارشاد فرمایا: بعض باتیں جادو کی طرح ہیں اور کچھ اشعار حکمت کی طرح ہیں۔ ابن عساکر

۸۹۵۷ حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا، پھر فرمایا: تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے کوئی اشعار یاد ہیں، اور ایک روایت میں ہے، کہ کیا تم امیہ کے کچھ اشعار نقل کر سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر میں نے

آپ کو اس کے اشعار سنائے، فرمایا: سو اشعار سنا دیے، آپ نے فرمایا: قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا، اور ایک روایت میں ہے قریب ہے کہ وہ اپنے اشعار میں مسلمان ہو جاتا۔ابو یعلی و ابن جریر، ابن عساکر

۸۹۵۸..... حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلا، ایک دن میں چل رہا تھا کہ میرے پیچھے ایک اونٹنی آ کھڑی ہوئی، میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ہیں آپ نے فرمایا: شرید؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سوار نہ کرلوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یا رسول اللہ) مجھے کوئی تکان اور عاجزی نہیں تھی لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے کی برکت حاصل کرنا چاہتا تھا، آپ نے اونٹنی بٹھائی اور مجھے سوار کرلیا، (راستہ میں) آپ نے فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے اشعار یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: سناؤ، تو میں نے ایک سو اشعار سنائے، آپ نے فرمایا: امیہ بن ابی الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے، امیہ بن ابی الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ابن ابی صاعہ وقال غریب، ابن عساک

۸۹۵۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ یہ شعر دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے توشہ دے کر روانہ نہیں کیا۔ابن جریر، ابن عساکر

۸۹۶۰ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اس وقت وہ وہاں کے گورنر تھے، میں جب ان کے پاس گیا تو میں نے کہا: میں تمہیں قریبی رشتہ داری یاد دلاتا ہوں، رشتہ داری سے کوئی نزدیکی نہیں ہوتی جب تک کہ قریب نہ کی جائے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جانتے ہو یہ کس نے کہا ہے؟ میں نے کہا: ابو احمد بن جحش، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے انہیں کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: مجھے پتہ نہیں، فرمایا: نبی ﷺ نے فرمایا تھا، تو نے سچ کیا۔
ابن عساکر

۸۹۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، شعر عرب کا دیوان ہے اور یہ عربوں کا پہلا علم ہے سو تم لوگ جاہلیت کے اشعار میں سے اہل حجاز کے شعر اختیار کرو۔ابن جریر

۸۹۶۲ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مشرکین نے جب ہماری ہجو کی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں ایسا ہی کہو جیسا وہ تمہیں کہتے ہیں، تو ہم اپنی لونڈیوں کو مدینہ میں اشعار کی تعلیم دینے لگے۔ابن جریر، ابن عساکر

۸۹۶۳ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! شعر کے بارے آپ کی رائے کیا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: مؤمن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے گویا انہیں تیروں سے زخمی کرتے ہو۔ابن جریر

۸۹۶۴ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب شعر کے بارے میں جو حکم نازل کرنا تھا نازل کیا، تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے جو حکم نازل فرمایا ہے اسے آپ جانتے ہیں تو آپ کی اس کے بارے کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: مؤمن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے گویا تم انہیں تیروں سے زخمی کرتے ہو، اور ایک روایت میں ہے گویا تم انہیں ان شعروں کے ذریعہ نیزوں سے زخمی کرتے ہو۔ابن عساکر

۸۹۶۵ ابو حاتم سجستانی سہل بن محمد، ابو عبیدہ معمر بن المثنی، رؤبۃ بن عجاج ان کے سلسلۂ سند میں روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابوہریرہ! آپ اس شعر کے بارے کیا کہتے ہیں۔

دو خیالوں نے چکر لگایا اور ایک بیماری کو بھڑکایا، ایک خیال جس کی تو نیت رکھتا ہے اور ایک خیال جسے تو چھپاتا ہے، وہ کھڑے ہو کر تجھے خوف کی وجہ سے دکھانے لگی کہ خنداۃ میں پنڈلی اور ایسا ٹخنا ہو جا جو قریب قریب ہوں۔تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان جیسے یا انہی الفاظ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدی کی جاتی تھی اور آپ اسے برا نہ سمجھتے تھے۔ابن عساکر

۸۹۶۶ عجاج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ قصیدہ سنایا جس میں پنڈلی اور ٹخنے کا ذکر ہے تو فرمایا: نبی ﷺ اس قسم

کے اشعار پسند فرماتے تھے۔ابو یعلی، ابن عساکر

۸۹۶۷ ابوزید عمر بن شبہ، ابوجری وابوحرب، دوسرا شخص قبیلہ حمیر سے ہے جو حجاج بن باب الحمیر ی کی اولاد سے ہے، انہیں شرف حاصل ہے، یونس بن حبیب، رؤبہ بن عجاج، اپنے والد سے وہ ابوشعثاء سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک حدی خواں حدی کہہ رہا تھا۔

دو خیال چکر لگانے لگے اور ایک بیماری بھڑکا دی ایک خیال کی تو نیت رکھتا ہے اور ایک خیال کو تو چھپاتا ہے، وہ ڈر کے مارے کہ تو خنداۃ میں پنڈلی اور قریب قریب ٹخنا ہو جائے کھڑے ہو کر تجھے دکھانے لگی۔

آپ ﷺ اس پر نکیر نہ فرماتے، ابوزید کا کہنا ہے کہ یہ غلطی ہے کیونکہ یہ شعر عجاج کے ہیں اور عجاج نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد کافی عرصہ بعد یہ شعر کہا ہے درست وہی ہے جو پہلی روایت میں ہے صرف ابوعبیدہ نے یہ کہا ہے: کہ عجاج بن حرہ نے جاہلیت میں یہ اشعار کہے ہیں۔

ابن عدی، ابن عساکر

بعض اشعار میں حکمت ہے

۸۹۶۸ احمد بن بکر الاسدی سے روایت ہے کہ ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کو جب ان کی فصاحت معلوم ہوتو فرمایا: وارے اسدی کیا تو نے قرآن پڑھا ہے باوجودیکہ میں نے دیکھا تم بڑے فصیح ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں لیکن میں نے شعر کہے ہیں آپ مجھ سے وہ سن لیں، آپ نے فرمایا: کہو! تو انہوں نے کہا

تیرا ادنیٰ سلام بہت سے کینہ ور قبیلوں کے دل قید کر لیتا ہے کیونکہ کبھی کبھی حرام زادے بلند مقام پہنچ جاتے ہیں، اگر وہ برائی کا اظہار کریں تو تو بھی اسی جیسی برائی کا اعلان کر، اور اگر وہ تجھ سے کوئی بات چھپائیں تو اس کے بارے سوال نہ کر، وہ بات جسے سن کر تجھے تکلیف ہو، گویا وہ ایسی بات جو انہوں نے تیرے بعد کہی، کہی ہی نہیں ہے

تو نبی ﷺ نے فرمایا: بعض اشعار پر حکمت اور بعض باتیں جادو کا سا اثر رکھتی ہیں، پھر آپ نے انہیں پڑھا، کہو اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، تو انہوں نے اس میں اضافہ کیا، جو گھات پر کھڑا ہے اس سے کوئی نہیں بچ سکتا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: رہنے دو، یہ سورۃ پوری اور مکمل ہے۔

مر برقم: ۸۹۵۱

جبرائیل علیہ السلام کی تائید

۸۹۶۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احزاب کا دن تھا اور اللہ تعالیٰ نے کفار کو ان کے غصہ میں واپس کر دیا انہیں کچھ مال ومتاع نہ مل سکا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ تو حضرت کعب نے کہا: میں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: کیا تم اچھی طرح شعر کہہ سکتے ہو؟ تو حضرت حسان بن ثابت بولے میں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تو تم ہی ان کی ہجو کرو روح القدس تمہاری اعانت کرے گا۔ابن جریر

۸۹۷۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: عربوں نے اس قصیدہ سے سچا قصیدہ نہیں کہا:

جو چیز اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہے باطل ہے۔ابن جریر

۸۹۷۱ مقدام بن شریح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ کوئی شعر دہراتے تھے؟ آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے تیار نہیں کیا۔

ابن عساکر، ابن جریر، مر برقم ۸۹۵۹

۸۹۷۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ شعر دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے توشہ نہیں دیا۔

ابن جریر

۸۹۷۳ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن انیس اپنی والدہ سے جو حضرت کعب بن مالک ﷺ کی بیٹی ہیں نقل کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں وہ شعر کہہ رہے تھے، جب آپ کو دیکھا تو چپ سے ہوگئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ حضرت کعب نے کہا: میں شعر پڑھ رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو، یہاں تک کہ وہ اس شعر کو پڑھتے ہوئے جارہے تھے

ہم ہر مشکل اور بھنور میں اپنی اصل کی طرف سے قتال کرتے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو کہ ہم اپنی اصل کی طرف سے لڑتے ہیں بلکہ ہم اپنے دین کی طرف سے لڑتے ہیں۔

ابن جریر، عبدالرزاق

۸۹۷۴ معمر زھری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک راجز (بہادری کی شاعری کرنے والا) نبی ﷺ کے سامنے شعر کہہ رہا تھا، جب وہ شہید ہوگئے تو ان کا بیٹا سواری سے اترا اور کہا: یا رسول اللہ میں آپ کے لیے اشعار کہوں گا (کیا اجازت ہے؟) آپ نے فرمایا: ہاں، حضرت عمر نے کہا، سوچ لو کیا کہتے ہو، تو اس نے کہا: میں کہتا ہوں، (اللہ کی قسم!) اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان نہ ہوتی ہم ہدایت نہ پاتے، حضرت عمر نے کہا: تم نے سچ کہا، (نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے) حضرت عمر نے کہا: تو نے سچ کہا، (سو ہم) پر سکینہ نازل فرما، اور جب ہم دشمن سے ملیں تو ہمارے قدم جمائے رکھ، مشرکوں نے ہم پر ظلم کیا، جب وہ کہتے ہیں کفر کرو تو ہم انکار کردیتے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: کون ایسا کہتا ہے؟ کہا: یا رسول اللہ یہ بات میرے والد نے کہی ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کررہے ہیں کہ مبادا انہوں نے اپنے آپ کو قتل کیا ہو، آپ نے فرمایا: ہرگز ایسی بات نہیں، وہ جہاد کرتے ہوئے فوت ہوئے ان کے لیے دہرا اجر ہے، زھری فرماتے ہیں: انہوں نے ایک مشرک پر وار کیا تو ان کی تلوار ان پر آ گی یوں وہ شہید ہوگئے۔

شعر کے ذیل میں

۸۹۷۵ (عمر رضی اللہ عنہ) سماک سے روایت ہے کہ نجاشی یعنی قیس بن عمرو حارثی نے بنی عجلان کی ہجو کی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی، حضرت عمر نے فرمایا: اس نے تمہارے بارے میں جو کچھ کہا وہ سناؤ!

اللہ تعالیٰ جب کمینے اور گھٹیا لوگوں سے دشمنی کرے گا تو وہ بنی عجلان سے دشمنی کرے گا جو ابن مقبل کا گروہ۔

حضرت عمر نے فرمایا: اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر ظالم ہے تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی، انہوں نے کہا: اس نے یہ بھی کہا ہے:

اس کا قبیلہ کسی ذمہ داری میں بدعہدی نہیں کرتا، اور لوگوں پر رائی برابر بھی ظلم نہیں کرتے، تو حضرت عمر نے فرمایا: کاش! خطاب کی اولاد ایسے کہتی، انہوں نے کہا: اس نے کہا ہے: وہ شام کے وقت ہی گھاٹ پر آتے ہیں جب پانی پینے والے ہر گھاٹ سے واپس ہونے لگتے ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ اس واسطہ کے بھیڑ کم ہو، انہوں نے کہا: اس نے کہا ہے:

نقصان دہ کتے ان کے گوشت سے نفرت کرتے ہیں، اور کعب، عوف نہشل کا گوشت کھاتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قوم نے اپنے مردوں کو بچالیا انہیں ضائع نہیں کیا۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۹۷۶..... محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ اصحاب محمد ﷺ میں شعراء عبداللہ بن رواحہ، حسان بن ثابت اور کعب بن مالک تھے۔ ابن عساکر

۸۹۷۷ محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ مشرکین کے تین گروہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی، عمرو بن العاص، عبداللہ بن الزبعری، ابو سفیان بن عبدالمطلب، تو مہاجرین نے کہا: یا رسول اللہ! آپ حضرت علی کو حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ ہماری طرف سے اس قوم کی ہجو کریں؟ تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی یہاں نہیں ہیں، جب اس قوم نے اللہ تعالیٰ کے نبی کی مدد اپنے ہاتھوں اور اپنے ہتھیاروں سے کی ہے تو اپنی زبانوں سے اس کی مدد کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

تو انصار نے کہا: حضور ﷺ ہماری مراد لے رہے ہیں، تو وہ لوگ حسان بن ثابت کے پاس آئے اور ان سے یہ بات ذکر کی وہ چلتے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے، اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے میری ایک بات کے بدلہ صنعاء سے بصری تک کا علاقہ ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہی اس کے اہل ہو، تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے قریش کے نسب کا علم نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے ان کا نسب بتاؤ! اور ان کے عیوب اچھی طرح اسے بتاؤ، تو حسان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ، اور کعب بن مالک نے ان کی ہجو کی۔

ابن سیرین فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر سوار جا رہے تھے اور اسے اپنی مہار کا پھندا لگا تو اس نے اپنا سر کجاوہ کے اگلے حصہ کے پاس رکھ دیا، تو آپ نے فرمایا: کعب کہاں ہے؟ حضرت کعب نے کہا: میں یہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اسے پکڑو! اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: شعر سناؤ تو انہوں نے کہا:

ہم نے تہامہ اور خیبر سے ہر شک دور کردیا، پھر ہم نے تلواریں جمع کیں، ہم ان کا امتحان لیتے ہیں اگر وہ بول سکتی تو کہتی: اس کا کاٹ دوس یا ثقیف ہیں، انہوں نے پورا قصیدہ پڑھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے یہ ان کے لیے نیزہ پھینکنے سے زیادہ سخت ہے، ابن سیرین نے کہا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ قبیلہ دوس حضرت کعب کے اس قصیدہ کی وجہ سے مسلمان ہوگیا۔ ابن جریر

غیبت

۸۹۷۸ حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، وہاں ایک مردار کی بدبو اٹھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مؤمنوں کی غیبت کرتے ہیں۔ ابن النجار

تشریح:..... یہاں ایک حسی چیز کے ذریعہ سے غیر معروف چیز کو سمجھایا۔

قابل رخصت غیبت

۸۹۷۹ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاجر کے (حق میں غیبت) حرام نہیں۔ ابن ابی الدنیا، مر برقم ۸۰۷۵

تشریح:..... جو اللہ تعالیٰ کی حرمت کی حفاظت نہ کرے تو اس کی حرمت کیسے برقرار ہے!؟

۸۹۸۰ ابوعبدالرحمن احمد بن مصعب المروزی، جارود ابن زید، بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو؟ اس کی برائی بیان کرو تا کہ لوگ اسے پہچان لیں، ابوعبدالرحمن کہتے ہیں: میں نے جارود سے کہا: آپ کے علاوہ یہ حدیث کسی نے روایت نہیں کی، تو انہوں نے کہا: تمہیں حسن بصری کا قول معلوم ہے؟ میں نے کہا: ان کا قول کیا ہے؟ کہا: ہم سے روح بن مسافر نے یونس سے حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ ان کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ ہوا تو آپ نے اس کی غیبت کی، لوگوں نے کہا: ابو سعید! ہمیں لگتا ہے کہ آپ نے اس شخص کی غیبت کی ہے؟ آپ نے فرمایا: بدو اگر میں نے کسی صاحب حیثیت کی غیبت کی ہوتی تو غیبت ہوتی، جو شخص گناہوں کا اظہار کرے اور انہیں چھپائے نہیں تو تمہارا اس کا ذکر (بد) کرنا نیکی ہے جو لکھی جاتی ہے اور جو گناہ کر کے لوگوں سے چھپائے تو اس کا ذکر (بد) تمہارے لیے غیبت ہے۔ بیھقی فی الشعب

۸۹۸۱ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا، تو ایک شخص نے کہا: کیا تم اس کی غیبت

کرر ہے ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حیا کی چادر اتار دے اس کی غیبت (کا گناہ) نہیں۔ ابن النجار مر برقم: ۸۰۷۲

۸۹۸۲ حسن بصری سے روایت ہے تین آدمیوں کی غیبت حرام نہیں، وہ فاسق جو اپنے فسق کا اظہار کرے، ظالم بادشاہ (یا حکمران، گورنر) وہ بدعتی جو بدعت کا اعلان واظہار کرے۔ بیھقی فی الشعب، مر برقم، ۸۰۶۸

۸۹۸۳ حسن بصری سے روایت ہے کہ بدعتی کی غیبت (کا گناہ) نہیں۔ بیھقی فی الشعب

بری بات

۸۹۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بری بات کہنے اور سننے والا دونوں گناہ میں برابر (کے شریک) ہیں۔
بخاری فی الادب، ابویعلٰی

کلمات کفر

۸۹۸۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق ایک شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا، یہاں تک کہ جب اس کی رونق دیکھی جائے گی، اور وہ اسلام کا مددگار رہوگا جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے چھوڑ دے گا اور اس سے جدا ہو جائے گا، اور اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دے گا، اپنے پڑوسی کے خلاف تلوار لے کر بغاوت کرے گا، اسے شرک کی تہمت لگائے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں سے شرک کا حقدار کون ہو گا تہمت زدہ یا تہمت لگانے والا؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تہمت لگانے والا۔ ابونعیم

۸۹۸۶ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے نکلا، آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس جزیرہ کو، اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے اس مدینہ والوں کو شرک سے بری کیا ہے، لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ ستارے انہیں گمراہ کر دیں گے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ستارے انہیں کیسے گمراہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر بارش کرے گا، وہ کہیں ہمیں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ملی۔ ابن جریر

جھوٹ

۸۹۸۷ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: تم لوگ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کو جدا کرنے والا ہے۔ سفیان بن عیینہ مر برقم: ۸۲۰۶ / ۸۲۲۲

۸۹۸۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مؤمن کے لیے اتنا جھوٹ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔
مسلم، بیھقی فی الشعب

۸۹۸۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑے۔
مصنف ابن ابی شیبہ

۸۹۹۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور باوجود غالب ہونے کے جھگڑا ترک کر دے۔ الشیرازی

۸۹۹۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ جہنم کا راستہ بتاتا ہے۔ ابن عساکر

۸۹۹۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جھوٹی بات کہنے والا اور وہ جو اس کی رسی کو کھینچتا ہے دونوں گناہ میں برابر ہیں۔
ابن ابی الدنیا فی الصمت

مومن جھوٹ نہیں بولتا

۸۹۹۳..... (مسند عبداللہ بن جراد بن المنفق العقیلی رضی اللہ عنہ) ابن عساکر نے کہا: کہا جاتا ہے کہ انہیں صحبت حاصل ہے، ابن ابی الدنیا، اسمٰعیل بن خالد بن سلیمان المروزی، یعلی بن اشدق، عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! کیا مؤمن جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ خطیب فی المتفق

۸۹۹۴..... ابن جریر، عمر بن اسمٰعیل ھمدانی، یعلی بن اشدق عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! کیا ایماندار جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسا کبھی ہوسکتا ہے، عرض کیا: کیا مؤمن زنا کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں اگر چہ ابوالدرداء ناپسند سمجھے، عرض کیا: کیا مؤمن جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جھوٹ وہی گھڑتا ہے جو ایمان نہیں رکھتا، بندہ کوئی لغزش کرتا ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے (اللہ تعالیٰ کے حضور) توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

۸۹۹۵..... ابن عساکر، ابوالقاسم ابن سمرقندی، ابوالحسن بن سعد، عیسیٰ بن علی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن ھانی، سعید بن عبدالحمید بن جعفر انصاری، ابوزیاد یزید بن عبداللہ من بنی عامر بن صعصعہ سے روایت کرتے سنا، انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: اللہ کے نبی! کیا مؤمن زنا کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کبھی ایسا ہوسکتا ہے، عرض کیا: کیا جھوٹ بول سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، جونہی آپ نے یہ بات فرمائی اس کے بعد فرمایا جھوٹ وہی گھڑتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

۸۹۹۶ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تم لوگ جھوٹی باتیں نقل کرنے والوں سے بچنا، جھوٹ سنجیدگی اور مزاح میں بہتر نہیں، آدمی اپنے بچہ سے کوئی ایسا وعدہ نہ کرے جسے پورا نہ کرتا ہو، خبردار جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

سچ نیکی کی راہ دکھاتا اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے سچے کو کہا جاتا ہے اس نے سچ کہا اور نیکی کی، اور جھوٹے کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا، خبردار بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے اور بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ ابن جریر

۸۹۹۷ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: آگ خشک درخت میں اتنا فساد نہیں کرتی جتنا جھوٹ تم میں سے کسی کی مروت وبہادری کا نقصان کرتا ہے، سوتم جھوٹ سے بچو اور سنجیدگی اور مزاح میں اسے چھوڑ دو۔ الدینوری

۸۹۹۸ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ (لوگ یعنی صحابہ) ہنسی مذاق اور سنجیدگی میں جھوٹ کی اجازت نہیں دیتے تھے۔
ابن جریر

جھوٹ کی رخصت کے مقامات

۸۹۹۹..... (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: مجھے اس بات سے خوشی نہیں مجھے جو توریہ کی باتیں معلوم ہوں ان کے بدلہ مجھے میرے اہل وعیال کی طرح مل جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۰۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: توریہ میں وہ باتیں ہوتی ہیں جو آدمی کو جھوٹ سے لاپروا کردیتی ہیں۔
مصنف ابن ابی شیبہ وھناد وابن جریر، بیھقی

۹۰۰۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر کے ساتھ ان کی اونٹنی پر سوار ہوئے، فرمایا: ابوبکر لوگوں کو اس کے بارے میں بتاؤ، اس لیے کسی نبی کے مناسب نہیں کہ وہ جھوٹ بولے، تو راستہ میں لوگ آپ سے پوچھنے لگے: آپ کون ہیں؟ فرمایا: کسی چیز کا طالب ہوں اسے طلب کرتا ہوں، پوچھا آپ کے پیچھے کون ہے؟ کہا: ایک رہنما ہے جو مجھے راستہ بتاتا ہے۔
الحسن بن سفیان والدیلمی

۹۰۰۲..... حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ تین چیزوں کے علاوہ جھوٹ کی اجازت دیتے ہوں، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے، میں اسے جھوٹ شمار نہیں کرتا، وہ شخص جو لوگوں کے درمیان اصلاح کرے، وہ جھوٹی بات صرف اصلاح کی غرض سے کرتا ہے، وہ شخص جو جنگ میں جھوٹی بات کرتا ہے، اور خاوند اپنی عورت سے اور عورت اپنے خاوند سے کوئی جھوٹی بات کرے۔ ابن جریر

کذب کے ذیل میں

۹۰۰۳..... ابراہیم نخعی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معذرت کرنے سے بچا کرو کیونکہ اس میں اکثر باتیں جھوٹ ہوتی ہیں۔
ھناد، مصنف ابن ابی شیبہ

۹۰۰۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں اپنے بھائی عبدالرحمٰن کے سر سے جوئیں نکال رہی تھی، اور میں ایسے ہی اپنے ناخن پھیر رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! ٹھہرو! کیا تمہیں پتہ نہیں یہ انگلیوں کا جھوٹ ہے۔
الدیلمی وفیہ مسلمہ بن علی متروک، مر برقم: ۸۲۲۷

لعن طعن

۹۰۰۵..... ابوعثمان سے روایت ہے فرمایا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر بیٹھے جا رہے تھے کسی نے لعنت کی، آپ نے فرمایا: یہ لعنت کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص ہے، آپ نے فرمایا: تو اور تیرا اونٹ ہم سے پیچھے ہو جائیں، ہمارے ساتھ لعنت کردہ سواری نہیں چل سکتی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۰۰۶..... قتادہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مبغوض ہے جو زیادہ لعن طعن کرنے والا ہو۔ ابن المبارک

۹۰۰۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والوں پر لعنت کی گئی۔ بخاری فی الادب

۹۰۰۸..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی پر لعنت نہ کرو، کیونکہ لعنت کرنے والے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ قیامت کے روز صدیق ہو۔ ابن عساکر

۹۰۰۹..... حضرت جرموز ہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کریں؟ فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم زیادہ لعنت کرنے والا نہ ہونا۔ مسند احمد، بخاری فی التاریخہ والبغوی والباوردی وابن السکن وابن مندہ وابن قانع، طبرانی فی الکبیر وابونعیم

مدح سرائی

۹۰۱۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا (سامنے) تعریف کرنا (جس کی تعریف کی جائے اسے) ذبح کرنا ہے۔
مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی الصمت

۹۰۱۱ ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور آکر سلام کیا، اس کے سامنے لوگوں میں سے کسی نے اس کی تعریف کی، تو حضرت عمر نے فرمایا: تم نے اس کی (کمر) توڑ دی اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے تم اس کے سامنے اس کے دین کی تعریف کرتے ہو؟ مصنف ابن ابی شیبه، بخاری فی الادب

۹۰۱۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا: اے ہم میں بہترین اور ہمارے بہترین بیٹے! ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے! آپ نے فرمایا: ایسے کہو جیسے میں تمہیں کہہ کر پکارتا ہوں، شیطان تمہیں بہکانے نہ پائے، مجھے اسی مرتبہ میں رکھا کرو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ابن النجار

۹۰۱۳ (جابر بن طارق رضی اللہ عنہ) حکیم بن جابر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی تعریف کی، یہاں تک کہ اس کی باچھیں تر ہوگئیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: کم گوئی کو اختیار کرو، شیطان تم پر مسلط نہ ہو، کیونکہ گفتگو کو ٹکڑے ٹکڑے میں کرنا شیطانی طریقہ ہے۔

الشیرازی فی الالقاب وفیه بکر بن خنیس متروک

تشریح: ...... یعنی تکلف سے گفتگو کرنا، جس میں تکبر کی آمیزش ہو۔

۹۰۱۴ محجن ابن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا (اسی حالت میں) ہم مسجد آئے، آپ نے (وہاں) ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا، فرمایا: یہ شخص کون ہے؟ میں نے کہا: یہ فلاں شخص ہے جو یہ کام کرتا ہے، اور میں نے اس کی تعریف کی، آپ نے فرمایا: اسے نہ سناؤ، ورنہ تم اسے ہلاک کردو گے۔ ابن جریر، طبرانی فی الکبیر

۹۰۱۵ حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے اک شخص کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا، اور مدح میں انتہائی مبالغہ کررہا تھا، تو آپ نے فرمایا تم نے اسے ہلاک کردیا یا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔ ابن جریر

۹۰۱۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص نے پکارا، آپ نے جب اسے جواب دیا تو وہ بولا کیا آپ کو معلوم نہیں میری تعریف زینت اور میری مذمت بری ہے۔ ابن عساکر

مباح تعریف

۹۰۱۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں کسی ایسے شخص کو ملامت نہیں کرتا جو دو خصلتوں کے وقت اپنی نسبت کرے، اپنے گھوڑے کو دوڑاتے وقت اور قتال کے وقت، اور یہ اس وجہ سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا گھوڑا دوڑایا تو وہ (سب سے) آگے نکل گیا، آپ نے فرمایا: یہ تو سمندر ہے، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تلوار چلا رہے تھے، فرمایا: اس (وار) کو برداشت کر میں عاتکہ کا بیٹا ہوں آپ نے اپنی ان دادیوں کی طرف نسبت کی جو بنی سلیم سے تعلق رکھتی تھیں۔ ابن عساکر

مزاح

۹۰۱۸ لیث بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ مزاح کو مزاح کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا: اس لیے کہ یہ حق سے دور ہوتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

اچھا مزاح

۹۰۱۹ صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں میں تکلیف ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کھجوریں لے کر آئے، تو میں بھی نبی ﷺ کے

ساتھ بیٹھ کر کھانے لگا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا آپ صہیب کو نہیں دیکھتے وہ کھجوریں کھا رہا ہے جبکہ اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں؟ تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں اپنے حصہ کی صحیح آنکھ سے کھا رہا ہوں۔ الزبیر بن بکار، ابن عساکر

۹۰۲۰۔۔۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ قباء میں تشریف رکھتے تھے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ کے سامنے کھجوریں پڑی ہوئیں تھیں، اور مجھے راستہ میں آنکھ کی تکلیف ہوگئی تھی، مجھے سخت بھوک لگی، میں بھی کھجوریں کھانے لگا، حضرت عمر نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ صہیب کو نہیں دیکھتے اس کی آنکھ دکھ رہی ہے اور وہ کھجوریں کھا رہا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں آنکھوں کی تکلیف ہے اور تم کھجوریں کھا رہے ہو؟ تو صہیب ؓ نے کہا: یارسول اللہ! میں اپنی صحیح آنکھ کی جانب سے کھا رہا ہوں تو حضور ﷺ ہنس پڑے۔ ابن عساکر

۹۰۲۱۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے کھجوریں پڑی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، کھاؤ! میں ایک کھجور لے کر کھانے لگا، (میری آنکھوں کی طرف دیکھ کر) آپ نے فرمایا: تم کھجوریں کھا رہے ہو جبکہ تمہیں آنکھوں کی تکلیف ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں دوسری جانب سے چبا رہا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔ الرویانی، ابن عساکر

مزاح کے ذیل میں

۹۰۲۲۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں حضرت ابوبکر الصدیق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تجارت کی غرض سے نکلے آپ کے ساتھ سویبط اور نعمان بھی تھے، نعمان نے (سویبط سے) کہا: سویبط مجھے بھوک لگی ہے کھانا کھلاؤ! تو انہوں نے کہا: حضرت ابوبکر کے اترنے تک انتظار کرو، تو انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کیا، پھر جب انہوں نے پڑاؤ کیا تو نعمان (قریبی) کچھ بدوؤں کے پاس گئے، ان سے کہا: میں تمہارے ہاتھ اپنا غلام بیچنا چاہتا ہوں، اگر وہ تمہیں یہ بتائے کہ میں آزاد ہوں تو تم تصدیق نہ کرنا، چنانچہ انہیں چند اونٹنیوں کے عوض بیچ کر چلتے بنے، وہ لوگ سویبط کے پاس آئے، اور کہنے لگے ہم نے تمہیں خرید لیا ہے، انہوں نے کہا: میں تو آزاد ہوں، وہ ان کی بات پر متوجہ ہوئے، وہ انہیں لے گئے اور نعمان کو اونٹنیاں دے دیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو فرمایا: سویبط کہاں ہے؟ کہا میں نے تو اللہ کی قسم اسے بیچ دیا ہے، کہا: کیا تم درست کہہ رہے ہو؟ کہا: جی ہاں، اور یہ ان کی قیمت ہے جو اونٹنیوں (کی شکل میں) ہیں، فرمایا: میرے ساتھ آؤ، چنانچہ وہ حضرت ابوبکر کے ساتھ ان کے پاس گئے، حضرت ابو بکر (برابر گفتگو کرتے رہے) یہاں تک انہیں چھڑا لیا، اور وہ اونٹنیاں واپس کر دیں، پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اس واقعہ سے ہنس پڑے۔ الرویانی وابن مندہ، ابن عساکر

جھگڑا

۹۰۲۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بندہ جب تک باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا اور مزاح میں بھی جھوٹ نہ چھوڑے تو وہ ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا۔ ابن زمنین

۹۰۲۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بندہ باوجود حق پر ہونے کے لڑائی اور مزاح میں جھوٹ چھوڑے تو وہ ایمان کی حقیقت پالے گا، اور اگر وہ چاہے تو غالب آجائے۔ خشیش بن اصرم

۹۰۲۵۔۔۔۔ (انس رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن یزید بن آدم سلمی دمشقی، فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت ابوالدرداء، ابوامامہ باہلی، انس بن مالک نے روایت کیا۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ہم دین کے بارے بحث کر رہے تھے، نبی ﷺ سخت غضبناک ہوئے، کہ ایسے غصہ کبھی نہ ہوئے تھے، پھر فرمایا: ٹھہرو ٹھہرو! اے امت محمد (ﷺ) اپنے اوپر جہنم کی آگ نہ بھڑکاؤ، پھر فرمایا: کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا تمہیں

اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تم سے پہلے لوگ اسی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

پھر فرمایا: جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ اس میں بھلائی بہت کم ہے، اس کا فائدہ بہت تھوڑا ہے، یہ بھائیوں میں عداوت پیدا کرتا ہے، جھگڑے کے فتنہ سے انسان محفوظ نہیں رہ سکتا، اس کی حکمت سمجھ نہیں آتی، (بحث مباحث میں) جھگڑے کو ترک کر دو کیونکہ اس سے شک پیدا ہوتا ہے اور عمل باطل ہو جاتا ہے، جھگڑے کو چھوڑ دو، تمہارے لیے اتنا گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہو، جھگڑے کو ترک کر دو، کیونکہ ایماندار جھگڑتا نہیں، جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ جھگڑنے کا خسارہ پورا ہو گیا، جھگڑا چھوڑ دو، کیونکہ میں تین گھروں کا جنت میں ذمہ دار ہوں، سب سے نچلے، درمیان اور اوپر والے حصہ میں، اس شخص کے لیے جو باوجود سچے ہونے کے جھگڑا چھوڑ دے۔

جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ میں قیامت کے روز جھگڑالو کی شفاعت نہیں کروں گا، جھگڑا چھوڑ دو، کیونکہ مجھے میرے رب نے بتوں کی عبادت اور شراب نوشی کے بعد سب سے پہلے جھگڑے سے روکا، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ شیطان اس بات سے تو ناامید ہو چکا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، البتہ وہ تمہیں بھڑکانے پر راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑنا ہے، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ بنی اسرائیل میں اکہتر فرقے اور جماعتیں بنیں، سب کے سب گمراہ ہیں مگر صرف سواد اعظم ہدایت پر ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ سواد اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑتا نہیں اور جو اس راستہ کو اختیار کرلے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اہل توحید میں سے کسی کی، کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرے۔

پھر فرمایا اسلام کی ابتداء انوکھی ہوئی اور وہ پھر انوکھا واجنبی ہو کر لوٹے گا، تو (دین پر عمل کی وجہ سے) ناآشنا لوگوں کے لیے خوشخبری ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ناآشنا لوگ کون ہیں؟ جو لوگوں کی (دین میں) خرابیوں کو درست کرتے اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑتے نہیں اور اہل توحید میں سے کسی کی، کسی گناہ کی بنا پر تکفیر نہیں کرتے۔ الدیلمی، ابن عساکر وقال وقال مسند احمد، عبداللہ بن یزید بن آدم احادیثہ موضوعہ وقال ابراهیم بن یعقوب السعدی: احادیثہ منکرہ اعوذ باللہ ان اذکر رسول اللہ علیہ وسلم فی حدیثہ.

۹۰۲۶..... سلمہ بن وردان، مالک بن اوس بن حدثان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے، رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا واجب ہوگئی، تو صحابہ کرام نے کہا: یا رسول اللہ! کیا چیز واجب ہوگئی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے باطل پر ہوتے ہوئے جھوٹ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک گھر بنائیں گے اور جس باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر بنائیں گے۔ ابن مندہ، ابو نعیم

۹۰۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں کے جھگڑوں سے بچو کیونکہ ان کی دو ہی قسمیں ہیں، یا کوئی عقلمند تمہارے خلاف مکر کرے گا یا کوئی جاہل تمہارے ذمہ وہ بات لگا دے گا جو تم میں نہیں ہوگی، یاد رکھو گفتگو مذکر ہے اور جواب مؤنث اور جہاں مذکر و مؤنث جمع ہو جائیں وہاں اولاد کا ہونا ضروری ہے پھر یہ اشعار پڑھتے۔

جو جواب سے بچا اس کی عزت محفوظ ہوگئی، جس نے لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھا اس نے اچھا کام کیا، جو لوگوں سے ڈرا لوگ اس سے ڈریں گے، اور جس نے لوگوں کو حقیر جانا وہ ہرگز اس سے نہیں ڈریں گے۔ بیهقی فی الشعب مر برقم: ۸۴۸۹

۹۰۲۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر جھگڑالو کی تکفیر کرنا دو رکعتوں کا ثواب (رکھتا) ہے۔ ابن عساکر مر برقم: ۷۹۳۰

تشریح:..... ایسا شخص جس کا مشغلہ ہی شرعی مسائل لے کر ان پر غلط نظریہ سے بحث کرنا ہو جس سے لوگوں کے ایمان میں فتور کا خطرہ ہو۔

فضول باتیں

۹۰۲۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کا ایک ساتھی فوت ہو گیا، لوگوں نے کہا اسے جنت مبارک ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس کا کیا علم؟ شاید اس نے لایعنی بات کی ہو یا ایسی چیز سے منع کیا ہو جس سے اس کا نقصان نہ تھا۔ ابن جریر

۹۰۳۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے اس نے کوئی فضول بات کی یا ایسی چیز میں بخل سے کام لیا جس

سے اس کا کوئی نقصان نہ تھا۔ ترمذی وقال غریب

۹۰۳۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک شخص شہید ہوگیا تو اس پر ایک رونے والی روئی، اس نے کہا: ہائے شہید! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ وہ شہید ہے؟ شاید اس نے کوئی فضول بات کی ہو، یا کسی ایسی زائد چیز میں بخل سے کام لیا ہو جس کا اسے کوئی نقصان نہ تھا۔ العسکری فی الامثال وفیه عصام بن طلیق، قال ابن معین لیس بشیء

چغلی

۹۰۳۲ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردہ شخص کے پاس سے گزرے جسے چغلی کی وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ بیهقی فی کتاب عذاب القبر

۹۰۳۳ عیسیٰ بن طہمان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ بنی نجار کی دو قبروں کے پاس سے گزرے، اور انہیں چغلی اور پیشاب میں بے احتیاطی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا آپ نے ایک شاخ لی اور اسے چیر کر ایک ٹکڑا اس قبر پر اور ایک اس قبر پر لگا دیا پھر فرمایا: جب تک یہ ہری بھری رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ بیهقی فیه

تشریح:..... علماء نے لکھا یہ عمل حضور ﷺ کے ساتھ خاص تھا آج کل کوئی اس طرح نہیں کرسکتا۔

زبان کے ذیل میں...... گفتگو کے آداب

۹۰۳۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عجمیوں کی زبان بولنے سے بچو! اور ان کی عید کے دن ان کے عبادتخانوں میں داخل ہونے سے گریز کرو، کیونکہ ان پر (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی اور پھٹکار نازل ہوتی ہے۔ ابو القاسم الخرقی فی فوائده، بیهقی فی الشعب

۹۰۳۵ منکدر، محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، عرض کیا: آپ کیسے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر فدا کرے؟ تو آپ نے فرمایا: تم نے اپنا دیہاتی پن (جو دین کے خلاف ہے) نہیں چھوڑا؟

ابن جریر وقال هذا مرسل رواه المنكدر بن محمد عداهل النقل ممن لايعتمد علی نقله

۹۰۳۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یوں نہ کہو میں پانی بہاتا ہوں بلکہ یوں کہو میں پیشاب کرتا ہوں۔

عربی زبان کی فضیلت

۹۰۳۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابومسلم نصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عربی سیکھو، کیونکہ اس سے عقل پیدا ہوتی ہے اور بہادری میں اضافہ ہوتا ہے۔ ابو القاسم الخرفی فی فوائده وابن الرزبان فی کتاب المرؤة بیهقی فی الشعب، خطیب فی الجامع، ورواه ابن الانباری فی الایضاح من طریق مجاهد عن عمر

۹۰۳۸ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کے دوران ایک شخص کو فارسی بولتے سنا، آپ نے اس کا کندھا پکڑا اور فرمایا: عربی سیکھنے کی کوشش کرو۔ الخرقی، بیهقی فی الشعب

مختلف ممنوع باتیں

۹۰۳۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہتے سنا، جو اللہ تعالیٰ اور فلاں شخص (یعنی محمد ﷺ) چاہے،

آپ نے فرمایا: تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنادیا، بلکہ صرف جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، بیہقی

۹۰۴۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے جبکہ وہ بات ہے ہی نہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی بات بتانا چاہتا ہے جو ہے ہی نہیں (ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتی) یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا گناہ ہے۔ عبدالرزاق

۹۰۴۱ اسمٰعیل بن زیاد، جعفر بن محمد، اپنے والد سے وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہلکے سفید رنگ کے خچر پر سوار تھے میں آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اچانک وہ خچر پھسلا میں نے کہا: ابلیس کا ناس ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں پر ہاتھ مارا، اور فرمایا: اس طرح نہ کہو، کیونکہ اس وقت ابلیس اتراتا ہے وہ کہتا ہے: مجھے یاد کر رہا ہے اور اپنے رب کو بھول گیا ہے لیکن بسم اللہ کہا کرو۔ خطیب فی المتفق والمفترق ورجاله ثقات لسكن فيه انقطاع بين محمد بن علي بن الحسين وبين اسامة

۹۰۴۲ حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ علیہ السلام اس وقت بیمار تھے، کہا: مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر فدا کرے آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: زبیر تم نے اپنی اعرابیت نہیں چھوڑی؟ حسن فرماتے ہیں: کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی پر فدا ہو۔ ابن جریر

وقال هذا مرسل واه لا تثبت بمثله حجة في الدين وذلك ان مراسيل الحسن اكثرها صحف غير سماع وانه اذا وصل الاخبار فاكثر روايته عن مجاهيل لايعرفون

۹۰۴۳ (من مسند سعید الانصاری) سعید بن عامر بن حذیم سے روایت ہے، جو شخص کسی کو اس کے نام کے بغیر (کسی اور لفظ سے) پکارے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ ابن عساکر

چھوٹی کتاب حرف ہمزہ سے

بنجر زمین کو آباد کرنا......از قسم اقوال

کھیتی باڑی اور درخت لگانے کی فضیلت

۹۰۴۴ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اور عباد اللہ تعالیٰ کے ہیں، جس نے کوئی زمین آباد کی وہ اسی کی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن فضالہ بن عبید

۹۰۴۵ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میرے بندو! زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے، پھر تمہارے لیے ہے، جس نے کسی غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے۔ بیهقی فی الشعب عن طاوس، مرسلاً وعن ابن عباس موقوفاً

۹۰۴۶ بندے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور شہر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں، جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی وہ اسی کی ہے ظالم ہڈی کے لیے اس میں کوئی حق نہیں۔ بیهقی فی السنن عن عائشة

۹۰۴۷ جس نے کسی زمین پر چار دیواری بنالی تو وہ زمین اس کی ہے۔ مسند احمد ابو داؤد، الضیاء عن سمرة

۹۰۴۸ جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کے لیے اس میں کوئی حق نہیں۔

بیهقی فی السنن، مسند احمد، ترمذی عن سعید بن زید

۹۰۴۹ غیر آباد زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے جس نے اسے آباد کیا وہ اسی کی ہے۔ بیهقی فی السنن عن ابن عباس

۹۰۵۰ جس نے کوئی زمین آباد کی، اور اس سے کسی حقدار جگر نے پانی پیا، یا اس سے کوئی عافیت حاصل ہوئی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر لکھے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سلمه

درخت لگانا صدقہ ہے

۹۰۵۱ جو مسلمان کوئی کھیتی لگاتا ہے یا کوئی درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا کوئی جانور کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔
مسند احمد، ترمذی، بیهقی عن انس

۹۰۵۲ جس نے کوئی زمین آباد کی تو اسے اس میں اجر ملے گا، یا کوئی عافیت حاصل ہو تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔
مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن جابر

۹۰۵۳ جس نے وہ زمین آباد کی جو کسی کی نہیں تو وہ اسی کی ہے۔ مسند احمد، بخاری عن عائشة

۹۰۵۴ جس نے کوئی کھیتی لگائی پھر اس سے کسی پرندے نے کھایا یا کوئی عافیت پہنچی تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، عن خلاد بن السائب

۹۰۵۵ جس نے کوئی درخت لگایا پھر اس سے کسی آدمی یا اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق نے کھایا تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد عن ابی الدرداء

۹۰۵۶ اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے پاس کوئی قلم ہو تو اگر کھڑے ہونے سے پہلے اسے لگا سکتا ہو تو لگا دے۔
مسند احمد، بخاری فی الادب، عبد بن حمید عن انس

تشریح:... کیونکہ ابھی کافی وقت ہوگا فوراً قیامت برپا نہ ہوگی۔

۹۰۵۷..... جو شخص کوئی درخت لگاتا ہے تو جتنا اس کے ساتھ پھل لگتا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر لکھتے ہیں۔ مسند احمد عن ابی ایوب

۹۰۵۸ جو مسلمان کوئی درخت لگائے پھر اس سے کھایا جائے یا چرایا جائے یا کوئی درندہ کھالے یا کوئی پرندہ کھالے یا اسے کوئی نقصان پہنچائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسلم عن جابر

۹۰۵۹.... جس نے بنجر زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے۔ نسائی عن جابر، ترمذی

۹۰۶۰ کھجور کے درخت (کے ارد گرد) کی قابل حفاظت اتنی جگہ ہے جہاں تک اس کی شاخوں کی لمبائی پہنچے۔
ابن ماجه عن ابن عمرو عن عبادة ابن الصامت

۹۰۶۱ کنوئیں کی ممنوع جگہ اتنی ہے جہاں تک اس کی رسی کی لمبائی پہنچے۔ ابن ماجه عن ابی سعید

۹۰۶۲ جو کسی ایسی چیز کو پہنچ گیا کہ اس سے پہلے کوئی (دوسرا) مسلمان اس تک نہیں پہنچا تو وہ اسی کی ہے۔ ابو داؤد عن ام جنوب بنت تمیله والضیاء

۹۰۶۳ جو کسی پانی پر غالب آجائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ طبرانی فی الکبیر والضیاء عن سمرة

آباد زمین کو غیر آباد کرنے سے ڈرانا

چونکہ زمین کی آبادی، درختوں، کانٹے دار جھاڑیوں اور گھاس وغیرہ سے ہوتی ہے ورنہ وہ زمین بنجر بن جاتی ہے اس لیے ذیل میں ان درختوں کے کاٹنے سے منع کیا گیا ہے۔

۹۰۶۴ ... بیری کاٹنے والے کے سر کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا۔ عقیلی فی الضعفاء عن معاویه بن حیدة

۹۰۶۵... اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے (یہ اعلان ہے کہ) جس نے بیری کا درخت کاٹا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔
طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی السنن عن معاویه بن حیدة

۹۰۶۶ .... جس نے (بلاوجہ) بیری کا درخت کاٹا اللہ تعالیٰ اس کے سر کو جہنم میں داخل کرے۔ ابو داؤد والضیاء عن عبدالله بن حبشی

امام ابوداؤد سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ایسا بیری کا درخت جس کے سائے تلے مسافر اور دیگر حیوانات بیٹھا کرتے تھے اسے فضول اور ظلماً کاٹ دینے والے کے بارے میں یہ وعید ہے۔

۹۰۶۷ جولوگ (بلاوجہ) بیری کے درخت کاٹ دیتے ہیں ان کے سروں کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ بیهقی فی السنن عن عائشة

۹۰۶۸ (علی!) باہر جاؤ اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے، نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے یہ اعلان کرو: کہ بیری کے درخت کاٹنے والے پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔ بیهقی فی السنن عن علی رضی الله عنه

اکمال

۹۰۶۹ جو شخص کوئی زمین آباد کرتا ہے پھر اس سے کوئی پیاسا جگر سیراب ہوتا یا کوئی عافیت حاصل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلہ اجر لکھتے ہیں۔ ابن عساکر عن ام سلمه

۹۰۷۰ تم میں سے جس کی کھیتی میں یا اس کے پھل میں کوئی پرندہ یا کوئی درندہ آپڑتا ہے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔

الحسن بن سفیان والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر، وابونعیم، سعید بن منصور عن خلاد بن السائب

۹۰۷۱ تم میں سے جس کی کھیتی میں کوئی آفت، درندہ یا پرندہ آکر نقصان کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کے لیے اجر لکھتے ہیں۔

ابن ابی عاصم والبغوی وابن قانع عن السائب بن سوید، مدینی قال البغوی: لااعلم له غیر

۹۰۷۲ تم میں سے جس کی کھیتی میں کوئی جانور، پرندہ یہاں تک کہ چیونٹی اور چھوٹی چیونٹی پڑے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔

ابن جریر عن خلاد بن السائب

۹۰۷۳ جو مسلمان کوئی کھیتی کرتا یا کوئی درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی انسان، پرندہ، کوئی چوپایہ کوئی درندہ یا کوئی زمین پر رینگنے والا جانور کھاتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن انس، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام مبشر، ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، مسلم وابن خزیمه، ابن حبان عن جابر، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۹۰۷۴ جو مسلمان کوئی کھیتی اگائے یا کوئی درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان، جانور، یا پرندہ کھائے یا کوئی بھی چیز کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ البغوی عن ابی نجیح، قال لیس بالسلمی یشک فی صحبة

۹۰۷۵ مسلمان جو پودا بھی لگاتا ہے تو اس کے پھل کے بقدر اس کے لیے اجر ہے۔ ابن النجار عن ابی ایوب

۹۰۷۶ جس نے بغیر ظلم اور زیادتی کے کوئی چار دیواری بنائی یا کوئی پودا لگایا تو جب تک اس سے اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق نے فائدہ اٹھایا تو اس کے لیے جاری اجر ہے۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر وابن جریر، بیهقی فی الشعب معاذ بن انس

۹۰۷۷ جس نے کوئی کھیتی اگائی یا کوئی پودا لگایا پھر اس سے کسی انسان یا جانور نے کھایا تو اس کے لیے صدقہ ہے۔

۹۰۷۸ جس نے کوئی پودا لگایا پھر وہ پھلدار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے پھلوں کے بقدر اجر عطا کریں گے۔ ابن خزیمه وسمویه عن ابی ایوب

۹۰۷۹ جس نے کوئی درخت لگایا پھر وہ پھلدار رہا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ جنت میں اس کے لیے درخت لگائیں گے۔

حاکم فی تاریخه عن ابن عمر رضی الله عنه

۹۰۸۰ جس نے کوئی پودا لگایا تو جب تک اس سے کسی انسان پرندے یا جانور نے کھایا اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری رکھیں گے۔ ابن جریر عن ابی الدرداء

۹۰۸۱ جس نے کوئی درخت لگایا اور اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کی تو جو چیز بھی اس کے پھل کو پہنچی تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدقہ ہے۔

مسند احمد والبغوی، بیهقی فی الشعب عن رجل

۹۰۸۲ مسلمان جو پودا لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ ابن حبان عن رجل

۹۰۸۳ مسلمان جو پودا لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ بیهقی فی الشعب عن جابر

۹۰۸۴ جو مسلمان کوئی کھیتی اگاتا یا درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی انسان پرندہ یا کوئی چیز بھی کھاتی ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن العاص

فصل اول......احکام

ازاکمال

۹۰۸۵ ...بندے اللہ تعالیٰ ہی کے بندے ہیں اور شہر اللہ تعالیٰ کے ہی شہر ہیں جس نے کوئی زمین آباد کی وہ اسی کی ہے، اور جس نے کسی وادی کا پانی ٹھہرایا تو وہ اس کا ہے۔عبدالرزاق عن الحسن، مرسلاً

۹۰۸۶ ...جس زمین پر چار دیوار بنا دو اور تم اسے اپنے کام میں لے آؤ تو وہ تمہاری ہے اور جس پر کوئی نشان لگا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے۔ابن عدی، بیهقی عن انس

۹۰۸۷ ...جس نے کسی زمین پر نشان لگا لیے تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔بیهقی عن سمرة

۹۰۸۸ ...جس نے دس سال تک کوئی زمین سنبھالی تو وہ اسی کی ہے۔عبدالرزاق عن زید بن اسلم، مرسلاً

۹۰۸۹ ...جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۹۰۹۰ جس نے بے کار پڑی ہوئی زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔بیهقی عن عروة، مرسلاً

۹۰۹۱ ...جس نے بے کار پڑی ہوئی زمین آباد کی تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔

بخاری مسلم عن عمرو بن عوف

۹۰۹۲ جس نے کوئی بنجر زمین آباد کی تو وہ اس کی ملکیت ہے اور پرانی ملکیت والی زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے پھر تمہارے لیے ہے۔

بخاری، مسلم عن طاؤس، مرسلاً

۹۰۹۳ بے کار پڑی ہوئی زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے اس میں سے جو کسی نے آباد کر لی تو وہ اسی کی ہے۔بخاری عن ابن عباس

۹۰۹۴ کنوئیں کا ممنوع حصہ ایک گز ہے چوپاؤں کے بیٹھنے کے لیے، اور چشمہ کا ممنوع حصہ پانچ سو گز ہے۔الدیلمی عن عبداللہ بن مغفل

تشریح: ......تاکہ کنوئیں اور چشمہ کا پانی خراب نہ ہو۔

۹۰۹۶ کنوئیں کا ممنوع حصہ ہر جانب سے اونٹوں اور بکریوں کے ٹھہرنے کے لیے چالیس ہاتھ ہے مسافر پہلا پینے والا ہے، زائد پانی سے نہ روکا جائے تاکہ اس کے ذریعہ زائد گھاس کو منع کیا جائے۔مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۹۰۹۷ پرانے کنوئیں کا ممنوع علاقہ پچاس گز ہے، اور نئے کنوئیں کا پچیس گز ہے۔

عبدالرزاق، ابوداؤد فی مراسیله، بخاری مسلم عن سعید بن المسیب، مرسلاً مسند احمد، ابوداؤد عن ابی هریرة

۹۰۹۸ جس نے کوئی کنواں کھودا ہو تو کسی اور کے لیے جائز نہیں کہ چالیس گز کے اندر کنواں کھودے اس کے مویشی کے ٹھہرنے کے لیے (ایسا نہ کرے)۔طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل

۹۰۹۹ جس نے کنواں کھودا تو اس کے لیے اس کے اردگرد چالیس گز (کی زمین) ہے تاکہ اس پر اونٹ اور مویشی ٹھہریں۔

طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل

۹۱۰۰ پانی روکنا جائز نہیں، اور نہ نمک سے روکا جائے۔ البغوی عن عبداللہ بن العیزار عن امرأة من اهل البادیة عن ابیها عن جدها

۹۱۰۱ ....جس نے زائد پانی سے روکا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (اپنی زائد رحمت اور) اپنا فضل اس سے روک دیں گے۔

ابن عساکر عن عمرو بن الشرید عن ابیه

۹۱۰۲ جس نے اپنا زائد پانی یا چارا روکا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک دیں گے۔مسند احمد، طبرانی عن ابن عمرو

۹۱۰۳ جس نے فالتو پانی کو روکا تا کہ اس کے ذریعہ فالتو گھاس سے منع کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک دیں گے۔
عن ابی قلابہ، مرسلاً

تین چیزیں ہر ایک کے لئے مباح ہیں

۹۱۰۴ ... اللہ تعالیٰ کے بندوں کو زائد پانی اور چارے اور آگ یعنی لکڑی سے مت روکو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کمزوروں کے لیے روزی (کا ذریعہ) اور سامان بنایا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلہ

۹۱۰۵ ... تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں حفاظت نہیں، کنوئیں کی نکالی ہوئی مٹی میں، اصطبل اور قوم کا حلقہ۔ بخاری مسلم عن بلال العبسی

۹۱۰۶ دار العرب میں کسی کا کسی کے ہاں کوئی مقام نہیں صرف بڑھنے والے نر یا بہنے والے چشمہ یا آباد کنوئیں پر۔
اسحاق الرملی فی الافراد عن معروف بن طریق عن ابیہ عن جدہ حزابۃ بن نعیم الضبانی

۹۱۰۷ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے علاوہ کسی کی کوئی چراگاہ نہیں۔ ابو سعید سلیمان بن ابراھیم الاصبھانی فی معجمہ و ابن النجار عن ابن عباس

۹۱۰۸ رسول اللہ ﷺ کی چراگاہ کے درخت نہ کاٹے جاسکتے ہیں نہ پتے جھاڑے جاسکتے ہیں ہاں ہلکا سا جھٹکا دیا جا سکتا ہے۔
بخاری مسلم عن جابر، مرفوعاً وموقوفاً

۹۱۰۹ نہ راستہ کاٹا جائے نہ زائد پانی سے روکا جائے، مسافر کے لیے ڈول رسی اور حوض کی عاریت ہے اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جو اسے اس سے لاپروا کردے، اور اسے کنوئیں سے پانی پینے سے نہ روکا جائے، اور نہ کنوئیں سے منع کیا جائے جب کھودنے والے پچیس گز مویشیوں کے ٹھہرنے کے لیے چھوڑا ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۹۱۱۰ ابیض بن حمال نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا پیلو کے کونسے درخت کی چراگاہ بنائی جاسکتی ہے فرمایا: جسے اونٹوں کے پاؤں نہ لگے ہوں۔
ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ والدارمی، ابن حبان، دارقطنی، طبرانی فی الکبیر عن ابیض بن حمال

۹۱۱۱ مہاجرین میں سے میں جس شخص کے لیے زمین نامزد کردوں تو وہ اسی کا حصہ ہے۔ الدیلمی عن ام سلمہ

۹۱۱۲ جس درخت کا سایہ کسی قوم پر پڑتا ہو تو اس کا مالک مختار ہے جتنے حصہ کا ان پر سایہ ہے اسے کاٹے یا اس کا پھل کھائے۔ ابن عساکر عن مکحول

۹۱۱۳ مجاعۃ بن مرارہ کے لیے جو بنی سلمی سے تعلق رکھتا ہے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے یہ حکم ہے کہ میں نے اسے غورہ دے دیا ہے جو کوئی اس سے جھگڑے وہ میرے پاس آئے۔ البغوی وابن قانع عن سراج بن مجاعۃ مالہ غیرہ

۹۱۱۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ (اس بات کی تحریر ہے کہ) محمد رسول اللہ (ﷺ) نے قبیلہ کے معادن اور اس کی ارد گرد کی زمینیں اور ان کے غار بلال بن حارث کو عطا کیے ہیں، نشان زدہ اور قدس میں جو زمین کاشت کے قابل ہے اگر وہ سچا ہے اور مسلمان کا حق نہ دے۔ ابو داؤد، بیھقی، ابن عساکر عن ابن عباس، ابو داؤد بیھقی عن کثیر بن عبداللہ المزنی عن ابیہ عن جدہ، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن بلال بن الحارث المزنی

فصل سوم...... پانی کی باری...... از اکمال

۹۱۱۵ .... (آپ علیہ السلام نے) سیل مہزور (کی وادی کے پانی) کا فیصلہ فرمایا: (پانی کے استحقاق میں) اوپر والا نیچے والے پر فوقیت رکھتا ہے اوپر والا (اپنی زمین کو) ٹخنوں تک سیراب کرے، پھر اپنے سے نیچے والے کی (زمین کی) طرف پانی کھول دے۔
ابن ماجہ عن محمد بن عقبہ بن ابی مالک عن عمہ ثعلبہ بن ابی مالک القرظی، وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی مالک بن ثعلبہ بن ابی مالک عن ابیہ، حاکم عن عائشۃ

تشریح:... سیل مہزور حجاز میں بنی قریظہ کی ایک وادی کا نام ہے۔

۹۱۱ سیل مہروز کے بارے آپ نے فیصلہ فرمایا: کہ ٹخنوں تک پانی روکا جائے پھر اوپر والا نیچے والے کی طرف پانی کھول دے۔ابو داؤد، ابن ماجه عن عمروبن شعیب عن ابیه عن جده،عبدالرزاق عن عامر بن ربیعة،عقیلی فی الضعفاء عن ابی حازم القرظی عن ابیه عن جده

۹۱۱۷ سیل کے (پانی کے) بارے میں جس سے نخلستان کو سیراب (کرنا تھا یہ) حکم فرمایا کہ پہلے اوپر والا اپنی زمین کو سیراب کر لے، ٹخنوں تک پانی چھوڑ کے پھر نیچے والے کے لیے پانی کھول دے وہ اسی طرح پانی کو چھوڑ رکھے کہ دیواریں پانی میں ڈوب جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔

بخاری، ابن ماجه عن عبادة بن الصامت

۹۱۱ زبیر تم (اپنی زمین کو) سیراب کرو پھر پانی کو روکے رکھو یہاں تک کہ پانی دیواروں پر سے واپس لوٹ آئے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه عن عبدالله بن زبیر

شرح:...... یہ ایک انصاری صحابی تھے جنہوں نے نبی علیہ السلام سے پانی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: زبیر تم اتنا پانی روکو جس میں ٹخنے تر ہو جائیں، تو اس پر وہ صحابی ناراض ہو کر کہنے لگے یارسول اللہ! آپ نے یہ فیصلہ اس لیے کیا ہے کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں؟ آپ کے اس فیصلہ سے وہ ناواقف تھے کہ اصل شرعی طریقہ یہی ہے آپ نے فرمایا زبیر اگر ایسی بات ہے تو تم پوری طرح اپنی زمین سیراب کرو، بعد میں ان صاحب نے حضورؐ سے معافی مانگی کہ یارسول اللہ! انجانے میں مجھ سے یہ گفتگو ہو گئی تھی۔

آباد چیزوں کو غیر آباد کرنے سے ڈراؤ

۹۱۱ علی باہر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ کہ رسول اللہ کی طرف سے، اعلان کرو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو بیریاں کاٹتا ہے۔

بیهقی عن ابی جعفر، مرسلاً

۹۱۲ جس نے کھیتی کے علاوہ کوئی بیری کا درخت کاٹا تو اللہ تعالیٰ جہنم میں اس کے لیے ایک گھر بنائیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمروبن اوس الثقفی

۹۱۲...... کھیتی کے علاوہ جس نے بیری کا درخت کاٹا تو اس کے (سر) پر عذاب سختی سے بہایا جائے گا۔

البغوی، بیهقی عن عمروبن اوس عن شیخ من ثقیف

۹۱۲...... جو پودا بھی نکلتا ہے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے یہاں تک کہ اسے کاٹ لیا جاتا ہے سو جو بھی اس پودے کو روندے گا وہ فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے۔الدیلمی عن بریده

پانچویں کتاب......حرف ہمزہ

کتاب الاجارہ......از قسم اقوال

۹۱۲ میں نے دو سفروں کے لیے ایک اونٹنی کے بدلہ خدیجہ کے ہاں مزدوری کی۔بیهقی فی السنن عن جابر

۹۱۲...... تم میں سے جب کوئی کسی کو اجرت اور مزدوری پر رکھنا چاہیے تو اسے اس کی مزدوری بتا دے۔دارقطنی فی الافراد عن ابن مسعود

۹۱۲...... مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔عن ابن عمرابویعلی عن ابی هریرة،طبرانی فی الاوسط عن جابرالحکیم عن انس

۹۱۲ مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو اور دوران کار اسے اس کی مزدوری بتادو۔بیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله عنه

۹۱۲...... جب تک مزدور کی مزدوری واضح نہ ہو اسے مزدوری پر لگانے سے آپ علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔مسند احمد عن ابی سعید

۹۱۲...... اللہ تعالیٰ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی، کام کرے تو اسے مضبوطی سے کرے۔بیهقی فی الشعب عن عائشة

۹۱۲۹ اللہ تعالیٰ کاریگری کے حسن علم کو پسند کرتے ہیں۔ بیھقی فی الشعب عن کلیب

تشریح:... اب وہ لوگ خود سمجھ لیں جو دھوکا، فریب اور دغابازی سے کام لیتے ہیں لیکن افسوس وہ جاہل ہوتے ہیں اور انہیں بتانے والے کوتا کرتے ہیں اس لیے ان تک بات پہنچانا علماء کی ذمہ داری ہے۔

الاکمال

۹۱۳۰ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔ بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۹۱۳۱ مزدور جب تک اپنے پسینہ میں ہوا سے اس کی مزدوری دے دو۔ سعید بن منصور عن ابن عمر

۹۱۳۲ مانگنے والا اگرچہ تمہارے پاس گھوڑے پر آئے اسے دے دو اور مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

ابن عساکر عن ح

۹۱۳۳ جو کسی کو کام پر لگائے تو اس کا معاملہ پورا کرے۔ عبدالرزاق عن ابی سعید و ابی ھریرۃ معاً

۹۱۳۴ چرواہا رات دن بکریاں چراتا ہے۔ بیھقی عن ابن عباس و عن ابی سلمہ بن عبدالرحمن، مرسلاً

۹۱۳۵ آپ (علیہ السلام) نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ دن کے وقت دیواروں کی حفاظت مالکوں کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت مویشیوں حفاظت ان کے مالکوں پر ہے اگر رات کو مویشی کوئی نقصان کریں تو اس کی ذمہ داری ان کے مالکوں پر ہے۔ مالک والشافعی، مصنف ابن ا شیبہ، ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم عن حرام بن محیصۃ عن البراء بن عازب، ابو داؤد عن حرام بن محیصۃ عن ابیہ

غیر آباد کو آباد کرنا...... فصل...... اس کی ترغیب

۹۱۳۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا اپنی زمین میں درخت کیوں نہیں لگاتے؟ تو میرے والد نے ان سے کہا: میں تو بوڑھا کھوسٹ ہوں کل مر جاؤں گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سے فرمایا: میں آپ کو اس کا حکم دیتا ہوں کہ درخت لگاؤ، چنانچہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کے ساتھ درخت لگاتے دیکھا۔ ابن جر

۹۱۳۷ عبدالرحمن بن عبداللہ بن معقل بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ اس وق درخت لگا رہے تھے اس نے کہا: امیر المومنین آپ درخت لگانے میں مصروف ہیں اور قیامت بس آئی؟ آپ نے فرمایا: اگر قیامت آ جائے میں اصلاح کرنے والوں میں شمار ہو جاؤں تو یہ مجھے مفسدین میں شامل ہو جانے سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن جریر

۹۱۳۸ جس نے آبادی کی غرض سے کوئی گاؤں خریدا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کی مدد ہے۔ ابن جریر

فصل...... آبادکاری کے احکام

۹۱۳۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کوئی جگہ دی تو اس نے غفلت برتی، کسی اور اسے لے کر آباد کر لیا، جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو اس شخص نے وہ جگہ طلب کی، تو حضرت عمر نے فرمایا: تمہیں پتہ نہیں کہ فلاں شخص نے اسے میں لگا کر آباد کر رکھا ہے؟ کیا وہ تمہارا غلام تھا؟ تو اس نے کہا: مجھے وہ جگہ رسول اللہ ﷺ نے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ نبی ﷺ (عطا کردہ) زمین نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں تجھے وہ زمین نہ دیتا۔

عبدالرحمن بن عوف! بنجر زمین اور عمارت کی قیمت لگاؤ، پھر جائیداد والے کو اختیار دو چاہے تو زمین لے لے اور آباد کرنے والے کو آباد زمین دے دے اور اگر چاہے تو آباد کرنے والے کو دیدے اور اپنی بنجر زمین کی قیمت لینا چاہے تو ایسا بھی کر سکتا ہے اگر یہ رسول اللہ ﷺ کی

کردہ جاگیر نہ ہوتی تو (اے مخاطب) میں تجھے اس میں سے کچھ بھی نہ دیتا۔ عبدالرزاق وابو عبید فی الاموال
کیونکہ اس شخص نے بے فکری اور غفلت کا مظاہرہ کیا اور دوسرے اس زمین کو ضائع ہونے سے بچایا اس لیے وہ انعام کا مستحق تھا۔
۹۱۴۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے عہد میں لوگ غیر آباد زمین پر پتھروں کے نشان لگاتے تھے آپ نے فرمایا: جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے۔ مالک، عبدالرزاق وابوعبید، مصنف ابن ابی شیبہ ومسدد والطحاوی، بیھقی
۹۱۴۱ محمد بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ بصرہ میں ایک شخص تھا جسے نافع ابوعبداللہ کہا جاتا تھا، وہ حضرت عمر کے پاس آکر کہنے لگا: بصرہ میں ایک زمین ہے جو خراجی نہیں اور نہ کسی مسلمان کو نقصان پہنچاتی ہے تو حضرت عمر نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا جو زمین کسی مسلمان (کی زمین) کو نقصان نہ پہنچاتی ہو اور نہ خراجی ہو تو وہ اس شخص کو جاگیر میں دیدو چنانچہ انہوں وہ زمین اس شخص کو دے دی۔ ابوعبید فی الاموال
۹۱۴۲ عوف بن ابی جمیلہ اعرابی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط پڑھا ہے جو انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تھا، کہ ابوعبداللہ نے مجھ سے دجلہ کے کنارے ایک زمین کا سوال کیا ہے جس میں اچھی سبزیاں ہوتی ہیں اگر وہ جزیہ کی زمین نہیں اور نہ اس کی طرف جزیہ کا پانی جاتا ہے تو وہ اسے دے دو۔ ابوعبید، بیھقی

بنجر زمین تین سال میں آباد کر لے

۹۱۴۳ عمرو بن شعیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین پر پتھروں کے نشانوں کو تین سال تک معتبر قرار دیا ہے پھر اگر اس کا مالک تین سال تک چھوڑے رکھے اور کوئی دوسرا اسے آباد کرلے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ بیھقی فی السنن
۹۱۴۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی کی زمین وہی ہے جس پر دیواروں سے گھیراؤ بنا دیا گیا ہو۔ الشافعی، بیھقی فی السنن
۹۱۴۵ عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد ضحاک بن خلیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک چوڑی نہر سے نالی نکالی جسے وہ (اپنے) زمین تک پہنچانے کے لیے محمد بن مسلمہ کی زمین سے گزارنا چاہتے تھے تو محمد نے انکار کردیا، ضحاک نے حضرت عمر سے گفتگو تو آپ نے محمد بن مسلمہ کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ راستہ دیدیں تو محمد بن مسلمہ نے کہا: نہیں، حضرت عمر نے فرمایا: تو اپنے بھائی کو فائدہ مند چیز سے کیوں روکتا ہے؟ اس میں تمہارے لیے بھی نفع ہے پہلے اور آخر میں تم اپنی زمین کو سیراب کرلینا جس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں، تو محمد نے کہا: نہیں، تو حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ ضرور گزارے گا چاہے تمہارے پیٹ پر سے گزرنا پڑے، حضرت عمر نے انہیں حکم دیا، کہ وہ پانی گزارلیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔
مالک والشافعی، عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، بیھقی
نرمی سے جب کوئی کام نہ نکلے تو بادشاہ وقت کو سختی کا اختیار ہے۔
۹۱۴۶ عمرو بن عوف مزنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راستہ میں بسنے والے لوگوں نے اجازت چاہی کہ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان عمارتیں بنانا چاہتے ہیں آپ نے انہیں اجازت دے دی اور فرمایا: مسافر پانی اور سایہ کا زیادہ حقدار ہے۔ ابن سعد
۹۱۴۷ (اسمر بن مضرس الطائی) ام جنوب بنت تمیلہ اپنی والدہ سویدہ بنت جابر سے وہ اپنی والدہ عقیلہ بنت اسمر بن مضرس سے وہ اپنے والد اسمر بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ سے بیعت کی، آپ نے فرمایا: جو کسی چیز کی طرف کسی مسلمان سے پہلے پہنچ گیا تو وہ اسی کی ہے، فرماتے ہیں (یہ بات سن کر) لوگ نشان لگانے لگے۔
ابن سعد والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر، ابونعیم، بیھقی، سعید بن منصور، وقال البغوی لااعلم بھذا الاسناد غیر ھذا
۹۱۴۸ ......اسلمی، عمرو بن یحییٰ، اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی دیوار میں عبدالرحمن کی ایک نالی تھی عبدالرحمن نے چاہا کہ اسے دیوار کی جانب سے موڑلیں جو ان کی زمین کے زیادہ نزدیک ہے تو صاحب دیوار نے انہیں منع کردیا، عبدالرحمن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بات کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کے لیے اسے موڑنے کا فیصلہ دے دیا
۹۱۴۹ ......یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص کا کسی زمین میں کنواں تھا وہ گر پڑا، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے

فرمایا: اپنے کنوئیں کے سب سے نزدیک دیکھو وہاں کوئی دیوار بنالو اور سیراب کرتے رہو یہاں تک کہ تم اپنے کنوئیں کو درست کرلو۔ عبدالرزاق

فصل...... جاگیروں کے متعلق

۹۱۵۰ (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، تو انہوں نے فرمایا: مسلول ہوا؟ میں نے کہا وہ میرے پاس ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے خود اپنے ہاتھوں سے اس کے نشان لگائے ہیں حضرت ابوبکر نے زبیر کے لیے جاگیر جدا کی تھی، میں ہی لکھا کرتا تھا، حضرت عمر آئے تو حضرت ابوبکر نے دستاویز دی اور اسے بستر کے بیچ میں رکھ دیا، حضرت عمر اندر آئے اور کہا ہے آپ کو کوئی ضرورت ہے؟ تو حضرت ابوبکر نے کہا: ہاں، پھر حضرت ابوبکر نے وہ دستاویز نکالی تو میں نے اسے پورا کردیا۔ بیہقی فی الشعب

۹۱۵۱ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبیدۃ سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ کے پاس آئے اور کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! ہمارے قریب ایک شواری زمین ہے جس میں نہ گھاس ہوتی ہے اور نہ اور کوئی فائدہ مند۔ آپ جب چاہیں اسے ہمارے لیے جدا کردیں؟ شاید ہم اس میں کھیتی باڑی کرکے اس میں فصل لگائیں، چنانچہ حضرت صدیق اکبر۔ زمین انہیں بطور جائیداد دے دی، اور اس کے متعلق ایک تحریر بھی لکھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق گواہ بنادیا جبکہ وہ اس و لوگوں میں موجود نہ تھے۔

یہ دونوں حضرات حضرت عمر کے پاس چلے گئے تاکہ انہیں گواہ بنائیں، حضرت عمر کو جب اس تحریر کا پتہ چلا تو اس دستاویز کو لے کر ا تھوک کر اسے مٹادیا، جس سے یہ دونوں ناراض ہوگئے، اور دونوں نے کوئی بری بات کہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس و تمہاری دل جوئی کرتے تھے جب اسلام کی افرادی قوت کمزور تھی اور جب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کردیا ہے تو تم دونوں جاؤ محنت کو کرو اللہ تعالیٰ تم دونوں پر مہربانی نہ کرے اگر تم دونوں رعایت کرو۔

وہ دونوں حضرت صدیق کے پاس آئے، اور غصہ میں لال پیلے ہورہے تھے، دونوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں یہ معلوم نہیں کہ خلیفہ ہیں یا عمر؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ عمر ہی خلیفہ ہے اور اگر چاہتا تو بن جاتا، اتنے میں حضرت عمر بھی غصہ سے بھرے ہوئے آگئے، اور حضرت ابوبکر کے سر پر آ کھڑے ہوئے اور کہا: مجھے اس زمین کے بارے میں بتاؤ جو آپ نے ان دونوں آدمیوں کو جاگیر میں دے دی ہے، صرف آپ کی زمین ہے یا تمام مسلمانوں کے درمیان مشترک ہے؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا: یہ مسلمانوں کے درمیان مشترک ہے، حضرت عمر نے کہا: تو پھر آپ کو کس بات نے مجبور کیا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ کر صرف ان دونوں کو مخصوص کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نے ان لوگوں سے مشورہ لیا تھا جو تمہارے اردگرد بیٹھے ہیں، تو انہوں نے مجھے اسی کا مشورہ دیا، حضرت عمر نے کہا: کیا صرف ان لوگوں مشورے پر جو میرے اردگرد بیٹھے ہیں آپ نے تمام مسلمانوں کے مشورے اور رضا کو کافی سمجھا ہے؟ تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں تمہیں پہلے کہا تھا کہ اس (خلافت) کے معاملہ میں تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو، لیکن تم مجھ پر غالب آگئے۔

مصنف ابن ابی شیبه، بخاری فی تاریخه ویعقوب بن سفیان، بیهقی، ابن عسـ

تشریح:۔ یہ ہے ان لوگوں کا حال، جن پر ایک متعصب، ہٹ دھرم، عقل کی اندھی قوم، غصب، خیانت، اقربا پروری اور دوسرے غلط ا لگاتی ہے۔

۹۱۵۲... یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا جب انہوں نے عراق فتح کیا: اما بعد! تمہارا خط ملا ہے، جس میں تم نے ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے تم سے غنیمتیں اور مال فئی کو تقسیم کرنے کا سوال کیا ہے، سو جب تمہارے پاس میرا پہنچے تو دیکھو لوگوں نے تمہارے پاس لشکر میں جو گھوڑے خچر یا کوئی مال لائے ہیں تو اسے ان مسلمانوں میں تقسیم کردو جو وہاں حاضر ہیں، اور اور نہریں وہاں کے گورنروں کے لیے چھوڑ دو، اور یہ مسلمانوں کے لیے رشک خوشی میں ہو، کیونکہ اگر تم نے انہیں حاضرین میں تقسیم کر

دوسروں کے لیے کچھ نہ بچے گا۔ابو عبید وابن زنجویه معاً فی الاموال والخرائطی فی مکارم الاخلاق، بیهقی، ابن عساکر

۹۱۵۳ جریر بن عبداللہ بن بجلی سے روایت ہے فرماتے ہیں: بجیلہ لوگوں سے آباد تھا، تو حضرت عمر نے سواد کے علاقے ان میں تقسیم کردیئے جن کا نفع ان لوگوں نے تین سال تک حاصل کیا، پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو آپ نے فرمایا: اگر میں ایسا شخص نہ ہوتا جس سے تقسیم کے بارے پوچھا جاتا تو تمہیں تمہاری تقسیم پر چھوڑے رکھتا، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسے لوگوں کو واپس کردو، چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا۔

الشافعی وابو عبید وابن زنجویه، بیهقی

۹۱۵۴ حضرت عروۃ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے پورا عقیق جاگیر میں دے دیا۔الشافعی، عبدالرزاق، بیهقی

۹۱۵۵ عبداللہ بن حسن سے روایت ہے حضرت علی نے حضرت عمر سے مطالبہ کیا تو انہوں نے ینبع جاگیر میں دے دیا۔بیهقی

۹۱۵۶ (عثمان رضی اللہ عنہ) امام شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور عمر نے (عمومی) جاگیریں نہیں دیں، سب سے پہلے جس نے جاگیریں دیں وہ حضرت عثمان ہیں۔عبدالرزاق

جاگیر دینا

۹۱۵۷ شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے (عمومی) جاگیریں نہیں دیں، سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جاگیریں دیں۔مصنف ابن ابی شیبه

۹۱۵۸ بلال بن حارث سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سارا عقیق انہیں جاگیر میں دیا تھا۔طبرانی فی الکبیر

۹۱۵۹ بلال بن حارث بن بلال سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سارا عقیق انہیں جائیداد میں دیا تھا۔ابونعیم

۹۱۶۰ ابیض بن حمال مأربی سبائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے مارب کے نمک (کی کان) جاگیر میں لینے کا مطالبہ کیا چنانچہ آپ نے وہ انہیں جاگیر میں دیدیا، جب وہ چلے گئے تو (حاضرین) مجلس میں سے ایک شخص نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ آپ نے اسے جاگیر میں کیا دیا ہے؟ آپ نے اسے بہتا چشمہ دیدیا ہے، چنانچہ آپ نے ان سے واپس لے لیا۔

فرماتے ہیں: میں نے آپ سے پیلو کی چراگاہ بنانے کے بارے میں پوچھا؟ آپ نے فرمایا: جسے اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔

الدارمی، ابوداؤد، ترمذی غریب، نسائی ابن ماجه، ابویعلیٰ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم وابن ابی عاصم والباوردی وابن قانع وابونعیم ۔سعید بن منصور ورواه البغوی الی قوله الماء العد قال رسول اللّٰه ﷺ فلا اذاً، مربرقم: ۹۱۱۰

۹۱۶۱ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ نمک (کی کان) جاگیر میں لینے کا مطالبہ کیا جسے مأرب کے بند کا نمک کہا جاتا ہے آپ نے انہیں عطا کردیا، پھر اقرع بن عابس تمیمی رضی اللہ عنہ نے کہا؛ یارسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں میں اس نمک (کی کان) میں گیا ہوں وہ ایسی زمین میں ہے، جہاں پانی نہیں، جو اس میں داخل ہوا وہ اسے چپکالیتا ہے وہ بہتے پانی میں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ابیض بن حمال سے نمک کی جاگیر کا فیصلہ منسوخ کردیا، تو ابیض نے کہا: میں اس بنا پر اس معاملہ کو فسخ کرتا ہوں کہ آپ اسے میری جان سے صدقہ کردیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے، وہ بہتے پانی کی طرح ہے جو اس میں جائے وہ اسے چپکالیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک زمین اور (جرف موات) غیر آباد کچھ کنارے کے جھنڈ، اس فسخ کے بدلہ عطا کیے۔الباوردی

۹۱۶۲ زیاد بن ابی ھند الداری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ مکہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم چھ آدمی تھے، تمیم بن اوس، اور ان کے بھائی نعیم، یزید بن قیس، ابوھند بن عبداللہ اور ان کے بھائی طیب بن عبداللہ، جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن رکھ دیا، فاکہ بن نعمان، ہم سب لوگ مسلمان ہوگئے ہم نے آپ سے شام کی زمین میں سے کچھ زمین کا مطالبہ کیا۔

چنانچہ آپ نے ہمیں زمین عطا کردی اور چمڑے پر ایک تحریر بھی لکھ دی جس پر حضرت عباس، جھم بن قیس اور شرحبیل بن حسنہ کی گواہی تھی،

ابوھندہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو ہم آپ کے پاس آئے اور آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمارے لیے وہ تحریر تازہ کردیں چنانچہ آپ نے تحریر لکھوائی جس کا نسخہ یہ ہے:

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) یہ اس بات کی تحریر ہے جو محمد (ﷺ) نے تمیم داری اور اس کے دوستوں کو عطا کیا ہے پھر اس (سابقہ) تحریر کا ذکر کیا اور حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان گواہ بنے اور انہوں نے لکھا۔

ابو نعیم فی المعرفة

۹۱۶۳ عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمیل بن رذام کے نام تحریر لکھی: یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے جمیل بن رذام عذری کو رمداء دے دیا ہے، جس میں دوسرا کوئی حقدار نہیں، اور حضرت علی نے یہ تحریر مرتب فرمائی۔ ابو نعیم

۹۱۶۴ عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حصین بن فضلہ اسدی کے لیے لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ تحریر حصین بن فضلہ اسدی کے لیے ہے کہ رمد اور کثیف اس کی جاگیر ہے اس میں کوئی دوسرا حقدار نہیں، یہ تحریر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مرتب فرمائی۔ ابو نعیم

جاگیروں کے ذیل میں

۹۱۶۵ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک لمبی چوڑی اور وسیع زمین کا مطالبہ کرنے آئے جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو بلال سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے لمبی چوڑی اور وسیع زمین کی جاگیر مانگی تھی اور نبی ﷺ کسی چیز سے منع نہیں فرماتے تھے، جس کا بھی سوال کیا جاتا تھا جتنی زمین تمہارے پاس ہے وہ تمہارے بس سے باہر ہے انہوں نے کہا: جی ہاں، تو حضرت عمر نے کہا: تو دیکھو جس کی تمہیں قدرت ہے اسے اپنے پاس رکھو اور جس کی طاقت نہیں وہ ہمیں دیدو تاکہ ہم مسلمانوں میں تقسیم کرسکیں۔ تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم جو جاگیر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی ہے میں اس میں ایسا نہیں کرسکتا، حضرت عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہیں ضرور ایسا کرنا پڑے گا چنانچہ آپ نے ان سے وہ زمین لے لی جو ان کی دسترس سے باہر تھی اور اسے مسلمانوں میں تقسیم کردیا۔ بیھقی فی الشعب

فصل...... پانی دینے کی باری

۹۱۶۶ (مسند ثعلبہ بن ابی مالک عن ابیہ) فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وادی کا جھگڑا حل کرانے گیا جسے وادی مُہروز کہا جاتا ہے، وہ وادی ہمارے (علاقہ کے) درمیان تھی اور بعض، بعض پر مخصوص کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا: جب پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو اوپر والا نیچے والے کے لیے پانی نہ روکے (بلکہ کھول دے)۔ ابو نعیم

۹۱۶۷ اسی طرح صفوان بن سلیم ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ نقصان میں پڑو اور نہ نقصان پہنچاؤ، اور رسول اللہ ﷺ نے سیلاب سے سیراب کی جانے والی کھجوروں کے بارے یہ فیصلہ کیا ہے یہاں تک کہ اوپر والا سیراب کرلے اور پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر نیچے والے کی طرف پانی کھول دے، اسی طرح کہ پانی دیوار پر سے گزر جائے یا ختم ہوجائے۔ ابو نعیم

رکھ مخصوص علاقہ

۹۱۶۸......(عمر رضی اللہ عنہ) اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام، جسے ھنی کہا جاتا تھا کو چراگاہ کا گورنر بنایا۔ آپ نے اس سے فرمایا: ھنی! مسلمانوں سے نرمی کا سلوک کرنا، مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے اونٹوں اور بکریوں والوں کو داخل کرنا اور ابن عوف اور ابن عفان کے مویشیوں سے بچنا، کیونکہ اگر ان کے مویشی ہلاک ہوگئے، تو وہ دونوں کھجوروں اور فصلوں کا رخ کریں گے، اور اگر اونٹوں اور بکریوں والوں کے مویشی ہلاک ہوگئے تو وہ میرے پاس اپنے بیٹوں کو لے کر پہنچ جائیں گے اور کہیں

گے: امیر المؤمنین! کیا میں انہیں چھوڑنے والا ہوں، تیرا باپ نہ ہو؟ میرے لیے سونے چاندی کی نسبت گھاس آسان ہے، اور اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ سمجھیں گے کہ میں نے ان پر ظلم کیا ہے، یہ تو انہیں کے علاقے ہیں جن پر جاہلیت میں انہوں نے قتال کیا اور انہی پر اسلام لائے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ مال نہ ہوتا جسے میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صرف کرتا ہوں تو میں لوگوں کے شہروں میں ایک بالشت بھی زمین نہ رکھتا۔ مالک، ابو عبید بی الاموال، مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، بیہقی

۹۱۶۹ محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میرے دادا حضرت عثمان بن مظعون کے غلام تھے، وہ عثمان کی زمین کے نگران تھے، اس زمین میں سبزی اور ترکاری بھی فرماتے ہیں: کبھی کبھار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت آتے اور میں انہیں سبزیاں اور ترکاریاں کھلاتا، ایک دن آپ نے مجھے کہا: میں نے تمہیں یہاں سے باہر جاتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہاں کا نگران بنا دیا، سو جس شخص کو دیکھو کہ وہ درخت کاٹ رہا ہے تو اس کی کلہاڑی اور رسی لے لو، میں نے کہا: اس کا توشہ بھی لے لوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ بیہقی

۹۱۷۰ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، کہا: امیر المؤمنین! ہم اپنے شہروں پر جاہلیت میں لڑے اور انہیں پر اسلام لائے، تو پھر آپ کس وجہ سے انہیں ہم سے روکتے ہیں؟ حضرت عمر نے سر جھکا لیا اور لمبے لمبے سانس لے کر اپنی مونچھوں کو بل دینے لگے، آپ کی عادت تھی جب پریشان ہوتے یا کوئی اہم کام پیش آتا تو اپنی مونچھوں کو بل دیتے اور لمبے لمبے سانس لیتے تھے، اعرابی نے جب یہ حالت دیکھی تو اس بات سے رجوع کرنے لگا، حضرت عمر نے فرمایا: مال اللہ تعالیٰ کا اور بندے بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ کی راہ کا خرچ نہ ہوتا تو میں زمین کی ایک بالشت بھی محفوظ اور ممنوع نہ رکھتا۔

بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے ذیل میں

۹۱۷۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہر جاؤ اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف اعلان کرو نہ اس کے رسول کی طرف سے: اللہ تعالیٰ بیری کے درختوں کو کاٹنے والے پر لعنت کرے۔

طبرانی فی الاوسط، الحلیة حاکم فی غرائب الشیوخ، بیہقی وفیہ ابراہیم بن یزید المکی متروک، مربرقم: ۹۰۶۸

۹۱۷۲ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنواں کھود کر نقصان نہ پہنچاؤ، فرماتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی کسی کے کنوئیں کے قریب کنواں کھودے تاکہ اس کا پانی ختم ہو جائے۔ عبدالرزاق

کتاب الاجارہ......از قسم اقوال

فصل......اجارہ کے احکام

۹۱۷۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص بھی کرائے پر کوئی (جانور) دے پھر اس کا مالک ذوالحلیفہ سے آگے گزر گیا تو اس کا کرایہ واجب ہے جبکہ اس پر ضمان نہیں۔ بیہقی فی الشعب

۹۱۷۴ بکیر بن عبداللہ بن الاشج سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کاریگروں کو جنہوں نے اپنے آپ کو اپنے کاموں کے لیے مقرر کیا ہے جو چیز ان کے ہاتھوں میں ضائع ہو جائے اس کا ضامن بنایا۔ عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۹۱۷۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر مال والا اس سے یہ شرط طے کرے کہ وہ بطن وادی میں نہیں اترے گا پھر وہ وہاں اترا اور ہلاک ہو گیا تو وہ ضامن ہے۔ عبدالرزاق

فصل......ناجائز اجارہ

۹۱۷۶ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ ایک دیوار کے پاس سے گزرے وہ آپ کو اچھی لگی، فرمایا: یہ کس کی ہے؟ میں نے عرض کیا: میری ہے آپ نے فرمایا: تم نے یہ کیسے حاصل کی؟ میں نے کہا: میں نے اسے اجرت پر دیا ہے آپ نے فرمایا: کسی چیز کے بدلہ اسے اجرت پر نہ دو۔ طبرانی فی الکبیر

۹۱۷۷ محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب وہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: میں اس غزوہ میں تھا جس میں رسول اللہ ﷺ نے (حضرت) عمرو بن العاص کو ذات السلاسل کی طرف روانہ فرمایا تھا، فرماتے ہیں میں ابوبکر اور عمر کے ساتھ تھا، میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ذبح شدہ چند اونٹ تھے جنہیں انہوں جمع کر رکھا تھا (لیکن) وہ انہیں کاٹ نہ سک رہے تھے، جبکہ میں ماہر اور اونٹوں والا شخص تھا، میں نے کہا: کیا تم مجھے ان میں دس حصے دو گے اگر میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کردوں، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، میں نے دو چھریاں لیں، میں نے اپنی جگہ ان کے ٹکڑے کیے اور ایک ٹکڑا اپنے دوستوں کے پاس لے گیا، اور اسے پکا کر کھایا، مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر نے کہا: عوف تم نے یہ گوشت کہاں سے حاصل کیا ہے؟ تو میں نے اس کا سارا واقعہ انہیں بتایا۔

ان حضرات نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم تم نے ہمیں یہ گوشت کھلا کر اچھا نہ کیا، پھر دونوں اٹھے اور جو کچھ ان کے پیٹ میں تھا اس کے قے کرنے لگے، بعد میں جب لوگ اس سفر سے واپس ہوئے تو میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، میں جب آیا تو آپ اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے فرمایا: کیا عوف بن مالک ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے فرمایا: کیا اونٹوں والے ہو؟ اس سے زیادہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کہا، علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں: یہ منقطع روایت ہے کیونکہ یزید بن ابی حبیب نے حضرت عوف کو نہیں دیکھا۔

اجارہ کے ذیل میں

۹۱۷۸ وضین بن عطاء سے روایت ہے کہ مدینہ میں تین شخص تھے جو بچوں کو کام پر لگاتے تھے، حضرت عمران میں سے ہر ایک کو ہر ماہ پندرہ درھم دیا کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی فی السنن

۹۱۷۹ (علی رضی اللہ عنہ) جعفر بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی حفاظت کے لیے، درزیوں، رنگریزوں اور ان جیسے لوگوں کو ضامن قرار دیتے تھے اور فرماتے: لوگوں کے لیے اس کے علاوہ اصلاح کی کوئی صورت نہیں۔ عبدالرزاق، بیہقی فی السنن

ایلاء......بیوی کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھانا

از قسم افعال

۹۱۸۰... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غلام کا ایلا دو ماہ ہے۔ عبدالرزاق

۹۱۸۱... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کرنے والے کو اگر چار ماہ ہو جائیں تو یہ ایک طلاق ہے وہ عورت کو اس کی عدت کے دوران واپس لوٹانے کی قدرت رکھتا ہے۔ دار قطنی، بیہقی فی السنن

۹۱۸۲... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کرنے والے کو جب چار ماہ ہو جائیں تو جب تک وہ وقوف کرے اس پر کچھ واجب نہیں، پھر یا طلاق دے یا عورت کو روکے رکھے۔ ابن جریر

۹۱۸۳... (عثمان رضی اللہ عنہ) طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کرنے والے کو موقع دے دیتے تھے۔ دار قطنی، بیہقی فی الشعب

۹۱۸۴..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے کو موقع دینا چاہیے چاہے تو وہ رجوع کرے اور چاہے تو طلاق دے دے۔ عبدالرزاق

۹۱۸۵..... عطاء خراسانی سے روایت ہے فرمایا: میں سعید بن المسیب سے ایلاء کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے میری بات سن لی، تو انہوں نے کہا: کیا میں آپ کو حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کا قول نہ بتاؤں؟ وہ فرمایا کرتے تھے: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے تو عورت اس کی زیادہ حقدار ہے کہ وہ مطلقہ کی عدت گزارے۔ عبدالرزاق، بیهقی فی السنن

۹۱۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایلاء کرنے والے کے بارے میں ارشاد منقول ہے فرمایا: اسے موقع دیا جائے یہاں تک کہ وہ رجوع کرلے یا طلاق دے دے۔ عبدالرزاق، دارقطنی وصححه، عبدالرزاق

۹۱۸۷..... معمر، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی، عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے وہ (عورت) اپنے بارے زیادہ حقدار ہے، قتادہ فرماتے ہیں، کہ حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ مطلقہ کی عدت گزارے گی۔

۹۱۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے: جب اپنی بیوی سے ایلاء کرے اسے طلاق نہیں پڑتی، اور اگر چار ماہ گزر جائیں، تو اسے موقع دیا جائے گا یا تو وہ طلاق دے یا رجوع کرلے۔ مالک والشافعی وعبد بن حمید وابن جریر، بیهقی

۹۱۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کی دو قسمیں ہیں، غصہ میں اور رضامندی میں، تو غصہ کے ایلاء کے جب چار ماہ گزر جائیں، تو وہ عورت طلاق بائن سے جدا ہو جائے گی، اور رضامندی کے ایلاء میں اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ عبد بن حمید

۹۱۹۰..... سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا: میں نے اپنی بیوی کے پاس دو سال تک نہ جانے کی قسم کھائی ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: میری رائے میں تم نے ایلاء کیا ہے اس نے کہا: میں نے اس لیے قسم کھائی تا کہ وہ میرے بچہ کو دودھ پلائے آپ نے فرمایا: تب یہ ایلاء نہیں۔ عبدالرزاق وعبد بن حمید

۹۱۹۱..... ابوعطیہ اسدی سے روایت ہے کہ ان کا بھائی فوت ہو گیا، ان کا ایک دودھ پیتا بچہ رہ گیا، ابوعطیہ نے اپنی بیوی سے کہا: اسے دودھ پلاؤ، تو ان کی بیوی نے کہا: مجھے خدشہ ہے کہ دوران حمل اسے نقصان ہوگا، تو انہوں نے قسم کھالی کہ دودھ چھڑانے تک وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں گئے، فرماتے ہیں اس بات کا تذکرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے ایلاء تو غصہ میں ہوتا ہے۔ الشافعی، بیهقی فی السنن

۹۱۹۲..... عطیہ بن عمر سے روایت ہے کہ میری والدہ ایک بچہ کو دودھ پلاتی تھیں میرے والد نے قسم کھالی کہ وہ اس بچہ کے دودھ چھڑانے تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائیں گے، جب چار ماہ گزر گئے تو کسی نے ان سے کہا: کہ تمہاری بیوی کو تو طلاق بائن پڑ چکی ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ کو ساری بات بتائی، حضرت علی نے فرمایا: اگر تم نے نقصان سے بچنے کے لیے قسم کھائی ہے تو وہ تمہاری بیوی ہے ورنہ وہ تم سے جدا ہو گئی۔ بیهقی فی السنن

۹۱۹۳..... قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے، اور اگر چار ماہ گزر جائیں تو (رجوع یا طلاق) کا موقع دیتے تھے۔ بیهقی، ابوداؤد طیالسی، نسائی وفی المنتخب، دارقطنی، ترمذی

الحمدللہ آج شب ۸ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ بروز جمعرات کنزالعمال جلد ۳ کا اردو ترجمہ مکمل ہوا، جہاں کہیں، کوئی علمی یا تشریحی فروگزاشت دیکھیں تو مطلع فرمائیں۔

فقط..... عامر شہزاد علوی
فاضل دارالعلوم کراچی
متخصص ومدرس دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ چہارم

مترجم

مولانا محمد سلمان اکبر
فاضل جامعہ احسن العلوم
(گلشن اقبال، کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف باء

اس میں ایک کتاب ہے۔

کتاب البیوع

اس میں چار ابواب ہیں۔

پہلا باب......کمائی کے بیان میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......حلال کمائی کے بیان میں

9194..... فرمایا حلال کمائی سب سے افضل کاموں میں سے ہے۔ ابن ال عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

9195 فرمایا سب سے افضل کمائی وہ خرید وفروخت ہے جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا بھی افضل ہے۔

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت ابوبردۃ رضی اللہ عنہ بن نیار رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی بجائے لوگوں کا محتاج بننے سے خود محنت سے حلال مال کمانا افضل ہے۔ (مترجم)

9196 فرمایا "سب سے پاک کمائی وہ ہے جو انسان نے خود محنت کر کے حاصل کی ہو اور ہر وہ خرید وفروخت جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو"۔

مسند احمد، طبرانی، حاکم بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

9197 ...فرمایا "آخری زمانے میں میری امت میں حلال درھم اور بااعتماد بھائی کم ہوں گے"۔

کامل ابن عدی اور ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، الضعیفہ ۱۲۱

فائدہ:..... یعنی امت مسلمہ پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب حلال مال کم ہوگا اور بااعتماد لوگ بھی کم ہوں گے یعنی حرام کے ساتھ ساتھ جھوٹ اور دھوکے بازی بھی زیادہ ہو جائے گی۔ مترجم

9198..... فرمایا "تمام انبیاء رسولوں کو حکم دیا گیا کہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور صرف نیک عمل ہی کریں۔

مستدرک حاکم بروایت ام عبداللہ بن اخت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

9199... فرمایا "اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے سے محبت رکھتے ہیں جس نے کوئی (حلال) پیشہ اختیار کر رکھا ہو۔

حاکم، طبرانی، بیہقی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، ضعیف الاسرار المرفوعة ۹۰، الاتفاق ۳۸۵ التذکرۃ ۱۳۴

۹۲۰۰ فرمایا" کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے بندے کو حلال کی تلاش وطلب میں تھکا ہوا دیکھیں۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنه

۹۲۰۱ فرمایا" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پاکدامنی اور حلال رزق کے لئے آٹھ یا دس سال مزدوری کی۔

ابن ماجه بروایت عتبة بن ندر رضی اللہ عنه

فائدہ:..... یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے مدین پہنچے تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی سے مذکورہ شرائط پر آپ علیہ السلام کا نکاح کر دیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔ (مترجم)

۹۲۰۲ فرمایا" کوئی بھی شخص جس نے حلال مال کمایا، خود کھایا اور پہنا اور اپنے علاوہ اور لوگوں کو بھی کھلایا اور پہنایا تو یہ اس کے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہوگا، اور اگر کوئی مسلمان شخص ایسا ہو جس کے پاس صدقہ کے لئے کچھ نہ ہو تو اسے اپنے دل میں مندرجہ ذیل کلمات بھی کہنے چاہئیں جو اس کے لئے صدقہ ہوں گے۔

اللھم صلی علیٰ محمد عبدك ورسولك وصل علی المؤمنین والمومنات والمسلمین والمسلمات

ترجمہ: اے اللہ! آپ رحمت نازل فرمائیے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اور تمام مومنین اور مومنات اور تمام مسلمین اور مسلمات پر۔

مسند ابن یعلی صحیح ابن حبان اور مستدرك حاکم بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنه، ذکر فی ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۶۱

۹۲۰۳ فرمایا" کہ رزق حلال کو طلب کرنا فرائض کے بعد اہم فرض ہے"۔ طبرانی، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنه، ضعیف تذکرۃ الموضوعات ۱۳۳، الحامع المصنف ۳۶۸ الفوائد المحموعة ۴۱۹

فائدہ: یعنی مال ہو رزق ہو یا پیشہ خواہ کچھ بھی ہو حلال ہو اس کی طلب اسلام کے بنیادی فرائض کے بعد اہم ترین فریضہ ہے۔ (مترجم)

۹۲۰۴ فرمایا" حلال طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے"۔ مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۹۲۰۵ فرمایا" حلال کی طلب بھی جہاد ہے"۔ قضاعی بروایت حضرت ابن عباس اور ابو نعیم فی الحلیه بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

فائدہ: یعنی جس طرح جہاد میں سخت محنت مشقت کرنا باعث فضیلت ہے اسی طرح حلال رزق کی طلب میں بھی محنت مشقت کرنا جہاد ہی کی طرح ہے باعث اجر وثواب ہے۔ (مترجم)

۹۲۰۶ فرمایا" جب تم میں سے کوئی رزق تلاش کرے تو اسے چاہیے کہ حلال رزق تلاش کرے"۔

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنه

۹۲۰۷۔ فرمایا" اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر رحم فرمائیں جو پاک مال کماتا ہے، میانہ روی سے خرچ کرتا ہے اور تنگ دستی اور ضرورت کے دن کیلئے کچھ بچا رکھتا ہے"۔

فائدہ: یعنی اس حدیث میں دعا ہے اس شخص کے لئے جس میں مذکورہ صفات پائی جاتی ہوں اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سب کچھ دے دلا کر تہی دست ہو کر نہیں بیٹھے رہنا چاہیے بلکہ اپنے لئے کچھ بچا رکھنا بھی اچھی بات ہے باقی اولیاء اللہ اور متوکلین کی شان الگ ہے۔ (مترجم)

ابن نجار بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۲۰۸۔ فرمایا" عافیت کے دس اجزاء ہیں نو کا تعلق ذرائع آمد وصرف سے ہے اور ایک کا باقی تمام معاملات سے"۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

فائدہ: یعنی عافیت اور بھلائی کے دس حصے ہیں جن میں سے نو کا تعلق رزق حلال اور اس کے ذرائع کو تلاش کرنے اور ان کو اختیار کرنے کے ساتھ ہے اور آخری دسویں کا تعلق باقی شعبہ ہائے زندگی سے۔ (مترجم)

۹۲۰۹ فرمایا "بال بچوں کو حلال کھلانے کے لئے جھگڑا کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس جہاد سے زیادہ افضل ہے جو امام عادل کی ماتحتی میں سال بھر جاری رہے، گردنیں کٹتی رہیں اور خون بہتا رہے"۔ ابن عساکر بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی اس حیثیت میں اس شخص کی فضیلت ہے جو اپنے اور اپنے گھر بار بال بچوں کے لئے حلال آمدنی کے حصول میں جھگڑا کرے۔(مترجم)

۹۲۱۰ فرمایا "اگر کوئی اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کمانے نکلا وہ پھر اللہ کے راستے پر ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بوڑھے والدین کی کفالت کی نیت سے کمانے نکلا تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص اپنی ذات کے لئے کمانے نکلا تاکہ محتاجی سے بچے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص دکھاوے اور نخرے کی نیت سے رزق تلاش کرنے نکلا تو وہ شیطان کے راستے میں ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ

۹۲۱۱ فرمایا کہ "جبرئیل علیہ السلام امین جب بھی میرے پاس تشریف لائے تو یہ دو دعائیں مانگنے کا کہا۔

اللھم ارزقنی طیباً

اے اللہ مجھے پاک رزق دیجئے۔

واستعملنی صالحاً

اور مجھ سے نیک عمل کروالیجئے۔ حکیم عن حنظلة رضی اللہ عنہ

حلال کمائی سے نہیں شرمانا چاہئے

۹۲۱۲ فرمایا "کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو حلال کمانے میں حیا سے کام لے مگر اللہ تعالیٰ اس کو حرام میں مبتلا کر دیں گے۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی ایسا کام جو حلال آمدنی کا ذریعہ ہو، اس کے اختیار کرنے سے عار نہیں محسوس کرنی چاہیے بلکہ حلال آمدنی کا ذریعہ اختیار کر لینا چاہیے اور اس معاملے میں شرم و حیا اور جھجک سے احتراز کرنا چاہیے، وگرنہ اللہ تعالیٰ حرام میں مبتلا کر دیں گے جیسا کہ معلوم ہوا۔ (مترجم)

۹۲۱۳ فرمایا کہ "جس نے پاک (حلال) مال کھایا، اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی تکلیفوں سے محفوظ رہے تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا"۔

ترمذی اور مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۲۱۴ فرمایا کہ "شام کے وقت اگر کسی شخص کا یہ حال ہوا پنے ہاتھ سے کام کر کے تھک چکا ہو تو اسی شام اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی اگر دن بھر حلال کے لئے محنت کرتے کرتے تھک گیا ہو تو شام ہوتے ہوتے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (مترجم)

۹۲۱۵ فرمایا کہ "جو شخص رزق حلال کی تلاش میں تھک گیا اور اسی حال میں رات گزاری تو اسی رات اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے"۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ذکرہ الالبانی فی ضعیف الجامع ۵۴۹۸

۱۵۱۲ فرمایا کہ "وہ تاجر جو مسلمان ہو، امانت دار ہو، سچا ہو، تو قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۲۱۷ فرمایا کہ "وہ تاجر جو سچا ہو اور امانت دار ہو، وہ انبیاء کرام صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

ترمذی، مستدرک حاکم ابن عمر رضی اللہ عنہ، اصبہانی فی الترغیب اور دیلمی فی مسند الفردوس بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۱۸ فرمایا کہ "سچا تاجر قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوگا۔

۹۲۱۹... فرمایا کہ "سچے تاجر کو جنت کے دروازوں میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی"۔

ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، ضعیف کشف الخفاء ۱۹۴۱

فائدہ:...... ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ ایک مسلمان تاجر میں یہ خوبیاں ہونی ضروری ہیں کہ وہ سچا ہو، امانت دار ہو، دیانت دار ہو، یعنی خرید وفروخت کے دوران جھوٹ نہ بولے دھوکے بازی سے کام نہ لے کم نہ تولے اور ان تمام برائیوں سے بچے جو عموماً تاجروں میں پائی جاتی ہیں تو یقیناً وہ ان تمام انعامات کا مستحق ہوگا جن کا ذکر مذکورہ احادیث میں ہوا۔

اور ان احادیث کا آپس میں تعارض بھی نہ سمجھا جائے کیونکہ پہلی ہی روایت میں ایسے تاجر کا شہداء کے ساتھ ہونا معلوم ہوگیا، اور دوسری سے شہداء کا انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہونا بھی معلوم ہوگیا اور یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ اگر انبیاء عرش کے سائے میں نہ ہوں گے تو اور کون ہوگا؟ اور شہداء اور صدیقین کا انبیاء کے ساتھ ہونا بھی معلوم ہوگیا اسی طرح انبیاء کے جنت میں داخل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی تو ان کو بھی نہ ہوگی کیونکہ یہ ان کے ساتھ ہوں گے جیسا کہ معلوم ہوا۔ (مترجم)

۹۲۲۰ فرمایا کہ "سب سے پاکیزہ عمل اپنے ہاتھ سے محنت کرکے کمانا ہے"۔ بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

داؤد علیہ السلام کا ہاتھ سے کمانا کرنا

۹۲۲۱۔ فرمایا کہ "سب سے افضل عمل حلال کمائی ہے"۔ ابن لال بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۹۲۲۳ فرمایا کہ "کسی شخص نے آج تک کبھی بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا نہ کھایا ہوگا اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنی محنت کی کمائی کھاتے تھے۔ مسند احمد، بخاری

فائدہ:...... ان روایات سے معلوم ہوا کہ حلال ذریعہ آمدنی اختیار کرنا اور پھر خوب محنت کرکے کمانا اتنا افضل اور پاکیزہ عمل ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی اس سے پیچھے نہیں رہے مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام جو اپنے ہاتھ سے زرہ بکتر بنایا کرتے تھے اور بیچا کرتے تھے کیونکہ ان کے ہاتھ میں لوہا نرم کردیا گیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ "والنالہ الحدید" (الآیۃ) کہ ہم نے ان کے لئے لوہے کو نرم کردیا۔

اسی طرح خود جناب نبی کریم ﷺ بھی ابتدائے زمانے میں چند قیراط پر بکریاں چرایا کرتے تھے اور اس کے بعد آپ ﷺ نے تجارت بھی کی جیسا کہ معلوم ہے، تو جب انبیاء کرام اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے تو ہمیں بھی محنت سے جی نہیں چرانا چاہیے۔ (مترجم)

۹۲۲۴۔ فرمایا کہ "سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا بھی اس کی کمائی ہے"۔

ابو داؤد۔ اور مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۲۲۵ فرمایا کہ "بہترین چیز جو تم کھاتے ہو وہ تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔

بخاری فی التاریخ: ترمذی: نسائی اور ابن ماجہ

۹۲۲۶ فرمایا کہ "آدمی کی سب سے افضل کمائی اس کی اولاد اور ہر وہ خرید وفروخت ہے جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔

مسند احمد، طبرانی بروایت ابی بردۃ بن نیار رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح حلال آمدنی ایک نعمت ہے اسی طرح اولاد بھی ایک نعمت ہے اور جس طرح حلال طریقے سے حاصل کی ہوئی آمدنی کو انسان غیر ذمہ داری سے ضائع نہیں کرتا اس طرح اولاد کے سلسلے میں بھی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ رزق حلال کے لئے جو محنت مشقت برداشت کی تھی وہ ان اعمال میں سے ہے جو قبر میں کام آتے ہیں اور اپنی اولاد اگرچہ قبر میں ساتھ تو نہیں جاتی مگر ایسے کام کرتی رہتی ہے جس سے والدین کو قبر میں فائدہ ہوتا ہے۔ (مترجم)

۹۲۲۷ فرمایا کہ "رزق حلال کو طلب کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے اللہ کی رضا کی خاطر بہادروں کا مقابلہ کرنا اور جو شخص رزق حلال کی تلاش میں

تھک کر سوجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوجاتے ہیں"۔

سنن سعید بن منصور اور بیهقی فی شعب الایمان بروایت ابن سکن، ذکره الالبانی فی ضعیف الجامع. ۳۶۲۱

۹۲۲۸ فرمایا کہ "بندہ جو کھانا کھاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ کھانا ہے جو محنت کر کے حاصل کیا ہو" اور جس نے رزق حلال کی طلب میں تھک کر رات گزاری تو اس کی بخشش ہوجاتی ہے"۔

ابن عساکر بروایت حضرت مقدام بن معد یکر ب رضی اللہ عنه، ذکره الالبانی فی ضعیف الجامع. ۵۰۱۳

۹۲۲۹ فرمایا کہ "انسان جو کماتا ہے اس میں سب سے پاک مال وہ ہے جو وہ خود محنت کر کے کماتا ہے اور آدمی جو اپنے آپ پر، اپنے گھر والوں پر اپنی اولاد پر اور اپنے خادموں پر جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ ابن ماجه بروایت حضرت مقدام رضی اللہ عنه

فائدہ: ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صرف حلال کمائی سے ہی نہیں بلکہ حلال اور جائز ضروریات اور مصارف میں خرچ کرنا بھی صدقے کا ثواب رکھتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب اپنی ضروریات میں مال خرچ کرنا بھی باعث اجر وثواب ہوسکتا ہے تو غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مال کو لہو ولعب میں نہیں خرچ کرنا چاہئے۔ (مترجم)

۹۲۳۰ فرمایا کہ "جس شخص نے اتنے کم رزق پر صبر کیا جو زندہ رہنے کے لئے بمشکل دستیاب کافی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں وہ مقام عطا فرمائیں گے جو وہ خود چاہے گا۔ ابو الشیخ بروایت حضرت برآء رضی اللہ عنه

اس کی سند حسن ہے۔

حلال روزی کمانا فرض ہے

۹۲۳۱ فرمایا کہ "رزق حلال کی تلاش کرنا فرائض کے بعد اہم فرض ہے"۔ بخاری، مسلم طبرانی وضعفه عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۹۲۳۲ فرمایا کہ "بے شک سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا (اولاد) بھی اس کی کمائی ہے"۔

مصنف ابن ابی شیبه ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی اللہ تعالیٰ عنها

۹۲۳۳ فرمایا کہ "بے شک سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا (اولاد) بھی اس کی کمائی ہے۔

مصنف عبدالرزاق مسند احمد، متفق علیه بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی اللہ تعالیٰ عنها

۹۲۳۴ فرمایا کہ "اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی کفالت کے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے بال بچوں کی کفالت کے لئے کمانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے"۔ متفق علیه بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۹۲۳۶ فرمایا کہ "اگر کوئی شخص اپنے بوڑھے والدین کی کفالت کے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے، اور اگر اپنے بال بچوں کی کفالت کے لئے کمانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے۔ متفق علیه بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۹۲۳۷ فرمایا کہ "اگر کوئی شخص اس نیت سے کمانے نکلے کہ اپنے والدین کی کفالت کرے یا یہ کہ ان کو لوگوں کی محتاجی سے بچائے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی اس لئے کمائے کہ خود کو لوگوں کی محتاجی سے بچائے اور اپنا گزر خود کرے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص اس نیت سے کمائے کہ اس کے مال میں اضافہ ہو تو وہ شیطان کے راستے میں ہے۔ طبرانی فی المعجم الاوسط بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

فائدہ: مذکورہ تینوں احادیث کا مضمون واضح ہے کیونکہ کوئی بھی شخص جب کمانے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو عموماً یہی وجوہات پیش نظر ہوتی ہیں، یعنی والدین کی خدمات کفالت، اور ان کو در در کی محتاجی سے بچانا، کہیں بال بچوں کو روٹی، کپڑا، مکان کی فراہمی کا ارادہ، کہیں اپنا

گزراوقات اور کہیں مال میں اضافے کی لالچ وخواہش اور پھر کہیں یہ تمام صورتیں موجود ہوتی ہیں کہیں بعض اور کہیں ان میں سے ایک لہٰذا اول الذکر تمام صورتوں میں تو اجر وثواب یقینی ہے اور آخر الذکر میں گناہ یقینی ہے لیکن اگر یہ گناہ والی صورت بھی ثواب والی صورتوں کے ساتھ مل گئی تو نیت کا اعتبار ہوگا یعنی اگر اصل نیت تو مال میں اضافہ ہو اور ضمنی طور پر ساتھ یہ بھی ہو کہ جو اس میں سے کچھ والدین اور بال بچوں کو بھی دے دیا گیا کروں گا تو یہ شخص گنہگار ہوگا لیکن اگر اصل نیت والدین اور بال بچوں وغیرہ کی کفالت کی ہو اور ساتھ یہ خیال بھی ہو کہ جو بچا رہے گا اس کو جمع کرتا رہوں گا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ سے امید ہے کہ اس میں مواخذہ نہ فرمائیں گے بلکہ اجر وثواب عطا فرمائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب، مترجم

۹۲۳۸ فرمایا کہ ''تمام انبیاء ورسولوں کو حکم دیا گیا کہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور صرف نیک عمل ہی کریں''۔

طبرانی مستدرك حاكم بروايت حضرت ام عبدالله بنت اخت شداد بن اوس رضی الله عنه

۹۲۳۹ فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے سے محبت رکھتے ہیں جس نے کوئی حلال پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔

طبرانی، كامل ابن عدی وابن نحار بروايت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۲۴۰ فرمایا کہ ''سب سے پہلے (مرنے کے بعد) آدمی کا پیٹ بدبودار ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی بھی پیٹ میں پاک چیز کے علاوہ اور کچھ نہ ڈالے''۔

سمویه بروايت حضرت حندب بحلی رضی الله عنه

۹۲۴۱۔ فرمایا کہ ''اگر تم میں سے کسی میں اتنی طاقت ہو کہ اپنے پیٹ میں پاک چیز کے علاوہ داخل نہ کرے تو اسے چاہیے کہ ایسا ہی کرے، بے شک (مرنے کے بعد) سب سے پہلے انسان کا پیٹ بدبودار ہوتا ہے اور اگر تم میں سے کسی میں اتنی طاقت ہو کہ وہ حرام سے بچے خواہ وہ بہت ہی کم مقدار میں بہایا گیا ہے خون ناحق ہی کیوں نہ ہو۔ تو اس کو بچنا چاہیے ورنہ وہ جس دروازے سے جنت میں داخل ہونا چاہے گا یہ خون ناحق اس کے راستے میں حائل ہو جائے گا''۔ بیهقی فی شعب الایمان بروايت حضرت حندب رضی الله عنه

فائدہ: اس روایت میں حجۃ کا لفظ آیا ہے جو اس ذرا سے خون کو کہتے ہیں جو پچھنے لگواتے ہوئے نکل آتا ہے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ حرام کاری اور حرام کمائی سے بچو خواہ وہ خون ناحق میں معمولی شرکت کی صورت ہی میں کیوں نہ ہو۔

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ حرام کاری سے مراد صرف عریانی فحاشی، زنا، وشراب وکباب وغیرہ نہیں ہے جیسا کہ آجکل ہمارے معاشرے میں مشہور ہو چکا ہے بلکہ حرام کاری سے مراد ہر وہ کام ہے جس سے شریعت اسلامیہ نے بچنے کا حکم دیا ہو۔ (مترجم)

ہر نبی نے بکریاں چرائیں

۹۲۴۲ فرمایا کہ ''کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں''۔ هناد عن عبد بن عمير مرسلاً

۹۲۴۳ فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! آپ نے بھی یا رسول اللہ؟ فرمایا ہاں میں اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط کے بدلے میں چرایا کرتا تھا''۔ بخاری ابن ماجه، بروايت حضرت ابوهريره رضی الله عنه

فائدہ: ان روایات میں اس مضمون کی تائید ہے جو نمبر ۹۲۱۹ میں گزری وہیں ملاحظہ فرمالیا جائے۔

۹۲۴۴ فرمایا کہ ''میں تمہیں تاجروں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تو آفاق کی ٹھنڈک اور زمین پر اللہ تعالیٰ کے امین ہیں''۔

۹۲۴۵ فرمایا کہ ''جنت میں سب سے پہلے سچا تاجر داخل ہوگا''۔ مصنف ابن ابی شیبه بروايت حضرت ابو ذر غفاری اور ابن عباس رضی الله عنه

۹۲۴۶ فرمایا کہ ''سچ بولنے والا قیامت کے روز شہداء کی طرح ہوگا''۔ ابن النجار بروايت حضرت انس رضی الله عنه

۹۲۴۷ فرمایا کہ ''جس نے اس نیت سے دنیا کی کمائی کی کہ حلال مال حاصل کرے لوگوں کی محتاجی سے بچے، گھر والوں کی ضروریات بخیر وخوبی پوری کرے اور پڑوسی کے ساتھ مہربانی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس طرح اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔ اور جس نے اس نیت سے دنیا کمائی کہ حلال مال کماؤں لیکن اس نیت سے کہ میرے مال میں اضافہ ہو اور میں فخر کروں تو وہ اللہ

تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔حلیة ابی نعیم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۴۸ فرمایا کہ ”جس نے حلال ذرائع آمدنی سے کوئی ذریعہ اختیار کرنا چاہا، اس نیت سے کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچے اور اس کے بال بچوں کا بوجھ بھی اس پر ہو، وہ قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ اس طرح آئے گا پھر شہادت کی انگلی اور بیچ والی بڑی انگلی کو ملا کر دکھایا“۔

خطیب والدیلمی بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ: مذکورہ روایات میں سچے تاجر کی فضیلت تو ہے ہی لیکن یہ بھی بتادیا کہ مزید انعامات کیا ہوں گے؟ یعنی دنیاوی فضائل کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوگا کہ میدان حشر میں ایسے تاجر کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمک رہا ہوگا اور پھر ہوگا بھی وہ انبیاء اور صدیقین کے ساتھ اور صرف ساتھ ہی نہیں بلکہ اتنا قریب جتنی ہاتھ کی انگلیاں۔(مترجم)

۹۲۴۹ فرمایا کہ ”جو شخص رزق کا متلاشی نہیں اس پر کوئی حرج نہیں کہ خوب دعائیں نہ کرے۔مسند فردوس، عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۲۵۰۔فرمایا کہ ”مجھ سے پہلے انبیاء کو (بھی) یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور نیک عمل ہی کریں“۔

حلیہ ابی نعیم بروایت ام عبداللہ بن اخت شداد بن أوس

۹۲۵۱ رزق کے لئے محنت کرو اور اگر تم میں سے کوئی مغلوب ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول پر چھوڑ دے۔مسند فردوس عن بکر بن عبد اللہ بن عمر (المزنی) یعنی رزق کے لئے محنت کرے اور محنت کے باوجود حاصل نہ ہو تو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات اور وعدوں پر چھوڑ دے۔

۹۲۵۲ فرمایا کہ ”اللہ کا راستہ اس کے علاوہ کیا ہے کہ اس میں کوئی قتل کر دیا جائے (لیکن) جو شخص اپنے والدین کی کفالت کی نیت سے کمائی کرے وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے، اور جو شخص اپنی اولاد کی کفالت کی نیت سے کمائی کرے وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے، اور جو کوئی اپنے لئے کمائے تاکہ لوگوں کی محتاجی سے بچے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور جو شخص اپنے مال میں مزید اضافے کی نیت سے کمائی کرے وہ شیطان کے راستے میں ہے“۔معجم اوسط طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۵۳ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ سے سوال پوچھا گیا کہ سب سے پاک کمائی کون سی ہے؟ تو جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کمائی جو آدمی اپنے ہاتھ سے محنت کر کے حاصل کرے، اور ہر وہ خرید و فروخت جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو“۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حرام کی کمائی کا صدقہ نا قابل قبول ہے

۹۲۵۴ فرمایا کہ ”کوئی صدقہ نہیں کرتا پاک مال سے مگر یہ کہ اسے رحمٰن (یعنی اللہ تعالیٰ) کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک مال ہی قبول کرتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کے صدقہ دیئے ہوئے چھوارے کو ایسے (پالتا) بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے بچے کی یا کسی اور کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ چھوارہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے“۔

سنن دارقطنی فی الصفات بروایت ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ: صدقے کے مال کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دینے کا جو ذکر آیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ مال اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہاتھ پیر وغیرہ سے پاک ہیں اور پالنے سے مراد صدقہ شدہ چیز کی نوعیت کے اعتبار سے اضافہ ہے یعنی ایک کھجور یا چھوارہ صدقہ کرے تو کھجوروں کی تعداد اتنی بڑھا دیں کہ کھجوروں کا ڈھیر احد پہاڑ کے برابر ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے اصل چیز ہی میں اضافہ ہو جائے یعنی ایک کھجور کو ہی اتنا بڑا کر دیا جائے کہ وہ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ صدقہ شدہ چیز کے ثواب کو اتنا بڑھا دیا جائے گویا کہ صدقہ کرنے والے نے ایک کھجور نہیں بلکہ احد پہاڑ کے برابر کھجوریں صدقہ کی ہوں، بہرحال کچھ بھی ہو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہیں۔(مترجم)

ضمیمہ......حرام کی برائی کے بیان میں

۹۲۵۶..... فرمایا کہ ''جس نے کوئی مال ظلم وستم کے راستے سے حاصل کیا اس مال کو اللہ تعالیٰ ہلاکتوں میں لگوا دیں گے''۔ ابن النجار بروایت ابو سلمی المحصی

۹۲۵۷..... فرمایا کہ ''جس نے دس درھم کا کپڑا خریدا، ان درھموں میں سے ایک درھم حرام کا تھا تو جب تک اس کپڑے میں سے ایک دھجی بھی اس کے جسم پر ہوگی اللہ تعالیٰ اس شخص کی کوئی نماز قبول نہ کریں گے''۔ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۲۵۸..... فرمایا کہ ''اگر کسی شخص نے چوری کا مال خریدا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ یہ مال چوری کا ہے تو وہ اس (چوری) کی ذلت اور گناہ میں شریک ہوگا''۔

مستدرک حاکم اور سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۵۹ فرمایا کہ ''ہر وہ جسم جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو تو آگ ہی اس کے لئے بہتر ہے۔

شعب الایمان بیھقی حلیۃ ابی نعیم بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۹۲۶۰..... فرمایا کہ ''تم میں سے کسی شخص کا اپنے منہ مٹی ڈال لینا بہتر ہے اس سے کہ اس چیز کو اپنے منہ میں ڈالے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے''۔ شعب الایمان بیھقی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حرام مال کی مذمت اور برائی تو مذکورہ احادیث کے مضامین سے واضح ہے اور مختلف مضامین سے یہ بتادیا کہ حرام مال کئی قسم کا ہو سکتا ہے وہ مال بھی حرام ہے جو کسی پر ظلم وستم کے نتیجے میں حاصل ہو، ایسے مال کا انجام بھی بتادیا کہ جو شخص ایسا مال کمائے گا وہ لگے گا بھی ایسے ہی راستے میں گھر میں ہلاکتیں ہوں گی طرح طرح کی لاعلاج اور خطرناک بیماریاں پیدا ہوں گی اور اسی طرح دیگر مصائب۔

پھر اگر اس حاصل شدہ حرام مال میں سے آرام وآسائش کی کچھ چیزیں کپڑے وغیرہ خریدنے کی نوبت آ بھی گئی تو اس کا بھی انجام بتادیا کہ جب تک ایسے کپڑے کی ایک دھجی بھی جسم پر ہوگی تو نماز قبول نہ ہوگی۔

اور جان بوجھ کر بھی چوری شدہ مال خریدنے میں چونکہ چور کی مدد واعانت کا پہلو نکلتا ہے اس لئے وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اس سے چور اور زیادہ گرمی چوریاں کرنے لگے گا اور پکڑے جانے پر ذلت الگ؟ کیونکہ چور کہہ سکتا ہے کہ میں تو فلاں شخص کے لئے چوری کرتا ہوں کیونکہ وہ میرا مال خرید لیتا ہے اسی لئے فرمادیا کہ جانتے بوجھتے ہوئے ایسا مال خریدنے پر خریدار ذلت شرمندگی اور چوری کے گناہ میں بھی شریک ہوگا جیسا کہ قاعدہ بھی ہے کہ چوری کا مال خریدنے والے کو بھی چور کا ساتھی سمجھ کر ذلیل شرمندہ کیا جاتا ہے۔

اور پھر یہ بتادیا کہ چوری کا مال کھانا بہتر نہیں بلکہ اس سے بہتر تو مٹی پھانک لینا ہے کیونکہ اگر چوری کا مال کھا بھی لیا تو اس سے حاصل ہونے والی جسمانی توانائی اور نشو ونما جہنم میں لے جانے کا باعث ہوگی اس لئے حرام سے بچنا ہی بہتر ہے تاکہ مبتلا ہونا۔ (مترجم)

حرام غذا جہنم کا سبب ہے

۹۲۵۷۔ فرمایا کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس جسم پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے جس کی نشو ونما حرام سے ہوئی ہو۔

مسند عبد بن حمید، ومسند ابی یعلی بروایت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۹۲۵۸..... فرمایا کہ ''حرام آمدنی میں سے صدقہ کرنے والی کی مثال اس زانیہ عورت کی طرح ہے جو اپنی زنا کی آمدنی میں سے مریضوں وغیرہ پر صدقہ کرے''۔ ابو نعیم بروایت حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ

۹۲۵۹. فرمایا کہ ''کوئی ایسا گوشت نہیں جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو اور وہ جنت میں داخل ہو جائے''۔

حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۹۲۶۰ فرمایا کہ ''اگر کسی شخص نے دس درھم کا کپڑا خریدا، ان میں سے ایک درھم بھی حرام کا تھا تو، اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز اس وقت تک قبول

نہ کریں گے جب تک اس کپڑے میں سے ایک دھجی بھی اس کے جسم پر باقی ہوگی"۔

مسند احمد ومسند عبدبن حمید، شعب الایمان للبیہقی وضعفہ، تمام والخطیب وابن عساکر والدیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۲۶۱ .. فرمایا کہ "جس نے حرام مال کمایا اور اس سے صلہ رحمی کی یا اس سے صدقہ کیا، یا اس مال سے اللہ کے راستے میں خرچ کیا، تو اللہ تعالیٰ اس سب مال کو جمع کرکے اس کے ساتھ ہی جہنم میں ڈال دیں گے"۔

ابن المبارک، ابن عساکر بروایت قاسم بن مخیرہ رضی اللہ عنہ مرسلاً

۹۲۶۲ فرمایا کہ "جس نے حرام کا لقمہ کھایا، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی، اور اس کی چالیس دن تک دعا بھی قبول نہ ہوگی اور ہر وہ گوشت جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے اور ایک لقمے سے بھی گوشت کی نشوونما ہوتی ہے خواہ وہ لقمہ حرام ہی کا کیوں نہ ہو"۔ دیلمی بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۶۳ فرمایا کہ "جس نے جان بوجھ کر چوری کا مال کھایا تو وہ بھی چور کے گناہ میں شریک ہوگیا"۔

طبرانی بروایت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہ

۹۲۶۴ فرمایا کہ "کوئی بھی گوشت جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے"۔

شعب الایمان للبیہقی بروایت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۹۲۶۵ فرمایا کہ "جس نے حرام مال جمع کیا اور پھر اس سے صدقہ کیا تو اس کے لئے اس میں کوئی اجر نہ ہوگا بلکہ یہ اس پر بوجھ ہوگا"۔

ابن حبان، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۲۶۶ فرمایا کہ "جس شخص نے حرام مال کمایا اور پھر اس سے غلام آزاد کیا اور صلہ رحمی کی تو وہ اس پر بوجھ ہوگا"۔

طبرانی بروایت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ

۹۲۶۷ فرمایا کہ جس شخص کو اس بات کی پرواہ نہ ہو کہ وہ مال کہاں سے کما رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی پرواہ نہ ہوگی کہ وہ کہاں سے جہنم میں جارہا ہے"۔

۹۲۶۸ فرمایا کہ "جس کے گوشت کی نشوونما حرام مال سے ہوئی تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما

۹۲۶۹ فرمایا کہ "وہ گوشت اور خون جنت میں داخل نہ ہوں جن کی پرورش ناپاکی سے ہوئی"۔

شعب الایمان للبیہقی بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۹۲۷۰ فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص مٹی لے کر اپنے منہ میں ڈال لے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ اُس چیز کو منہ میں ڈالے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے"۔ حاکم فی تاریخہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۷۱ فرمایا کہ "جو گوشت حرام مال سے پھلا پھولا وہ جنت میں نہ جائے گا۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۲۷۲ فرمایا کہ "وہ جسم جسے حرام غذا دی گئی وہ جنت میں نہ جائے گا"۔

مسند ابی یعلی، حلیہ ابی نعیم، شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۹۲۷۳ فرمایا کہ "جس گوشت کی نشوونما حرام سے ہوئی وہ جنت میں نہ جائے گا، اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوبکر صدیق وعمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۹۲۷۴ فرمایا کہ "تجھے خون سے بازوؤں کا موٹا ہونا حیرت میں نہ ڈالے اور نہ ہی حرام مال جمع کرنے والے کو دیکھ کر حیرت زدہ ہونا کیونکہ ایسا شخص اگر صدقہ کرے تو قبول نہیں ہوتا، اور جو اس حرام مال میں سے بچ جاتا ہے تو اس سے آگ ہی میں اضافہ ہوتا ہے"۔

طبرانی، شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

حرام مال میں نحوست ہے

۹۲۷۵... فرمایا کہ "تجھے خون سے بازوؤں کا موٹا ہونا حیرت میں نہ ڈالے، کیونکہ ایسے شخص کو اللہ کے پاس ایک قتل کرنے والا ہے جو کبھی نہ مرے گا اور نہ ہی اس شخص کو دیکھ کر حیران ہونا جو حرام مال کماتا ہے کیونکہ اگر وہ اس مال میں سے خرچ کرے یا صدقہ کرے تو قبول نہیں کیا جاتا، اگر اپنے پاس بچا کر رکھے تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور اگر اپنے پیچھے چھوڑ کر مر جائے تو وہ مال اس کی آگ ہی میں اضافے کا باعث ہوگا۔

طبرانی، شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۹۲۷۶... فرمایا کہ "جو بندہ حرام مال کمائے اور پھر اس میں سے خرچ کرے تو اس میں سے برکت ختم کردی جاتی ہے اور صدقہ کرے تو قبول نہیں کیا جاتا اور اگر پیچھے چھوڑ مرے تو اس کی آگ میں اضافے کا باعث بنتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتے بلکہ برائی کو اچھائی سے مٹاتے ہیں"۔ابن لال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۹۲۷۷... فرمایا کہ "جو شخص حرام مال کمائے اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے اور اگر صدقہ کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا اور اگر پیچھے چھوڑ کر مرجاتا ہے تو وہ اس کی آگ میں اضافے کا باعث بنتا ہے"۔ابن نجار بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۹۲۷۸... فرمایا کہ "حرام مال جمع کرنے والے کو دیکھ کر ہرگز غبطہ نہ کرنا کیونکہ اگر وہ اس مال سے صدقہ کرے تو قبول نہ ہوگا اور اگر وہ مال بچ گیا تو اس کی آگ میں اضافے کا باعث ہوگا۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

۹۲۷۹... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی قوم کو اٹھائیں گے جن کے منہ سے بھڑکتی آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے، دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں:

ان الذين يا كلون اموال اليتامى ظلماانمايا كلون في بطونهم ناراًوسيصلون سعيراً .النساء آیت نمبر ۱۰

ترجمہ:...... بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی جمع کر رہے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔مصنف ابن ابی شیبه، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، طبرانی بروایت حضرت بریدة رضی اللہ عنه

۹۲۸۰... فرمایا کہ "رات کو چوری شدہ بکری کی قیمت حرام ہے اور اس کو کھانا بھی حرام ہے"۔مسند احمدبروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

فائدہ:... یہاں رات کی قید اتفاقی ہے احترازی نہیں، مطلب یہ ہے کہ بکری خواہ رات کے وقت چوری کی گئی ہو، خواہ دن کے وقت، اس کا کھانا حرام ہے اور "اس" سے مراد دونوں چیزیں ہوسکتی ہیں، بکری بھی کہ بکری کو ہی ذبح کر کے کھالیا جائے اور اس کی قیمت بھی کہ بکری کو بیچ کر اس کی قیمت اپنے استعمال میں لائی جائے بہرحال دونوں ہی صورتیں حرام ہیں۔(مترجم)

دوسری فصل......کمائی کے آداب کے بیان میں

۹۲۸۱... فرمایا کہ "اگر کوئی شخص کسی کام میں لگا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے"ابن ماجه بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۹۲۸۲... فرمایا کہ "اگر کسی کو کوئی چیز دی جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے"۔شعب الایمان للبیهقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

فائدہ:...... اصل متن کے اعتبار سے دونوں احادیث کا مضمون تقریباً یکساں ہے اور مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام میں لگے، خواہ اپنا کام شروع کرے یا کسی کی ملازمت کرے، تو اس کو چاہیے کہ مستقل مزاجی سے اس کام کو کرتا رہے ایسا نہ ہو کہ آج ایک جگہ اور کل دوسری جگہ اور پرسوں تیسری جگہ، بلکہ ایک ہی جگہ ٹک کر کام کرے، یہ بھی کمائی کے آداب میں سے ہے۔(مترجم)

۹۲۸۳...... فرمایا کہ "غصب شدہ مال نہ ہی پسندیدہ ہے اور نہ ہی اس پر اجر ملے گا"۔

خطیب، بروایت حضرت علی رضی اللہ عنه، طبرانی بروایت حضرت حسن رضی اللہ عنه ابو یعلی بروایت حضرت حسن

احقر اصغر کا خیال ہے حدیث سے مراد دھوکہ میں مبتلا شخص ہے نہ غبن شدہ مال، بیع وشراء میں تتبع وتلاش کا حکم ہے دھوکہ سے بچنے کا حکم ہے۔

۹۲۸۴ فرمایا کہ ''رزق کے بارے میں یہ مت سمجھو کہ تمہیں وقت پر نہیں مل رہا کیونکہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنا رزق پورا کئے بغیر مرجائے اور روزی کی تلاش میں اعتدال کی راہ چلو (حلال لو اور حرام چھوڑ دو)۔ مستدرك حاكم، سنن كبرى بيهقي بروايت حضرت جابر رضي الله عنه

۹۲۸۵ فرمایا ''اے لوگو! اللہ سے ڈرو رزق کی تلاش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرو، کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے خواہ وہ اس کے حصول میں کتنی ہی سستی کا مظاہرہ کیوں نہ کرے اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرو، جو حلال ہو اس کو لے لو اور جو حرام ہو اسے چھوڑ دو۔ ابن ماجه بروايت حضرت جابر رضي الله عنه

۹۲۸۶ فرمایا کہ ''روح القدوس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنی مدت پوری نہ کرے اور اپنا رزق پورا حاصل نہ کرلے اور رزق کا (بظاہر) دیر سے پہنچنا تم میں سے کسی کو گناہ پر نہ اکسائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے اسی وقت دیتا ہے جب اس کی اطاعت کی جائے''۔ حليه ابي نعيم بروايت حضرت ابي امامة رضي الله عنه

۹۲۸۷ فرمایا کہ ''رزق تلاش کرنے میں اعتدال سے کام لو'' کیونکہ جو کچھ بھی ملتا ہے وہ تقدیر میں پہلے سے ہی لکھا جاچکا ہے۔

مستدرك حاكم ابن ماجه طبراني بروايت حضرت ابو حميد الساعدي رضي الله عنه

فائدہ:... ان احادیث کا مضمون تقریباً یکساں ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر انسان کی زندگی بھی مقرر ہے اور رزق بھی چنانچہ کوئی شخص اپنی زندگی کی مدت اور اپنا رزق مکمل کیئے بغیر نہیں مرے گا، لہٰذا روزی کی تلاش میں بے اطمینانی، بے چینی اور جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حلال کے بجائے حرام ذریعہ نہیں اختیار کرلینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے جو کچھ ملتا ہے وہ فرمانبرداری کرنے سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان مسلمانوں کے لئے ہے نا کہ کافروں کے لئے، کیونکہ کافروں کے لئے تو دنیا ہی جنت اور انہیں جنت میں سب کچھ ملتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''الدنيا سجن المومن وجنة الكافر'' یعنی دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے کیونکہ وہ کسی اصول اور ضابطے کا پابند نہیں اور شتر بے مہار بنا پھرتا ہے۔ (مترجم)

۹۲۸۸ جس شخص نے کوئی کام گناہ کے ساتھ کیا تو کام امید سے کہیں زیادہ دور ہوگا۔ اور جو شخص تقویٰ کے ساتھ کرے گا وہ اس کے لئے (اس کا دھول) بہت نزدیک ہوگا۔ حلية الاولياء عن انس رضي الله عنه

۹۲۸۹ فرمایا کہ ''بزدل تاجر محروم رہتا ہے اور جرأت مند تاجر پالیتا ہے''۔ قضاعي بروايت حضرت انس رضي الله عنه

۹۲۹۰ فرمایا کہ ''شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔ ترمذي، مستدرك حاكم بروايت حضرت انس رضي الله عنه

فائدہ:... اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ، دو بھائی تھے، ایک ہر وقت جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود رہتا اور عبادات وغیرہ میں مشغول رہتا، جبکہ دوسرا کمانے کی فکر میں لگا رہتا، ایک مرتبہ کمانے والے بھائی نے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عبادت گزار بھائی کی شکایت کی کہ میں اکیلا محنت کر کے کماتا ہوں جبکہ یہ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا ہے اور کام کاج بالکل نہیں کرتا، تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو''۔

یعنی اگر کوئی شخص محنت کر کے حلال مال بھی کماتا ہے تو اسے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ میں جو کچھ حاصل کررہا ہوں اپنی محنت سے حاصل کررہا ہوں، بلکہ جو کچھ بھی مل رہا ہے اسے اللہ تعالیٰ کا دین سمجھنا چاہیے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور فرمانبرداری سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے کمی نہیں، اس لئے اس میں کمی نہیں کرنی چاہیے بلکہ عبادات وغیرہ کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہو کہ رزق بعض اوقات صرف محنت سے نہیں بلکہ نیک لوگوں کی برکت سے بھی ملتا ہے خواہ وہ نیک لوگ مدرسوں میں ہوں یا خانقاہوں میں ہوں یا گھروں میں۔ (مترجم)

۹۲۹۱ ...فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں دو شریکوں میں سے تیسرا ہوتا ہوں جب تک ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کرے، سو جیسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے میں بیچ سے نکل جاتا ہوں''۔ سنن ابي داؤد، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

فائدہ:...... یہاں شریکوں سے مراد شراکت دار ہیں یعنی جب دو آدمی آپس میں مل کر کاروبار کرتے ہیں تو ساتھ اللہ تعالیٰ بھی شریک ہوجاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی شرکت کا مطلب رحمتوں اور برکتوں کی فراوانی ہے لہٰذا جب دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو دھوکہ دینے لگتا ہے یا خیانت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان سے نکل جاتے ہیں یعنی ان کے کاروبار سے رحمت اور برکت ختم ہوجاتی ہے۔ (مترجم)

۹۲۹۲..... فرمایا کہ "صبح صبح شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف جاتے ہیں اور جو شخص سب سے پہلے بازار میں داخل ہوتا ہے اس کے ساتھ یہ بھی داخل ہوجاتے ہیں اور جو شخص سب سے آخر میں بازار سے نکلتا ہے اس کے ساتھ یہ بھی نکل آتے ہیں"۔

طبرانی یہ بروایت حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۳ ..... فرمایا کہ "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو دھوکہ کرتا ہے"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۴ فرمایا کہ "کسی شہر کے بازار اس شہر کا بدترین حصہ ہوا کرتے ہیں"۔ مستدرک حکم بروایت حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

۹۲۹۵..... فرمایا کہ "جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو رزق تلاش کرنے کے بجائے سومت جایا کرو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۲۹۶..... فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ کسی رزق کے اسباب مہیا کردیں تو اسے نہ چھوڑے حتیٰ کہ وہ اسباب ختم ہوجائیں"۔

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کمائی کے ذریعہ کو بلاوجہ نہ چھوڑے

۹۲۹۷..... فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے لئے رزق کا دروازہ کھولیں تو اسے چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے"۔

شعب الایمان للبیھقی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۸..... فرمایا کہ "زمین کے پوشیدہ حصوں سے بھی رزق تلاش کرو"۔

مسند ابی یعلی، طبرانی، شعب الایمان بیھقی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۹..... فرمایا کہ "زمین کے پوشیدہ حصوں سے بھی رزق ڈھونڈو"۔ دار قطنی فی الافراد، شعب الایمان للبیھقی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ، رضی اللہ عنہا اور ابن عساکر بروایت عبدا للہ بن ابی عیاش بن ربیعۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ان روایات سے معلوم ہوا کہ رزق حلال جہاں سے بھی ملے اس کو حاصل کرنا چاہیے خواہ اس کے لئے اپنے ملک سے باہر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ (مترجم)

۹۳۰۰..... فرمایا کہ "جس کے لئے تجارت مشکل ہوجائے تو اس کو چاہیے کہ وہ عمان چلا جائے"۔ طبرانی بروایت شرحبیل بن سلمہ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۱..... فرمایا کہ جسے کمائی نے تھکا دیا ہو اسے چاہیے کہ وہ مصر چلا جائے اور پھر مصر میں بھی مغربی جانب"۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

روزی کی تلاش میں میانہ روی ہی کمال کی نشانی ہے

۹۳۰۲..... فرمایا کہ "دنیا کی طلب میں میانہ روی اختیار کرو، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے رزق کی ذمہ داری لی ہے، اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگا کرو، کیونکہ وہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور لوح محفوظ (بھی) اسی کے پاس ہے"۔

متفق علیہ مستدرک حاکم بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۰۳ فرمایا کہ "رزق کے راستے میں پردے ہوتے ہیں لہٰذا جو چاہے اپنی حیا کی کمی کی بناء پر ان پردوں کو ہٹادے اور اپنا رزق حاصل کرلے اور

جو چاہے اپنی حیا کو باقی رکھے اور رزق کو پردوں میں چھپا رہنے دے، جب تک رزق اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر کے مطابق خود اس تک نہ پہنچے"۔

دیلمی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔اس روایت میں جس حیا کا ذکر ہے اس کی تشریح پہلے ہو چکی ہے وہیں دیکھ لی جائے، اور تقدیر کے مطابق ملنے سے مراد کمیت وکیفیت ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو جتنا رزق ملنا ہے وہ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے لیکن تقدیر مبرم میں۔ تقدیر معلق میں لکھے جانے کا یہ مطلب ہے کہ اس شخص کے بارے میں تقدیر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے کہ اگر یہ محنت مزدوری کرے اور حیا (یعنی عار) سے کام نہ لے تو اس کو اتنا اتنا رزق ملے گا ورنہ اتنا لہٰذا جو شخص حیا کو بالائے طاق رکھ کر رزق کے پردے ہٹا دے گا وہ بڑی مقدار میں حصہ پالے گا اور جو شرم وحیا، مروت، یا کام کو عار سمجھنے کی وجہ سے رزق کے ان پردوں کو نہیں ہٹائے گا اس کو وہی ملے گا جو اس کے لئے لکھا جا چکا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۳۰۴ فرمایا کہ "بے شک کوئی انسان اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کر لے اور یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں تاخیر ہو رہی ہے اور اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو اور جو حلال ہے وہ لو اور حرام کو چھوڑ دو"۔

مستدرک حاکم، ابن الجارود بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۳۰۵ فرمایا کہ "میں نے تمہیں ذرائع معاش اختیار کرتے ہوئے دیکھا، یہ تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے نمائندے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق نہ مکمل کر لے اگرچہ کچھ تاخیر سے ہی کیوں نہ ہو، لہٰذا اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو، اور رزق ملنے میں دیر ہونے کی وجہ سے کہیں جلد (بازی میں) گناہ کا راستہ مت اختیار کر لینا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری کرنے سے ہی ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔

حکیم بروایت حضرت حذیفہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۰۶ فرمایا کہ "روح امین نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق پورا پورا حاصل نہ کر لے، لہٰذا تلاش رزق میں میانہ روی سے کام لو"۔ عسکری فی الامثال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۰۷ فرمایا کہ "روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی انسان دنیا سے اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک اپنی زندگی کی مقررہ مقدار پوری نہ کر لے اور اپنا رزق پورا حاصل نہ کر لے لہٰذا تلاش رزق میں میانہ روی سے کام لو، اور دیر ہونے کی وجہ سے کہیں گناہ کا راستہ مت اختیار کر لینا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۸ فرمایا کہ "روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت نہ مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کر لے لہٰذا طلب رزق میں میانہ روی سے کام لو، اور رزق ملنے میں دیر ہونے کی وجہ سے کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ کا فضل (رزق) گناہ کے راستے سے حاصل کرنے لگو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری سے ہی مل سکتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔

العسکری فی الامثال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

طلب رزق میں میانہ روی اختیار کرو

۹۳۰۹۔۔۔۔۔فرمایا کہ "اے لوگو! خدا کی قسم میں تم کو اسی بات کا حکم دیتا ہوں جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اور اسی بات سے روکتا ہوں جس سے اللہ نے تمہیں روکا ہے، لہٰذا طلب رزق میں میانہ روی اختیار کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی موت اس کو تلاش کرتی ہے، لہٰذا اگر رزق میں سے کچھ حاصل کرنا (کبھی) مشکل ہو تو اللہ عزوجل کی اطاعت سے حاصل کرو"۔

طبرانی بروایت حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... باقی مضامین تو یکساں ہیں البتہ یہ جو کہا کہ اللہ کی اطاعت سے حاصل کرو تو یہ وہی مضمون ہے جو آیت:

"واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ". الایۃ

یعنی اللہ سے مدد مانگو صبر اور نماز کے ذریعے۔ میں سمجھایا گیا ہے۔

ابوالقاسم جناب نبی کریم ﷺ کی کنیت مبارکہ ہے۔ (مترجم)

۹۳۱۰ فرمایا کہ "میرے پاس آؤ! یہ تمام جہانوں کے رب کے نمائندے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کرلے اگرچہ کچھ دیر سے ہی کیوں نہ ملے، لہٰذا طلب میں میانہ روی اختیار کرو، اور کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق دیر سے ملنے کی وجہ سے (جلدی حاصل کرنے کے لئے) گناہ کا راستہ اختیار کرنے لگو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری کرنے سے ہی ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔ بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۹۳۱۱ فرمایا کہ "اے لوگو! تم میں سے کوئی ایک (بھی) اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے لہٰذا یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں دیر ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور طلب میں میانہ روی اختیار کرو، جو حلال ہے وہ لے لو اور جو حرام ہے وہ چھوڑ دو"۔

مستدرک، متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور مستدرک حاکم اور ابن عساکر

۹۳۱۲ فرمایا کہ "کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں جنت سے قریب کرنے والی ہو مگر میں نے تمہیں اس کے بارے میں نہ بتایا ہو نہ ہی کوئی چیز ایسی ہے جو تمہیں آگ سے قریب کرنے والی ہو اور میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو، روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا حاصل نہ کرلے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور طلب میں میانہ روی اختیار کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق میں تاخیر کی وجہ سے گناہ کا راستہ اختیار کرلو، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو کچھ ملتا ہے وہ فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔

نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۱۳ فرمایا کہ "کوئی ایسا کام نہیں جو جنت سے قریب کرنے والا ہو اور میں نے تمہیں اس کا حکم نہ دیا ہو اور نہ ہی کوئی ایسا کام ہے جو جہنم سے قریب کرنے والا ہو اور میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو لہٰذا یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں دیر ہو رہی ہے (کیونکہ) جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک دنیا سے نہ نکلے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کرلے، لہٰذا رزق کے لئے گناہ کا راستہ اختیار نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ سے جو ملتا ہے فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۱۴ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے کوئی ہنرمند پیدا نہیں کیا مگر یہ کہ اس میں ہر زمین پر چلنے والے کا رزق رکھ دیا ہے حتیٰ کہ ایک شخص شہر کے انتہائی حصے سے (رزق کی تلاش میں) آتا ہے حالانکہ اس نے اپنا رزق اٹھا رکھا ہوتا ہے اور شیطان اس کے کندھوں کے درمیان بیٹھا کہہ رہا ہوتا ہے کہ جھوٹ بول، گناہ کر، لہٰذا بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنا رزق جھوٹ اور گناہ سے حاصل کرتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو تقویٰ اور نیکی سے حاصل کرتے ہیں سو یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینے کا ارادہ کرلیا ہے"۔ دیلمی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

متفرق آداب

۹۳۱۵ فرمایا کہ "جب تم میں سے کسی کا رزق کسی چیز میں ہو تو اسے ہرگز نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ تبدیل ہو جائے"۔

مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۱۶ فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ کوئی رزق دے تو اسے چاہیے کہ اسے ضرور لے لے"۔ شعب الایمان للبیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۱۷ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو بنی آدم کے رزق کی تقسیم کے ذمہ دار ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا ہے کہ تمہیں جو بھی بندہ ایسا ملے جس نے تم کو ایک ہی غم بنا رکھا ہے تو زمین و آسمان اور تمام بنی آدم کو اس کے رزق کا ضامن بنا دو۔

اور ہر وہ بندہ جو رزق کی تلاش میں ہے اور اس میں عدل، وانصاف سے کام لیتا ہے تو اس کا رزق اچھا کردو اور آسان کردو، اور اگر وہ اس کے علاوہ کوئی اور راستہ (ناجائز) اختیار کرتا ہے تو اس شخص کے اور اس کے ارادے کے درمیان دوری پیدا کردو پھر اسے اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے لئے لکھا جاچکا ہے"۔ الحکیم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۱۸ فرمایا کہ"کوئی انسان ایسا نہیں جس کے لئے آسمان میں ایک دروازہ نہ ہو جس سے اس کا رزق اترتا ہے اور اس کا عمل اوپر جاتا ہے لہٰذا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو رزق دینا چاہتا ہے تو اس دروازے کو کھول دیتا ہے اور وہاں سے اس کا رزق اترتا ہے، لیکن جب وہ دروازہ بند کردیا جاتا ہے تو کوئی اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ دروازہ کھول دے۔ وہ دروازہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کھول سکتے ہیں جب چاہیں"۔

حلیہ ابو نعیم اور مسند دیلمی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

وسعت رزق کی دعا

۹۳۱۹ فرمایا کہ"جب تم میں سے کسی کی معاش اس پر تنگ ہوجاتی ہے تو وہ گھر سے نکلتے ہوئے یہ کیوں نہیں پڑھتا:

"اللھم ارضنی بقضائک وبارک لی فیماقدرلی حتی لاأحب تعجیل مااخرت ولاتاخیر ماعجلت"

ترجمہ:...... اے اللہ مجھے اپنے فیصلوں پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرمایئے اور جو میرے لئے مقدر ہوچکا ہے اس میں برکت ڈال دیجئے یہاں تک کہ میں ایسے کسی کام میں جلد بازی نہ کروں جو آپ نے مؤخر کررکھا اور نہ ہی ایسے کسی کام میں تاخیر کروں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کررکھا ہے؟" ابن السنی فی عمل الیوم ولیلۃ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۲۰ ...فرمایا کہ"جب صبح ہو تو یہ کہا کرو:

بسم اللہ علی اھل ومالی، اللھم رضنی بما قضیت وعافنی بما ابقیت حتی لاأحب تعجیل مااخرت ولا تاخیر ما عجلت

ترجمہ:...... اللہ کے نام کے ساتھ اس دن کی ابتداء کرتا ہوں اپنے مال اور گھر والوں کے ساتھ، اے اللہ! مجھے اپنے فیصلوں پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرمایئے اور میرے ساتھ عافیت کا معاملہ فرمایئے اس چیز کے ساتھ جو آپ نے بچارکھی ہے یہاں تک کہ میں ایسے کسی کام میں جلد بازی نہ کروں جو آپ نے مؤخر کررکھا ہے اور نہ ہی ایسے کسی کام میں تاخیر کروں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کررکھا ہے"۔

ابو نعیم بروایت بدر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں تو ایک محروم کم نصیب آدمی ہوں میرا مال نہیں بڑھتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس دعا کو یاد کرلو۔

۹۳۲۱ فرمایا کہ"جو یہ سمجھتا ہے کہ اسے رزق ملنے میں تاخیر ہورہی ہے تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے تکبیر یعنی اللہ اکبر پڑھا کرے اور جو غموں اور فکروں میں گھرا ہوا ہو تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے استغفار کرے"۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۲۲ جسے زمین سے آمدنی بند ہوجائے اس کو"عمان"لازم ہے (عمان) کے معنی عمان جانے یا قیام پذیر ہونے کے ہیں۔

ابن قانع، طبرانی عن مخلد بن عقبہ بن شرحبیل بن سمط عن ابی عن جدہ

۹۳۲۳ فرمایا کہ"جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ کلمات پڑھے:

"لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھوعلی کل شیء قدیر"

ترجمہ:...... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی حکومت ہے، اور تمام تعریفیں بھی اسی کی ہیں وہی زندہ کرتا ہے

اور وہی مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے کبھی بھی نہیں مرے گا، ساری بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور ایک لاکھ برائیاں مٹا دیں گے اور اس کا درجہ ایک لاکھ گنا بڑھ جائے گا اور جنت میں اس کے لئے گھر بنا دیں گے"۔

مسنداحمد، مستدرك حاكم، ترمذى، ابن ماجه بروايت حضرت ابن عمر رضى الله عنه

۹۳۲۴ فرمایا کہ "جس نے بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات کہے:

"لاالٰه الاالله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد يحيى ويميت بيده الخير وهوعلى كل شيء قدير لااله الاالله والله اكبر والحمدلله وسبحان الله ولا حول ولاقوة الابالله"

ترجمہ:..... کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی حکومت ہے اور تمام تعریفیں بھی اس کے لئے ہیں وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے (تو اللہ عزوجل) اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں"۔

ابن السنى بروايت حضرت ابن عباس رضى الله عنه

۹۳۲۵ فرمایا کہ "جس شخص نے بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات کہے:

لاالٰه الاالله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهوحى لايموت بيده الخير وهوعلى كل شيءٍ قدير

ترجمہ:..... "تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور ایک لاکھ برائیاں مٹا دیتے ہیں اور جنت میں اس کا گھر بنا دیتے ہیں"۔

حكيم اور ابن السنى بروايت حضرت سالم بن عبدالله بن عمر عن ابيه عن جده رضى الله عنه

اور اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے حکیم نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے، کہ ایسے شخص کے ایک لاکھ درجے بلند کئے جائیں گے"۔
(دیکھیں اسماعیل بن عبدالغافر الفارسی فی الدر بعیث بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور اس اضافے کے بغیر)

۹۳۲۶ فرمایا کہ "بازار بھول اور غفلت کا گھر ہے لہٰذا یہاں اگر کسی نے ایک مرتبہ بھی سبحان اللہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے، اور جو شخص لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھے تو وہ شام تک اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں ہوتا ہے"۔

ديلمى بروايت حضرت على رضى الله عنه

فائدہ: یہاں پڑوس سے مراد حفاظت اور پناہ ہے۔ (مترجم)

۹۳۲۷ فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! کیا تم میں سے کوئی شخص اتنی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ جب بازار سے واپس آئے تو دس آیتیں پڑھ لے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی لکھ دیں"۔

طبرانى، بيهقى فى شعب الايمان اور ابن النجار بروايت حضرت ابن عباس رضى الله عنه

۹۳۲۸ فرمایا کہ "جس کے پاس مال ہو تو اس کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ غلام جمع کرے کیونکہ بعض اوقات غلام کی تقدیر میں وہ رزق لکھا ہوتا ہے جو اس کے آقا کی تقدیر میں نہیں لکھا ہوتا"۔ ديلمى بروايت حضرت ابن عباس رضى الله عنه

فائدہ:...... اسلام میں غلام کی چار قسمیں ہیں:

۱..... خالص غلام۔ ۲..... مکاتب۔ ۳..... مشترک۔ ۴..... مدبر۔

۱..... غلام مطلق تو اس کو کہتے ہیں جسے آقا نے خریدا ہو، یا آقا کو کسی نے تحفے میں دیا ہو، اور آقا اس سے اپنی اور اپنے گھر بار کی خدمات لے۔

۲..... مکاتب وہ غلام جسے آقا اپنی ذات کے لئے استعمال کرنے کے بجائے یہ کہہ دے کہ تو مجھے اتنا اتنا مال کما کر دے دے تو آزاد ہے۔

۳..... مشترک سے مراد وہ غلام ہے جو دو یا دو سے زیادہ افراد نے مل کر خریدا ہو، ایسی صورت میں غلام کسی ایک کی ملکیت نہیں ہوتا بلکہ سب کی مشترکہ ملکیت ہوتا ہے۔

۴ مدبر، وہ غلام ہے جس سے آقا یہ کہدے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گا۔

اب یہاں حدیث میں پہلی اور چوتھی قسم تو مراد ہو نہیں سکتی کیونکہ یہ دونوں غلام محض ہوتے ہیں اور اپنی جان اور دیگر مال واسباب آقا ہی کی ملکیت ہوتے ہیں، البتہ ان میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ خالص غلام آقا کی موت کے بعد بھی آزاد نہیں ہوتا بلکہ مشترکہ ورثاء میں تقسیم کردیا جاتا ہے جبکہ مدبر آقا کے مرتے ہی آزاد ہو جاتا ہے۔

البتہ دوسری اور تیسری قسم مراد ہو سکتی ہے یعنی مکاتب اور مشترک غلام مکاتب تو اس لئے کیونکہ جب آقا نے غلام کو یہ کہہ کر مکاتب بنایا کہ تو مجھے اتنا اتنا مال کما کر دیدے تو اب غلام آقا کی خدمت کرنے کے بجائے اپنی آزادی کے لئے طے شدہ مال کمانا شروع کر دیتا ہے اور لا لا کر آقا کو دیتا رہتا ہے، اور مکاتب جو کماتا ہے وہ اسی کی ملکیت سمجھا جاتا ہے آقا کی نہیں، اور یہ ممکن ہے کہ کوئی غلام کمانے کے فن سے واقف ہو، یا ہنر مند ہو یا ذہین ہو تو وہ اتنا کمالے جو آقا خود نہیں کما سکتا۔

اسی طرح مشترک غلام جو دو یا زیادہ افراد کی مشترکہ ملکیت ہو اور ایک فریق اس کو آزاد کردے تو یہ تو ممکن نہیں کہ غلام آدھا غلام ہو اور آدھا آزاد لہٰذا ایک فریق کے آزاد کرنے سے غلام پورا آزاد ہو جاتا ہے لیکن دوسرے فریق کو مالی نقصان پہنچتا ہے اس لئے غلام کو کہا جاتا ہے کہ اپنے باقی آدھے حصے کی قیمت کما کر آقا کو دو اور آزاد ہو جاؤ۔ اب یہ ممکن ہے کہ یہ باقی آدھا حصہ آزاد کرنے کے لئے ایسا اور اتنا مال کمائے جو آقا خود نہیں کما سکتا۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہی دونوں علتیں تو پہلی اور چوتھی قسم میں بھی پائی جاتی ہیں کیونکہ وہ بھی تو حکم کے غلام ہیں تو آقا اگر ان سے اپنی خدمت لینے کے بجائے کمائی پر لگادے تو یہ بھی کمائی کر سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی قسمت کے بجائے کمائی پر لگادے تو یہ بھی کمائی کر سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی قسمت میں وہ کچھ لکھا ہو جو آقا کی قسمت میں نہیں تو چونکہ غلام اور اس کا سارا مال آقا ہی کا ہوتا ہے لہٰذا وہ جو کچھ بھی کمائیں گے آقا کا ہی ہوگا۔

رہا غلاموں کی تعداد میں اضافے کا مسئلہ تو یہ بھی پیش نظر رہے کہ جہاں اسلام غلاموں کی تعداد بڑھانے کا مشورہ دے رہا ہے وہاں اسلام میں غلام آزاد کرنے کی بہت ترغیب اور اجر وثواب بھی بیان کیا گیا ہے اور اس بات کو ترغیب ہی کی حد تک نہیں دکھایا گیا بلکہ قانون بنا دیا گیا ہے چنانچہ روزے کے کفارے، ظہار کے کفارے اور قسم کے کفارے اور بہت سے مسائل میں سب سے پہلے غلام آزاد کرنے کا ہی حکم دیا جاتا ہے۔ (مترجم) واللہ اعلم بالصواب۔

سمندری سفر میں احتیاط

۹۳۲۹ فرمایا کہ "سمندر کا سفر مت کرو مگر یہ کہ تم حج یا عمرے کے لئے جا رہے ہو یا اللہ کے راستے میں غازی کی حیثیت سے، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے اور زبردست یا اثر ورسوخ والے آدمی سے بھی کوئی چیز نہ خریدنا"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔ کیونکہ ایسے افراد کسی بھی وقت اپنا زور زبردستی استعمال کرتے ہوئے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ (مترجم)

۹۳۳۰ فرمایا کہ "تم بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور آخر میں نکلنے والے نہ بنو کیونکہ شیطان بازار میں انڈے دیتا ہے اور ان سے بچے نکلتے ہیں"۔ خطیب بروایت سلیمان

۹۳۳۱ فرمایا کہ "تم ہرگز بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور سب سے آخر میں نکلنے والے نہ بنو کیونکہ بازار شیطان کی معرکہ گاہ ہے یا فرمایا کہ "شیطان کے انڈے دینے کی جگہ ہے اور یہیں شیطان اپنے جھنڈے نصب کرتا ہے"۔ طبرانی بروایت سلیمان

۹۳۳۲ فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن گناہ گار اٹھانے والے ہیں علاوہ ان (تاجروں) کے جنہوں نے سچ بولا، نیکی کی اور امانت داری کی"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۳۳ فرمایا کہ ”اے تاجروں کے گروں تمہارے ذمے وہ کام لگایا گیا ہے جس میں پہلی امتیں تباہ ہو چکی ہیں، ناپنا اور تولنا“۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۳۴ فرمایا کہ اے وزن کرنے والے! وزن کر اور زیادہ دے“۔ بغوی بروایت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ

تیسری فصل......کمائی

کسب کی اقسام کے بیان میں

۹۳۳۵ فرمایا کہ ”ہر وہ چیز جس پر تم اجر معاوضہ لیتے ہو۔ ان میں اجر لئے جانے کی سب سے زیادہ مستحق چیز اللہ کی کتاب ہے“۔

بخاری بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۳۶ فرمایا کہ ”سب سے پاک کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کرتے ہوئے جھوٹ نہیں بولتے، ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہیں کرتے، وعدہ کرلیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے، خریدتے ہیں تو برائی نہیں کرتے، بیچتے ہیں تو دھتکارتے نہیں، اگر کسی کا قرض دینا ہو تو ٹال مٹول نہیں کرتے، اگر کسی سے قرض وصول کرنا ہو تو سختی نہیں کرتے“۔ بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۳۳۷ فرمایا کہ ”سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے، ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہیں کرتے، وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے، بیچتے ہیں تو دھتکارتے نہیں۔ کسی کا قرض دینا ہو تو ٹال مٹول نہیں کرتے، کسی سے قرض لینا ہو تو سختی نہیں کرتے“۔ حکیم، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۳۳۸ فرمایا کہ ”رزق کے نو حصے تجارت میں ہیں اور دسواں مویشی چرانے میں“۔

سنن سعید بن منصور بروایت نعیم بن عبدالرحمن الزدمی اور یحیٰ بن جابر الطائی رضی اللہ عنہ

۹۳۳۹ فرمایا کہ ”جب مالدار لوگ مرغیاں رکھنا شروع کردیں تو اللہ تعالیٰ ایسی بستیوں کی ہلاکت کی اجازت دے دیتے ہیں“۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۴۰ فرمایا کہ ”کسی شخص کا بہترین مال پلی ہوئی جوان گھوڑی ہے یا خالص سکہ“۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت سوید بن هبیرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۴۱ فرمایا کہ ”گھوڑے ضرور رکھو کیونکہ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رکھی گئی ہے“۔ طبرانی اور ضیاء بروایت سواد بن ربیع رضی اللہ عنہ

۹۳۴۲ فرمایا کہ ”مردوں میں سے نیک مردوں کا کام سینا۔ (درزی) ہے اور عورتوں میں سے نیک عورتوں کا کام چرخا کاتنا ہے“۔

تمام خطیب اور ابن لال اور ابن عساکر بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۹۳۴۴ فرمایا کہ ”ہل چلاؤ، کیونکہ کھیتی باڑی کرنا برکت والا کام ہے، اور اس میں بڑے لوگوں کو زیادہ بلاؤ“۔

مراسیل ابی داؤد بروایت علی بن الحسین رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اس روایت میں کہا گیا ہے کہ جماجم کو زیادہ کرو، اور مصباح اللغات میں جُماجم کے جو معنی لکھے ہیں وہ یہ ہیں ”کھوپڑی“ لکڑی کا پیالہ وہ کنواں جو شور زدہ زمین میں کھودا جائے اور سردار لوگ، دوسرے معنی کے علاوہ تمام معنی کا لحاظ اس ترجمے میں رکھا جاسکتا ہے۔ (مترجم)

مصباح اللغات ۱۲۰، مادہ جمجمت

۹۳۴۵ فرمایا کہ ”اگر اللہ تعالیٰ اھل جنت کو تجارت کی اجازت دیتے تو کپڑے اور عطر کی تجارت کی اجازت دیتے“۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہاں روایت میں لفظ بزّ ہے جو کتان یا روئی کے کپڑے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

تکملہ

۹۳۴۶ فرمایا کہ" بکریاں رکھو، وہ شام کو چر کر واپس بھی بھلائی کے ساتھ آتی ہیں اور صبح چرنے بھی بھلائی کے ساتھ جاتی ہیں"۔

مسند احمد بروایت ام ھانی رضی اللہ عنہا

۹۳۴۷ فرمایا کہ" بکریاں رکھو، اس میں برکت ہے"۔

طبرانی، بیھقی فی شعب الایمان، ابن جریر وابن ماجه بروایت حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا

۹۳۴۸ ...فرمایا کہ" اے ام ھانی! بکریاں رکھا کرو، یہ صبح چرنے بھی بھلائی کے ساتھ جاتی ہیں اور شام کو چر کر بھی بھلائی کے ساتھ آتی ہیں"۔

خطیب بروایت حضرت ام المؤمنین عائشه صدیقه رضی اللہ تعالی عنہا

۹۳۴۹ ایسی کوئی قوم نہیں کہ جس کے پاس ہم جائیں اور ان کے پاس بیس کالی سرخ بکریاں ہوں اور وہ تنگ دستی سے خائف ہوں"۔

الخطیب عن عائشه رضی اللہ عنہا

برکت والی روزی

۹۳۵۰ فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے جب معیشت کو بنایا تو بکریوں اور کھیتی باڑی میں برکت ڈال دی"۔ دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۵۱ فرمایا کہ" بہترین مال خالص (اصلی) سکہ یا پلی ہوئی (تابع یا مانوس) نوجوان گھوڑی ہے"۔

العسکری فی الامثال بروایت حضرت سوید بن هبیرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:......بکریوں کی برکت اور فضیلت تو ان روایات سے ظاہر ہی ہے لیکن ساتھ کھیتی باڑی اور زراعت کو بھی ملا دیا کہ یہ کام بھی بہت باعث برکت ہے جیسا کہ مشاہدہ بھی ہے

رہا نوجوان گھوڑی کا مسئلہ تو یہاں روایت میں لفظ مُھرَ ۃ ہے جو گھوڑے کے اس مادہ بچے کو کہا جاتا ہے جو ایک سوار کا بوجھ بخوبی برداشت کر سکے، چونکہ یہ بہت چست اور پھرتیلا ہوتا ہے اس لئے گھمسان کی جنگوں کے کام آتا ہے جو ایک نہایت اھم انفرادی اور ملکی ضرورت ہے۔ اور خالص سکے سے مراد وہ درھم یا دینار ہے جس میں کھوٹ نہ ہو۔ واللہ اعلم مترجم۔

۹۳۵۲ فرمایا کہ" انجیر کو لازم پکڑو، اس کا سرمایہ لگانا آسان ہے اور اس کا فائدہ زیادہ ہے کتان (یا اونی) کے کپڑے (کی تجارت) کو بھی لازم پکڑو کیونکہ اس کے دس میں سے نو حصوں میں برکت ہے۔ دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۵۳ ...فرمایا کہ" اے حکیم! سب سے حلال ترین کمائی وہ ہے جس میں یہ دونوں چلیں یعنی پیر، اور یہ دونوں کام کریں یعنی ہاتھ اور جس میں اس پر پسینہ آجائے یعنی پیشانی پر"۔ دیلمی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۳۵۴ فرمایا کہ" اے قریش کے گروہ! یہ غلام تجارت میں تم پر غالب نہ آجائیں، کیونکہ رزق کے بیس دروازے ہیں، انیس ان میں سے تاجر کے لئے ہیں اور ایک دروازہ سنار کے لئے اور سچا تاجر کبھی محتاج نہیں ہوتا، مگر یہ کہ وہ گناہ گار ہو، بہت وعدے کرنے والا ہو اور ذلیل ہو"۔

دیلمی وابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی سچ بولنے والا تاجر تو محتاج نہیں ہوتا البتہ جو تاجر سچ نہ بولے، گناہ گار ہو، لمبے چوڑے وعدے کرتا ہو، امیدیں دلاتا ہو، قسمیں کھاتا ہو وہ محتاج ہو جائے گا۔ (مترجم)

۹۳۵۵ فرمایا کہ" اے قریش کے گروہ تم لوگ مویشیوں سے محبت کرتے ہو، اس کو کم کرو، تم ایسی زمین میں ہو جہاں بارش کم ہوتی ہے کھیتی باڑی کرو اس میں برکت ہے، اور اس میں سرداروں کو بھی لگاؤ۔ سنن ابی داؤد مراسیله، منفق علیه بروایت حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ

۹۳۵۶ فرمایا کہ "اگر جنت میں تجارت کی اجازت ہوتی تو کپڑے کی تجارت اجازت ہوتی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بزاز (کپڑے کی تجارت کرنے والے) تھے" دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۵۷ فرمایا کہ "اگر جنت میں تجارت ہوتی تو جنتی اونی کھال کے کپڑے بیچتے اور اگر جہنم میں تجارت ہوتی تو کھانے کی تجارت ہوتی،، اور جو چالیس رات تک بیچے تو اس کے دل سے رحمت ختم کردی جاتی ہے۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۵۸ فرمایا کہ "اے بیٹے! اگر تمہارے پاس ایک غلام کی قیمت ہو تو اس سے غلام خرید لو کیونکہ بزرگی تو مردوں کی پیشانی میں ہے" (ابونعیم بروایت سہل بن ضحر) اس روایت کی سند میں یوسف بن خالد السمتی ہے۔

۹۳۵۹ فرمایا کہ "اے سہل! اگر اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو اس سے غلام خرید لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ بھلائی کو مردوں کی پیشانیوں میں رکھا ہے"۔

بغوی، طبرانی، ابن شاهین، وابن منده بروایت حضرت سهل بن ضحر اللیثی رضی الله عنه موقوفاً

۹۳۶۰ چھوٹے سے گھوڑی کے بچے کو پال لے یا کسی غلام یا باندی کو نبی کریم (ﷺ) نے ایک شخص کے بیروزگاری کے شکوے کے جواب میں فرمایا تھا۔ طبرانی کبیر عن عمر رضی الله عنه

چوتھی فصل...... ممنوعہ ذرائع آمدنی کے بیان میں

"التصویر"...... تصویر کشی کی ممانعت

۹۳۶۱ فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا، اور ان سے کہا جائے گا، زندہ کرو ان چیزوں کو جو تم نے بنائی ہیں"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۳۶۲ فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا، جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا اس کو کسی نبی نے قتل کیا ہو یا اس شخص کو جس نے بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کیا ہوگا، یا مصور کو جو تماثیل بناتا ہے"۔ مسند احمد بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

فائدہ:..... تماثیل تمثال کی جمع ہے جس کے دونوں مطلب آتے ہیں، تصویر اور مورتی وغیرہ۔ دونوں کی حرمت واضح ہے۔ (مترجم)

۹۳۶۳ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ مصوروں کو اپنی صورتوں سے عذاب دیں گے جو انھوں نے بنائی تھیں"۔

الشیرازی فی الالقاب والخطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۳۶۴ فرمایا کہ "بے شک ان تصویروں والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا زندہ کرو ان کو جو تم نے بنایا ہے"۔ مالک، مسند احمد، متفق علیه، سنن ابی داؤد ابن ماجه بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها و متفق علیه اور نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:..... یعنی مصوروں سے کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم بناتے تھے ان میں جان ڈال کر ان کو زندہ کرو جو ظاہر ہے کہ وہ نہیں کر سکتے اعاذنا اللہ منہ۔ (مترجم)

۹۳۶۵ فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق سے مشابہت اختیار کرتے تھے"۔

مسلم، ترمذی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۳۶۶ فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں"۔

بخاری بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۳۶۷ فرمایا کہ "قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی، اور دو کان ہوں گے جن سے

وہ سنے گی اور بولنے کے لئے زبان ہوگی، وہ کہے گی کہ مجھے تین آدمیوں کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔

۱ ہر مغرور سرکش جان بوجھ کر حق کی مخالفت کرنے والے کا۔

۲ ہر اس شخص کا جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود مانے۔

۳ مصوروں کا۔مسلم ترمذی، احمد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی جہنم میں ان قسم کے افراد کو عذاب دینے کی ذمہ داری اس گردن پر ہوگی، اعاذنا اللہ منہ۔آمین۔(مترجم)

۹۳۶۸ فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی صفت دیکھنے کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔مسند احمد، نسائی، متفق علیہ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تصویر کشی پر سخت عذاب

۹۳۶۹ فرمایا کہ "بے شک وہ لوگ جو یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے ان کو اب زندہ کرو"۔نسائی، بخاری، مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۷۰ فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا"۔مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۸۳۷۱ "گھر میں تصویر رکھنے سے منع فرمایا"۔ترمذی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۳۷۲ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح مخلوق بنانے کی کوشش کرے؟ ایک دانہ ہی بنا کر دکھائیں یا ایک ذرہ ہی بنا کر دکھائیں یا جو کا ایک دانہ ہی بنا کر دکھائیں"۔مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: فن مصوری، اسٹیچو سازی، مورتی اور اسکلپچر (Sculuptuoe) وغیرہ کی برائی واضح ہے۔(مترجم)

۹۳۷۴ فرمایا کہ "ہر مصور جہنم میں جائے گا، تمام تصویریں جو اس نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالی جائے گی اور انہی سے اس کو عذاب دیا جائے گا"۔مسند احمد، سلم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۷۵ فرمایا کہ "جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونکو اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا"۔

مسند احمد، نسائی متفق، علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:... ان تمام روایات میں فن مصوری کی ممانعت ہے کیونکہ یہ فصل ہی ان ذرائع آمدنی کے بیان میں ہے جو شرعاً ممنوع ہے، ناجائز ہیں۔(مترجم)

تکملہ

۹۳۷۶ فرمایا کہ "کیا ہی بری کمائی ہے، کنجری کا معاوضہ، کتے کی قیمت حجام کی کمائی"۔طبرانی بروایت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

فائدہ: یہاں حجام سے یہ بال کاٹنے والا نائی مراد نہیں بلکہ مراد پچھنے لگانے والے کی کمائی ہے، چونکہ اس میں کچھ اختلاف بھی ہے لہٰذا کسی مستند عالم سے اس کی وضاحت اور تفصیل اچھی طرح سمجھ لی جائے، یہ اس تفصیل کا محل نہیں ہے۔(مترجم)

۹۳۷۷......فرمایا کہ "حرام آمدنی میں سے یہ بھی ہیں، حجام کی کمائی، کتے کی قیمت اور کنجری کا معاوضہ"۔

خطیب، بروایت حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ، وطبرانی، ابن البخار بروایت حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ

فائدہ:......حجام کی کمائی کی طرح کتے کی خرید و فروخت بھی اختلافی مسئلہ ہے لہٰذا کسی مستند عالم سے سمجھ لیا جائے اور کنجری یا رنڈی کی آمدنی تو بہر حال ہے ہی حرام۔(مترجم)

۹۳۷۸ فرمایا کہ "تین چیزیں ایسی ہیں جو سب کی سب حرام ہیں، حجام کی کمائی، رنڈی کا معاوضہ اور کتے کی قیمت، البتہ شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے"۔ متفق علیه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۳۷۹ فرمایا کہ "تین قسم کی کمائی بدترین کمائی ہے، رنڈی کا معاوضہ، حجام کی کمائی، اور کتے کی قیمت"۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن جریر، طبرانی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی الله عنه

۹۳۸۰ فرمایا کہ "شاید کہ تم اتنے کنجوس ہو جاؤ کہ بلیاں اور کتے بھی نہ خریدو اور شاید کہ تم اتنے فقیر ہو جاؤ کہ فقر تمہیں حجام کی کمائی کھانے پر مجبور کر دے"۔

دیلمی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۹۳۸۱ حجام (پچھنہ لگانے والا) کو اس کی اجرت دو، آپ سے حجام کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا۔

مسند احمد، سنن سعید بن منصور مسند ابویعلی عن جابر رضی الله عنه

۹۳۸۲ اسے اس کا اجر دو (یعنی حجام کو)۔ طبرانی کبیر عن ثوبان

۸۳۸۳ اسے اس کا اجر دو اور اسے اپنا دوست سمجھ کر کھلاؤ یعنی حجام کو اجرت پر لاؤ۔

ترمذی قال حسن، ابن ماجه ابوداؤد، ابن قانع عن ابن محیصه عن ابیه

۹۳۸۴ اسے حجام کی اجرت دو اور اسے اس کی گٹھری میں باندھ دینا۔ متفق علیه عن محیصه بن مسعود

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ اس کی کمائی کو حقیر نہ سمجھا جائے اور ایک کام آنے اور آرام دینے کا پیشہ اختیار کرنے والے کو اجرت دی جائے

۹۳۸۵ جب رسول اللہ ﷺ سے کتے کی کمائی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "یہ زمانہ جاہلیت والوں کا کھانا ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت عبادةبن صامت رضی الله عنه اور اسی طرح حضرت میمونه بنت سعد رضی الله عنها

فائدہ:...... یعنی اسلام سے پہلے تو کتے کی خرید وفروخت ہوتی تھی لیکن اسلام میں کتے کی خرید وفروخت پر پابندی لگادی گئی تا کہ لہو ولعب اور عیسائیوں اور یہودیوں کی مشابہت سے بچا جا سکے۔

۹۳۸۶ فرمایا کہ "جو شخص کھانے پینے کی چیزوں کی تجارت کرتا ہوا مر گیا تو اس کے دل میں مسلمانوں کے لئے کینہ ہوگا"۔

ابونعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

آزاد انسانوں کی تجارت حرام ہے

۹۳۸۷ فرمایا کہ بے شک سب سے بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو بیچتے ہیں۔ خطیب بروایت حضرت ابو ذر رضی الله عنه

۹۳۸۸ فرمایا کہ "بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کی خرید وفروخت کرتے ہیں"۔ دیلمی بروایت حضرت ابو ذر رضی الله عنه

فائدہ:...... مذکورہ روایات میں غلاموں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے جبکہ اس سے پہلے ایسی روایات گزر چکی ہیں جن میں غلام خریدنے کی ترغیب ہے تو بظاہر ان میں تعارض ہے لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو درحقیقت ان میں کوئی تعارض نہیں، دراصل انسانی معاشرے میں انسانیت کو غلام بنانے کی حوصلہ شکنی مقصود ہے لہٰذا وہ روایات جن میں غلام خریدنے کی ترغیب دی گئی ہے وہ ان لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا گیا ہے جن کے بارے میں آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہ یا تو غلام کو آزاد کر دیں گے یا پھر غلام کے لئے مقرر کردہ اسلامی حقوق ٹھیک ٹھیک ادا کریں گے، جبکہ یہ روایات جن میں غلاموں کی خرید وفروخت کی بالکل ممانعت ہے یہاں آپ ﷺ کا خطاب خیر القرون کے بعد آنے والے لوگوں سے ہے اور دین داری کی کمی ہوتی جائے گی اور وہ ٹھیک سے غلاموں کے حقوق ادا نہیں کر سکیں گے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم. الحدیث

ترجمہ:...... سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے وہ جو اس کے بعد اور پھر جو اس کے بعد ہے۔ انتہیٰ۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۳۸۹ فرمایا کہ" گانے والیوں کی خرید وفروخت نہ کرواور نہ ان کو گانا سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے"۔ (متفق علیہ)

۹۳۹۰ فرمایا کہ" گانے والی عورتوں کو نہ بیچنا جائز ہے اور نہ خریدنا، ان میں تجارت بھی جائز نہیں، ان کی قیمت حرام ہے، اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"ومن الناس من یشتری لهو الحدیث" (سورۃ لقمان آیت ۶)

ترجمہ:...... لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو فضول باتیں خریدتے ہیں۔

اور قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، کوئی شخص ایسا نہیں جس نے گانے کے لئے اپنی آواز بلند کی ہو مگر اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے نہ بھیجے ہوں جو اس کے کندھوں پر چڑھ جاتے ہیں اور مسلسل اپنے پیروں سے اس شخص کے سینے پر مارتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے"۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی، وابن مردویه بروایت حضرت ابو امامة رضی الله عنه ودوی صدره ای قوله حرام

۹۳۹۱ فرمایا کہ" باندی کی کمائی نہ کھاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ اپنی شرمگاہ سے نہ کمانے لگے"۔

طبرانی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی الله عنه

فائدہ:...... یعنی ایسا نہ ہو کہ زنا کروا کر پیسا کمانے لگے۔ (مترجم)

۹۳۹۲ جس چیز کی قیمت حلال نہ ہو اس چیز کا کھانا اور پینا بھی حلال نہیں۔ دارقطنی عن تمیم داری

۹۳۹۳ فرمایا کہ" لوگوں میں سے رنگ کرنے والے۔ یعنی صباغ سب سے زیادہ جھوٹے ہوتے ہیں"۔

سنن دارقطنی بروایت حضرت تمیم الداری رضی الله عنه

روزی میں خیانت کرنے والے

۹۳۹۴ قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا اللہ سے خیانت کرنے والے لوگ کہاں ہیں چنانچہ جانوروں اور غلاموں کے تاجر، نقدی کی تجارت کرنے والے اور درزیوں کو لایا جائے گا۔ فردوس دیلمی ابن عمر رضی الله عنه

تکملہ

۹۳۹۵ فرمایا کہ" مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا، زندہ کرو اسے جو تم نے بنایا ہے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۳۹۶ فرمایا" ان تصویر والوں کو انہی سے عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ زندہ کرو ان چیزوں کو جن کو تم نے بنایا ہے، اور جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے"۔ مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۳۹۷ فرمایا کہ" بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا"۔ نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۳۹۸ فرمایا کہ" بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں"۔

بخاری بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۳۹۹ فرمایا کہ" جس نے کوئی تصویر بنائی اسے قیامت میں اس وقت تک عذاب دیا جاتا رہے گا جب تک وہ اس میں روح نہ پھونک دے، اور ایسا وہ کر نہ سکے گا، اور اگر کوئی شخص کسی کی بات سنے حالانکہ یہ انہیں پسند نہ ہو کہ یہ ان کی بات سنے تو ایسے شخص کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا، اور جس نے جھوٹا خواب سنایا اس کو جو کا ایک دانہ دیا جائے گا اور اس وقت تک عذاب دیا جائے گا جب تک یہ شخص اس دانے کی

دونوں طرفوں میں گرہ نہ لگالے حالانکہ وہ ایسا کر نہیں سکے گا"۔مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۰۰ فرمایا کہ "اگر کسی نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اُسے اس وقت تک عذاب دیں گے جب تک وہ اس میں روح نہ پھونک دے حالانکہ وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔بخاری بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۴۰۱ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح تخلیق کرنے لگے، ذرا ایک دانہ تو بنائیں، ایک ذرہ تو بنائیں، ایک جو کا دانہ تو وہ بنائیں"۔مسند احمد، بخاری، مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....یعنی اگر واقعتاً وہ میری مشابہت اختیار کرنا چاہتے ہیں تو ذرا، ایک ننھا ایسا جو کا دانہ ہی بنا کر دکھائیں، مقام فکر ہے عالم انسانیت کے لئے جب تمام مخلوقات اس قدر محتاج اور بے بس ہیں تو کیوں اس کی عبادت میں کوتاہی کریں جو نہ محتاج دبے بس بلکہ وہ تو ہر شے پر قادر ہے، سبحانہ ما اعظم شانہ۔(مترجم)

۹۴۰۲ فرمایا کہ "تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرے، ذرا ایک مچھر ہی بنا کر دکھائیں، ذرا ایک ذرہ ہی بنا کر دکھائیں۔ابن النجار بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۰۳ فرمایا کہ "جو کوئی بھی تصویر بناتا ہے قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا جو تو نے بنایا تھا اسے زندہ کر"۔

طبرانی و ابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۰۴ فرمایا کہ "اے عائشہ! بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔مسلم، نسائی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۹۵ فرمایا کہ "ان لوگوں پر حیرت ہے کہ یہ لوگ سن چکے ہیں کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، یہ۔۔۔تصویریں بناتا ہے کیا اسے غور و فکر نہیں کرنا چاہیے؟ بخاری، مستدرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق ممنوعہ ذرائع آمدنی کے بارے میں

۹۴۰۶ فرمایا کہ "کیا ہی بری کمائی ہے بانسری بجانے والے کی اجرت اور کتے کی قیمت"۔

ابوبکر بن مقسم فی جزئہ، بخاری، مستدرک حاکم مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۰۷ فرمایا کہ "میں خمر (شراب) کی تجارت حرام قرار دیتا ہوں"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۴۰۸ فرمایا کہ "چھ عادتیں حرام میں سے ہیں۔

۱ امام کا رشوت لینا، اور یہ سب سے بدترین حرام ہے۔

۲ کتے کی قیمت۔

۳ اپنے مذکر جانور کی کمائی۔

۴ رنڈی کا معاوضہ۔

۵ حجام کی کمائی۔

۶ کاہن اور اس کی باتوں کو حلال سمجھنا۔ابن مردویہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....یعنی یہ چھ عادات یا کام حرام ہیں، (اول) امام کا رشوت لینا، یہاں امام سے مراد حکمران ہے، چونکہ حکمران ہر طرح صاحب اختیار ہوتا ہے اس لئے اس زبردست عہدے اور منصب کے ہوتے ہوئے رشوت لینا بدترین حرکت ہے۔

کتے کی قیمت اس کے بارے میں وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔یعنی اگر کسی شخص کے پاس بکریاں ہیں۔بکرا نہیں اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی بکریاں گابھن ہوں اور بچے دے تو اپنی بکریوں کو ایسے شخص کے پاس لے جاتا ہے جس کے پاس بکرا ہو،اس کے بکرے سے اپنی بکریوں کا جنسی اختلاط کرواتا ہے اور اس کام کا معاوضہ ادا کرتا ہے،تو یہ جو معاوضہ ہے یہ بھی حرام ہے۔

ان کی وضاحت بھی پہلے گزر چکی ہے۔

کہانت کو ماننا،کاہن کی باتوں پر یقین کرنا،اس کے معاوضے وغیرہ کو جائز وحلال سمجھنا بھی حرام ہے۔واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۴۰۹ فرمایا کہ ''میری امت کے برے لوگ سنار اور رنگ ساز ہیں''۔مسند الفردوس للدیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......کیونکہ یہ دونوں ہی اپنے کام میں کثرت سے جھوٹ بولتے ہیں۔(مترجم)

۹۴۱۰ فرمایا کہ ''رنڈی کا معاوضہ،کتے کی قیمت اور حجام کی کمائی بدترین کمائی ہے''۔

مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۱ فرمایا کہ ''باندیوں کی کمائی حرام ہے''۔الضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی باندیوں سے زنا کروانا اور اس سے آمدنی حاصل کرنا۔(مترجم)

۹۴۱۲......فرمایا کہ ''حجام جو چاہے اسے پانی سیراب کرنے والے اونٹ کو چارے کے طور پر کھلادے۔

مسند احمد بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۳ فرمایا کہ ''میں نے اپنی خالہ فاختہ بنت عمرو کو ایک غلام تحفے میں دیا اور انہیں بتادیا کہ اسے نہ تو سنار بنایئے گا،نہ حجام اور نہ جانور ذبح کرنے والا''۔طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۴۱۴ فرمایا کہ ''میں نے اپنی خالہ کو ایک لڑکا تحفے میں دیا،مجھے امید ہے کہ میری خالہ کیلئے یہ غلام برکت والا ثابت ہوگا،میں نے خالہ کو یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اسے نہ حجام بنائیں،نہ سنار اور نہ قصائی''۔مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۱۵ آپ ﷺ نے اپنی وفات سے دوماہ پہلے بیع صرف کرنے سے منع فرمادیا تھا''۔بزار، طبرانی بروایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

بیع صرف:......بعض ثمنوں کو بعض کے عوض بیچنے کو بیع صرف کہتے ہیں۔(دیکھیں،فتح القدیر بحوالہ اردو ترجمہ فتاوی عالمگیری جلد ۵ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

دوسرے لفظوں میں آپ یوں سمجھ لیجئے کہ کرنسی کے بدلے کرنسی کے لین دین (خرید وفروخت) کو بیع الصرف کہتے ہیں،جیسے سونا دیکر سونا خریدنا،یا چاندی دیکر چاندی خریدنا،یا سونا دیکر چاندی خریدنا،یا چاندی،دیکر سونا خریدنا،چونکہ اس وقت دینار (سونے کے سکے) اور درھم (چاندی کے سکے) ہی بطور کرنسی کے رائج تھے اس لئے ثمن کا ترجمہ کرنسی سے کیا گیا ہے۔

اب چونکہ بیع صرف میں موجود اس کی مخصوص شرائط کا لحاظ عام طور پر نہیں رکھا جاتا لہٰذا روایت میں مطلقاً منع فرمادیا،باقی اس کی صحیح تعریف،حکم اور شرائط کسی بھی مستند دارالافتاء سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔(مترجم)

۹۴۱۶......آپ ﷺ نے باندیوں کی کمائی سے منع فرمایا''۔بخاری، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۱۷ آپ ﷺ نے باندیوں کی کمائی سے منع فرمایا جب تک کہ ان کا ذریعہ کمائی معلوم نہ ہوجائے''۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۸......آپ ﷺ نے حجام کی کمائی سے منع فرمایا''۔ابن ماجہ بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۴۱۹......فرمایا کہ ''سمندر کا سفر اس وقت تک نہ کرو جب تک حج یا عمرے کا ارادہ نہ ہو یا اللہ کے راستے میں غازی ہوکر کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے پھر سمندر''۔سنن ابی داؤد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسرا باب.....خرید وفروخت کے بارے میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل.....خرید وفروخت کے آداب کے بیان میں

اس میں دو ضمنی مضامین ہیں۔

پہلا مضمون.....نرمی اور درگذر کے بیان میں

۹۴۲۰ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتے ہیں جو بیچے تو نرمی سے کام لے"۔ جب خریدے تو نرمی سے کام لے، جب فیصلہ کرے تو نرمی سے کام لے اور جب تقاضا کرے تو بھی نرمی سے کام لے"۔ بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابی هریره رضی الله عنه

۹۴۲۱.....فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو جنت میں داخل کریں گے جو خرید وفروخت کرتے ہوئے نرمی اور (درگزر سے کام) لے، فیصلہ کرتے ہوئے بھی درگزر سے کام لے اور طلب کرتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لے"۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه

۹۴۲۲....."فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں اپنے اس بندے پر جو نرمی کرے بیچتے ہوئے، نرمی کرے خریدتے ہوئے، نرمی کرے فیصلہ کرتے ہوئے، نرمی کرے تقاضا کرتے ہوئے"۔ بخاری ابن ماجه بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۴۲۴ فرمایا کہ "تم سے پہلے لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو معاف فرمادیا جو بیچتے ہوئے نرمی کرتا، خریدتے ہوئے نرمی کرتا اور طلب کرتے ہوئے نرمی کرتا"۔ مسند احمد، ترمذی، سنن کبریٰ بیھقی بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

دوسرا مضمون.....متفرق آداب کے بیان میں

۹۴۲۵ فرمایا کہ "پہلے سودے پہلی پیشکش کو لازم پکڑو کیونکہ فائدہ نرمی اور درگزر کے ساتھ ہے"۔

مصنف ابن ابی شیبه، سنن ابی داؤد فی المراسیل، سنن کبری بیھقی بروایت امام زهری رضی الله عنه

فائدہ:.....پہلی آفر جو کسی سودے میں ہوا سے لینے کی ترغیب ہے کیونکہ نرمی اور دوسرے کے ساتھ احسان کرنا زیادہ فائدہ مند ہے۔

۹۴۲۶ فرمایا کہ سامان کا مالک اس بات کا حقدار ہے کہ اس سے بھاؤ تاؤ کیا جائے" مراسیل ابن داؤد بروایت ابن حسین

۹۴۲۷ فرمایا کہ "اے قیلہ! ایسا مت کرو، لیکن (بلکہ) جب تم کچھ خریدنا چاہو تو اس چیز کے بدلے خریدو جسے تم خود بھی (بطور قیمت) لینا چاہو (خواہ) وہ چیز تمہیں دی گئی ہو یا نہ، اور جب تم کچھ بیچنا چاہو تو اسی چیز کے ساتھ بھاؤ تاؤ کرو جسے تم خود بھی دینا چاہو، (خواہ) وہ چیز تمہیں دی گئی ہو یا نہ"۔

ابن ماجه بروایت حضرت قیله ام بنی انمار رضی الله عنه

۹۴۲۸ فرمایا کہ "لین دین کرنے والوں میں سے دونوں کو اختیار ہے جب تک سودے کی گفتگو ختم نہ ہو جائے، چنانچہ اگر دونوں نے سچ کہا اور بیان کردیا تو ان کی خرید وفروخت میں برکت ہوگی، اور اگر انہوں نے چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی خرید وفروخت کی برکت ختم کردی جائے گی"۔

مسند احمد، متفق علیه بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی الله عنه

فائدہ:.....اس روایت کے الفاظ یہ ہیں "البیعان بالخیار مالم یتفرقا" الخ، یہ مشہور اختلافی مقام ہے، یہاں شوافع اور احناف میں

اختلاف ہے، حضرات شوافع مالم یتفرقا سے جسمانی علیحدگی مراد لیتے ہیں لہٰذا ان کے اعتبار سے ترجمہ اس طرح ہوگا کہ لین دین کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔

جبکہ احناف وہاں مالم یتفرقا سے مراد اقوال کی علیحدگی مراد لیتے ہیں یعنی لین دین کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں بھاؤ تاؤ کی گفتگو کو نظر انداز کر کے دیگر گفتگو میں مشغول نہ ہو جائیں، اس ترجمے میں حضرات احناف زاداللہ سوادھم کے موقف کو ظاہر رکھا گیا، اختلاف کی تفصیلات اور قول راجح معلوم کرنے کے لئے کسی مشہور دارالافتاء سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ (مترجم)

۹۴۲۹ فرمایا کہ "اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو، اس میں برکت ڈال دی جائے گی"۔

مسند احمد، بخاری بروایت حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ بخاری فی التاریخ، ابن ماجہ بروایت حضرت عبداللہ بن مسند احمد، ابن ماجہ، بروایت حضرت ابی ایوب رضی اللہ عنہ، طبرانی، مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۹۴۳۰ فرمایا کہ "اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو کیونکہ ناپے ہوئے کھانے میں برکت ہوتی ہے"۔ ابن النجار بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

فائدہ: یہاں کھانے کو ناپنے سے مراد کھانے پینے کی چیزوں کی خرید و فروخت کرتے ہوئے ناپنا ہے، اور ناپنا عربی لفظ "کیلوا" کا ترجمہ ہے، کیونکہ اہل عرب کے ہاں یہی طریقہ رائج تھا، اور ہمارے ہاں اردو میں ناپ تول دونوں تقریباً مترادف الفاظ سمجھے جاتے ہیں۔ (مترجم)

۹۴۳۱ کنگھی کرنے والی عورت میں برکت ہے۔ سنن ابی داؤد محمد بن سعد

۹۴۳۲ فرمایا کہ "تین چیزوں میں برکت ہے۔

۱ ایک مقررہ وقت تک ہونے والی خرید و فروخت۔ ۲ آپس میں ادھار لینا دینا۔

۳ اور گھر کے لئے گندم اور جو کو آپس میں ملانا بیچنے کے لئے نہیں"۔ ابن ماجہ وابن عساکر بروایت حضرت حبیب رضی اللہ عنہ

۹۴۳۳ فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! بے شک تاجروں کو قیامت کے دن گناہ کی حالت میں اٹھایا جائے گا علاوہ ان تاجروں کے جو اللہ سے ڈرتے رہے اور نیکی کرتے رہے اور سچ بولا"۔ ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرك حاکم بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۴۳۴ فرمایا کہ "اے تاجر و جھوٹ سے بچو"۔ طبرانی بروایت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۹۴۳۵ فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! اس خرید و فروخت میں (فضولیات) اور حلف (قسمیں) بھی ہوتی ہیں تو اس میں صدقہ بھی ملا دو"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرك حاکم بروایت حضرت قیس بن ابی غررۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۳۶ فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ "شیطان اور گناہ دونوں خرید و فروخت میں موجود ہوتے ہیں، اس لئے اپنی خرید و فروخت میں صدقہ کی ملاوٹ کر لیا کرو"۔ ترمذی، بروایت حضرت قیس بن ابی غرزۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۳۷ فرمایا کہ "بے شک تمہیں دو ایسے کاموں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے جن میں تم سے پہلے قومیں ہلاک ہو چکی ہیں"۔

ترمذی، مستدرك حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۴۳۸ فرمایا کہ "جب تولو تو زیادہ دو"۔ ابن ماجہ، والضیاء بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

بازار میں داخل ہونے کی دعا

۹۴۳۹ فرمایا کہ "جو بازار میں داخل ہوا، اور اس نے یہ کلمہ پڑھ لیا:

لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریك لہ، لہ الملك ولہ الحمد یحی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر

ترجمہ: "کوئی معبود نہیں علاوہ اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے

ہیں وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کی ایک لاکھ برائیاں مٹا دیں گے، اور اس کے ایک لاکھ درجے بلند کر دیں گے اور جنت میں اس کے لئے گھر بنائیں گے"۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۴۴۰ فرمایا کہ "فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک اپنے مصلے پر بیٹھے بیٹھے اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے زیادہ پہنچا ہوا ہے جو تلاش رزق میں تمام دنیا چھان چکا ہو"۔ فردوس دیلمی بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنه

۹۴۴۱ فرمایا کہ "اپنی ضروریات اور رزق کی تلاش کے لئے صبح جلدی نکلا کرو، کیونکہ صبح میں برکت اور کامیابی ہے"۔

معجم اوسط طبرانی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقه رضی اللہ عنها

تکملہ

۹۴۴۲ فرمایا کہ "خرید وفروخت میں شور شرابہ اور قسمیں وغیرہ خوب ہوتی ہیں لہٰذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ ملا دیا کرو"۔

ابن حبان بروایت حضرت قیس بن ابی غرزة رضی اللہ عنه

۹۴۴۳ فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! اس خرید وفروخت کے دوران جھوٹ اور قسمیں وغیرہ ہوتی ہیں لہٰذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ بھی ملا لیا کرو"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت قیس بن ابی غرزة رضی اللہ عنه

۹۴۴۴ فرمایا کہ "تمہیں دو باتوں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، جن میں تم سے پہلی امتیں ہلاک ہو چکی ہیں"۔

ترمذی وضعفه، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

۹۴۴۵ فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! تم قسمیں بہت کھاتے ہو لہٰذا اپنی اس خرید وفروخت میں کچھ صدقہ ملا لیا کرو"۔

اور رویانی   بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنه

تاجروں کو صدقہ کا اہتمام کرنا چاہئے

۹۴۴۶ فرمایا کہ اے تاجروں کے گروہ! اس خرید وفروخت میں فضولیات اور قسمیں ہوتی ہیں لہٰذا اس میں صدقہ ملا لیا کرو"۔

مسند احمد سنن ابی داؤد، نسائی ابن ماجه، مستدرک حاکم اور متفق علیه بروایت حضرت قیس بن ابی غرزة رضی اللہ عنه

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ خرید وفروخت کی مجلس ایک ایسی مجلس ہوتی ہے جہاں جھوٹ بھی بولا جاتا ہے، قسمیں بھی کھائی جاتی ہیں، شور شرابہ بھی ہوتا ہے اور مختلف قسم کی دیگر فضولیات بھی ہوتی ہیں اور یہ سب گناہ کے کام ہیں لہٰذا ان کے کفارے کے طور پر کچھ صدقہ خیرات بھی کر دینا چاہیے کہ یہ مجلس وبال نہ بن جائے۔ (مترجم)

۹۴۴۷ فرمایا کہ "بے شک تاجر ہی گناہگار ہوتے ہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے بیع (خرید وفروخت) کو حلال نہیں قرار دیا؟ فرمایا، ہاں لیکن جب تاجر بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، قسمیں کھاتے ہیں اور گناہ گار ہو جاتے ہیں۔

مسند احمد، ابن خزیمه، مستدرک حاکم، طبرانی، بیهقی شعب الایمان بروایت حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنه، اور طبرانی بروایت حضرت معاویه رضی اللہ عنه

۹۴۴۸ فرمایا کہ "جیسے چاہو بیچو، (لیکن) میری ایک بات سن لو جو تم سے کہتا ہوں، جانور کی کھال اس وقت تک نہ اتارو جب تک وہ (ذبح کے بعد) مر نہ جائے، اور جب (جب تک تمہارے ایک مسلمان بھائی کا بھاؤ تاؤ) مکمل نہ ہو جائے تو تم اس پر سودا نہ کرو، اور بولی بڑھانے کے لئے (دھوکے سے) اضافی بولی نہ لگاؤ، اور (بازار میں آنے سے) پہلے سودا نہ لو اور ذخیرہ اندوزی نہ کرو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنه

۹۴۴۹ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر رحم فرمائے جو بیچتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، خریدتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، فیصلہ کرتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، اور جب طلب کرتا ہے تو بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے"۔

بخاری، ابن ماجه، ابن حبان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه اور ابن النجار بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنه

دوسری فصل...... عملی طور پر ممنوع خرید وفروخت کے بیان میں

یعنی وہ خرید وفروخت جو شرعاً تو ممنوع نہ ہو لیکن کسی اور وجہ سے ممنوع قرار دی جائے۔ (مترجم)
اس میں آٹھ مضامین ہیں۔

پہلا مضمون

اس چیز کی فروخت کے بارے میں جو ابھی تک خریدنے والے نے اپنے قبضے میں نہیں لی یا جس کا مالک نہیں بنا۔

۹۴۵۰ فرمایا کہ "جب تم کھانا خریدو تو اس وقت نہ بیچو جب تک پورا وصول نہ کرلو"۔ مسلم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه

۹۴۵۱...... فرمایا کہ "جب تم کوئی چیز خریدلو تو اُسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک اپنے قبضے میں نہ لے لو"۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن حبان بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنه

۹۴۵۲ جب کسی سے کیل ناپنے کی بات کرلو تو اسے ناپ کر دو۔ ابن ماجه عن عثمان رضی اللہ عنه

۹۴۵۳ فرمایا کہ "جو کوئی کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کرلے"۔

مسند احمد، متفق علیه، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه، اور متفق علیه اور اربعه باقیه، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه، اور مسند احم، مسلم بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنه

۹۴۵۴ فرمایا کہ "کھانے کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک خرید کر پورا وصول نہ کرلو"۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنه

۹۴۵۵ فرمایا کہ "جو تیرے پاس نہیں وہ مت بیچو"۔

۹۴۵۶...... فرمایا کہ "جس نے کھانا خریدا تو اس کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کرلے"۔

مسند احمد، متفق علیه نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

دوسرا مضمون...... عیب چھپانے کی برائی کے بیان میں

بیع مصراۃ

۹۴۵۷...... فرمایا کہ "اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ دوھے بغیر مت چھوڑو (تاکہ خریدار جانور کو زیادہ دودھ دینے والا سمجھے)۔ اس کے بعد بھی (جس کسی نے) ایسا جانور خرید لیا تو اس کو اس جانور کا دودھ دوھ لینے کے بعد (یعنی یہ حقیقت) معلوم ہونے کے بعد کہ جانور دراصل اتنا دودھ دینے والا ہے نہ کہ جتنا خریداری کے وقت لگتا تھا (خریدار کو) دو اچھی باتوں کا اختیار ہے۔

۱...... یا تو اسی جانور پر گزارا کرے، یا

۲۔ اس جانور کو واپس کردے اور ایک صاع کھجور۔اضافی طور پر تھنوں میں موجود دودھ کے بدلے میں بھی دے۔

بخاری بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... اس روایت میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے وہ علماء کے ہاں بیع مصراۃ کے نام سے معروف ہے اور ائمہ کے ہاں اختلافی ہے، مسئلہ چونکہ قدرے پیچیدہ ہے لہٰذا اس مسئلہ کو کسی مستند عالم یا دارالافتاء سے سمجھ لینا چاہیے۔(مترجم)

۹۴۵۸ فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی تھی تو اس کو تین دن تک اختیار ہے، اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کردے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی واپس کرے"۔مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:... صاع ایک پیمانہ ہے جس سے اناج گندم، جو، گیہوں، کھجور، چھوارے، کشمش اور اس طرح کی دیگر اشیاء کو ناپا جاتا تھا موجودہ دور میں اس کی صحیح مقدار معلوم کرنے کے لئے علماء تو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "اوزان شرعیہ" ملاحظ فرمائیں اور عوام کسی مستند عالم سے پوچھ لیں۔(مترجم)

۹۴۵۹ فرمایا کہ "جس کسی نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اب اسے تین دن تک اختیار ہے، اگر واپس کرے تو ساتھ ایک صاع کی مقدار کوئی کھانے کی چیز بھی دے (لیکن) گیہوں کا آٹا نہ دے"۔مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۰ فرمایا کہ "جس کسی نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کردے اور ساتھ میں ایک صاع کھجور بھی واپس کرے گیہوں کا آٹا نہ دے۔مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... مذکورہ دونوں روایات کے آخر میں گیہوں کے آٹے کا ذکر ہے"۔ یہ دراصل عربی لفظ سمرآء کا ترجمہ ہے، اس لفظ کے اور بھی بہت سے معانی ہیں، موقع و محل کی مناسبت سے یہی معنی زیادہ مناسب معلوم ہوئے چنانچہ انہیں کو ذکر کیا گیا دیکھیں مصباح اللغات ۳۹۵ مادہ سمر۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۴۶۱ فرمایا کہ "ایسا جانور بیچنا دھوکہ ہے جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں اور دھوکہ مسلمان کے لئے جائز نہیں"۔

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۴۶۲ فرمایا کہ "جب تم میں سے کوئی بکری یا اونٹنی بیچے تو اس کے تھنوں میں دودھ نہ جمع کرے"۔نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۳ فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو ساتھ اتنا ہی (یعنی جتنا دودھ تھا) یا اس کی دوگنی مقدار گیہوں کے دانے دے"۔سنن ابی داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۶۴ فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے یا وہ بہت دودھ دینے والا لگتا تھا تو اب اس کو تین دن کا اختیار ہے اگر اس کو رکھنا چاہے تو رکھ لے اور اگر اس کو واپس کرنا چاہے تو واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔

ابن ماجہ، نسائی بروایت حضرت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۵ آپ ﷺ نے ایسے جانور کی فروخت سے منع فرمایا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں"۔مسند بزار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۴۶۶...... فرمایا کہ "جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسی اونٹنی یا ایسی بکری خریدے جو بہت دودھ دینے والی لگتی ہو تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے دودھ دوھ لینے کے بعد، یا تو یہی رکھے، یا پھر اس کو واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار برابر کھجوریں دے دے"۔

مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۷ فرمایا کہ "جس نے دودھ دوہنے کے لئے بکری خریدی اور تین دن تک اس کا دودھ دوھا تو اس کو اختیار ہے، چاہے رکھ لے ورنہ واپس

کردے اور ساتھ ایک صاع کھجوریں دے دے"۔ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۶۸ فرمایا کہ "جس نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر واپس کردے تو ساتھ ایک صاع کی مقدار کوئی کھانے کی چیز یا کھجوریں دیدے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۹ فرمایا کہ "جس نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تاکہ اسے دوھے تو اگر راضی ہے تو اسی کو رکھ لے ورنہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے"۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سنن ابی داؤد بروایت زھری رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً

۹۴۷۰ فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی بکر خرید لی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی، تو اب اگر اس کو ناپسند ہے تو اس کو واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کے برابر کھجوریں بھی دیدے"۔ طبرانی بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۹۴۷۱ فرمایا کہ "کسی نے ایسی اونٹنی خرید لی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اگر وہ راضی ہے تو ٹھیک ورنہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۴۷۲ فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی اور اسے دوھتا بھی ہے تین دن تک، لہٰذا راضی ہے تو ٹھیک ورنہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے"۔ مصنف عبد الرزاق بروایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ

۹۴۷۳ فرمایا کہ "جس نے ایسی اونٹنی یا بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے اگر چاہے تو واپس دے دے اور ساتھ ایک برتن بھر کھانے کی کوئی چیز بھی دے دے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۷۴ فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی بکری اونٹنی خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تو اب اس کو دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے، یا تو واپس کردے اور ساتھ برتن بھر کھانے کی کوئی چیز بھی دے دے اور اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے"۔ متفق علیہ بروایت حسن مرسلاً

۹۴۷۵ فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اب بکری والے کو دودھ دوھنے کا حق ہے، پھر اگر وہ راضی ہو تو اسی کو رکھ لے ورنہ پھر واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور بروایت حسن مرسلاً

۹۴۷۶ فرمایا کہ "اے لوگو! تم میں سے کوئی بھی شخص ہرگز بازار سے نہ ملے، اور نہ ہی کوئی مہاجر کسی اعرابی (دیہاتی) کے لئے کچھ بیچے، اور جس نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اس کو تین دن تک اختیار ہے، اگر چاہے تو واپس کردے اور ساتھ اتنا ہی (یعنی جتنا اس جانور کا دودھ تھا) یا فرمایا اس سے دوگنا مقدار میں گیہوں کے دانے دے"۔ طبرانی، متفق علیہ، وضعفہ عن ابی عمر رضی اللہ عنہ

بیع کی متفرق ممنوعہ اقسام کا تکملہ

فرمایا کہ "پتھروں کے ساتھ نہ بیچو، اور نہ نجش کرو، اور نہ ہی لمس کے طریقے سے بیچو، اور اگر کسی نے ایسا جانور خرید لیا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے، اور اس جانور کو ناپسند کرے تو چاہیے کہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار برابر کھانے کی کوئی چیز دے دے"۔

دیلمی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:.... پتھروں کے ساتھ نہ بیچو" عرب میں یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ فروخت کئے جانے والے مال کو گاہکوں کے سامنے پھیلا کر رکھ دیا جاتا تھا اور وہ اس پر کنکر پھینکتے تھے، جس چیز پر کنکر گرجاتا وہ چیز گاہک کو خریدنی پڑتی تھی خواہ وہ کچھ ہو اور کیسی ہی حالت کیوں نہ ہو، اس طرح کی خرید و فروخت کو عربی میں "بیع الحصاۃ" کہا جاتا ہے چونکہ اس میں ایک قسم کی زبردستی اور بے بسی و عدم رضامندی یا جبری رضامندی کا عنصر پایا جاتا ہے لہٰذا آپ ﷺ نے خرید و فروخت کے اس طریقے کو ممنوع فرمایا ہے۔

''نجش''، یہ بھی ایک اصطلاحی لفظ ہے، عرب میں خرید وفروخت کا ایک طریقہ یہ بھی رائج تھا کہ بیچنے والا اپنے مال کی بولی لگواتا، لوگ بڑھ چڑھ کر بولیاں دینے لگتے، ان ہی لوگوں میں بیچنے والے کے اپنے ملازم بھی خریداروں کے بھیس میں موجود ہوتے جو بولیوں کو بڑھاتے رہتے تھے'' مثلاً اگر ایک شخص نے بولی لگائی میں یہ چیز دس روپے میں خریدتا ہوں اور دوسرے نے بارہ روپے کی بولی لگائی، تو بیچنے والے کا ملازم (جو خریدار کے بھیس میں وہاں موجود ہوتا) وہ پندرہ روپے کی بولی لگالیتا، مجبوراً خریدار کو بولی بڑھانی پڑتی۔ چونکہ اس میں بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس قسم کو بھی ممنوع قرار دیا۔

لمس، یہ بھی عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے چھونا، عرب میں خرید وفروخت کا ایک یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ بیچنے والا اپنا سامان گاہکوں کے سامنے رکھ دیتا اور گاہک پاس کھڑے ہو کر سامان وغیرہ دیکھتے رہتے، اور اگر اس دوران کسی گاہک کا ہاتھ یعنی کسی چیز سے چھو جاتا تو وہ چیز گاہک کو لازماً خریدنی پڑتی، چونکہ اس میں بھی زبردستی اور جبری رضامندی ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس کو ممنوع فرمادیا۔ (مترجم)

۹۴۷۸ فرمایا کہ ''دیہاتیوں سے لین دین نہ کرو، خواہ وہ تم میں سے کسی کا بھائی یا باپ یا ماں ہی کیوں نہ ہو''۔

طبرانی بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۷۹ فرمایا کہ ''لمس کے طریقے سے خرید وفروخت نہ کرو، نجش نہ کرو، دھوکے کی خرید وفروخت نہ کرو، اور کوئی موجود کسی غائب (دیہاتی) کے لئے خرید وفروخت نہ کرلے، اور جس کسی ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو تین دن تک اسے دوھے، پھر اگر اس جانور کو واپس کرے تو ایک صاع کے بقدر کھجوروں کے ساتھ''۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۴۸۰ تم میں سے کوئی اپنے نر گھوڑے کو ہرگز نہ بیچے۔ اس سے مراد گھوڑیوں میں موجود نر ہے۔ سمویہ عن انس

۹۴۸۱ فرمایا کہ ''کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ جس مال (گندم وغیرہ) کا ناپ تول معلوم ہو چکا ہو اسے تخمینے سے نہ لے جب تک کہ اس کے مالک کو نہ بتادے مصنف عبدالرزاق عن اوزاعی۔ نوٹ .. اس کی سند معضل ہے یعنی سند میں دو سے زائد راوی غائب ہیں۔

بھاؤ پر بھاؤ کرنے کی ممانعت

۹۴۸۲ فرمایا کہ ''کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران اپنا سودا نہ شروع کردے، اور نہ ہی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے رشتے پر اپنا رشتہ بھیجے۔ بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۳ فرمایا کہ ''کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران سودا نہ کرلے، اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے اور نجش نہ کرو اور پتھر پھینک کر خرید وفروخت نہ کرو، اور جو کوئی کسی کو اجرت پر رکھے تو اس کو اس کی اجرت بتادے''۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۴ فرمایا کہ ''کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے''۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۵ فرمایا کہ ''ان کو میری طرف سے چار خاصیات کی اطلاع دے دو۔ ایک سودے میں دو شرطیں نہیں لگائی جاسکتیں۔ جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کی فروخت نہیں ہوسکتی۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۸۶ فرمایا کہ ''ان کو بتادے کہ ایک بیع میں دو سودے جائز نہیں'' اور نہ ہی اس چیز کی بیع جائز ہے جو ملکیت میں نہ ہو، اور نہ بیع اور قرضہ ایک ساتھ اور نہ ہی ایک بیع میں دو شرطیں لگائی جاسکتی ہیں''۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۸۷ فرمایا کہ ''کیا تو اپنی قوم کو وہ بات پہنچادے گا جس کا میں تجھے حکم دوں گا؟ ان سے کہہ دے کہ ان میں سے کوئی بھی بیع اور قرضے کو جمع نہ کرے اور ان میں سے کوئی شخص ایسی چیز نہ بیچے جو ان کے پاس نہ ہو''۔ طبرانی بروایت حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ

۹۴۸۸ فرمایا کہ ''میں نے تمہیں حکم دے دیا ہے کہ اللہ والوں کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا، ان میں سے کوئی ایسا فائدہ نہ

کھائے جس کا وہ ضامن نہ ہو، اور منع کردے ان کو بیع اور قرضے سے، اور ایک بیع دوسروں سے اور اس سے بھی (منع کردے) کہ ان میں سے کوئی ایسی چیز بیچے جو اس کے پاس نہ ہو"۔ متفق علیه بروایت حضرت یعلی بن امیه رضی الله عنه

۹۴۸۹ یقیناً میں نے تجھے اللہ والوں اور مکہ والوں کی طرف بھیجا ہے، لہٰذا اُن کو اس چیز کے بیچنے سے منع کردے جو ان کے پاس نہ ہو، اور ایسا فائدہ لینے سے جس کا وہ ضامن نہ ہو اور ادھار اور بیع سے، اور بیع میں شرط لگانے سے اور بیع اور قرضے سے۔

متفق علیه عن ابن عباس رضی الله عنه

غیر مملوکہ چیز کو فروخت کرنے کی ممانعت

۹۴۹۰ فرمایا کہ "کسی شخص کے لئے ایسی چیز بیچنا جائز نہیں جس کا وہ مالک نہ ہو۔ نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله عنه

۹۴۹۱ فرمایا کہ "ماں اور اس کے بچے میں جدائی نہ ڈالو"۔

متفق علیه اور ابن منده اور ابن عساکر بروایت حسین بن عبدالله بن ضمرة عن ابیه عن جده

ہو تو ایسا نہ کرو کہ ماں کو کہیں اور بیچ دو اور بچے کو کہیں اور۔ (مترجم)

۹۴۹۲ فرمایا کہ "ان دونوں کو ڈھونڈو، اور واپس لاؤ، اور ان دونوں کو ایک ساتھ بیچو اور ان دونوں کو جدا نہ کرو، یعنی دو غلام بھائیوں کو"۔

مسند احمد، مستدرك حاكم بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۹۴۹۳ فرمایا کہ "حصہ نہ بیچا جائے یہاں تک کہ حصہ (کی مقدار) معلوم نہ ہو جائے، اور قیدیوں میں ایسی کسی عورت کے ساتھ وطی نہ کرو جو حاملہ ہو اس وقت تک جب تک ان کا بچہ نہ پیدا ہو جائے"۔ حاکم فی لکنی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

تیسرا مضمون ...... دھوکے اور ملاوٹ کے بیان میں

۹۴۹۴ نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ دوسرے کو نقصان دو (بیع میں)۔ مسند احمد عن ابن عباس، ابن ماجه عن عباده

۹۴۹۵ فرمایا کہ "جب تم خرید و فروخت کرو تو کہو لاخلابۃ (کوئی دھوکہ نہیں)"۔

مالك، مسند احمد، متفق علیه، ابو داؤد، نسائی بروایت ابن عمر رضی الله عنه ابن ماجه بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۹۴۹۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ وہ ہے جو عداء بن خالد بن ھوذۃ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے خریدا ہے آپ ﷺ سے خریدا ہے غلام یا باندی اس شرط پر کہ اس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ ہی کمینگی ہے اور نہ ہی بری عادت، مسلمان کا معاملہ مسلمان سے ہے"۔

بیهقی فی السنن الکبری بروایت حضرت عداء بن خالد رضی الله عنه

۹۴۹۷ فرمایا "جس نے کوئی ایسی چیز بیچی جس میں کوئی عیب تھا وہ مسلسل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا، اور فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے"۔

ابن ماجه بروایت حضرت واثله بن اسقع رضی الله عنه

۹۴۹۸ فرمایا کہ "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ بھائی کو ایسی چیز بیچے جس میں عیب ہو ہاں اگر بیان کردے۔ تو جائز ہے۔

۹۴۹۹ فرمایا کہ "جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوالحمراء رضی الله عنه

۹۴۵۰ فرمایا کہ "ہم میں سے نہیں جس نے دھوکہ دیا"۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه مستدرك حاكم بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

فرمایا کہ "جس نے دھوکہ کیا سو وہ ہم میں سے نہیں"۔ ترمذی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۴۵۲ ...فرمایا کہ ”ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا جس نے کسی مسلمان کے ساتھ دھوکہ کیا یا اس کو نقصان پہنچایا یا اس کے ساتھ مکروفریب سے کام لیا“۔
رافعي بروایت حضرت علي رضی الله عنه

۹۴۰۳ دریافت فرمایا کہ ”اے کھانے والے! یہ کیا کھانا ہے؟ تم نے اس کو اس کھانے کے اوپر کیوں نہیں رکھا جسے لوگ دیکھتے ہیں، جس نے مجھے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں“۔مسلم بروایت حضرت ابوهريره رضی الله عنه

۹۵۰۴... فرمایا کہ ”تاجر ہی فاجر لوگ ہیں“۔

مسند احمد، مستدرك حاكم، شعب الايمان بيهقي بروايت عبدا لله بن شبل اور طبراني بروايت حضرت معاويه رضي الله عنه

فائدہ: مراد وہ تاجر ہیں اسلامی اصولوں کو مدنظر نہیں رکھتے اور صرف کمانے کی فکر کرتے ہیں خواہ کہیں سے بھی ہو، اور فاجر بمعنی گناہگار۔(مترجم)

تکملہ

۹۵۰۵ فرمایا کہ ”جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس نے ہمیں تیر سے مارا وہ بھی ہم میں سے نہیں“۔

طبراني بروايت حضرت ابن عباس رضي الله عنه

۹۵۰۶ فرمایا کہ ”اسے علیحدہ بیچو اور اس کو علیحدہ بیچو، جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے“۔

مسند احمد بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

فائدہ:.... ہم میں سے نہیں یعنی مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں، ڈرانے اور تنبیہ کے لئے اور اس کی وجہ اگلی روایت میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۵۰۷ فرمایا کہ ”اے لوگو! مسلمانوں کے درمیان آپس میں دھوکہ بازی نہیں ہوتی جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں“۔

ابن النجار بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

۹۵۰۸ دریافت فرمایا کہ ”اے کھانا پینا بیچنے والے! کیا یہ کھانا (ڈھیر کے اندر) نیچے سے بھی ایسا ہی ہے جیسا اوپر سے دکھائی دیتا ہے؟ جس نے مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں“۔طبراني بروايت حضرت قيس بن ابي غزرة رضي الله عنه

۹۵۰۹ فرمایا کہ ”میں یہی سمجھتا ہوں کہ تو نے یہ سب کچھ اپنے دین میں خیانت کرتے ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے کیا ہے“۔ بيهقي في شعب الايمان بروايت ابي حبان عن ابيه

ایک مرتبہ آپ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا، جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو وحی پہنچائی کہ آپ اپنا ہاتھ اس میں داخل کیجئے، چنانچہ اس واقعے کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۹۵۱۰... فرمایا کہ ”کسی کے لئے حلال نہیں کہ کوئی چیز بیچے اور اس کے عیب بیان نہ کرے اور نہ ہی ان عیوب کے جاننے والے کے لئے ان کو بیان کیے بغیر چارہ ہے“۔مستدرك حاكم، مصنف عبدالرزاق بروايت حضرت واثله بن الاسقع رضي الله عنه

۹۵۱۱ فرمایا کہ ”کھجور اور کچی کھجور نہ ملاؤ“۔مسند ابي يعلي بروايت حضرت ابوسعيد خدري رضي الله عنه

۹۵۱۲ فرمایا کہ ”بیچ اور کہہ کہ کوئی دھوکہ نہیں“۔مستدرك حاكم بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

۹۴۱۳ فرمایا کہ ”دھوکہ سے نہ بیچو“۔

مسند ابي يعلي بروايت حضرت انس رضي الله عنه اور ابن النجار بروايت حضرت ابوسعيد اورحضرت ابوهريره رضي الله عنه

۹۵۱۴ .فرمایا کہ ”نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو دو، جس نے نقصان پہنچایا، اللہ اسے نقصان پہنچائے، اور جس نے سختی کی اللہ اس پر سختی کرے“۔

مالك بروايت عمرو بن يحي المازني مرسلا، دارقطني مستدرك حاكم متفق عليه، بروايت حضرت ابو سعيد خدري رضي الله عنه

۹۵۱۵ فرمایا کہ ”نہ نقصان اٹھاؤ نہ کسی کو دو، اور پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا حق ہے اور سات ذراع کے برابر ہے“۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۱۶ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کوئی چیز بیچی تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس کے عیوب نہ بتائے، اور جو شخص اس کے عیوب جانتا ہے اس کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ عیوب نہ بتائے۔ متفق علیہ اور خطیب بروایت حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ

۹۵۱۷ کسی نے دوسرے مومن کو کوئی مال دکھایا اس نے دھوکہ بازی کی تو یہ دھوکے بازی ریا شمار ہوئی۔ ابن عدی، متفق علیہ عن ابی امامۃ

۹۵۱۸ فرمایا کہ ”سنو! تمہارے اس زمانے کے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو تنگی کا ہوگا (اس زمانے میں) خوشحال آدمی خرچ ہو جانے کے ڈر سے اپنے مال کو اس مضبوطی سے پکڑ کر رکھے گا جیسے دانتوں میں دبا رکھا ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”جو کچھ تم نے کسی چیز میں سے خرچ کیا وہی اس کا بدلہ دے گا“۔ سورۃ سبا ۳۹

اور بدترین لوگوں کا سردار وہ ہوگا جو ہر مجبور سے خرید وفروخت کرے گا، سنو! مجبوروں سے خرید وفروخت کرنا حرام ہے، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اس کی شرمندگی کا باعث بنتا ہے، اگر تمہارے پاس کوئی نیکی ہے تو اس کے ساتھ اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف لوٹو اور اس کے ہلاکت میں مزید ہلاکت کا باعث نہ بنو۔ مسند ابی یعلی بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... مجبور سے خرید وفروخت کرنے سے مراد مجبور کی مجبوری کا ناجائز فائدہ اٹھانے سے ہے، ورنہ مجبوری کی حالت میں نیک نیتی کے ساتھ صحیح اسلامی طریقے سے کسی سے خرید وفروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۱۹ فرمایا کہ ”بیچنے کے لئے دودھ میں پانی نہ ملاؤ، ایک آدمی شراب لے کر دوگنا چوگنا اضافہ کر دیا، پھر ایک بندر خریدا اور سمندر کے سفر پر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب گہرے سمندر میں پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں دیناروں کی تھیلی کا خیال ڈالا، بندر دیناروں کی تھیلی لے کر بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ گیا اور تھیلی کھولی، بندر والا اس کو دیکھ رہا تھا، چنانچہ بندر نے ایک دینار نکالا اور سمندر میں پھینک دیا اور ایک کشتی میں، (اور اسی طرح کرتا رہا۔ مترجم) یہاں تک کہ تمام دینار دو حصوں میں تقسیم کر دیئے“۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہاں گزشتہ امتوں میں سے کسی امت کا تذکرہ مقصود ہے جس میں شراب کی خرید وفروخت جائز ہوگی، جو بہر حال اسلام میں حرام قرار دے دی گئی ہے

اور دیناروں کے دو حصوں میں تقسیم کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اس شخص نے شراب میں ملاوٹ کر کے بیچا تھا، اسی طرح بندر نے آدھے دینار سمندر میں پھینک دیئے اور آدھے کشتی میں، گویا کہ اس شخص کے ہاتھ میں اتنے ہی دینار آئے جو بغیر پانی ملائے شراب کی اصل قیمت تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۰ فرمایا کہ ”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا جو سمندر میں کشتی چلایا کرتا تھا وہ شراب بیچتا تھا اور اس میں پانی ملایا کرتا تھا، کشتی میں اس کے پاس ایک بندر تھا جو اس کی حرکت کو دیکھتا تھا، اور جب وہ کشتی میں موجود ساری شراب ختم کر لیتا تو بندر تھیلی لے کر، بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ جاتا اور ایک دینار سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگتا یہاں تک کہ دیناروں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا۔ خطیب بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۲۱ فرمایا کہ ”ایک شخص شراب لے کر کشتی میں سوار ہوا تا کہ شراب بیچے، اس کے ساتھ ایک بندر بھی تھا، وہ شخص جب شراب بیچتا تو اس میں پانی ملایا کرتا تھا اور پھر بیچا کرتا تھا، پھر بندر تھیلی اٹھاتا اور بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ جاتا اور ایک دینار سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگتا یہاں تک کہ سارے تقسیم کر دیتا“۔ مسند احمد، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۲۲ فرمایا کہ ”تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، اس نے شراب لی اور ہر مشک میں آدھا پانی ڈال لیا، پھر اس کو بیچ دیا، جب (بیچ کر) پیسے جمع کر لئے تو ایک کوڑی آئی اور تھیلی لے کر بادبان کے ڈنڈے پر جا چڑھی اور ایک سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگی یہاں تک کہ تھیلی میں

موجود سارا مال اسی طرح تقسیم کر کے فاغ ہوگئی"۔ بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

چوتھا مضمون......موجود کا غائب کے لئے خرید فروخت کرنا اور سواروں سے ملاقات کرنے کے بیان میں

فائدہ:......عربی اصطلاح میں اس کو بیع الحاضر للبادی اور تلقی الرکبان کہا جاتا ہے، دونوں سے مراد ایک ہی ہے یعنی کوئی دیہاتی یا دوسرے شہر کا آدمی اپنا سامان تجارت لے کر دوسرے شہر جائے، اور اس شہر کا کوئی شخص راستے میں اس سے مل کر کہے کہ تم کیوں اتنی دور شہر جانے کی زحمت کرتے ہو، لاؤ اپنا سامان مجھے بیچ دو میں اس سامان کو اس سے زیادہ قیمت پر خرید لوں گا جو آج کل شہر میں چل رہی ہے۔

بہر حال رسول ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس میں دھوکے کا احتمال ہے۔ (دیکھیں شرح نودی للمسلم ۲ج ۲۔مترجم)

۹۵۲۳... فرمایا کہ "کوئی موجود کسی غیر موجود (دیہاتی یا دوسرے شہر کے باشندے) کے لئے خرید وفروخت نہ کرے، لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق دیتے ہیں"۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۲۴... فرمایا کہ "کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید وفروخت نہ کرے، اور نجش نہ کرے، اور کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے اور نہ ہی کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کی خواہشمند ہو کہ (اس طرح) الٹ دے جو کچھ اس کے برتن میں ہے اور خود نکاح کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی وہی لکھ رکھا ہے جو اس کے لئے لکھ رکھا ہے"۔

بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......نجش کی تعریف پہلے گزر چکی ہے، باقی باتیں واضح ہیں، البتہ عورت کا دوسری عورت کی طلاق کی خواہش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ایک عورت کسی دوسری کو طلاق دلوا کر اسی آدمی سے خود نکاح کر لے کیونکہ اس آدمی سے جو پہلی عورت کے نصیب میں لکھا تھا وہی اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی لکھ رہا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۵... فرمایا کہ کوئی حاضر کسی غیر حاضر کے لئے خرید وفروخت نہ کرے چاہے وہ اس کا بھائی ہو یا باپ"۔

ابو داؤد اور نسائی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۲۷... فرمایا کہ "خرید وفروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو، اور نہ ہی تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے سودے پر سودا کرے، اور نجش نہ کرو اور کوئی موجود کسی غائب کے لئے بھی خرید وفروخت نہ کرے اور نہ کوئی بکری اس حالت میں بیچے کہ اس کا دودھ دھویا تھا اور اگر اس کو خرید لیا تو دو باتوں کا اختیار ہے اس بکری کو دودھ لینے کے بعد، اگر وہ اسی پر راضی ہو تو اپنے پاس ہی رکھے اور اگر ناراضی (راضی نہ) ہو تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی ساتھ واپس کرے"۔ بخاری، ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۲۸... فرمایا کہ "سواروں سے نہ ملو اور نہ ہی موجود غائب کے لئے خرید وفروخت کرے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:......سواروں سے نہ ملنے سے مراد یہی ہے کہ جو شخص دوسرے شہر سے یا دیہات سے اس شہر کی طرف سامان تجارت لئے جا رہا ہے راستے میں مل کر اس سے یہ نہ کہو کہ تمہارا سامان میں لے لوں گا وغیرہ وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۹... فرمایا کہ "لوگوں کو ایک دوسرے کو کچھ (نفع) پہنچانے دو، لہٰذا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کوئی اچھی بات بتا سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ بتا دے"۔ طبرانی بروایت ابن ابی السائب رضی اللہ عنہ

۹۵۳۰... فرمایا کہ "تلقی الجلب نہ کرو"۔ (پھر بھی) اگر کوئی ملا اور اس سے کچھ خریدا، تو اس شخص (بیچنے والے) کو بازار پہنچنے (اور) اصل صورت حال سے آگاہ ہونے (کے بعد اختیار ہے) چاہے اس سودے پر راضی رہے چاہے اس کو منسوخ کر دے۔ (مترجم)

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۳۱ ... "آپ ﷺ نے تلقی البیوع سے منع فرمایا"۔ ترمذی ابن ماجه بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۵۳۲ "آپ ﷺ نے تلقی الجلب سے منع فرمایا"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

تکملہ

۹۵۳۳ "خرید وفروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو (تلقی الرکبان) اور نہ ہی تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا کرے اور نہ نجش کرو اور نہ موجود غائب کے لئے خرید وفروخت کرے، اور بکری کے تھنوں میں دودھ مت چھوڑو، اگر کسی نے اس (بکری) کو خرید لیا تو اس کا دودھ دودھ لینے کے بعد اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر راضی ہو تو اسی کو رکھ لے، اور اگر ناراضی (راضی نہ) ہو تو واپس کردے اور اس کے ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے"۔ موطامالك، بخاري، ابو داؤد، نسائي بروايت حضرت ابوهريره رضی الله عنه

۹۵۳۴ فرمایا کہ "تلقی البیوع بالکل نہ کرو یہاں تک کہ تمہارا بازار قائم ہو جائے"۔ طحاوی بروايت حضرت ابو سعيد رضی الله عنه

نرخ کنٹرول کرنے کی ممانعت

۹۵۳۵ فرمایا کہ "لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اچھی بات بتا سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ بتادے"۔ متفق عليه بروايت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۵۳۶ فرمایا کہ "لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اور اگر کوئی اپنے (مسلمان) بھائی سے مشورہ لے تو اسے (دوسرے کو) چاہیے کہ مشورہ دیدے"۔ مصنف عبدالرزاق عن رجل

۹۵۳۷ فرمایا کہ "اللہ کے بندوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اور اگر کوئی اپنے بھائی سے مشورہ لے تو اسے (دوسرے کو) چاہیے کہ اسے اچھی بات بتادے"۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروايت حكم بن ثابت رضی الله عنه

۹۵۳۸ فرمایا کہ "تلقی البیوع بالکل نہ کرو یہاں تک کہ تمہارے بازار قائم ہو جائیں"۔

۹۵۳۹ فرمایا کہ "تلقی جلب نہ کرو"۔ طبرانی بروايت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۵۴۰ فرمایا کہ "تلقی جلب نہ کرو پہلے اس سے کہ وہ (شخص) تمہارے بازار تک نہ آجائے"۔ رحمۃ اللہ علیہ

طبرانی بروايت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۵۴۱ فرمایا کہ "تلقی جلب نہ کرو اور نہ ہی کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید وفروخت کرے"۔

مسند احمد، طبرانی، سنن سعيد بن منصور بروايت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۵۴۲ فرمایا کہ "تلقی جلب نہ کرو اور نہ ہی کوئی حاضر کسی غائب کے لئے خرید وفروخت کرے اور نہ ہی تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ (پہلا والا) اس رشتے سے دستبردار ہو جائے یا نکاح کرلے"۔

مسند احمد، طبرانی بروايت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۵۴۳ فرمایا کہ "کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید وفروخت نہ کرے"۔ مسند احمد، طبرانی، سنن سعيد بن منصور بروايت حضرت سمرة رضی الله عنه اور طحاوی بروايت حضرت ابو سعيد رضی الله عنه، اور متفق عليه اور شافعی بروايت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۵۴۴ فرمایا کہ "کوئی حاضر کسی غائب کے لئے خرید وفروخت نہ کرے اور نہ ہی نجش کرو اور نہ ہی تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے، اور نہ ہی کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کی خواہش مند ہو کہ اس کے برتن کو الٹ دے، کیونکہ اس کے لئے بھی وہی ہے جو اس کی (مسلمان) بہن کے لئے ہے، اور بیچنے کے لئے اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ چھوڑو، اگر کسی نے ایسی بکری خرید لی تو اس کو دو میں سے ایک

بات کا اختیار ہے، اگر چاہے تو واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دیدے"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۴۵ فرمایا کہ "کوئی حاضر کسی غائب کے لئے نہ بیچے نہ خریدے"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۴۶ فرمایا کہ "کوئی موجود کسی غائب کے لئے ہرگز نہ خرید وفروخت کرے"۔

مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت جابر وحضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہماوحضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۴۷ فرمایا کہ "کوئی موجود کسی غائب کے لئے ہرگز خرید وفروخت نہ کرے، لوگوں کو چھوڑ دو، بعض کے ذریعے بعض تک کچھ پہنچنے دو، اگر کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی اچھی بات پوچھے تو اس کو چاہیے کہ بتادے۔طبرانی بروایت حضرت حکیم بن یزید عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۹۵۴۸ فرمایا کہ "خرید وفروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو (تلقی الرکبان) اور نہ ہی تم میں سے بعض بعض کے سودے پر اپنا سودا کریں اور نہ نجش کرو اور نہ ہی کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید وفروخت کرے، اور اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ چھوڑو، سواگر کسی نے اس کے بعد (بھی) اس کو خرید لیا تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے اس کو دودھ لینے کے بعد، اگر راضی ہو تو اسی کو رکھے اور اگر ناراض (راضی نہ) ہو تو واپس کردے، اور ساتھ ایک صاع کھجوروں کا دیدے"۔مسلم، موطا مالک بروایت حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ

پانچواں مضمون......بیع پر بیع کے بیان میں

۹۵۴۹ فرمایا کہ "مومن، مومن کا بھائی ہے، کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے یہاں تک کہ وہ (پہلا والا) چھوڑ دے"۔مسلم بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۰ فرمایا کہ "کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا کرے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۵۱ فرمایا کہ "تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے"۔بخاری، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۲ فرمایا کہ "تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی سامان کو راستے میں پکڑو یہاں تک کہ تمہارے بازار تک پہنچا دیا جائے"۔

مسند احمد، متفق علیہ، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۳ فرمایا کہ "کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے البتہ یہ کہ وہ اجازت دے دے"۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۴ فرمایا کہ "تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی کسی کے رشتے پر رشتہ بھیجے"۔ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

چھٹا مضمون......پھلوں کی بیع کے بارے میں

۹۵۵۵ فرمایا کہ "پھل اس وقت تک نہ خریدو جب تک پک نہ جائے اور کھجور کے بدلے پھل نہ خریدو"۔

مسلم بروایت حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ اور متفق علیہ، ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۶ فرمایا کہ "جب تک پھل پک نہ جائیں نہ خریدو اور جب تک خراب ہونے کا خوف نہ رہے"۔

مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۷ آپ ﷺ نے پھل پکنے سے پہلے بیع سے منع فرمایا، اور کھجور جب تک رنگ نہ پکڑے"۔بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۵۸ آپ ﷺ نے پکنے سے پہلے پھل کی بیع سے منع فرمایا"۔مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۹ آپ ﷺ نے رنگ پکڑنے سے پہلے کھجور کی بیع سے منع فرمایا، اور خوشے کی بیع سے بھی جب تک وہ خراب ہونے کے خوف سے محفوظ

نہ ہوجائے"۔مسلم، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۰ جب تک پھل خراب ہونے سے محفوظ نہ ہوجائیں اس وقت تک آپ ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمادیا"۔

طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۶۱ آپ ﷺ نے کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا۔اسی طرح انگور کو کشمش کے بدلے ناپ کر اور کھیتی کو گندم کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا"۔سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۲ آپ ﷺ نے پکنے سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا اور یہ بھی کہ جب تک یہ خراب ہونے سے محفوظ نہ ہوجائیں"۔

مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۵۶۳ فرمایا کہ"جب تک وہ پک نہ جائے"۔سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۴ فرمایا کہ"اگر کسی نے کھجور کے درخت کو گابھا دیئے جانے کے بعد خریدا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے، البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے ہی شرط لگائی ہو، اور اگر کسی نے غلام خریدا تو غلام کا مال بیچنے والے کا ہوگا البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے ہی شرط لگائی ہو؟"

مسند احمد، بخاری، مسلم، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۵ فرمایا کہ"اگر تو نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کھجور بیچی اور وہ خراب ہوگئی تو اب تیرے لئے جائز نہیں کہ تو اس سے کچھ (بطور قیمت) وصول کرے، بھلا کس چیز کے عوض تم اپنے (مسلمان) بھائی کا مال ناحق لوگے؟"۔سنن ابی داؤد، نسائی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۶ فرمایا کہ"جس نے پھل بیچا اور وہ خراب ہوگیا تو اب وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے کچھ بھی وصول نہ کرے گا۔بھلا کس چیز پر تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا مال کھاتا ہے؟"۔ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۵۶۷ فرمایا کہ"اگر کسی نے کھجور کا ایسا درخت خریدا جس کو گابھا دے دیا گیا ہو تو اس (درخت) کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے ہاں البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے ہی شرط لگا رکھی ہو"۔

موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۸ فرمایا کہ"اگر کسی نے اپنی زمین کا پھل بیچا اور پھر وہ خراب ہوگیا تو اب وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے کچھ نہ لے گا، بھلا کس چیز پر تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا مال کھاتا ہے؟"ابن ماجہ، ابن عساکر بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۹ فرمایا کہ"بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے لہٰذا پھل کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک وہ پک نہ جائے"۔

طبرانی، مسند ابی یعلی، طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۰ فرمایا کہ"کوئی پھل اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک پک نہ جائے اور یہ اس وقت معلوم ہوگا جب وہ (پھل) واضح طور پر زرد سے سرخ رنگ پکڑ لے"۔طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۱ فرمایا کہ"کھجور کا درخت اس وقت تک نہیں بیچا جاسکتا جب تک وہ پک نہ جائے"۔ابن الجارود بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۷۲ فرمایا کہ"اگر کسی نے کھجور کا ایسا درخت بیچا جس کو گابھا لگا دیا ہو اور خریدار نے پھل کی شرط نہ لگائی ہو تو اب اس کو کچھ نہ ملے گا، اور اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال بھی تھا اور (خریدار نے) مال کی شرط نہ لگائی تھی تو اب اس کو کچھ نہ ملے گا"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۳ فرمایا کہ جب تک پھل پک نہ جائے، بیچا نہیں جائے گا"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۴ فرمایا کہ ”انگور اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک سیاہ نہ ہو جائے اور نہ ہی دانہ جب تک پکا نہ ہو جائے“۔

۹۵۷۵ فرمایا کہ ”پھل اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک پک نہ جائے۔ طبرانیؒ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۶ فرمایا کہ ”جب تک پھل پک نہ جائے نہ بیچو“۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اورحضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور مسند احمد وطبرانی بروایت حضرت زیدبن ثابت رضی اللہ عنہ، اورطبرانی وسنن سعید بن منصور بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ اورطبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۷۷ فرمایا کہ ”پھل اس وقت تک نہ بیچو جب تک ثریا (ستارہ) طلوع نہ ہو جائے اور پھل پک نہ جائے“۔

طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۸ فرمایا کہ ”پھل اس وقت تک نہ بیچو جب تک پک نہ جائے اور نہ ہی پھل کو کھجور کے بدلے بیچو“۔

بخاری، مسلم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۷۹ ھبہ کئے ہوئے کھجور کے درختوں (پر لگی کھجور کا) اندازہ مت لگاؤ۔ الشافعی فی القدیم متفق علیہ، عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم

ساتواں مضمون......دھوکے کی بیع

۹۵۸۱ فرمایا کہ ”پانی میں موجود مچھلی نہ بیچو کیونکہ یہ تو دھوکہ ہے“۔ مسند احمد، بیہقی سنن کبری بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۵۸۲ آپ ﷺ نے کنکریاں پھینکنے والی اور دھوکے والی بیع سے منع فرمایا“۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۳ آپ ﷺ نے مجبور سے خرید وفروخت کرنے اور پھل کی بیع اس کے لئے پہلے منع فرمائی“۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

آٹھواں مضمون......مختلف قسم کی ممنوع بیع کے بارے میں

۹۵۸۳ فرمایا کہ ”خرید وفروخت کے دوران زیادہ قسمیں کھانے سے بچو، اس سے مال تو بک جائے گا لیکن مٹا دیا جائے گا“۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۴ فرمایا کہ ”نجش کرنے والا سود خور لعنتی ہے“۔ طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۹۵۸۵ فرمایا کہ ”میں ایسی چیز نہیں خریدتا جس کی قیمت میرے پاس نہ ہو“۔ مسند احمد، مستدرك حاكم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۸۶ فرمایا کہ ”اگر کسی شخص نے کسی مسلمان کے ساتھ بے تکلفی کی اور پھر اسے دھوکا دے دیا، تو اس کا یہ دھوکہ سے کمایا ہوا مال سود ہوگا“۔

ابونعیم فی الحلیۃ بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۷ فرمایا کہ ”زیادہ باتیں کرنے والے (خرید وفروخت میں بے تکلفی کا اظہار کرنے والے) کا دھوکہ سود ہے“۔

سنن کبری بیہقی بروایت حضرت انس وحضرت جابر رضی اللہ عنہما

۹۵۸۸ فرمایا کہ ”زیادہ باتیں کرنے والے کا دھوکہ حرام ہے“۔ طبرانی بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۹ آپ ﷺ نے سورج نکلنے سے پہلے سودا کرنے سے منع فرمایا، اور دودھ دینے والے جانور کو ذبح کرنے سے بھی منع فرمایا۔

مستدرك حاكم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

فائدہ: اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے اندھیرا ہوتا ہے اور اندھیرے میں دھوکہ دینا اور دھوکہ کھانا نسبتاً آسان ہے، پھر یہ کہ

سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت سودے میں مصروف ہونے پر فجر کی نماز ضائع ہونے کا خوف ہے، اس لئے امت پر شفقت کے لئے منع فرمایا، رہا دودھ دینے والے جانور کے ذبح کا مسئلہ تو ظاہر ہے جب ایک جانور سے اس کی زندگی میں فائدہ حاصل ہو رہا ہے تو کیوں نہ اس فائدے کو جاری رکھا جائے جب تک ممکن ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۹۰ آپ ﷺ نے مجر سے منع فرمایا"۔ سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:... لفظ مجر مختلف معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلاً بکری کے اس بچے کی خرید وفروخت جو بکری کے پیٹ میں ہو، دوم جوا، سوم زیادتی اور سود۔ دیکھیں مصباح اللغات ۸۰۶ (مادہ مجر) کوئی بھی مطلب لیں بہر حال مذکورہ تمام چیزوں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا گیا ہے، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۵۹۱ آپ ﷺ نے سنین کی خرید وفروخت سے منع فرمایا"۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:... اس روایت میں بیع سنین سے منع فرمایا، بیع سنین کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک اپنے درختوں کے پھل دو، تین، چار یا زیادہ سالوں کے معاہدے پر فروخت کرے، یعنی وہ پھل جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے اور آئندہ ان دو تین سالوں میں پیدا ہوں وہ میں آپ کے ہاتھ بیچتا ہوں اس کو بیع سنین کہتے ہیں اور یہ بالاتفاق ناجائز ہے علامہ نووی ابن المنذر وغیرہ کے حوالے سے اس کے باطل ہونے پر اجماع وجوہات کے لئے بھی مذکورہ حوالے کی طرف رجوع فرمائیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

بیع فاسد کی بعض صورتیں

۹۵۹۲ آپ ﷺ نے "مضامین"، ملاقیح اور حبل الحبلۃ کی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ... مضامین چوپایوں کے ان بچوں کو کہتے ہیں جو ابھی اپنے بڑوں کی زیر نگرانی ہوں، اور ملاقیح ملقوحۃ کی جمع ہے، جنین اور اس کی ماں کو بھی کہتے ہیں (چوپائے جانوروں میں سے) اور حَبَلَ الحبلة اس کی تفسیر میں علامہ نووی شارح مسلم نے دو اقوال نقل کئے ہیں۔

اول... ایک مقررہ وقت تک ادھار قیمت کے بدلے میں اپنی حاملہ اونٹنی کے اس بچے کو بیچا جائے جو اس حمل سے پیدا ہونے والے بچے کا بچہ ہوگا (یعنی اونٹنی کا نواسہ یا نواسی) امام مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس تفسیر کو نقل کیا ہے۔ دیکھیں ۳ صحیح مسلم اور علامہ نووی نے امام مالک اور امام شافعی کی طرف اس تفسیر کو منسوب کیا ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۳

دوم... یہ کہ بیع الحبل الحبلہ حاملہ اونٹنی کے بچے کی خرید وفروخت کو کہتے ہیں جو ابھی پیٹ ہی میں ہے، اور اس قول کی نسبت علامہ نووی نے ابو عبیدۃ، معمر بن مثنی اور ان کے شاگرد ابو عبید قاسم بن سلام، امام احمد بن حنبل، اسحٰق راہویہ اور دیگر اہل لغت کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور ان دونوں ہی صورتوں میں بیع جائز نہیں ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۳ ج ۲۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۵۹۳ آپ ﷺ نے حَبَلَ الحبلة کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، متفق علیہ، سنن نسائی، سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۹۴... جناب نبی کریم ﷺ نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ، اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:... اس روایت میں چند مزید الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کی تشریح حسب ذیل ہے:

مُحاقَلَةُ..... اس کی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کیے گئے ہیں۔

۱. گندم کے دانوں کے بدلے زمین (کھیت) کو کرائے پر دینا۔

۲... تہائی یا چوتھائی حصہ طے کر کے کسی کی زمین میں کھیتی باڑی کرنا۔

۳... کھانا (یعنی گندم، جو وغیرہ) جو ابھی اپنے خوشوں میں ہی ہو اور اس کو گندم وغیرہ کے بدلے بیچ دیا جائے۔

۴... کھیتی اگنے سے پہلے ہی اس کو فروخت کر دینا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں حاشیہ ۱۱ صحیح بخاری جلد ۱ ۲۹۳ باب بیع المحاضرۃ
مخاضرۃ پھلوں اوردانوں کو پکے بغیر ہی بیچ دینا یعنی ابھی وہ کچے ہی ہوں اور ہرے ہوں۔ دیکھیں بخاری ج ۱ ۲۹۳ حل اللغات
ملامسة اس کی تفسیر میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملامستہ یہ ہے کہ کوئی شخص خریدار سے کہے کہ میں تجھے یہ سامان بیچتا ہوں، اگر تو نے اس کو چھولیا تو تیرے ذمے خریدنا لازم ہوگا، یا یہی بات خریدار بیچنے والے سے کہے۔ بخاری ۲۸۷۔ ج ۱۔ حاشیہ ۲
منابذۃ یعنی بیچنے والا اور خریدار دونوں مثلاً اپنا اپنا کپڑا دکھائے بغیر دوسرے کی طرف پھینک دیں اور کہیں کہ بیع ہوگئی، یعنی دونوں نے اپنے ہاتھ سے پھینکے ہوئے کپڑے کو قیمت سمجھا اور دوسرے کی طرف سے آئے ہوئے کپڑے کو مال۔ دیکھیں بخاری ج ۱ ۲۸۷ حاشیہ ۱۳

۹۵۹۵ آپ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا۔ متفق علیه ابن ماجه، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۵۹۶ آپ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا۔ مسند احمد بروایت حضرت زید بن ثابت رضی الله عنه

فائدہ: ...... المخابرۃ مخابرۃ اور مزارعۃ تقریباً ہم معنی الفاظ ہیں، اور زمین سے ہونے والی پیداوار کے چوتھائی یا تہائی حصے وغیرہ کے بدلے معاملہ کرنے کو کہتے ہیں، البتہ فرق یہ ہے کہ مزارعت میں بیج زمین کے مالک کی طرف سے ہوتا ہے اور محنت ساری کرایہ دار یا معاملہ کرنے والے کی ہوتی ہے جبکہ مخابرۃ میں بیج عامل کی طرف سے ہوتا ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۱۰۔ ج ۲، واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم

۹۵۹۷ جناب نبی کریم ﷺ نے مُزَایَدَۃ سے منع فرمایا۔ بزاز بروایت سفیان بن وهب رضی الله عنه

فائدہ: کسی کو دھوکہ دینے کے لئے قیمت میں اضافہ کرنے کو مزایدہ کہتے ہیں۔ دیکھیں بخاری ج ۱ ۲۸۷ باب بیع المزایدۃ بین السطور حاشیہ۔ (مترجم)

۹۵۹۸ آپ ﷺ نے منابذۃ اور ملامستہ سے منع فرمایا۔

۹۴۹۹ جناب نبی کریم ﷺ نے حیوان کے بدلے حیوان کو ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی بروایت حضرت سمرۃ رضی الله عنه

فائدہ: مثلاً ایک شخص کسی سے بکری لے لے اور یوں کہے کہ میں اپنی بکری (بطور قیمت) تمہیں دوں گا مگر کل یا پرسوں یا فلاں فلاں دن یعنی ادائیگی کے لئے کچھ مدت طے کرلے تو یہ صحیح نہیں"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۰۰ آپ ﷺ نے گوشت کے بدلے بکری کو بیچنے سے منع فرمایا"۔ مستدرك حاكم، بیهقی سنن کبری بروایت حضرت سمرۃ رضی الله عنه

۹۶۰۱ آپ ﷺ نے گوشت کو جانور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا"۔

مالك، والشافعی، مستدرك حاكم بروایت حضرت سعید بن المسیب مرسلا اور بزار بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ: یعنی نہ ہی تیار شدہ گوشت زندہ جانور کی قیمت بن سکتا ہے اور نہ زندہ جانور تیار شدہ گوشت کی قیمت بن سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۰۲ نبی کریم ﷺ نے ادھار کی ادھار سے بیع کرنے سے منع فرمایا۔ مستدرك بیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۰۳ فرمایا کہ "کھانے کا ڈھیر کھانے کے ڈھیر بدلے نہ خریدا جائے، اور نہ ہی نامعلوم مقدار والا کھانے کا ڈھیر معلوم مقدار والے کھانے کے ڈھیر کے بدلے بیچا جائے۔ نسائی بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۶۰۵ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "کھانے کی چیز کو اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک اس کی مقدار دو صاع (کی مقدار) کے برابر نہ ہو جائے ورنہ اس کھانے والے کے پاس زیادہ چلا جائے گا اور اس کو نقصان ہو جائے گا"۔ بزار بروایت حضرت ابوهریرہ رضی الله عنه

۹۶۰۶ فرمایا کہ "ادھار اور خرید وفروخت حلال نہیں، نہ ہی ایک بیع میں دو شرطیں حلال ہیں اور نہ ہی اس چیز کا فائدہ حلال ہے اور نہ ہی اس کی خرید وفروخت حلال ہے جو تمہارے پاس نہ ہو"۔

مسند احمد، سنن نسائی، ابی داؤد، ترمذی ابن ماجه مستدرك حاكم بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۰۷ آپ ﷺ نے ادھار اور بیع سے منع فرمایا اور ایک بیع (معاملہ) میں دو شرطوں سے بھی اور اس چیز کی بیع سے بھی جو بیچنے والے کے پاس

نہ ہواور اس فائدے سے بھی۔طبرانی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۰۸ فرمایا کہ ”بہت صاف طور پر حرام ہے جب تک وہ ضامن نہ ہو۔سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۰۹ فرمایا کہ ”جس نے ایک بیع (سودے) میں دو معاملے کیے تو اس کے لئے گھٹیا ترین معاملہ ہے یا سود۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۰ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک سودے میں دو معاملوں سے منع فرمایا“۔ترمذی نسائی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۱...

تیسری فصل......ان چیزوں کے بارے میں جن کی خرید وفروخت جائز نہیں ہے

اس میں دو مضمون ہیں۔

پہلا مضمون......کتا، خنزیر، مردار اور شراب وغیرہ ناپاکیوں کے بیان میں

شراب

۹۶۱۲ ...فرمایا کہ ”شراب کی قیمت حرام ہے، کنجری کا معاوضہ بھی حرام ہے، کتے کی قیمت بھی حرام ہے، طبلہ بھی حرام ہے، اگر کتے والا تمہارے پاس اس کی قیمت لینے آئے تو اس کے ہاتھوں کو مٹی سے بھر دو، اور شراب اور جوا حرام ہے اور ہر وہ چیز حرام ہے جس سے نشہ پیدا ہو“۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۳ فرمایا کہ ”جس نے شراب فروخت کی اسے چاہیے کہ وہ خنزیروں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے حصے بنالے“۔

مسند احمد سنن، ابی داؤد بروایت حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۴ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے، اور مردار اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے، اور خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے“۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۵ فرمایا کہ ”بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب اور اس کی قیمت، مردار، خنزیر اور بتوں کو حرام قرار دیا ہے“۔

مسند احمد، متفق علیہ. نسائی، ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسلم، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۱۶ ....فرمایا کہ ”بے شک جس نے اس کا پینا حرام قرار دیا ہے اسی نے اس کا بیچنا بھی حرام قرار دیا ہے یعنی شراب کا“۔

مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۷ فرمایا کہ ”لعنت فرمائے اللہ تعالیٰ یہودیوں پر، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تھا لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے، اور اللہ تعالیٰ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کے کھانے کو حرام قرار دیا ہے تو اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا ہے“۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کتا اور خنزیر

فرمایا کہ ”جب کوئی کتے کی قیمت مانگنے آئے تو اس کے ہاتھ مٹی سے بھر دو“۔

سنن ابی داؤد، سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۹... فرمایا کہ "کتے کی قیمت حلال نہیں اور نہ کاہن کا معاوضہ اور نہ رنڈی کا معاوضہ"
سنن ابی داؤد، نسائی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۰... فرمایا کہ "کتے کی قیمت خبیث ہے اور وہ (یعنی کتا) اس سے بھی زیادہ خبیث ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب
مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۲۱... فرمایا کہ "کتے کی قیمت خبیث (ناپاک) ہے اور رنڈی کا معاوضہ بھی خبیث ہے"۔ اور پچھنے لگانے والے کی کمائی بھی خبیث ہے"۔
مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۶۲۲... جناب نبی کریم ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا"۔
مسند احمد، نسائی، ابی داؤد، ترمذی، بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۶۲۳... جناب نبی کریم ﷺ نے تربیت شدہ کتے کے علاوہ (باقی) کتوں کی قیمت (لینے) سے منع فرمایا ہے۔
مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۲۴... جناب نبی کریم ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ باقی کتوں کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ ترمذی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۵... آپ ﷺ نے کتے اور خون کی قیمت اور کنجری کی کمائی سے منع فرمایا۔ بخاری بروایت حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۶... آپ ﷺ نے کتے کی قیمت، خنزیر کی قیمت، شراب کی قیمت، کنجری کے معاوضے سے منع فرمایا ہے۔
طبرانی فی الاوسط بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی اگر کسی کے پاس بکرا ہے اور وہ لوگوں کو بکرا کرائے پر دینے لگے تا کہ وہ اس بکرے سے اپنی بکری کو گابھن کرواسکیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۲۷... جناب نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، کنجری کے معاوضے اور کاہن کے معاوضے سے منع فرمایا۔
متفق علیہ، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

دوسرا مضمون...... ان چیزوں کے بیان میں جو ناپاک نہیں ہیں، مثلاً پانی، آگ وغیرہ

۹۶۲۸... فرمایا کہ "بچا ہوا پانی نہ بیچا جائے کہ اس سے گھاس پھوس بیچا جائے"۔ مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کی ملکیت میں ایک کنواں تھا کسی جنگل یا چراگاہ میں اور اس میں جو پانی ہے اس کی اس مالک کو ضرورت بھی نہیں ہے، اس کنویں کے آس پاس گھاس پھوس بھی اگا ہوا ہے (جو کسی کی ملکیت نہیں ہوتی) اب جانور اس گھاس پھوس میں چرانے والوں کے لئے یہ ممکن نہ ہو کہ کنویں کا پانی حاصل کئے بغیر جانور چرائیں، تو اب اس کنویں والے پر اس پانی کو بیچنا واجب ہے اور اس کا معاوضہ لینا حرام ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ج ۲۔ ۲۹ حاشیہ، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۲۹... فرمایا کہ "تم میں سے کوئی شخص اپنے فالتو بچے ہوئے پانی کے استعمال سے نہ روکے، کہ (کہیں وہ) گھاس پھوس (کھانے) سے بھی روک دے"۔ متفق علیہ سنن ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۳۰... فرمایا کہ "اپنی ضرورت سے زائد پانی (کے استعمال سے کسی اور) کو نہ روکا جائے، اور نہ کنویں میں پانی جمع ہونے سے روکا جائے"۔
ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۶۳۱... فرمایا کہ "مسلمان تین چیزوں میں شریک ہوتے ہیں، پانی میں، گھاس پھوس میں اور آگ میں اور اس کی قیمت حرام ہے"۔
ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تین چیزیں سب کے لئے مباح ہیں

۹۶۳۲ فرمایا کہ ”تین چیزوں سے نہ روکا جائے، پانی سے، گھاس پھوس سے اور آگ سے“۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۳۳ فرمایا کہ ”مسلمان تین چیزوں میں شریک ہوتے ہیں، گھاس پھوس میں، پانی، اور آگ میں“۔

مسند احمد، سنن ابی دواؤد بروایت رجل

۹۶۳۴ فرمایا کہ ”دو چیزیں ایسی ہیں جن سے منع کرنا حلال نہیں، پانی اور آگ“۔

بزار، طبرانی اوسط بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۶۳۵ آپ ﷺ نے کنویں میں پانی جمع کرنے سے منع فرمایا“۔

مسند احمد، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی کنویں کے پانی سے سیرابی ہوتی رہنی چاہیے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۶۳۶ آپ ﷺ نے اپنی ضرورت سے زائد بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا۔

مسلم ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اورنسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد بروایت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ

۹۶۳۷ فرمایا کہ اگر کسی نے فالتو بچے ہوئے پانی یا گھاس پھوس سے کسی کو روکا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو روک دے گا“۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۳۸ فرمایا کہ ”ام ولد کو نہ بیچا جائے“۔طبرانی بروایت حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ام ولد اس باندی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ آقا نے جماع کیا ہو اس سے بچہ پیدا ہوا ہو، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۶۳۹ جناب نبی کریم ﷺ نے اونٹ کو کرائے پر دینے سے اور پانی کو بیچنے سے اور زمین کو اجارہ پر دینے سے منع فرمایا تا کہ اس میں کھیتی باڑی کی جائے“۔مسلم، نسائی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۴۰ جناب نبی کریم ﷺ نے نر جانور کرائے پر دینے سے اور چکی والے کو قفیز دینے سے منع فرمایا ہے“۔

مسند ابی یعلی، سنن دارقطنی بروایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... قفیز ایک پیمانہ صاع اور مد وغیرہ کی طرح، اس کی مقدار کیلئے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ اوزان شرعیہ ملاحظہ فرمالیا جائے۔(مترجم)

۹۶۴۱ آپ ﷺ نے کرائے پر جانور دینے سے منع فرمایا۔مسند احمد، بخاری، نسائی، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۴۲ فرمایا کہ ”گانے والی عورتوں کو نہ بیچو، اور نہ ان کو خریدو، اور نہ ان کو گانا بجانا وغیرہ سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں، ان کی قیمت حرام ہے، انہی جیسے (مسائل) کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

ترجمہ:...... ”اور لوگوں میں سے جو فضول باتیں خریدتے ہیں“۔الایۃ۔ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۹۶۴۳ فرمایا کہ ”گانے والی کی قیمت حرام ہے، اس کا گانا حرام ہے، اس کو دیکھنا حرام ہے اس کی قیمت کتے کی قیمت کی طرح ہے اور کتے کی قیمت (بھی) حرام ہے اور جس کے گوشت کی نشوونما حرام سے ہوئی، اس کے لئے آگ ہی زیادہ بہتر ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۴۴ جناب نبی کریم ﷺ نے فتنہ وفساد کے زمانے میں اسلحہ بیچنے سے منع فرمایا“۔

طبرانی، سنن کبری بیھقی بروایت حضرت عمران رضی اللہ عنہ

مختلف احکام کے بارے میں ضمیمہ اور اقالہ کے بیان میں

۹۶۴۵۔ فرمایا کہ ”جب خرید وفروخت کرنے والوں میں اختلاف ہوجائے اور دونوں کے پاس دلیل نہ ہو تو سامان کے مالک کی بات مانی جائے گی یا دونوں سے یہ معاملہ چھڑوالیا جائے گا“۔

سنن ابی داؤد، نسائی، مستدرك، سنن كبرى بيهقي بروايت حضرت ابن مسعود رضي الله عنه

۹۶۴۶ فرمایا کہ ”جب خرید وفروخت کرنے والوں میں اختلاف ہوجائے تو بات بیچنے والے کی مانی جائے گی اور خریدار کو اختیار ہوگا۔خواہ معاملے کو برقرار رکھے یا ختم کردے۔(مترجم) ترمذی، سنن کبری بيهقي بروايت حضرت ابن مسعود رضي الله عنه

۹۶۴۷ فرمایا کہ ”جب خرید وفروخت کرنے والوں میں اختلاف ہوجائے اور دونوں کے پاس دلیل نہ ہو اور معاملہ ابھی تک برقرار ہو تو بات بیچنے والے کی مانی جائے گی یا وہ دونوں معاملہ کو چھوڑ دیں“۔ابن ماجه بروايت حضرت ابن مسعود رضي الله عنه

۹۶۴۸ فرمایا کہ ”ہرگز کسی معاملے (کے دوران) الگ نہ ہونا ہاں البتہ جب راضی ہو جاؤ“۔

ترمذی بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۹۶۴۹۔ فرمایا کہ ”خرید وفروخت کرنے والوں میں جب اختلاف ہوجائے تو دونوں معاملہ چھوڑ دیں“۔

طبرانی بروايت حضرت ابن مسعود رضي الله عنه

۹۶۵۰۔ فرمایا بیعانہ اسی کی ملکیت ہے جس نے بیعانہ دیا ہو۔الخطيب في رواة مالك عن ابن عمر رضي الله عنه، خيار شرط

۹۶۵۱ دو اختیار (خیار شرط) لینے والوں نے خریدا تو وہ مبیع پہلے اختیار لینے والے کا ہے۔ ابن ماجه عن سمره

فائدہ:.....خیار شرط کا مطلب یہ ہے کہ خرید وفروخت کے وقت، خریدار تین دن تک سوچ وبچار کا وقت مانگ سکتا ہے وقت مانگنے کو خیار شرط کہا جاتا ہے۔

اقالہ کرنا باعث اجر ہے

۹۶۵۲ فرمایا کہ ”جس نے کسی مسلمان کے ساتھ اقالہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کی فروگزاشتوں سے بھی اقالہ فرمالیں گے“۔

سنن ابی داؤد، ابن ماجه، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

فائدہ: اقالہ کہتے ہیں خرید وفروخت کے کسی طے شدہ معاملے کو باہمی رضامندی سے ختم کرنا، یعنی اگر کسی بیچنے والے یا خریدنے والے نے کسی دوسرے سے اس کے کہنے پر اقالہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ اس کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۶۵۳۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے نادم ہوکر اقالہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے ساتھ اقالہ کرلیں گے“۔

سنن کبری بیهقي بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۹۶۵۴۔ فرمایا کہ ”وزن اهل مکہ کا (معتبر) ہے اور کیل (پیمانہ) اهل مدینہ کا“۔

سنن ابی داؤد، نسائی بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

۹۶۵۵۔ فرمایا کہ ”ایک وسق کی مقدار ستر صاع کے برابر ہے“۔مسند احمد، ابن ماجه، بروايت حضرت ابوسعيد رضي الله عنه

۹۶۵۶۔ فرمایا کہ ”تم میں سے جو کوئی گھر یا زمین (پلاٹ) بیچے تو اسے یہ جان لینا چاہیے کہ یہ گھر اس لائق ہے کہ اس میں برکت نہ ہو ہاں مگر اس صورت میں کہ اس گھر کو اس کی طرح بنادے“۔

مسند احمد، ابن ماجه بروايت حضرت سعيد بن الحارث رضي الله عنه

متفرق احکام کا تکملہ

۹۶۵۷ فرمایا کہ ”جب تم کوئی چیز بیچنے لگو تو اس وقت تک نہ بیچو جب تک تمہارا اس پر قبضہ نہ ہو“۔

طبرانی، نسائی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۵۸ فرمایا کہ ”اس وقت تک کوئی چیز ہرگز نہ بیچو جب تک تمہارے قبضے میں نہ ہو“۔طبرانی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۵۹ فرمایا کہ ”اگر کوئی کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اس کے قبضے میں نہ آجائے“۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۶۰ فرمایا کہ ”جو کوئی شخص کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کرلے“۔

طحاوی، ابن حبان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۶۱ فرمایا کہ ”اے بھتیجے! کوئی چیز اس وقت تک ہرگز نہ بیچو جب تک وہ تمہارے قبضے میں نہ آجائے“۔

مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۶۲ فرمایا کہ ”ہم صدقات میں سے کوئی چیز اس وقت تک نہیں بیچتے جب تک وہ ہمارے قبضے میں نہ آجائے“۔

متفق علیہ بروایت حضرت علقمہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ

۹۶۶۳ فرمایا کہ ”صدقات میں سے کوئی چیز ہرگز نہ خریدو جب تک نشان نہ لگا لیا جائے اور معاہدے کو پکا نہ کرلیا جائے“۔

مستدرک حاکم، سنن ابی داؤد فی مراسیلہ متفق علیہ بروایت مکحول مرسلاً

۹۶۶۴ فرمایا کہ ”اے عثمان! جب خریدو تو ناپ لو اور جب بیچو تو پھر ناپ لو“۔مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۹۶۶۵ فرمایا کہ ”اے قیلہ! ایسا نہ کرو، لیکن جب تم کچھ خریدنے کا ارادہ کرو تو اتنا ہی دے دو جتنے میں تم نے خریدنے کا ارادہ کیا تھا، تو نے دیا ہو یا روکا ہو اور جب کچھ بیچنا ہو تو اتنا لے لو جتنے کے بدلے تم نے بیچنے کا ارادہ کیا تھا، خواہ تم نے دیا ہو یا منع کردیا ہو“۔

ابن ماجہ اور ابن سعد والحکیم، طبرانی بروایت حضرت قیلہ ام بنی انمار رضی اللہ عنہا

فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو ایک ایسی عورت ہوں جو خرید و فروخت کرتی رہتی ہوں، سو بعض اوقات میں کوئی سامان خریدنا چاہتی ہوں تو اس سے کم قیمت میں خریدتی ہوں جس کا میں نے ارادہ کیا تھا، پھر میں اس میں اضافہ کردیتی ہوں اور اسی قیمت میں خریدتی ہوں جس کا پہلے میں نے طے کر رکھا تھا اور بعض دفعہ میں کوئی سامان بیچتی ہوں تو اس سے زیادہ قیمت میں بیچتی ہوں جتنی میں نے (اس سامان کے لئے) طے کر رکھی تھی پھر اس میں کمی کردیتی ہوں، اور اسی (پہلے سے طے شدہ) قیمت پر اسے بیچتی ہوں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا، اس کو یاد کرلو۔

ایسے غلام کو فروخت کرنا جس کے پاس مال تھا

تکملہ

۹۶۶۶ فرمایا کہ ”جس نے غلام خریدا جو مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا، اور اس پر اس کا قرض ہوگا، ہاں البتہ یہ ہے کہ اگر پہلے ہی شرط لگادی ہو اور جس نے کھجور کے درخت کو گابھا دیا“۔سنن ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۶۷ فرمایا کہ ”جس نے غلام بیچا جو مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا البتہ اگر خریدار شرط لگادے تو (مال بھی) خریدار کو

ملے گا۔(مترجم) طبرانی بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۶۶۸ فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جو اس کی ملکیت تھا اور مالدار تھا اور اس پر قرض بھی تھا تو قرض (غلام کا) بیچنے والے پر ہوگا لیکن اگر بیچنے والے نے (قرض کی) شرط بھی خریدار پر لگادی" ۔تو اب قرض بھی خریدار کے ذمے منتقل ہو جائے گا۔(مترجم)

طبرانی بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۶۶۹ فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا اور اسی (بیچنے والے) پر اس کا قرض بھی ہوگا ہاں البتہ اگر پہلے ہی شرط لگالی ہو، اس کو بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا ہاں البتہ اگر پہلے ہی شرط لگالی ہو"۔

کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی اگر خریدار اور فروخت کنندہ پہلے سے شرط لگالیں تو غلام کا مال یا درخت کا پھل خریدار کا ہو سکتا ہے ورنہ اصول یہ ہے کہ درخت کا پھل اور غلام کا مال بیچنے والے کا ہوگا۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۶۷۰ فرمایا کہ "جس نے ایسا غلام بیچا جو مالدار تھا تو اس کا مال اس کے آقا (بیچنے والے) کا ہوگا البتہ اگر خریدار اس کی شرط لگالے تو مال بھی خریدار کا ہوگا"۔مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۷۱ فرمایا کہ "اگر کسی نے غلام بیچا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا ہاں لیکن اگر خریدار شرط لگالے اور کہے کہ میں نے تجھ سے وہ غلام اور اس کا مال خرید لیا"۔مصنف ابن ابی شیبہ بروایت عطاء اور ابن ابی ملیکہ ومرسلاً

۹۶۷۱ فرمایا کہ "جس نے غلام بیچا اور غلام مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا، لیکن اگر خریدار شرط لگالے، اور جس نے کھجور کا وہ درخت خریدا جس میں گابھا (پیوند) لگا ہوا تھا اور اس سے پھل آچکا تھا تو اس کا پھل بھی بیچنے والے کا ہوگا ہاں لیکن اگر خریدار شرط لگالے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۶۷۳ فرمایا کہ "تم دونوں ایسا مت کرو، جب تم دونوں کھانا خریدو تو پورا پورا وصول کرلو اور جب تم (دونوں) اس (کھانے) کو بیچو تو ناپ لو"۔

متفق علیہ بروایت سطر الوراق عن بعض اصحابہ مرسلا

۹۶۷۴ فرمایا کہ "اگرا ے اھل بقیع! خریدار اور فروخت کنندہ جب تک راضی نہ ہوں۔جدا نہ ہوں"۔

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن جریر بروایت حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ

اقالہ کے بیان کا تکملہ

۹۶۷۵ فرمایا کہ "جس نے نادم ہو کر معاملہ کا اقالہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں سے اقالہ فرمالیں گے"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۷۶ فرمایا کہ "جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کرلیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں سے اقالہ فرمالیں گے"۔

سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۷۷ فرمایا کہ "جس نے کسی مسلمان سے خرید وفروخت کے معاملے میں اقالہ کرلیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اقالہ فرمالیں گے اور جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدموں کو ملادیں گے"۔مصنف عبدالرزاق عن معمر عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلاً

چوتھی فصل......اختیاری خرید وفروخت میں

۹۶۷۸ فرمایا کہ "جب تم خرید وفروخت کرو تو کہو، لَاخِلَابَةَ، پھر تم جو کچھ بھی خریدو گے" تمہیں تین رات کا اختیار ہوگا" اگر تم راضی ہو تو رکھ لو

اوراگرتم ناراض (راضی نہ) ہوتو جس کا مال ہے، اس کوواپس کردو"۔ابن ماجه، سنن کبری بیهقی عن محمد بن یحیٰی بن حبان مرسلاً

۹۶۷۹ فرمایا کہ"جب دوآدمی آپس میں خرید وفروخت کریں توان میں سے ہرایک کواختیار ہے، جب تک وہ جدانہ ہوں اورایک ساتھ ہوں، یا ان میں سے ایک دوسرے کواختیار دے، پھراگرایک دوسرے کواختیار دے دے اور دونوں اس پرمعاملہ کرلیں توبیع واجب ہوجائے گی، اوراگروہ معاملہ طے کرنے کے بعد جداہوگئے اور معاملہ برقرار رکھا توبیع ضروری ہوگئی"۔متفق علیه، نسائی ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۶۸۰ فرمایا کہ"خرید وفروخت کرنے والوں کواپنے معاملے میں اختیار ہے جب تک وہ جدانہ ہوں یابیع ہی میں اختیار ہو"۔

بخاری بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۶۸۱ فرمایا کہ"اختیار تین دن تک ہوتا ہے"۔سنن کبری بیهقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۶۸۲ فرمایا کہ"چاردن کے بعد کوئی ذمہ داری نہیں"۔ابن ماجه، مستدرك بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنه

۹۶۸۳ فرمایا کہ"دوآدمی ہرگز جدانہ ہوں جبکہ آپس میں راضی نہ ہوں"۔سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنه

۹۶۸۴ فرمایا کہ"خرید وفروخت توہوتی ہے رضامندی کے ساتھ"۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

۹۶۸۵ فرمایا کہ"خریدار اور فروخت کرنے والا جب تک جدانہ ہوں ان کواختیار ہے۔خواہ بیع باقی رکھیں خواہ ختم کردیں۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجه بروایت حضرت ابوبرزة رضی اللہ عنه اور ابن ماجه اور مستدرك بروایت حضرت عمرة رضی اللہ عنه

۹۶۸۶ فرمایا کہ"لین دین کرنے والے کواختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، اورایک دوسرے سے کہے گا کہ اختیار کرلو"۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۶۸۷ فرمایا کہ"لین دین کرنے والوں کواختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، البتہ یہ ہے کہ وہ سوداہی اختیاری ہو، اورایک کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس ڈر سے دوسرے سے جداہوجائے کہ کہیں وہ اقالہ ہی نہ کردے"۔مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۶۸۸ فرمایا کہ"لین دین کرنے والوں کواختیار ہے جب تک جدانہ ہوں اوران میں سے ہرایک بیع میں سے اپنا مقصود نہ حاصل کرلے، یا یہ کہ تین مرتبہ ایک دوسرے کواختیار نہ دیں"۔نسائی مستدرك، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنه

۹۶۸۹ فرمایا کہ"لین دین کرنے والے دونوں میں سے ہرایک کودوسرے کے معاملے میں اختیار ہے جب تک وہ جدانہ ہوں، مگر یہ کہ بیع اختیاری ہو"۔سنن ابی داؤد، نسائی، متفق علیه بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۶۹۰ فرمایا کہ"لین دین کرنے والوں کواختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، ہاں البتہ اگرسودے میں اختیار ہو، اورایک کے لئے جائز نہیں کہ اقالہ کے خوف سے دوسرے سے جداہو"۔سنن ابی داؤد، نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۶۹۱ فرمایا کہ"لین دین کرنے والوں کواختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، البتہ یہ ہے کہ معاملہ ہی انہوں نے اختیاری رکھا ہو، لہٰذا اگر بیع اختیار کے علاوہ ہوتوواجب ہوجائے گی۔نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۶۹۲ فرمایا کہ"ساتھی کی ذمہ داری تین دن تک ہے"۔مسند احمد، سنن ابی داؤد، مستدرك حاکم، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت بقیة بن عامر رضی اللہ عنه اورابن ماجه بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنه

۹۶۹۳ فرمایا کہ"دونوں فریقوں کے درمیان بیع نہیں (تام) ہوگی جب تک ایک دوسرے سے جدانہ ہوجائیں علاوہ اختیاری بیع کے"۔

مسند احمد، متفق علیه نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

خیارالعیب

۹۶۹۴ مسنداحمد مستدرک حاکم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی اللہ عنها

۹۶۹۵ مسنداحمد، سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی اللہ عنها

۹۶۹۶..... فرمایا کہ "بدک کر بھاگے ہوئے جانور کو واپس کیا جائے"۔ کامل ابن عدی، سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۶۹۷ . فرمایا کہ "مابیشیر کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بھاگے ہوئے جانور کو واپس کردیا جاتا ہے"۔
حسن بن سفیان اورباوردی اورابن شاھین بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

اختیاری بیع...... تکملہ

۹۶۹۸ فرمایا کہ "جب تو خرید وفروخت کرے تو کہہ، کوئی دھوکہ نہیں، تو تمہیں پھر اختیار ہوگا اس سامان میں جسے تم خریدو گے تین رات تک، اگر تو راضی ہو تو اپنے پاس رکھ لے اور اگر تو ناراض (راضی نہ) ہو تو واپس کردے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۹۶۹۹ فرمایا کہ اگر "اگر کسی نے ایسی چیز خریدی، جسے دیکھا نہیں ہے تو اسے اختیار ہوگا جب اسے دیکھے اگر چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے (نہ لے)۔ سنن دارقطنی، متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ، وضعفا
۹۷۰۰ فرمایا کہ اگر "کسی نے بیع کرکے کچھ خریدا تو بیع واجب ہوگئی اور جب تک وہ اپنے ساتھی (بیچنے والے) سے جدا نہ ہوجائے اسے اختیار ہوگا، اگر چاہے تو لے لے اگر جدا ہوگیا تو اب اختیار نہیں"۔ متفق علیہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہا
۹۷۰۱ فرمایا کہ "جس شخص نے بھی کسی سے کوئی چیز خریدی تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا یہاں تک کہ وہ دونوں جدا ہوجائیں اپنی جگہ سے ہاں مگر اس صورت میں اختیار باقی رہے گا کہ وہ بیع ہی خیار والی ہو، اور دونوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی جائز نہیں کہ اس خوف سے دوسرے سے جدا ہوجائے کہ کہیں دوسرا اقالہ ہی نہ کرلے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
فائدہ:...... یہاں یہ جو کہا کہ وہ بیع ہی خیار والی ہو تو اس سے مراد بیع کی وہ اقسام ہیں جو خیار عیب، خیار رویہ اور خیار شرط کہلاتی ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
۹۷۰۲ فرمایا کہ "بیع تو رضامندی سے ہوتی ہے اور اختیار سودے کے بعد ہوتا ہے"۔
مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ
۹۷۰۳ فرمایا کہ "خرید وفروخت کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں، یا ان کی بیع ہو ہی اختیار والی"۔
مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ
۹۷۰۴ فرمایا کہ "خرید وفروخت کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابوبرزۃ رضی اللہ عنہ اور مصنف ابن ابی شیبہ طبرانی، مستدرک حاکم، سنن سعید بن منصور، مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ ابن نجار بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۹۷۰۵ فرمایا کہ "لین دین کرنے والے دونوں فریقوں کو اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں" البتہ اس صورت میں کہ ان کی بیع ہی اختیار والی ہو"۔ طبرانی بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ
۹۷۰۶ . فرمایا کہ "لین دین کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں، البتہ اس صورت میں کہ ان کی بیع ہی اختیار والی ہو"۔
مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ
۹۷۰۷ فرمایا کہ "کوئی حرج نہیں کہ اس کو اسی دن کی قیمت میں لے لو، جب تک تم دونوں جدا نہ ہو اور تمہارے درمیان کوئی شے ہو"۔
مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... کوئی شے سے مراد معاہدہ، شرط وغیرہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۰۸   فرمایا کہ "غلام کی ذمہ داری چار راتیں تک ہے"۔مسند احمد، مستدرک، سنن کبری بیہقی بروایت قتادہ عن الحسن عن عقبۃ رضی اللہ عنہ

۹۷۱۰   فرمایا کہ "چار دن کے بعد کوئی ذمہ داری ضمان کی"۔مصنف ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

تیسرا باب......ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں

۹۷۱۱   فرمایا کہ "ذخیرہ اندوز کیا ہی برا آدمی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نرخ سستے کردے تو غم زدہ ہوجاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نرخ بڑھادے تو خوش ہوجاتا ہے"۔طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۷۱۲   "فرمایا کہ "ہانک کرلانے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوز لعنتی ہے"۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ہانک کرلانے والے سے مراد کھانے پینے کی اشیاء ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۷۱۳   فرمایا کہ "ہمارے بازاروں کی طرف ہانک کرلانے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ہمارے بازاروں میں ذخیرہ اندوزی کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی کتاب میں الحاد کا شکار ہونے والا"۔

زبیر بن بکار فی اخبار المدینہ، مستدرک حاکم بروایت الیسع بن المغیرہ مرسلاً

۹۷۱۴   فرمایا کہ "جس نے مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزیں ذخیرہ کرلیں اللہ تعالیٰ اسے کوڑھ اور غربت کی بیماری میں مبتلا کردیں گے"۔

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۷۱۵   فرمایا کہ "اگر کسی نے اس ارادے سے ذرا بھی ذخیرہ اندوزی کی کہ مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزیں مہنگی ہوجائیں تو وہ خطا کار ہے اور اللہ اور اس کے رسول پر اس کا کوئی ذمہ نہیں"۔مسند احمد، مستدرک بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۱۶   فرمایا کہ "اگر کسی نے میری امت پر چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کی، اور پھر اسے صدقہ (بھی) کردیا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا"۔ابن عساکر بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۷۱۷   فرمایا کہ "اگر کسی نے میری امت میں ایک رات بھی مہنگائی کی خواہش کی تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے اعمال ضائع کردیں گے"۔ابن عساکر، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۱۸   فرمایا کہ "ذخیرہ اندوز لعنتی ہے"۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۱۹   فرمایا کہ "ذخیرہ اندوزی خطا کاری کرتے ہیں"۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۲۰   رسول اللہ ﷺ نے شہر میں ذخیرہ اندوزی، تلقی سورج طلوع ہونے سے پہلے سودے سے اور دودھ دینے والی کو ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عصی رضی اللہ عنہ

نرخ مقرر کرنا

۹۷۲۱   "فرمایا کہ "بلکہ اللہ ہی ہے جو پست کرتا اور بلند کرتا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ میرا کوئی طلب گار نہ ہوگا اور کسی کا مجھ پر کوئی حق نہ ہوگا"۔ابو داؤد، سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۲۲   فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا، قبض کرنے والا، پھیلانے والا اور نرخ مقرر کرنے والا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ کوئی مجھے اپنا حق لینے کے لئے تلاش نہ کررہا ہوگا وہ حق جس کی ادائیگی میرے ذمہ لازم تھی خون میں یا مال میں"۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، سنن کبری بیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۷۲۳   فرمایا کہ "یقیناً تمہارے نرخوں کی مہنگائی اور سستاپن اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں

ملوں گا کہ میری طرف سے کسی پر کوئی ظلم نہ ہوا ہوگا نہ مال میں نہ جان میں"۔ طبراني بروايت انس رضي الله عنه

۹۷۲۴ فرمایا کہ "مجھے امید ہے کہ میں تم سے اس حال میں جدا ہوں گا کہ مجھے کوئی ایسے ظلم کے بدلے تلاش کرنے والا ہوگا جو میں نے کیا ہو"۔
ابن ماجه، بروايت حضرت ابو سعيد رضي الله عنه

۹۷۲۵ فرمایا کہ "میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا قبل اس سے کہ مجھے کسی کے مال سے کوئی چیز بغیر خوشی اور رضامندی کے دی جائے، بیع تو صرف رضامندی سے ہی ہوتی ہے"۔ سنن کبریٰ بیهقي بروايت حضرت ابو سعيد رضي الله عنه

ذخیرہ اندوزی......تکملہ

۹۷۲۶ "فرمایا کہ "خوشخبری سنادو، بے شک ہمارے بازار کی طرف ہانک کر لانے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ہمارے بازاروں میں ذخیرہ اندوزی کرنے والے ایسا ہے جیسے اللہ کی کتاب میں ملحد"۔ مستدرك حاكم بروايت السبيع بن المغيرة رضي الله عنه

فائدہ:..... ہانک لانے سے مراد کھانے پینے کی اشیاء کو ذخیرہ کرنے کے بجائے بازاروں میں بڑی مقدار میں مہیا کرتا ہے کم مقدار کی فضیلت بھی یہی ہے بشرطیکہ اس کم سے زیادہ پر مہیا کرنے والا قدرت نہ رکھتا ہو، مقصد یہ کہ جس تاجر کی جتنی طاقت ہے وہ اپنی طاقت کے مطابق ذخیرہ اندوزی کے بجائے زیادہ سے سے زیادہ مقدار میں اشیاء خورد ونوش کی فراہمی کی کوشش کرے اور ملحد اس شخص کو کہتے ہیں جو سیدھے راستے سے ہٹا ہوا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

۹۷۲۷ فرمایا کہ "جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ خطا کار ہے"۔ مسلم، متفق عليه بروايت حضرت معمر بن عبدالله رضي الله عنه

۹۷۲۸ فرمایا کہ "جس نے چالیس دن تک کھانے کی ذخیرہ اندوزی کی، تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے بری ہوگیا اور اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ داری سے بری ہوگیا اور جس کسی زمین والے نے اس حال میں صبح کی کہ وہ بھوکا تھا تو اللہ تعالیٰ ان کی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگیا"۔
مصنف ابن ابی شيبه، مسلم، بزار، مسند ابی یعلی، مستدرك حاكم، حليه ابونعيم بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه اور مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۹۷۲۹ فرمایا کہ "جس نے چالیس دن تک کھانے کا ذخیرہ کیا یا انتظار کیا پھر اسے پیسا اور اس کی روٹی پکائی اور صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا یہ صدقہ قبول نہیں فرمائیں گے"۔ ابن النجار عن دينار بن ابی مكيس عن انس رضي الله عنه

۹۷۳۰ فرمایا کہ "اہل مدائن اللہ کے راستے میں قید کئے گئے ہیں، لہٰذا ان کے لئے کھانے کی ذخیرہ اندوزی نہ کرو اور نرخ نہ بڑھاؤ، اور کوئی موجود ہرگز غائب کے لئے خرید وفروخت نہ کرے اور کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران اپنا سودا نہ کرے، اور نہ ہی کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ نہ بھیجے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کے برتن کو نہ انڈیلے اور ہر ایک کو اللہ ہی رزق دیتا ہے"۔ طبراني، ابن عساكر بروايت حضرت ابو امامه رضي الله عنه

۹۷۳۱ فرمایا کہ "جس نے چالیس دن تک کھانا روک کے رکھا پھر اسے نکالا اور پیسا اور روٹی پکائی اور صدقہ کردی، تو اللہ تعالیٰ اس سے اس صدقے کو قبول نہ فرمائیں گے"۔ خطيب عن دينار عن انس رضي الله عنه

۹۷۳۲ فرمایا کہ "جو ہماری طرف کھانا اٹھایا تو وہ اپنی واپسی تک ہماری مہمانی میں ہے، اور اگر کسی کی کوئی چیز ضائع ہوگئی تو ہم اس کے ضامن ہیں اور ہمارے بازار میں ذخیرہ اندوزی مناسب نہیں ہے"۔ مستدرك في تاريخه عن ابن عمرو رضي الله عنه

۹۷۳۳ فرمایا کہ "جس نے مسلمان کے (نرخوں) میں کوئی ایسی چیز داخل کی جس سے وہ مہنگے ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اسے بہت بڑی آگ

میں ڈالیں اوراس کا سر نیچے کی طرف ہو"۔طبرانی، مسند احمد، مستدرک حاکم، متفق علیه بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنه

۹۷۳۴.... فرمایا کہ "صرف خائن لوگ ہی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں"۔مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنه

۹۷۳۵.... فرمایا کہ "ذخیرہ اندوزوں اور انسانوں کو قتل کرنے والوں کو جہنم کے ایک ہی درجے میں جمع کیا جائے گا"۔

کامل ابن عدی، ابن لال وابن عساکر بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنه واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۹۷۳۶.... فرمایا کہ "جو کوئی مسلمان کے شہروں میں سے کسی شہر کی طرف کھانے کی اشیاء ہانک کر لایا تو اس کے لئے شہید کا اجر ہوگا"۔

دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنه

نرخ کا بیان......تکملہ

۹۷۳۷.... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہی قیمتیں قائم کرنے والے ہیں، اور میں امید کرتا ہوں کہ تمہیں اس حال میں چھوڑوں گا کہ مجھے کوئی کسی ظلم کے بدلے تلاش کرنے والا نہ ہوگا جو میں نے کسی کے جان یا مال میں کیا ہو"۔مسند احمد، خطیب بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

۹۷۳۸.... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہی مصور ہیں، قابض ہیں، باسط ہیں اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کروں گا کہ تم میں سے کوئی بھی مجھے اس لیئے نہ ڈھونڈ رہا ہوگا کہ مجھ سے اس ظلم کا بدلہ لے جو میں نے اس کی عزت اور مال میں کیا ہو"۔

طبرانی بروایت حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنه

۹۷۳۹.... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہی پست کرتے اور بلند کرتے ہیں، اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں گا کہ میں نے کسی پر ظلم نہ کیا ہوگا"۔مسند احمد، بروایت حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنه

جناب نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب ایک شخص نے درخواست کی کہ یارسول اللہ! نرخ مقرر کردیجئے

۹۷۴۱.... فرمایا کہ "مجھے امید ہے کہ میں تم سے اس حال میں جدا ہوں گا کہ کوئی مجھے کسی کا بدلہ لینے کے لئے نہ ڈھونڈ رہا ہوگا"۔

ابن ماجه بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

۹۷۴۲.... فرمایا کہ "سنو! میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا قبل اس سے کہ کسی کو کسی کا مال اس کی رضامندی کے بغیر دیا جائے"۔

مسند ابی یعلی، ابن حبان، سعید بن منصور، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

کہا کہ "آپ ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب لوگوں نے آپ ﷺ سے قیمتیں بڑھانے کی شکایت کی اور درخواست کی کہ آپ نرخ مقرر فرمادیجئے۔

۹۷۴۳.... فرمایا کہ "مہنگائی اور ستا پن اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے دو لشکر ہیں، ایک کا نام "رغبت" اور دوسرے کا نام "رہبت" ہے جب اللہ تعالیٰ اسے مہنگا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو تاجروں کے دلوں میں "رغبت" ڈال دیتے ہیں لہٰذا تاجر اس چیز میں رغبت (دلچسپی) کا اظہار کرتے ہیں اور روک لیتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ کوئی چیز سستی کرنی چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تاجروں کے دلوں میں "رہبت" ڈال دیتے ہیں چنانچہ وہ اس چیز کو اپنے ہاتھوں سے نکال دیتے ہیں"۔خطیب، رافعی، دیلمی عن عبداللہ بن المثنی عن عجمه ثمامة عن جدانس رضی اللہ عنه

فائدہ:......روک لینے سے مراد ذخیرہ اندوزی کر لینا یا مارکیٹ میں آنے سے روکنا ہے اور اپنے ہاتھوں سے نکال دینے سے مراد بازار میں مہیا کرنا ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۷۴۴.... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ مجھ سے ایسے طریقے کے بارے میں سوال نہ کریں گے جس کا انہوں نے مجھے حکم نہ دیا تھا اور میں نے تمہارے اندر شروع کردیا، لیکن اللہ سے اس کا فضل مانگو"۔طبرانی اوربغوی عن عبید بن نضلة

کہا کہ ایک سال لوگوں پر سختی اور تنگی آئی تو لوگوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ نرخ مقرر فرمادیجئے تو اس کے جواب میں آپ

ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا"۔

۹۷۴۵ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جب کسی امت سے ناراض ہو جائیں تو ضرور ان کی قیمتیں بڑھا دیتے ہیں اور ان کے بازاروں کو مندا کر دیتے ہیں اور اس امت میں بہت فساد ہونے لگتا ہے اور ان کے حکمران کا ظلم وستم سخت ہو جاتا ہے، تو اس وقت ان کے مالدار نیک صالح نہ ہوں گے، ان کے حکمران پاک دامن نہ ہوں گے اور ان کے فقیر نماز نہ پڑھتے ہوں گے"۔ ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

چوتھا باب......سود کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......سود سے ڈرانے کے بیان میں

۹۷۴۶ فرمایا کہ "سود کھانے والا، اور کھلانے والا، اور سودی معاملے کو لکھنے والا، اور سودی معاملے پر گواہ بننے والے جب اس کو جان لیں، اور حسن وجمال کے لیے گودنے والی اور جس کو گودا گیا ہو، اور اس صدقہ کو کھانے والا جو کسی کے لئے رکھا ہوا اور ہجرت کے بعد مرتد ہونے والا اعرب (سب کے سب) قیامت کے دن محمد (ﷺ) کی زبان سے ملعون ہوں گے"۔ نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۴۷ فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ کسی علاقے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں سود ظاہر ہو جاتا ہے"۔

فردوس دیلمی بروایت حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۴۸ فرمایا کہ "سود کے ستر دروازے ہیں، اور شرک بھی اسی طرح ہے"۔ بزار بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۴۹ فرمایا کہ "سود کے تہتر دروازے ہیں"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۰ فرمایا کہ "سود کے تہتر باب ہیں ان میں سے آسان ترین ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے، اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان آدمی کی ہتک عزت ہے"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۱ فرمایا کہ "سود کے (گناہ کے) ستر درجات ہیں ان میں سے آسان ترین (کم تر) یہ ہے کہ آدمی ماں کے ساتھ نکاح کرے"۔

ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۵۳ فرمایا کہ "یقیناً سود کے درجات بہتر ہیں، کم ترین درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہوتے ہوئے اپنی ماں کے پاس آئے"۔

طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۹۷۵۴ فرمایا کہ "سود خواہ کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام اس کو کمی کی طرف لے جاتا ہے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعو رضی اللہ عنہ

۹۷۵۵ فرمایا کہ سود کے بہتر[۷۲] باب ہیں ان میں سے کم ترین ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے اور سودوں کا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کو بٹہ لگائے"۔ طبرانی الاوسط بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۹۷۵۶ فرمایا کہ "سود لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں"۔ سنن دار قطنی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۵۷ فرمایا کہ "جانتے بوجھتے ہوئے سود کا ایک درھم کھالینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے"۔

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ

۹۷۵۸ فرمایا کہ "سود کا ایک درھم چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے، اور جس گوشت کی نشوونما حرام سے ہوئی اس کے لئے آگ ہی زیادہ بہتر ہے"۔

آخری زمانہ میں سود عام ہو جائے گا

۹۷۵۹ ''فرمایا کہ ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی ضرور آئے گا کہ صرف سودخور ہی رہیں گے اور اگر کوئی سود نہ کھائے گا اس کو سود کا غبار ضرور پہنچے گا''۔
سنن ابی داؤد، ابن ماجه، مستدرک حاکم، سنن کبری بیهقی برایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۷۶۰ فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے لعنت کی سود پر اور اس کے کھانے والے پر اور اس کے کھلانے والے پر اور اس کے (معاملے کے) لکھنے والے پر اور اس کے گواہ پر حالانکہ وہ اس کو جانتے بھی ہوں، اور ملانے والی پر اور ملوانے والی پر اور گودنے والی پر اور گودانے والی پر، اور اکھاڑنے والی پر اور اکھڑوانے والی پر''۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

فائدہ:..... ملانے والی اور ملوانے والی ''الواصلة والمستوصلة'' کا ترجمہ ہے جس کا مطلب وہ عورت ہے جو اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال لگائے یا لگوائے اور غرض زیب وزینت ہو۔
اسی طرح ''اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی'' ''النامصة والمتنمصة'' کا ترجمہ ہے اس سے مراد زیب وزینت کے لئے عورتوں کا اپنی پیشانی یا بھنوؤں پلکوں وغیرہ کے بال اکھاڑنا یا اکھڑوانا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۶۱ ... فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور سودی معاملے میں گواہ بنے والے پر لعنت فرمائی ہے''۔
مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۷۶۲ فرمایا کہ ''مجھے معراج کی رات ایک ایسی قوم کے پاس لایا گیا، ان کے پیٹ گھروں کی مانند تھے جن میں سانپ تھے اور ان کے پیٹوں کے باہر سے دکھائی دے رہے تھے، میں نے پوچھا، اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا، یہ سود خور ہیں''۔
ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

سودی معاملہ کرنے والوں پر لعنت

۹۷۶۳ فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اس کے لکھنے والے اور اس پر بننے والے دونوں گواہوں پر لعنت کی ہے، وہ سب اس میں برابر ہیں''۔ مسند احمد، مسلم، نسائی، بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۷۶۴ فرمایا کہ ''کسی قوم میں سود اور زنا ظاہر نہیں ہوا مگر یہ کہ انہوں نے اپنے خلاف اللہ کی پکڑ کو حلال کر لیا''۔
مسند احمد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۷۶۵ فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے سود خور پر اور سود کھلانے والے پر اور سودی معاملہ لکھنے والے پر اور صدقہ نہ دینے والے پر''۔
مسند احمد، نسائی بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۹۷۶۶ فرمایا کہ ''کوئی قوم ایسی نہیں جس میں سود ظاہر ہو اور قحط سالی نہ آئے، اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں رشوت ہو اور رعب میں نہ پکڑے گئے ہوں۔ مسند احمد بروایت حضرت عمرو بن العاص رضی الله عنه

فائدہ:..... رعب میں پکڑے جانے سے مراد یہ ہے کہ رشوت کا لین دین کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر ہر چیز کا ڈر اور خوف مسلط کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ زندگی کے ہر معاملے میں گویا مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں خواہ بظاہر وہ کتنے ہی طاقتور اور اثر ورسوخ والے ہی کیوں نہ ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تکملہ

فرمایا کہ ”سود کے ستر درجے ہیں ان میں سے کم ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے“۔

ابن جریر بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۶۸ فرمایا کہ ”سود کے تہتر شعبے ہیں اور شرک بھی اسی طرح ہے“۔ابن جریر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۶۹ فرمایا کہ ”سود کے ستر شعبے ہیں اور ان میں سے آسان ترین کسی شخص کا اپنی ماں سے نکاح کرنا ہے، اور سودوں کا سود کسی مسلمان کی ہتک عزت ہے“۔ابن الدنیافی ذم الغیبة اور ابن جریر بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۰ فرمایا کہ ”سود کے ستر باب ہیں اور ان میں سے کم ترین اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے“۔

سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۱ فرمایا کہ ”سود کے اکہتر باب ہیں یا فرمایا تہتر شعبے ہیں اور ان میں سے ہلکا ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے، اور بے شک سودوں کا سود کسی شخص کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درپے ہونا ہے“۔مصنف عبدالرزاق عن رجل من الانصار

۹۷۷۲ فرمایا کہ ”بے شک سود کے ستر شعبے ہیں، ان میں سے کم ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے کی طرح ہے، بے شک سودوں کا سود کسی شخص کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درپے ہونا ہے“۔سنن کبری بیہقی

۹۷۷۳ فرمایا کہ ”بے شک ایک شخص کو سود سے جو گناہ پہنچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا ہے جو کوئی شخص زنا کرتا ہو اور بے شک سودوں کا سود کسی مسلمان آدمی کی ہتک عزت ہے“۔سنن کبری، بیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۷۷۴ فرمایا کہ ”معراج کی رات میں نے ایک آدمی کو دیکھا وہ ایک نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جارہے تھے، میں نے پوچھا کہ کون ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ سود خور ہے“۔سنن کبری بیہقی بروایت حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۵ فرمایا کہ ”جس نے سود کا ایک درھم کھایا تو وہ تینتیس مرتبہ زنا کرنے کی طرح ہے“۔

ابن عساکر عن محمد بن حمیر عن ابراھیم بن ابی عیلہ عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۷۷۶ فرمایا کہ ”یقیناً سود کا ایک درھم اللہ تعالیٰ کے نزدیک پینتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان شخص کی عزت کو حلال سمجھنا ہے“۔الحاکم فی الکنی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۷ فرمایا کہ ”یقیناً ایک سودی درھم جو کسی آدمی کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مسلمان کے تینتیس (۳۳) مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا ہے“۔طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۹۷۷۸ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے“۔

مسلم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت جندب رضی اللہ عنہ

۹۷۷۹ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے، لکھنے والے اور گواہ بننے والے، اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال لگانے والی اور لگوانے والی، صدقہ روکنے والے اور حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے، سب پر لعنت کی ہے“۔

سنن کبری بیہقی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۷۸۰ فرمایا کہ ”خواہ لینے والا ہو یا دینے والا سود میں دونوں برابر ہیں“۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۸۱ فرمایا کہ ”کسی قوم میں سود اور زنا ظاہر نہیں ہوا مگر یہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی گرفت کو اپنے لئے حلال کرلیا“۔

مسند احمد، اور ابن جریر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۲ فرمایا کہ "سودخواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو، انجام کار کمی کی طرف ہی جاتا ہے"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۳ فرمایا کہ "کسی کا سود خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس کا انجام کمی ہی کی طرف لے جاتا ہے"۔

مستدرک حاکم، سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۴ فرمایا کہ "سود (خواہ) کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام اسے کمی کی طرف ہی لے جاتا ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۵ "فرمایا کہ "بے شک لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ ان میں سود خور کے علاوہ کوئی نہ بچے گا، لہٰذا جو کوئی سود نہ کھائے گا تو اس کو سود کا غبار ضرور پہنچے گا"۔ ابن النجار بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۸۶..... فرمایا کہ "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے، لہٰذا اگر کوئی سود نہیں کھائے گا تو اس کو اس کا غبار ضرور پہنچے گا"۔

مسند احمد، ابن النجار بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

دوسری فصل......سود کے احکام کے بیان میں

۹۷۸۷ "فرمایا کہ "سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو لیکن یہ ہے کہ (اگر) دونوں کا وزن برابر ہو، ایک جیسے ہوں بالکل برابر ہوں"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۸۸ فرمایا کہ "سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو لیکن بالکل برابر (مقدار میں) اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو لیکن بالکل برابر اور سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے جیسے چاہو بیچو"۔ بخاری بروایت حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ سونا ہی بطور کرنسی استعمال ہو رہا ہو یعنی قیمت اور دوسری طرف سونا ہی مال برائے فروخت ہو، اور اگر ایسی صورت ہو یعنی بیچا بھی سونا جارہا ہو اور اس کی ادا کی جانے والی قیمت بھی سونے ہی کی شکل میں ہو تو یہ اسی صورت میں جائز ہے جب دونوں طرف مقدار برابر ہو، یعنی اگر ایک شخص ۱۰ گرام سونا خریدتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ سونا جو خریدے جانے والے سونے کی قیمت کے طور پر ادا کیا جارہا ہے وہ بھی دس گرام ہی ہو، اگر کم یا زیادہ ہوگا تو سود ہوگا اور یہ حرام ہے۔

چاندی کے بدلے چاندی کی خرید فروخت میں بھی یہی صورت ہے البتہ اگر سونے کے بدلے چاندی یا چاندی کے بدلے سونے کی خرید و فروخت کی جارہی ہو تو خواہ دونوں طرف مقدار برابر ہو یا کم زیادہ یہ جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۸۹..... فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا نہ بیچو مگر یہ کہ بالکل برابر سرابر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچو مگر یہ کہ بالکل برابر سرابر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور اس میں سے کچھ کسی غائب کو موجود کے ہاتھ نہ بیچو۔

مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۹۰ فرمایا کہ "سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن کر کے"۔ سنن ابی داؤد بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۷۹۱..... فرمایا کہ ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ بیچو اور نہ ہی ایک درھم کو دو درھموں کے بدلے بیچو"۔

مسلم بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... کیونکہ دینار دراصل سونے کے سکے کو کہتے ہیں اور درھم چاندی کے سکے کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۷۹۲..... فرمایا کہ "سونا سونے کے بدلے برابر سرابر، چاندی چاندی کے برابر سرابر، کھجور کھجور کے بدلے برابر سرابر، گندم گندم کے بدلے برابر سرابر، اور نمک نمک کے بدلے برابر سرابر اور جو جو کے بدلے برابر سرابر بیچو، لہٰذا اگر کسی نے مقدار بڑھائی یا اضافہ چاہا تو اس نے سود لیا، سونے کو چاندی کے بدلے جیسے چاہو بیچو لیکن دست بدست اور کھجور کو جو کے بدلے بیچو جیسے چاہو لیکن دست بہ دست"۔

ترمذی بروایت حضرت عبادۃ ابن الصامت رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... دست بدست سے مراد یہ ہے کہ جب دونوں طرف جنس مختلف ہوتو مقدار بھی مختلف ہوسکتی ہے خواہ کم یا زیادہ لیکن ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے، یعنی اسی وقت لینا اور اسی وقت دینا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

سونے کو آپس میں زیادتی کر کے فروخت کرنا سود ہے

۹۷۹۳　فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا ایک ہی مقدار وزن کے ساتھ برابر سرابر، چاندی کے بدلے چاندی ایک ہی مقدار وزن کے ساتھ برابر سرابر، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو وہ سود ہے"۔ مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۹۴　فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا اس کی ڈلی اور اس کا اصل، اور چاندی کے بدلے چاندی اس کی ڈلی اور اس کا اصل، گندم کے بدلے گندم دومد کے بدلے دومد، کھجور کے بدلے کھجور دومد کے بدلے دومد، نمک کے بدلے نمک دومد کے بدلے دومد پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو اس نے سود لیا، اور سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں خواہ چاندی زیادہ ہو لیکن دست بدست ہو، رہا ادھار تو وہ جائز نہیں، اور گندم کو جو کے بدلے میں بیچنے میں کوئی حرج نہیں

ابوداؤد، نسائی، عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی ان چیزوں میں ادھار خرید و فروخت جائز نہیں، اور مد ایک وزن ہے جو اڑسٹھ تولے اور تین ماشہ کے برابر ہوتا ہے (دیکھیں بہشتی زیور حصہ ص ۱۴) اس سلسلے میں حضرت مولانا مفتی شفیع عثمانی صاحب کا رسالہ اوزان شرعیہ دیکھنا بھی بہت مناسب ہوگا"۔

اور یہ جو فرمایا کہ دومد کے بدلے دومد تو اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے کم یا زیادہ خرید و فروخت نہیں ہوسکتی بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر ایک اگر چار ہوتو دوسرا بھی چار، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۹۵　فرمایا کہ "چاندی کے بدلے چاندی، سونے کے بدلے سونا جو کے بدلے جو اور گندم کے بدلے گندم برابر سرابر"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت فضالة بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۷۹۷　فرمایا کہ اگر "سونے کے بدلے سونا نہ خرید و مگر دست بدست، ان کے درمیان نہ کوئی اضافہ ہوگا نہ کوئی مہلت"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۷۹۸　فرمایا کہ جب تو چاندی کے بدلے سونا بیچے تو اپنے ساتھی سے جدا مت ہو اس حال میں کہ تیرے اور اس کے درمیان ہو"۔

مسند احمد، نسائی، طیالسی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۹۹　جناب نبی کریم ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد متفق علیہ نسائی، بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۹۸۰۰　فرمایا کہ "ایسا نہ کرو، مجموعہ کو دراھم کے بدلے بیچو پھر دراھم دے کر جنیب خرید لو"۔

متفق علیہ، نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

جنیب سے مراد کھجوریں ہیں۔

۹۸۰۱　فرمایا کہ "جو لین دین دست بدست ہو اس میں سود نہیں"۔

مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ، بروایت حضرت اسامة بن زید رضی اللہ عنہ

۹۸۰۲　فرمایا کہ "ایک صاع دو صاع کے بدلے نہ بیچو اور نہ دو درھم ایک درھم کے بدلے بیچو"۔

متفق علیہ، نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۰۳　فرمایا کہ "کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے (نہ بیچو) اور نہ گندم کے دو صاع ایک صاع کے بدلے اور نہ دو درھم ایک درھم

کے بدلے"۔نسائی، ابن حبان

۹۹۰۴ فرمایا کہ"کھجوروں کا ایک صاع دوصاع بدلہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور نہ ایک درھم دو درھموں کے بدلے میں، (بلکہ) ایک درھم ایک ہی درھم کے بدلے بکے گا، اور ایک دینار ایک ہی دینار کے بدلے بکے گا اور ان دونوں کے درمیان کوئی فضل نہ ہوگا مگر یہ کہ باعتبار وزن کے"۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

۹۸۰۵ فرمایا کہ"کھانے کے بدلے کھانا برابر سرابر"۔مسنداحمد، مسلم، حضرت عبدا للہ بن عمر رضی اللہ عنه

۹۸۰۶ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجور کے بدلے کھجور کو ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا"۔

متفق علیه سنن ابی داؤد بروایت حضرت سهل بن حثمة رضی اللہ عنه

۹۸۰۷ آپ ﷺ نے کھجور کے بدلے کھجور کو ناپ کر (کیل سے) بیچنے سے اور انگور کو کشمش سے ناپ کر اور کھیتی کو گندم کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا"۔ابوداؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۸۰۸ فرمایا کہ"کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، نمک کے بدلے نمک برابر سرابر، دست بدست، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو اس نے سود لیا ہاں مگر یہ کہ رنگ مختلف ہوں"۔مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنه

۹۸۰۹ فرمایا کہ"گندم کو جو کے بدلے دو بمقابلہ ایک کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

طبرانی بروایت عبادة رضی اللہ عنه

۹۸۱۰ فرمایا کہ"سود تو صرف ادھار میں ہی ہے"۔مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۹۸۱۱ فرمایا کہ"حَبَلِ الحَبَلة کی بیع میں ادھار سود ہے"۔مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

۹۸۱۲ فرمایا کہ"ایک جانور کو دو جانوروں کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسند احمد، ابن ماجه بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه

تکملہ

۹۸۱۳ فرمایا کہ"سود ادھار میں ہے"۔طبرانی، مسلم، حمیدی بروایت حضرت اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۹۸۱۴ فرمایا کہ"سود نہیں ہے مگر ادھار یا جھوٹ دینے میں"۔بروایت حضرت اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۹۸۱۶ فرمایا کہ"نہیں ہے سود مگر قرض میں"۔طبرانی بروایت حضرت اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۹۸۱۷ فرمایا کہ"نہیں ہے سود مگر مضامین، ملاقیح اور حَبَلِ الحَبله میں"۔

ابوبکر بن ابی داؤد وفی حزء میں حدیثه بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنه

۹۸۱۸ "فرمایا کہ"جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ ہرگز سونے کے بدلے سونا نہ خریدے مگر ہم وزن مقدار میں اور قیدی عورتوں میں سے ثیبہ عورت سے اس وقت تک نکاح نہ کرے جب تک وہ حیض سے پاک نہ ہو جائے"۔

مسنداحمد، طحاوی بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنه

۹۸۱۹ فرمایا کہ"سونا سونے کے بدلے ہم وزن مقدار میں"۔طبرانی بروایت حضرت فضالة بن عبید رضی اللہ عنه

۹۸۲۰ فرمایا کہ"سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے ہم وزن مقدار میں، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا اضافہ کروانا چاہا تو تحقیق اس نے سود لیا"۔ابن عباس عن بعض امهات المؤمنین رضی اللہ عنهن

۹۸۲۱ فرمایا کہ"سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں، اضافہ اور اضافہ کرنے والا

(دونوں) آگ میں ڈالے جائیں گے"۔عبدبن حمید بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۹۸۲۲ ... فرمایا کہ"سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی، ہم مقدار، عین (اصل) کے بدلے عین، ہم وزن، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروایا تو تحقیق سود لیا"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعیداور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم

۹۸۲۳ ... فرمایا کہ"سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں"۔مسلم،ابی داؤد، بروایت حضرت فضالۃ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

۹۸۲۴ ... فرمایا کہ"مجھے یقینی اطلاع ملی ہے کہ تم مثقال کو نصف کا (آدھے) یا دوتہائی کے بدلے بیچتے ہو،تو اس کی تو کوئی گنجائش نہیں، بلکہ مثقال کے بدلے مثقال ہی ہوگا،اور وزن کے بدلے اتنا ہی وزن"۔

طحاوی، طبرانی، سنن سعید ابن منصور بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....مثقال چار ماشہ اور چار رتی کے برابر ہوتا ہے۔دیکھیں بہشتی زیور نواں حصہ ۴ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۸۲۵ ... فرمایا کہ"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم (ایک) مثقال کو نصف یا دوتہائی کے بدلے بیچتے ہو،مثقال میں اس کی گنجائش نہیں مگر مثقال ہی کے ساتھ اور چاندی کے بدلے چاندی"۔ابن قانع بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۸۲۶ ... فرمایا کہ"ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ لو اور نہ ایک درہم کو دو درھموں کے بدلے اور نہ ہی ایک صاع کو دو صاع کے بدلے بے شک میں تمہارے بارے میں سود سے ڈرتا ہوں"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....تمہارے بارے میں سود سے ڈرتا ہوں سے مراد یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لوگ لاعلمی میں کسی سودی معاملے میں مبتلا ہو جاؤ، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۸۲۷ ... فرمایا کہ"سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر سرابر، اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ ہی چاندی کو چاندی کے بدلے بیچو مگر برابر سرابر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور ان (چیزوں) میں سے کسی غائب کو موجود کے بدلے نہ بیچو"۔مصنف عبدالرزاق میں یہ اضافہ ہے کہ"پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو تحقیق اس نے سود لیا"۔

مالک، مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۲۸ ... فرمایا کہ"دینار پر دینار کا اضافہ نہ کرو"۔طحاوی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۸۲۹ ... فرمایا کہ"ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ بیچو اور نہ ایک درہم کو دو درھموں کے بدلے بیچو اور نہ ایک صاع کو دو صاع کے بدلے نہ بیچو، کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں سود کا خوف ہے۔

عرض کیا گیا، یارسول اللہ! ایک شخص ایک گھوڑے کو زیادہ گھوڑوں کے بدلے اور بختی اونٹ کو اور اونٹوں کے بدلے بیچتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر خرید و فروخت دست بدست ہے تو کوئی حرج نہیں"۔مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۸۳۰ ... فرمایا کہ"اگر دست بدست ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہو تو گنجائش نہیں"۔

بخاری بروایت حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۹۸۳۱ ... فرمایا کہ"پہلے بعض کو بعض سے الگ الگ کر لو پھر بیچو"۔نسائی بروایت حضرت فضالۃ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات لگے ہوا تھا، میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے مذکور بالا ارشاد فرمایا"۔

۹۸۳۲ ... فرمایا کہ"سونے کے بدلے نہ بیچا جائے یہاں تک کہ جدا کر لیا جائے"۔

حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ۱۲ دینار میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور جواہرات تھے، میں نے جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا"۔ترمذی حسن صحیح طبرانی بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۳ ... فرمایا کہ"اس طرح مت بیچو، (بلکہ) جواہرات کو الگ اور سونے کو الگ بیچو"۔طبرانی بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۴ فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک ایک جیسی مقدار میں برابر سرابر، دست بدست، اور جب یہ چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو جیسے چاہو، بیچو اگر دست بدست ہو"۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبه، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه بروایت حضرت عبادة بن صامت رضی الله عنه

۹۸۳۵ فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں، برابر سرابر، ڈلی بھی اور اصل بھی، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروایا تو تحقیق سود لیا، اور جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک برابر سرابر پھر اگر کسی نے اضافہ کروایا تو تحقیق سود لیا"۔

طبرانی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۹۸۳۶ فرمایا کہ "چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونا، کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم جو کے بدلے جو، نمک کے بدلے نمک اصل کے بدلے اصل، اور فرمایا کہ چاندی کے بدلے دینار میں کوئی حرج نہیں دو کے بدلے ایک دست بدست، گندم اور جو میں کوئی حرج نہیں" دو کے بدلے ایک، اور جو کے بدلے نمک میں بھی کوئی حرج نہیں دو کے بدلے ایک دست بدست"۔

طبرانی بروایت حضرت انس و حضرت عبادة بن الصامت رضی الله عنه

خلاف جنس میں سود نہ ہونا

۹۸۳۷ فرمایا کہ "چاندی کو سونے کے بدلے بیچو جیسے چاہو اور سونے کو چاندی کے بدلے جیسے چاہو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوبکرة رضی الله عنه

۹۸۳۸ فرمایا کہ "کھجوروں کے ایک صاع کو دو صاع کے بدلے بیچنے کی گنجائش نہیں، نہ ایک درھم کو دو درھم کے بدلے بیچنے کی نہ دینار کو دو دیناروں کے بدلے بیچنے کی اور ان میں کوئی فضل نہیں مگر باعتبار وزن کے"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۹۸۳۹ فرمایا کہ "کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، اور سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی دست بدست، اصل کے بدلے اصل، برابر سرابر، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا تو سود ہے"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۹۸۴۰ کھجور کے بدلے کھجور برابر سرابر، گندم کے بدلے گندم برابر سرابر، ہم وزن اور چاندی کے بدلے چاندی برابر سرابر، ہم وزن اور جتنا بھی اضافہ ہو تو وہ سود ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه اور حضرت بلال رضی الله عنه

۹۸۴۱ فرمایا کہ "ٹھہرو تم نے تو سود لے لیا اپنی بیع واپس کرو، پھر کھجور کو سونے یا چاندی یا گندم کے بدلے بیچو اور پھر اس سے کھجور خریدو، کھجور کے بدلے کھجور برابر سرابر، گندم کے بدلے گندم برابر سرابر اور سونے کے بدلے سونا ہم وزن، اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن، جب دونوں انواع ایک دوسرے سے مختلف ہو جائیں تو پھر کوئی حرج نہیں، ایک کے بدلے دس بھی ہو سکتے ہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت بلال رضی الله عنهما

فرماتے ہیں کہ میرے پاس تھوڑی سی کھجور تھی میں اس کو لے کر بازار پہنچا اور دو صاع کو ایک صاع کے بدلے بیچا اور رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا"۔

۹۸۴۲ فرمایا کہ "تم نے دوگنا لے لیا، تو نے سودی معاملہ کر لیا، اس کے قریب بھی مت جاؤ، جب تمہاری کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں بڑھ جائیں تو ان کو بیچ دو پھر اس سے وہ کھجوریں خرید لو جو تم چاہتے ہو"۔ مسند ابی یعلی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۹۸۴۳ فرمایا کہ "جو وزن کیا جائے (سو) برابر سرابر (یعنی) جب دونوں طرف نوع ایک ہی ہو، اور اگر ناپا جائے تو وہ بھی اسی طرح، اور جب دونوں طرف انواع مختلف ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں"۔ متفق علیه بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۹۸۴۴ فرمایا کہ "ہاتھ در ہاتھ گندم کو جو کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور جو افضل ہے اور اس میں ادھار کی گنجائش نہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی الله عنه

۹۸۴۵ فرمایا کہ ''پیمانہ تو اھل مدینہ کا ہے اور وزن اہل مکہ کا''۔
متفق علیه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه اور مصنف عبدالرزاق عن عطار مرسلاً
۹۸۴۶ فرمایا کہ ''پیمانہ تو اھل مکہ کا ہے اور میزان اھل مدینہ کا''۔ متفق علیه بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه
اور فرمایا کہ پہلی روایت لفظ اور سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔ طبرانی بروایت طاؤس مرسلاً
۹۸۴۷ فرمایا کہ ''میزان تو اھل مکہ کا میزان ہے اور پیمانہ اھل مدینہ کا''۔ مصنف علیه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

کتاب البیوع افعال کے بارے میں

باب کمائی کے بیان میں...... ''کمائی کی فضیلت''

۹۸۴۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اگر یہ خرید وفروخت نہ ہوتی تو تم لوگوں سے بھیک مانگ رہے ہوتے''۔ مصنف ابن ابی شیبه
۹۸۴۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی خاطر تم پر تین طرح کا سفر فرض کیا گیا ہے۔

۱ حج کا سفر۔ ۲ عمرہ کا سفر۔ ۳..... جہاد کا سفر۔

اور کوئی شخص اپنے مال کے ساتھ ان راستوں میں سے کسی راستے میں سفر کرتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ (میں) اپنے مال سے اللہ کا فضل تلاش کروں یہ میرے لئے زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں اپنے بستر پر مرجاؤں'' اور اگر میں یہ کہوں کہ یہ شہادت ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ شہادت ہی ہے''۔ مصنف ابن ابی شیبه
۹۸۵۰ حضرت بکر بن عبداللہ المزنی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذریعہ آمدنی جس میں کچھ گھٹیا پن ہو وہ لوگوں سے بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔ وکیع
۹۸۵۱ حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا آپ فرمارہے تھے کہ حضرت داؤد علیہ السلام صراف (سونے) کا کام کرتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔ ابن اسحق فی المبتداء
۹۸۵۲ نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ ایک طاقتور جوان مسجد میں داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں پھاوڑا، کدال وغیرہ تھا اور وہ پکار رہا تھا کہ اللہ کی رضا کی خاطر کون میری مدد کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلالیا اور کہنے لگے، کوئی ہے جو اجرت پر اس شخص کو مجھ سے لے لے؟ یہ اس کی زمین میں کام کرے گا، انصار میں سے ایک آدمی بولا، اے امیر المؤمنین! میں اسے اجرت پر رکھنے کے لئے تیار ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ مہینے میں اس کو کتنی اجرت دوگے؟ انصاری نے کہا کہ اتنی اور اتنی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو لے جا، وہ انصاری اس نوجوان کو ساتھ لے گیا اور وہ نوجوان اس انصاری کی زمین میں کام کرنے لگا۔

کچھ عرصہ بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس انصاری سے پوچھا کہ ہمارے فلاں صاحب نے کیا کیا؟ انصاری نے کہا کہ اے امیر المؤمنین وہ صالح آدمی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو بھی بلا لاؤ اور اس کو جو اجرت دینی ہے وہ بھی لے آؤ چنانچہ وہ انصاری اس نوجوان کو اور دراھم کی ایک تھیلی لے آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ (تھیلی) لے لو اور چاہو تو جہاد پر چلے جاؤ اور چاہو تو ایسے ہی بیٹھے رہو''۔ سنن کبریٰ بیهقی
۹۸۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ''اگر میری موت جہاد میں نہ آئے تو میں یہ پسند کروں گا کہ میری موت آئے اور میں اپنے دونوں کجاووں کے درمیان اللہ کا فضل اور رزق تلاش کررہا ہوں (پھر) انھوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی، اور دوسرے لوگ وہ جو زمین میں چل پھر کر اپنا رزق تلاش کرتے ہیں۔ المرسل، سنن سعید بن منصور عبدبن حمید، ابن المنذر بیهقی

۹۸۵۴   حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ”میں ایک شخص کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے اچھا لگتا ہے، جب میں پوچھتا ہوں کہ اس کو کوئی ہنروغیرہ آتا ہے؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ نہیں، تو وہ میری نظروں سے گر جاتا ہے۔ دینوری

۹۸۵۵   حضرت حارث بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے پاکیزہ کام کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پاکیزہ کام کسی شخص کا خود اپنے ہاتھ سے کمانا ہے اور ہر وہ بیع جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔ العضمی

۹۸۵۶   حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی کمائی افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ بیع جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو“۔ طبرانی

۹۸۵۷   حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے پاک کمائی کون سی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ بیع جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔ ابن عساکر

حرام کے متعلق ضمیمہ

۹۸۵۸   حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی مسند سے ابوداؤد الاحمری روایت فرماتے ہیں کہ مدائن میں ہمارے سامنے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطاب فرمانا شروع کیا اور فرمایا کہ اے لوگو! تم اپنے غلاموں کو گم پاتے ہو، اور جان لو کہ وہ اپنے مال واسباب کے ساتھ تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں، سو بے شک کوئی بھی گوشت جس کی نشوونما حرام سے ہوئی ہو وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا اور جان لو، شراب بیچنے والا اور خریدنے والا اور رکھنے والا اس کو کھانے والے کی طرح ہیں“۔ مصنف عبدالرزاق

کمانے کے آداب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی نقش قدم ہو اور وہ اسے نہ روندے، اور رزق ہو اور اس کو نہ ملے اور مقررہ مدت ہو جس تک وہ نہ پہنچے اور اچانک موت جو اسے ختم کردے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنے رزق سے بھاگے تو رزق اس کے پیچھے بھاگے گا یہاں تک کہ اسے مل جائے گا جیسے موت اس کو پالیتی ہے جو اس سے بھاگتا ہے، سنو! اللہ سے ڈرو اور طلب رزق میں حد سے تجاوز نہ کرو“۔ سنن کبری بیہقی

مختلف آداب

۹۸۶۰   حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اس بازار میں کوئی شخص بیع نہ کرے مگر یہ کہ وہ دین کی سمجھ رکھتا ہو“۔ ترمذی

۹۸۶۱   حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے تین مرتبہ کوئی کاروبار کیا لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی تو اسے چاہیے کہ اسے تبدیل کرلے“۔ مصنف ابن ابی شیبہ اور دینوری فی المجالسہ

۹۸۶۲   عمرو بن الحصین سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں ابن علاثہ نے اور ان کو عبدالرحمن بن اسحٰق نے بکر بن عبداللہ المزنی سے اور انہوں نے بدر بن عبداللہ المزنی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ایک جنگجو یا ہنرمند آدمی ہوں، میرا مال نہیں بڑھتا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے بدر بن عبداللہ! جب صبح ہو تو یہ پڑھا کرو:

بسم اللہ علی نفسی، بسم اللہ علی اھلی ومالی، اللھم رضنی بما قضیت لی، وعافنی فیما أبقیت، حتی لااحب تعجیل مااخرت ولا تاخیر ماعجلت

ترجمہ: اللہ کے نام سے میرے نفس پر میرے اہل اور مال پر اللہ کے نام سے، اے اللہ! مجھے راضی کر دیجئے اپنے اس فیصلے پر جو آپ ﷺ

نے میرے لئے فرمایا ہے اور عافیت دیجئے اس میں جو آپ نے میرے لئے بچایا ہے، یہاں تک کہ میں اس کام میں جلد بازی نہ کروں جس کو آپ نے مؤخر کر دیا ہے اور اس کام میں تاخیر پسند نہ کروں جس کا آپ نے جلدی ہونا طے کیا ہے۔ انتھی

فرماتے ہیں کہ میں ان کلمات کو پڑھا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے میرا مال بڑھا دیا اور مجھ سے قرض بھی ادا کروا دیے اور مجھے اور میرے گھر والوں کو غنی کر دیا۔ ابن منده، ابو نعیم اور عمر بن الحصین

۹۸٦۳ ... حضرت بریدة سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ بازار میں داخل ہوتے تو فرماتے:

اللهم انی اسالک من خیرها وخیر مافیها واعوذبک من شرها وشر مافیها، اللهم انی اسالک ان لااصیب فیها یمینا فاجرة وصفقة خاسرة"۔

ترجمہ: ..... اے میرے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی اور ہر اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس کی برائی سے اور ہر اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے، اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس میں نہ جھوٹی قسم اٹھانی پڑے اور نہ سودا کرنے میں نقصان اٹھانا پڑے۔

۹۸٦۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بازار غفلت اور برائی کا گھر ہے لہٰذا اس میں اگر کوئی ایک مرتبہ سبحان اللہ بھی پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتے ہیں، اور اگر کسی نے یہ پڑھا لاحول ولاقوة الا باللہ تو وہ شام تک اللہ عز جل کی حفاظت میں ہوگا"۔ الدیلمی وفیه عمرو بن شمروک

۹۸٦۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس تاجروں کی ایک جماعت آئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے تاجرو! تاجر متوجہ ہوئے اور گردنیں ڈال دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن فاجروں کی طرح اٹھانے والے ہیں علاوہ ان کے جنہوں نے نیکی کی اور صلہ رحمی کی، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علاوہ ان کے جنہوں نے نیکی کی او امانت ادا کی۔ طبرانی اور ابن جریر

۹۸٦٦ حضرت قیس بن ابی غرزة فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ہماری طرف نکلے، ہم لوگ بازار میں خرید و فروخت کر رہے تھے اور ہمیں کہا جاتا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے تاجروں کے گروہ! تمہارے یہ بازار جھوٹی قسموں اور لغویات سے مل جل گیا ہے لہٰذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ بھی ملا دیا کرو"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸٦۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج نکلنے سے پہلے اور خرید و فروخت کرنے سے اور دودھ والے جانور کو ذ کرنے سے منع فرمایا"۔

کمائی کی انواع

۹۸٦۸ مسند حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت محمد بن سیرین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ع رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی، میرے پاس ایک بنڈل تھا، نماز ادا کرنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے او دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں بازاروں میں جاتا ہوں اور اللہ کا فضل تلاش کرتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ ع فرمانے لگے، اے قریش کے گروہ! یہ چیز تم پر غالب نہ آ جائے اور اس کے ساتھی تجارت میں لگے ہوئے ہوں کیونکہ یہ تو آدھا مال ہے"۔ حاکم فی الکنی

۹۸٦۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور مجھے حکم فرمایا کہ میں پچھنے لگانے والے معاوضہ ادا کر دوں"۔ طبرانی، مسند احمد، ترمذی فی الشمائل، ابن ماجه سنن سعید بن منصور

تجارت کرنے کی فضیلت

۹۸۷۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے قریش کے گروہ! تم پر یہ غلام وغیرہ تجارت میں غالب نہ آجائیں، کیونکہ رزق کے بیس ابواب ہیں ان میں سے انیس تاجر کے لئے ہیں اور ایک باب بنانے والے کے لئے ہے، اور سچا تاجر کبھی محتاج نہیں ہوتا بلکہ گناہ گار اور بہت قسمیں کھانے والا اور کم سمجھ۔ ابن النجار

۹۸۷۱ ... حضرت معاویۃ بن قرۃ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ یمن کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ توکل کرنے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جھوٹے ہو، توکل کرنے والے نہیں، توکل کرنے والا تو صرف وہ شخص ہے جس نے زمین میں دانہ ڈالا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے"۔

الحکیم و ابن ابی الدنیا فی التوکل والعسکری فی الامثال والدینوری عن عجالۃ

۹۸۷۲ حضرت ابن ابی فدیک فرماتے ہیں کہ مجھ سے علی بن عمر بن علی بن ابی طالب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا، اے قریش کے گروہ! تم ایسی زمین میں ہو جہاں بارش کم ہوتی ہے، لہٰذا کھیتی باڑی کرو، کیونکہ کھیتی باڑی یقیناً مبارک ہے اور اس میں کھوپڑیوں کو شامل کرو۔ ابن جریر

فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند ہمارے نزدیک صحیح ہے بشرطیکہ عمرو بن علی سے مراد یہاں عمر بن علی بن ابی طالب ہوں، عمر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نہ ہوں، کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہ عمر بن علی بن الحسین ہیں اور انہوں نے بعض مرسل روایات بھی نقل کی ہیں۔

۹۸۷۳ یعقوب بن ابراھیم فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے غفاریین کے مولی الھیثم بن محمد بن حفص نے خبر دی اپنے والد سے اور انہوں نے عمر بن علی بن حسین سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ کھوپڑیوں کو زراعت میں شامل کیا جائے، ان سے کسی نے پوچھا کہ اے ابوحفص کیوں؟ تو فرمایا تاکہ نظر نہ لگے"۔

۹۸۷۴ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم المصری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن فدیک نے حدیث بیان کی اور کہا کہ محمد بن اسحٰق نے ہمیں خبر دی کہ میں نے سعد بن ابراھیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنے کھیت میں اونٹوں کی کھوپڑیاں رکھ رہے ہیں اور اس کا حکم بھی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے نظر نہیں لگتی۔

۹۸۷۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ تجارت میں کوئی بھلائی نہیں مگر یہ کہ خریدار خریدی جانے والی چیز کی مذمت نہ کرے اور بیچنے والا بیچی جانے والی چیز کی تعریفیں نہ کرے جتنا حق ہے صرف اتنا ہی بیان کرے اور ان سب چیزوں میں قسم کھانے سے بچے"۔

ابن جریر

۹۸۷۶ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے لئے بصری کی طرف گئے، نبی کریم ﷺ نے انھیں منع نہیں فرمایا کہ ان کا دل تنگ نہ ہو اور جو کچھ انھیں تجارت سے حاصل ہوتا تھا ابوبکر اس سے محروم نہ ہوں یہ اس لئے کہ یہ سب لوگ تجارت کی کمائی کو پسند کرتے اور تجارت کو محبوب رکھتے تھے تجارت کے لئے جانے سے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو محبت کی بناء پر منع نہیں فرمایا اور صحابہ کے لئے بھی رسول اللہ ﷺ کا تجارت کو پسند کرنا اور اچھا سمجھنا حیران کن مسرت کا باعث تھا۔ (غالباً دیلمی) کتاب میں اشارتاً لکھا ہے مگر وضاحت نہیں ہے ممکن ہے "فر" ہو۔

ممنوعہ کمائی ...... تصویر

۹۸۷۷ اسلم کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ان کے پاس دکانوں میں سے ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے آپ

تجارت کرنے کی فضیلت

۹۸۷۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے قریش کے گروہ! تم پر یہ غلام وغیرہ تجارت میں غالب نہ آجائیں، کیونکہ رزق کے بیس ابواب ہیں ان میں سے انیس تاجر کے لئے ہیں اور ایک باب بنانے والے کے لئے ہے، اور سچا تاجر کبھی محتاج نہیں ہوتا بلکہ گناہ گار اور بہت قسمیں کھانے والا اور کم سمجھ۔ ابن النجار

۹۸۷۱ حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ یمن کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ توکل کرنے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جھوٹے ہو، توکل کرنے والے نہیں، توکل کرنے والا تو صرف وہ شخص ہے، جس نے زمین میں دانہ ڈالا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے"۔

الحکیم و ابن ابی الدنیا فی التوکل والعسکری فی الامثال والدینوری عن عجالۃ

۹۸۷۲ حضرت ابن ابی فدیک فرماتے ہیں کہ مجھ سے علی بن عمر بن علی بن ابی طالب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا، اے قریش کے گروہ! تم ایسی زمین میں ہو جہاں بارش کم ہوتی ہے، لہٰذا کھیتی باڑی کرو، کیونکہ کھیتی باڑی یقیناً مبارک ہے اور اس میں کھوپڑیوں کو شامل کرو۔ ابن جریر

فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند ہمارے نزدیک صحیح ہے بشرطیکہ عمرو بن علی سے مراد یہاں عمر بن علی بن ابی طالب ہوں، عمر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نہ ہوں، کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہ عمر بن علی بن الحسین ہیں اور انہوں نے بعض مرسل روایات بھی نقل کی ہیں۔

۹۸۷۳ یعقوب بن ابراھیم فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے غفاریین کے مولیٰ الھیثم بن محمد بن حفص نے خبر دی اپنے والد سے اور انہوں نے عمر بن علی بن حسین سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ کھوپڑیوں کو زراعت میں شامل کیا جائے، ان سے کسی نے پوچھا کہ اے ابوحفص کیوں؟ تو فرمایا تاکہ نظر نہ لگے"۔

۹۸۷۴ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم المصری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن فدیک نے حدیث بیان کی اور کہا کہ محمد بن اسحٰق نے ہمیں خبر دی کہ میں نے سعد بن ابراھیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ کہ اپنے کھیت میں اونٹوں کی کھوپڑیاں رکھ رہے ہیں اور اس کا حکم بھی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے نظر نہیں لگتی۔

۹۸۷۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ تجارت میں کوئی بھلائی نہیں مگر یہ کہ خریدار خریدی جانے والی چیز کی مذمت نہ کرے اور بیچنے والا بیچی جانے والی چیز کی تعریفیں نہ کرے جتنا حق ہے صرف اتنا ہی بیان کرے اور ان سب چیزوں میں قسم کھانے سے بچے"۔

ابن جریر

۹۸۷۶ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے لئے بصریٰ کی طرف گئے، نبی کریم ﷺ نے انھیں منع نہیں کیا کہ ان کا دل تنگ نہ ہو اور جو کچھ انھیں تجارت سے حاصل ہوتا تھا ابوبکر اس سے محروم نہ ہوں یا اس لئے کہ یہ سب لوگ تجارت کی کمائی کو پسند کرتے اور تجارت کو محبوب رکھتے تھے تجارت کے لئے جانے سے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو محبت کی بناء پر منع نہیں فرمایا اور صحابہ کے لئے بھی رسول اللہ ﷺ کا تجارت کو پسند کرنا اور اچھا سمجھنا حیران کن مسرت کا باعث تھا۔ (غالباً دیلمی) کتاب میں اشارتاً لکھا ہے مگر وضاحت نہیں ہے ممکن ہے "فر" ہو۔

ممنوعہ کمائی...... تصویر

۹۸۷۷ اسلم کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ان کے پاس دکانوں میں سے ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے آپ

کے لئے کھانا بنایا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں تاکہ میرے ہم پیشہ لوگ میری آپ پر سخاوت اور آپ کے ہاں میرا مقام دیکھ لیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ہم ان گرجوں میں نہیں جاتے جہاں یہ تصویریں وغیرہ ہوتی ہیں۔
مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۹۸۷۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے پولیس چیف کو بلایا اور فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہیں کس کام سے بھیج رہا ہوں؟ میں تمہیں ایسے کام سے بھیج رہا ہوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا، اور جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے اس لئے بھیجا کہ میں ان کے لئے ہر سجی ہوئی چیز مٹادوں یعنی ہر تصویر اور ہر قبر کو برابر کردو''۔ مصنف عبدالرزاق اور ابن جریر

۹۸۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا اور جناب نبی کریم ﷺ کو دعوت دی چنانچہ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کی نظر تصویروں پر پڑی تو آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے''۔ نسائی، ابن ماجہ

جبکہ شاشی، مصنف عبدالرزاق ابونعیم کی حلیہ اور سنن سعید بن منصور میں مذکورہ روایت کے بعد مندرجہ ذیل اضافہ بھی موجود ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کی واپسی کا کیا سبب ہوا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گھر میں پردے ہیں اور پردوں پر تصویریں اور بے شک فرشتے ایسے گھروں میں نہیں داخل ہوتے جن میں تصویریں ہوں''۔

۹۸۸۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں سحری کے وقت کچھ دیر کے لئے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا تو جب میں آتا تو اجازت لیا کرتا تھا۔ لہٰذا میں اگر آپ ﷺ کو نماز تسبیح وغیرہ میں مصروف پاتا تو داخل ہوجاتا اور اگر آپ ﷺ فارغ ہوتے تو مجھے اجازت عطا فرمادیتے، چنانچہ اسی طرح ایک رات میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو۔ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دی اور ارشاد فرمایا کہ ''میرے پاس فرشتہ آیا'' یا یہ فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے میں نے ان سے کہا تشریف لائیے، تو انہوں نے کہا کہ آنجناب کے گھر میں کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ میں اندر داخل نہیں ہوسکتا، تو میں نے ادھر ادھر گھر میں نظر دوڑائی اور کہا کہ مجھے تو کچھ نہیں ملا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں لیکن پھر دیکھئے، میں نے دیکھا تو ایک کتے کا پلہ تھا جو حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا تھا اور چارپائی کے پائے سے بندھا ہوا تھا ام سلمۃ رضی اللہ عنہ کے گھر میں حضرت جبرئیل نے فرمایا، بے شک فرشتے نے یہ کہا کہ بے شک ہم فرشتوں کا گروہ ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر، یا کتا یا جنبی ہو''۔ ترمذی، متفق علیہ

۹۸۸۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور واپس روانہ ہونے لگے، تو آپ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے سلام کیوں کیا پھر واپس چل پڑے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوسکتا جس میں تصویر یا کتا یا پیشاب وغیرہ ہو، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ گھر میں حسین یا حسن رضی اللہ عنہ (نے) ایک کتا لا رکھا تھا''۔ مسدد

کتا، تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۹۸۸۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے ہاں میرا ایک خاص مقام تھا جو مخلوقات میں میرے علاوہ اور کسی کا نہ تھا چنانچہ میں ہر رات سحری کے وقت آپ علیہ السلام کے پاس تشریف لاتا اور آپ ﷺ کو کھنکھار کر سلام کرتا، لہٰذا اسی طرح ایک رات میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور سلام کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی ہو، فرمایا، وہیں ٹھہر وائے ابوالحسن! میں تمہارے پاس آتا ہوں، جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ، یا رسول اللہ کیا آپ کو کسی نے غصہ دلایا؟ فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا کہ پھر کیا مسئلہ ہے کہ آپ نے مجھ سے کل سے بات نہیں کی اور آج کررہے ہیں؟ فرمایا میں نے حجرے میں کچھ حرکت سنی تھی، میں۔

پوچھا کون ہے؟ تو کہنے والے نے کہا میں جبرئیل ہوں، میں نے کہا اندر آجائیے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا نہیں، آپ باہر تشریف لائیے، لہٰذا جب میں باہر نکلا تو جبرئیل نے کہا، ہمارے گھر میں کوئی چیز ہے، وہ چیز جب تک گھر میں ہو کوئی فرشتہ گھر میں داخل نہیں ہوسکتا، میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا اے جبرئیل! جبرئیل نے کہا کہ آپ دوبارہ تشریف لے جائیے اور دیکھیے، لہٰذا میں گیا اور گھر کھولا تو اس میں ایک کتے کے بچے کے علاوہ ایسی اور کوئی چیز نہ ملی، اس سے حسن کھیلتا تھا، میں نے جبرئیل سے کہا کہ مجھے تو ایک پلے کے علاوہ کچھ نہ ملا، تو جبرئیل نے کہا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس گھر میں جب تک ہوں گی کوئی فرشتہ اس میں داخل نہیں ہوسکتا، ان میں سے ایک کتا ہے، یا جنابت ہے یا تصویر ہے۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خدیج، سنن سعید بن منصور

۹۸۸۳ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو غمزدہ دیکھا، تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا معاملہ ہے؟ فرمایا جبرئیل نے مجھ سے آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن میں نے تین دن سے انہیں نہیں دیکھا، سو ایک کتا ظاہر ہوا جو کسی گھر سے نکلا تھا، تو میں (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور چیخا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا ہوا اسامہ؟ میں نے (حیرت سے) عرض کیا کتا!!! چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور وہ کتا قتل کر دیا گیا، چنانچہ جبرئیل تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے جبرئیل، آپ جب مجھ سے وعدہ کرتے تھے آتے تھے، تو اب کیا ہوا؟ تو جبرئیل نے فرمایا کہ بے شک ہم ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویریں ہوں"۔

طبرانی، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، مسند ابی یعلی والرویانی، طبرانی اور سنن سعید بن منصور

۹۸۸۴ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ گھر میں کوئی ایسی چیز توڑے پھاڑے بغیر نہ چھوڑتے تھے جس میں صلیب وغیرہ کا نشان ہو"۔ مسند ابی یعلی

۹۸۸۵ ۔ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ گھر میں کوئی ایسی نہ چھوڑتے جس میں صلیب وغیرہ بنی ہوتی مگر اس کو پھاڑ ڈالتے"۔

مختلف ممنوعہ کمائیاں

۹۸۸۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سمندری سفر کرنے والے کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔ حدیث کا سیاق وسباق بتا رہا ہے کہ یہ حیرت ناپسندیدگی کی وجہ سے ہوتی تھی، واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم

۹۸۸۷ حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علقمہ بن مجزز کو بعض لوگوں کے ساتھ حبشہ کی طرف بھیجا تو وہ سمندر میں ڈوب گئے، لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ کسی کو سمندر کا سفر نہ کروائیں گے"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸۸۸ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے مسلمانوں کو سمندر کا سفر کروانے کے بارے میں کبھی سوال نہ کریں گے"۔ ابن سعید

۹۸۸۹ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جواب میں ایک مثال لکھی کہ ایک کیڑا جو لکڑی ہو، جب لکڑی ٹوٹ جاتی ہے تو کیڑا مر جاتا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمندر کے سفر کو مسلمانوں کے لئے ناپسندیدہ قرار دیا"۔ ابن سعد

۹۸۹۰ قسم بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حساب کو اجرت کے بدلے مکروہ قرار دیا۔ طبرانی

۹۸۹۱ حضرت علقمہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یکا یک کھڑے ہوگئے، ان کے ہاتھ میں کوڑا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ

کے پاس سے گزرے، آپ رضی اللہ عنہ لوہار تھے اور اپنے ہتھوڑے سے کام کررہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، اے ابورافع! میں تین بار کہوں گا، ابورافع نے دریافت کیا۔ اے امیرالمومنین تین مرتبہ کیوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، تباہی ہو لوہار کے لئے، تباہی ہو تاجر کے لئے؟ نہیں خدا کی قسم میری تباہی ہو، خدا کی قسم، اے تاجروں کے گروہ! بے شک تجارت میں قسمیں بہت کھائی جاتی ہیں لہٰذا اس کے ساتھ صدقہ وغیرہ ملالیا کرو، سنو! ہر جھوٹی قسم سے برکت ختم ہوجاتی ہے اور مال کو ہلاک کردیتی ہیں۔ سوڈرو نہیں خدا کی قسم، میری تباہی ہو خدا کی قسم بے شک یہ تو قسم ہے ہی ناراضگی"۔ ابن جریر

۹۸۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کوئی ہے تم میں سے جو مدینہ آئے اور کوئی بت توڑے بغیر نہ چھوڑے، اور کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑے اور کوئی قبر برابر کئے بغیر نہ چھوڑے؟ چنانچہ قوم میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ کام میں کروں گا، اور ادا نہ ہوگا، لہٰذا (یوں معلوم ہوا) گویا کہ وہ مدینہ کی عزت عظمت کرتا ہے چنانچہ وہ واپس آ گیا، پھر میں روانہ ہوا، پھر واپس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ کے پاس کیا آیا کہ میں مدینہ میں کوئی بت توڑے بغیر نہ چھوڑوں، کوئی قبر برابر کئے بغیر نہ چھوڑوں؟ اور کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑوں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی نے ان میں سے کسی چیز کے بنانے سے دشمنی کی تو اس نے صحیح بات کی اور فرمایا اے علی! نہ ٹھگ بننا، نہ مغرور، نہ خیانت کرنے والے اور نہ تاجر بننا، لیکن بھلائی والا تاجر، کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جن سے عمل میں سبقت کی گئی ہے"۔

طبرانی، مسند ابی یعلی، ابن جریر وصححہ الدورقی

۹۸۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجر گناہ گار ہے علاوہ اس تاجر کے جس نے حق لیا اور حق دیا" ابن سعد اور ابن جریر

۹۸۹۴ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مذکر جانور کرائے پر دینا حلال نہیں ہے"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸۹۵ جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور فرمایا کہ اس سے اس اونٹ کو گھاس پھوس کھلا دینا جس پر سیرابی کے لئے پانی لایا جاتا ہے"۔

بازار میں ابلیس کا جھنڈا

۹۸۹۶ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ابلیس جھنڈا لے کر ساتھ آتا ہے اور اسے بازار میں رکھ دیتا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کا عرش ہلنے لگتا ہے ان باتوں سے جنہیں اللہ جانتا ہے اور جن کی اللہ گواہی دیتا ہے وہ باتیں جو ابلیس نہیں جانتا"۔ ابن حبان

۹۸۹۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے، جب پچھنے لگانے والی کی اجرت ادا کی تو فرمایا تو نے اپنی کمائی لے لی؟ اس نے کہا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے خود نہ کھانا، بلکہ اونٹ کو کھلا دینا جو سیراب کرنے کے لئے پانی لانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ابن النجار

۹۸۹۸ قتادۃ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے تین باتیں شروع کردیں جن پر پہلے اجرت نہ لی جاتی تھی۔

۱ نر جانور کا کرایہ۔ ۲ مال تقسیم کرنے کی اجرت۔ ۳ بچوں کو پڑھانے کی اجرت"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸۹۹ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کنجری کے معاوضے اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۰ علی بن یزید الھلامی قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے، اور وہ حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ جھٹلانے والے اور رد کرنے والے یہودی تھے، چنانچہ ایک مرتبہ ان کے علماء کی ایک جماعت ڈٹی اور کہا، اے محمد! آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ (اگر ایسی بات ہے تو) جو بات ہم آپ سے پوچھیں گے آپ ہمیں بتائیں گے کیونکہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام سے جب بھی کوئی بات پوچھی گئی انہوں نے ضرور بتائی، لہٰذا اگر آپ نبی ہیں تو جو ہم پوچھیں گے وہ آپ کو بتانا ہوگا جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے خلاف اللہ ہی میرا ذمہ دار اور گواہ ہے، اگر میں نے تمہیں بتادیا تو کیا تم اسلام قبول کرلوگے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ٹھیک ہے) پھر جو چاہو پوچھو۔

یہودیوں نے سوال کیا کہ کون سی جگہ بری ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے، اور فرمایا کہ میں اپنے ساتھی جبرئیل سے پوچھوں گا، چنانچہ تین دن گزر گئے، پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان کو سب کچھ بتایا اور ان سے دریافت فرمایا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن میں اپنے رب سے پوچھوں گا، چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، کہ بے شک شہروں میں بدترین جگہیں ان کے بازار ہوتے ہیں اور بہترین جگہ ان شہروں کی مساجد، حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد! میں اللہ تعالیٰ سے اتنا قریب ہوگیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا قریب نہیں ہوا، میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شہروں میں بدترین جگہیں ان کے بازار ہوتے ہیں اور بہترین جگہیں ان شہروں کی مساجد، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا، اے محمد! بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہوتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں یہ حفاظت کرنے والے فرشتے نہیں ہوتے جنہیں اپنے اپنے کاموں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے (بلکہ) یہ چھوٹے بڑے جھنڈوں کے ساتھ صبح صبح آتے ہیں اور ان جھنڈوں کو مسجدوں کے دروازوں پر گاڑ دیتے ہیں، اور لوگوں کے نام ان کے مرتبوں کے مطابق لکھتے ہیں کہ مسجد میں پہلے داخل ہونے والا کون ہے اور سب سے آخر میں نکلنے والا کون ہے؟ سوا گر اھل مسجد میں سے یا ان لوگوں میں سے جو اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف جاتے ہیں کوئی مصیبت بلا پیش آنی ہو تو اس صبح فرشتے اس کو روک لیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اپنے فلاں بندے کی مغفرت فرمادیجئے، فرمایا "اور ایمان والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں"۔

سورۃ آیت ۷

پھر اپنے چھوٹے بڑے جھنڈوں کو مسجد میں لے جاتے ہیں اور جو سب سے آخر میں مسجد سے نکلتا ہے، یہ بھی اس کے ساتھ نکلتے ہیں، ان جھنڈوں کو لے کر اس کے سامنے چلتے ہیں یہاں تک کہ وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، یہ بھی ان جھنڈوں کو لئے اس شخص کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہوجاتے ہیں، یہاں تک کہ سحر ہوجاتی ہے، پھر یہ ان چھوٹے بڑے جھنڈوں کو لئے اس شخص کے ساتھ سامنے مسجد کی طرف چلتے ہیں جو سب سے پہلے مسجد کی طرف روانہ ہوتا ہے اور مسجد کے دروازے پر جھنڈوں کو گاڑ دیتے ہیں اور پھر ویسے ہی کرتے ہیں جیسے پہلے کیا تھا۔

اسی طرح ابلیس صبح صبح بلند آواز سے چیختا ہے، ہائے بربادی ہائے بربادی، چنانچہ اس کی اولاد گھبرائی ہوئی اسکے پاس آ پہنچتی ہے اور پوچھتی ہے کہ اے ہمارے سردار! کس بات سے گھبرا گئے؟ تو ابلیس کہتا ہے ان چھوٹے بڑے جھنڈوں کو لے جاؤ اور بازاروں اور راستوں میں لوگوں کے کھڑے ہونے کی جگہ گاڑ دو اور لوگوں کے درمیان مصروف ہوجاؤ، ان کو کھینچ لو اور ان کے درمیان فواحش پھیلا دو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں، اور شام کے وقت بھی ایسا ہی کہتے ہیں، چنانچہ بازاروں میں آپ صرف گناہ ہی دیکھتے ہیں اور گندی باتیں ہی سنتے ہیں۔

پھر یہ شیاطین اپنے چھوٹے بڑے جھنڈوں کو لئے سب سے آخر میں بازار سے نکلنے والے کے ساتھ نکلتے ہیں اور اس کے سامنے چلتے ہیں، حتیٰ کہ وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوجاتا ہے سو یہ بھی اسکے ساتھ اس کے گھر میں رات گزارتے ہیں یہاں تک کہ انگلی صبح سے پہلے بازار جانے والے کے ساتھ بازار جاتے ہیں اور اپنے چھوٹے بڑے جھنڈے لئے اس کے سامنے چلتے ہیں اور راستوں میں جمع ہونے کی جگہوں اور بازاروں میں گاڑ دیتے ہیں اور دن بھر اسی طرح رہتے ہیں"۔ ابن زنجویہ

مسند احمد میں ذکر کیا ہے کہ علی بن یزید، قاسم بن عبدالرحمن سے عجیب عجیب باتیں روایت کرتے ہیں میرا انہیں خیال کہ یہ قاسم کے علاوہ کسی اور سے ہو"۔

باب......خرید وفروخت کے احکام

آداب اور ممنوعات کے بیان میں......احکام

۹۹۰۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیع تو ایک سودے سے ہوتی ہے یا اختیار سے، اور مسلمان کے پاس اپنی شرط ہے۔
مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ متفق علیہ

۹۹۰۲ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے باپ کی باندی بیچ دی اور اس کا باپ موجود نہ تھا چنانچہ جب اس کا باپ آیا تو اس نے باندی کی بیع کو برقرار رکھنے سے انکار کر دیا، حالانکہ وہ خریدار کے بچے کی ماں بھی بن چکی تھی، چنانچہ یہ دونوں اپنا فیصلہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ باندی تو اسی شخص کے حوالے کی جس کی تھی اور خریدار سے کہا اپنی بیع کو ختم کر دے تو اس نے لڑکے کو پکڑ لیا تو بیچنے والے کا باپ کہنے لگا کہ اسے حکم دیجئے کہ میرے بیٹے کا راستہ چھوڑ دے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اور تو اس کے بیٹے کو چھوڑ دے۔ سنن سعید بن منصور، سنن کبری بیہقی

۹۹۰۳ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہودیوں کے ایک قبیلے بنوقینقاع سے کھجوریں خریدا کرتا تھا اور فائدے کے ساتھ بیچ دیا کرتا تھا جب یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عثمان! جب خریدو تو ناپ لیا کرو اور جب بیچو تو بھی ناپ لیا کرو"۔ مسند احمد، مسند عبد بن حمید، ابن ماجه، طحاوی، دارقطنی متفق علیہ

۹۹۰۴ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بنوقینقاع کے بازار میں کھجوریں بیچا کرتا تھا، میں کچھ وسق ناپ لیتا اور کہتا، میں نے اپنے وسق (بیچنے) میں اتنی اتنی مقدار ناپی ہے، پھر میرے دل میں کچھ کھٹکا پیدا ہوا تو میں جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب بیچو تو اس کو ناپ لیا کرو"۔

۹۹۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک باندی کے پاس گزرے جو قصائی سے گوشت خرید رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ کچھ اضافہ کرو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ کچھ اضافہ کرو کیونکہ یہ بیع کے لئے زیادہ باعث برکت ہے"۔ مصنف عبدالرزاق

جھکا کر تولنا باعث برکت ہے

۹۹۰۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) اپنا اونٹ بیچنے آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور بھاؤ تاؤ کرنے لگے، اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پیر سے آہستہ آہستہ مار کر اونٹ کو دیکھنے لگے تا کہ اچھی طرح جانچ پڑتال کر سکیں، اعرابی کہنے لگا، میرے اونٹ کا پیچھا چھوڑ دو، تیرا باپ نہ رہے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی باتوں پر کان نہ دھرا اور اپنے کام میں لگے رہے، (یہ دیکھ کر) اعرابی کہنے لگا میں تمہیں کوئی اچھا انسان نہیں سمجھتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب فارغ ہوئے تو اونٹ کو خرید لیا اور کہا اس کو چلاؤ اور اس کی قیمت وصول کر لو، اعرابی بولا ہاں لیکن ذرا میں اس کی جھول وغیرہ اتار لوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ میں نے تو اونٹ کو ان سب چیزوں سمیت خریدا ہے چنانچہ جس طرح اونٹ میرا ہے یہ چیزیں بھی میری ہیں، اعرابی بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اچھا آدمی نہیں ہے، ابھی یہ بحث چل ہی رہی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہنچے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعرابی سے کہا کہ اگر ہم اس شخص سے فیصلہ کروالیں تو تم راضی ہو گے، وہ بولا ہاں، چنانچہ دونوں نے اپنے واقعہ کی تفصیلات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! اگر آپ نے جھول وغیرہ کی شرط پہلے ہی لگائی تھی تو یہ آپ کی ہیں شرط کے مطابق ورنہ پھر کوئی بھی شخص اپنے سامان کو اس کی قیمت سے زیادہ سجا تا سنوارتا ہی ہے، چنانچہ اونٹ سے جھول وغیرہ اتار لی گئیں اور اعرابی کے حوالے کر دی گئیں اور حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی قیمت اعرابی کو ادا کر دی“۔

۹۹۰۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ہے، جس نے اپنا کچھ قرض کسی سے وصول کرنا ہے کیا یہ اس کے بدلے غلام خرید سکتا ہے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو کپڑا بیچتا تھا، آیا وہ کپڑے کے بدلے کپڑا لے سکتا ہے، فرمایا کوئی حرج نہیں“۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر بکری کے بدلے گوشت بیچا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کھانا خریدا کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پیچھے کسی کو دوڑاتے جو ہمیں حکم پہنچاتا کہ جو کچھ تم نے خریدا ہے اس کو بیچنے سے پہلے خریداری کی جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر لو“۔ نسائی

۹۹۱۱ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی باندی خریدنا چاہتے اور فروخت کنندہ سے قیمت طے ہو جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھتے اور پیٹ پر رکھتے اور آگے اور اس کی پنڈلیوں سے بھی کپڑا ہٹا کر دیکھتے“۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۲ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا مجھے اطلاع نہیں دی گئی، یا بتایا نہیں گیا یا مجھ تک یہ بات نہیں پہنچائی گئی یا جیسے اللہ نے چاہا کہ تو کھانا بیچتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کھانا خریدو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک پورا پورا وصول نہ کر لو“۔ ابو نعیم

خیار......اختیار

۹۹۱۳ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حبان بن منقذ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو فرمایا، اے لوگو! میں نے دیکھا سو تمہاری خرید و فروخت میں کوئی چیز اس ذمہ داری جیسی نہیں پائی جو جناب نبی کریم ﷺ نے تین دن کے لئے حبان بن منقذ کے سپرد کی تھی اور یہ کسی غلام کے معاملے میں تھی“۔ دار قطنی

۹۹۱۴ حضرت طلحۃ بن یزید بن رکانہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی بیع کے معاملے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تمہارے لئے اس چیز سے زیادہ وسیع چیز کوئی نہیں پائی جو رسول اللہ ﷺ نے حبان بن منقذ کے لئے مقرر کی تھی کہ ان کی بینائی کمزور تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو تین دن کا اختیار دیا تھا اگر راضی ہوں تو لے لیں اگر راضی نہ ہوں تو چھوڑ دیں“۔ دار قطني، متفق عليه

۹۹۱۵ معمر حضرت ابن طاؤس اور وہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے نبوت سے پہلے ایک اعرابی سے اونٹ وغیرہ خریدا تھا تو بیع کے بعد جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا اختیار ہے؟ چنانچہ اعرابی نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا آپ کون ہیں اللہ آپ کی عمر میں برکت دے پھر جب اسلام آ گیا تو آپ ﷺ نے اختیار کو بیع کے بعد مقرر کیا۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۶ حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز خریدتے تو کچھ دیر ادھر ادھر پھرتے تا کہ بیع کا معاملہ مکمل طور پر ختم ہو جائے پھر واپس لوٹ جاتے“۔ مصنف عبدالرزاق

غلام کی بیع اس کے مال سمیت

۹۹۱۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جو مالدار تھا تو مال آقا (بیچنے والے) کا ہوگا، ہاں اگر خریدار مال کی شرط بھی لگا دے تو وہ بھی اس کا ہو جائے گا۔ مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۹۹۱۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا، البتہ اگر خریدار

مال کی بھی شرط لگادے تو وہ بھی اسی کا ہوگا اور اگر کسی نے ایسا کھجور کا درخت بیچا جس کو گابھا دیا گیا تھا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا البتہ اگر خریدار پھل کی بھی شرط لگالے تو وہ بھی اسی کا ہوجائے گا۔ اور یہ فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے''۔ ابن راھویہ، مستدرک حاکم، متفق علیہ، نسائی

پھلوں کی خرید وفروخت

۹۹۱۹ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کھجور کے درخت کا پھل بیچا جائے یہاں تک کہ سرخ یا زرد نہ ہوجائے''۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پکنے کے بعد پھل کو دگنا کرکے، بیچنا سود ہے''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۱ حضرت عروۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یتیم تھا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کے مال سے خرید وفروخت کیا کرتے تھے تین سال تک''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۲ ابوجعفر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے میری طرف صدقہ لکھ بھیجا، تو میں حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یتیم تھا آپ رضی اللہ عنہ تین سال تک اس کے مال سے بیع کرتے رہے یعنی نتائج سے''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، پھلوں کی آفت آجائے جو تہائی یا اس سے زائد ہو تو مالک کو عشر وغیرہ سے چھوٹ ہے اس کے علاوہ جو ہیں وہ بیماری ہے اور جن آفات میں چھوٹ ہے وہ آندھی، ٹڈی دل اور جل جانا ہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۴ حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کھجور کے درخت پر پھل خرید کرلے تو اگر کاٹنے سے پہلے بیچ دے تو کوئی حرج نہیں''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجور کے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ پکنا کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ سرخ ہوجائے یا زرد ہوجائے''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور دانوں کو پھٹنے سے پہلے اور پھلوں کو کھانے کے قابل ہوجانے سے پہلے''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۸ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کو اندازے سے بیچنے کی رخصت دی اور اس کے علاوہ کسی اور چیز میں رخصت نہ دی۔

۹۹۲۹ ابوالبختری سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجور کے درخت کی بیع کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درخت کی بیع سے منع فرمایا قبل اس سے کہ تو اس میں سے کھائے، یا اس میں سے کھایا جائے، اور قبل اس سے کہ اس کا وزن کیا جائے اور وزن کرنا کیا ہے؟ تو ان کے پاس موجود ایک شخص نے کہا کہ یہاں تک کہ وہ پک جائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم

۹۹۳۰ طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی یا نہیں کہ آپ ﷺ نے پھل کی بیع سے منع فرمایا قبل اس سے کہ وہ کھانے کے قابل ہوجائے''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۳۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ کوئی شخص کھجور کے درخت پر موجود پھل کو خرید لے اور بیچنے سے پہلے نہ کاٹے''۔ عبدالرزاق

۹۹۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت کا بعض حصہ سرخ ہوجائے تو اسے بیچنا جائز ہے"۔
مصنف عبدالرزاق

(اصل کتاب میں یہاں خالی جگہ تھی جسے مسند احمد ۱۸۱۔۸۲۔ ج ۵ سے پر کیا گیا، علاوہ ازیں یہی روایت بخاری مسلم، ترمذی، موطا وغیرہ میں بھی ہے)۔

۹۹۳۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا "خواہ خریدار ہو یا فروخت کنندہ"۔ مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۳۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی سے کھجور کا درخت خریدا، اس سال درخت پر پھل نہیں آئے، چنانچہ وہ دونوں مقدمہ لے کر جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے دراھم کو کس طرح حلال سمجھا؟ اس کے دراھم اس کو واپس کردو اور کھجور کے درخت کو اس وقت تک حوالے نہ کرو جب تک اس پر پھل نہ آنا ظاہر نہ ہوجائے۔
عبدالرزاق

۹۹۳۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پھل کو کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا، اور پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۹۹۳۶ حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۳۷ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پکنا کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اس کے خراب ہونے کا خوف نہ رہے اور اس کا پکا پن واضح ہوجائے"۔ ابن ابی شیبہ

۹۹۳۸ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو اس وقت تک سے منع فرمایا جب تک وہ عارضہ سے محفوظ نہ ہوجائے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۴۰ یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مخاطرۃ سے منع فرمایا، اور بیع مخاطرۃ کچے پھل کی بیع کو کہتے ہیں"۔ عبدالرزاق

۹۹۴۱ حضرت ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور خوشے کو سفید ہونے سے پہلے اور کچی کھجور کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۹۹۴۳ ہمیں اسرائیل نے عبدالعزیز بن رفیع کے حوالے سے اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ اور عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے، وہ دونوں فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے گابھا لگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے البتہ اگر خریدار شرط لگالے (تو وہ پھل بھی خریدار کا ہوگا) اور اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو مال بیچنے والے کا ہوگا اگر خریدار نے شرط نہ لگائی۔
مصنف عبدالرزاق

عیب کی وجہ سے معاملہ ختم کرنا

۹۹۴۳ وہ شخص جس نے باندی خریدی اور وطی کی اور پھر اس میں کوئی عیب پائے، تو امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ باندی ثیبہ تھی تو دسویں کا آدھا واپس کرے گا اور اگر کنواری (باکرہ) تھی تو دسواں حصہ واپس کرے گا"۔

شافعی، ابن ابی شیبہ، دار قطنی، سنن کبری بیہقی

۹۹۴۴ ..... سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا غلام آٹھ سو درھم میں بیچا، خریدار نے اس میں عیب پایا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے مجھے اس کا عیب نہیں بتایا تھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے اس کو اس کے ساتھ فروخت کیا تھا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کی قسم کھائیں کہ خدا کی قسم میں نے جب اس کو بیچا تو مجھے اس میں کوئی بیماری معلوم نہ تھی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قسم کھانے سے انکار کردیا اور غلام واپس لے لیا، اور بعد میں

اس غلام کو پندرہ سو میں بیچا''۔مالک، عبدالرزاق، سنن کبری بیہقی

۹۹۴۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص اپنے خریدے ہوئے کپڑے میں خرابی پائے تو وہ اس کو واپس کردے''۔عبدالرزاق

۹۹۴۷ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی باندی کے بارے میں جس کے ساتھ خریدار نے وطی کی ہو پھر اس میں کوئی عیب پایا ہو، فرمایا کہ یہ خریدار کے مال میں سے ہے، فروخت کنندہ کو واپس کیا جائے گا جو صحت اور بیماری کے درمیان واقع ہو''۔عبدالرزاق

فائدہ: یعنی نہ پوری طرح بیمار ہو اور نہ مکمل صحت مند، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۹۴۸ ایک شخص جس نے باندی خریدی اور اس سے وطی کی پھر اس میں عیب پایا تو اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ خریدار کے لئے ہے اور بیچنے والے کو وہ چیز واپس کی جائے گی جو بیماری اور صحت کے درمیان ہو''۔الأصم فی حدیثه، سنن کبری بیهقی

۹۹۴۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بشیر غفاری رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کچھ وقت طے کر رکھا تھا جو وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں گزارتے تھے، ایک مرتبہ تین دن گزرنے کے باوجود وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر نہ ہوئے، پھر جب حاضر ہوئے تو دبلے ہو رہے تھے اور چہرے کا رنگ بھی بدلا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اے بشیر! کیا ہوا؟ تین دن سے میں نے آپ کو نہیں دیکھا، تو عرض کرنے لگے، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے فلاں شخص سے ایک اونٹ خریدا تھا جو بدک گیا اور بھاگ گیا، میں اس کو ڈھونڈنے نکلا، اس اونٹ کو بنو فلاں (فلاں قبیلے والوں) نے روک لیا تھا، میں نے ان سے لیا اور بیچنے والے کو واپس کردیا، اس نے مجھ سے قبول کرلیا اور مجھ سے پالیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھاگے ہوئے اونٹ کو واپس کیا جاتا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ بدلی ہوئی رنگت اور کمزوری جو میں تمہارے اندر دیکھ رہا ہوں، اسی وجہ سے ہے؟ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس دن کیا کرو گے جب سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے، جس کی مقدار دنیا کے سالوں کے مطابق تین سو سال ہے، جن کے پاس آسمان سے کوئی اطلاع نہ آئے گی؟ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یارسول اللہ! مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوگی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو قیامت کے دن کی سختی کی اللہ سے پناہ مانگو اور حساب کی سختی سے اللہ کی پناہ مانگو''۔

حسن بن سفیان شاهین اور ابن مردویه اور ابونعیم

۹۹۵۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا کرتا تھا، اس کا نام بشیر تھا، ایک مرتبہ تین دن تک رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر نہ ہوسکا، جب آیا تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کا رنگ اڑا ہوا ہے، اس نے بتایا کہ میں نے ایک اونٹ خریدا، وہ بدک گیا میں اسے ڈھونڈ رہا تھا اور میں نے اس کی خریدار کو واپس کیا، کیا اس کے علاوہ بھی کسی اور وجہ سے تمہارا رنگ اڑا ہے، اس نے کہا کہ نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اس دن کیا حال ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، جس دن سب لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے''۔ابن النجار

آپس میں درگزر کے آداب

۹۹۵۱ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی الحسین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دیوار خریدنا چاہی للہٰذا بھاؤ تاؤ کرنے لگے یہاں تک کہ قیمت ٹھہر گئی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اپنا ہاتھ دو، وہ لوگ اس طرح صرف بیع کے وقت ہی کرتے تھے، چنانچہ اس نے جب یہ دیکھا تو کہا نہیں خدا کی قسم میں تمہیں وہ دیوار اس وقت تک نہ بیچوں گا جب تک تم مجھے دس ہزار مزید نہ ادا کرو، یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرتے ہیں جو درگزر کرتا ہے، خواہ بیچتے ہوئے، یا خریدتے ہوئے، چاہے وہ فیصلہ کرنے والا ہو یا فیصلہ چاہنے والا، پھر فرمایا، لے پکڑ و دس ہزار، میں اس بات کو ضرور پورا کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

ابن راھویہ

۹۹۵۲ مطرالوراق فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لائے، جب حج مکمل کر چکے تو طائف میں اپنی زمین پر آئے، وہاں ان کی زمین کے پہلو میں بھی ایک زمین تھی، حضرت نے وہ ٹکڑا خریدنا چاہا تو اس کے مالک سے دس ہزار قیمت ٹھہری، چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا پیر رکاب میں رکھا تو جناب نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ نے سنا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو بیچتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے، خریدتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے فیصلہ کرتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے، فیصلہ چاہتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے؟ تو ان صاحب نے کہا جی ہاں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، پھر اس کو دس ہزار دیئے اور زمین لے لی''۔ ابن راھویہ

فائدہ: ...یہ اور اس سے پہلی دونوں روایات اصل ہیں لیکن اختلاف طرق کی بناء پر ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں، جیسا کہ علامہ ابن حجر نے فرمایا ہے۔

خرید وفروخت میں درگذر سے کام لینا

۹۹۵۳ حضرت سالم الخیاط فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کے ساتھ زمین کے ایک ٹکڑے کا سودا کرنے لگے یہاں تک کہ بیع واجب ہوگئی یا واجب ہونے کے قریب ہوگئی تو اس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم میں زمین آپ کی تحویل میں اس وقت تک نہ دوں گا جب تک آپ مجھے مزید دس ہزار نہ دیں گے، یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو فیصلہ کرنے میں درگزر سے کام لے، اور کروانے میں بھی؟ اس شخص نے کہا ہاں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس زمین والے کو دس ہزار مزید دیئے اور زمین کا قبضہ لے لیا''۔ مسند ابی یعلی

۹۹۵۴۔ حضرت عبداللہ بن قیس السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو غفار کے ایک شخص سے کوئی چیز خریدی اور فرمایا، جان لو کہ جو میں نے تم سے لیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تم نے مجھ سے لیا ہے، اور وہ جو تم نے مجھے دیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تم نے لیا ہے، سو اگر چاہو تو لو، چاہو تو چھوڑ دو، اس شخص نے کہا، یا رسول (اللہ ﷺ) میں نے لے لیا''۔ ابو نعیم و دیلمی

۹۹۵۵ زہری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کے پاس سے گزرے جو کوئی چیز بیچ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا پہلے سودے کو لازم پکڑو کیونکہ درگزر سخاوت کے ساتھ ہی ہوتا ہے''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مختلف آداب

۹۹۵۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرمایا اور مجھے زیادہ دیا''۔ عبدالرزاق

۹۹۵۷ حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور مخرمۃ عبدی نے ھجر سے کپڑا لیا اور مکہ آئے، جناب نبی کریم ﷺ چلتے پھرتے ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ساتھ ایک شلوار کا سودا کرنے لگے اور پھر اسے خرید لیا، وہاں ایک وزن کرنے والا تھا جو اجرت لے کر وزن کیا کرتا تھا تو جناب نبی کریم ﷺ نے (اس سے) فرمایا، وزن کرو اور زیادہ کرو''۔

طبرانی، عبدالرزاق، مسند احمد، دارمی، نسائی ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم، سنن سعید بن منصور

۹۹۵۸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اور بتایا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے

بیع میں دھوکہ دیا جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جسے بھی بیچو تو کہہ دو کہ کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

موطامالک، عبدالرزاق، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی

۹۹۵۹ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اہل بقیع کی طرف آئے اور بلند آواز سے یہ اعلان فرمایا: اے اہل بقیع! بیع کو جدا نہ کرو مگر رضامندی سے''۔عبدالرزاق

۹۹۶۰ ہمیں اسلمی نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بیع میں عربان سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو حلال رکھا۔

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ عربان کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مثلاً ایک شخص خریدے اور کہے اگر تو نے لے لیا یا واپس کر دیا تو اس کے ساتھ ایک درہم بھی واپس کرے گا''۔عبدالرزاق

ممنوعات......اس چیز کا بیچنا جو قبضہ میں نہیں

۹۹۶۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کچھ کھانا بیچا، حالانکہ ابھی تک انھوں نے اس کھانے کو (خریدنے کے بعد) اپنے قبضے میں نہ لیا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بیع کو واپس کروا دیا اور فرمایا، جب کھانے کی کوئی چیز خریدو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کو اپنے قبضے میں نہ لے لو''۔مالک، ابن عبدالحکم فی فتوح مصر، اور متفق علیہ

۹۹۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیع غرر سے منع فرمایا کرتے تھے''۔سنن کبری بیہقی

۹۹۶۳ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں نے کچھ چیزیں خریدی ہیں، ان میں سے کون سی میرے لئے حلال ہیں اور کون سی حرام؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے بھتیجے! جب کوئی چیز خریدو تو اس وقت تک نہ بیچو جب تک اسے مکمل اپنی تحویل میں نہ لے لو''۔مصنف عبدالرزاق

۹۹۶۴ معمر نے ربیعۃ سے اور انہوں نے ابن المسیب کے حوالے سے بتایا، فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تولیہ، اقالہ اور شرکت برابر ہیں ان میں کوئی حرج نہیں۔

جبکہ ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے ربیعۃ بن عبدالرحمٰن نے مدینہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی ایک مستفیض حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے کھانا خریدا تو اس کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک اپنے قبضے میں نہ لے لے اور پورا وصول نہ کر لے، البتہ مگر یہ کہ اس میں کسی کو شریک کر لے یا تولیہ کر لے یا اقالہ کر لے''۔عبدالرزاق

فائدہ:.....تولیہ

ایسی بیع کو کہتے ہیں جس میں مال کو قیمت خرید پر ہی بیچ دیا جائے مثلاً ایک چیز دس روپے کی خریدی اور دس روپے ہی کی بیچ دی۔

اقالہ کہتے ہیں بیع کے معاملہ کو فسخ (Coucod) کرنے کو، اور شرکت کاروبار، میں کسی کو اپنے ساتھ شریک کرنے یا خود کسی کے ساتھ شریک ہونے کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

الغش......دھوکہ

۹۹۶۵ حضرت کلیب بن وائل الازدی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قصابوں کے پاس سے گزرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرمار ہے تھے، اے قصابوں کے گروہ! گوشت کو موٹا کر کے مت دکھاؤ، جس نے گوشت کو موٹا اور زیادہ کر کے دکھایا (حالانکہ وہ ایسا نہ تھا) تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔مصنف عبدالرزاق

۹۹۶۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ایک کھانے کی چیز دیکھی جس کا حسن آپ ﷺ کو پسند آیا، چنانچہ آپ ﷺ وہاں ٹھہر گئے اور اس کھانے کی چیز کے ڈھیر میں اپنا ہاتھ مبارک داخل فرمایا، اور اس کا ایسا حصہ نکالا جو اس کے اوپری ظاہری حصے کی طرح نہ تھا، تو آپ ﷺ نے بیچنے والے کی اس حرکت پر افسوس کا اظہار کیا اور پھر پکار کر فرمایا، اے لوگو! مسلمانوں میں کوئی دھوکہ بازی نہیں ہے، جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں''۔

ابن النجار

۹۹۶۷ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ تاجر گناہ گار ہوتا ہے اور اس کا گناہ یہ ہے کہ وہ اپنے سامان کو ان چیزوں سے سجاتا ہے جو اس میں نہیں؟ ابن جریر

دھوکہ دینے پر وعید

۹۹۶۸ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک کھال اتارنے والے کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا اور اس میں پھونک رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس بکری کی کھال اور گوشت کے درمیان ہاتھ داخل فرمایا تو بالکل پانی نہ لگا''۔

۹۹۶۹ حضرت علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا، آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کھانے کو کیسے بیچ رہے ہو، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے یا فرمایا کہ آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی گئی کہ اپنا ہاتھ مبارک اس (ڈھیر) کے اندر داخل فرمایئے، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک ڈھیر میں داخل فرمایا تو وہ اندر سے گیلا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا، جو ہمیں دھوکہ دے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۷۰ ہمیں محمد بن راشد نے بتایا فرماتے ہیں کہ میں نے مکحول کو یہ کہتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا اور معیاری کو گھٹیا کے ساتھ ملا دیا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، تمہیں اس حرکت پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا کہ میں چاہتا تھا کہ خرچ کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ کر دو ہمارے دین میں دھوکہ نہیں ہے''۔

عبدالرزاق

۹۹۷۱... عسکری نے امثال میں سے کہا ہے کہ ہمیں احمد بن یعقوب التوتی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے محمد بن یحییٰ الأزدی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے محمد بن عمر اسلمی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے کثیر بن زید نے ولید بن رباح سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، کسی نے پوچھا، یا رسول اللہ! ہم میں سے نہ ہونے کا کیا مطلب ہے فرمایا ہمارے جیسا نہیں۔

تصریۃ

۹۹۷۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے جانوروں کے بیچنے سے ڈرو جن کے تھنوں میں دودھ ہوتا ہے، کیونکہ اس میں دھوکہ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا جائز نہیں''۔ عبدالرزاق

۹۹۷۳... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کسی نے دودھ والا جانور خریدا اور پھر واپس کر دیا تو اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے''۔ عبدالرزاق

نجش

۹۹۷۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نجس حلال نہیں ہے اور ایسی بیع لوٹائے جائے گی''۔مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

شراب کی بیع

۹۹۷۵ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ابو عمرو الشیبانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک شخص شراب بیچتا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے تمام برتن توڑ دو، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے ہر چیز کو اسی پر پرکھا اور کوئی اس کی کسی چیز کا وارث نہ بنے''۔ابو عبید کتاب الاموال، ابن ابی شیبہ

۹۹۷۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے شراب بیچی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ سمرۃ کو قتل کرے، کیا انہیں اس بات کا علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ قتل کرے یہودیوں کو اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تھا لیکن انہوں نے اس کو پگھلا لیا اور بیچا''۔

۹۹۷۷ حضرت سوید بن غفلۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ان کے گورنر جزیے میں شراب لینے لگے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں تین مرتبہ قسم کھلوائی، کسی نے کہا کہ وہ تو ایسا کریں گے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایسا نہ کرو بلکہ شراب کی بیع میں ان سے احتراز کرو، اور تم صرف اپنی قیمت لے لو، کیونکہ یہودیوں پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے''۔

نسائی، عبدالرزاق، وابو عبید کتاب الاموال

۹۹۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو افسوس سے ہتھیلیاں ملتے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے، اللہ سمرۃ کو قتل کرے، عراق میں ہمارا ایک چھوٹا سا عامل تھا جس نے مسلمانوں کے مال میں شراب اور خنزیر کو خلط کر دیا اور یہ حرام ہیں اور ان کی قیمت بھی''۔عبدالرزاق، متفق علیہ

۹۹۷۹ حضرت عبداللہ بن سفیان ثقفی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ آپ ﷺ سے شراب کی بیع کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت فرمائے ان پر چربی کو حرام کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔ابن جریر

۹۹۸۰ مسند علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال آپ ﷺ سے مختلف پینے والی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب کو بالکل حرام قرار دیا ہے اور ہر مشروب میں نشہ آور کو۔عقیلی فی الضعفاء

۹۹۸۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب شراب کو حرام کیا گیا تو میں اس دن گیارہ افراد سے ملا اور انہوں نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے برتن الٹ دیئے، اور لوگوں نے اپنے اپنے برتن ان میں موجود چیزوں سمیت الٹ دیئے یہاں تک کہ گلیاں اس کی بو کی وجہ سے رکاوٹ والی ہوگئیں، اور ان کا شراب ان دنوں کیا ہوتا تھا علاوہ اس کے کہ کچی پکی کھجوریں ملی جلی ہوتی تھیں، ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے پاس ایک یتیم کا مال تھا میں نے اس سے شراب خرید لی، لہٰذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے بیچ کر یتیم کو اس کا مال واپس کر دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو قتل کرے ان پر چربی حرام کی گئی لیکن انہوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے، اور رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو شراب بیچنے کی اجازت نہ دی''۔مصنف عبدالرزاق

۹۹۸۲ ..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم ہر سال آپ ﷺ کو شراب کا ھدیہ دیا کرتے تھے، چنانچہ جس سال شراب کو حرام کیا گیا اس سال بھی حضرت تمیم نے جناب رسول اللہ ﷺ کو شراب کا ھدیہ پیش کیا، تو آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا کہ یہ تو حرام ہو چکی، انہوں نے پوچھا،

آیا اس کو بیچ دوں؟ فرمایا اس کی خرید وفروخت بھی حرام ہے“۔ طبرانی، سنن سعید بن منصور

۹۹۸۳ حضرت تمیم الداری عکرمہ بن خالد سے ان کے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے شراب کو بیچنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے، ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے“۔ ابو نعیم

۹۹۸۴ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا، یا رسول اللہ! میں نے ایک یتیم بچے کے لئے شراب خریدی ہے جو (بچہ) میری گود میں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا شراب کو بہادو اور اس کا برتن توڑ دو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ تو یتیموں کا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا شراب بہادو اور اس کے برتن توڑ دو“۔ طبرانی عن ابی طلحة

موجود کی بیع غائب کے لئے

۹۹۸۵ موجود کی غائب کے لئے بیع کے بارے میں ابراھیم سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں نرخ بتادو اور بازار کی راہ دکھادو“۔ عبدالرزاق

۹۹۸۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی موجود غائب کے لئے لین دین نہ کرے“۔ ابن ابی شیبه

۹۹۸۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی موجود کسی غائب کے لئے بیع کرے خواہ وہ اس کا باپ یا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو“۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه

۹۹۸۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے راستے میں آنے والے تاجروں سے ملنے سے منع فرمایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ نے حاضر کی غائب کے لئے بیع کے معاملے کیا فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے دلال ہوگا“۔ عبدالرزاق

آنے والے تاجروں سے ملنا

۹۹۸۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تلقی الجلب سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر کسی نے تلقی الجلب (راستے میں آنے والے تاجروں کو جا پکڑا) کی اور ان سے کچھ خرید اتو بیچنے والے کو اجازت ہے بازار پہنچنے پر“۔ عبدالرزاق

۹۹۹۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تلقی البیوع سے منع فرمایا“۔ مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبه

متفرق ممنوعات

۹۹۹۱ مسند ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک مرتبہ ایک اونٹ کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا، تو ایک شخص نے کہا کہ مجھے ایک حصہ بکری کے بدلے دے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی گنجائش نہیں ہے“۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه

۹۹۹۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حیوان کے بدلے گوشت بیچا“۔ الشافعی

۹۹۹۳ حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے ایک چیخ سنی تو فرمایا، اے ”یرفا! دیکھو یہ آواز کیا ہے، انہوں نے دیکھا اور آکر بتایا کہ قریش کی ایک باندی ہے جس کی ماں کو بیچا جا رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا انصار اور مہاجرین کو بلاؤ، چنانچہ ایک گھڑی بھر کے اندر ہی گھر اور کمرہ بھر گیا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا، امابعد کیا تم لوگوں کو اس فیصلے کی خبر ہے جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے؟ سب نے کہا نہیں، تو فرمایا سو آج یہ تم سب کو معلوم

ہوجائے گی، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی، ترجمہ (سورۃ محمد ﷺ) پھر فرمایا بھائی اس سے زیادہ پریشان کن فیصلہ کیا ہوگا کہ تم میں سے کسی شخص کی ماں کو بیچا جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر وسعت بھی کی ہے؟ سب نے کہا کہ جو آپ کی سمجھ میں آتا ہے وہ کیجئے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام حدود مملکت اسلامیہ میں یہ فرمان جاری کروادیا کہ کسی آزاد کی ماں کو نہ بیچا جائے کیونکہ یہ قطع رحمی ہے اور قطع رحمی حلال نہیں''۔

ابن المنذر، مستدرک حاکم، متفق علیہ

۹۹۹۶ ... حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اپنی اھلیہ سے ایک باندی کو خرید لیں جس سے وہ خلوت کرسکیں، تو ان کی اھلیہ نے کہا کہ میں وہ باندی آپ پر اس وقت تک نہ بیچوں گی جب تک ایک شرط نہ مقرر کرلوں، اور شرط یہ ہے کہ اگر آپ نے اس باندی کو بیچا تو میں اس کی قیمت کی حقدار ہونگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن پہلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھ لوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ اس کی قربت مت اختیار کرو اس حال میں کہ اس میں کسی کی شرط ہو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

شراب کی تجارت حرام ہے

۹۹۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر لعنت فرمائے کیونکہ وہی پہلا شخص تھا جس نے شراب کی اجازت دی تھی جبکہ ایسی چیز کی تجارت بھی جائز نہیں جس کا کھانا پینا جائز نہیں''۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ، مصنف عبدالرزاق

۹۹۹۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماں اور اس کے بچے میں جدائی نہ پیدا کرو۔ ابن ابی شیبہ

۹۹۹۸ حضرت ابوضرار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اھلیہ کو خمس میں سے ایک باندی دی تو انہوں نے وہ باندی اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ایک ہزار درہم کے بدلے اس شرط کے ساتھ بیچ دی کہ وہ باندی بدستور ان کی خدمت کرے گی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اے ابا عبدالرحمٰن! آپ نے اپنی اھلیہ سے اس شرط پر باندی خریدی ہے کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہے گی؟ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے مت خریدو اس حال میں کہ اس کو مثانہ کی کوئی بیماری ہو''۔ مسدد، متفق علیہ

مثانہ جسم کے اس حصے کو کہتے ہیں کہ جہاں پیشاب جمع ہوتا ہے۔

فائدہ:...... یہاں لفظ مثنویہ استعمال ہوا ہے جس کی نسبت مثانے کی طرف ہے، یہاں مراد مثانے کی کوئی بیماری ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۹۹۹ امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شرحبیل بن سمط کو لکھ بھیجا کہ قیدیوں اور ان کی اولاد کے درمیان جدائی نہ کروائی جائے۔ متفق علیہ

۱۰۰۰۰ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ چیک خریدا کرتے تھے''۔

۱۰۰۰۱ امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بیع واجب ہونے کے بعد قیمت کم کروائے''۔

عبدالرزاق

۱۰۰۰۲ حضرت عبدالرحمٰن بن فروخ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ دو بھائیوں کے درمیان جدائی نہ کرو اسی طرح ماں اور اس کی اولاد کے درمیان بھی جدائی نہ کرو''۔ ابن جریر

۱۰۰۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں دو کو بیچوں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، لیکن میں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ بیچا، جب میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کو ڈھونڈو اور

واپس لے لو اور ہرگز علیحدہ علیحدہ مت بیچو اور نہ ان کے درمیان علیحدگی کرو“۔

مسند احمد، ابن الجارود، ابن جریر، مستدرک حاکم، متفق علیہ، سنن سعید بن منصور

۱۰۰۰۴   حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایسا سخت زمانہ آنے والا ہے کہ خوشحال آدمی بھی اپنی چیز کو مضبوطی سے تھام رکھے گا اور اس کے بارے میں کسی کو کچھ حکم نہ دے گا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ”تم آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنے کو فراموش نہ کرو“۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۷)

برے لوگ آگے بڑھ جائیں گے اور بھلوں کی رسوائی ہوگی مجبوروں سے خرید و فروخت کی جائے گی جبکہ نبی کریم ﷺ نے مجبور لوگوں سے خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے اور دھوکے کی بیع سے بھی اور پھلوں کی بیع سے بھی قبل اس سے کہ ان کو پکالیا جائے“۔

سنن سعید بن منصور، مسند احمد، ابو داؤد، ابن ابی حاتم، خرائطی فی مساوی الاخلاق، متفق علیہ

۱۰۰۰۵   حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک باندی اور اس کے بچے میں جدائی کروادی تو مجھے جناب نبی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور بیع ختم کرادی“۔ابو داؤد، متفق علیہ

۱۰۰۰۶   حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دولڑکے تحفے میں دیئے دونوں بھائی تھے میں نے ایک کو بیچ دیا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے علی! لڑکے کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو واپس لاؤ اس کو واپس لاؤ“۔طبرانی، ابن ماجہ، دار قطنی، متفق علیہ مستدرک حاکم

۱۰۰۰۷   حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قیدیوں میں سے ایک باندی ملی، اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا بھی تھا، میں نے ارادہ کیا کہ باندی کو بیچ دوں اور لڑکے کو اپنے پاس رکھ لوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یا تو دونوں کو بیچ دو یا دونوں کو رکھو“۔حلیہ ابو نعیم، متفق علیہ

۱۰۰۰۸   حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے میرے ساتھ دو قیدی غلام لڑکے بھیجے کہ میں نے انہیں بیچ دوں چنانچہ میں نے انہیں بیچ دیا، جب میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آیا تم نے انہیں ایک ساتھ بیچا یا علیحدہ علیحدہ؟ میں نے جواباً“ عرض کیا کہ الگ الگ، تو آپ ﷺ نے فرمایا، انہیں ڈھونڈو، انہیں ڈھونڈو۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۰۰۰۹   حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے غذرۃ کی بیع سے منع فرمایا، اور فرمایا کہ جو اپنے کسی ذی رحم رشتے دار کا مالک بن گیا تو وہ آزاد ہو جائے گا“۔ابن حمدان

فائدہ:۔   ذی رحم رشتہ دار سے مراد ماں باپ، بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی وغیرہ ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۰۱۰   حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پاگل کتے کی قیمت سے منع فرمایا“۔ابن وھب فی مسندہ

۱۰۰۱۱   ابوالمنہال، عبدالرحمٰن بن مطعم سے وہ ایاس بن عبداللہ المزنی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو پانی بیچتے ہوئے دیکھا تو فرمایا، پانی مت بیچو کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا“۔

عبدالرزاق، حمیدی، دارمی، حسن بن سفیان، حارث، ابن حبان، بغوی، ابن السکن، ابو نعیم

۱۰۰۱۲   حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن جناب رسول ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، خنزیر، مردار اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دے دیا ہے، ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ! چربی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کیونکہ اس سے کشتیوں اور کھالوں کو لگایا جاتا ہے؟ (وہ شخص مزید وضاحت چاہ رہا تھا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ یہودیوں کو قتل کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اس کو لے لیا اور پگھلا لیا اور بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔

ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ

۱۰۰۱۳   بشیر بن یسار فرماتے ہیں کہ انہوں نے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنۃ سے منع فرمایا، علاوہ صاحب زمین کے کہ ان کو اجازت دی“۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۰۱۴ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حیوان کے بدلے حیوان کو بیچنے سے منع فرمایا"۔
نسائی، مسند ابی یعلی

۱۰۰۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۶ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ اگر آپ نے مخابرۃ کو چھوڑا تو لوگ سمجھیں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، تو طاؤس نے کہا، اے عمرو! مجھے ان کے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اھلیہ زینب رضی اللہ عنہا کو خیبر میں کھجور یا جو عطا فرمائے، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ اس پر راضی ہیں کہ جو یا کھجور مجھے یہاں دے دیں اور میں اس کے بدلے آپ کو مدینہ منورہ میں غلام دے دوں گا، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھ لوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی کیا ضمانت ہے، گویا کہ انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۸ عبداللہ بن عصمۃ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، آپ رضی اللہ عنہ ایک شخص سے سوال کر رہے تھے جس نے اونٹ کا کوئی حصہ ٹانگ یا گردن کے بدلے خریدا تھا اور جس سے خریدا تھا اس سے یہ شرط طے کی تھی کہ اونٹنی اپنے بچے کو اس وقت تک دودھ پلاتی رہے گی جبکہ اس کا دودھ چھوٹ نہیں جاتا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی (اسلام میں) کوئی گنجائش نہیں"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے "دہ بیازدہ" (دس گیارہ کے بدلے) کی بیع کو ناپسند قرار دیا اور فرمایا کہ یہ عجمیوں کی خرید وفروخت ہے"۔ عبدالرزاق

فائدہ:..... "دہ بیازدہ" فارسی زبان کا لفظ ہے، "دہ" دس کو" یازیادہ" گیارہ کو کہتے ہیں اور یہاں عجمیوں سے مراد اہل فارس ہیں جو اس وقت تک غیر مسلم ہوا کرتے تھے اس لئے ان کے انداز کی مشابہت کی وجہ سے اس کو ناپسندیدہ قرار دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۲۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا بکری کے تھنوں میں دودھ کو مت بیچو اور نہ ہی ان کی پشتوں پر اون کو"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۲۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیع الکالی بالکالی سے منع فرمایا۔ اور کالی بالکالی کہتے ہیں ادھار کو ادھار کے بدلے بیچنا اسی طرح دھوکے کی بیع، اور بیع مجز سے بھی منع فرمایا۔ (اونٹ کے پیٹ میں موجود چیزوں، کے بیچنے کو بیع مجز) کہتے ہیں اور شغار سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

فائدہ:...... بقیہ اصطلاحات کی تعریف کو پہلے گزر چکی ہے البتہ شغار نئی اصطلاح ہے، چنانچہ ایسے نکاح کو کہتے ہیں جس میں ایک شخص ایک لڑکی سے نکاح کرے اور اس کے حق مہر کے طور پر اپنی بیٹی کو اپنے سسر سے بیاہ دے اور اپنی بیوی کو اپنی بیٹی کا حق مہر تصور کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۲۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا، اور مزابنہ کہتے ہیں پھل کو کھجور کے بدلے ناپ کر بیچنا، یا انگور کی (بیل) کو کشمش کے بدلے بیچنا ناپ کر"۔ مالک، عبدالرزاق

تلقی الجلب کی ممانعت

۱۰۰۲۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سامان کو راستے سے ہی خرید لینے سے منع فرمایا یہاں تک کہ تجارتی سامان بازار تک پہنچ جائے اور نجش سے بھی منع فرمایا"۔ حسن بن سفیان، عبدالرزاق

۱۰۰۲۴ مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا، جو نقد کے بدلے چراغ بیچے پھر اس کو بغیر

ادائیگی کیلئے خریدنا چاہے،تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ اسے اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے بیچے تو کوئی حرج نہیں“۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلف اور بیع سے منع فرمایا اور ایک بیع میں دو شرطیں لگانے سے منع فرمایا اور اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو بیچنے والے کے پاس نہ ہو اور ایسے فائدے سے منع فرمایا جس کی کوئی ضمانت نہ ہو“۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم کھانے سے چیز تو بک جاتی ہے لیکن اس میں سے برکت ختم ہو جاتی ہے“۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودے میں دو سودوں کی گنجائش نہیں، اور وہ اس طرح ہے کہ یوں کہے میں اس چیز کو ادھار پر اتنے اتنے کا خریدتا ہوں اور نقد پر اتنے کا“۔

۱۰۰۲۸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودے میں دو سودے سود ہیں“۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودا دو سودوں کے بدلے سود ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ خوب اچھی طرح وضو کیا کریں“۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مزابنۃ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے، اور مزابنۃ پھل کو کھجور کے بدلے بیچنے کو کہتے ہیں جبکہ محاقلہ گندم کو گندم کے بدلے“۔

۱۰۰۳۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو پہناووں سے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، (پہناوے تو یہ ہیں کہ) ایک شخص ایک کپڑا پہنے، اور اس کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر ڈال لے، یا ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر اکڑوں بیٹھے (اور دو قسم کی بیع یہ ہے کہ) ایک شخص دوسرے سے کہے کہ اپنا کپڑا میری طرف پھینکو اور میں اپنا کپڑا تمہاری طرف پھینکتا ہوں، بغیر الٹ پلٹ کئے اور بغیر رضامندی کے، اور یوں کہے کہ میرا جانور تیرے جانور کے بدلے بغیر ایک دوسرے کی رضامندی اور بغیر دیکھے بھالے“۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، لماس، اور نباذ، لماس کہتے ہیں کپڑے کو چھونا اور نباذ کپڑے کو پھینکنے کو کہتے ہیں“۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا، دونوں کے روزوں سے، دو قسم کی بیع سے اور دو پہناووں سے، دو دن سے مراد تو عیدالفطر اور قربانی کی عید کا دن ہے، دو قسم کی بیع سے مراد ملامسہ اور منابذۃ ہے، ملامسۃ تو اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کے کپڑے کو چھو کر دیکھے اور منابذہ اس کو کہتے ہیں کہ دونوں (خریدار اور فروخت کنندہ) میں ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور دوسرے کے کپڑے کی طرف دیکھے بھی نہ اور دو پہناووں سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص ایک ہی کپڑے میں پھیل کر اکڑوں ہو کر بیٹھے، اور دوسرا پہناوا یہ کہ ایک کپڑا اپنے ازار کے اندر اور باہر سے اپنے کندھوں پر ڈال لے اور کندھے کا ایک حصہ خالی رکھے۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۴ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو قسم کی بیع اور دو پہناووں سے منع فرمایا، جو ایک ہی کپڑے پر مشتمل ہو کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو بائیں کندھے پہ ڈال لے اور دائیں طرف جسم کی خالی دکھائی دیتی رہے، اور دوسرا پہناوا یہ ہے کہ ایک ہی کپڑے میں اکڑوں بیٹھے، یعنی جسم پر اس ایک کپڑے کے علاوہ کوئی اور کپڑا نہ ہو، اور اپنی شرمگاہ کو آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے ہو۔

رہی دو قسم کی بیع تو وہ منابذہ اور ملامسۃ ہے، منابذہ تو اس کو کہتے ہیں کہ جب میں یہ کپڑا پھینکوں گا تو بیع واجب ہو جائے گی، اور ملامسۃ اس کو کہتے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے چھوئے اور الٹ پلٹ کر بھی نہ دیکھے جب چھوئے، تو بیع واجب ہو جائے گی“۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۵ حکیم بن عقال فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ ان کے لئے ایک غلام خریدوں اور کہا کہ والدہ اور بچے کے درمیان علیحدگی نہ کروانا“۔متفق علیہ

فائدہ:..... یعنی ایسا نہ ہو کہ ماں کو خریدو اور بچے کو نہ خریدو، یا بچے کو خرید لو ماں کو نہ خریدو۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۰۳۶ ایوب کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کے لئے غلام خریدا جائے اور کہا کہ ماں اور بچے کے درمیان علیحدگی نہ کی جائے“۔متفق علیہ

۱۰۰۳۷ ... حکیم بن عقال فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے منع فرمایا کہ بیع میں والدہ اور بچے میں جدائی کرواؤں۔ متفق علیہ

۱۰۰۳۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجر گناہ گار ہوتا ہے اور اس کا گناہ یہ ہے کہ وہ اپنا مال بیچنے کے لئے قسم کھاتا ہے"۔ ابن جریر

۱۰۰۳۹ ... حضرت ابواسحٰق سبیعی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بازار تشریف لاتے اور اپنی جگہ کھڑے ہوجاتے اور فرماتے، السلام علیکم اے اھل بازار، قسم کے معاملے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ قسم مال تو بکوا دیتی ہے لیکن اس کی برکت ختم کردیتی ہے، تاجر گناہ گار ہے علاوہ اس کے جس نے حق لیا اور حق دیا"۔ ابن جریر

۱۰۰۴۰ ... حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس بحرین سے قیدی لے کر آئے تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک عورت کی طرف دیکھا جو رو رہی تھی، تو آپ ﷺ نے اس عورت سے دریافت فرمایا کہ تم کیوں رو رہی ہو؟ تو وہ عورت بولی کہ انہوں نے میرے بیٹے کو بیچ دیا ہے، جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اس کے بیٹے کو بیچا ہے؟ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا کہ کن لوگوں میں بیچا ہے؟ تو حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بنو عبس میں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خود سوار ہو کر جاؤ اور اس بچے کو واپس لے کر آؤ"۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۰۴۱ ... حضرت یحیی بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کھجوروں کی خرید و فروخت فرمایا کرتے تھے، ... پھر ان کھجوروں کو اس پیمانے کے بدلے بیچ دیتے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے انہیں منع فرمایا کہ اس طرح نہ بیچا کریں جب تک اس کو اس شخص کے لئے ناپ نہ لیں جو اس کو خرید رہا ہے، ان دونوں سے"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۲ ... عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یارسول اللہ! ہم آپ کے بہت سے ارشادات سنتے رہتے ہیں کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں لکھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں لکھ لیا کرو، چنانچہ سب سے پہلے جو چیز جناب نبی کریم ﷺ نے لکھوائی وہ اھل مکہ کی طرف تھی اور وہ یہ تھی کہ ایک بیع میں دو شرطیں جائز نہیں اور نہ ہی بیع اور سلف جائز ہیں ایک ساتھ (اسی طرح) جس چیز کی ضمانت نہیں اس کی بیع بھی جائز نہیں، اور اگر کسی نے سو درہم پر مکاتبت کی تھی اور ننانوے چکا دیئے تو وہ بدستور غلام رہے گا یا سو اوقیہ پر مکاتبت کی تھی اور ننانوے اوقیہ ادا کردیئے تو بھی وہ بدستور غلام رہے گا"۔ مصنف عبدالرزاق

فائدہ: ..... اگر کوئی شخص اپنے غلام سے یہ طے کرلے کہ تم مجھے اتنی اتنی رقم کما کردے دو تم آزاد ہو تو آقا اور غلام کے درمیان اس معاھدے کو کتابت یا مکاتبت کہتے ہیں۔ (مترجم)

۱۰۰۴۳ ... حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے بیع غرر سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۴ ... حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دو قسم کے پہناوں سے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، رہے دو پہناوے تو ایک تو یہ ہے، کہ کوئی شخص اکڑوں بیٹھے ایک ہی کپڑے کو لپیٹے ہوئے اور اپنی شرمگاہ کو آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے اور دو قسم کی بیع سے مراد منابذہ اور ملامستہ ہے"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۶ ... ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس کے کانوں میں بوجھ تھا، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا، وہ اس کے علاوہ کسی بات کا اعلان کررہا تھا اور میں نہیں سنتا تھا، جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو بھی کچھ بیچو تو اس سے کہو میں تمہیں اتنے اور اتنے میں بیچتا ہوں اور کوئی دھوکہ فریب نہیں"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۷ ... حضرت ابن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے بیع غرر سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۸ ... حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا، چنانچہ مزابنہ تو پھل کے بدلے کھجور کی خرید و فروخت کو کہتے ہیں اور محاقلہ گندم کے بدلے کھیتی کی خرید و فروخت اور گندم کے بدلے زمین کو کرائے پر دینے کو کہتے ہیں"۔

امام ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ میں نے ابن المسیب سے سونے اور چاندی کے بدلے زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مالک، عبدالرزاق

۱۰۰۴۹ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اس وقت تک گندم کی بیع سے منع فرمایا جب تک وہ اپنے خوشوں میں سخت نہ ہو جائے''۔عبدالرزاق

فائدہ:..... سخت ہونے سے مراد پک جاتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۰۵۰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کچی کھجور کو زرد ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور انگور کو سیاہ ہونے سے پہلے اور دانے کو اپنے خوشے میں سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا''۔عبدالرزاق

۱۰۰۵۱ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بھائیوں کے درمیان جدائی کو ناپسند کرتے تھے اور اسی طرح کسی شخص کی جدائی اس کی ماں سے یا باندی کی جدائی اس کے بچے سے بھی ناپسند کرتے تھے''۔ابن جریر

۱۰۰۵۲ فرمایا کہ ''جیسے چاہو بیچو، اور لوگوں کے سامنے مردار اور ذبح شدہ جانور کو نہ ملاؤ۔اے لوگوں، یاد کر لو، ذخیرہ اندوزی نہ کرو، نجش نہ کرو، راستے میں ہی سامان تجارت نہ خریدو، اور نہ کوئی موجود کسی غائب کے لئے بیع کرے، اور نہ ہی کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتہ پر رشتہ بھیجے جب تک وہ اجازت نہ دے، اور ایک عورت دوسری کی طلاق کے مطالبہ نہ کرے تا کہ اس کے برتن کو الٹ دے اور خود نکاح کر لے، کیونکہ اس کا رزق بھی اللہ ہی کے ذمہ ہے''۔طبرانی

۱۰۰۵۳ حضرت واصل بن عمرو اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے اور وہ یوسف بن مالک سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اس کو مت بیچو''۔عبدالرزاق

۱۰۰۵۴ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی فروخت سے منع فرمایا، اور اپنے مالک تک پہنچنے سے پہلے صدقات کی بیع سے منع فرمایا، اور بھاگے ہوئے غلام کی بیع سے منع فرمایا اور چوپایوں کے ان بچوں کی بیع سے منع فرمایا جو ابھی پیدا نہیں ہوئے، اور جو دودھ چوپایوں کے تھنوں میں ہو اس کی بیع سے بھی منع فرمایا مگر ناپ کر (اجازت ہے)''۔عبدالرزاق

۱۰۰۵۵ ایوب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ناپ رہا تھا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ بے ایمانی کر رہا ہو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیرا ستیاناس ہو یہ کیا کر رہا ہے، اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پورا پورا ناپنے کا حکم دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (لیکن) اللہ تعالیٰ نے سرکشی سے منع فرمایا ہے''۔عبدالرزاق

۱۰۰۵۶ امام زہری فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پھر فرماتے ہیں کہ اس کو خریدنے والے کے لئے حلال نہیں کہ اس کو اپنی تحویل میں لینے سے پہلے بیچ دے''۔عبدالرزاق

۱۰۰۵۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگوں کو ایسے شخص کو مارتے دیکھا جو کھانے کو اندازے سے خریدے اور اندازے سے بیچے حتی کہ وہ اسے اس کے گھر تک پہنچا دیتے''۔عبدالرزاق

باب...... ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں

ذخیرہ اندوزی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا الحاد اور ظلم ہے''۔سنن سعیدبن منصور، بخاری فی التاریخ، ابن المنذر

۱۰۰۵۹ حضرت یعلی بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ اے اھل مکہ: مکہ میں ذخیرہ اندوزی نہ کرو، کیونکہ مکہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا بیع کے لئے الحاد ہے''۔الازرقی

فائدہ: الحاد بمعنی صراط مستقیم سے ہٹنا اور بددینی اختیار کرنا واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۰۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے کھانے کی کسی چیز کی ذخیرہ اندوزی کی اور پھر اپنا اصل سرمایہ اور سارا منافع بھی صدقہ کر دیا تو بھی اس کے گناہ کا کفارہ نہیں بن سکتا''۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۰۶۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ بازار کی طرف نکلے تو انہوں نے انہیں بچے ہوئے تیل کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی نعمت ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں نہ دی ہو، یہاں تک کہ جب وہ چیز ہمارے بازاروں میں پہنچ گئی تو ایک قوم ایسی کھڑی ہوئی جنہوں نے اپنے بچے ہوئے تیل کی ذخیرہ اندوزی شروع کردی اور بیواؤں اور مساکین کو تکلیف دینی شروع کردی، جب تلقی الجلب کرنے والے آئے تو انہوں نے زبردستی اپنی مرضی کے بھاؤ پر سامان خرید لیا لیکن کوئی بھی شخص جس نے جلب کیا ہو اور سامان اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہمارے بازاروں میں داخل ہوا ہو خواہ سردی ہو یا گرمی وہ شخص عمر کا مہمان ہے، جیسے اللہ چاہے اور رو کے جیسے اللہ چاہے''۔موطا مالک، متفق علیه

۱۰۰۶۲ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام فروخ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے تو مسجد کے دروازے پر کھانے کی چیزیں بکھری ہوئی دیکھیں، چیزوں کی کثرت دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ خوش ہوئے اور دریافت فرمایا، یہ کیا کھانے پینے کی چیزیں ہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ یہ کھانے پینے کی چیزیں ہمارے پاس لائی گئی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس میں اور جو اس کو ہمارے پاس لایا ہے اس میں برکت عطا فرمائے، وہ لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اس مال کی تو ذخیرہ اندوزی کی گئی تھی، دریافت فرمایا کہ کس نے کی تھی؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فلاں آزاد کردہ غلام نے اور آپ کے فلاں آزاد کردہ غلام نے، آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بلا بھیجا، (جب وہ آئے) تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اس پر ابھارا کہ تم مسلمانوں کی کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرو؟ تو ان دونوں نے کہا، اے امیر المؤمنین! ہم نے اپنے مال سے خریدا ہے، ہم اسے جیسے چاہیں بیچیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کی تو اللہ تعالیٰ اسے افلاس اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا کریں گے (یہ سن کر) فروخ نے کہا اے امیر المؤمنین! میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ آئندہ ایسا نہ کروں گا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نے کہا اے امیر المؤمنین! ہم جب چاہتے ہیں اپنے مال سے خریدتے ہیں اور جب چاہیں اپنا مال بیچتے ہیں، ابو یحییٰ کا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کو کوڑھ کی حالت میں دیکھا۔عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، اصبهانی فی الترغیب

۱۰۰۶۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو خرید و فروخت کا ساز و سامان لے کر ہماری سرزمین میں آئے تو جیسے چاہے بیچے، اپنی واپسی تک وہ میرا مہمان ہے اور وہ ہمارا ہے لیکن ذخیرہ اندوز ہمارے بازار میں کچھ نہ بیچے۔عبدالرزاق

۱۰۰۶۴ بنو اسید کے آزاد کردہ غلام ابو سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذخیرہ اندوزی سے منع فرماتے تھے''۔
مالك، ابن راهويه، مدد

۱۰۰۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے شہر میں ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا''۔الحارث

۱۰۰۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے سے گزرے، وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے کی چیزوں کے بڑے بڑے ڈھیر دیکھے جو کسی تاجر کے تھے اور اس نے اس لئے وہاں جمع کر رکھے تھے کہ شہر میں مہنگائی ہو تو لے کر جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان ڈھیروں کو جلانے کا حکم دیا''۔

۱۰۰۶۷ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا''۔عبدالرزاق

۱۰۰۶۸ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنتی ہے اور کمانے والے کو دیا جاتا ہے''۔عبدالرزاق

۱۰۰۶۹ حضرت ابن عمرو فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو کھانے پینے کی چیزوں کی خرید و فروخت کرتا ہو اور اس کا اس کے علاوہ کوئی اور پیشہ نہ ہو، مگر وہ خطا کار یا باغی ہوگا۔عبدالرزاق

۱۰۰۷۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے نرخ مقرر کر دیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نرخوں کی مہنگائی یا سستا پن اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے، میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھے کسی ایسے ظلم کے بدلے کے لئے تلاش نہ کر رہا ہو جو میں نے اس پر کیا ہو"۔البزار

۱۰۰۷۱ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ بازار میں کشمش بیچ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قیمت کچھ بڑھاؤ، یا پھر ہمارے بازار سے اپنا مال اٹھالو"۔مالک، عبدالرزاق، متفق علیہ

۱۰۰۷۲ حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے پاس سے سوق مصلی سے گزرے، تو وہاں دو بڑے ٹوکرے دیکھے جن میں کشمش رکھی ہوئی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے کشمش کے نرخ دریافت فرمائے، تو حضرت حاطب نے کشمش کے نرخ ایک درھم کے بدلے دو مد بتائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے طائف سے آنے والے ایک قافلے کی اطلاع ملی ہے جو کشمش لے کر آرہے ہیں، وہ بھی آپ کے نرخ کا اعتبار کریں گے تو یا تو اپنے نرخ کچھ بڑھاؤ، یا پھر اپنی کشمش کو گھر لے جاؤ اور جیسے چاہو بیچو، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہوئے تو اپنے نفس کا محاسبہ شروع کر دیا چنانچہ پھر حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ کہ میں نے آپ سے جو کہا نہ ہی وہ کسی مضبوط ارادے کے تحت تھا اور نہ ہی اس سے کوئی بوجھ چکانا مراد تھا، بلکہ وہ تو صرف ایک چیز تھی جس سے میں نے گھر والوں کے لئے بھلائی کا ارادہ کیا تھا لہٰذا جہاں تو چاہے بیچ اور جیسے تو چاہے بیچ۔الشافعی فی السنن، متفق علیہ

۱۰۰۷۳ معمر نے ہمیں قتادہ کے حوالے سے اور انہوں نے حسن (بصری) سے بتایا کہ ایک مرتبہ مدینہ منورۃ میں مہنگائی ہوگئی تو لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے لئے چیزوں کے نرخ مقرر کر دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ ہی خالق ہے، رزق دینے والا ہے، قبض کرنے والا ہے، پھیلانے والا ہے، نرخ مقرر کرنے والا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھے ایسے ظلم کا بدلہ لینے کے لئے نہ ڈھونڈ رہا ہو جو میں نے اس کے اھل یا مال میں کیا ہو"۔عبدالرزاق

۱۰۰۷۴ سفیان ثوری، اسماعیل بن مسلم سے اور وہ حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ ہمارے لئے نرخ مقرر کر دیجئے، تو آپ ﷺ فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی نرخ مقرر کرنے والے ہیں، وہی تھامنے والے ہیں، قبض کرنے والے ہیں اور پھیلانے والے ہیں"۔عبدالرزاق

باب......سود اور اس کے احکام کے بیان میں

۱۰۰۷۵ مسند حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کے سرداروں کو شام پہنچنے پر تحریر فرمایا کہ "تم سودی زمین میں جا پہنچے ہو چنانچہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی ہرگز نہ خریدنا مگر یہ کہ ہم وزن مقدار میں اسی طرح کھانے کے بدلے کھانا نہ خریدنا مگر برابر ناپ کر۔

ابن راھویہ، طحاوی بسند، صحیح

۱۰۰۷۶ حضرت مجاہد چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے بیچی جائے گی، اور ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سعد، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ابن ابی شیبہ

۱۰۰۷۷ محمد بن سائب جناب رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جس سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے، ہمیں شدید ضرورت پڑی چنانچہ میں نے اپنی اھلیہ کی پازیب لی، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی

اللہ عنہ مجھ سے ملے اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہمارے میں کچھ نفقہ کی کچھ تنگی ہوگئی ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس چاندی کے کچھ سکے ہیں جن سے میں چاندی خریدنا چاہتا ہوں (یہ کہہ کر) ترازو منگوایا اور دونوں پازیبیں ایک پلڑے میں رکھیں اور چاندی کے سکے دوسرے پلڑے میں رکھے، تو پازیبوں والا پلڑا تھوڑا سے جھک گیا، تقریباً ایک دانق کی مقدار کے برابر تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پازیب کا اتنا سا ٹکڑا کاٹ لیا، میں نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ یہ (ذرا سا ٹکڑا) آپ کے لئے حلال ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے ابورافع، اگر تم اس کو حلال کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تو اس کو حلال نہیں کرتا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی بالکل ہم وزن مقدار میں بیچو، زیادہ لینے والا اور زیادہ دینے والا دونوں جہنمی ہیں"۔

عبدالرزاق، ابنؒ راھویہ، الحارث، مسند ابی یعلی اور عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۱۰۰۷۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے آخر میں سود کی آیات نازل ہوئیں، اور جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ ﷺ نے ان آیات کی تفسیر نہیں فرمائی چنانچہ سود کے شک کو اسی طرح چھوڑ دو"۔

ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، مسند احمد، ابن ماجہ، ابن الفریس، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ اور متفق علیہ

۱۰۰۷۹ قاضی شریح فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا درھم درھم ہی کے بدلے بیچا جائے گا ان دونوں کے درمیان جو اضافہ ہوگا سود ہوگا"۔ عبدالرزاق، مسدد، طحاوی

۱۰۰۸۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس فارس کی سرزمین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا کہ ایسی کوئی تلوار چاندی کے سکے کے بدلے نہ بیچو جس کا حلقہ چاندی کا ہو"۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۱۰۰۸۱ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا، اے امیر المؤمنین! میں سونے کو پگھلاتا ہوں اور اس کے وزن کے برابر قیمت کے بدلے بیچتا ہوں اور اپنے کام کی اجرت لیتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں، (اسی طرح) چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں اور اضافہ بالکل نہ لو"۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۱۰۰۸۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص سونے کو چاندی کے سکے کے بدلے بیچے تو ہرگز اپنے ساتھی (خریدار) سے الگ نہ ہو خواہ وہ دیوار کے پیچھے ہی کیوں نہ جائے"۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۱۰۰۸۳ امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سود کے ڈر سے حلال کے انیس (۱۹) حصے چھوڑ دیئے۔ عبدالرزاق

۱۰۰۸۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درھم کو دو درھموں کے بدلے نہ بیچو کیونکہ یہی تو سود ہے"۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۰۸۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے چاندی کے سکوں کے بدلے سونا بیچا (بیع صرف کی) تو وہ خریدار کو اتنی بھی مہلت نہ دے کہ وہ اپنی اونٹنی کا دودھ نکال لے"۔ اتنی بھی مہلت نہ دے"۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۰۰۸۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں ہمیں دس گنا زیادہ سود نہ دے دیا گیا ہو، سود کے خوف سے (خیال آیا)۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۰۸۷ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک بکری کو دو بکریوں کے بدلے سرسبزی و شادابی میں بیچنا کیسا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکروہ جانا"۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۰۸۸ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیع الصرف کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے، انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا، چنانچہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ خریدو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر یہ کہ برابر سرابر ہم مقدار، اور ان کے بعض حصوں سے بعض پر اضافہ نہ کرو کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم سود میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔ مالک، متفق علیہ

سونے کو سونے کے عوض برابر فروخت کرنا ضروری ہے

۱۰۰۸۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر یہ کہ برابر سرابر، اور نہ چاندی کو سونے کے بدلے اس طرح بیچو کہ دونوں (خرید و فروخت کرنے والوں) میں سے ایک موجود نہ ہو اور دوسرا موجود ہو، اور اگر تجھ سے اس بات کی اجازت مانگے کہ اپنے گھر میں داخل ہو جائے تو اس کو اجازت نہ دو، مگر یہ کہ ہاتھ در ہاتھ، اس ہاتھ سے دو اور اس ہاتھ سے لو، مجھے تمہارے سود میں مبتلا ہونے کا خوف ہے"۔ مالک، عبدالرزاق، ابن جریر، متفق علیہ

۱۰۰۹۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی کا ایک برتن بھیجا، مجھے اس کے بنانے کی کچھ سمجھ تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نمائندے کو حکم دیا کہ اس کو بیچ آئے، کچھ دیر بعد نمائندہ لوٹا اور دریافت کیا کہ کیا میں اس کے وزن پر اضافہ وصول کرلوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، کیونکہ اضافہ سود ہے"۔ ابن خسرو

۱۰۰۹۱ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دینار کے بدلے دینار، درھم کے بدلے درھم اور صاع کے بدلے صاع اور غائب کی موجود سے بیع نہ کی جائے"۔ مالک، ابن جریر

۱۰۰۹۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو کھانے کی کوئی چیز ادھار بیچی اور اس شرط پر بیچی کہ وہ قرض دوسرے شہر جا کر ادا کردے گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مکروہ جانا اور فرمایا کہ کہاں اٹھائے گا؟"۔ مالک

۱۰۰۹۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ ہم سود کے دروازوں سے بے خبر ہیں، اور مجھے سود کا عالم ہونا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں مصر اور اس کے آس پاس کے علاقوں کا مالک ہوں، اور اس (سود) کے بعض دروازے (معاملات) تو ایسے ہیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں ان میں سے ایک بیع سلم ہے سال میں، اور ایک یہ ہے کہ پھل اس شرط پر بیچے جائیں گے کہ جب پک جائیں تو دگنے دیئے جائیں گے اور یہ بھی سود ہے کہ سونا چاندی کے بدلے ادھار پر بیچا جائے"۔ عبدالرزاق، ابو عبید

۱۰۰۹۴ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا کہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچا جائے مگر یہ کہ برابر سرابر، تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ یا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے تو ہمارے وزن کھوٹے ہو جائیں گے ہم تو خبیث (کھوٹے سکے) دیتے ہیں اور طیب (عمدہ سکے) لیتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ بقیع کی طرف چلے جاؤ، اپنی چاندی کسی کپڑے وغیرہ کے بدلے بیچو اور جب اس (کپڑے وغیرہ) کو اپنی تحویل میں لے لو اور وہ تمہارا ہو جائے تو اس کو بیچ دو اور جو چاہو اس کے بدلے وصول کرو جو چاہو لو"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۹۵ حضرت یسار بن نمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص دوسرے سے دنانیر مانگتا ہے تو کیا وہ دراھم لے سکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب بھاؤ طے ہو جائے تو اس کو قیمت کے بدلے دینا چاہیے"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں، سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں (بیچا جائے) اور جس شخص کی چاندی کھوٹی نکلے تو وہ اسے لے کر مختلف لوگوں کے پاس نہ جائے بلکہ وہ تو پاک (عمدہ) ہیں لیکن اس کو یوں کہنا چاہیے، کہ کون بیچے گا مجھے ان کھوٹے سکوں کے بدلے پرانا بوسیدہ کپڑا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۹۷ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبے میں فرمایا کہ شاید میں تمہیں ایسی چیزوں سے منع کروں جن کی گنجائش ہے اور تمہیں ایسی باتوں کا حکم دوں۔ جن کی گنجائش نہیں ہے بے شک قرآن کریم میں سب سے آخر میں سود کی آیت نازل ہوئی اور جناب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوگئی اور انہوں نے اس آیت کی تفسیر ہمارے لئے بیان نہیں فرمائی چنانچہ جو چیز تمہیں کھٹکے اسے چھوڑ کر اس چیز کی طرف متوجہ ہو جاؤ جس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو"۔ خط

۱۰۰۹۸ ... حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہمانے بیع صرف سے منع فرمایا“۔عبدالرزاق، مسدد

۱۰۰۹۹ ... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں ان میں سے سب سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔

۱۰۱۰۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، اس کے گواہوں پر، سودی معاملہ لکھنے والوں اور نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی ہے“۔ابن جریر

ترکھجور کو خشک کے عوض فروخت کرنا ممنوع ہے

۱۰۱۰۱ ... جناب نبی کریم ﷺ سے پکی کھجوروں کو چھواروں کے بدلے بیچنے کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ (تر) کھجور جب خشک ہوجاتی ہے تو کیا اس میں کچھ کمی کی جاتی ہے، ہم نے کہا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا“۔مالک، ابن حبان، ابن ابی شیبه، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه

۱۰۱۰۲ ... جناب نبی کریم ﷺ کے ماموں حضرت اسود بن وھب بن مناف بن زھرۃ القرشی الزھری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو سود کے بارے میں ایک چیز نہ بتاؤں، شاید اس سے اللہ تعالیٰ آپ کو فائدہ پہنچائیں؟ میں نے عرض کیا ضرور، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں؟ ان میں سے ایک دروازہ ستر وادیوں کے برابر ہے جن میں سے سب سے کم گناہ کی وادی ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ لیٹے، اور سودوں کا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کے پیچھے لگا رہے“۔ابن منده وابونعیم

۱۰۱۰۳ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ریان کی کھجوریں لائی گئیں، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس دوسری کھجوریں تھیں، ہم نے ان کے دو صاع دے کر ان کھجوروں کا ایک صاع لیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کھجوروں کو واپس کردو جس سے لیئے ہیں اور اپنی کھجوروں کو قیمت کے بدلے بیچو“۔

۱۰۱۰۴ ... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیع صرف کے بارے میں دریافت کیا کیونکہ ہم تاجر تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہاتھ در ہاتھ ہے تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہے تو اس کی کوئی گنجائش نہیں۔عبدالرزاق

۱۰۱۰۵ ... ابن جریج عطاء سے، وہ سعید بن المسیب سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی کھجوریں میرے پاس تھیں وہ کچھ خراب ہونے لگیں تو میں بازار لے گیا اور دو صاع کے بدلے ایک صاع دوسری (عمدہ) کھجور لے آیا، اور جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے بلال! یہ کیا ہے؟ تو میں نے آپ ﷺ کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا، ٹھہرو، تم نے تو سودی معاملہ کرلیا، اپنی بیع کو لوٹاؤ پھر کھجوروں کو سونے، چاندی یا گندم کے بدلے بیچو اور اس سے دوبارہ دوسری کھجوریں خرید لو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور کے بدلے کھجور برابر سرابر، گندم کے بدلے گندم برابر سرابر، سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں، اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں (بیچی جائے گی) اور جب خریدی جانے والی چیز بیچی جانے والی چیز کے مقابلے میں الگ ہو تو جائز ہے خواہ ایک دس کے بدلے ہو“۔طبرانی، ابونعیم

۱۰۱۰۶ ... حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ردی کھجوریں تھیں میں نے ان کے بدلے بازار سے ان سے عمدہ کھجوریں آدھے پیمانے پر خرید لی اور لے کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آج تک ان سے اچھی کھجوریں نہیں دیکھیں، یہ کہاں سے لائے ہو اے بلال؟ تو میں آپ ﷺ کو معاملے کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا، چلو اور تو جس سے لی ہیں اس کو واپس کردو اور اپنی کھجوریں لے کر گندم یا جو کے بدلے بیچو پھر اس گندم یا جو سے یہ کھجوریں خریدو اور میرے پاس لاؤ، تو میں

نے ایسا ہی کیا"۔ طبرانی

۱۰۱۰۷ فضیل بن غزوان کہتے ہیں کہ ابودھقانہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرنا شروع کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مہمان تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مہمان کے لئے کھانا حاضر کرنے کا حکم دیا، کھجوریں اچھی نہ تھیں چنانچہ میں نے ان میں سے دو صاع لے کر ایک صاع عمدہ کھجوروں سے تبدیل کروالیں اور لے آیا، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کہاں سے آئیں تو میں نے بتایا کہ دوصاع کے بدلے ایک صاع کی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری کھجوریں ہمارے پاس واپس لاؤ"۔ ابو نعیم

۱۰۱۰۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں"۔ ابن جریر

۱۰۱۰۹ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں جمعرات کی رات انصار کی مجلس میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سونا سونے کے بدلے میں بالکل برابر سرابر، ایک جیسا، ہاتھ در ہاتھ بیچا جائے گا اور جو اضافہ ہوگا وہ سود ہوگا، اور گندم گندم کے بدلے گندم قفیز کے بدلے قفیز اور اضافہ سود ہوگا۔ اور کھجور کھجور کے بدلے قفیز کے قفیز"۔ الشاشی

فائدہ: "قفیز" ایک پیمانہ ہے صاع کی طرح جو عرب علاقوں میں مستعمل تھا، مطلب یہ کہ گندم اگر قفیز کے حساب سے بیچی جائے تو دونوں طرف مقدار برابر ہو' واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

سود خوری کا گناہ

۱۰۱۱۰ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے تہتر حصے ہیں، ان میں سے کم ترین حصے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں سے زنا کرے اور سود کا ایک درہم تیس پینتیس مرتبہ زنا کی طرح ہے"۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ریشم کے ٹکڑے ادھار پر بیچے جائیں تو ان کو نہ خریدو"۔ عبدالرزاق

فائدہ: روایت میں سَرَق کا لفظ ہے جو جمع ہے السَّرَقَۃ مصدر کی، اور یہ کلمہ اس معنی کے لحاظ سے فارسی ہے عربی نہیں، دیکھیں مصباح اللغات ۳۷۴ کالم ۲ مادہ سرق"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنے کاروبار میں شریک نہ کرو اور نہ مجوسیوں کو، پوچھا گیا کیوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیونکہ وہ سودی لین دین کرتے ہیں اور یہ حلال نہیں"۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۳ ابوالحدثان سے مروی ہے کہ انہوں نے سو دینار کے بدلے بیع صرف کرنا چاہی، فرمایا کہ پھر طلحۃ بن عبیداللہ نے مجھے بلایا اور ہم دونوں راضی ہوگئے اور وہ مجھ سے سونا اپنے ہاتھوں میں لے کر الٹنے پلٹنے لگے اور کہا کہ ذرا میرا خزانچی دیہات سے آجائے، یہ باتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن رہے تھے، چنانچہ فرمایا کہ جب تک اس سے وصول نہ کرلو اس سے جدا مت ہونا، پھر فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونا چاندی کے بدلے بیچنا سود ہے البتہ یہ ہے کہ ہاتھ در ہاتھ ہو اور گندم، گندم کے بدلے سود ہے مگر ہاتھ در ہاتھ اور جو جو کے بدلے سود ہے اگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہو اور کھجور کھجور کے بدلے سود ہے اگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہو"۔

موطامالک، عبدالرزاق، حمیدی، مسند احمد، عدنی، دارمی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن جارود، ابن حبان

۱۰۱۱۴ ....حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی بنوقینقاع والوں سے کھجوریں وسق میں نہیں لے رہے تھے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے انہیں کیسے بیچی ہیں؟ عرض کیا کہ ایک اور دوصاع کے منافع پر تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو جب تک برابر نہ ناپ لو"۔ عبدالرزاق

فائدہ:...... ایک اور دو صاع کے منافع سے مراد ایک نسبت دو ہے یعنی ہر ایک صاع کے بدلے دو صاع وصول کرنے قرار پائے ہیں''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۱۵ ... ہمیں معمر نے زہری کے حوالے سے خبر دی فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے حیوان کے بدلے حیوان کو ادھار پر بیچنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن المسیب سے پوچھو، ابن المسیب نے فرمایا کہ حیوان میں سود نہیں، البتہ انہوں نے مضامین ملاقیح اور حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا، مضامین ان اونٹوں کو کہتے ہیں کہ جو ابھی اپنے باپ کی پشت میں مادہ تولیہ کی صورت میں موجود ہوں اور ملاقیح ان کو جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہوں اور حَبلَ الحَبلۃ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو کہتے ہیں''۔

۱۰۱۱۶ ... معمر نے ابن عیینہ سے، انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۷ ... ابن المسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے زندہ بکری کے بدلے گوشت بیچنے سے منع فرمایا''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۸ ... ابن المسیب فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے جو ناپ تول کر بیچی جاتی ہیں ان کے علاوہ اور کسی چیز میں سود نہیں ہے''۔ مالک، عبدالرزاق

ردی کھجو ربھی برابر بیچی جائے

۱۰۱۱۹ ... ابن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھجوریں تھیں جو خراب ہو رہی تھیں، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہ کھجوریں بازار لے گئے اور دو صاع ایک صاع کے بدلے بیچی، جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور دریافت فرمایا کہ اے بلال یہ کیا ہے؟ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے تو سودی معاملہ کر لیا، ہماری کھجوریں واپس لاؤ۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۰ ... سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس میں گواہ بننے والے اور لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۱ ... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کے آخر میں سود کی آیات نازل فرمائیں تو جناب نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ہمارے سامنے ان آیات کی تلاوت فرمائی اور شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۲ ... حضرت ابوالسفر کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ باندی بیچی ادھار پر آٹھ سو درہم میں، اور پھر اس سے چھ سو درھم میں خرید لی، تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہت برا کیا واللہ جو تم نے خریدا، بہت برا کیا واللہ جو تم نے خریدا، یہ بات زید بن ارقم تک پہنچا دو کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو جو جہاد انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کیا ہے وہ بھی باطل ہو جائے گا، پھر پوچھا گیا کہ اپنا کوئی حرج نہیں، تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا۔ سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۵

اور (اگر تم توبہ کر لو گے) اور سود چھوڑ دو گے (تو تم کو اپنا اصل مال لینے کا حق ہے)۔

~~سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۹، عبدالرزاق ابن ابی حاتم ترجمہ الآیات مولانا فتح محمد جالندھری~~

۱۰۱۲۳ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے کھلانے والے لکھنے والے اور جانتے ہوئے کہ سودی معاملہ ہے گواہ بننے والے اور حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۲۴ ... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی

چاندی کے بدلے ہم وزن مقدار میں بیچے جائیں گے۔

۱۰۱۲۵ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ کے پاس نہایت عمدہ کھجوریں ایک صاع کی مقدار میں لائی گئیں ہماری کھجوریں کم درجے کی تھیں رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دوصاع بیچے ہیں ایسا نہ کرو بلکہ اپنی کھجوریں بیچو کسی اور چیز کے بدلے اور پھر (اس چیز سے) یہ والی کھجوریں خرید لو۔ نسائی

۱۰۱۲۶ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے بعض گھر والوں کے پاس آئے ان کے پاس ان کھجوروں سے عمدہ کھجوریں موجود تھیں تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس یہ کھجوریں کہاں سے آئیں تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اپنی کھجوروں کے دوصاع کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع لے لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ دوصاع کو ایک صاع کے بدلہ میں اور دو درہموں کو ایک درہم کے بدلہ میں نہ لو۔

۱۰۱۲۷ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی"۔ ابن جریر

۱۰۱۲۸ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ سونے کو چاندی کے بدلے خریدتے تھے ادھار پر چنانچہ ھشام بن عامر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے ادھار پر بیچیں اور ہمیں بتادیا کہ یہ سود ہے"۔ ابن جریر

۱۰۱۲۹ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ زیاد کے زمانے میں بصرہ میں دراھم کو دنانیر کے بدلے ادھار پر لیا کرتے تھے تو جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے ایک شخصیت حضرت ھشام بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سونے کے بدلے سونے کو ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا اور ہمیں بتایا کہ یہ سود ہے"۔ ابن جریر

۱۰۱۳۰ حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ہار لایا گیا، ہار سونے کا تھا اس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے اسے ایک شخص نے سات یا نو دیناروں میں خریدا تھا، یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ نہیں جب تک جواہرات اور سونے کو الگ الگ نہ کر لیا جائے، اس شخص نے کہا کہ میں نے تو پتھروں کا ارادہ کیا تھا فرمایا نہیں جب تک جواہرات اور سونے کو الگ الگ نہ کر لیا جائے چنانچہ ہار واپس کر دیا گیا اور پھر جواہرات اور سونے کو الگ الگ کر کے خریدا گیا"۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۱۳۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے دروازے ستر سے کچھ زیادہ ہیں اور ہلکا ترین یہ ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں سے زنا کرے"۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کھانے والا، کھلانے والا، اس کے گواہ بننے والے اور جانتے بوجھتے ہوئے اس کو لکھنے والے اور اور نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی، اور اظہار حسن کے لئے گودنے والیاں اور گودوانے والیاں، اور حلالہ کرنے والے، اور کروانے والے اور صدقہ کھانے والا اور اس میں حد سے تجاوز کرنے والا، اور ھجرت کے بعد عرب ہونے کے باوجود مرتد ہو جانے والا، (یہ سب لوگ) جناب نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے لعنتی ٹھہرائے گئے ہیں بروز قیامت۔ عبدالرزاق، نسائی، ابن جریر، سنن کبری بیھقی

۱۰۱۳۴ حضرت علقمہ بن عبداللہ المزنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ مسلمانوں کے درمیان جاری سکے کو توڑا جائے، البتہ یہ ہے کہ درھم کو توڑ کو چاندی بنالی جائے اور دینار کو توڑ کر سونا بنالیا جائے"۔

۱۰۱۳۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ "دہ بدوازدہ یعنی دس کی بارہ کے بدلے بیچ سود ہے"۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۶ یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے خریدا پھر ان کے پاس چاندی کے سکے لے کر آیا جو ان کے سکوں سے عمدہ تھے، تو یعقوب نے کہا یہ میرے سکوں سے عمدہ ہیں، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میری طرف سے انعام ہے کیا قبول کرو گے؟ کہا جی ہاں"۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دیناروں کے بدلے درھم لینے میں اور درھموں کے بدلے دینار لینے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے"۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ادھار پر خرید تے تھے اور کوئی مدت مقرر نہ کرتے تھے“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۹ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا پھر اس نے مجھے ھدیہ دیا۔ آیا یہ ھدیہ جائز ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ یا تو اس کے ھدیے کے بدلے تم بھی اس کو ھدیہ دو یا اس کے ھدیہ کو اس کے حساب سے منہا کرلو یا واپس کردو“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۰ ...امام مالک فرماتے ہیں کہ انہیں معلوم ہوا کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے ایک شخص کو ادھار دیا ہے اور یہ شرط مقرر کی ہے کہ جب وہ مجھے ادھار واپس کرے تو جو چیز اس نے مجھ سے لی تھی اس سے زیادہ عمدہ چیز واپس کرے گا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو سود ہے“۔ اس شخص نے پھر پوچھا، تو پھر آپ مجھے کیا مشورہ دیں گے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ادھار کی تین قسمیں ہوتی ہیں، اول وہ ادھار جس سے تم اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہو، اس سے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوجائے گی، دوم وہ ادھار جس سے تم اپنے ساتھی کی رضامندی حاصل کرنا چاہو، تو اس سے تمہیں اپنے ساتھی ہی کی رضامندی حاصل ہوگی، اور سوم وہ ادھار جو تو نے دیا تا کہ اچھی چیز کے بدلے بری چیز حاصل کرے، اس نے پھر کہا کہ پھر آپ مجھے کیا مشورہ دیں گے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم اپنے شرط نامے کو پھاڑ دو، پھر اگر اس نے تمہیں وہی دیا جیسا تم نے دیا تھا تو ٹھیک اور اگر تمہاری چیز سے کم درجے کی دی اور تم نے لے لی تو تمہیں اجر دیا جائے گا، اور اگر اس نے تمہیں تمہاری چیز سے عمدہ چیز دی، اپنی رضامندی سے تو یہ شکر ہوگا جو اس نے تمہارا ادا کیا ہے اور وہی اجر ہے جس کا تمہیں انتظار تھا“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مختلف قسم کے کھانے موجود ہوں تو ہاتھ در ہاتھ بیچنے میں کوئی حرج نہیں، گندم کھجور کے بدلے، کشمش جو کے بدلے، اور ادھار پر بیچنے کو مکروہ سمجھا“۔ عبدالرزاق

ادھار کی صورت میں سود

۱۰۱۴۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں سونے کو چاندی کے بدلے خرید لوں؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم ان میں سے ایک لے لو تو اپنے ساتھی (جس سے لیا) ہے اس سے ہرگز جدا نہ ہونا، تمہارے اور اس کے درمیان۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارا ساتھی تم سے صرف اتنی اجازت مانگے کہ اپنی اونٹنی کا دودھ نکال لے تو اسے اتنی بھی، اجازت نہ دو“۔ عبدالرزاق

فائدہ:...... یہ بیع صرف کا بیان ہے اور اس کی شرائط میں سے ایک اہم شرط اور اصول یہ بھی ہے“۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۴۴ مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک سنار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں (سونا چاندی وغیرہ) پگھلاتا ہوں پھر اس کو اس کے وزن سے زیادہ کے بدلے فروخت کردیتا ہوں، اور اضافہ اپنے ہنر کی اجرت کے طور پر وصول کرتا ہوں، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو منع فرمادیا، سنار بار بار ان سے یہی پوچھنے لگا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، دینار کے بدلے اور درھم، درھم کے بدلے بیچا جائے گا ان میں کوئی اضافہ نہ ہوگا، جناب نبی کریم ﷺ نے ہم سے یہی وعدہ لیا تھا اور ہم نے بھی ان سے یہی وعدہ کیا تھا“ اور تمہاری طرف بھی ان کا یہی وعدہ ہے“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۵ زیاد کہتے ہیں کہ میں طائف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو اپنی وفات سے ستر دن پہلے انہوں نے بیع صرف سے رجوع فرمالیا تھا“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چاندی کو کسی شرط کے ساتھ مت بیچو“۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۷ امام شعبی فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کی طرف تحریر کیا کہ تم میں سے جس نے سودی معاملہ کیا تو اس کی ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں''۔ابن ابی شیبہ

فائدہ:.... ذمہ داری سے مراد ہے کہ وہ ذمی نہیں رہے گا، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۱۴۸ امام شعبی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے کھلانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والے پر، اور اظہار حسن کے لئے جسم کو گودنے والی اور گودوانے والی پر اور صدقے سے روکنے والے پر اور حلالہ کرنے والے پر اور کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے اور آپ ﷺ نوحہ کرنے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے''۔عبدالرزاق، ابن جریر

۱۰۱۴۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے پر کھلانے والے پر، لکھنے والے پر اور گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ سب برابر ہیں''۔ابن النجار

اختتامیہ

۱۰۱۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ چاندی کے بدلے سونے کے تقاضے میں اور سونے کے بدلے چاندی کے تقاضے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے''۔ابن ابی شیبہ

۱۰۱۵۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا ایک دوسرے شخص پر وقت مقررہ کے لئے کوئی حق نکلتا ہو اور وہ کہے کہ اگر تو مجھے جلدی دے تو میں کچھ کمی کردوں گا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ یوں کہے کہ اگر تو نے مجھے دیر سے ادائیگی کی تو میں اضافہ بھی لوں گا تو یہ سود ہے پہلی بات سود نہیں''۔ابن ابی شیبہ

۱۰۱۵۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا اور اس کے غلام کے درمیان کوئی سود نہیں''۔عبدالرزاق

حرف تاء......کتاب التوبۃ......اقوال

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......توبہ کی فضیلت اور ترغیب کے بیان میں

۱۰۱۵۳ ایک شخص نے ننا وے قتل کیے تھے، پھر اس کو توبہ کی توفیق ہوگئی تو اس وقت دنیا کے سب سے بڑے عالم سے اس نے دریافت کیا اس عالم نے ایک راھب کا پتہ بتادیا، وہ شخص اس راھب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ اس نے ننانوے (۹۹) قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہوجائے گی؟ راھب نے کہا نہیں، اس نے راھب کو بھی قتل کردیا، اس طرح اس کے سو قتل مکمل ہوگئے، پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا تو اس نے ایک اور عالم کا پتہ بتادیا، یہ شخص اس کے پاس بھی پہنچا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا: توبہ اور اس کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں، فلاں فلاں زمین کی طرف چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو، اپنی سرزمین کی طرف واپس مت جانا کیونکہ وہ برائیوں کی سرزمین ہے چنانچہ وہ چل پڑا یہاں تک کہ آدھا راستہ طے کرلیا لیکن اسی وقت موت کا فرشتہ بھی آ پہنچا اور اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑا کرنے لگے، چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کرکے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر ہمارے پاس آیا ہے۔

عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کبھی بھی کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا، اسی دوران ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا انہوں نے اس کو منصف بنالیا اس نے یہ فیصلہ کیا کہ دونوں طرف کی زمین ناپی جائے جہاں سے زیادہ قریب ہو اسی کے حق میں فیصلہ کیا جائے چنانچہ جب زمین ناپی گئی تو اس سرزمین کے زیادہ قریب پایا گیا جہاں وہ جارہا تھا چنانچہ اس کی روح کو رحمت کے فرشتے لے گئے“۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۸۴ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا، پھر وہ پوچھتا پچھتا نکلا اور ایک راھب کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، تو اس قاتل نے اس راھب کو بھی قتل کردیا اور اپنے سو قتل مکمل کرلئے، پھر لوگوں سے پوچھنے لگا تو اسے کسی نے بتایا کہ فلاں فلاں علاقے میں جاؤ، وہ چل پڑا لیکن راستے میں اسے موت نے آلیا، اس نے مرتے مرتے اپنا سینہ اس نیکوں کی بستی کی طرف جھکادیا، چنانچہ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے، ادھر اللہ تعالیٰ نے نیکوں کی سرزمین کو حکم دیا کہ تو اس سے قریب ہوجا اور بری سرزمین کو حکم دیا کہ تو اس سے دور ہوجا فرشتوں نے آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ دونوں طرف کی زمین کو ناپا جائے چنانچہ انہوں نے اس شخص کو بالشت بھر نیکوں کی سرزمین سے زیادہ نزدیک پایا لہٰذا اس کی مغفرت کردی گئی“۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۵ تمہارا اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا خیال ہے جس کی سواری اس سے گم ہوگئی ہو جس کی لگام یہ تنہا اور بیابان علاقے میں کھینچ رہا تھا جہاں نہ کھانا ہے اور نہ پانی، جبکہ اسی کا کھانا اور پانی اس کی سواری پر تھا، اس نے اپنی سواری کو بہت تلاش کیا اور تھک ہار کر مایوس ہوکر بیٹھ گیا جبکہ دوسری طرف سواری ایک درخت کے نیچے سے گزری اور اس کی لگام کسی ٹہنی میں اٹک گئی اور اس شخص نے اپنی سواری کو وہیں پالیا؟ خدا کی قسم جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ سے اس بندے سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری گم ہوکر مل گئی تھی“۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

فائدہ: اس روایت میں پہلے اس شخص کا واقعہ مذکور ہے“۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۵۶ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنی سواری کے ساتھ بیابانوں سے گزر رہا تھا اور سواری گم ہوگئی، اس سواری پر اس کا کھانا اور پانی بھی تھا اور یہ اس سے مایوس ہوگیا چنانچہ ایک درخت کے پاس آ کر اس کے سائے میں لیٹ گیا، یہ اپنی سواری کے ملنے سے مایوس ہو چکا تھا کہ یکا یک اس نے دیکھا کہ اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اس نے اپنی سواری کی لگام پکڑی اور خوشی کی شدت سے کہنے لگا اے میرے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں، شدت فرحت میں خطا ہوگئی"۔

مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۷ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایسی جگہ جا پہنچا جہاں ہلاکت اس کا انتظار کر رہی ہے، اس کی سواری بھی ساتھ تھی جس پر اس کا کھانا اور پانی تھا، وہ ایسی جگہ سوگیا اور جب اٹھا تو اس کی سواری جا چکی تھی، اس نے سواری کو تلاش کیا اور گرمی اور پیاس کی شدت سے مایوس ہو کر واپس اسی جگہ آ گیا جہاں سے سواری گم ہوئی تھی اور موت کے انتظار میں سوگیا، پھر اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ سواری موجود ہے اس پر اس کا سامان بھی کھانا بھی اور پانی بھی تو اس کو اس وقت اپنی سواری کو دیکھ کر جتنی خوشی ہوگی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے"۔مسند احمد، متفق علیہ، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعو رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۸ یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ سے اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنی گمشدہ سواری کو پالے"۔

ترمذی، ابن ماحہ بروایت حضرت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

توبہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے

۱۰۱۵۹ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری جنگل بیابان میں گم ہوگئی، اس نے تلاش کیا اور نہ ملنے پر موت کے انتظار میں لیٹ گیا، اسی دوران اس نے اپنی سواری کی آواز سنی جو واپس آ گئی تھی پھر جب اس نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو سواری موجود تھی"۔مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۰ یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں بنسبت اس شخص کے جو اپنی گمشدہ سواری کو جنگل بیابان میں پالے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۱ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو بانجھ تھا اور پھر اس کی اولاد ہوگئی، اور اس شخص کی نسبت جس نے اپنی گمشدہ چیز پالی اور اس پیاسے کی نسبت جسے پانی مل گیا"۔ابن عساکری فی امالیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۲ یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ سے اس شخص کی بنسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو پیاسا تھا اور اس کو پانی مل گیا، جو بانجھ تھا اور صاحب اولاد ہوگیا، اور جس نے اپنی گمشدہ چیز پالی، لہٰذا جو شخص سچے دل سے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اعمال لکھنے والے فرشتوں سے بھی بھلوا دیتے ہیں جن کے سامنے اس نے ان گناہوں کا ارتکاب کیا تھا اور زمین کے ان حصوں سے بھی جہاں اس نے گناہوں کا ارتکاب کیا تھا"۔

ابو العباس بن وترکان الھمدانی کتاب التائبین عن ابی الجون

۱۰۱۶۳ خدا کی قسم یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو جنگل بیابانوں میں سفر کر رہا تھا دوران سفر ایک درخت کے سائے میں آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا اور سوگیا جب اٹھا تو اس کی سواری گم ہو چکی تھی، چنانچہ وہ ایک ٹیلے پر چڑھا اور ادھر اُدھر دیکھا لیکن کچھ دکھائی نہ دیا، پھر دوسرے ٹیلے پر چڑھا وہاں بھی کچھ دکھائی نہ دیا، تو کہنے لگا کہ میں وہیں واپس چلا جاتا ہوں جہاں آرام کر رہا تھا اور وہیں موت کا انتظار کروں، چنانچہ وہ وہیں چلا گیا اور کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اپنی لگام کھینچتے ہوئے آ رہی ہے تو یہ دیکھ کر اس کو جتنی خوشی ہوگی اس سے کہیں زیادہ خوشی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے ہوتی ہے"۔مسند احمد، مسلم بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۴ کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے، پھر خوب اچھی طرح سے وضو کرے اور کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی

معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہ کریں"۔مسند احمد عبدالرزاق ابن حبان بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۵ جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا قصوروار ہو عزت کے معاملے میں یا مال کے معاملے میں تو اس کو آج ہی حلال کروالے، اس دن سے پہلے جس میں کوئی درہم و دینار وغیرہ قبول نہ کیا جائے گا، سوا گر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس میں سے اس کے قصور کی مقدار اس سے لیا جائے گا، اور اگر کوئی نیک عمل نہ ہوگا تو اس کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے"۔مسند احمد، بخاری بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۶ فرمایا کہ "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرو، خدا کی قسم میں بھی رزانہ سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہوں"۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت اعرالمـ نی رضی اللہ عنہ

روزانہ سومرتبہ استغفار کرنا

۱۰۱۶۷ فرمایا کہ "اللہ کے حضور توبہ کرو، بے شک میں بھی روزانہ اللہ کے حضور سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں"۔بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۸ فرمایا کہ "بے شک توبہ گناہوں کو دھو دیتی ہے، اور نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور جب بندہ امید کی حالت میں اپنے رب کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ مصیبت سے اس کو نجات دیتے ہیں اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "میں کبھی اپنے بندے کے لئے دو امن جمع نہیں کرتا اور نہ دو خوف جمع کرتا ہوں، اگر وہ دنیا میں مجھ سے پر امن رہا تو اس دن مجھ سے خوف زدہ ہوگا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا، اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوفزدہ رہا تو اس کو میں اس دن امن دوں گا جس دن اپنے بندوں کو خطیرۃ القدس میں جمع کروں گا، چنانچہ وہ ہمیشہ امن سے رہے گا اور میں اس کو اس چیز میں ہلاک نہ کروں گا، جس میں ہلاک کرتا ہوں"۔حلیہ ابونعیم بروایت حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۹ فرمایا کہ "کوئی بندہ جس سے گناہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھ سے گناہ ہو گیا مجھے معاف کر دے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ملک دیا، پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں وہ اسی حال میں رہتا ہے اور پھر اس سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کر دیا ہے مجھے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے، میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کر دیا مجھے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کر دیا ہے مجھے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے سو میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا لہٰذا اب جو چاہے کرے"۔مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۰ فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حکیم بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۱ فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو اور جب اللہ اپنے کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو گناہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا"۔القشیری فی الرسالۃ اور ابن النجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۲ فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو، اور گناہ میں مشغول ہو کر ساتھ ساتھ معافی مانگنا ایسا ہے جیسا اپنے رب سے مزاق کر رہا ہو، اور جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی تو اس کے گناہ ایسے ہوں گے جیسے کھجور درخت اگنے کی جگہیں"۔

سنن کبری بیھقی، ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابوالحسین بن المھتدیٰ فی فوائدہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۴ فرمایا کہ ”ان گندگیوں سے بچو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے لہٰذا جو کوئی ان میں سے کسی چیز کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ستر کے ساتھ چھپ جائے اور اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے کیونکہ اگر کسی کی نافرمانی ہم پر ظاہر ہوگئی تو ہم اس پر اللہ کی کتاب قائم کر دیں گے“۔

مستدرک حاکم، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۱۷۵ فرمایا کہ ”جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ، فرشتوں کو اس کے اعضاء جوارح کو اور زمین کے ان حصوں کو بھلا دیتے ہیں جہاں اس نے یہ گناہ کئے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو پہنچا دیتے ہیں اور اسکے گناہوں کا کوئی گواہ باقی نہیں رہتا“۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۱۷۶ فرمایا کہ ”جب تم کوئی برا کام کرو تو فوراً توبہ کرو، اگر برائی چھپ کر کی ہے تو توبہ بھی چھپ کر کرو اور اگر برائی اعلانیہ کی ہے تو توبہ بھی اعلانیہ کرو“۔مسند احمدفی الزهد بروایت حضرت عطاء بن یسار رضی الله عنه

۱۰۱۷۷ فرمایا کہ ”جب کوئی برائی کرو تو فوراً توبہ کرلو، یہ توبہ اس برائی کو ختم کر دے گی“۔مسند احمد بروایت حضرت ابوذر رضی الله عنه

۱۰۱۷۸ فرمایا کہ ”اگر تم سے دس برائیاں ہو جائیں تو ایک نیکی کرلو جس سے وہ دس برائیاں دور ہو جائیں گی“۔

ابن عساکر بروایت حضرت عمرو بن الاسود رضی الله عنه

۱۰۱۷۹ فرمایا کہ ”جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلاؤ، تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جیسے تیز آندھی میں درخت سے پتے جھڑتے ہیں“۔بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۱۸۰ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تا کہ جس نے دن میں گناہ کیئے ہیں وہ دن کو توبہ کر لے، اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے“۔مسنداحمد، مسلم بروایت حضرت ابوموسی رضی الله عنه

۱۰۱۸۱ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ جوانی کے عالم میں توبہ کرنے والے کو پسند کرتے ہیں“۔ابوالشیخ بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۱۸۲ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو پسند فرماتے ہیں جو مومن ہو، فتنوں میں گھرا ہوا اور توبہ کرنے والا ہو“۔

مسند احمد بروایت حضرت علی رضی الله عنه

توبہ ہر وقت قبول ہوتی ہے

۱۰۱۸۳ فرمایا کہ ”بیشک اللہ تعالیٰ اس وقت اپنے بندے کی توبہ قبول کرتے ہیں جب تک اس کی موت کا وقت نہ آجائے“۔

مسنداحمد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک حاکم، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۱۸۴ فرمایا کہ ”ایک شخص گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور اس کے ساتھ جہنم میں داخل ہوتا ہے، اس کا نصب العین توبہ اور گناہوں سے فرار ہونا ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے“۔ابن المبارک بروایت حضرت حسن مرسلاً

۱۰۱۸۵ فرمایا کہ ”بندہ جب کوئی خطا کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، سو اگر وہ معافی مانگ لے اور توبہ کر لے تو اس کے دل سے وہ سیاہ نکتہ صاف کر دیا جاتا ہے، اور اگر دوبارہ وہ گناہ کرے تو وہ نکتہ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی وہ ”ران“ ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے فرمایا ہے“(ہرگز نہیں، دیکھو یہ جو) اعمال کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے“۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک حاکم بیهقی، شعب الایمان بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۱۸۶ فرمایا کہ ”بندہ کوئی گناہ کرتا ہے، اور پھر جب وہ گناہ اسے یاد آتا ہے تو وہ غم زدہ ہو جاتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں کہ وہ غمگین ہو گیا ہے تو وہ اس کا گناہ اس سے پہلے معاف فرما دیتے ہیں کہ وہ کوئی نماز روزہ وغیرہ کے ذریعے اس کا کفارہ شروع کرے“۔

حلیه ابی نعیم، ابن عساکر بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۱۸۷... فرمایا کہ "تمہارے سامنے ایک گھاٹی ہے جان لیوا، بھاری بوجھوں والے اس سے پار نہ ہو سکیں گے"۔

مستدرک حاکم، بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......روایت میں بوجھ سے مراد گناہ کے بوجھ ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۱۸۸ فرمایا کہ "بائیں طرف بیٹھا ہوا فرشتہ کسی مسلمان خطاء کار سے چھ گھنٹے تک قلم اٹھائے رکھتا ہے اگر وہ نادم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو چھوڑ دیتا ہے ورنہ پھر ایک خطا لکھ دیتا ہے"۔طبرانی بروایت حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۸۹ فرمایا کہ "توبہ کا دروازہ ہے، جس کے دونوں کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا یہ دروازہ بند نہ ہوگا"۔طبرانی بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۰ فرمایا کہ "مغرب کی سمت میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو، چنانچہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو کسی انسان کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جس نے اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا اور جس نے اس سے پہلے کوئی نیکی کا کام نہ کیا تھا"۔ابن ماجہ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۱ فرمایا کہ "مغرب میں توبہ کا دروازہ ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، یہ اسی طرح (کھلا ہوا) رہے گا جب تک تیرے رب کی بعض علامات نہ ظاہر ہو جائیں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (وغیرہ)۔طبرانی بروایت حضرت صفوان رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۲ فرمایا کہ "جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کرنے والوں کے لئے اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو جائے"۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۳ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے مغرب میں توبہ کے لئے دروازہ کھولا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کی برابر ہے، اس وقت تک نہ بند ہوگا جب تک وہاں سے سورج نہ طلوع ہو جائے"۔بخاری فی التاریخ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۴ فرمایا کہ "جس نے مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے"۔

مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۵ فرمایا کہ "جس نے اپنی موت سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ قبول فرمالیں گے"۔مستدرک عن رجل

۱۰۱۹۶ فرمایا کہ "بے شک اس شخص کی مثال جو برے کام کرتا ہے اور پھر نیک کام کرتا ہے اور پھر نیک کام کرتا ہے اس شخص کی طرح ہے جس پر ایک تنگ لوہے کی زرہ ہو جس میں اس کا دم گھٹا جا رہا ہو، پھر وہ کوئی نیک کام کرلے تو اس زرہ کی ایک کڑی کھل جائے، پھر وہ دوسرا نیک کام کرے تو دوسری کڑی کھل جائے یہاں تک کہ وہ اس سے آزاد ہو کر زمین پر آ جائے"۔طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۷ فرمایا کہ "کسی شخص کی نیک بختی کی یہ علامت ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق ملی ہو"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۸ فرمایا کہ "اگر آپ نے کسی گناہ کا ارادہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں اور توبہ کرلیں، ندامت اور معافی مانگ لینا ہی گناہ سے توبہ ہے"۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۱۹۹ فرمایا کہ "چھوٹے چھوٹے گناہوں سے (بھی) بچو، کیونکہ ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو کسی وادی میں ٹھہرے، اور پھر لکڑیاں لانا شروع کر دیں اور لاتے جائیں یہاں تک کہ اتنی لکڑیاں جمع ہو جائیں جن سے یہ اپنی روٹیاں پکا سکیں، اور یہ چھوٹے چھوٹے گناہ جب کسی کو پکڑ لیتے ہیں تو ہلاک کر ڈالتے ہیں"۔

مسند احمد، طبرانی، بیھقی فی شعب الایمان والضیاء بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

فائدہ: لکڑیاں جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح چھوٹی چھوٹی لکڑیاں بھی جب بہت سی ہو جاتی ہیں تو ان سے اتنی آگ پیدا ہو جاتی ہے جو روٹیاں پکانے کے لئے کافی ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر چھوٹے چھوٹے گناہوں سے نہ بچا جائے تو یہ بھی انسان کی ہلاکت کے لئے کافی ہوتے

ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

صغائر سے بچنے کا حکم ہے

۱۰۲۰۰ فرمایا کہ "چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ چھوٹے چھوٹے گناہ جب بہت سے جمع ہوجاتے ہیں تو انسان کو ہلاک کرڈالتے ہیں، جیسے ایک شخص جو جنگل میں تھا وہ قوم کی عادت کے مطابق کام کرنے لگا اور لکڑیاں جمع کرنے لگا، دوسرے بھی جب لکڑیاں لانے لگے یہاں تک انہوں نے پورا جنگل جمع کرلیا اور آگ بھڑکائی لہٰذا جو اس جنگل میں تھا جلا ڈالو"۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۱ فرمایا کہ "عذر کم کیا کرو"۔مسند فردوس دیلمی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۰۲ فرمایا کہ "تم پر لازم ہے کہ ہر اس چیز سے بچو جس سے عذر کیا جاتا ہے"۔ضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ جیسا کہ منتخب میں ہے ۲۴۷۔ج ۳

فائدہ:...... یعنی ایسے کام ہی نہ کرو جن سے بعد میں عزر کرنا پڑے واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۲۰۴ فرمایا کہ "آرزوئیں اور خواہشات شیطان کا شعار ہیں جو وہ مومنین کے دل میں ڈالتا ہے"۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۵ فرمایا کہ "انسان کے لائق ہے کہ اس کی ایسی بیٹھک ہو جہاں وہ تنہا ہو، اپنے گناہوں کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے"۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت مسروق

فائدہ:...... یہاں مراد بیٹھک سے گھر کا خاص حصہ نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ کبھی لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر تنہا بیٹھا کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کرکے ان کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگا کرے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۲۰۶ فرمایا کہ "تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو آزمائشوں میں گھرے ہوں اور توبہ کرنے والے ہوں"۔

سنن کبری بیھقی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

دنیا میں حقوق ادا کرے

۱۰۲۰۷ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے بندے پر جو اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا قصوروار ہو، عزت کے معاملے میں یا مال کے معاملے میں اور اس نے ان معاملات پر گرفت ہونے سے پہلے معافی مانگ لی، (کیونکہ) وہاں نہ کوئی دینار ہوگا اور نہ کوئی درھم، لہٰذا اگر اس کی کچھ نیکیاں ہوئیں تو ان میں سے لے لی جائیں گی اور اگر اس کی کوئی نیکی نہ ہوئی تو دوسرے کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

ترمذی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۸ فرمایا کہ "دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے کا امیر ہے، چنانچہ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہے تو دائیں طرف والا اس کو دس گنا کرکے لکھ لیتا ہے، اور جب وہ کوئی برا عمل کرتا ہے اور بائیں طرف والا فرشتہ لکھنے لگتا ہے تو دائیں طرف والا اس سے کہتا ہے کہ ٹھہر جاؤ، لہٰذا وہ چھ گھنٹے تک انتظار کرتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو کچھ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مانگے تو ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے"۔طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۹ فرمایا کہ "مہریں عرش کے پایوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں، لہٰذا جب کوئی حرام اور نافرمانی والا کام کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خلاف جرات سے کام لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک مہر کو بھیج دیتے ہیں اور ایسے شخص کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں چنانچہ اس کے بعد ایسے شخص کو عقل کی کوئی بات سمجھائی نہیں دیتی"۔بزار اور بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۰ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی مغفرت تیرے گناہوں سے بہت بڑی ہے"۔ مسند فردوس دیلمی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۱۱ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں معاف کرنے میں بڑا سخی اور یہ میری بڑائی کی شان کے لائق نہیں کہ میں دنیا میں تو اپنے مسلمان بندے کی پردہ پوشی کروں اور آخرت میں اسے رسوا کردوں، جبکہ میں اس کی پردہ پوشی کرچکا ہوں، اور جب تک میرا بندہ مجھ سے معافی مانگتا رہتا ہے میں معاف کرتا رہتا ہوں"۔ حکیم عن الحسن مرسلاً، اور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۳ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور میری طرف رجوع کرتا رہے گا میں تیرے تمام گناہ معاف کرتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروانہیں، اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک جا پہنچیں اور پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو بھی میں تجھے معاف کردوں گا اور مجھے کوئی پروانہیں، اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس اس حال میں آئے کہ پوری دنیا تیری خطاؤں سے بھری ہوئی ہو اور تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں اپنی مغفرت سے تیرے لئے دنیا کو بھردوں گا"۔ ترمذی والضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۳ فرمایا کہ "انسان کی مدد کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے دشمن کو اللہ کی نافرمانی میں مبتلا دیکھ لے"۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۴ فرمایا کہ "گناہ کا کفارہ ندامت اور شرمندگی ہے اگر تم گناہ نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کریں گے"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: یہ روایت حدیث کی متشابہات میں سے ہے، لہٰذا اس کا مطلب اور مراد بالغ نظر اور پختہ کار متقی علماء سے دریافت کرنا چاہیے، صرف ترجمہ پڑھنے یا کسی سے سن لینے پر اکتفا کرنا ٹھیک نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۱۵ فرمایا کہ "میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے علاوہ اس کے جس نے انکار کیا، جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا"۔ بخاری بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۶ فرمایا کہ "آدم علیہ السلام کی ساری اولاد خطا کار ہے اور خطا کاروں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں"۔

نسائی، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مسلم، مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۷ فرمایا کہ "تم سب کے سب جنت میں داخل ہونے والے ہو علاوہ ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بدک کے جیسے اونٹ اپنے مالکوں سے بدک جاتا ہے"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۸ فرمایا کہ "اگر تم اتنے گناہ کرلو جو آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر توبہ کرو تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرلیں گے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

توبہ کرنے والے محبوب ہیں

۱۰۲۱۹ فرمایا کہ "اگر تم نے گناہ نہ کئے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کریں گے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۰ فرمایا کہ "اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمادیتے جو گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کرتے"۔

مسند احمد، ترمذی، مسلم بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۱ فرمایا کہ "اگر بندے گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمادیتے جو گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرماتے کیونکہ وہی تو غفور و رحیم ہیں"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۲ فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم نے گناہ نہ کئے ہوتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کردیتے

اور تمہاری جگہ ایسی قوم لے آتے جو گناہ کرتی اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتے''۔

مسند احمد، مسلم، بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۳ فرمایا کہ''وہ لوگ جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ اچھائیوں سے بدل دیں گے (جب یہ معاملہ دیکھیں گے) تو ضرور بالضرور تمنا کریں گے کہ اے کاش! انہوں نے خوب برائیاں کی ہوتیں''۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی جب وہ لوگ دیکھیں گے کہ ان کی تھوڑی بہت جتنی بھی برائیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کی جگہ اچھائیاں اور نیکیاں عطا فرمادیں تو ان نیکیوں اور اچھائیوں کو دیکھتے ہوئے وہ لوگ اس خواہش کا اظہار کریں گے کہ کاش ہماری برائیاں اس سے بھی زیادہ ہوتیں تا کہ ان کو بھی نیکیوں اور اچھائیوں سے بدل دیا جاتا ۔اور یہ آخرت کے اعتبار سے ہوگا'' واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۲۲۴ فرمایا کہ''تم میں سے ہر ایک کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں دل میں ذرا سے گناہ پر ہی گرفت نہ ہو جائے''۔

حلیہ ابو نعیم بروایت محمد بن النضر الحارثی مرسلاً

۱۰۲۲۵ فرمایا کہ''کوئی بھی رگ یا آنکھ جو گناہ سے پھڑکی ہو اور اللہ تعالیٰ اکثر گناہوں کو معاف نہ کر دے''۔

طبرانی صغیر، ضیاء بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... مطلب یہ کہ اگر گناہ ہو گیا ہے تو اب اس گناہ کو یاد کر کے اللہ کے خوف سے رگوں میں یا آنکھوں میں پھڑ پھڑاہٹ یا کپکپی پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس گناہ کو معاف فرمادیتے ہیں''۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۱۲۶ فرمایا کہ''جس شخص نے اپنے گناہ سے معافی مانگ لی وہ اپنے گناہ پر اصرار کرنے والا نہ ہوگا خواہ وہ اس گناہ کو دن میں ستر مرتبہ ہی کیوں نہ کرے''۔سنن ابی داؤد، ترمذی بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

فائدہ: یہ قاعدہ ہے کہ صغیرہ گناہ بھی اصرار (بار بار کرنے) سے کبیرہ گناہ بن جاتے ہیں، چنانچہ یہاں یہ بتادیا کہ اگر گناہ ہونے کے بعد سچے دل سے (دکھاوے اور رسمی طور پر نہیں) توبہ کر لی جائے تو اس کو گناہ پر اصرار (بار بار) کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا چاہے وہ گناہ دن میں ستر مرتبہ ہی کیوں نہ ہو جائے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۱۲۷ فرمایا کہ''اللہ تعالیٰ کو اپنے کسی بندے کے بارے میں اس کے گناہ پر ندامت کا علم نہیں ہوا مگر یہ کہ اس کا وہ گناہ اللہ تعالیٰ اس کی معافی مانگنے سے پہلے ہی معاف کر دیتے ہیں''۔مستدرک حاکم، مسند ابی یعلی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

فائدہ: اس طرح کا انداز گفتگو کلام میں زور پیدا کرنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی بات کا علم پہلے نہ ہو اور بعد میں ہو جائے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہیں، سب جانتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے کا گناہ جو اپنے گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو اس کے معافی مانگنے سے پہلے یقیناً معاف فرمادیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی ندامت سے آگاہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

صغیرہ گناہ اصرار سے کبیرہ بن جاتا ہے

۱۰۲۲۸ فرمایا استغفار کے ساتھ کوئی کبیرہ نہیں رہتا اصرار کے ساتھ کوئی صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں رہتا۔ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

یعنی کبیرہ گناہ استغفار سے کبیرہ نہیں رہتا اور صغیرہ اصرار سے کبیرہ بن جاتا ہے۔

۱۰۲۲۹ فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت زیادہ پسند ہے کہ نوجوان توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند یہ بات ہے کہ بوڑھا شخص گناہ پر قائم ہو، اللہ تعالیٰ کو جمعے کی شب یا دن میں کئے جانے والے اعمال سب سے زیادہ پسند ہیں اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن میں کئے جانے والے گناہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہیں۔ابو المظفر السمعانی فی امالیہ عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۰ فرمایا کوئی مومن بندہ نہیں مگر یہ کہ اس کا کوئی گناہ جو تھوڑے وقت کے بعد وہ کرلیتا ہو یا ایسا گناہ جس پر وہ ہمیشہ قائم رہا ہو اور اسے دنیا چھوڑنے تک نہ چھوڑا ہو، بیشک مومن کو فتنے میں پڑنے والا توبہ کرنے والا، اور بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے کہ جب اسے نصیحت کی جائے تو اسے توبہ یاد آ جاتی ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۱ فرمایا کہ "کوئی مسلمان ایسا نہیں جو گناہ کا کام کرتا ہے مگر فرشتہ تین گھنٹے تک اس کا گناہ لکھنے سے رکا رہتا ہے لہٰذا اگر وہ اپنے گناہ سے توبہ کرلے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور قیامت کے دن اسی گناہ کا عذاب بھی نہ ہوگا"۔

مستدرک، حاکم بروایت حضرت ام عصمة رضی اللہ عنہا

۱۰۲۳۲ فرمایا کہ "جسے یہ بات پسند ہو کہ رات کے عبادت گزار سے مرتبہ میں آگے بڑھ جائے تو اسے چاہیے کہ گناہ کرنے سے باز آجائے"۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حلیہ ابونعیم

۱۰۲۳۳ فرمایا کہ "جس شخص نے ہنستے ہوئے گناہ کیا وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہوگا"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۴ فرمایا کہ "معافی مانگ لی جائے تو کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتا اور اگر اصرار کیا جائے تو صغیرہ گناہ بھی باقی نہیں رہتا"۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اگر معافی مانگ لی جائے تو کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتے بلکہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر صغیرہ گناہوں پر اصرار کیا جائے یعنی بار بار کیے جائیں تو وہ صغیرہ نہیں رہتے بلکہ کبیرہ بن جاتے ہیں"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۳۵ فرمایا کہ "جب تم برائی کر چکے تو اب اچھائی کرو"۔ مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ..... یعنی برائی تو ہو چکی اب اس کو مٹانے کے لئے اور اس کا اثر زائل کرنے کے لئے اچھائی کرو، اچھائی سے مراد ہر وہ کام ہے جو شریعت میں کسی بھی درجے میں مطلوب ہو خواہ فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو یا مستحب، یا کوئی ایسا کام جسے اخلاق اور معاشرے میں اچھا فعل سمجھا جاتا ہو، اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے کہ مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حسناً فَھُوَ حَسَن یعنی جسے مسلمان اچھا سمجھیں تو وہ بھی اچھا کام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۳۶ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے نیکیاں بھی لکھیں اور برائیاں بھی اور ان سب کو بیان کردیا، چنانچہ جو کوئی کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے خواہ اس نے نیکی ابھی کی نہ ہو لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کو مکمل نیکی لکھ دیتے ہیں، اور اگر وہ نیکی کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا کر لکھتے ہیں بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ لکھتے ہیں۔ اور اگر بندہ نے کسی برائی کا ارادہ کیا ہو اور ابھی ارادے پر عمل نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک مکمل نیکی لکھتے ہیں اور اگر بندہ برائی کا ارادہ کرے اور برائی بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس ایک ہی برائی لکھتے ہیں"۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۷ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اسی نے وہ نیکی ابھی کی نہیں ہوتی تو (پھر بھی) میں اس کی ایک مکمل نیکی لکھتا ہوں، اور اگر (ارادے کے ساتھ ساتھ) وہ نیکی کر بھی لے تو میں اس کی نیکی دس گنا سے سات گنا تک بڑھا کر لکھتا ہوں، اور جب کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس نے وہ برائی کی نہیں ہوتی تو میں وہ برائی لکھتا نہیں ہوں اور اگر وہ برائی کر بھی لے تو ایک ہی برائی لکھتا ہوں"۔ متفق علیہ، ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۸ فرمایا کہ "اگر کسی نے کوئی خطا کی یا کوئی گناہ کیا اور اس پر نادم اور شرمندہ ہوا تو وہی اس کا کفارہ ہے"۔

طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۹ فرمایا کہ "اگر کسی نے کوئی گناہ کیا اور اس کو معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے اگر اس کو بخشنا چاہے تو بخش دے گا اگر عذاب دینا چاہے تو عذاب دے گا تو اللہ تعالیٰ نے طے کرلیا ہے کہ اس کو معاف کردیں گے"۔

۱۰۲۴۰ فرمایا کہ "ہر وہ بات جو آدم (علیہ السلام) کا بیٹا کرتا ہے تو وہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے، پھر اگر وہ کوئی خطا کرتا ہے اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلے اور اس کے لئے وہ کسی اونچی جگہ آئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھائے پھر یوں کہے:

اللھم انی اتوب الیک منہا لاارجع الیھا ابدا

ترجمہ:......اے اللہ، میں (توبہ کرتے ہوئے) آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اس گناہ کے بجائے، اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہ جاؤں گا تو اس کا گناہ معاف کردیا جاتا ہے جب تک دوبارہ یہ کام نہ کرے"۔طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۱ فرمایا کہ "جس نے کوئی گناہ کیا اور اسے یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو جانتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کردیتے ہیں اگرچہ اس نے ابھی معافی نہ مانگی ہو"۔طبرانی صغیر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۲۴۲ فرمایا کہ "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور گناہوں سے توبہ کرو، خدا کی قسم میں بھی بارگاہ رب العزت میں دن میں سومرتبہ توبہ کرتا ہوں"۔

طبرانی، ابن ابی شیبہ بروایت أغر

۱۰۲۴۳ فرمایا کہ "اے حبیب! جب کبھی گناہ ہوجائے تو توبہ کرلیا کرو، عرض کیا، یارسول اللہ! اس طرح تو میرے گناہ بہت زیادہ ہوجائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی معافی تیرے گناہوں سے زیادہ ہے اے حبیب بن الحارث"۔

الحکم، والباوردی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۴۴ فرمایا کہ "جب تم سے کوئی گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ کرلو، اگر گناہ چھپ کر ہوا ہے تو توبہ بھی چھپ کر کرو، اگر گناہ اعلانیہ ہوا ہے تو توبہ بھی اعلانیہ کرو"۔دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۵ فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو"۔

الحکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ، متفق علیہ، طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت أبی عقبہ الخولانی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۶ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے بندے پر نصیحت کی ایک بات پیش کرتے ہیں اگر وہ قبول کرلے تو نیک بخت ہوجاتا ہے اور اگر ترک کردے تو بدبخت ہوتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن میں جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کرلے، سو اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں اور پھر دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات کو جس نے گناہ کیا ہے وہ دن میں توبہ کرلے سو اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں، اور بے شک حق بہت وزنی ہوتا ہے کیونکہ قیامت کے دن بھی حق بھاری ہوتا ہے اور باطل ہلکا ہوتا ہے اور جنت ناپسندیدہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ پسندیدہ چیزوں سے۔

ابن شاهین عن ابن جریج عن ابن شهاب مرسلاً، عن ابن جریج عن عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......باقی باتیں تو حدیث کی واضح ہیں البتہ جنت کا ناپسندیدہ چیزوں سے گھرے ہوئے ہونے سے مراد وہ چیزیں ہیں جو نفس کو بری لگتی ہیں اور شاق گزرتی ہیں جیسے فرائض، واجبات مستحبات یعنی جیسے فجر کی نماز جو نفس کو شاق گزرتی ہے، بدنظری سے پرہیز وغیرہ وغیرہ۔اور دوزخ کا پسندیدہ چیزوں میں گھرے ہونے سے بھی یہی مراد ہے یعنی دوزخ ان چیزوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس کو بہت مرغوب ہوتی ہیں، مثلاً نماز نہ پڑھنا، لہوولعب میں مشغول رہنا، بدنظری، ٹی وی، سینما بین، جھوٹ، غیبت، رشوت، چوربازاری وغیرہ وغیرہ"۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۲۴۷ فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن میں جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کرلے اور دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات کے وقت جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کرلے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے"۔

ابن ابی شیبہ، مسلم، نسائی وابوالشیخ فی العظمۃ، متفق علیہ فی الاسماء بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۸ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں تاکہ جس سے رات کو گناہ ہوا ہے وہ دن کو توبہ کرلے اور جس سے دن میں ہوا ہے وہ رات کو توبہ کرلے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے"۔ہناد وابوالشیخ فی العظمۃ بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۹ فرمایا کہ "توبہ کا دروازہ کھلا ہے، بند نہ ہوگا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے"۔

دارقطنی فی الافراد بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے

۱۰۲۵۰ فرمایا کہ "مغرب میں ایک دروازہ ہے توبہ کے لئے جو کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، یہ دروازہ بند نہ ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے"۔ کامل ابن عدی عساکر بن الفرزدق بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرزاق اور طبرانی بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۱ فرمایا کہ "بے شک مغرب میں ایک دروازہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لئے کھولا ہے، جس کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے اور یہ اس وقت سے کھلا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا تھا لہٰذا رب اس کو بند بھی نہ کرے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے"۔ ابن حبان بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۲ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس دن تک قبول کرتے ہیں جب تک اس کی موت نہ آ جائے"۔ مسند احمد عن رجل

۱۰۲۵۳ فرمایا کہ "فقراء اللہ کے دوست ہیں، اور مریض اللہ کے محبوب لوگ ہیں، سو جو توبہ کر کے مرا تو وہ جنتی ہے، لہٰذا توبہ کرو اور مایوس مت ہو کیونکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے مغرب کی جانب یہ بند نہ ہوگا جب تک مغرب سے سورج طلوع نہ ہو جائے"۔

جعفر فی کتاب العروس والدیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۴ فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی بھی شخص جو اپنی موت سے پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں"۔ بغوی عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۵ فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس کی موت سے آدھے دن پہلے تک قبول فرماتے ہیں"۔ مسند احمد عن رجل رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۷ فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی موت سے آدھا دن پہلے تک توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں"۔

بغوی عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۸ فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی موت سے پہلے چاشت کے وقت تک توبہ کر لے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں"۔

بغوی عن رجل رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۹ فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک اس پر نزع کی کیفیت نہ شروع ہو جائے"۔

مسند احمد عن رجل

۱۰۲۶۰ فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی زندگی گزارتے ہوئے نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں"۔

بغوی عن رجل

۱۰۲۶۱ فرمایا کہ "جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور بے شک سال تو بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر کسی نے اپنی موت سے ایک مہینے پہلے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں، اور بے شک مہینہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر کسی نے اپنی موت سے ایک جمعہ پہلے بھی توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں اور بے شک جمعہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اگر کوئی اپنی موت سے صرف ایک دن پہلے بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں اور بے شک ایک دن بھی بہت ہوتا ہے اگر کوئی نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں"۔ خطیب بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۲ فرمایا کہ "اگر کوئی شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے، حتیٰ کہ ایک مہینہ، پھر جمعہ اور ایک ہچکی تک کا

ذکر فرمایا"۔ابن جریر، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان، خطیب فی المتفق والمفترق بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۳ فرمایا کہ"کوئی ایسا مومن بندہ نہیں جو اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ کرلے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائیں اور اس سے بھی کم، اس کی موت سے ایک دن پہلے یا ایک گھنٹہ پہلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ اور اخلاص کو جانتے ہیں اور توبہ قبول فرمالیتے ہیں"۔

طبرانی براویت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

نزع کے وقت سے پہلے تک توبہ قبول ہے

۱۰۲۶۴ فرمایا کہ"بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی توبہ قبول کرتے ہیں جب تک اس بندے کی روح اس کے جسم میں موجود ہو اور اس کی زندگی میں صرف دس چھوٹی چھوٹی ہچکیاں ہی باقی ہوں"۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ دس چھوٹی ہچکیاں کیا ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یعنی جیسے پلک جھپکنا"۔دیلمی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۵ فرمایا کہ"جب شیطان نے دیکھا کہ انسان کھوکھلا ہے تو کہنے لگا کہ (یا اللہ!) آپ کی عزت کی قسم جب تک اس کے جسم میں روح ہے میں اس کے اندر سے نہیں نکلوں گا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میری عزت کی قسم جب تک اس کے جسم میں روح ہے میں اسکے اور اسکی توبہ کے درمیان رکاوٹ نہ بنوں گا"۔ابن جریر عن الحسن بلاغاً

۱۰۲۶۶ فرمایا کہ"کیا تم میں سے وہ شخص خوش نہ ہوگا جس کی سواری گم ہوگئی ہو اور پھر وہ اس کو پالے؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جیسے اپنی گمشدہ سواری مل جائے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۷ فرمایا کہ"یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے ایسے شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور پھر وہ اسے مل جائے"۔ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۸ فرمایا کہ"یقیناً رب زیادہ خوش ہوتا ہے تم میں سے کسی کی توبہ سے اس شخص کی نسبت جو اپنی سواری کے ساتھ جنگل میں بیابان میں تھا، اس سواری پر اس کا ساز و سامان اور کھانا پینا بھی تھا، وہ کچھ دیر کے لئے اپنی سواری سے الگ تکیہ لگا کر لیٹا اس پر نیند غالب آگئی اور وہ سو گیا، پھر وہ اٹھا اور اس کی سواری کہیں جاچکی تھی، وہ ایک ٹیلے پر چڑھا اور تلاش کیا لیکن اس کو کچھ دکھائی نہ دیا، پھر وہ اترا، لیکن اسے پھر بھی کچھ دکھائی نہ دیا، تو کہنے لگا مجھے اسی جگہ جانا چاہیے جہاں میں لیٹا تا کہ میں مرجاؤں چنانچہ وہ وہاں لیٹ گیا اور لہٰذا اس پر نیند غالب آگئی، پھر وہ چونک کر اٹھا تو دیکھا کہ سواری سامنے کھڑی ہے، (تو اس کو جتنی خوشی ہوگی) تو تمہارا رب اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اپنی گم شدہ سواری مل گئی ہو"۔ابن زنجویہ عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۹ فرمایا کہ"یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو شدید پیاسا ہو اور پانی کے گھاٹ پر آپہنچے، جو بانجھ ہو اور باپ بن جائے، جس کی کوئی چیز گم ہوچکی ہو اور اس کو مل جائے لہٰذا جو شخص سچے دل سے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس کے دائیں بائیں والے فرشتوں کو، اس کے اعضاء و جوارح کو اور زمین کے ان حصوں کو بھلا دیتے ہیں جہاں اس نے یہ گناہ کیے"۔

ابو العباس احمد بن ابراھیم ترکان الھمدانی فی کتاب التائبین عن الذنوب بروایت بقیہ عن عبدالعزیز الوصابی عن ابی الجون

۱۰۲۷۰ فرمایا کہ"جو شخص بے آب و گیاہ زمین میں سفر کررہا تھا اور درخت کے نیچے آرام کرنے لگا اس کے ساتھ اس کی سواری بھی تھی جس پر اس کا کھانا اور پانی بھی تھا، جب وہ جاگا تو اس کی سواری گم ہوچکی تھی، لہٰذا وہ بندہ ٹیلے پر چڑھا لیکن اسے کچھ دکھائی نہ دیا، پھر دوسرے ٹیلے پر چڑھا (لیکن) وہاں بھی کچھ دکھائی نہ دیا، پھر واپس پہلے والی جگہ کی طرف متوجہ ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اپنی لگام گھسیٹتے ہوئے چلی آرہی ہے (تو جتنا وہ شخص اپنی سواری ملنے پر خوش ہو) لیکن اتنا خوش نہ ہوگا جتنا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتے ہیں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۱ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اپنے بندے سے جب وہ یہ کہتا ہے ”اے میرے رب مجھے معاف کر دے“ اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کے گناہ میرے علاوہ اور کوئی نہیں معاف کر سکتا“۔مسند احمد عن رجل

۱۰۲۷۲ فرمایا کہ ”تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کہیں سے گزرا جہاں ایک کھوپڑی پڑی ہوئی تھی، اس نے کھوپڑی کو دیکھا تو اس کے دل میں کوئی بات پیدا ہوئی اور کہا اے اللہ آپ تو آپ ہی ہیں اور میں میں، آپ بار بار مغفرت کرنے والے ہیں اور میں بار بار گناہ کرنے والا ہوں سو مجھے معاف فرما دیجئے، اور اپنی پیشانی کے بل سجدے میں گر پڑا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا بار بار معاف کرنے والا ہوں، بے شک میں تجھے معاف کر دیا، تو اس نے اپنا سر اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا“۔

بن قیل والدیلمی، والخطیب، سنن سعید بن منصور اور ابن عساکر بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

توبہ کا طریقہ

۱۰۲۷۳ فرمایا کہ ”کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے پھر وضو کرے پھر دو یا چار رکعتیں پڑھے خواہ کسی فرض کی ہوں یا نفل وغیرہ کی پھر اللہ سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہ کرے“۔طبرانی اوسط بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۴ فرمایا کہ ”کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے اور پھر خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو اور دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ معاف نہ کرے“۔طبرانی، ابن ابی شیبہ، مسنداحمد، حمیدی، عدنی، عبدبن حمید، ابن منیع، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، بزار، مسند ابی یعلی ابن حبان، دار قطنی فی افراد وابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ سنن سعید بن منصور بروایت حضرت علی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۵ فرمایا کہ ”کبیرہ گناہ کبیرہ گناہ نہیں ہے اگر معافی مانگ لی جائے اور صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں ہے اگر بار بار کیا جائے“۔

ابوالشیخ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۶ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کو کوئی آواز اپنے ایسے بندے کی آواز سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے جو بہت زیادہ افسوس کرتا ہو، وہ بندہ جس سے کوئی گناہ ہو گیا، جب کبھی اس کو اپنا گناہ یاد آتا ہے تو اس کا دل اللہ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور وہ کہہ اٹھتا ہے اے میرے اللہ!“

الحکیم، حلیہ ابی نعیم اور دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۷ فرمایا کہ ”کوئی ایسا بندہ نہیں جو گناہ کر کے شرمندہ ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کو معافی مانگنے سے پہلے معاف نہ کیا ہو“۔

ابوالشیخ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۷۸ فرمایا کہ ”جسے اپنی کوئی خطا بری لگی ہو تو اس کو معاف کر دیا جاتا ہے خواہ ابھی اس نے معافی بھی نہ مانگی ہو“۔

دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

توبہ کی شرائط

۱۰۲۷۹ فرمایا کہ ”خالص توبہ، گناہ پر ندامت کو کہتے ہیں جب وہ (گناہ) تیری طرف سے زیادہ ہو اور تو اپنی شرمندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے توبہ پر قائم رہے اور پھر کبھی اس کی طرف نہ جائے“۔دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۰ فرمایا کہ ”جو اللہ تعالیٰ سے معافی نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف نہیں کرتے، اور جو توبہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول نہیں کرتے اور جو رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتے“۔ابوالشیخ بروایت حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۱ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے میرے بندے! جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور جب تک میری طرف رجوع کرتا رہے

گا تو میرے تیرے سارے گناہ معاف کرتا رہوں گا اور اے میرے بندے! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ پوری زمین تیرے گناہوں سے بھری پڑی ہو مگر تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھ سے اس حال میں ملوں گا کہ پوری زمین میری مغفرت سے بھری ہوگی''۔

مسند احمد بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۲ فرمایا کہ ''اگر تم میں سے کوئی شخص اتنی خطائیں کرے کہ اس کی خطائیں زمین اور آسمان کا درمیانی فاصلہ بھر دیں پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں''۔ابن زنجویہ عن الحسن مرسلاً

۱۰۲۸۳ فرمایا کہ ''دنیا بنائے جانے سے چار ہزار سال پہلے سے عرش کے اردگرد یہ لکھا ہوا ہے کہ ''بے شک میں بہت ہی زیادہ معاف کرنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور ھدایت پر آ جائے''۔دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۴ فرمایا کہ ''بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، سو جب وہ توبہ کر لیتا ہے تو وہ سیاہ نکتہ اس کے دل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو بڑھ جاتا ہے اور پورے دل پر پھیل جاتا ہے''۔

متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ، مستدرك حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۵ فرمایا کہ مہریں عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں سو جب کبھی حرمت کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور خطاؤں پر جرات کی جاتی ہے اور نافرمانی کے کام کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مہر کو بھیجتے ہیں جو دل پر لگ جاتی ہے پھر اس کے بعد عقل کی کوئی بات سمجھائی نہیں دیتی''۔

دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۶ فرمایا کہ ''جب کوئی بندہ ''استغفر اللہ و اتوب الیہ'' کہتا ہے اور کہتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے، پھر یہی کہتا ہے پھر گناہ کرتا ہے تو چوتھی مرتبہ میں اللہ تعالیٰ اس کو جھوٹوں میں لکھ دیتے ہیں''۔دیلمی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۷ فرمایا کہ ''توبہ کے بارے میں وسوسوں سے بچو، اور اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حلم کو غصے میں بدلنے سے بچو''۔

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۸ فرمایا کہ ''دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے کا امیر ہے، چنانچہ بندہ جب کوئی نیکی کرتا ہے تو دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے کہ لکھ لو، اور جب بندہ کوئی برائی کرتا ہے تو دائیں طرف والا بائیں طرف والے کو کہتا ہے کہ رک جاؤ، سات گھنٹے تک شاید کہ وہ توبہ کر لے''۔ھناد بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۹ فرمایا کہ ''آدمی کے لائق یہ ہے کہ کبھی کبھی بالکل تن تنہا اکیلا بھی بیٹھا کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگا کرے''۔

بیہقی فی شعب الایمان عن مسروق مرسلاً

۱۰۲۹۰ فرمایا کہ ''یہ مت دیکھو کہ تمہارا گناہ چھوٹا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ تم جرأت کتنی بڑی کر رہے ہو''۔

حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۱ فرمایا کہ اے عائشہ! چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچتی رہنا، کیونکہ ان چھوٹے گناہوں کی بھی اللہ کی طرف سے بازپرس ہو سکتی ہے''۔

مسند احمد حکیم، ابن ماجہ، مسند أبي يعلي بروایت حضرت عوف بن الحارث الخزاعی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے۔

۱۰۲۹۲ فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ کون جود و سخا کرنے والا ہے میں ان کے بستروں میں اس طرح ان کی حفاظت کرتا ہوں جیسے انہوں نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا، اور یہ بھی میرے کرم سے ہے کہ میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں حتیٰ کہ وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ ہر وقت توبہ کرتا رہتا ہو، کون ہے جس نے میرے دروازے پر دستک دی ہو اور میں نے دروازہ نہ کھولا؟ کون ہے جس نے مجھ سے مانگا ہو اور میں نے دیا نہ ہو کیا میں بخیل ہوں جو میرا بندہ بخل کرتا ہے''۔

دیلمی بروایت ابی ھدبہ رضی اللہ عنہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۳..... فرمایا کہ "تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے، سواس نے زمین کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا اس نے ایک راھب کا پتہ بتایا یہ شخص اس کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے ناوے قتل کیئے ہیں کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ راھب نے کہا نہیں لہٰذا اس نے راھب کو بھی قتل کر دیا اور اس طرح اپنے سوقتل مکمل کر لئے، پھر اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا تو اس نے ایک آدمی کا پتہ بتایا، اس نے بتا کہ وہ سوقتل کر چکا ہے کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ اس آدمی نے کہا ہاں، اس کے اور توبہ کے درمیان کیا رکاوٹ ہے، فلاں فلاں جگہ جاؤ، وہاں ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کے ساتھ رہو اور اللہ کی عبادت کرتے رہو اور واپس اپنی سرزمین کی طرف مت جاؤ کیونکہ وہ بری سرزمین ہے، چنانچہ وہ روانہ ہوا، جب آدھا راستہ طے کر چکا تو اس کا انتقال ہو گیا اور اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں کا جھگڑا ہونے لگا، لہٰذا رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ ہمارے پاس توبہ کر کے اور اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کر کے آیا ہے اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا، چنانچہ ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا تو انہوں نے اس کو اپنے درمیان منصف بنا لیا، اس نے کہا کہ دونوں طرف کی زمینوں کو ناپو، جس زمین کے زیادہ قریب ہوگا، اسی کا فیصلہ اس کے لئے کر دیا جائے، چنانچہ انہوں نے زمین کو ناپا اور نیکوں کی زمین سے زیادہ قریب پایا، لہٰذا رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

ننانوے قتل کے بعد توبہ

۱۰۲۹۴ فرمایا کہ "ایک شخص برے کام کرتا تھا اور اس نے ننانوے قتل کئے تھے اور سب کے سب ظلماً قتل کئے تھے کوئی بھی حق کی خاطر قتل نہ کیا تھا، چنانچہ وہ ایک راھب کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے راھب! ایک شخص نے ستانوے (۹۷) قتل کئے ہیں سب کے سب ظلم کرتے ہوئے، کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ راھب نے کہا نہیں وہ توبہ نہیں کر سکتا، اس شخص نے راھب کو بھی قتل کر دیا، پھر دوسرے راھب کے پاس آیا اور پوچھا، اے راھب ایک شخص نے اٹھانوے قتل کیے ہیں کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ راھب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راھب کو قتل کر دیا، پھر ایک اور راھب کے پاس آیا اور پوچھا کہ ایک شخص نے کوئی برائی نہیں چھوڑی اور ظالمانہ طریقے سے ننانوے (۹۹) قتل کیے ہیں کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ راھب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راھب کو بھی قتل کر دیا، اور پھر ایک اور راھب کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ ایک شخص ہے جس نے کوئی برائی ایسی نہیں چھوڑی جو نہ کی ہو یہاں تک کہ ظلماً سوقتل بھی کر چکا ہے کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ تو اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم اگر میں تجھ سے یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتے تو یہ جھوٹ ہوگا، یہاں ایک جگہ ہے جہاں کچھ لوگ عبادت کرتے رہتے ہیں تو بھی ان کے پاس چلا جا اور اللہ کی عبادت کر، چنانچہ اس نے توبہ کی اور وہاں سے روانہ ہو گیا، جب آدھا راستہ طے کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف فرشتہ بھیجا جس نے اس کی روح قبض کر لی، اتنے میں رحمت کے اور عذاب کے فرشتے بھی پہنچ گئے اور اس کے بارے میں جھگڑنے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک اور فرشتہ بھیجا تو اس نے کہا کہ یہ جس فریق کے زیادہ قریب ہوگا انہی میں سے سمجھا جائے گا چنانچہ دونوں طرف کی زمین کو ناپ لو، چنانچہ فرشتوں نے اس کو نیک لوگوں کے علاقے کے قریب پایا ایک چیونٹی کے فاصلے کے برابر تو اس کو معاف کر دیا گیا"۔

طبرانی، مسند ابی یعلی، وابن عساکر بروایت حضرت معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۵..... فرمایا کہ "کوئی بندہ ایسا نہیں جس کا پردہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا ہو اور آخرت میں اس کو رسوا کر دے"۔

طبرانی، خطیب، بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۶..... فرمایا کہ "جس شخص کا پردہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا، آخرت میں بھی اس کا پردہ رکھیں گے"۔

ابن النجار عن علقمہ المزنی عن ابیہ

دوسری فصل......توبہ کے احکام میں

ان لوگوں کا ذکر جن سے تکالیف اٹھالی گئیں

۱۰۲۹۷ فرمایا کہ ”ندامت ہی توبہ ہے“۔مستدرک بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت انس رضی الله عنه اور مسند احمد، بخاری فی التاریخ ابن ماجه بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۲۹۸ فرمایا کہ ”جب گناہ ہوجائے تو گناہ پر شرمندہ ہونا ہی خالص توبہ ہے پھر اللہ سے معافی مانگو کہ دوبارہ کبھی اس کی طرف نہ جاؤ گے“۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویه بروایت حضرت امی رضی الله عنه

۱۰۲۹۹ فرمایا کہ ”ندامت اور شرمندگی توبہ ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو“۔

طبرانی، حلیه ابی نعیم بروایت حضرت ابو سعید الانصاری رضی الله عنه

۱۰۳۰۰ فرمایا کہ ”گناہ سے توبہ یہ ہے کہ تو آئندہ کبھی اس گناہ کو نہ کرے“۔

ابن مردیه، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۳۰۱ فرمایا کہ ”خواہش کرنے والے کی خواہش معاف ہے جب تک اس پر عمل نہ کرے اور کہے نہ“۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۳۰۲ فرمایا کہ ”میری امت سے خطا اور بھول اور وہ چیزیں معاف کردی گئیں جن پر ان کو مجبور کیا گیا ہو“۔

بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۳۰۳ فرمایا کہ ”میری امت سے خطا اور بھول اور وہ چیزیں اٹھالی گئیں جن پر ان کو مجبور کیا گیا ہو“۔طبرانی بروایت حضرت ثوبان رضی الله عنه

۱۰۳۰۴ فرمایا کہ ”تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، ایک سونے والے سے اس کے جاگنے تک، کسی بیماری میں مبتلا شخص صحت یاب ہونے تک اور بچے سے، بڑے ہونے تک“۔

مسنداحمد، ابوداؤد، نسائی ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۱۰۳۰۵ فرمایا کہ ”تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، اول وہ پاگل جس کے عقل مغلوب ہوچکی ہو، اس کے صحت مند ہونے تک، دوم، سونے والے سے اس کے جاگنے تک اور سوم بچے سے اس کے بڑے ہونے تک“۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک حاکم، بروایت حضرت علی اور حضرت عمر رضی الله عنهما

۱۰۳۰۶ فرمایا کہ ”تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، سونے والے سے اس کے جاگنے تک، بچے سے اس کے جوان ہونے تک، اور بے وقوف سے اس کے عقل مند ہونے تک“۔ترمذی، ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۱۰۳۰۷ فرمایا کہ ”دیوان تو تین ہیں، چنانچہ ایک دیوان (رجسٹر) تو وہ یہ ہے (کہ اس میں درج لوگوں) کو اللہ تعالیٰ بالکل معاف نہیں کریں گے، دوسرا دیوان وہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ کو بالکل پروانہ ہوگی، اور تیسرا دیوان وہ ہے جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہ چھوڑیں گے۔ لہٰذا پہلا دیوان تو وہ ہے جو مشرکین کا ہے اور دوسرا دیوان، جس کی اللہ تعالیٰ کو بالکل پروانہ ہوگی تو یہ بندے کا اپنی جان پر ظلم ہے کہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملے کو درست نہ رکھا مثلاً اگر اس نے کوئی روزہ چھوڑا تھا یا نماز چھوڑی تھی، سو اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس کو معاف فرمادے گا اور اس کے گناہوں کو نظر انداز کردے گا“۔

اور تیسرا دیوان جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیں گے تو وہ لوگوں کے ظلم ہیں ایک دوسرے پر مثلاً قصاص وغیرہ۔

مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنهما

۱۰۳۰۸ فرمایا کہ ”ایک گناہ ایسا ہے جو معاف نہ ہوگا، ایک ایسا ہے جسے چھوڑا نہ جائے گا، اور ایک ایسا ہے جو معاف ہو جائے گا، لہٰذا جو معاف نہ ہوگا وہ تو شرک ہے اور جو معاف ہو جائے گا تو وہ وہ ہے جس کا تعلق بندہ اور اس کے ساتھ ہے اور وہ جو چھوڑا نہ جائے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے“۔ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۹ فرمایا کہ ”ایک گناہ معاف ہو جائے گا اور ایک معاف نہ ہوگا اور ایک میں بدلہ دیا جائے گا، وہ گناہ جو معاف نہ ہوگا وہ تو شرک ہے اور جو معاف ہو جائے گا وہ تیرا عمل ہے جو تیرے اور تیرے رب کے درمیان ہے اور وہ گناہ جس کا بدلہ دیا جائے گا وہ تیر (مسلمان) بھائی پر ظلم کرنا ہے“۔ طبرانی اوسط بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۳۱۰ فرمایا کہ ”جب کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کر لیتا ہے اور پھر اسے کر بھی لیتا ہے تو وہ دس گنا بڑھا کر لکھی جاتی ہے اور جب کسی نیکی کا ارادہ کر لیتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو ایک ہی نیکی لکھی جاتی ہے، اور جب کسی برائی کا ارادہ کرلے اور اسے کر بھی لے تو بھی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے اور جب کسی برائی کا ارادہ کرلے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھی جاتی ہے کیونکہ اس نے ایک برائی چھوڑی ہے“۔

ھنادبروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۱ فرمایا کہ ”بے شک تمہارا رب بہت رحم کرنے والا ہے، اگر کسی نے کسی نیکی کا ارادہ کرلیا اور اس پر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر کرلے تو دس گنا سے سات گنا تک لکھی جاتی ہے بلکہ کئی گنا زیادہ، اور اگر کسی نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو اس کی ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر عمل کرلیا تو اس کی ایک برائی لکھی جائے گی یا اللہ تعالیٰ اسے بھی مٹا دیں گے، اور وہی ھلاک ہوگا جس نے ہلاک ہونا ہے“۔

مسند احمد، ابن حبان بیھقی فی شعب الایمان خطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

نیکی کا ارادہ کرتے ہی توبہ مل جاتی ہے

۱۰۳۱۲ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر عمل کرلیا تو اس کے لئے دس گنا سے لے کر سات سو گنا اور سات اس جیسی اور لکھی جائیں گی، اور اگر کسی نے کسی برائی کا ارادہ کیا تو اس پر لکھی نہ جائے گی، اگر اس نے اس برے ارادے پر عمل نہ کیا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر اس پر عمل کرلیا تو اس کی ایک برائی لکھی جائے گی اور اگر نہ عمل کیا تو نہ لکھی جائے گی۔ مسند احمد، بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۳ ..... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس پر عمل کرلے تو اس کی ایک برائی لکھ لو اگر توبہ کرلے تو مٹا دو، اور اگر میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرلے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس پر عمل بھی کرلے تو اس کے لئے اس جیسی دس اور سات سو گنا تک لکھ دو“۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۴ ..... فرمایا کہ ”اگر کسی نے کسی گناہ کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہ کیا تو اس کے لئے ایک نیکی ہوگی“۔

دیلمی بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۵ فرمایا کہ ”اے ابن رواحہ! تو عاجز نہیں ہوا ہرگز نہیں ہوا کہ اگر تو دس گناہ کرے تو ایک نیکی بھی کرلے۔

الواقدی وابن عساکر عن عطاء بن ابی مسلم

یہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۳۱۶ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے اعمال لکھنے والوں فرشتوں کو وحی بھیجی کہ میرے بندے کی کوئی برائی اس کے ناپسند کرتے وقت نہ لکھو"۔

دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۷ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطاء، بھول اور وہ باتیں معاف کردیں ہیں جن پر انہیں مجبور کیا گیا ہو"۔

کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۸ فرمایا کہ "تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، ایک سونے والے سے جب تک وہ جاگ نہ جائے، اور (دوسرا) بے وقوف جب تک اس کو افاقہ نہ ہوجائے، اور بچے سے جب تک بالغ ہوجائے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۹ فرمایا کہ "بچے سے قلم اٹھالئے گئے ہیں جب تک وہ عقلمند نہ ہوجائے، اور سونے والے سے جب تک وہ جاگ نہ جائے اور مجنون سے جب تک وہ صحت یاب نہ ہوجائے"۔ ابن جریر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۰ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو خطا پر عذاب دیں گے اور نہ اس کی کسی مجبوری پر"۔ خطیب بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۱ فرمایا کہ "اے عائشہ! مجھے اپنی امت پر جان بوجھ کر گناہ کرنے سے زیادہ خوف ہے خطاء غلطی کا۔

بروایت حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۳۲۲ فرمایا کہ "ظلم تین ہیں: ایک تو وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ چھوڑیں گے نہیں، ایک ظلم کو معاف کردیں گے اور ایک ظلم کو معاف نہ کریں گے، رہا وہ ظلم جس سے معافی نہ ہوگی تو وہ شرک ہے، اس کو اللہ تعالیٰ معاف نہ کریں گے، وہ ظلم جس کو اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے وہ وہ ہے جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہوگا، اور وہ ظلم جس کو چھوڑا نہ جائے گا یہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے قصاص دلوائیں گے"۔

طبرانی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۳ فرمایا کہ "کیا تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے، میری امت میں مفلس وہ ہوگا جو قیامت کے دن اس طرح آئے گا اس کے پاس نمازیں ہوں گی، روزے ہوں گے، زکوٰۃ ہوگی، لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، اور اس پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا، اور اس کا مال کھایا ہوگا اور اس کا خون بہایا ہوگا، چنانچہ یہ اپنی نیکیاں اس کو دے گا اور اس کو دے گا، اور اگر اس کی نیکیاں اپنی حق تلفیوں کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے ہی ختم ہوگئیں تو ان کی خطائیں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا"۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۴ فرمایا کہ "جہاں تک ہوسکے مظالم سے بچو، کیونکہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کی نیکیاں اتنی ہوں گی کہ اسے نجات دلاسکیں، لیکن اس وقت یہ کہا جاتا رہے گا کہ تو نے فلاں ظلم کیا تھا پھر کہا جائے گا کہ اس کی نیکیوں سے مٹادو، (اس طرح) اس کی نیکیاں باقی نہ رہیں گی اور اس کی مثال ایسے سفر کی ہے جس میں مسافر ایک جنگل میں پہنچے جہاں اس کے پاس لکڑیاں نہ تھیں، چنانچہ لوگ ادھر ادھر بکھر گئے اور لکڑیاں چن چن کر لانے لگے اور آگ جلائی جیسا کہ وہ چاہتے تھے، گناہ بھی اسی طرح ہیں"۔

خرائطی فی مساوی الاخلاق بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ: گناہوں سے مثال دینے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح آگ ہر چیز کو جلا کر راکھ کردیتی ہے، اسی طرح گناہ بھی ہر چیز کو جلا کر راکھ کردیتے ہیں"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تیسری فصل......توبہ کے لواحقات

۱۰۳۲۵ فرمایا کہ "جب بندہ چالیس سال کا ہوجائے تو اس کے لئے واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خوف زدہ ہوا اور ڈرے"۔

فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۶ فرمایا کہ جب میری امت میں سے کوئی شخص ساٹھ برس کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس عمر کو الزام سے بری کر دیتے ہیں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۷ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا دیتے ہیں تو اس کو الزام سے بری کر دیتے ہیں اور اس کو اس کی عمر تک پہنچا دیتے ہیں"۔ عبد بن حمید بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۸ فرمایا کہ "جو شخص ساٹھ برس تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس عمر میں الزام سے بری فرما دیتے ہیں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۹ فرمایا کہ "میری امت میں سے جو ستر سال کا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس عمر میں معاف فرما دیتے ہیں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۰ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں جس کا آخری وقت موخر ہو یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر تک جا پہنچے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۱ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں اس بندے کو جس کو زندہ رکھنا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ساٹھ یا ستر برس کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو الزام سے بری کر دیتے ہیں۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۲ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے گناہوں کی پردہ پوشی اس دنیا میں فرماتے ہیں تو قیامت میں بھی اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائیں گے"۔ مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۳ فرمایا کہ "میری پوری امت کو معاف کر دیا جائے گا علاوہ ان لوگوں کے جو اعلانیہ گناہ کرتے تھے، اور گناہ کا اعلان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص رات کو کوئی گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس گناہ کو لوگوں سے چھپا لے اور صبح وہ خود لوگوں سے کہتا پھرے کہ رات میں نے یہ کیا اور یہ کیا حالانکہ رات کو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تھی اور صبح وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو ہٹا دیتا ہے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

اعلانیہ گناہ کرنے والے کی معافی نہیں

۱۰۳۳۴ فرمایا کہ "میری پوری امت کو معاف کر دیا جائے گا، علاوہ ان لوگوں کے جو اعلانیہ گناہ کرتے تھے، کہ اس میں تو رات کو برا کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے راز کو چھپا لیتا ہے مگر صبح ہوتے ہی وہ کہتا ہے اے فلاں میں نے رات کو یہ کام کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی اس کے راز کو ظاہر کر دیتا ہے۔ طبرانی فی اوسط عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۵ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو گناہ کے بدلے بھی فائدہ پہنچاتے ہیں"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۶ فرمایا کہ "دن کے فرشتے، رات کے فرشتوں سے زیادہ نرم دل ہیں۔ ابن النجار عن ابن عباس

۱۰۳۳۷ فرمایا کہ "قیامت کے دن مسلمان ایسے گناہوں کے ساتھ آئیں گے جیسے پہاڑ سو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرما دیں گے اور ان کو یہودیوں پر ڈال دیں گے"۔ مسلم بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۸ فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے اوپر خوب مال خرچ کیا اور جب اس کی موت کا وقت آپہنچا تو اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری راکھ کو پیسنا اور پھر سمندر میں بہا دینا، کیونکہ خدا کی قسم اگر میرا رب مجھ پر قادر ہو گیا تو مجھے وہ عذاب دے گا جو آج تک کسی کو نہ دیا ہو گا، اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا کہ جو تو نے لیا ہے ادا کر دے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے اس بات پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا کہ اے میرے رب میں آپ

سے ڈرتا تھا، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا"۔ مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۹ فرمایا کہ "ایک شخص کی موت کا وقت آ پہنچا اور وہ زندگی سے ناامید ہو گیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو بہت سی لکڑیاں جمع کرنا اور پھر ان میں آگ دھکانا جب تک (آگ) میرا گوشت نہ کھا جائے اور میری ہڈیاں جلا دے اور میں کوئلہ بن جاؤں تو مجھے لے کر اچھی طرح پیسو، پھر ایک دن پڑا رہنے دو اور پھر دریا میں بہا دو، اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے کہا کہ یہ میں نے آپ کے خوف سے کیا اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا"۔

مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت حذیفہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۰۳۴۰ فرمایا کہ "تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ مال و اولاد دیا تھا لہٰذا جب اس کی موت وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: تمہارے لئے تمہارا باپ کیسا تھا، انہوں نے کہا بہترین، پھر اس نے کہا کہ میں نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا، چنانچہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور پھر خوب پیسنا اور پھر کسی تیز ہوا والے دن میں اِدھر اُدھر اڑا دینا، انہوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور دریافت فرمایا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا آپ کے خوف نے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ رحمت کا معاملہ فرمایا"۔

مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۱ فرمایا کہ "اگر اللہ تعالیٰ چاہتے کہ ان کی نافرمانی نہ ہو تو وہ ابلیس کو پیدا ہی نہ کرتے"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کروانا چاہتے ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ نافرمانی کرنے کے بعد جب کوئی توبہ کرتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، چنانچہ اسی مطلب کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے جس میں فرمایا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آتے جو گناہ کرتی اور پھر معافی مانگتی، لہٰذا اصل اس روایت میں توبہ کی ترغیب ہے جس کیلئے نہایت حکیمانہ انداز اختیار کیا گیا ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۳۴۲ فرمایا کہ "فرشتے اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یہ آپ کا بندہ ہے جو برائی کرنا چاہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اس کی نگرانی کرتے رہو، اگر وہ اپنے برائی کے ارادے پر عمل کر لے تو ایک ہی برائی لکھنا اور اگر اس ارادے پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھنا کیونکہ اس نے برائی کو میری وجہ سے چھوڑا ہے"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۳ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو آدمیوں میں بہت بھائی چارہ تھا ان میں سے ایک گناہ کرتا تھا جبکہ دوسرا بہت عبادت گزار تھا اور خوب محنت سے عبادت کرتا تھا اور دوسرے کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا رہتا تھا اور کہتا کم کرو، اسی طرح اس نے ایک دن اس کو گناہ کرتے دیکھا تو کہا گناہوں کو کم کر دو تو اس نے کہا مجھے اور میرے رب کو چھوڑ دو کیا تو میرا نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تو اس (عبادت گزار) نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تجھے معاف نہ کریں گے یا کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہ کریں گے، پھر ان دونوں کا انتقال ہو گیا اور دونوں رب العالمین کے پاس پہنچے، تو اللہ تعالیٰ نے عبادت گزار سے فرمایا کیا تو مجھے جانتا تھا یا میرے پاس موجود چیز پر قادر تھا؟ اور گناہ گار سے فرمایا چلو جاؤ میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ اور عبادت گزار کے بارے میں فرمایا کہ اس کو دوزخ میں ڈال دو"۔

فائدہ: چونکہ عبادت گزار اللہ کی رحمت سے مایوسی کی باتیں کر رہا تھا جبکہ مایوسی تو گناہ ہے اور پھر اللہ کی رحمت سے مایوسی اور بھی بڑا گناہ ہے اور دوسروں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرنا اس سے بھی بڑا گناہ اور پھر اس میں دانستہ طور پر تکبر بھی شامل ہو جاتا ہے جو ام الامراض ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۱۰۳۴۴ فرمایا کہ "بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو اپنے کسی کام کو گناہ سے نہیں بچاتا تھا اس کے پاس ایک مرتبہ ایک عورت آئی تو اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے تا کہ یہ اس کے ساتھ زنا کر سکے اور جب یہ اس جگہ بیٹھا جہاں مرد عورت سے جماع کرنے کے لئے بیٹھا کرتے ہیں تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی، اس نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کیا میں نے تمہیں مجبور کیا ہے؟ وہ بولی نہیں؟ یہ عمل ایسا ہے جو میں نے کبھی نہیں کیا اور مجھے اس عمل پر ضرورت نے مجبور کیا ہے، تو اس شخص نے کہا کہ تو یہ کام کر رہی ہے؟ حالانکہ پہلے تو نے یہ کبھی نہیں

کیا ہے، چلی جاؤ اور پیسے بھی لے جاؤ، اور اس شخص نے کہا میں آج کے بعد کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا، اسی رات اس کا انتقال ہوا گیا؟ صبح لوگوں نے اس کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو معاف کر دیا''۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۵.....اور کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ معذرت قبول کرنے والا نہیں۔ طبرانی کبیر عن اسود بن سریع

۱۰۳۴۶ ...فرمایا کہ ''دنیا میں کسی کے گناہوں کی معافی کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔

حسن بن سفیان فی الوحدان، ابونعیم فی المعرفه بروایت بلال بن یحیٰی العبسی مرسلاً

۱۰۳۴۷ فرمایا کہ ''آرام میں وہی ہے جس کی مغفرت ہوگئی ہو''۔

حلیه ابی نعیم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی اللہ عنها اور ابن عساکر بروایت حضرت بلال رضی اللہ عنه

۱۰۳۴۸.....فرمایا کہ ''اگر تم ہر وقت اسی حالت میں رہو جو تم پر میرے پاس موجود ہونے کے وقت ہوتی ہے تو فرشتے اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات کے لئے جائیں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی تاکہ وہ ان کو معاف فرمائیں''۔ مسند احمد، ترمذی، بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنه

۱۰۳۴۹ فرمایا کہ ''اگر تم ہر وقت اسی حالت پر رہو جو تم پر میرے پاس موجود ہونے کے وقت طاری ہوتی ہے تو فرشتے تم سے مدینہ کی گلیوں میں مصافحہ کریں''۔ مسند ابی یعلی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

تکملہ

۱۰۳۵۰ فرمایا کہ ''دنیا میں کسی کے گناہوں کی معافی کی پہلی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی گرفت اور پکڑ کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں سے لوگوں کو آگاہ کر دیتے ہیں''۔

حسن بن سفیان وابو نعیم بروایت بلال بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ اس روایت کو حسن بن سفیان نے وحدان میں ذکر کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ حسن بن سفیان العبسی کوفی ہیں جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ہیں خود صحابی نہیں۔

۱۰۳۵۱ فرمایا کہ ''وہ شخص جو برائیاں کرتا ہے پھر نیکیاں کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کو ایک تنگ زرہ پہنا دی گئی ہو اور اس سے اس کا دم گھٹا جا رہا ہو، سو جب بھی وہ ایک نیک کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تنگ زرہ کا ایک حلقہ کھول دیتے ہیں، اسی طرح دوسرا اور پھر تیسرا یہاں تک کہ وہ زمین پر نکل آتا ہے''۔

مسند احمد، اور ابن ابی الدنیا فی التوبه، اور طبرانی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنه

فائدہ:...... یہاں تک کہ وہ زمین پر نکل آئے، سے مراد یہ ہے کہ وہ اس تنگ زرہ سے مکمل طور پر خلاصی حاصل کر لے اور تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جائے''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

توبہ کرنے والے کی مثال

۱۰۳۵۲.....فرمایا کہ ''اس شخص کی مثال جو اسلام کی حالت میں کوئی نیکی کرتا تھا پھر اسے چھوڑ دیا لیکن پھر شرمندہ ہوا اور توبہ کر لی اس اونٹ کی طرح ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے کام کرتا تھا پھر بھاگ گیا سو دوسری مرتبہ انہوں نے اس کو باندھ لیا اور دوبارہ اسی طرح اس کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے لگے جیسے پہلے کیا کرتے تھے''۔ حلیه ابی نعیم بروایت حضرت امامة رضی اللہ عنه

۱۰۳۵۳ فرمایا کہ ''جس نے اپنی باقی ماندہ زندگی میں نیکیاں کیں تو اس کی گزشتہ زندگی معاف کر دی جائے گی، اور جس نے باقی

نامندہ زندگی میں (بھی) برائیاں کیں اس کی گزشتہ زندگی میں کی ہوئی برائیوں پر بھی گرفت ہوگی اور باقی زندگی پر بھی"۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۴ فرمایا کہ تم اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دین میں فجور کرنے والے اور معیشت میں حماقت کرنے والے کو ضرور معاف کردیں گے"۔الدیلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۵ فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص جنت میں ضرور داخل ہوگا جو دین کے اعتبار سے گناہ گار اور دنیا کے اعتبار سے احمق تھا، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا جسے آگ نے اس کے گناہوں کے بدلے جلاڈالا ہو، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی زیادہ مغفرت فرمائیں گے کہ کسی انسان کا دل اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی زیادہ مغفرت فرمائیں گے کہ ابلیس بھی اس مغفرت کی امید کرنے لگے گا"۔

طبرانی، متفق علیه، فی البعث بروایت حضرت حذیفه رضی الله عنه

۱۰۳۵۶ فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم بالکل گناہ نہ کروکہ تمہیں اللہ سے معافی مانگنی پڑے تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادیں گے اور تمہیں دنیا سے مٹادیں گے اور تمہارے بجائے ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی اور پھر معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے" اور اگر تم اتنی خطائیں کروکہ تمہاری خطائیں آسمان تک جا پہنچیں اور پھر تم توبہ کروتو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائیں گے"۔ابن زنجویه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۳۵۷ فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم اتنی خطائیں کروکہ تمہاری خطائیں زمین وآسمان کے درمیان کا فاصلہ بھردیں اور پھر تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگوتو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کردیں گے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم خطائیں نہ کروتو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں جو خطائیں کرے گی پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیں گے"۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۳۵۸ فرمایا کہ "میرے پاس سے جاتے وقت بھی تمہاری وہی حالت برقرار رہے جو میرے پاس موجود ہوتے ہوئے ہوتی ہے تو فرشتے تمہاری ملاقات کے لئے تمہارے گھروں میں آئیں، اور اگر تم گناہ نہ کروتو اللہ تعالیٰ ایک ایسی نئی مخلوق پیدا کریں گے جو گناہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائیں گے"۔ترمذی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۳۵۹ فرمایا کہ "اے امتیو! اگر تم گناہ نہ کروتو اللہ تعالیٰ ایسے بندے بنائیں گے جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائیں گے"۔

الشیرازی فی الألقاب بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۳۶۰ فرمایا کہ "اگر میرے پاس سے جاتے وقت بھی تمہاری وہی حالت رہے جو میرے پاس موجود ہوتے ہوئے ہوتی ہے تو فرشتے راستوں میں تم سے ملاقات کریں، اور اگر تم گناہ نہ کروتو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی حتی کہ ان کے گناہ آسمان کے کناروں تک جا پہنچیں گے پھر وہ اللہ عزوجل سے معافی مانگیں گے تو وہ ان کو معاف کردے گا اور کوئی پرواہ نہ کرے گا"۔

ابن النجار بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۳۶۱ فرمایا کہ اگر تم خطائیں نہ کرو اور نہ گناہ کروتو اللہ تعالیٰ تمہارے بعد ایک ایسی امت پیدا کردیں گے جو خطائیں بھی کرے گی اور گناہ بھی کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیں گے"۔

ابن ابی الدنیا کتاب البکاء اور ابن جریر، ابن مردویه بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عمرو

۱۰۳۶۲ فرمایا کہ "اگر تم خطائیں نہ کروتو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو خطائیں کرے گی اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادیں گے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۰۳۶۳... فرمایا کہ "اگر تم نے گناہ نہ کیے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمائیں گے جو گناہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائیں گے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۴ فرمایا کہ "اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی اور معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے"۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کی کہ ہم سے گناہ ہوجاتے ہیں تو اس کے جواب میں مذکورہ ارشاد آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۳۶۵ فرمایا گناہوں کا کفارہ گناہوں پر شرمندہ ہونا ہے اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائیں"۔ مسند احمد، طبرانی، شعب الایمان بیھقی بروایت خضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۶ فرمایا کہ "اگر تم میری غیر موجودگی میں بھی اسی حالت میں رہو جس میں میرے پاس ہوتے ہوئے ہوتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں"۔

مسند احمد، نسائی، ابی یعلی، سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۷ فرمایا کہ "عذاب اس وقت تک بندوں پر ظاہر نہ ہوگا جب تک وہ گناہوں کو چھپائیں گے، اور جب اعلان کرنے لگیں گے تو جہنم کے مستحق ہوجائیں گے"۔ دیلمی بروایت حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۸ فرمایا کہ "جو ہمارے پاس اس طرح آیا جیسے تو آیا تو ہم اس کے لئے استغفار کریں گے جیسے تیرے لئے استغفار کی، اور جس نے گناہ پر اصرار کیا تو اس کو اللہ ہی کافی ہے، کسی کی پردہ دری نہ کرو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۹ فرمایا کہ "نابالغ بچوں کی نیکیاں لکھی جاتی ہے برائیاں نہیں، اور وہ نیکیاں اس کے ماں باپ کے لئے لکھی جاتی ہے اور جب وہ بالغ ہوجاتا ہے تو نیکیاں اور برائیاں دونوں اسی کے کھاتے میں لکھی جاتی ہیں"۔ ابوالشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۰ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندے کی اچھائیاں اور برائیاں لائی جائیں، تو یہ اچھائیاں اور برائیاں آپس میں ایک دوسرے کو ختم کردیں گی اور کچھ باقی بچیں گی، سو اگر اچھائیاں باقی بچیں تو اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کے بدلے جنت میں اس کے لئے وسعت فرمائیں گے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

خوف خدا کا انوکھا واقعہ

۱۰۳۷۱ فرمایا کہ "ایک شخص نے اپنے آپ پر خوب خرچ کیا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلادینا، اور پھر پیسنا اور پھر میری راکھ کو ہوا اور سمندر میں اڑادینا، خدا کی قسم اگر میرا رب مجھ پر قادر ہوگیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہ دیا ہوگا، اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا، زمین کے جس جس حصے میں اس کی راکھ پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اس حصے کو حکم دیا کہ جو کچھ تم نے لیا ہے وہ واپس کردو، دیکھتے ہی دیکھتے وہ دوبارہ انسان بن کر کھڑا ہوگیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں آپ سے ڈر گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرمادیا"۔ بروایت حبان بن ابی جبلة رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۲... فرمایا کہ "ایک شخص نے گناہ کرتے ہوئے مال اکٹھا کرلیا، جب اس کی موت کا وقت آپہنچا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اگر تم نے میرا کہا مانا تو اپنا مال تمہیں دوں گا ورنہ نہیں، انہوں نے کہا کہ ہم تیرا کہا مانیں گے تو اس نے کہا جب میں مرجاؤں تو مجھے آگ سے جلادینا، میری ہڈیوں کو خوب اچھی طریقے سے باریک پیسنا اور جس دن آندھی وغیرہ دیکھو تو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جانا اور میری راکھ کو ہواؤں میں اڑادینا، انہوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے سامنے حاضر کیا اور کہا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا، اے اللہ! آپ کے خوف نے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھے بخش دیا۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۳ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو خوب مال واولاد دے رکھا تھا، جب اس کی عمر ختم ہوگئی اور تھوڑی سی باقی رہ گئی تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تمہارا باپ کیسا تھا؟ انہوں نے کہا بہترین! اس نے پھر کہا کہ تم میں سے جس کے پاس بھی میرا مال ہے میں بالکل نہ چھوڑوں گا سوائے اس صورت میں کہ وہ میرا کہا مانے، اور میرے ساتھ وہی معاملہ کرے جو میں کہوں، پھر ان سے وعدہ کرلیا، اور پھر کہا کہ سب سے پہلے تو یہ کہ دیکھو جب میں مرجاؤں تو مجھے آگ سے جلادو پھر مجھے خوب پیسنا، پھر کوئی آندھی والا دن دیکھنا اور ایسے (آندھی والے) دن میں میری راکھ اڑادینا، شاید اللہ تعالیٰ مجھے نہ پاسکے" (یہ معاملہ ہونے کے بعد) اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اچھا بھلا انسان بن کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوگیا، اس سے پوچھا گیا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے ابھارا! تو اس نے کہا کہ تیرے عذاب کے خوف نے، اس سے کہا گیا کہ اسی طرح رہو اور اس کی توبہ قبول کرلی گئی۔

مسند احمد، حکیم، طبرانی بروایت بھز بن حکیم عن ابیه عن جده رضی الله عنه

۱۰۳۷۴ فرمایا کہ "اے عائشہ! ہر شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کی زندگی خوشگوار بنائی گئی ہو۔ الحکیم عن جابر

چوتھی فصل

اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم اور رحمت کے غضب سے زیادہ وسیع ہونے کے بیان میں

۱۰۳۷۵ فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا تو خود اپنے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی"۔

ترمذی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۳۷۶ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں، ان میں سے ایک رحمت کو تمام مخلوقات میں تقسیم فرمادیا اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے رکھ لیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۳۷۷ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ رحیم ہیں، رحیم کو پسند فرماتے ہیں اور اپنی رحمت کو ہر رحیم پر نازل فرماتے ہیں"۔ ابن جریر عن ابی صالح مرسلاً

۱۰۳۷۸ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اللہ تعالیٰ نے انسانوں، جنات، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں پر نازل فرمائی، جس سے یہ ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہیں اور رحم کا معاملہ کرتے ہیں، اسی سے وحشی جانور اپنے بچے پر مہربان ہوتے ہیں، اور باقی ننانوے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۳۷۹ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں اور مخلوقات میں ایک رحمت بھیجی، اسی سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا معاملہ کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں اس نے اپنے پاس اپنے دوستوں (اولیاء) کے لئے رکھ لیں"۔

طبرانی، ابن عساکر، بروایت حضرت معاویة بن حیدة رضی الله عنه

جنت میں اللہ کی رحمت سے ہی داخل ہوگا

۱۰۳۸۰ فرمایا کہ "تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جاسکے گا اور نہ جہنم میں، اور نہ ہی میں مگر اللہ کی رحمت کے ساتھ"۔

مسلم بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۱۰۳۸۱ فرمایا کہ "تمہارے رب نے مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے خود اپنے لئے یہ ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۳۸۲ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی"۔ مسلم بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۳۸۳   فرمایا کہ "اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت ومقدار معلوم ہوتی تو تم اسی پر توکل کر بیٹھتے"۔

بزار بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۴   فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا فرمائیں تو اپنے لئے ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی"۔ ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۵   فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ننانوے حصے اپنے پاس ہی رکھ لئے، اور زمین میں رحمت کا ایک حصہ بھیجا، اس ایک حصے سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑا اپنا کھر اس لئے اٹھائے رکھتا ہے کہ کہیں اس کے بچے کو نہ لگ جائے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۶   فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی جس پر غالب آنے والی کوئی دوسری چیز نہ ہو چنانچہ اپنی رحمت کو اپنے غضب پر غالب بنایا"۔ البزار، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۷   فرمایا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا فرمائے اسی دن سو رحمتیں بھی پیدا فرمائیں، ہر رحمت زمین اور آسمان کے درمیانی خلا جتنی ہے، ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل فرمائی جس کی وجہ سے ماں اپنے بچے اور درندے اور پرندے آپس میں ایک دوسرے پر رحمت کرتے ہیں، اور ننانوے رحمتیں اپنے پاس رکھ لیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس ایک رحمت کے ساتھ ان کو ملا کر مکمل کر دے گا"۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۸   فرمایا کہ "جس دن اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا کیا تو اس کے سو حصے بنائے، ننانوے اپنے پاس روک لئے اور تمام مخلوقات میں صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا، لہٰذا اگر کافر کو بھی اس ساری رحمت کا معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو بھی اللہ کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ بھی خود کو آگ سے محفوظ رکھے"۔ متفق علیہ، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۹   فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت کے سو حصے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں رحمت کا صرف ایک حصہ تقسیم فرمایا ہے، اور باقی ننانوے حصے قیامت کے دن کے لئے رکھ لئے ہیں"۔ بزار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۰   فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں اور ایک رحمت اپنی مخلوقات میں رکھی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرتے ہیں اور اپنے پاس ننانوے رحمتیں چھپا رکھی ہیں"۔ مسلم، ترمذی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۱   فرمایا کہ "میں جنت میں داخل ہوا اور جنت کے دونوں جانب پر تین سطریں سونے سے لکھی ہوئی دیکھیں، پہلی سطر میں لکھا تھا "﴿لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ﴾ اور دوسری سطر میں لکھا تھا کہ ﴿جو ہم نے آگے بھیجا پالیا جو کھایا اس کا فائدہ اٹھالیا، اور جو پیچھے چھوڑا، نقصان اٹھایا﴾ اور تیسری سطر میں لکھا تھا کہ ﴿امت تو گناہ کرنے والی ہے اور رب بہت بخشنے والا ہے﴾۔

رافعی اور ابن نجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۳۹۲   فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی"۔ مسلم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۳   فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو خود اپنے لئے یہ ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے"۔

ترمذی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۴   فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا فرمائیں تو خود ہی اپنے لئے ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میری غضب پر غالب ہوگی"۔

دار قطنی فی الصفات بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۵   فرمایا کہ "بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

فرمایا اے بنی اسرائیل! اللہ سے ڈرو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ! آپ کی قوم آپ سے کیا پوچھتی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب! وہی جو آپ جانتے ہیں، انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ (تو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو بتا دیجئے کہ میری نماز اپنے بندوں کے لئے یہی ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے، اگر یہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہلاک کر دیتا"۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۶ فرمایا کہ "بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب، جو آپ نے سماعت فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو بتا دیجئے کہ میں بھی نماز پڑھتا ہوں اور میرا نماز پڑھنا یہی ہے کہ میں غضبناک نہیں ہوتا"۔ ابن عساکر، دیلمی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۷ فرمایا کہ "کیا تم اس اپنے بچے کو آگ میں پھینکنے والی کو دیکھ رہے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والے ہیں جتنا یہ کرتی ہے۔ بخاری، ابن ماجہ بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مہربان ہے

۱۰۳۹۸ فرمایا کہ "کیا تم اپنے بچے پر اس رحم کرنے والی کو دیکھ رہے ہو" قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جتنی یہ اپنے بچے پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ مومنوں پر رحم کرنے والے ہیں"۔ عبدبن حمید، بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۹ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک کو اس نے مخلوقات کے درمیان تقسیم کیا ہے اور ننانوے قیامت کے دن کے لئے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۰ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت دنیا میں تقسیم کر دی ہے اسی وجہ سے کوئی شخص اپنے بچے پر مہربان ہوتا ہے اور کوئی پرندہ اپنے بچے پر مہربان ہوتا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کو سو رحمتیں کر دے گا اور اس سے مخلوق پر رحمت فرمائے گا"۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۱ فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت اس نے اھل دنیا کے درمیان تقسیم کی ہے جو ان کے مقررہ اوقات تک کے لئے کافی ہوگئی ہے اور ننانوے رحمتیں اپنے دوستوں کے لئے مؤخر کر دی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس رحمت کو بھی واپس لینے والے ہیں جو انہوں نے اھل دنیا میں تقسیم کی تھی، چنانچہ قیامت کے دن اپنے دوستوں کے لئے سو رحمتیں مکمل کر دے گا"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۲ فرمایا کہ "ہمارے رب نے اپنی رحمت کو سو حصوں میں تقسیم کیا، ان میں سے ایک حصہ دنیا میں نازل فرمایا، یہ وہی حصہ ہے جس کی وجہ سے انسان، پرندے اور درندے آپس میں رحم کرتے ہیں، اور باقی ننانوے رحمتیں اپنے بندوں کے لئے رکھ لی ہیں جو قیامت کے دن کام آئیں گی"۔

طبرانی بروایت حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۳ فرمایا کہ "کوئی شخص ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوسکتا مگر اللہ کی رحمت سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، آپ بھی نہیں؟ فرمایا: میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سائے میں رکھیں"۔ مسند احمد، اور عبد بن حمید بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۴ فرمایا کہ "کسی کو اس کا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کروا سکتا، صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و رحمت میں ڈھانپ لیں، لہٰذا سیدھے ہو جاؤ اور قریب ہو جاؤ، اور تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے، محسن تو اس لئے کہ شاید اس کے اعمال بڑھ جائیں اور برے عمل کرنے والا اس لئے (موت کی تمنا) نہ کرے کہ شاید وہ توبہ کر لے"۔

بخاری، مسلم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۵ فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز اپنے عمل کے ذریعے جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ بھی نہیں یارسول اللہ! فرمایا ہاں میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل ورحمت میں ڈھانپ لیں"۔

ابن قانع، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت شریک بن طارق

۱۰۴۰۶ فرمایا کہ"ایسا کوئی نہیں جو اپنے عمل سے جنت میں داخل ہوجائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ بھی نہیں یارسول اللہ! فرمایا، میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت میں مجھے ڈھانپ لیں"۔طبرانی بروایت حضرت اسلم بن شریک رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۷ فرمایا کہ"اے اسد بن کُرز! اپنے عمل سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا" بلکہ اپنی رحمت سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ فرمایا کہ میں بھی نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے رحمت سے میری تلافی نہ فرمائی"۔

بخاری فی تاریخہ، طبرانی، السنن، شیرازی فی الالقاب، سعید بن منصور بروایت حضرت اسد بن کرز القسری رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۸ فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اس کا عمل جنت میں داخل کرے، پوچھا گیا، یارسول اللہ آپ بھی نہیں؟ فرمایا میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے"۔طبرانی بروایت حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۹ فرمایا کہ"بے شک رب العزت ضرور اپنے بندے کی طرف ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں، دیکھتے ہیں اور باربار دیکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا یہ دیکھنا، اپنی مخلوق سے محبت کی وجہ سے ہوتا ہے"۔دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۰ فرمایا کہ"یقیناً اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے بندوں کی طرف تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں، پھر دیکھتے ہیں اور پھر دوبارہ دیکھتے ہیں، اور یہ دیکھنا اپنی مخلوق سے محبت کی وجہ سے ہوتا ہے"۔دیلمی عن ابی ھدبہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۱ فرمایا کہ"اللہ تعالیٰ ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ اھل زمین کو ملاحظہ فرماتے ہیں چنانچہ جو ایک مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ کی نظروں میں آجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے دنیا اور آخرت کی برائی دور فرمادیتے ہیں اور دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرمادیتے ہیں"۔

الحکیم بروایت حضرت علی بن الحسین رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۲ فرمایا کہ"جس سے اللہ تعالیٰ نے کسی عمل پر ثواب کا وعدہ فرمایا ہو تو اس وعدے کو تو اللہ تعالیٰ فوراً پورا کردے گا اور اگر کسی سے کسی عمل پر عتاب (سزا) کا وعدہ فرمایا ہو تو اس میں اس کو اختیار ہے"۔

متفق علیہ، خرائطی فی مکارم الاخلاق اور ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے بے پایاں محبت اور رحمت کاملہ کا مظاہرہ ہے کہ جس عمل پر ثواب کا وعدہ ہے وہ تو پورا کردے گا اور جس عمل پر سزا کا وعدہ ہے اس میں اپنا اختیار استعمال کرے گا چاہے گا تو سزا دے گا ورنہ معاف کردے گا اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مختار ہے اور سب اس کے محتاج ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۴۱۳ فرمایا کہ"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندے کو حاضر فرمائیں گے اور اس سے دریافت فرمائیں گے کہ تو کیا پسند کرتا ہے کہ میں تجھے دو میں سے کسی چیز کے بدلے عمدہ بدلہ عطا فرماؤں، تیرے عمل کے بدلے؟ یا اپنی اس نعمت کے بدلے جو تیرے پاس تھی؟ وہ بندہ کہے گا، اے میرے رب! آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے بدلے لے لو، چنانچہ اس کی کوئی نیکی ایسی نہ رہے گی، جسے اس نعمت نے فارغ نہ کردیا ہو، تو وہ بندہ کہے گا، اے میرے رب! آپ کی نعمت اور رحمت کے بدلے اللہ تعالیٰ فرمائیں (ہاں) میری نعمت اور رحمت کے بدلے، پھر ایک نیک آدمی کو لایا جائے گا جو یہ سمجھتا ہوگا کہ اس نے کبھی برائی نہیں کی، اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے میرے دوستوں سے محبت رکھی؟ وہ شخص کہے گا، اے میرے رب! میں پرامن لوگوں میں سے تھا، اللہ تعالیٰ پھر پوچھیں گے کہ کیا تو نے میرے دشمنوں سے نفرت کی، تو وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب! میں اس بات کو پسند نہ کرتا تھا کہ میری کسی کے ساتھ بھی ناگواری وغیرہ ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم وہ شخص میری رحمت کا حق دار نہ ہوگا جس نے میرے اولیاء (دوستوں) سے دوستی نہ کی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ کی"۔ الحکیم طبرانی بروایت حضرت واثلۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۴ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کسی پر ایسا غضبناک نہیں ہوا جیسا اپنے اس بندے پر ہوا جس نے نافرمانی کی اور میری رحمت کے ہوتے ہوئے اپنے کو بڑا سمجھا، اگر میں جلدی سزا دینے والا ہوتا، یا جلد بازی میری شان ہوتی تو میں ان لوگوں کے ساتھ جلد بازی کا معاملہ کرتا جو میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں، اور اگر میں اس وجہ سے اپنے بندوں پر رحم نہ کرتا کہ وہ میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا اور ان کے ڈر کے بدلے ان کو ثواب اور امن عطا فرماتا"۔ دیلمی عن المنتخب

لطف..... تکملہ

۱۰۴۱۵ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کو چار باتوں کے ساتھ فضیلت دی، میں نے دانے پر کیڑا مسلط کر دیا اگر میں ایسا نہ کرتا تو بادشاہ (گندم وغیرہ کے) دانوں کو سونے اور چاندی کی طرح ذخیرہ کرنے لگتے۔

اور میں نے جسم میں بدبو پیدا کر دی، اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی قریبی دوست اپنے قریبی دوست کو کبھی دفن نہ کرتا، اور میں نے تسلی کو غم پر مسلط کر دیا، اگر ایسا نہ ہوتا تو نسل ختم ہو جاتی اور میں نے مدت مقرر کر دی اور خواہش وآرزو کو طویل کر دیا، اگر یہ نہ ہوتا تو دنیا ویران ہو جاتی، اور کوئی کام کاج والا اپنے کام کاج میں کمزوری کا مظاہرہ نہ کرتا"۔ خطیب بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۶ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تین باتوں سے اپنے بندوں کو فضیلت دی۔ میں نے دانے پر کیڑے کو مسلط کر دیا، اگر ایسا نہ ہوتا تو بادشاہ اس (دانے وغیرہ) کو بھی سونے چاندی کی طرح خزانوں میں رکھنے لگتے۔ (اور میں نے جسم میں بدبو پیدا کر دی) اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی شخص اپنے قریبی کو کبھی دفن نہ کرتا اور میں نے غم کو ختم کر دیا اگر ایسا نہ ہوتا تو نسل (انسانی) ختم ہو جاتی"۔

دیلمی بروایت حضرت زیدبن ارقم رضی اللہ عنہ

حرف تاء..... کتاب التوبہ

افعال توبہ کے بیان میں..... اس کی فضیلت اور احکام کے بیان میں

۱۰۴۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ "کوئی ایسا بندہ نہیں جس نے گناہ کیا پھر کھڑا ہوا اور وضو کیا بہترین وضو، پھر کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ضروری قرار دے لیا کہ اس کو ضرور معاف فرمائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے کوئی برائی کی، یا خود پر کوئی ظلم کیا پھر اللہ سے معافی مانگ لی تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا اور مہربان پائے گا"۔

سورۃ النساء آیت ۱۱۰ ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت

۱۰۴۱۸ ابن السمعانی اپنی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کی وفات کے تین دن بعد ایک اعرابی آیا اور جناب رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک سے چمٹ گیا اور اپنے سر میں مٹی ڈالنے لگا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو ہم نے آپ کا فرمان سنا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے بیان فرمایا اور ہم نے آپ سے بیان کیا، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمائی تھیں ان میں یہ بھی ہے کہ "اگر وہ اپنی جان پر ظلم کرنے کے بعد آپ کے پاس آئیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور اللہ کا رسول بھی ان

کے لئے اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول کرنے والا اور بہت مہربان رحم کرنے والا پائیں گے"۔(سورۃ النساء آیت ۶۲) "اور میں نے تو اپنی جان پر ظلم کرلیا ہے اور آپ کے پاس اس لئے آیا تھا کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں گے، تو قبر کے اندر سے پکار کر کہا گیا کہ تجھے معاف کر دیا گیا"۔

۱۰۴۱۹ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے توبۃ النصوح کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبۃ النصوح یہ ہے کہ کوئی شخص برے کام سے توبہ کرے اور دوبارہ وہ کام کبھی نہ کرے"۔

مصنف عبدالرزاق، فریابی، سعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، هنادبن منیع، مسند عبدبن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک حاکم، بیهقی فی شعب الایمان اور لکائی فی السنة

۱۰۴۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو یہ دل نرم کرنے کے لئے سب سے بہترین چیز ہے"۔ابن المبارک، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزهد، هناد، مستدرک حاکم، حلیه ابی نعیم

۱۰۴۲۱ ابواسحٰق السبیعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے امیر المؤمنین! میں نے قتل کیا ہے کیا میں توبہ کرسکتا ہوں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ:......حم! اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے اور جاننے والا ہے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے"۔ پھر فرمایا کہ عمل کرو اور مایوس مت ہو"۔متفق علیه، ابوعبدالله الحسن بن یحی عن عیاس القطان

۱۰۴۲۲ ابواسحٰق السبیعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا اے امیر المؤمنین! میں نے قتل کیا ہے کیا میں توبہ کرسکتا ہوں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اس آیت کی تلاوت فرمائی "ترجمہ" حم، اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے اور جاننے والا ہے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے"۔سورۃ غافر ۱ ۳

پھر فرمایا کہ عمل کرو مایوس مت ہو۔عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اوراللالکائی

۱۰۴۲۳ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول ﷺ سے توبۃ النصوح کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تجھ سے جب گناہ ہو جائے تو تو اس پر نادم ہو اور اپنی اس ندامت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے پھر تو وہ گناہ کبھی نہ کرے"۔ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیهقی فی شعب الایمان

۱۰۴۲۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرنے لگتے ہیں تو اسے کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاسکتا، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی "کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔سورہ البقرۃ آیت ۲۲۲

کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس کی علامت کیا ہے؟ فرمایا ندامت"۔ابن النجار

فائدہ:......گناہوں سے نقصان نہ پہنچنے سے مراد یہ ہے کہ اول تو اس سے گناہ سرزد ہی نہ ہوں گے اور اگر ہو بھی گئے تو اللہ تعالیٰ اس کو فوراً ہی ان پر تنبیہ فرمادیں گے اور توبہ کی توفیق عطا فرمائیں گے اور ظاہر ہے توبہ کے بعد گناہ معاف ہو جائیں گے"۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۴۲۵ حضرت خالد بن عزۃ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے کوئی گناہ کیا ہو؟ فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادیں گے، پھر چوتھی مرتبہ اس نے پوچھا کہ اگر اس نے ایسا کرلیا اور پھر گناہ کیا تو؟ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادیں گے اور توبہ کرنے سے نہ تھکے یہاں تک کہ شیطان بری طرح تھک جائے"۔هناد

۱۰۴۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو گناہ کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں"۔هناد

۱۰۴۲۷ حضرت زر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب کی سمت میں ایک دروازہ

کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر یا چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے، اس کو بند نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہاں سے سورج نکل آئے“۔

سنن سعید بن منصور

۱۰۴۲۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اے گناہ کرنے والے! تو اپنے انجام کی برائی سے خود کو محفوظ نہ سمجھ، اور جب تو کوئی گناہ کرلے تو اس کے بعد اس سے بڑا گناہ نہ کر، اور گناہ کرتے ہوئے اپنے دائیں بائیں کے فرشتوں سے حیا میں کمی کرنا تیرے اس گناہ سے بڑا ہے جو تو نے کیا ہے اور تیرا اس حال میں ہنسنا کہ تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ کیا کرنے والے ہیں تیرے گناہ سے بھی بڑی چیز ہے، اور گناہ کرنے کے بعد اس گناہ پر تیرا خوش ہونا تیرے اس گناہ سے بڑی چیز ہے، اور تیرا کسی گناہ کے چھوٹنے پر غم زدہ ہوجانا تیرے گناہ کرلینے سے زیادہ بڑا گناہ ہے، اور گناہ کی حالت میں اس گناہ سے بڑا گناہ ہے جس میں تو مبتلا ہے کیونکہ (تو ہوا سے تو ڈرا لیکن) تیرا دل اس بات سے نہیں گھبرایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہے ہیں“۔ ابن عساکر

سو قتل کے بعد توبہ

۱۰۴۳۰ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی گناہ کو بڑا نہیں سمجھتے بلکہ معاف کردیتے ہیں، تم سے پہلے والی امتوں میں ایک شخص تھا جس نے اٹھانوے قتل کئے تھے، چنانچہ وہ ایک راھب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے اٹھانوے قتل کئے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ راھب نے کہا، تو نے تو حد ہی کردی، چنانچہ وہ شخص کھڑا ہوا اور اس راھب کو بھی قتل کردیا، پھر ایک اور راھب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ اس راھب نے کہا کہ تو نے تو حد ہی کردی، چنانچہ اس شخص نے اس راھب کو بھی قتل کردیا پھر ایک اور راھب کے پاس آیا اور پوچھا کہ میں نے سو قتل کیے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ اس راھب نے کہا کہ تو حد سے تجاوز کرگیا، مجھے معلوم نہیں، لیکن یہاں دو علاقے ہیں ایک کا نام نصرۃ ہے اور دوسرے کا نام کفرۃ، نصرۃ والے تو اہل جنت والے اعمال کرتے ہیں ان کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی (گناہ گار) نہیں رہ سکتا اور کفرۃ والے دوزخیوں والے اعمال میں مبتلا ہیں ان کے ساتھ بھی کوئی (نیکوکار) نہیں رہ سکتا، تو تم نصرہ کی طرف چلے جاؤ، سو اگر تم ان کے ساتھ رہنے لگے اور انہی جیسے اعمال کرنے لگے تب تو تمہاری توبہ میں کوئی شک نہیں چنانچہ وہ نصرۃ والے علاقے کے ارادے سے روانہ ہوا، یہاں تک کہ جب وہ دونوں علاقوں کے درمیان پہنچا تو اس کی موت آگئی، فرشتوں نے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں علاقوں کو دیکھو، جس علاقے کے زیادہ قریب تھا اس کی طرف کا معاملہ کرو، چنانچہ انہوں نے اس کو نصرۃ سے انگلی کے ایک پورے کے برابر زیادہ قریب پایا اور اس کو انہی میں شامل سمجھا گیا۔ طبرانی

فائدہ:..... یعنی اس کی توبہ کرلی گئی، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۴۳۰..... حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ مومن کے کتنے پردے ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ گنتی اور شمار سے زیادہ لیکن جب مومن کوئی خطا کرتا ہے تو ان میں سے ایک پردہ پھٹ جاتا ہے، سو اگر وہ توبہ کرلے تو نہ صرف یہ کہ وہ پردہ ٹھیک ہوجاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ نو مزید پردوں کا اضافہ کردیا جاتا ہے، اور اگر توبہ نہ کرے تو ایک ہی پردہ پھٹتا ہے، یہاں تک کہ جب اس پر کوئی پردہ باقی نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ جن فرشتوں کو چاہتے ہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے پروں سے اسے ڈھانپ لو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اس کے تمام پردے واپس آجاتے ہیں اور اگر (پھر بھی) توبہ نہ کرے تو فرشتے اس کو دیکھ کر تعجب کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کو رکھو فرشتے اس کو بچائے رکھتے ہیں حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ ظاہر نہیں ہونے دیتے ہیں“۔ ابن ابی الدنیا فی التوبہ

۱۰۴۳۱..... حضرت ابوزمعۃ البلوی سے مروی ہے فرمایا کہ ”بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ننانوے قتل کیے، پھر ایک راھب کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے ننانوے قتل کیئے ہیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ اس راھب نے کہا نہیں، تو اس شخص نے اس راھب کو بھی

قتل کر دیا پھر ایک اور راھب کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے اٹھانوے قتل کیئے ہیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں توبہ کر سکتا ہوں؟ اس راھب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راھب کو بھی قتل کر دیا پھر ایک تیسرے راھب کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے ننانوے قتل کیئے ہیں ان میں سے دو راھبوں کا قتل بھی شامل ہے، تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا میں توبہ کر سکتا ہوں؟ اس راھب نے کہا کہ تو نے بہت برا کام کیا، اگر میں کہوں کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم نہیں ہیں تو یہ جھوٹ ہوگا لہٰذا تُو توبہ کر لے، اس شخص نے کہا کہ تیری اس بات کے بعد تو میں تیرا ساتھ نہ چھوڑوں گا چنانچہ وہ شخص اس شرط پر راھب کے ساتھ رہنے لگا کہ کبھی اس کی نافرمانی نہ کرے گا چنانچہ وہ اس کے ساتھ رہنے لگا اور اس کی خدمت کرنے لگا، ایک دن ایک شخص مر گیا لوگوں میں اس کی برائی کی جاتی تھی چنانچہ جب وہ دفن کر دیا گیا تو وہ شخص جو راھب کے پاس رہتا تھا مرنے والے کی قبر پر بیٹھ گیا اور بہت شدت سے رونے لگا، انہی دنوں ایک اور شخص کا بھی انتقال ہو گیا، لوگ اس کی اچھائی اور نیکیوں کی تعریف کیا کرتے تھے اس شخص کے دفن ہونے کے بعد راھب کے ساتھ رہنے والا (قاتل) مرنے والے کی قبر پر بیٹھا اور بے انتہا ہنسنے لگا، مرنے والے کے ساتھیوں کو یہ بات ناگوار گزری لہٰذا وہ لوگ جمع ہو کر راھب کے پاس گئے اور کہا کہ یہ شخص تمہارے پاس کیسے رہ رہا ہے جبکہ پہلے اس نے اتنے قتل کیئے ہیں اور اب جو کچھ کر رہا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو، یہ بات راھب اور دیگر لوگوں کے دل میں بیٹھ گئی، چنانچہ ایک مرتبہ وہ لوگ اس (قاتل) شخص کے پاس آئے وہ راھب بھی ان کے ساتھ تھا، اس راھب نے اس شخص کے ساتھ بات کی تو اس شخص نے پوچھا کہ اب تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ اس نے کہا کہ تو جا اور تنور دہکا، اس شخص نے ایسا ہی کیا اور آکر راھب کو بتایا، راھب نے کہا کہ تو اس تنور میں کود جا، راھب اس سے کھیل کر رہا تھا چنانچہ وہ چلا گیا اور تنور میں کود گیا، پھر راھب کو ہوش آیا اور کہنے لگا کہ مجھے لگتا ہے کہ اس شخص نے میرے کہنے کی وجہ سے تنور میں چھلانگ نہ لگادی ہو، لہٰذا فوراً اس کی طرف روانہ ہوا دیکھا تو وہ زندہ تھا اور پسینے میں شرابور تھا چنانچہ راھب نے اس کا ہاتھ پکڑا اور تنور سے نکالا اور کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ تو میری خدمت کرے بلکہ مجھے تیری خدمت کرنی چاہیے، مجھے بتاؤ کہ پہلا شخص جب مرا تھا تو تو کیوں رویا تھا اور دوسرے کی وفات پر کیوں خوش ہوا تھا، تو وہ شخص کہنے لگا کہ بات یہ ہے کہ جب پہلا شخص مرا تھا اور اس کی تدفین ہو گئی تو میں نے اسے عذاب میں مبتلا دیکھا تو مجھے اپنے گناہ یاد آ گئے لہٰذا میں رویا، اور جب دوسرے شخص کی تدفین ہوئی تو میں نے اس کو بھلائی اور نعمتوں میں خوش دیکھا تو میں بھی ہنسنے لگا، اس کے بعد وہ شخص بنی اسرائیل کے بڑے لوگوں میں سے ہو گیا''۔ (طبرانی)

شرک کے علاوہ ہر گناہ معاف ہے

۱۰۴۳۲ کرب سے مروی ہے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں اور وہ جناب رسول اکرم ﷺ سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے مانگتا رہے گا اور میری طرف رجوع کرتا رہے گا تو میں تیرے گناہ معاف کرتا رہوں گا اگر تو مجھ سے اس زمین کی مقدار بھر گناہوں کے ساتھ ملے گا تو میں تجھ سے زمین کی مقدار بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا، اور اگر تو نے اتنی خطائیں کیں کہ وہ آسمان کے کناروں تک جا پہنچیں مگر شرک نہ کیا تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں''۔ نسائی

فائدہ:...... یہ حدیث قدسی ہے۔ (مترجم)

۱۰۴۳۳ ...حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو دریافت فرمایا کہ کہ یہ کن لوگوں کی جماعت ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ مجنون لوگ ہیں، فرمایا مجنون نہیں بلکہ مصاب کہو، کیونکہ مجنون تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ڈٹا رہے''۔

۱۰۴۳۴ یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے فرمایا کرتے تھے کہ بندوں کی عظمت و بھلائی کی اس سے بڑی کوئی علامت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہیں اور بندوں کی (اپنی) توہین اور بے عزتی کی اس سے بڑی علامت بھی کوئی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں، اور تیرے لئے دشمن کی طرف سے یہ چیز کافی ہے کہ تو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مشغول دیکھے اور تیرے لئے تیرے دوست کی طرف سے یہ چیز

کافی ہے کہ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول دیکھے"۔ابن ابی الدنیا التوبہ

۱۰۴۳۵ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ بے شک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے گناہ کو چھوٹا سمجھے"۔

۱۰۴۳۶ حضرت حسن (بصری) سے مروی ہے کہ فرمایا مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جو کچھ صادر ہوا، اس سے پہلے ان کا مقررہ وقت ان کی نگاہوں کے سامنے تھا اور خواہشات پیچھے، اور جب ان سے وہ سرزد ہو گیا جو ہونا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کو نگاہوں کے سامنے کر دیا اور وقت مقررہ کو پیچھے چنانچہ اب مرنے تک بنی آدم خواہشات ہی میں رہتا ہے"

۱۰۴۳۷.....ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ حضرت حبیب بن الحارث رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہوں، فرمایا کہ اے حبیب! اللہ سے توبہ کرو، عرض کیا یا رسول اللہ! میں توبہ کرتا ہوں لیکن پھر گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا جب بھی گناہ ہو جائے توبہ کر لیا کرو، عرض کیا، یا رسول اللہ! اس طرح تو میرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے حبیب بن حارث! اللہ تعالیٰ کی معافی تیرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے"۔ابو نعیم

۱۰۴۳۸ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حبیب رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہوں، فرمایا، اللہ سے توبہ کر لو اے حبیب، عرض کیا یا رسول اللہ! میں توبہ کرتا ہوں پھر گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا جب بھی گناہ ہو تو توبہ کر لو، عرض کیا، یا رسول اللہ! اس طرح میرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں گے، فرمایا، اللہ کی معافی تیرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے اے حبیب بن حارث"۔دیلمی

موت سے ایک دن پہلے بھی توبہ قبول ہے

۱۰۴۳۹.....عبدالرحمٰن بن السلمانی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا وہ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے اپنی موت سے ایک دن پہلے بھی توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیں گے، چنانچہ میں نے یہ روایت جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک اور صحابی کو سنائی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ، کیا تو نے یہ سنا ہے، میں نے جواباً عرض کیا جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا کہ تو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنی موت سے صرف اتنی دیر پہلے توبہ کر لی جتنا چاشت کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے، فرماتے ہیں کہ یہ روایت میں نے ایک اور صحابی کو سنائی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے یہ سنا ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا کہ تو میں گواہی دیتا ہے کہ بے شک میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں"۔

مسند احمد، ابن زنجویہ

۱۰۴۴۰ حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی سے گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا کہ لکھ لیا جاتا ہے پھر عرض کیا کہ پھر وہ معافی مانگ لیتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتے ہیں اور اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں، پھر عرض کیا، کہ اس سے دوبارہ گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا لکھ لیا جاتا ہے پھر عرض کیا کہ وہ پھر معافی مانگ لیتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتے ہیں اور اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک توبہ قبول کرتے رہتے ہیں جب تک تم نہ تھک جاؤ"۔طبرانی، مستدرک حاکم

فائدہ:..... تھکنے سے مراد یہ ہے کہ انسان سے تو یہ ممکن ہے کہ وہ بار بار گناہ کرنے اور توبہ کرنے سے تنگ آ جائے اور تھک ہار کر مایوس ہو بیٹھے اور یہ سوچنے لگے کہ آخر کب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کریں گے" اور اسی خیال سے آئندہ توبہ نہ کرے، جبکہ اللہ تعالیٰ تو تھکاوٹ وغیرہ عیوب

سے پاک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو معاف کرنے سے نہیں تھکتے، ہاں البتہ جب کوئی توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہیں فرماتے، کیونکہ جب تک توبہ ہی نہیں تو قبولیت کیسی، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ جو توبہ نہ کرے گا اس کی مغفرت نہیں نہیں بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمادیں گے انشاء اللہ تعالیٰ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۴۴۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں بنو حارثہ میں سے ایک شخص حضرت حرملۃ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے سامنے تشریف فرما ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! ایمان تو یہاں ہے (اور ہاتھ سے زبان کی طرف اشارہ کیا) اور نفاق یہاں ہے (اور ہاتھ سینے پر رکھا) اور اللہ کا ذکر بہت ہی کم کرتا ہے، جناب نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر سکوت فرمایا حضرت حرملۃ رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دہرائی، تو آپ ﷺ نے حضرت حرملۃ رضی اللہ عنہ کی زبان کا کنارہ پکڑ لیا اور یوں دعا کی کہ اے اللہ! اس کی زبان کو سچا اور دل کو شکر کرنے والا بنا دیجئے، اس کو میری اور مجھ سے محبت کرنے والے کی محبت عطا فرما دیجئے اور اس کا معاملہ بھلائی کی طرف فرما دیجئے حضرت حرملۃ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے اور منافق بھائی بھی ہیں جن کا میں سردار تھا کیا میں ان کو بھی یا دعا بتا دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، جو ہمارے پاس آیا، جیسے تم آئے، تو ہم اس کے لئے معافی مانگیں گے جیسے تیرے لئے معافی مانگی اور جس نے اس پر اصرار کیا تو اس کے لئے اللہ ہی بہتر ہے"۔ ابو نعیم

فصل......توبہ کے متعلقات کے بارے میں

۱۰۴۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیرے لئے ضروری ہے کہ تو جوانی کی عیش وعشرت سے بچے"۔

مصنف عبدالرزاق مستدرک حاکم

۱۰۴۴۳ ابوسلمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب مکہ معظمہ تشریف لائے تو ان گھروں میں نہیں ٹھہرے جہاں سے انہوں نے ہجرت فرمائی تھی"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۴۴۴ ابوظبیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے والا جب تک جاگ نہ جائے اس کے اعمال نہیں لکھے جاتے (یہ سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا"۔ مصنف عبدالرزاق

۱۰۴۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین وآسمان کے ملکوت دکھائے گئے تو آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو نافرمانی میں مصروف تھا، آپ علیہ السلام نے اس کے لئے بددعا فرمائی تو وہ ہلاک ہوگیا، ایک اور نافرمان پر نظر پڑی تو آپ علیہ السلام اس کے لئے بھی بددعا کرنے والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے ابراہیم! آپ ایسے شخص ہیں جن کی دعا قبول کی جاتی ہے لہٰذا میرے بندوں کے لئے بددعا نہ کریں، کیونکہ ان کے میرے ساتھ تین طرح کے معاملات ہیں، یا تو وہ توبہ کرلیں گے تو میں توبہ قبول کروں گا، یا میں ان کی پشت سے ایسے لوگ پیدا کردوں گا جو زمین کو میری تسبیح سے بھردیں گے، یا میں ان کو اپنے دربار میں حاضر کروں گا چاہوں گا تو معاف کردوں گا اور چاہوں گا تو سزا دوں گا۔ ابن مردویہ

۱۰۴۴۶ ......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو ہر روز کچھ لے کر اترتے ہیں اور اس میں حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں کے اعمال لکھتے ہیں"۔ ابن جریر

گناہ چھوڑ کر نیکیاں اختیار کرو

۱۰۴۴۷ ......حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر میں پھر رہے تھے اور یہ فرمارہے تھے کہ سنو! بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنے کپڑوں کو سفید رکھتے ہیں لیکن اپنے دین کو میلا کرنے والے ہیں، سنو! بعض لوگ ایسے ہیں جو آج اپنے نفس کا احترام کرتے ہیں اور وہی کل ان کو ذلیل

کرنے والا ہوگا، سوجلدی سے آگے بڑھواور پرانے پرانے گناہوں کے بدلے نئی نئی نیکیاں کرو، لہٰذا اگر تم میں سے کوئی اتنی برائیاں کرے کہ زمین وآسمان کا درمیانی فاصلہ بھر دے اور پھر ایک نیکی کرے تو وہ ایک نیکی ان سب برائیوں کے اوپر چڑھ جائے گی اور زبردستی ان سب کو دبا دے گی۔

یعقوب بن سلیمان

۱۰۴۴۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ ہم سے گناہ ہوجاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سے گناہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتے اور پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیتے۔

۱۰۴۴۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی گزرا جو مجنون تھا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص مجنون ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا مت کہو (بلکہ) مجنون تو وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی پر ڈٹا رہے، یہ شخص تو بالکل ٹھیک ہے"۔ابن النجار

۱۰۴۵۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نافرمانی کا بدلہ یہ ہے کہ عبادت میں سستی پیدا ہوجاتی ہے، معیشت تنگ ہوجاتی ہے، اور لذت میں نقص پیدا ہوجاتا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ یہ لذت میں نقص کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ وہ حلال مزا تو حاصل کرہی نہیں سکتا اور جب مزا آتا بھی ہے تو ادھورا رہ جاتا ہے"۔ابن ابی الدنیا فی التوبہ

۱۰۴۵۱ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم گناہ اور خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ اور خطائیں کرے گی اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو معاف فرمادیں گے۔بخاری فی تاریخہ

۱۰۴۵۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی دنیا کے لئے، ایک گھڑی آخرت کے لئے اور ان کے درمیان، اللہ تعالیٰ ہماری مغفرت فرمائے"۔

۱۰۴۵۳ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے جبرئیل! میرے مومن بندے کے دل سے وہ حلاوت اور لذت ختم کردے جو وہ پاتا تھا، سومومن بندہ غم زدہ ہوجاتا ہے اور اس چیز کا طلب گار بن جاتا ہے جو اس کے نفس میں تھا تو اس پر ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے کہ اس سے پہلے ایسی کبھی نازل نہ ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ اے جبرئیل! میرے بندے کے دل سے جو چیز تو نے مٹائی تھی وہ واپس کردے کیونکہ میں نے اسے آزمایا ہے اور صبر کرنے والا پایا ہے اور عنقریب میں اپنے پاس سے اس کو اور زیادہ دوں گا، اور اگر بندہ جھوٹا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نہ ہی اس کا خیال رکھتا ہے اور نہ پرواکرتا ہے"۔

۱۰۴۵۴ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ گزر چکے ہیں ان میں ایک شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے خوب مال ودولت اور اولاد سے نوازا تھا، سوجب اس کی موت کا وقت آپہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا کہ تمہارا باپ تمہارے لئے کیسا ثابت ہوا؟ انہوں نے کہا کہ بہترین ثابت ہوا، وہ شخص پھر بولا کہ کوئی شک نہیں کہ میں نے کبھی اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی اور وہ اب مجھے عذاب دے گا، لہٰذا جب میں مرجاؤں تو مجھے جلادینا پھر اچھی طرح پیسنا اور پھر مجھے آندھی والی تیز ہوا میں اڑادینا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کن، وہ دوبارہ جیتا جاگتا انسان بن گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا، اس نے جواب دیا کہ آپ کے خوف نے، سوقسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حال میں ملا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کردیا"۔ابن حبان

۱۰۴۵۵ "ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ سالم نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ میرے تمام امتیوں کو معاف کردیا جائے گا علاوہ ان کے جو اعلانیہ گناہ کرتے ہیں، اور اعلانیہ گناہ کرنے میں سے یہ ہے کہ بندہ رات کو کوئی براکام کرے پھر صبح ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کی پردہ داری کی ہو، اور وہ کہے اے فلاں میں نے رات ایسی ایسی حرکت کی جبکہ رات اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی، سووہ رات اس طرح گزارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے تو اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن وہ اس پردے کو ہٹا دیتا ہے، اور ان کا یہ خیال تھا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جب ہو جائے گا وہ جو عنقریب ہونے والا ہے تو اس کو دور کرنے والا کوئی نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کسی کے مقررہ وقت کو جلدی نہیں لاتے اور جو لوگ کوئی کام کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی کوئی کام کرنا چاہتا ہے جو وہ چاہتا ہے، خواہ لوگ اس کو ناپسند ہی کیوں نہ کریں جس چیز کو اللہ تعالیٰ قریب کردے اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ دور کردے اس کو قریب کرنے والا کوئی نہیں اور کوئی کام اللہ کے حکم کے بغیر ہوتا ہی نہیں، اور وہ سوتے وقت اور نمازوں کے بعد چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہنے کا حکم دیا کرتے تھے اور یہ کل سو مرتبہ ہو جائے گا، اور سالم کا خیال تھا کہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔

۱۰۴۵۶ حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ مجھے اپنے دل میں غم کا احساس ہوتا ہے حالانکہ میں اس کی وجہ نہیں جانتا اور میرا دل تنگ ہو گیا ہے، تو محمد بن الحنفیہ نے فرمایا کہ ایسا غم جس کی وجہ تمہیں معلوم نہ ہو یہ اس گناہ کی سزا ہے جو تم نے نہیں کیا، اس شخص نے پوچھا کہ کیا مطلب، انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دل کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے لیکن اعضاء وجوارح اس کا ساتھ نہیں دیتے، تو اس کی سزا غم سے دی جاتی ہے اعضاء وجوارح کو اس کی سزا نہیں دی جاتی۔

فصل......اللہ کی رحمت کے وسیع ہونے کے بارے میں

۱۰۴۵۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ قیدی لائے گئے تو اچانک قیدیوں میں سے ایک عورت تیزی سے آگے بڑھی، اسے قیدیوں میں اپنا بچہ ملا تھا، اس عورت نے اپنے بچے کو پکڑا اور پیٹ سے لگا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی، تو آپ ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینکے گی؟ ہم نے جواباً عرض کیا نہیں اگر یہ اس بات پر قادر ہو کہ اپنے بچے کو آگ میں نہ پھینکے، تو آپ نے فرمایا کہ جتنا رحم اس عورت کو اپنے بچے پر آتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

بخاری، مسلم، ابو عوانۃ، حلیہ ابی نعیم

۱۰۴۵۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں کہ تمام انسانوں کو جنت میں داخل کریں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! آپ نے سچ کہا۔ ابن حبان

۱۰۴۵۹ حضرت اسد بن کرز القسری البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اے اسد بن کرز، تو کسی بھی عمل کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ صرف اللہ کی رحمت سے، میں نے عرض کیا آپ بھی نہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا، میں بھی نہیں البتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری تلافی فرما دیں یا مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لیں۔

بخاری فی تاریخہ، ابن السکن، شیرازی فی الألقاب، طبرانی، ابونعیم، سنن سعید بن منصور

۱۰۴۶۰ فرمایا کہ ''جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو تخلیق فرمایا ہے اسی دن سو رحمتیں بھی تخلیق فرمائی ہیں، ہر رحمت اتنی بڑی ہے کہ زمین وآسمان کے درمیان سما جائے، سو ان میں سے ایک رحمت زمین پر اتاری، لہٰذا اسی وجہ سے مخلوق آپس میں رحم کا معاملہ کرتی ہے، اسی وجہ سے ماں بچے پر مہربان ہوتی ہے، اسی سے پرندے اور درندے پانی وغیرہ پیتے ہیں اور اسی سے مخلوقات زندہ رہتی ہیں، اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو مخلوق سے واپس لیں گے اور یہ رحمت صرف انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں رہ جائے گی اور اس میں باقی ننانوے رحمتوں کا اضافہ فرما دیں گے، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی ''اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے جسے عنقریب ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں''۔ سورۃ الاعراف ۱۵۶۔ خطیب فی المتفق والمفترق، ابن مردویہ عن سلیمان موقوفاً

حرف تاء

اس میں ایک کتاب ہے۔

کتاب التفلیس...... مفلس ہوجانے کا بیان

اس میں ایک ہی باب ہے۔

قرض دار کے بارے میں

۱۰۴۶۱..... فرمایا: جو شخص مرجائے یا مقروض ہوجائے تو سامان کا مالک زیادہ حق دار ہے اپنے سامان کا جب اس کو پائے۔

ابن ماجه، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۶۲..... فرمایا ''کوئی شخص مرجائے اور اس کے پاس کسی اور شخص کا مال بعینہ موجود ہو تو چاہے دینے والا اس سے مانگ چکا ہو یا نہ مانگا ہو ہر حال میں وہ تمام قرضداروں کا شریک ہوگا''۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة

۱۰۴۶۳ فرمایا ''جو کوئی آدمی اپنے سامان کو بیچے اور اس آدمی کے مفلس ہونے کے بعد اسی سامان کو اس آدمی کے پاس پالے اور اس کی قیمت میں سے کچھ کرنا ممکن نہ ہو تو وہ سامان اسکا ہے اور اگر اس سامان کی قیمت میں سے کچھ پر قبضہ کرنا ممکن ہو تو وہ سامان قرض خواہوں کے درمیان برابر ہوگا۔

ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۶۴ فرمایا ''جو کوئی شخص اپنے سامان کو بیچے پس مفلس ہوگیا وہ جس کو اس نے اپنا سامان بیچا اور بیچنے والے نے ابھی تک اس سامان کی قیمت نہیں لی تو اگر وہ اپنا سامان اس کے پاس موجود پائے تو وہ اس کے لینے کا سب سے زیادہ حقدار ہے، لیکن خریدنے والا اگر مرجائے تو اس صورتحال میں یہ شخص بھی دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا۔مالک، ابوداؤد، بروایت حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن هشام مرسلاً

کوئی شخص مفلس ہوجائے اور دوسرا شخص اپنا مال اس کے پاس بعینہ موجود پائے تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔

ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۶۶ جو شخص اپنا سامان بعینہ ایسے شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کے لینے کا حقدار ہے۔

متفق علیه ابوداؤد بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۶۷ کوئی شخص مفلس ہوجائے یا مرجائے اور دوسرا شخص اپنا مال اس کے پاس بعینہ پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

ابوداؤد بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه الله

۱۰۴۶۸ جب کوئی شخص مفلس ہوجائے تو جو شخص اس کے پاس اپنی بیچی ہوئی چیز کو بعینہ پائے تو وہ دوسرے قرضداروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۶۹ جو شخص اپنا سامان بیچے اور اب تک اس نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی نہ لیا ہو تو وہ سامان اس کا ہوجائے گا اور اگر کچھ بھی قیمت لے لی ہو تو وہ دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا۔الخطیب بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۷۰ جو شخص اپنا سامان کسی ایسے آدمی کے ہاتھ بیچے جس نے اس کو قیمت ادا نہ کی ہو اور پھر مفلس ہوجائے تو بیچنے والا اگر اپنا سامان بعینہ اس کے پاس موجود پائے تو وہ اس کو لے لے۔مصنف عبدالرزاق بروایت ابن ابی ملکیة

۱۰۴۷۱ جو شخص مفلس ہوجائے اور دوسرا شخص اپنا سامان اس کے پاس بعینہ پائے تو دوسرے قرضداروں کے بجائے وہ خود اسکو لے لے۔

مصنف عبدالرزاق بروایت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۷۲ جو شخص اپنا سامان کسی کو بیچے پھر خریدنے والا مفلس ہو جائے تو بیچنے والا اپنا سامان بعینہ اسکے پاس پائے تو وہ اس کو لے لے اگر اس نے اس کی قیمت اب تک نہ لی ہو اور اگر اس کی کچھ بھی قیمت لے چکا ہو تو وہ اور دوسرے قرضدار اس چیز کے برابر مستحق ہوں گے۔

مصنف عبدالرزاق ابن ماجه، سنن کبریٰ بیهقی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۴۷۳ کوئی شخص مر گیا اور اس کے پاس کسی شخص کا مال بعینہ موجود ہو تو یہ شخص دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا چاہے وہ پہلے اس قرض کا تقاضا کر چکا ہو یا نہ کر چکا ہو"۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۷۴ جو شخص اپنا مال کسی ایسے شخص کے پاس بعینہ موجود پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔

محمد بن یحییٰ ذہلی فرماتے ہیں یہ حکم مفلس شخص کے بارے میں ہے اور اس سے پہلی حدیث چوری کے مال کے بارے میں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۷۵ جو شخص اپنا مال بعینہ کسی ایسے شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو چکا ہو، تو وہ دوسرے قرضداروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔

سنن دار قطنی فی الافراد بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۴۷۶ آپ ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا: جتنا تم پاؤ وہ لے لو اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔

مسند احمد، وعبدبن حمید، ترمذی حسن صحیح، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، بروایت ابوسعید رضی الله عنه، مسند احمد وسمویه بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

کتاب الجہاد

اس میں چھ ابواب ہیں۔

پہلا باب...... جہاد کی ترغیب کے بارے میں

۱۰۴۷۷ فرمایا تم پر تمہارے امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے چاہے امیر نیک ہو یا فاجر اور اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو، اور تم پر نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے چاہے وہ نیک ہو یا برا، اور تم پر ہر مرنے والے مسلمان کی نماز جنازہ واجب ہے چاہے وہ مرنے والا نیک ہو یا فاجر ہو اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو۔ ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۸ فرمایا جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۹ فرمایا ...... بے شک جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ مسلم ترمذی، بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۰ فرمایا اگر کسی شخص پر بیوی اور اولاد کی ذمہ داری نہیں تو اسے چاہیے جہاد میں لگ جائے۔

طبرانی، کبیر بروایت حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۱ فرمایا ''جب مومن کا دل اللہ کے راستے میں لرزتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے کھجور کے خوشے درختوں سے جھڑتے ہیں''۔

طبرانی کبیر حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۲ ''جو شخص ایک شام اللہ کے راستے میں لگا دے تو جس قدر غبار اس پر لگا ہے اس کے بقدر مشک اس کو قیامت کے دن ملے گی۔

ابن ماجہ والضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۳ فرمایا ''جو شخص اللہ کے راستے میں ایک تیر چلائے گویا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا''۔ ترمذی مستدرک حاکم بروایت ابونجیح

۱۰۴۸۴ فرمایا ''جو شخص اللہ کے راستے میں دشمن پر ایک تیر چلائے اور اس کا تیر دشمن تک پہنچ جائے پھر چاہے اس کا تیر کام دکھائے یا نہ دکھائے اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے''۔ مسند احمد، نسائی ابن ماجہ، طبرانی کبیر، مستدرک حاکم بروایت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۵ فرمایا ''جو شخص اللہ کے راستے میں اپنی تلوار سونتے تو گویا اس نے اللہ سے بیعت کر لی''۔ ابن مردویہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۶ فرمایا ''اللہ کے راستے میں اگر کسی سر میں درد ہو اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۷ فرمایا ''جو میرے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہو سکا ہو اس کو چاہیے کہ وہ سمندر میں جہاد کرے''۔ طبرانی اوسط بروایت واثلۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۸ فرمایا ''جو شخص کسی قیدی کو دشمن کے ہاتھوں سے چھڑائے تو گویا کہ اس نے مجھے آزاد کیا''۔

طبرانی، صغیر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۹ فرمایا کہ ''جو شخص اللہ کے دین کو بلند کرنے کی خاطر لڑے وہ اللہ کے راستے میں نکلا ہوا ہے۔

مسند احمد، ھوئلاء الاربعۃ، متفق علیہ بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۰ فرمایا ''جو شخص اللہ کے راستے میں صرف اتنی دیر لڑے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ نکالا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ پر حرام فرما دیتے ہیں''۔ مسند احمد، بروایت حضرت عمرو ابن عبسۃ

۱۰۴۹۱ فرمایا ''جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس پر جہاد کا کسی قسم کا اثر نہ ہو تو وہ اس سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے دین میں کمی ہوگی''۔

ترمذی، ابو داؤد، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۲ فرمایا ''جو شخص دشمن سے جہاد کرے اور ثابت قدم رہے یہاں تک کہ شہید ہوجائے یا فتح ہوجائے تو وہ شخص قبر میں آزمایا نہیں جائے گا''۔

طبرانی کبیر مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۳ فرمایا ''جو شخص اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے پایا جائے اللہ پاک اس کو قبر کے فتنوں سے امن بخشیں گے''

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۴ فرمایا ''تین لوگ اللہ کی جماعت میں سے ہیں، جہاد سے کامیاب لوٹنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔

نسائی، لابن حبان، مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۵ ... فرمایا ''کافر اور اس کو قتل کرنے والا آگ میں کبھی جمع نہ ہوں گے''۔مسلم، ابوداؤد، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۶ ....فرمایا ''مجھے مہربانی کرنے والا اور جہاد کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے مجھے تاجر یا کھیتی باڑی والا نہیں بنایا گیا، یاد رکھو امت کے بدترین لوگ تاجر اور کھیتی باڑی کرنے والے ہیں مگر وہ شخص جو اپنے دین کی حفاظت کرنے والا ہو''۔

حلیہ ابونعیم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۷ ... فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے رحم کرنے والا اور جہاد کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھے تاجر اور زراعت والا بنا کر نہیں بھیجا ہے بے شک قیامت میں بدترین لوگ وہ ہوں گے جو تاجر اور کھیتی باڑی کرنے والے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو اپنے دین کی حفاظت کرنے والے ہوں۔

سنن دارقطنی فی الازار، حلیہ ابونعیم وابن عساکر

۱۰۴۹۸ فرمایا ''کوئی گھر والے ایسے نہیں جن کے پاس صبح دو بیلوں کی جوڑی آتی ہو مگر یہ کہ وہ ذلیل ہوں گے'' (مراد کھیتی باڑی والے لوگ ہیں)۔طبرانی، کبیر بروایت حضرت ابوامامہ، رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۹ فرمایا ''جب تم بیع عینہ کرنے لگو''۔ابوداؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۰ فرمایا ''جب لوگ دینار اور درھم میں بخل کرنے لگیں، بیع عینہ کرنے لگیں اور جانوروں کے پیچھے مشغول ہوجائیں گے اور اللہ کے راستے میں جہاد کو چھوڑ بیٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسی ذلت ڈال دیں گے جس کو اس وقت تک نہیں ہٹائیں گے جب تک یہ لوگ اپنے دین کی طرف لوٹ نہ آئیں''۔مسند احمد، طبرانی کبیر، شعب الایمان، بیھقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۱ فرمایا ''سب سے افضل صدقہ ایک خیمہ کا سایہ اللہ کے راستے میں مہیا کرنا یا ایک غلام کا اللہ کے راستے میں دینا جوان اونٹنی اللہ کے راستے میں دینا''۔مسند احمد، ترمذی، بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ، ترمذی بروایت حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۲ فرمایا ''تم میں سے جو شخص اللہ کے راستے میں نکلنے والے کے پیچھے اس کے گھر اور مال کا بھلائی کے ساتھ خیال رکھے اس کو نکلنے والے کے اجر کے آدھے حصے جتنا ملے گا''۔مسلم، ابوداؤد، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۳ فرمایا ''اللہ کو غبار آلود قدموں میں سے کوئی قدم اتنا محبوب نہیں جتنے وہ قدم جو جہاد کی صفیں سیدھی کرتے وقت غبار آلود ہوئے ہوں۔

سنن سعید بن منصور بروایت ابن سابط رضی اللہ عنہ، مرسلاً

۱۰۵۰۴ فرمایا ''اللہ کے راستے میں ایک دن کا جہاد دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے، اور جنت میں تمہارے کوڑے کے رکھنے کی جتنی جگہ ہے وہ جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک شام یا ایک صبح لگا دینا اور دنیا میں جتنی چیزیں ہیں ان سب سے بہتر ہے''۔مسند احمد، بخاری، ترمذی، بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۵ فرمایا ''اللہ کے راستے میں ایک دن سرحد کی حفاظت ایک مہینہ کے روزوں اور رات کی عبادت سے بہتر ہے اور اگر کوئی شخص سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مر گیا تو اس کے اعمال کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور اس کا رزق بھی جاری رہے گا اور وہ فتنوں سے محفوظ ہوجائے گا''۔

مسلم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۶ فرمایا ''سرحد کی ایک دن کی حفاظت ایک مہینہ کے روزوں اور راتوں کی عبادت سے افضل ہے''۔ مسند احمد، بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۷ فرمایا ”اللہ کے راستے میں سرحد کی ایک دن کی حفاظت اس کے علاوہ دوسری جگہوں کی ہزار دن حفاظت کرنے سے بہتر ہے“۔
ترمذی، نسائی، مستدرك حاكم، بروايت حضرت عثمان رضی الله عنه

۱۰۵۰۸ فرمایا ایک دن کی سرحد کی حفاظت زمانہ دراز تک روزے رکھنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے شہید جائے وہ بہت بڑے خوف سے امن پا جائے گا اور اسکا رزق اس تک پہنچایا جائے گا اور وہ جنت کی خوشبو پائے گا اور اس کے لئے قیامت تک حفاظت کرنے کا اجر لکھا جاتا رہے گا“۔ طبرانی کبیر بروايت ابوالدرداء رضی الله عنه

۱۰۵۰۹ فرمایا ”اللہ کے راستے میں ایک دن کی سرحد کی حفاظت ایک مہینہ یا ایک سال کی عبادت یعنی اس کے روزے اور رات کے قیام جتنا ثواب رکھتی ہے اور جو اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتا ہوا اور وہ شہید ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں اور اس کے لئے اس حفاظت کا ثواب اس وقت تک لکھا جاتا رہے گا جب تک دنیا باقی رہے“۔
بروایت حضرت حارث رضی الله عنه حضرت عبادة رضی الله عنه

۱۰۵۱۰ فرمایا ”سرحد کی حفاظت چالیس دن تک ہے، جس نے چالیس دن تک حفاظت کی اور اس دوران نہ کچھ خرید و فروخت کی نہ کوئی گناہ کیا تو وہ اپنی خطاؤں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے کہ اپنی پیدائش کے دن تھا“ طبرانی کبیر بروايت ابو امامة رضی الله عنه

۱۰۵۱۱ جب تمہاری جنگیں ختم ہو جائیں اور ارادے بڑھ جائیں اور غنیمت اتار لی جائیں تو تمہارا بہترین جہاد جہاد کی تیاری ہے۔
الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی الله عنه

مال غنیمت بہترین مال ہے

۱۰۵۱۲ فرمایا مسلمان کی بہترین کمائی اس کو اللہ کے راستے میں ملنے والا مال ہے۔ شیرازی فی الالقاب بروايت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۵۱۳ سب سے بہترین جہاد کرنے والا وہ ہے جو ساتھیوں کی خدمت کرنے والا ہو اور وہ شخص جو ان کے پاس دشمن کی خبر لائے اور اللہ کے نزدیک ان میں سب سے خاص مرتبہ والا روزہ دار ہے“۔ طبرانی اوسط بروايت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۵۱۴ فرمایا ”اللہ کے نزدیک سب سے مقرب عمل اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے اسکے برابر کوئی چیز نہیں ہوسکتی“۔
بخاری فی التاریخ بروايت حضرت فضالة بن عبيد رضی الله عنه

۱۰۵۱۵ فرمایا ”جہاد کو لازم پکڑلو صحت مند رہو گے اور مالدار ہو جاؤ گے“۔ کامل ابن عدی بروايت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۵۱۶ فرمایا ”اللہ نے اس امت کے لئے دنیا کا عذاب قتل ہونے میں رکھا ہے۔ حلیہ ابونعیم بروايت عبدالله بن يزيد الارضاعي رضی الله عنه

۱۰۵۱۷ فرمایا ”اس امت کو تلوار کے ذریعے سزا دی گئی ہے“۔ طبرانی کبیر عن رجل

۱۰۵۱۸ حضرت عقبۃ بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف سے خط فرمایا ”اس امت کا دنیا کا عذاب انکے اپنے ہاتھوں میں رکھ دیا ہے“۔ یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔
مستدرك حاكم بروايت حضرت عبدالله بن بريد رضی الله عنه

۱۰۵۱۹ فرمایا ”اللہ نے اس امت کا عذاب اس کی دنیا میں رکھ دیا“۔ طبرانی کبیر بروايت حضرت عبدالله بن يزيد رضی الله عنه

۱۰۵۲۰ فرمایا ”میری امت کا عذاب اس کی دنیا میں ہے“۔ مستدرك حاكم بروايت عبدالله بن يزيد رضی الله عنه

۱۰۵۲۱ فرمایا بے شک مومنین کے لئے سب سے بہتر عمل اللہ کے راستے میں جہاد ہے“۔ طبرانی کبیر بروايت حضرت بلال رضی الله عنه

۱۰۵۲۲ فرمایا ”میری امت کی سیاحت اللہ کے راستے کا جہاد ہے“۔
ابوداؤد، مستدرك حاكم، شعب الايمان بيهقي بروايت ابي امامة رضی الله عنه

۱۰۵۲۳ فرمایا ”بے شک ہر امت کے لئے ایک سیاحت ہوتی ہے اور میری امت کی سیاحت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے اور بے شک ہر

امت کے لئے رھبانیت ہوتی ہے میری امت کی رھبانیت دشمنوں کے ٹھکانوں سے سرحد کی حفاظت کرنا ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابوامامة رضی اللہ عنه

۱۰۵۲۴ فرمایا"میں قیامت کے قریب تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہوں تا کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو جس کا کوئی شریک نہیں اور میرا رزق میرے نیزے کے نیچے ہے اور حقارت اور ذلت ڈال دی گئی اس شخص پر جو میرے دین کی مخالفت کرے اور جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا"۔مسنداحمد، مسند ابی یعلی، طبرانی کبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۰۵۲۵..... فرمایا"لوگوں میں سے بہترین دو شخص ہیں ایک وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا رہے یہاں تک کہ ایسی جگہ تک جا پہنچے جہاں سے دشمن کو خطرہ ہو جائے اور دوسرا وہ شخص جو آبادی کے کنارے پر رہتا ہو اور پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتا رہے، اپنے مال کا حق دیتا رہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آجائے"۔مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۲۶..... فرمایا" کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے بہترین مرتبہ والا نہ بتاؤں یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کے راستے میں چلتا رہے یہاں تک کہ مر جائے یا شہید کر دیا جائے، اور کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے پیچھے چلنے والا ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو ایک گھاٹی میں گوشہ نشین ہو کر نماز پڑھتا رہے زکوۃ ادا کرتا رہے اور برے لوگوں سے دور رہے" خوب سن لو سب سے بدترین شخص وہ ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا اور وہ پھر بھی عطا نہ کرے"۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، لابن حبان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۰۵۲۷..... فرمایا"سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ شخص جو ایک گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں"۔ابو داؤد، مستدرک حاکم بروایت ابوسعید رضی اللہ عنه

۱۰۵۲۸..... فرمایا"سب سے بہتر مومن وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرلے پھر وہ مومن جو ایک گھاٹی میں رہ کر اللہ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے۔مسلم متفق علیه، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجه بروایت ابوسعید رضی اللہ عنه

۱۰۵۲۹ فرمایا"اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرنے والا اس شخص سے زیادہ اجر حاصل کرنے والا ہے جو اپنے آپ کو چست کر کے ایک مہینہ کے روزے اور راتوں کی عبادت کرے"۔شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابو امامة رضی اللہ عنه

۱۰۵۳۰ فرمایا"بے شک اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے اپنے ہاتھوں کو صدقہ دینے کے لئے کھول ڈالے اور پھر ان کو بند نہ کرے"۔طبرانی کبیر بروایت سهل ابن حنظلة

جنت کے سو درجات مجاہدین کے لئے ہیں

۱۰۵۳۱ فرمایا"بے شک جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے، ہر دو درجوں کے بیچ میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان پس جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کے بیچ میں ہے اور جنت کا اعلیٰ درجہ ہے اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے، اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں"۔مسند احمد بخاری، بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۳۲ فرمایا"جو شخص اللہ کے راستے میں نکلتا ہے اسے اللہ پکارتا ہے کہ اسے مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں پر تصدیق نے نکالا ہے۔مجھ پر اس کا حق ہے کہ میں اسے اس کے اجر اور ساتھ لائی ہوئی غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا دوں یا اسے جنت میں داخل کروں" پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لئے مشکل نہ ہوتا تو میں کسی سریے (وہ جنگ جس میں آپ خود شریک نہ ہوتے تھے) سے پیچھے نہ رہوں حالانکہ میری خواہش ہے کہ مجھے اللہ کے راستے جہاد (میں شہید) کیا جائے پھر زندہ کیا جائے پھر شہید کیا جائے۔تین مرتبہ فرمایا۔

مسند احمدمتفق علیه نسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۳۳ فرمایا"اللہ کے راستے میں سرحد کی ایک دن کی حفاظت ایک مہینہ کے روزے اور راتوں کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اس حفاظت کے

دوران مرجائے وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ کردیا جائے گا اور اس کے عمل کا اجر قیامت تک لکھا جاتا رہے گا"۔ ترمذي بروايت سلمان رضي الله عنه

۱۰۵۳۴۔ فرمایا "میں اللہ کے راستے میں ایک جہاد کرنے والے کے لئے سامان سفر کی تیاری کردوں"۔

۱۰۵۳۵۔ فرمایا "اللہ کے راستے میں کسی زخمی کو کوئی زخم نہیں لگتا اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کے راستے میں زخمی ہوا ہے مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی"۔

ابن ماجه بروايت حضرت هريرة رضي الله عنه

۱۰۵۳۶۔ فرمایا "کوئی شخص اللہ کے راستے میں زخمی نہیں ہوتا اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوا ہے مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی"۔

ترمذی، نسائي بروايت حضرت ابوهريرة رضي الله عنه

۱۰۵۳۷۔ فرمایا "کوئی زخمی اللہ کے راستے میں زخم نہیں کھاتا مگر یہ کہ وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی۔ بخاري بروايت حضرت ابوهريرة رضي الله عنه

۱۰۵۳۸۔ فرمایا "کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کو موت آئے اور اللہ کے پاس اس کے لئے بھلائی ہو کہ وہ دنیا میں لوٹنا پسند کرتا ہو اگر چہ اسکو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب مل جائے سوائے شہید کے کہ وہ یہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں لوٹ جائے تا کہ اس کو دوبارہ شہید کردیا جائے یہ اس وجہ سے کہ اسکو شہادت کی فضیلت کا پتہ چل چکا ہوگا"۔ مسند احمد متفق عليه ترمذی بروايت انس رضي الله عنه

۱۰۵۳۹۔ فرمایا "میری امت کے بعض لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کررہے تھے اور سمندر کے بیچ میں اس طرح سوار تھے جیسے بادشاہ تختوں پر ہوتے ہیں"۔ متفق عليه ترمذی، نسائي، بروايت حضرت انس رضي الله عنه مسنداحمد، مسلم، نسائي ابن ماجه بروايت حضرت ام حرام بن ملحان رضي الله عنه

۱۰۵۴۰۔ فرمایا "میں نے سمندر پر سوار ہونے والے لوگوں میں سے ایک ایسی جماعت دیکھی جو اس طرح تھی جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں"۔ مراد جہاد کرنے والے لوگ ہیں۔ ابوداؤد بروايت ام حرام رضي الله عنه

۱۰۵۴۱۔ فرمایا "میں اپنی امت میں سے ایک ایسی جماعت سے متعجب ہوا جو سمندر پر اس طرح سوار تھی جیسے بادشاہ تختوں پر ہوتے ہیں"۔

مسلم بروايت ام حرام رضي الله عنه

۱۰۵۴۲۔ فرمایا "اے لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت طلب کرو اور جب تمہارا دشمن سے سامنا ہوجائے تو ثابت قدم رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اے اللہ جو کتاب کو نازل کرنے والے ہیں اور بادلوں کو چلانے والے ہیں اور دشمنوں کو شکست دینے والے ہیں ان لوگوں کو شکست دے دیں اور ہمیں ان پر فتح نصیب فرمائیں"۔ متفق عليه، ابوداؤد بروايت حضرت عبدالله بن ابي اوفیٰ رضي الله عنه

۱۰۵۴۴۔ فرمایا "جو شخص اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا دے دے اس حال میں کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور اسکے وعدے کو سچ جانتا ہو تو اس گھوڑے کے کھانے پینے، پاخانہ اور پیشاب کے بدلے میں اسکے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی"۔

مسند احمد، ابن ماجه، نسائي بروايت حضرت ابوهريرة رضي الله عنه

۱۰۵۴۵۔ فرمایا "جو اللہ کے راستہ میں ایک گھوڑا عطا کردے پھر اپنے ہاتھ سے اس کا چارہ بنائے تو ہر دانہ کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی ہے"۔

ابن ماجه ابن حبان بروايت تميم داري رضي الله عنه

جہاد کیلئے گھوڑے پالنے کا ثواب

۱۰۵۴۶۔ فرمایا "بے شک اللہ کے بعض ملائکہ ایسے ہیں جو ہر رات کو نازل ہوتے ہیں اور جنگ میں استعمال ہونے والے جانوروں کو گنتے ہیں

سوائے اس جانور کے جس کے گلے میں گھنٹی ہو"۔طبرانی بروایت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۷ فرمایا"جو اپنے خرچ پر کسی شخص کو اللہ کے راستے میں بھیج دے اور خود گھر رہے تو اس کے لئے ہر درھم کے بدلے ساٹھ سو درہم کا ثواب ہے، اور جو خود اللہ کے راستے میں لڑے اور اس میں مال خرچ کرے تو اس کے لئے ہر درھم کے بدلے سات لاکھ درھم ہوں گے"۔

ابن ماجه بروایت حسن بن علی ابو درداء رضی الله عنه ابوهریرة رضی الله عنه، ابوامامه، ابن عمر، جابر، عمران بن حصین رضی الله عنه

۱۰۵۴۸ فرمایا"جس کو اللہ کے راستے میں کچھ حصہ ملے تو وہ اس کے لئے جنت کا ایک درجہ ہے"۔

ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابی نجیح

۱۰۵۴۹ فرمایا"جو اللہ کے راستے میں جانے کے لئے کسی کو تیار کرے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جو کسی جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر والوں کا اچھی طرح سے خیال رکھے تو گویا اس نے خود جہاد کیا"۔مسند احمد، متفق علیه، ابن ماجه بروایت حضرت زید بن خالد رضی الله عنه

۱۰۵۵۰ فرمایا"جو اللہ کے راستے میں جانے کے لئے کسی کو تیار کرے تو اس کے لئے اس جانے والے کے جتنا اجر ہے اور اس جانے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی"۔ابن ماجه بروایت حضرت زید بن خالد الجهنی رضی الله عنه

۱۰۵۵۱ فرمایا"جو اللہ کے راستے کے لئے نکلے اور اس دوران مرجائے یا شہید کردیا جائے یا اس کا گھوڑا یا اونٹ اسے کچل ڈالے یا اس کے بستر پر کوئی زہریلا جانور اسے ڈس لے یا جس طریقے سے بھی اللہ چاہے وہ انتقال کرجائے تو وہ شہید ہوگا اور اس کے لئے جنت ہوگی"۔

ابوداؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو مالک الاشعری رضی الله عنه

۱۰۵۵۲ فرمایا"جو مسلمان اللہ کے راستے میں اتنی دیر بھی قتال کرے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ نکالا جاتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جو اللہ سے سچے دل کے ساتھ شہادت مانگے پھر وہ مرجائے یا قتل کردیا جائے تو بے شک اس کے لئے شہید جتنا اجر ہے اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگ جائے یا کوئی چوٹ پہنچے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اسکا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگے تو اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

مسنداحمد، ابن ماجه، ابن حبان بروایت حضرت معاذ رضی الله عنه

۱۰۵۵۳ فرمایا"جو نہ جہاد کرے نہ کسی کو جہاد کے لئے تیار کرے نہ کسی مجاہد کے پیچھے اس کے گھر والوں کا خیال رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے پہلے کسی مصیبت میں مبتلا کردیں گے"۔ابوداؤد، ابن ماجه بروایت حضرت ابوامامه رضی الله عنه

۱۰۵۵۴ فرمایا"جو اس حال میں دنیا سے رخصت ہو کہ اس نے نہ کبھی جہاد کیا ہو نہ کبھی اپنے دل میں اسکا ارادہ کیا ہو تو وہ ایک طرح کے نفاق پر دنیا سے رخصت ہوا"۔

فائدہ......یعنی مؤمن کی تو شان یہی ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں نکلے یا پھر نکلنے کا خواہش مندر ہے"۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

سرحد کی حفاظت میں جان دے دینا

۱۰۵۵۵ فرمایا"جو اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتا ہوا جان دیدے تو اللہ اسکے نیک اعمال کا ثواب اس کے لئے جاری رکھتے ہیں اور اس کا رزق اسکو اسی طرح ملتا رہتا ہے اور وہ فتنوں سے محفوظ ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس حال میں اٹھائیں گے کہ وہ خوف سے امن میں ہوگا۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۵۵۶ فرمایا"اللہ کے راستے میں ایک گھڑی کا جہاد لیلۃ القدر میں حجر اسود کے پاس عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

ابن حبان، شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۵۵۷..... فرمایا ''اللہ کے راستے کے لئے اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ دینے کیلئے ہاتھ کھولے رکھے اور ان کو بند نہ کرے''۔

مسند احمد ابوداؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن الحنظلة رضی اللہ عنه

۱۰۵۵۸ فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی میں ضمانت لیتا ہوں کہ اگر میں نے اس کو موت دے دی تو اس کو جنت عطا فرماؤں گا اور اگر اس کو واپس لوٹایا تو اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا''۔ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۰۵۵۹ ...فرمایا ''جو اللہ کے راستے میں ایک دن اور رات کی حفاظت کرنے کے دوران انتقال کر جائے اس کے لئے اتنا ہی اجر لکھا جاتا رہے گا اور اسکا رزق اس کو ملتا رہے گا اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا''۔ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۰ فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مومنین میں سے کچھ لوگ ایسے نہ ہوتے جن کو یہ گوارا نہیں کہ وہ جہاد میں میرے سے پیچھے رہ جائیں اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں ان کو سواری دے سکوں تو میں اللہ کے راستے میں لڑی جانے والی کسی جنگ میں بھی پیچھے نہ رہوں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اللہ کے راستے میں شہید کر دیا جاؤں پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں ھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کر دیا جاؤں''۔

مسند احمد، متفق علیه نسائی، بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۱ .....فرمایا ''اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی بھی کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہیں ہو سکتا۔

نسائی ابن ماجه، ابن حبان بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۲ .....فرمایا ''کسی بندے کے اندر اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں ساتھ جمع نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی انسان کے اندر ایمان اور بخل کبھی ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں''۔ابوداؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۳ ..... فرمایا ''دوزخ میں کافر اور وہ مسلمان جس نے اس کافر کو قتل کیا ہو پھر سیدھا چلا ہو اور میانہ روی اختیار کی ہو جمع نہیں ہو سکتے، اور کسی مسلمان کے اندر اللہ کے راستے کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی بندے کے اندر ایمان اور حسد ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں''۔

مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

دو آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے

۱۰۵۶۴ .....فرمایا ''دوزخ میں دو ایسے لوگ جمع نہیں ہو سکتے جن میں سے ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتا ہو ایسا مومن جو کافر کو قتل کرے پھر سیدھے راستے پر چلتا رہے۔مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۵ فرمایا ''بے شک شیطان نے ابن آدم کے مختلف راستوں میں گھات لگائی ہے، پس اس کے اسلام کے راستے میں بیٹھا ہے اور کہتا ہے تم اسلام لاتے ہو اور اپنا اور اپنے باپ دادوں کا دین چھوڑتے ہو لیکن وہ اس کی بات نہیں مانتا اور اسلام لے آیا ہے پھر وہ اس کے ہجرت کے راستے میں بیٹھا اور کہا تم ھجرت کر رہے ہو اور اپنی زمین اور اپنا آسمان چھوڑ رہے ہو (مراد اپنا وطن ہے) جبکہ مہاجر کی مثال تو ایسی ہے جیسے گھوڑے کی چراگاہ میں ہے لیکن اس نے شیطان کی نہ مانی اور ھجرت کرلی پھر وہ اس کے جہاد کے راستے میں بیٹھا اور کہا تم مال اور جان کو مشقت میں ڈال کر جہاد کر رہے ہو پھر اگر تم شہید کر دیئے جاؤ گے تو تمہاری بیوی سے کوئی اور نکاح کرلے گا اور تمہارے مال کو تقسیم کر دیا جائے گا لیکن اسنے شیطان کی بات نہیں مانی اور جہاد کیا، تو جو شخص اس طرح کرے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے، اور اگر وہ غرق ہو جائے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے اور اگر اس کا جانور اسکی گردن توڑ دے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے''۔

مسند احمد، نسائی ابن حبان، بروایت حضرت سبرة بن ابی فاکهه رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۶ فرمایا ''لوگوں میں سے سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے بلندی پر اڑتا جارہا ہو جب بھی کوئی پکار یا چیخ سنتا ہے اسی تک جا پہنچتا ہے لڑائی اور قتل کے مواقع تلاش کرتے ہوئے یا وہ شخص جو گھاٹیوں

میں سے ایک گھاٹی میں یا وادیوں میں سے ایک وادی کے بیچ میں اپنی بکریوں کے چھوٹے سے ریوڑ کے ساتھ ہو، نماز پڑھتا رہے، زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آ پہنچے، اور لوگوں سے اس کا تعلق بھلائی کے علاوہ کوئی نہ ہو''۔

مسلم، ابن ماجه، بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۵۶۷ فرمایا''مشرکین سے اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو''۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی لابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۵۶۸ ...فرمایا''اللہ کے راستے میں سمندر کے ساحل پر ایک رات کی حفاظت اس شخص کی عبادت سے بہتر ہے جو اپنے گھر میں رہ کر ایک ہزار برس تک روزے رکھے اور راتوں کو عبادت کرتا رہے اور ہر برس تین سو دن کا کا اور ہر دن ہزار برس کا''۔

ابن ماجه بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۵۶۹ فرمایا''اللہ کے راستے کی ایک رات کی حفاظت بہتر ہے ایک ہزار ایسی راتوں سے جن میں عبادت کی جائے اور انکے دنوں میں روزے رکھے جائیں''۔طبرانی کبیر، مستدرک حاکم شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت عثمان رضی الله عنه

۱۰۵۷۰ فرمایا''آگ حرام کردی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے ڈر سے روئے اور آگ حرام کردی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے راستے میں جاگی ہو اور آگ حرام کردی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے منع کردہ چیزوں سے رک گئی ہو یا وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں ضائع ہوگئی ہو''۔

طبرانی کبیر، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوریحانه رضی الله عنه

۱۰۵۷۲.....مجاہدین کی عورتیں پیچھے رہ جانے والوں پر اس طرح حرام ہیں جیسے ان کی اپنی مائیں اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے مجاہدین میں سے کسی کے گھر والوں کا رکھوالا بنے اور پھر ان میں خیانت کرے مگر یہ کہ قیامت کے دن مجاہد کو اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ شخص جس نے تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں کے ساتھ برائی کی سو تم اس کی نیکیوں سے جو چاہو لے لو پس وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا تو تمہارا کیا گمان ہے میرا نہیں خیال کہ وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑ دے گا۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت ابوبریدة رضی الله عنه

۱۰۵۷۳ ...فرمایا''اسلام کی چوٹی اللہ کے راستے میں جہاد ہے اس کو وہی حاصل کرسکتا ہے جو لوگوں میں سب سے افضل ہو۔

طبرانی، کبیر بروایت حضرت ابوامامة رضی الله عنه

۱۰۵۷۴ فرمایا''اللہ رحم کرے چوکیداری کے چوکیدار پر''۔ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت حضرت عقبةبن عامر رضی الله عنه

۱۰۵۷۵ فرمایا''اللہ کے راستے کی چند گھڑیاں پچاس حجوں سے بہتر ہیں۔مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۵۷۶ فرمایا''تلواریں جنت کی چابیاں ہیں''۔

حضرت ابوبکر رضی الله عنه فی العلانیات وابن عساکر بروایت حضرت یزید بن شجرة رضی الله عنه

۱۰۵۷۷.....فرمایا''تلوار گواہی کے لئے کافی ہے''۔ابن ماجه بروایت سلمة بن المحبق رضی الله عنه

تلواریں گواہ دیں گی

فائدہ:......یعنی تلواریں قیامت کے دن اپنے استعمال کرنے والوں کے لئے گواہی دیں گی کہ انہوں نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا تھا''۔

۱۰۵۷۸.....فرمایا''تلواریں مجاہدین کی چادریں ہیں''۔مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت ابوایوب رضی الله عنه. المحاملی فی امالیه، بروایت حضرت زیدبن ثابت رضی الله عنه

۱۰۵۷۹.....فرمایا''جہاد میں شریک ہونے والا اور جمعہ کی نماز میں شریک ہونے والا دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے پر زیادہ فضیلت نہیں رکھتا''۔(یعنی دونوں فضیلت میں برابر ہیں)۔ابو النضر الغدذینی فی مشخته بروایت حضرت ثعبان رضی الله عنه

۱۰۵۸۰ فرمایا ”خوشخبری اس کے لئے جو اللہ کے راستے میں کثرت سے جہاد کرے گا جو اللہ کا ذکر کرے تو اس کے لئے ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ہیں جو دس گنا بڑھادی جائیں گی اس کے ساتھ ہی اللہ کے پاس اسکے لئے اس سے بھی زیادہ بہت کچھ ہے۔“

طبرانی کبیر بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۱ فرمایا ”اللہ کے راستے کی ایک صبح اور ایک شام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے“۔

متفق علیہ، نسائی بروایت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۲ فرمایا ”ہمارے رب اس قوم پر تعجب فرماتے ہیں جن کو زنجیروں سے باندھ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے“۔

مسند احمد، بخاری، ابوالدرداء بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۳ فرمایا ”مجھے ہنسی آتی ہے ان لوگوں پر جو تمہارے پاس مشرق کی سمت سے آئیں گے ان کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور وہ اس بات کو ناپسند کررہے ہوں گے“۔مسند احمد، طبرانی کبیر بروایت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۴ فرمایا ”مجھے ہنسی آتی ہے ان قوموں پر جو زنجیروں سے باندھ کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے“۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۵ فرمایا ”مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جو زنجیروں میں باندھ کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے وہ اس چیز کو ناپسند کررہے ہوں گے“۔

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ، حلیہ ابونعیم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۶ فرمایا ”ہمارے رب نے اس شخص پر تعجب فرمایا جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے پھر اس کے ساتھیوں کو شکست ہوجائے تو وہ اپنی ذمہ داری پہچانے اور لڑتا رہے یہاں تک کہ شہید ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں دیکھو میرے بندے کی طرف یہ شخص اس لئے لڑتا رہا کیونکہ اس کو میری نعمتوں کی خواہش تھی اور میرے عذاب سے خوف تھا یہاں تک کہ اس کو شہید کردیا گیا۔

ابوداؤد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۷ فرمایا ”تم پر اللہ کے راستے میں جہاد فرض ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہارے غم اور پریشانی کو دور فرماتے ہیں“۔طبرانی کبیر بروایت حضرت ابوامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۸ فرمایا ”اس شخص کے اعمال کم ہیں اور اجر زیادہ“۔

فائدہ:...... یہ ان صحابی کے بارے میں فرمایا ہے جو ایمان لائے اور ایمان لاتے ہی جہاد میں چلے گئے اور وہاں شہید ہوگئے اسلئے فرمایا کہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بہت کم کئے ہیں لیکن پھر بھی اجر بہت لے گئے کیونکہ ان کو شہادت کا مرتبہ عطا ہوا تھا۔

متفق علیہ بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۹ فرمایا ”اللہ کے راستے کی ایک صبح یا ایک شام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے“۔مسند احمد متفق علیہ ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ، متفق علیہ، ترمذی، نسائی ابن حاتم بروایت سھل بن سعد، مسلم، ابن ماجہ بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۰ فرمایا ”اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام بہتر ہے ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب“۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی تمام مخلوقات سے افضل ہے۔

۱۰۵۹۱ فرمایا ”سمندر میں ایک جہاد کرنا خشکی کے دس جہادوں سے بہتر ہے اور جس شخص کا سمندر میں سر چکرائے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے خون سے لت پت ہوجائے“۔

فائدہ:...... یعنی اس کو شہادت کا ثواب ملے گا۔ابن ماجہ بروایت حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا

۱۰۵۹۲ فرمایا ”سمندر میں ایک جہاد خشکی میں دس جہادوں سے بہتر ہے اور جو سمندر کو عبور کرلے گویا اس نے تمام وادیوں کو عبور کرلیا اور سمندر

میں جس شخص کا سر چکرائے وہ ایسا ہے جیسا اللہ کے راستے میں اپنے خون میں لت پت ہونے والا"۔

طبرانی، کبیر، شعب الایمان بیھقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۳..... جس شخص نے پہلے حج نہ کیا ہو اس کا حج کرنا دس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور جو پہلے حج کر چکا ہو اس کے لئے جہاد میں شریک ہونا دس حجوں سے بہتر ہے اور سمندر میں ایک جہاد خشکی کے دس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور جو سمندر کو پار کر لے گویا اس نے ساری بستیاں پار کر لیں اور سمندر کے سفر میں جس کا سر گھومنے لگے وہ ایسا ہے جیسے اللہ کے راستے میں اپنے خون سے لتھڑ گیا ہو"۔

طبرانی کبیر شعب الایمان بیھقی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

سمندری راستہ سے جہاد کرنے والوں کی فضیلت

۱۰۵۹۴..... فرمایا"میری امت کی سب سے پہلی فوج جو سمندر میں سوار ہوگی انہوں نے اپنے لئے جنت واجب کروالی اور میری امت میں سے جو پہلی فوج قیصر بادشاہ کے شہر پر حملہ کرے گی ان کی مغفرت کردی گئی"۔ بخاری بروایت ام حرام بنت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۵ فرمایا"ایک حج چالیس جہادوں سے بہتر ہے اور ایک جہاد چالیس حجوں سے بہتر ہے"۔ البزار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... پہلی صورت اس شخص کے لئے ہے جس پر حج فرض ہو اور دوسری صورت اس کے لئے جس پر حج فرض نہ ہو"۔

۱۰۵۹۶..... فرمایا"ایک حج چالیس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور ایک جہاد چالیس حجوں سے بڑھ کر ہے"۔

شعب الایمان بیھقی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۷ فرمایا"جہاد سے پہلے حج کرنا پچاس جہادوں سے افضل ہے اور حج کے بعد جہاد کرنا پچاس حجوں سے بڑھ کر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک گھڑی کا جہاد پچاس حجوں سے بڑھ کر ہے"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۸..... فرمایا"اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا یہ سب اللہ کے وفد ہیں اللہ نے ان کو بلایا تو انہوں نے اطاعت کی اور انہوں نے اللہ سے سوال کیا تو اللہ نے ان کو عطا فرمایا"۔ ابن ماجہ، لابن حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۰ فرمایا جہاد تیری دونوں خواہشوں کے لئے بہتر ہے۔ مسند فردوس عن ابی درداء رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۱..... فرمایا"جہاد دو طرح کے ہیں سو جو شخص اللہ کی رضاء کی خاطر جہاد کرے اور امیر کی اطاعت کرے اور بہترین مال خرچ کرے۔ ساتھی کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرے زمین میں فساد سے بچے تو بیشک اس کی نیند اور بیداری سب اجر کی مستحق ہیں اور جو شخص فخر اور ریاء جتلانے کے لئے کرے اور امیر کی نافرمانی کرے زمین میں فساد کرے تو بیشک وہ خوشحالی کے ساتھ واپس نہیں آئے گا"۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، مستدرک بیھقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۲ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا جو بندہ جہاد کے لئے اللہ کے راستے میں نکلتا ہے میری رضاء کی خاطر تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ میں اسے اگر واپس لایا تو اس کے اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا اور اسے اپنے پاس بلا لیا تو معاف کر کے رحم کر کے جنت میں داخل کر دوں گا"۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۴ فرمایا"جہاد سے لوٹنا جہاد کی طرح ہی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد مستدرک عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۵ فرمایا"ایک گھڑی کا اللہ کے راستے میں قتال کی صف میں کھڑا ہونا بہتر ہے سال بھر کے کھڑے ہونے سے"۔

ابن عدی و ابن عساکر ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اگر مسلما اپنے گھر پر ہزاروں سال عبادت کرتا رہے یہ اللہ کے راستے میں قتال کی صف میں ایک گھڑی کے کھڑے ہونے کے برابر نہیں ہوسکتا۔

۱۰۶۰۶ فرمایااس کے سر پرتلواروں کی چمک اسے آزمانے کے لئے کافی ہے۔نسائی عن رجل

فائدہ:......یعنی مؤمن کے امتحانات کے لئے اتنا کافی ہے کہ موت اس کے سامنے ہواور تلواریں چل رہی ہوں۔

۱۰۶۰۷ فرمایا کہ ”ہرعمل کا تعلق عمل کرنے والے سے مرتے وقت ختم ہوجاتا ہے علاوہ اس کے جو اللہ کے راستے میں کمر باندھے ہوئے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے عمل کی نشونما کرتے ہیں اور قیامت تک اس کو اس کا رزق دیا جاتا ہے“۔طبرانی، حلیه بروایت عو

۱۰۶۰۸ فرمایا کہ ”ہر وہ زخم جو کسی مسلمان کو اللہ کے راستے میں لگا وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا جیسے اس میں نیزہ لگا ہوا اور اس میں سے خون بہہ رہا ہو، رنگ تو خون کا ہی ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی“۔متفق علیه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۶۰۹ فرمایا کہ ”ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہونے والا ہے علاوہ اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں کمر باندھے ہوئے ہو، کیونکہ اس کا عمل اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک بڑھاتے رہتے ہیں اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہتا ہے“۔

ابو داؤد، ترمذی، مستدرک حاکم بروایت فضالة بن عبید رضی الله عنه اور مسند احمد بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی الله عنه

۱۰۶۱۰ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک سفر پچاس مرتبہ حج کرنے سے بہتر ہے“۔ابوالحسن الصیقلی فی الاربعین عن ابی المضاء

۱۰۶۱۱ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے اور یقیناً جنت کی ایک کمان بھی ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے“۔بخاری بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۶۱۲ فرمایا کہ ”اللہ عز وجل کے راستے میں ایک صبح لگا دینا یا ایک شام لگا دینا ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے، اور تم میں سے کسی کی کمان یا کسی کے قد کے برابر جگہ جنت میں سے دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے اور اگر اہل جنت میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو جنت اور دنیا کے درمیان کی جگہ اس کی خوشبو سے بھر جائے اور اس کی روشنی سے روشن ہوجائے، اور یقیناً اس کے سر پر موجود اوڑھنی بھی دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے“۔

مسند احمد، متفق علیه، ترمذی بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۶۱۳ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک غزوۃ مجھے چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے“۔

عبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا عن مکحول مرسلاً

۱۰۶۱۴ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک ساعت بھی کسی شخص کا کھڑے ہوجانا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے“۔

الضعفاء للعقیلی بروایت حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه

۱۰۶۱۵ فرمایا کہ ”ہر نبی کے لئے رھبانیت ہوتی ہے اور اسی امت کی رھبانیت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے“۔

مسند احمد بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۶۱۶ فرمایا کہ ”نمازی کو اس کا اجر ملے گا، اور نمازی کو تیار کر کے بھیجنے والے کو اپنا بھی اور نمازی کا بھی (دونوں کا) اجر ملے گا“۔

ابو داؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۶۱۷ فرمایا کہ ”گر کر مرنے والے کے لئے شہید کا اجر ہے اور ڈوبنے والے کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے“ (فرمایا کہ) کسی بندے کا میزان عدل (قیامت میں) بھاری نہیں ہوگا جتنا کہ اس جانور سے بھاری ہوگا جسے اللہ کے راستے میں استعمال کیا جاتا ہو یا اس پر اللہ کے راستے میں سواری کی جاتی ہو۔طبرانی کبیر عن جابر رضی الله عنه

۱۰۶۱۹ فرمایا کہ ”جس شخص کے دل میں اللہ کے راستے میں جانے کا شوق پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام کردیں گے“۔

مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۱۰۶۲۰ فرمایا کہ ”کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کرے اور پھر اس کی گردن میں لٹکا دے مگر یہ کہ اس کو ہر دانے کے بدلے ایک نیکی دی جاتی ہے“۔مسند احمد، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت تمیم رضی الله عنه

۱۰۶۲۱ فرمایا کہ ”کوئی غازی ایسا نہیں جو اللہ کے راستے میں ہو اور پھر ان کو مال غنیمت ملے مگر یہ کہ ان کو ان کے آخرت کے اجر کا دو تہائی فوراً دے دیا جاتا ہے، اور ایک تہائی باقی رہتا ہے اور اگر مال غنیمت نہ ملے تو ان کا اجر مکمل کر دیا جاتا ہے“۔

مسند احمد، مسلم ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

مجاہد کا مرتبہ قائم اللیل کے برابر ہے

۱۰۶۲۲ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال (اور اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے) اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو ہمیشہ کھڑا رہنے والا ہو روزے اور صدقے سے ڈھیلا نہیں پڑتا، یہاں تک کہ (مجاھد) واپس نہ لوٹ آئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرے کہ اگر اس کے راستے میں جان سے گیا تو جنت میں داخل ہوگا یا صحیح سلامت واپس آ گیا تو اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس آئے گا“۔ متفق علیہ، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۳ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال (اور اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرنے والا ہے) اس روزے دار کی طرح ہے جو کھڑا ہونے والا ہو، ڈرنے والا، رکوع اور سجدہ کرنے والا ہو“۔ نسائی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۴ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں صف میں کسی شخص کا کھڑا ہونا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے“۔ طبرانی بروایت حضرت عمران رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۵ فرمایا کہ ”اگر کسی کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہو گیا تو جنت اس (مسلمان کرنے والے پر واجب ہوگئی)“۔

طبرانی بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۶ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں نیزہ باندھا تو اللہ قیامت کے دن اس کو گناہوں سے آزاد کر دیں گے“۔

عبدان بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۷ فرمایا کہ ”جس نے نمازی کی غیبت کی گویا کہ اس نے ایک مومن کو قتل کیا“۔ الشیرازی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۸ فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں کچھ مال خرچ کرے تو اس کے لئے سات سو گنا لکھ دیا جاتا ہے“۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، مستدرک حاکم بروایت خریم بن فاتک

۱۰۶۲۹ فرمایا کہ ”اگر کسی شخص نے کسی غازی کو تیار کروایا یہاں تک کہ وہ ثابت قدمی سے جہاد میں چلا گیا تو اس (تیار کروانے والے) کے لئے بھی غازی جیسا ہی اجر ہوگا یہاں تک کہ غازی کی موت واقع ہو جائے یا تو واپس آ جائے“۔ ابن ماجہ بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۰ فرمایا کہ ”جس نے جہاد کے لئے اپنی اونٹنی کے تھنوں کو باندھ دیا اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام قرار دے دیں گے“۔

الضعفاء للعقیلی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۶۳۱ فرمایا کہ ”جس نے ایک رات بھی اللہ کے راستے میں گزاری تو اس کے لئے ہزار راتوں کے روزے اور قیام کی طرح ہوگی“۔

ابن ماجہ بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۲ فرمایا کہ ”سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ کوئی اس حال میں صبح کرے کہ اس نے عزم کیا ہو کہ کسی پر ظلم نہ کروں گا“۔

فردوس بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۳ فرمایا کہ ”ایسا مت کرو، کیونکہ اللہ کے راستے میں تم سے کسی کے کھڑے ہونے کی جگہ، گھر پر اس کے ستر سال تک نماز پڑھنے سے افضل ہے، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرما دے اور جنت میں داخل کرے، اللہ کے راستے میں جہاد کرو جس نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیان جتنے وقت برابر بھی جہاد کیا، اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی“۔

ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۴ فرمایا کہ ”اے جابر! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے ساتھ کیسے ملاقات کی؟ اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی سے بغیر حجاب کے بات نہیں کی لیکن آپ کے والد کے ساتھ بغیر حجاب کے ملاقات فرمائی اور فرمایا کہ اے عبداللہ! تمنا کرو، جس چیز کی تمنا کرو گے میں عطا کروں گا، تمہارے والد نے فرمایا، اے میرے رب! مجھے زندہ کر دیجئے میں دوسری مرتبہ آپ کے راستے میں قتال کروں گا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات میری طرف سے طے شدہ ہے کہ کوئی ان میں سے واپس نہ جائے گا، تو تمہارے والد نے عرض کیا کہ اے میرے رب پھر جو میرے پیچھے (زندہ) ہیں ان تک میرا حال پہنچا دیجئے“۔ ترمذی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۵ فرمایا کہ ”جب احد میں تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا جو جنت کی نہروں پر آتے جاتے ہیں، اور جنت کے پھل کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں رہتے ہیں، جب ان شہیدوں نے اپنا کھانا پینا اور اپنے رہنے کی جگہ نہایت عمدہ پائی تو کہنے لگے کہ کون ہمارے بھائیوں تک یہ بات پہنچائے کہ ہم زندہ ہیں جنت میں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے، تاکہ جہاد میں زاہد نہ بن جائیں اور جنگ کے وقت توکل کر کے نہ بیٹھے رہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری یہ بات پہنچاؤں گا“۔ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۶۳۶ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کر رکھا جو میرے راستے میں نکلے اور اسے میرے راستے میں صرف جہاد نے اور مجھ پر ایمان نے اور میرے رسولوں پر تصدیق نے نکالا ہو تو اس کا ذمہ دار میں ہوں کہ اس کو جنت میں داخل کروں، یا اس کو اس کے اس ٹھکانے تک پہنچا دوں جہاں سے وہ نکلا تھا مال غنیمت اور اجر حاصل کرتے ہوئے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمانوں پر گراں نہ ہوتا میں کبھی کسی سریے سے بھی پیچھے نہیں رہتا اور ہمیشہ اللہ کے راستے میں نکلتا لیکن مجھے اس میں گنجائش نہیں دکھائی دیتی کہ میں ان (مسلمانوں) کو اس پر مجبور کروں، ان کے پاس بھی گنجائش نہیں کہ وہ میرا اتباع کرتے اور نہ وہ مجھے چھوڑ کر پیچھے رہ کر خوش ہوتے ہیں، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے یقیناً اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے، پھر میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے، پھر میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا، پھر میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے“۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۷ ایک شخص مسلمان ہوا اور قتال کرنے لگا اور قتل ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے عمل تو کم کیا لیکن اس کو اجر بہت زیادہ دیا گیا“۔

بخاری، مسلم بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۸ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے سو درجے تیار کر رکھے ہیں، ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان، لہٰذا اگر میرے پاس کوئی ایسی چیز ہوتی جس سے میں قوت حاصل کرتا اور مسلمانوں کو قوت فراہم کرتا اور یا مسلمانوں کے پاس کچھ ہوتا جس سے وہ قوت حاصل کرتے تو کوئی سریہ میں ایسا نہ بھیجتا جس کے ساتھ میں خود نہ جاتا لیکن نہ تو یہ میرے لئے ممکن ہے اور نہ ہی مسلمانوں کے لیے، اور اگر میں نکلتا تو کوئی ایسا نہ رہتا جس میں میرے ساتھ جائے بغیر کوئی خیر اور بھلائی رہتی، اور یہ بات میرے لئے بھی سخت ہے اور ان کیلئے بھی، لہٰذا مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے اور پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر قتل کیا جاؤں“۔ طبرانی بروایت حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۹ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو پکار کا جواب دیتے ہوئے میرے راستے میں نکلا، میری رضا کی خاطر جہاد کرتے ہوئے اور میرے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اور میرے رسولوں پر ایمان رکھتے ہوئے، تو اس کی ذمہ داری اللہ عزوجل پر ہے یا تو اس کو لشکر میں وفات دیدے جس طرح چاہے اور پھر اسے جنت میں داخل کرے، اور یا وہ اللہ کی ضمانت میں ہوگا، اگرچہ اس کی غیر حاضری گھر والوں سے طویل ہو جائے یہاں تک کہ وہ مال غنیمت اور اجر و ثواب لے کر اپنے گھر والوں میں واپس آجائے“۔ طبرانی بروایت حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۶۴۰.....فرمایا کہ "جو کفار کا جواب دیتے ہوئے اللہ کی رضا کی خاطر اللہ کے راستے میں نکلا، اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہوئے تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہے، سو یا تو اللہ تعالیٰ اس کو لشکر میں ہی وفات دیدے جیسے چاہے اور پھر اس کو جنت میں داخل کردے یا وہ اللہ کی ضمانت میں ہوجائے اگرچہ اس کی عدم موجودگی طویل ہوجائے پھر وہ صحیح سلامت اجروثواب اور مال غنیمت لیکر اپنے گھر والوں کے پاس آئے، اور جو اللہ کے راستے میں نکلا اور مرگیا یا قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے یا اس کو اس کا گھوڑا یا اس کا اونٹ گرادے جس سے اس کی گردن ٹوٹ جائے، یا اس کو کوئی چیز ڈس لے یا وہ اپنے بستر پر کسی بھی طرح مرجائے تو وہ شہید ہے اور جنت اس کے لئے ہے"۔

متفق علیه بروایت حضرت ابومالک الاشعری رضی الله عنه

۱۰۶۴۱.... فرمایا کہ "جنت کے سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کر رکھے ہیں"۔بروایت حضرت ابوالدرداء رضی الله عنه

۱۰۶۴۲... فرمایا کہ "جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے یا اس سے بھی زیادہ، یہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے"۔مسند عبد بن حمید بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۱۰۶۴۳ فرمایا کہ "لوگوں میں سے درجہ نبوت سے قریب ترین لوگ مجاہدین اور اہل علم ہیں، کیونکہ مجاہدین ان تعلیمات کی خاطر جہاد کرتے ہیں جو رسول لے کر آئے، اور رہے اہل علم تو وہ اس لئے کہ وہ انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں"۔

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۶۴۴... فرمایا ۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کے راستے میں مجاہدین کا کیا ہے، فرمایا کہ اونگھتے ہوئے اس کا کوڑا (چابک) گرجائے اور وہ (گھوڑے) سے اتر کر اس کو اٹھالے"۔ابن ابی عاصم فی الصحابه اور ابونعیم بروایت حضرت ثابت بن ابی عاصم رضی الله عنه

فائدہ:......اس روایت میں لفظ "ڈر" سے مراد خوف زدہ ہونا نہیں بلکہ صرف چونکنا مراد ہے، یعنی اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے سرحد پر پہرہ دیتے ہوئے مسلمان مجاہد اگر ذرا سا اونگھ جائے اور اس حال میں اس کا چابک اس سے چھوٹ کر گرجائے اور وہ اس کی وجہ سے ذرا سا چونک جائے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۶۴۵ فرمایا کہ "ہر امت کے لئے رھبانیت ہوتی ہے اور میری امت کی رہبانیت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے"۔

بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۶۴۶ فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھے رات کو کھڑا نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ واپس آجائے جب واپس آئے"۔مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی الله عنه

۱۰۶۴۷ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو رات کو پھر کھڑا کھڑا اللہ کی آیات (نماز میں) پڑھتا رہے دن کو بھی اور رات کو بھی اس ستون کی طرح"۔حلیه ابونعیم بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۶۴۸ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو، کھڑا ہونے والا ہو، اللہ کی آیات کے ساتھ قنوت پڑھنے والا ہو، اور روزے اور صدقے سے ڈھیلا نہ پڑے، (یہ مثال اس وقت تک ہے جب تک) مجاہد اپنے گھر والوں کے پاس نہ آجائے"۔ابن حبان بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۶۴۹ فرمایا کہ "کیا میں تمہیں مقام و مرتبے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہو یہاں تک کہ قتل کیا جائے یا جان سے جائے، کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے ملا ہوا ہے؟ وہ شخص جو ایک گھاٹی میں الگ تھلگ نماز ادا کرتا رہتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

افضل ترین شخص

۱۰۶۵۰... فرمایا کہ" کیا میں تمہیں مقام ومرتبے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کے راستے میں ہو یہاں تک کہ جان سے جائے یا قتل کیا جائے، کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ کیا میں تمہیں بدترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے"۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۱... فرمایا کہ" کیا میں تمہیں تمام مخلوقات میں سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہے جب بھی معرکے کا موقع ہوتا ہے اس پر سیدھا ہو جاتا ہے، کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ وہ شخص جو چند بکریوں کے ساتھ رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے کیا میں تمہیں بدترین مخلوق کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ نہ دے"۔مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۲... فرمایا کہ" کیا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے بہترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، جی ضرور، فرمایا وہ شخص جو اللہ کے راستے میں ہے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہے اس انتظار میں ہے کہ وہ حملہ کرے یا اس پر حملہ کیا جائے، کیا میں تمہیں اس کے بعد سب سے بہترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں، عرض کیا، جی ہاں ضرور، فرمایا وہ شخص جو چند بکریاں لئے نماز ادا کرتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے جانتا ہے کہ اس کے مال میں اللہ کا کیا حق ہے، اور لوگوں کے شر سے الگ تھلگ ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا

۱۰۶۵۳... فرمایا کہ" لوگوں میں سے سب سے بہتر مرتبے کا وہ شخص ہے جو گھوڑے کی کمر پر بیٹھا ہوا ہے دشمن کو ڈراتا ہے اور دشمن اس کو ڈراتا ہے"۔بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا

۱۰۶۵۴... فرمایا کہ" اسلام تین کمرے ہیں، نیچے والا، اوپر والا، اور ایک اور کمرہ، رہا نیچے والا تو وہ اسلام ہے اس میں تمام مسلمان داخل ہیں لہٰذا تو ان کے بارے میں نہ پوچھ کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں، رہا اوپر والا سو ان کے اعمال ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں، بعض مسلمان بعض دیگر مسلمانوں سے بڑھ کر ہیں، اور وہ جو سب سے اوپر والا کمرہ ہے تو وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے یہاں تک وہی پہنچ سکتا ہے جو ان میں سب سے افضل ہے"۔طبرانی بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۵... فرمایا کہ" جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا اپنے گھر سے نکلا، اور مجاہدین کہاں ہیں؟ اور اپنی سواری سے گر پڑا اور مر گیا تو اب اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، اور جو اپنی جگہ پر ہی قتل کیا گیا سو اس نے واپسی کا ٹھکانہ واجب کر لیا"۔

مسند احمد، ابن سعد، طبرانی، مستدرک حاکم متفق علیہ ابونعیم بروایت محمد بن عبداللہ بن عتیک عن ابیہ

۱۰۶۵۶... فرمایا کہ جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے نکلا پھر اسے کوئی آفت پہنچی یا کسی جانور نے ڈس لیا اور وہ مر گیا تو وہ شہید ہے، اور جو اپنی موت پر مرا تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو اپنی جگہ پر ہی مارا گیا تو اس نے ٹھکانہ واجب کر لیا"۔العسکر فی الامثال

۱۰۶۵۷... فرمایا کہ" جس نے اللہ کے راستے میں ایک غزوہ (معرکہ) بھی لڑا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طاعات ادا کر دیں"۔

دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۸... فرمایا کہ" جو دشمن سے ملا (جنگ کی) اور صبر سے کام لیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا یا غالب آ گیا تو اس کو قبر میں تکلیف نہ دی جائے گی"۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابو ایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۹... فرمایا کہ" جو غازی کی حرمت نہیں جانتا تو وہ منافق ہے، اور جو کسی غازی سے بغض رکھتا ہے سو وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے

بغض رکھتا ہے تو وہ اسلام سے بری (آزاد) ہوگیا، اور اگر کسی نے کسی غازی کو تکلیف دی تو اس نے مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھے تکلیف د
تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردیں گے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہوگی"۔ رافعی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۰ فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے لئے بددعا کی اجازت دی تو فرشتوں نے امین کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کی دعا قبول کی گئی اور اس کی بھی جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا، پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجاہدین کو تکلیف دینے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی حمایت میں بھی ایسے ہی غصے ہوتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی حمایت میں، اور ان کی دعا بھی ایسے ہی قبول کرتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی"۔ ابوالفتح ازدی فی الصحابہ اور ابوموسیٰ فی الذیل بروایت حمانۃ باھلی رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۱ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہدین کو تکلیف دینے سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی حمایت میں بھی ایسے ہی غصے ہوتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی حمایت میں، اور ان کی دعا بھی ایسے ہی قبول فرماتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی دعا قبول فرماتے ہیں"۔

دارقطنی فی الافراد، دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

جہاد قیامت تک جاری رہے گا

۱۰۶۶۲ فرمایا کہ "جہاد جاری رہے گا جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اس وقت تک جب تک میری امت کا آخری فرد دجال سے لڑے گا، کسی ظالم کا ظلم اس (جہاد) کو ختم نہ کرسکے گا اور نہ ہی کسی منصف کا انصاف"۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۳ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اس قوم سے جو جنت میں زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوئے داخل ہوں گے"۔

بخاری، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۴ فرمایا کہ "یقیناً میں دیکھ رہا ہوں ان لوگوں کو جن کو زنجیروں میں جنت کی طرف لے جایا جارہا ہے"۔

حاکم فی الکنی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۵ فرمایا کہ "کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کیوں ہنسا؟ میں نے اپنی امت میں سے کچھ لوگوں کو دیکھا جنہیں زنجیروں میں باندھ کر زبردستی جنت کی طرف لے جایا جارہا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا کہ وہ عجمی قوم کے لوگ ہوں گے جنہیں مجاہدین گرفتار کریں گے اور اسلام میں داخل کرلیں گے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۶ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی ذمہ داری اللہ پر ہے، یا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت و مغفرت کی طرف قبول کرلے یا وہ اجر و ثواب اور مال غنیمت لے کر واپس پہنچ جائے، اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزے دار کی طرح ہے جو کھڑا عبادت کرتا رہتا ہے اور سست نہیں پڑتا یہاں تک کہ (مجاہد) واپس آجائے"۔

ابن ماجہ مسند ابی یعلی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۷ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں سونے والا اس روزے دار کی طرح ہے جو کبھی افطار نہیں کرتا اور کھڑا عبادت کرتا ہے اور سست نہیں پڑتا"۔

ابوالشیخ بروایت حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۸ فرمایا کہ "غازی کا آنکھ جھپکانا جب وہ آنکھیں جھپکاتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے نیکی ہے اور ایک نیکی سات گنا کے برابر ہے"۔

ابونعیم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۹ فرمایا کہ "جو شخص ایک دن بھی اللہ کے راستے میں بیمار ہو، یا دن کا کچھ حصہ یا ایک گھنٹہ، تو اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے سو غلام آزاد کرنے کے برابر اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور غلام بھی ایسے جن میں سے ہر ایک کی قیمت ایک لاکھ ہو"۔

ابن زنجویہ بروایت رجل من اھل الحجاز مرسلاً

۱۰۶۷۰ فرمایا کہ "بنی آدم کے تمام اعمال کو کراماً کاتبین لے کر آتے ہیں علاوہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہدین کے نیک اعمال کے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو فرشتے پیدا کیئے ہیں وہ ان کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو گننے سے عاجز ہیں"۔

ابو الشیخ فی الثواب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۱ فرمایا "ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں تو نہیں پاتا، کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد نکلے تو تو اپنی مسجد میں داخل ہو اور کھڑا عبادت کرنے لگے اور سست نہ پڑے اور روزہ رکھے اور افطار نہ کرے؟" بخاری بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۲ فرمایا کہ "نیک بات، ہمیشہ روزہ رکھنا اور ہر سال حج کرنا جہاد کے قریب ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز جہاد کے قریب نہیں ہو سکتی"۔

بیھقی فی شعب الایمان عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۳ فرمایا کہ "ہمیں کہنے دیجئے اے ابن الخطاب! جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی"۔

طبرانی بروایت ابی المنذر

۱۰۶۷۴ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کو لازم پکڑو کیونکہ یہ بھی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس سے اللہ تعالیٰ ہر طرح کے غموم و ہموم ختم کر دیں گے، اور دور و نزدیک اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور دور و نزدیک اللہ تعالیٰ کی حدود قائم کرو اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے مت ڈرنا"۔ مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۵ فرمایا کہ "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں سب سے بہتر آدمی وہ ہو گا جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے اللہ کے راستے میں ہو، جب بھی کسی معرکے کا سنے اپنے گھوڑے کی پشت پر سیدھا ہو جائے اور اپنے گمان کے مطابق موت کو تلاش کرنے لگے، اور وہ شخص جوان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں نماز ادا کرے اور زکوۃ دے اور لوگوں کو صرف بھلائی کی حالت میں ملے"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۶ فرمایا کہ "بندوں کے سب کے سب اعمال کی مثال اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے سامنے ایسی ہے جیسے خطاف (ایک ننھا پرندہ) جو اپنی چونچ میں سمندر سے (ذرا سا) پانی لیتا ہے"۔ ابو الشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۷ فرمایا کہ "کوئی عمل اللہ کے نزدیک اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے اور ایسے حج کرنے سے جو جھوٹ اور خیانت سے پاک ہو قبول شدہ ہو، اس میں نہ کوئی گناہ ہو نہ جھگڑا اور نہ کوئی نامناسب حرکت، سے زیادہ محبوب نہیں"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۸ فرمایا کہ "اس شخص جیسا لوگوں میں کوئی نہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے اللہ کے راستے میں جہاد کرے، اور اپنی برائی سے لوگوں کو محفوظ رکھے، اور اس شخص کی طرح جو اپنی بکریوں کے ساتھ دیہات میں رہے، مہمان کی مہمان نوازی کرے اور اس کا حق ادا کرے"۔

مسند احمد، طبرانی، حلیہ ابی نعیم، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۹ فرمایا کہ "تم میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ صدقہ ابن عوف کا ہے، مہاجر فقراء میں سے کسی فقیر کا ذرا سا ڈر جانا جو اللہ کے راستے میں اپنا چابک گھسیٹ رہا ہو ابن عوف کے صدقے سے زیادہ افضل ہے"۔

یہ روایت سعید بن ابی ہلال سے ہے کہ انہیں معلوم ہوا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے صدقہ دیا جس سے لوگ بہت خوش ہوئے یہاں تک کہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا"۔

۱۰۶۸۰ فرمایا کہ "اپنے اپنے ٹھکانوں پر اطمینان سے رہو کیونکہ اب ہجرت ختم ہو چکی، البتہ جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں نکالا جائے تو نکل پڑو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۸۱ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں ایک سرخ جماعت کی نشاندھی کی جو دو صفوں کے درمیان متکبرانہ انداز میں چل رہی تھی، جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اس جماعت کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ چال ہے جسے اللہ تعالیٰ اس جگہ (میدان جہاد) کے علاوہ (کسی بھی اور جگہ پر) شدید ناپسند کرتے ہیں"۔ طبرانی بروایت خالد بن سلیمان بن عبداللہ بن خالد بن سماک بن خرشتہ عن ابی عن جدہ

۱۰۶۸۲ فرمایا کہ "تم میں سے کسی کا ایک ساعت بھی اللہ کے راستے میں کھڑا ہونا اپنے گھر پر اس کی زندگی بھر کے عمل سے بہتر ہے"۔
ابن عساکر بروایت ابو سعید بن ابی فضالة بن سعد اور مستدرك حاکم بروایت ابو سعید بن ابی فضالة عن سهل بن عمرو
۱۰۶۸۳ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں کسی شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ اللہ کے نزدیک اس کی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے"۔
طبرانی، مستدرك حاکم، متفق علیه بروایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنه
۱۰۶۸۴ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں کسی شخص کا صف میں کھڑے ہونا دنیا اور ہر اس چیز سے جو دنیا میں ہے بہتر ہے، اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تو وہ پہنچ گیا، خواہ تیر نشان پر لگا ہو یا خطا کر گیا ہو تو اس کو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور جو اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو وہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا"۔ طبرانی بروایت حضرت عمران بن حصین
۱۰۶۸۵ فرمایا کہ "مجھے یہودیت یا نصرانیت دے کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ واضح اور روشن شریعت دے کر بھیجا گیا ہوں، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے، اور تم میں سے کسی کا صف میں کھڑے ہونا، اس کے ساٹھ سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابو امامة رضی اللہ عنه

ایک صبح و شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

۱۰۶۸۶ فرمایا کہ "ایک شام اللہ کے راستے میں لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے اور ایک صبح اللہ کے راستے میں لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے، اور ایک مؤمن کی جان، مال اور عزت دوسرے مؤمن پر اسی طرح حرام کر دی گئی ہے جس طرح اس دن کو حرام کیا گیا ہے"۔ مسند احمد، بیهقی فی شعب الایمان بروایت سفیان بن وهب الخولانی
۱۰۶۸۷ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک ساعت بھی پچاس مرتبہ حج کرنے سے بہتر ہے"۔ دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه
۱۰۶۸۸ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک صبح کا لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے"۔ ابن قانع عن سفیان بن وهب الخولانی
۱۰۶۸۹ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے"۔
مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه اور متفق علیه بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنه
۱۰۶۹۰ فرمایا کہ "غزوہ تبوک کے موقع پر جب حج کے لئے اجازت لینے والے لوگ بہت ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک غزوہ میں شریک ہونا مجھے چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے"۔ عبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا بروایت مکحول
۱۰۶۹۱ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک دن لگا دینا باقی ہزار دنوں سے بہتر ہے"۔ مسند حاکم، متفق علیه بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنه
۱۰۶۹۲ فرمایا کہ "تم میں سے کسی کا اللہ کے راستے میں کھڑے ہونا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے"۔
طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنه
۱۰۶۹۳ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایسا ٹھہرنا جس میں تلوار بھی نہ سونتی گئی ہو اور نہ نیزہ چلایا ہو اور نہ ہی کوئی تیر چلایا ہو ایسی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے جس میں ایک لمحے کے لئے بھی اللہ کی نافرمانی نہ کی ہو"۔ ابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه
۱۰۶۹۴ فرمایا کہ "کوئی شخص اگر اللہ کے راستے میں ایک قدم بھی اٹھاتا ہے تو "حور عین" اسے جھانک کر دیکھتی ہیں اور اگر وہ قدم اٹھانے میں تاخیر کرے تو وہ اس سے حیا کرتی ہیں اور پردہ کر لیتی ہیں، اور اگر وہ شہید ہو جائے تو پہلا زخم جو اس کے سر میں لگے اور خون بہے تو وہ اس کی خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اور دو حور عین اس پر نازل ہوتی ہیں اس کے چہرے سے مٹی جھاڑتی ہیں اور کہتی ہیں کہ خوش آمدید، اب تمہارا وقت آ پہنچا اور وہ بھی کہتا ہے کہ خوش آمدید تم دونوں کا وقت بھی آ پہنچا"۔ هناد، طبرانی بروایت یزید بن شجرة
فائدہ: "سر کا زخم" اتفاقی قید ہے احترازی نہیں اور وقت آ پہنچنے سے مراد جنت میں جانے کا وقت ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
۱۰۶۹۵ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں (جب نکلو تو) منہ پر کپڑا وغیرہ نہ باندھا کرو، یہ تو صرف غبار ہے جو اللہ کے راستے میں ہے اور اہل جنت

کی مشک کا چوراہے"۔ابو الشیخ بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۶ فرمایا کہ "اس سے پیچھے نہ رہو، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کیونکہ یہ تو جنت کی خوشبو ہے یعنی غبار"۔

باوردی اور بغوی اور ابن منده اور نسائی بروایت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۷ فرمایا کہ "ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اللہ کے راستے میں ہو اور اس کے نرخرے میں غبار ہو اور اسے آگ چھو جائے"۔

الشیرازی فی الالقاب بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۸ فرمایا کہ "یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع ہو"۔

ابن زنجویہ بروایت حضرت ابوھریرۃ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۶۹۹ فرمایا کہ "یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اور ایمان اور حسد جمع ہو"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۰ فرمایا کہ "جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوگئے تو وہ پیر آگ پر حرام ہیں"۔مسند احمد، باوردی متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ، ابن زنجویہ عن رجل اور ابن عساکر بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۱ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو راستے سے ہٹ کر چل رہا تھا تو اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے کیا ہوا جو راستے سے ہٹ کر چل رہا ہے؟ اس نے جواباً عرض کیا کہ مجھے گرد وغبار ناپسند ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے الگ مت ہو سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تو جنت کی خوشبو ہے"۔

ابو داؤد، فی المراسیل، نسائی فی الکنی اور بغوی طبرانی بروایت ربعۃ بن زید رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۲ فرمایا کہ "کسی بندے کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود نہیں ہوئے مگر یہ کہ وہ آگ پر حرام ہوگئے ہیں"۔مسند ابی یعلی، ابن عساکر بروایت حضرت مالک بن عبداللہ الخثعمی رضی اللہ عنہ اور الشیرازی فی الألقاب بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۳ فرمایا کہ "کوئی شخص ایسا نہیں جس کا چہرہ اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس چہرے کو امن میں رکھیں گے اور کوئی شخص ایسا نہیں جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو آگ سے محفوظ رکھیں گے"۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۴ فرمایا کہ "جس کے قدم اللہ کے رستے میں غبار آلود ہوگئے تو اللہ تعالیٰ ان کو آگ پر حرام کردیں گے"۔

ابن زنجویہ اور سمویہ اور عمار اور ابن عساکر بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۵ فرمایا کہ "جس نے غازی کو سامان فراہم کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سایہ فراہم کریں گے، اور جس نے غازی کو سامان فراہم کیا یہاں تک کہ وہ اس سامان کے ساتھ طاقتور ہوگیا تو اس (سامان فراہم کرنے والے) کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہوگا یہاں تک کہ (غازی) مرجائے یا قتل کردیا جائے یا واپس آجائے، اور جس نے مسجد بنائی جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے"۔

مسند احمد، عدنی، مسند ابی یعلی، ابن حبان، مستدرک حاکم، متفق علیہ، سعید بن منصور بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۶ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں لڑنے والے کو سامان فراہم کیا تو اس (سامان دینے والے) کا اجر بھی اس (غازی) کی طرح ہے اور جس نے اللہ کے راستے میں لڑنے والے کی (عدم موجودگی میں) اس کے گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ رکھا اور ان پر خرچ کیا تو اس (خرچ کرنے والے اور نگرانی کرنے والے) کا اجر بھی غازی کی طرح ہوگا"۔

دارمی، ابن حبان، طبرانی، بروایت زید بن خالد الجھنی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۷ فرمایا کہ "جس نے غازی کو سامان فراہم کیا یا اس کے گھر کی بھلائی کے ساتھ خبر گیری کی تو وہ ہمارے ساتھ ہوگئے"۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۸ فرمایا کہ ”جس نے حاجی کو سامان فراہم کیا، یا غازی کو سامان فراہم کیا یا اس کے گھر کی بھلائی کے ساتھ خبر گیری کی یا کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہوگا جیسا عمل کرنے والے کو ہوگا اور اس کے اجر میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی“۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت زید بن خالد رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۹ فرمایا کہ ”عزت واحترام کے لحاظ سے جہاد کرنے والی عورتوں کی فضیلت بیٹھ رہنے والوں پر ایسی ہے کہ جیسے وہ ان کی مائیں ہوں، اور کوئی شخص ایسا نہیں جس نے کسی مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے گھر کے ساتھ خیانت کی ہو مگر یہ کہ اس کو قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا ہونا پڑے گا، اس مجاہد سے کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ شخص جس نے تیرے گھر میں خیانت کی سو اس کے اعمال میں سے جتنے چاہے لے لے“۔

طبرانی بروایت ابن بریدۃ رضی اللہ عنہ

فصل......رباط کے بیان میں

تکملہ

فائدہ:......الرباط وہ جگہ جہاں لشکر سرحد کی حفاظت کے لئے قیام کرے، اس کی جمع رُبط آتی ہے۔

دیکھیں مصباح اللغات ص ۲۷۵، کالم مادہ ربط، واللہ اعلم بالصواب. مترجم

۱۰۷۱۰ فرمایا کہ ”وہ سپاہی جو رباط میں شامل ہو، اس کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور ایک دینار کا خرچ تو سو دیناروں کے خرچ سے افضل ہے جو کوئی شخص کسی اور جگہ میں خرچ کرے“۔ ابو الشیخ، بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۱ فرمایا کہ ”اس معاملے کی ابتداء نبوت ورحمت ہے، اس کے بعد خلافت ہوگی، اس کے بعد ملوکیت اور رحمت پھر امارت اور رحمت، پھر اس پر ایک دوسرے کو ایسے دانتوں سے کاٹیں گے جیسے گدھ ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں، لہٰذا تم لوگ جہاد کو لازم پکڑنا، تمہارا سب سے افضل جہاد رباط ہوگا اور تمہارا سب سے افضل رباط، عسقلان ہوگا“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......عسقلان آج کل فلسطین میں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۱۲ فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں ایسی رات کے بارے میں نہ بتاؤں جو لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے (وہ رات) جس میں پہرے دار نے ایسے خوف کے عالم میں پہرہ دیا ہو کہ گویا کہ اب وہ اپنے گھر والوں میں نہ لوٹ سکے گا“۔

مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۳ فرمایا کہ ”جس شخص نے اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی پہرے داری کی رضا کارانہ طور پر سلطان نے اس کو کچھ نہ دیا ہو وہ اپنی آنکھوں سے آگ کو نہ دیکھے گا البتہ قسم کو حلال کرنے کی صورت میں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ (تم میں سے کوئی نہیں جو اس تک آنے والا نہیں)۔

مسند احمد، بخاری فی تاریخہ، مسند ابی یعلی، طبرانی، بروایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۴ فرمایا کہ ”جس شخص نے سمندر کے ساحل پر ایک رات پہرہ دیا تو اس کا یہ پہرہ دینا اپنے گھر پر ہزار سال تک عبادت کرنے والے کی عبادت سے افضل ہے اور سال بھی ایسا جس میں تین سو ساٹھ دن ہوں اور ہر دن ہزار سال کے برابر ہو“۔

مسند ابی یعلی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۵ فرمایا کہ ”جو شخص ایک دن یا ایک رات اللہ کے راستے میں پہرہ دے تو اس کا یہ پہرہ دینا مہینہ بھر کے روزوں یا مہینہ بھر کی نفل نمازوں کے برابر ہے“۔ بغوی اور ابن قانع بروایت سمیط العجلی

۱۰۷۱۶ فرمایا کہ ”جس نے ایک رات مورچے میں مسلمانوں کی چوکیداری کرتے ہوئے گزاری تو اس کا اجر جو اس سے پیچھے (یعنی گھر پر بیٹھا) روزے رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے کی طرح ہے“۔ ابن زنجویہ، دار قطنی فی الافراد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۷۔ فرمایا کہ ”جس نے اونٹنی کا دودھ نکالنے کے وقت تک بھی پہرہ دیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔“

خطیب بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۱۰۷۱۸۔ فرمایا کہ ”جو مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر مسلمانوں کی عیدوں میں سے کسی عید پر شریک ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کی غیر موجودگی میں تمام مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کی تعداد کے برابر نیکیاں اس کو عطا فرمائیں گے“۔ابن زنجویه بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۷۱۹۔ فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے ھلاک ہوا وہ قبر کے عذاب سے محفوظ ہوگیا اور اس کے لئے قیامت تک اس کا اجر بڑھتا رہے گا“۔بغوی، ابن حبان، بروایت حضرت سلمان رضی الله عنه

۱۰۷۲۰۔ فرمایا کہ ”جس نے ایک رات اللہ کے راستے میں پہرہ دیا تو اس کا یہ پہرہ دینا اپنے گھر والوں میں مہینہ بھر روزے رکھنے والے اور عبادت کے لئے کھڑے رہنے والے سے بہتر ہے“۔ابن عساکر بروایت سعید بن خالد بن ابی الطویل بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۷۲۱۔ فرمایا کہ ”جس نے مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر مسلمانوں کی عیدوں میں سے کسی عید میں شرکت کی تو اس کے لئے اسلام کے حرام موجود تمام پرندوں کے پروں کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی“۔ابن زنجویه بروایت یحییٰ بن ابی کثیر مرسلاً

۱۰۷۲۲۔ فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے وفات پا گیا سو وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ ہوگیا اور اس کے نیک عمل جو وہ کرتا تھا (ان کا ثواب اس کو قیامت کے دن تک ملتا رہے گا)۔الحکیم بروایت حضرت انس رضی الله عنه

اللہ کے راستہ کا پہرہ قبر کے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ

۱۰۷۲۳۔ فرمایا کہ ”جو کوئی ان مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر وفات پا گیا قیامت کے دن تک انہی پر اٹھایا جائیگا جن پر اس کی وفات ہوئی تھی، پہرہ، یا حج وغیرہ“۔طبرانی بروایت فضالة بن عبید رضی الله عنه

۱۰۷۲۴۔ فرمایا کہ ”جو پہرے کی حالت میں وفات پا گیا وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا“ اور بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہو گیا اور اس کو جنت کی ٹھنڈی ھوا اور رزق دیا جائے گا اور اس کے لئے قیامت تک اللہ کے راستے میں پہرہ دینے کا اجر لکھا جاتا رہے گا“۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۷۲۵۔ فرمایا کہ ”قزوین اور روم پہرہ دینے والے اور تمام شہروں میں پہرہ دینے والوں میں سے ہر ایک کیلئے ایسے شہید کا ثواب لکھا جائے گا جو اللہ کے راستے میں خون میں لت پت ہو کر شہید ہوا“۔خطیب فی فضائل قزوین اور رافعی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی الله عنه

۱۰۷۲۶۔ فرمایا کہ ”اللہ عزوجل کے راستے میں ایک رات کی پہرے داری ایسی ہزار راتوں سے افضل ہے جن میں رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کی گئی اور دن بھر روزہ رکھا گیا۔

مسند احمد، طبرانی، ابونعیم فی المعرفة، مستدرک حاکم، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عثمان رضی الله عنه

۱۰۷۲۷۔ فرمایا کہ ”وہ آنکھ آگ پر حرام ہوگی جو ایک رات اللہ کی راہ میں جاگی ہوگی“۔نسائی براویت حضرت ابوریحانه رضی الله عنه

۱۰۷۲۸۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک دن کا پہرہ مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں مورچے میں وفات پا گیا تو اس کو قیامت کے دن تک جہاد کا اجر ملتا رہے گا“۔ابن زنجویه بروایت حضرت سلمان رضی الله عنه

۱۰۷۲۹۔ فرمایا کہ ”کہ ایک دن رات مورچے میں رہنا مہینے بھر کے ایسے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے جن میں نہ افطار ہو اور نہ سستی اور اگر مورچے میں وفات پا گیا تو اس کے لئے دوبارہ زندہ ہونے تک اس کے بہترین عمل کا ثواب ملتا رہے گا اور وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا“۔

مسند احمد، طبرانی، ابن عساکر بروایت حضرت سلمان رضی الله عنه

۱۰۷۳۰۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں گزارنا مہینے کے روزہ اور نمازوں سے بہتر ہے اور جو اللہ کے راستے میں مورچے

میں وفات پا گیا تو قیامت کے دن تک اس کو مجاہد کا اجر ملتا رہے گا''۔ رویانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۱ فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں گزارنا دنیا اور اس پر موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے، اور جنت میں تم سے کسی ایک کا کوڑا (چابک) رکھنے کی جگہ بھی پوری دنیا اور اس پر موجود چیزوں سے بہتر ہے، اور ایک شام جو بندہ اللہ کے راستے میں لگاتا ہے یا ایک صبح دنیا اور اس پر موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے''۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، بروایت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۲ فرمایا کہ ''ایک دن اور رات اللہ کے راستے میں مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے سوا گر اس کی وفات ہوگئی تو اس کو مورچہ بند کا اجر ملے گا اور آزمانے والوں (منکر نکیر) سے محفوظ رہے گا اور اس کے لئے جنت سے رزق مقرر کیا جائے گا''۔

بغوی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۳ فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے، اور جو اللہ کے راستے میں مورچہ بند حالت میں مر گیا تو اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھا جائے گا اور اس کو اس کے بہترین عمل کا قیامت تک اجر ملتا رہے گا جو وہ کرتا تھا''۔

ابن زنجویہ بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۴ فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا، دنیا اور اس میں موجود چیزوں سے بہتر ہے اور یقیناً جنت میں تم سے کسی کی کمان رکھنے کی جگہ بھی دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے''۔ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۵ فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور جو اسی مورچہ بندی کی حالت میں وفات پا گیا تو اس کو اس کے بہترین عمل کا اجر ملتا رہے گا جو وہ کرتا تھا اور وہ آزمانے والوں سے محفوظ ہو جائے گا اور قیامت کے دن شہید اٹھایا جائے گا''۔ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۶ فرمایا کہ ''ایک دن رات مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے'' اس کے لئے اس کا رزق جاری کیا جائے گا، اور اس کا عمل اس کے لئے باقی رکھا جائے گا اور وہ آزمانے والوں سے محفوظ ہو جائے گا''۔ طبرانی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۷ فرمایا کہ ''ایسا مت کرو! اور تم میں سے کوئی ایک بھی اس کام کو نہ کرے یقیناً مسلمانوں کے بعض مقامات پر صبر کرنا ایسے چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے جو خالی ہوں''۔ متفق علیہ بروایت حضرت عسعص بن سلامة رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... خالی سال سے مراد وہ سال بھی ہو سکتے ہیں جن میں صبر کرنے کا موقع نہیں ملا اور وہ سال بھی مراد ہو سکتے ہیں جن میں جہاد کرنے کا موقع نہیں۔

علاوہ ازیں مذکورہ روایت میں کہیں رباط اور کہیں مرابط کا لفظ آیا اس کے کئی معنی ہیں مثلاً گھوڑا، اسلامی ممالک کی سرحدیں، قلعہ وغیرہ لہٰذا مذکورہ روایات میں پس مورچہ بند کا اور کہیں پہرے دار کا ترجمہ کیا گیا ہے''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۳۸ فرمایا کہ ''جہاد اس وقت تک سرسبز وشاداب میٹھا تروتازہ رہے گا جب تک آسمان بارش برساتا ہے اور زمین سے نباتات اگتی ہیں؟ اور عنقریب مشرق کی جانب سے ایسے لوگ اٹھیں گے جو یہ کہیں گے کہ نہ جہاد کوئی چیز ہے نہ رباط، یہی لوگ جہنم کا ایندھن ہوں گے، اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں بیٹھنا ایک ہزار غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور پوری کی پوری دنیا کے صدقے سے افضل ہے۔

ابن عساکر ضعف عن انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۹ فرمایا کہ ''ہر مرنے والا جب مر جاتا ہے تو اس کے اعمال پر مہر لگا دی جاتی ہے علاوہ اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں مورچہ بند ہو کیونکہ اس کا عمل قیامت کے دن تک اس کے لئے لکھا جاتا رہتا ہے''۔ طبرانی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۰ فرمایا کہ ''مجھے مدینہ کی مسجد (مسجد نبوی) یا بیت المقدس میں سے کسی میں بھی لیلۃ القدر مل جانے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ میں تین راتیں مسلمانوں کی حفاظت کے لئے مورچہ بند پہرہ دوں''۔

ابوالشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن شاهین، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوامامة رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۱..... فرمایا کہ" کچھ شک نہیں کہ اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی شرمگاہ کی حفاظت کے لئے ایک دن کی مورچہ بندی جو رمضان المبارک کے مہینے میں نہ ہو وہ سو سال کی عبادت روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے، اور کچھ شک نہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی شرمگاہ کی حفاظت کے لئے ایک دن کی مورچہ بندی اللہ کے ہاں ہزار سال کی عبادت اور روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور افضل ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ اسے (مجاہد کو) صحیح سالم اپنے گھر والوں میں واپس بھیج دیں تو ہزار سال تک اس کی کوئی برائی نہیں لکھی جاتی بلکہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور قیامت تک کے لئے اس کے لئے مورچہ بندی کا اجر لکھا جاتا رہتا ہے"۔

ابو داؤد، بروایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

منذری نے ترغیب میں کہا ہے کہ یہ روایت موضوع من گھڑت ہے اور موضوع ہونے کی علامات چمک رہی ہیں اور کیوں نہ ہو اس لئے کہ اس کی سند میں عمر بن صبیح ہے۔

۱۰۷۴۲..... فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی قوموں کو کھڑا کریں گے جن کے چہرے چمک رہے ہوں گے لوگوں کے پاس سے ہوا کی طرح گزر جائیں گے، بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہوں گے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ وہ لوگ ہوں گے جو مورچے (یا پہرے) کی حالت میں وفات پا گئے۔ بروایت حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۳..... فرمایا" تین دن تیاری کرو پھر عمل کرنے والوں اور علم رکھنے والوں سے کہہ دو کہ انھیں چاہیے کہ مجھے یاد کریں"۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۴..... فرمایا کہ" جو اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کو قیامت کے دن نور بنا دیں گے"۔

سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۵..... فرمایا کہ" اگر اللہ کے راستے میں کسی پر ذرا بھی بڑھاپا آ گیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا، عرض کیا گیا کہ بعض لوگ بڑھاپے (سفید بالوں) کو نوچ دیتے ہیں؟ فرمایا کہ جو چاہے اپنے نور کو نوچ پھینکے"۔

طبرانی بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۶..... فرمایا کہ" اگر اللہ کے راستے میں کسی پر ذرا بھی بڑھاپا آ گیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا، اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا خواہ تیر نشانے پر لگایا نہیں، تو وہ ایسے ہے جیسے ایک غلام آزاد کرنا اور جس نے ایک مسلمان غلام آزاد کیا تو وہ اس کے لئے جہنم سے کافی ہو جائے گا"۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، نسائی، متفق علیہ بروایت حضرت عمرو بن طبیۃ رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۷..... فرمایا کہ" جب لوگ دینا روں اور درھموں کے ساتھ بخل کرنے لگیں گے اور سود کے حیلے کے ساتھ خرید و فروخت کرنے لگیں اور تم لوگ گائے کی دموں کو پکڑلو گے اور کھیتی باڑی میں مشغول ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط فرمائیں گے جو تم سے اس وقت تک دور نہ ہوگی جب تک تم اپنے دین کے کام کی طرف واپس نہ چلے جاؤ، لہٰذا ایک شخص قیامت کے دن اپنے پڑوسی کے پیچھے پڑا ہوگا اور کہہ رہا ہوگا کہ اس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کیا تھا اور میرے ساتھ اپنے مال میں کنجوسی کی تھی"۔

ابن جریر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۸..... فرمایا کہ" جب تم گائے کی دموں کے پیچھے لگ جاؤ گے اور سود کے حیلے کے ساتھ خرید و فروخت کرنے لگو گے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور تمہاری گردنوں پر ذلت مسلط کر دیں گے پھر وہ ذلت اور رسوائی تم سے اس وقت تک دور نہ ہوگی جب تک تم واپس اس چیز کی طرف لوٹ نہ جاؤ جس پر پہلے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرلو"۔ مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... فرمایا کہ" جس پر پہلے تھے سے مراد جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

فرمایا کہ "جب عرب گائے کے دموں کے پیچھے لگ جائیں گے تو ان پر ذلت ڈال دی جائے گی اور ان پر اھل فارس کا بیٹا مسلط کر دیا جائے گا پھر وہ دعا مانگا کریں گے لیکن قبول نہ ہوگی"۔ تمام عن سادر بن شھاب بن مسرور عن ابیه عن جده سعد بن ابی العادیه عن ابیه

۱۰۷۵۰ فرمایا کہ "اے بشر! نہ جہاد نہ صدقہ جنت میں کسی چیز کے ساتھ داخل ہوگے"۔

مسند احمد، حسن بن سفیان، ابن قانع، طبرانی مستدرک حاکم، سعید بن منصور بروایت حضرت بشیر بن الخصاصیة رضی اللہ عنه

۱۰۷۵۱ فرمایا کہ "نہ صدقہ نہ جہاد تو جنت میں کس چیز کے ساتھ داخل ہوگے؟

طبرانی معجم اوسط، متفق علیه، مستدرک حاکم بروایت حضرت بشیر بن الخصاصیة رضی اللہ عنه

تکملہ.....گھوڑوں پر خرچ کرنے کے بیان میں

۱۰۷۵۲ فرمایا کہ گھوڑے پر خرچ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے صدقہ کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے شخص۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۰۷۵۳ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا روک رکھا تو وہ (گھوڑا) اس شخص کے لئے آگ سے بچاؤ ہوگا"۔

عبد بن حمید بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنه

۱۰۷۵۴ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا پھر پیچھے سے کھڑا کیا اور ہاتھ پھیرا اور گھوڑے کے لئے جو صاف کئے تو اس کیلئے ہر جو اور ہر دانے کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی اور برائیاں مٹائی جائیں گی"۔ ابن عساکر بروایت حضرت تمیم رضی اللہ عنه

۱۰۷۵۵ فرمایا کہ "گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے کوئی شخص جو صدقہ لیتا ہے، اور اس (گھوڑے) کا پیشاب اور لید وغیرہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں پاکیزہ مشک کی مانند ہوگا"۔

ابن سعد، طبرانی، بروایت یزید بن عبداللہ بن غریب عن ابیه عن جده

فائدہ:.....صدقے کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے شخص جو صدقہ لے لیتا ہے" اس جملے سے مراد یہ ہے کہ خرچ کرنے والا بظاہر تو اپنے گھوڑے پر خرچ کر رہا ہے جو اس نے جہاد فی سبیل اللہ کی نیت سے پالا ہے، لیکن درحقیقت وہ اس ہاتھ سے بے انتہا اجر وثواب لے رہا ہوتا ہے تو اس اجر وثواب لینے کو یہاں صدقہ لینے سے تشبیہ دی، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۵۶ فرمایا کہ "جس نے اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کئے پھر جو لے کر کھڑا ہوا اور گھوڑے کی گردن میں لٹکا دیئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جو کے ہر دانے کے بدلے نیکی لکھ دیتے ہیں"۔ ابن زنجویه والحاکم فی الکنی بروایت حضرت تمیم رضی اللہ عنه

۱۰۷۵۷ فرمایا کہ "مسلمانوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر دانے کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر دانے کے بدلے اس کی ایک برائی مٹا دیتے ہیں"۔

ابن عساکر بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی اللہ عنها

گھوڑے کی تین قسمیں

۱۰۷۵۸ فرمایا کہ "گھوڑے تو تین ہیں، ایک تو وہ جو کسی شخص نے اللہ کی رضا کے لئے باندھا ہو، دوسرا گھوڑا جو کسی شخص نے سواری اور بار برداری کے لئے باندھ رکھا ہو، اور ایک وہ جو کسی شخص نے دیا اور دکھاوے کے لئے باندھا ہو تو وہ آگ میں ہے"۔

ابو الشیخ فی الثواب بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۰۷۵۹ فرمایا کہ "گھوڑے تو تین ہی ہیں، ایک گھوڑا رحمٰن کے لئے ایک گھوڑا انسان کے لئے اور ایک گھوڑا شیطان کے لئے، رحمٰن کا گھوڑا تو

وہ ہے جو کسی نے اللہ کی رضا کے لئے رکھا ہو اور اس پر بیٹھ کر اللہ کے دشمنوں سے قتال کرے، اور انسان کا گھوڑا وہ ہے جس کے پیٹھ کو وہ اپنے (سواری کے) لئے رکھے اور اس پر بوجھ اٹھائے، اور شیطان کا گھوڑا جو گروی رکھنے رکھانے میں اور جوئے میں استعمال ہو"۔

طبرانی بروایت حضرت خباب رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۰ فرمایا کہ "گھوڑے تو تین ہیں، ایک وہ گھوڑا جسے کسی نے اللہ کی رضا کے لئے باندھا ہو، سو اس کی قیمت اس کا اجر ہے اور اس کی عاریت بھی اجر ہے اور اس کو گھاس دانہ ڈالنا بھی اجر ہے اور ایک گھوڑا وہ ہے جس میں کوئی شخص شرط لگائے اور رھن رکھے، سو اس کی قیمت بھی بوجھ ہے اس کو گھاس ڈالنا بھی بوجھ ہے اور اس پر سواری بھی بوجھ ہے، اور ایک گھوڑا وہ ہے جسے پیٹ کے لئے رکھا ہو سو ہو سکتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ دور کرنے کا باعث ہو اگر اللہ چاہے"۔ مسند احمد عن رجل بن الانصار

فائدہ:...... عاریت سے مراد کوئی چیز کسی دوسرے کو بلا معاوضہ کچھ وقت کے استعمال کے لیے دینا، اور پیٹ کے لئے ہونے سے مراد ی ہے کہ اس سے بار برداری کا کام لے گا اور کچھ کما کھائے چنانچہ اسی لئے آگے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ دور کرنے کا باعث ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۶۱ فرمایا کہ "جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر اپنے چوپائے پر خرچہ کرتا ہے اور اللہ کی رضا کی خاطر اس پر اٹھاتا ہے تو اس کا میزان بھی اس چوپائے کی طرح بھاری ہوگا"۔ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۲ فرمایا کہ "ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے آپ پر خرچ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے والدین پر خرچ کرتا ہے، ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے بیٹے پر خرچ کرتا ہے، ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہو جسے تو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے اور وہ اجر کے لحاظ سے ان سب سے زیادہ اچھا ہے"۔ دار قطنی فی الافراد بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

تکملہ...... سمندر کی جنگ کے بیان میں

۱۰۷۶۳ فرمایا کہ "جو شخص سمندر کے کنارے احتساب اور مسلمانوں کی حفاظت کی نیت سے بیٹھا، تو اللہ تعالیٰ سمندر کے ہر قطرے کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۴ فرمایا کہ "سمندر کے ساحل پر بیمار ہو جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں صبح سو غلام آزاد کروں پھر ان کو اور ان کی سواریوں کو تیار کروا کے اللہ کے راستے میں بھیج دوں"۔ ابو الشیخ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۵ فرمایا کہ "جس کسی نے مسلمانوں کے ساحلوں میں سے کسی ساحل پر تین دن مورچہ بندی کی تو وہ اس کے لئے سال بھر کی مورچہ بندی کے برابر ہو جائے گا"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۱۰۷۶۶ فرمایا کہ "جو شخص سمندر میں ایک دن بیمار ہوا تو یہ ایسے ہزار غلام آزاد کرنے سے تو افضل ہے جن کو تیار کروا کر قیامت تک ان پر خرچہ کیا جاتا رہے، اور جس نے اللہ کی رضا کی خاطر کسی کو ایک آیت سکھائی یا سنت میں سے ایک کلمہ سنایا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مٹھی بھر ثواب دیں گے یہاں تک کہ جو ثواب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس سے افضل ثواب کوئی نہ رہے گا"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۷ فرمایا کہ "جس نے مغرب کے وقت ساحل سمندر پر اپنی آواز بلند کرتے وقت ایک تکبیر کہی تو اللہ تعالیٰ اس کو سمندر کے ہر قطرے کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائیں گے اور دس برائیاں مٹا دیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمائیں گے اور وہ بھی ایسے کہ ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ ایک تیز رفتار گھوڑا سو سال میں طے کرے"۔ طبرانی، حلیہ ابی نعیم، مستدرک حکم بروایت ایاس بن معاویۃ رضی اللہ عنہ بن قرۃ عن ابیۃ عن جدہ وقال الذھبی ھذا منکر جداً وفی اسنادہ من یتھم

۱۰۷۶۸ فرمایا کہ "جس نے سمندر میں ایک جنگ بھی اللہ کی رضا کے لئے لڑی اور اللہ جانتا ہے کہ کون اللہ کی رضا کے لئے جنگ لڑتا ہے (تو

تحقیق)اس نے اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی فرمانبرداری ادا کردی اور جنت کو ایسے طلب کیا جیسے کہ اس کو طلب کرنے کا حق تھا اور جہنم سے ایسے بھاگا جیسے اس سے بھاگنا چاہیے"۔طبرانی اور ابن عساکر بروایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ. وفیہ عمربن صبح کذاب

۱۰۷۶۹ فرمایا کہ"جس نے اللہ کی رضا کے لئے سمندر میں جنگ لڑی تو اس کے لئے وہ ہوگا جو دو موجوں کے درمیان ہوتا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لئے دنیا سے کٹ گیا ہو"۔ابو الشیخ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: دنیا سے کٹ جانے کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک سے بالکل قطع تعلق کر کے تنہائی میں عبادات وغیرہ میں مصروف ہو جائے بلکہ مراد یہ ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا اور دین کے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمانبرداری کا اتنا خیال رکھے کہ گویا کہ اسے اللہ کی رضا کے علاوہ کچھ سوجھتا ہی نہیں۔اور دو موجوں کے درمیان سے مراد دو موجوں کے درمیان پانی کے قطروں کی تعداد کے مطابق نیکیاں ملنا ہوسکتا ہے"۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۷۷۰ فرمایا کہ"جس نے میرے ساتھ مل کر(کافروں کے خلاف)جنگ نہیں کی تو اسے چاہیے کہ سمندری جنگ میں حصہ لے کیونکہ سمندر میں ایک دن قتال کرنا خشکی پر دو دن قتال سے(اجر کے اعتبار سے)بہتر ہے،اور سمندری جنگ کے ایک شہید کا اجر خشکی کے دو شہیدوں کی طرح ہے،اور سب سے بہتر شہداء اصحاب اکف ہیں۔عرض کیا گیا،یا رسول اللہ!یہ اصحاب اکف کون لوگ ہیں؟فرمایا کہ جن کی کشتیاں وغیرہ سمندر میں اپنے سواروں سمیت الٹ گئیں"۔بروایت علقمہ بن شھاب القسری مرسلاً

۱۰۷۷۱ فرمایا کہ"جس نے میرے شانہ بشانہ کافروں سے جنگ نہیں کی تو اسے چاہیے کہ سمندری جنگ میں حصہ لے"۔

معجم اوسط طبرانی بروایت علقمہ بن شھاب

۱۰۷۷۲ فرمایا کہ"سمندر میں کھانا کھانے والا جسے قے ہوگئی ہو تو اس کے لئے شہید جیسا اجر ہے،اور ڈوبنے والے کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے"۔

سنن ابی داؤد، متفق علیہ بروایت حضرت ام حرام رضی اللہ عنہ

فصل......صدق نیت کے بیان میں

۱۰۷۷۳ جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا،اسکی نیت صرف مال غنیمت ہے بس اس کے لئے وہ مال غنیمت اجر ہے"۔

مسند احمد، نسائی، مستدرك حاکم بروایت عباد رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷۴ فرمایا کہ"یقیناً اللہ تعالیٰ قتل وقتال میں مرنے والوں کو ان کی نیتوں پر اٹھائیں گے"۔ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷۵ فرمایا کہ"کہ وہ لوگ جو میری امت میں سے جہاد کرتے ہیں اور کچھ مقررہ وظیفہ لیتے ہیں اور دشمن کے خلاف قوت حاصل کرتے ہیں ان کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرح ہے جو اپنے بیٹے کو دودھ پلاتی تھیں اور معاوضہ لیا کرتی تھیں"۔

سنن ابی داؤد، فی مراسیلہ اور ابونعیم متفق علیہ بروایت جبیر بن نضیر مرسلاً

۱۰۷۷۶ فرمایا کہ"سبحان اللہ۔پاک ہے اللہ کی ذات اس میں کچھ حرج نہیں کہ اجر لیا جائے اور حمد کی جائے"۔

مسند احمد، ابوداؤد، بروایت حضرت سھل بن الحنظلۃ

فائدہ:..... اس سے پہلے والی روایت کی روشنی میں اگر اس روایت کو دیکھا جائے تو اس کی مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر جہاد کرتے ہوئے کچھ مقررہ اجر لیا جائے اور ان کی کچھ تعریف بھی کردی جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں کیونکہ مقررہ وظیفہ لینا بھی ضروری ہے جیسے دشمن کے خلاف قوت حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے اور تعریف سے مجاہدین کی حوصلہ افزائی ہو جائے اور وہ اور زیادہ ذوق وشوق سے جہاد کریں گے"۔

یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ دیا جائے کہ اگر جہاد کے دوران مجاہدین کو کچھ وظائف بھی دے دیئے جائیں اور ان کی تعریف بھی کی جاتی رہے تو اس کی وجہ سے ان کی نیت پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۷۷۷ ۔ فرمایا کہ "میں نے نہیں پایا اس کے لئے اس جنگ کے بدلے میں کوئی اجر اس دنیا میں یا آخرت میں علاوہ ان دنانیر کے جو اس نے مقرر کئے تھے"۔ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت یعلی

۱۰۷۷۸ ۔ فرمایا کہ "اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم نے صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی طرح صبر کرنے والا اور احتساب کی نیت کرنے والا بنا کر اٹھائیں گے، اور اگر تم نے دکھاوے اور تکاثر کی نیت سے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس دکھاوے تکاثر، تفاخر، بڑھائی ظاہر کرنے کی حالت پر اٹھائیں گے اے عبداللہ بن عمرو! تم نے جس حال میں بھی قتال کیا یا تمہیں قتل کیا گیا اللہ تعالیٰ اس حال میں تمہیں اٹھائیں گے"۔ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷۹ ۔ فرمایا کہ "عنقریب تم پر شہر فتح ہوتے چلے جائیں گے اور عنقریب تم زبردست لشکر جرار بن جاؤ گے، پھر تمہارے اس معرکے میں مختلف دستے بنائے جائیں گے سو تم میں سے ایک شخص ایک دستے سے ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا اور اپنی قوم میں رہے گا پھر باقی قبیلوں سے الگ ہو جائے گا اور خود کو ان کے سامنے پیش کرے گا اور کہے گا کہ کون ہے وہ جس کے لئے میں اس وفد کے بدلے کافی ہو جاؤں؟ کون ہے وہ جس کے لئے میں اس وفد سے کافی ہو جاؤں؟ سنو! یہ وہ شخص ہے جو اپنے خون کے آخری قطرے تک کو کرائے پر دے رہا ہو"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۰ ۔ فرمایا کہ "بعض قومیں مدینہ میں ہمارے پیچھے ہیں، ہم جس گھاٹی اور جس وادی سے گزرتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں، انہیں کسی عذر نے روک لیا ہے"۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۱ ۔ فرمایا کہ "یقیناً مدینہ میں ایسی قومیں بھی ہیں کہ تم جتنا بھی چلے اور جو کچھ بھی خرچ کیا اور جس وادی سے گزرے وہ اس میں تمہارے ساتھ تھے حالانکہ وہ مدینہ میں ہیں کسی عذر کی وجہ سے نہیں آسکے"۔

مسند احمد، بخاری ابوداؤد ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ او رمسلم، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... ہمارے پیچھے رہنے سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرے رہے ہیں اور ہمارے ساتھ جہاد میں شرکت کے لئے نہیں آسکے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۸۲ ۔ فرمایا کہ "وہ خاتون اس کے حوالے کر دو کیونکہ وہ (خاتون) ان جنگوں میں اس کا حصہ ہے"۔

مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ

تکملہ ...... مقابلے کے بیان میں

۱۰۷۸۳ ۔ فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی خاطر تلوار لٹکانے والے پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور وہ (فرشتے) ان کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ لوگ تلوار لٹکائے ہوئے رہتے ہیں"۔ خطیب بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۴ ۔ فرمایا کہ "جس نے اللہ کی رضا کی خاطر گلے میں تلوار لٹکائی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایسا ہار پہنائیں گے جو دنیا کی ابتداء سے لے کر آخری دن تک نہ بنا ہوگا، بے شک اللہ تعالیٰ غازی کی تلوار نیزے اور اسلحے پر فخر کرتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر فخر کریں تو اس کو کبھی عذاب نہ دیں گے"۔ ابو الشیخ اور المخلص فی فوائدہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۵ ۔ فرمایا کہ "جس نے اللہ کی رضا کے لئے اپنے گلے میں تلوار لٹکائی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ہار پہنائیں گے، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ ان دو ہاروں کے برابر نہ ہوگا، دنیا کی ابتداء سے لے کر انتہاء تک اور فرشتے اس وقت تک اس کے لئے رحمت کی دعا مانگتے ہیں جب تک وہ تلوار اتار کر رکھ نہ دے، اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے غازی کی تلوار نیزہ اور (دیگر) اسلحے پر فخر کرتے ہیں اور جب اللہ اپنے بندوں میں سے کسی پر فخر کریں تو اس کو کبھی بھی عذاب نہ دیں گے"۔ ابن النجار بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۶ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں اپنی تلوار سونتی تو تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ سے بیعت کر لی"۔

ابن مردویہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۷ فرمایا کہ "گلے میں تلوار لٹکا کر نماز ادا کرنا بغیر تلوار لٹکائے نماز ادا کرنے سے سات سو گناہ زیادہ فضیلت کا باعث ہے"۔

خطیب بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۸ .....دریافت فرمایا کہ "کون ہے وہ شخص جو اس تلوار کو لے اور اس کا حق ادا کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ "اس سے کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور اس کو لے کر کافر کے سامنے فرار نہ ہو جائے"۔

مستدرك حاكم بروايت هشام بن عزوة عن ابيه عن الزبير رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۹ فرمایا کہ "کون ہے وہ شخص جو اس تلوار کو لے اور اس کا حق ادا کرے؟

مسند احمد عبد بن حمید، مسلم، ابو عوانه، مستدرك حاكم بروايت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۹۰ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ مجھے اپنی تلوار دکھاؤ، انہوں نے پیش، تلوار پتلی اور کمزور تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بطور تلوار استعمال نہ کرو اس کو نیزہ بناؤ۔ یعنی نیزہ کی طرح استعمال کرو۔ طبرانی بروایت عتبة بن عبد اسلمی رضی اللہ عنہ

جنگی ٹوپی اور زرہ کا پہننا

۱۰۷۹۲ فرمایا کہ "جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے جنگی ٹوپی تیار کر رکھی تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے اور جس نے اٹھ رکھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو سفید (چمکتا دمکتا) کر دیں گے، اور جس نے زرہ تیار کر رکھی تو یہ زرہ قیامت کے دن اس کے لئے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگی"۔ خطیب بروایت حسن رضی اللہ عنہ

تسبیح وذکر

۱۰۷۹۳ فرمایا کہ "غازی کی تسبیح پڑھنے سے ستر ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور ایک نیکی دس گنا کے برابر ہے"۔ دیلمی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۹۴ فرمایا کہ "خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے کثرت سے اللہ کا ذکر کرے، اس کو ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ملیں گی، ان میں سے ہر نیکی دس گنا کے برابر ہوگی اور یہ نیکیاں ان نیکیوں کے علاوہ ہوں گی جو اللہ کے ہاں اس شخص کے لئے ہیں او نفقہ بھی اتنا ہی"۔ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

نماز

۱۰۷۹۵ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں کسی شخص کا اکیلے نماز پڑھنا بھی پچیس نمازوں کے برابر ہے، اور ساتھیوں کے ساتھ پڑھی ہوئی نما سات سو نمازوں کے برابر ہے، اور جماعت کے ساتھ ادا کی ہوئی نماز انچاس ہزار (۴۹۰۰۰) نمازوں کے برابر ہے"۔

روزہ

۱۰۷۹۶ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک فرض روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا فرما دیں گے جتن سات آسمانوں اور زمینوں میں ہے، اور جس نے نفل روزہ اللہ کے راستے میں رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا فرما دیں

گے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے"۔طبرانی بروایت حضرت عتبة رضی اللہ عنه بن عبدالسلمی رضی اللہ عنه

۱۰۷۹۷ ...فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے سوسال کی مسافت تک دور کردیں گے"۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عبسة رضی اللہ عنه

۱۰۷۹۸ ...فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے اتنی دور کردیں گے کہ ایک بہت پھرتیلا تیز رفتار گھڑسوار سوسال تک وہ فاصلہ طے کرسکے گا"۔طبرانی، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوامامة رضی اللہ عنه

۱۰۷۹۹ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو سوسال کی مسافت کی مقدار کے برابر جہنم سے دور کردیں گے"۔

ابن منده بروایت حضرت خطام بن قیس رضی اللہ عنه

۱۰۸۰۰ ...فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں بنادیں گے ہر خندق کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا سات زمینوں اور آسمانوں کے درمیان ہے"۔بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه

۱۰۸۰۱ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اس دن کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان ستر سال کا فاصلہ پیدا فرمادیں گے"۔خطیب مسند احمد، بخاری، مسلم، متفق علیه، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

۱۰۸۰۲ ...فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک نفل روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق بنادیں گے جس کا فاصلہ آسمان اور زمین کے برابر ہوگا"۔ابن زنجویه، ترمذی، طبرانی، بروایت حضرت ابو امامة رضی اللہ عنه

۱۰۸۰۳ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کے فاصلے کے بقدر دور فرمادیں گے"۔نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

۱۰۸۰۴ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے جہنم کی گرمی کو اس کے چہرے سے ستر سال کے فاصلے کے برابر دور فرمادیں گے"۔نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

۱۰۸۰۵ ...فرمایا کہ "جو بندہ بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے ستر سال کے فاصلے کے برابر دور فرمادیتے ہیں۔ابن حبان بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

حورعین سے شادی

۱۰۸۰۶ ...فرمایا کہ "جو بندہ بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اس کی شادی حورعین میں سے ایک حور سے کردی جاتی ہے، جو کھوکھلے موتی کے بنے ہوئے خیمے میں ہوتی ہے، اس نے ستر جنتی لباس پہنے ہوتے ہیں ان میں سے ایک لباس بھی (خوبصورتی وغیرہ میں) اس حور سے مشابہت نہیں رکھتا، حور سرخ یاقوت کے بنے ہوئے ایسے پلنگ پر ہوتی ہے جس میں موتی جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اس پلنگ پر ستر ہزار بستر بچھے ہوئے ہوتے ہیں جو اندر سے موٹے ریشم کے بنے ہوتے ہیں، اس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ستر ہزار خادمائیں ہوتی ہے اور ستر ہزار اس کے شوہر کے لئے، ہر خادمہ کے پاس سونے کے ستر ہزار تھال ہوتے ہیں ان میں سے کوئی تھال ایسا نہیں ہوتا جس میں دوسرے سے مختلف کھانا نہ ہو، وہ شخص (یعنی روزہ دار) آخری کھانے کی لذت بھی ویسے ہی پائے گا جیسے پہلے کھانے کی"۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۰۸۰۷ ...فرمایا کہ "جو کوئی شخص بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے سوسال کے فاصلے کے برابر دور کردیتے ہیں"۔

سمویه، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عبداللہ بن سفیان الازدی رضی اللہ عنه

فائدہ:... جہنم سے دوری کا فاصلہ مختلف روایات میں مختلف ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ روزے دار کے ایمان اور اخلاص میں تفاوت ہو

جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا بھی صدقہ کردو تو میرے صحابہ کے ایک مد کے برابر بھی نہیں۔

او کماقال رسول اللہ ﷺ

تو یہاں بھی اتنی بڑی مقدار میں سونا صدقہ کرنے کے باوجود جو ثواب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مد سے بھی کم ہے تو وہ تمام مسلمانوں اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان میں تفاوت کی وجہ سے ہے بھلا عام مسلمانوں کے ایمان کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان سے کیا نسبت؟ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ (مترجم)

فرمایا جو بندہ اللہ کے راستے میں روزہ رکھتا ہے اللہ اس کی حورعین سے موتی کے اندر بنے ہوئے خیمے میں شادی کرائیں گے، اس کے ستر لباس ہوں گے اور کوئی لباس اس کی دوسری ساتھی کے لباس سے ملتا جلتا نہ ہوگا ان کی مسہری سرخ یاقوت سے بنی ہوگی جس پر سچے موتی جڑے ہوں گے اس پر ستر ہزار بستر ہوں گے جو ان کے استبرق (اعلیٰ ریشم) کے بنے ہوں گے اور اس کے ستر ہزار خادمائیں اس کی ضرورت کے لئے ہوں گی ستر ہزار ہی اس کے شوہر کی ہوں گی ہر خادمہ کے ساتھ ستر ہزار پلیٹیں سونے کی ہوں گی ہر پلیٹ میں الگ الگ کھانا ہوگا اور ہر دوسرے کھانے کی لذت پہلے کھانے جیسی ہی ہوگی ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ اس روایت میں ولید بن زید دمشقی قلانسی ہے جو کہ منکر الحدیث ہے۔ اس لئے یہ روایت مشکوک ہے۔

۱۰۸۰۷ ... فرمایا کہ "جو شخص بھی اللہ کی رضا کے خاطر روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سوسال کے فاصلے کے برابر دور لے جاتے ہیں"۔

سمویہ، طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت عبداللہ بن سفیان الأزدی رضی اللہ عنہ

دوسری فصل...... جہاد کے آداب کے بیان میں

اس میں تین مضامین ہیں۔

پہلا مضمون...... مقابلے کے بیان میں

۱۰۸۰۸ . فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ کھیل گھوڑا دوڑانا اور تیراندازی ہے۔

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۰۹ فرمایا کہ "جب تیرا جہاد کا ارادہ ہو تو ایسا گھوڑا خریدو جس کی پیشانی روشن اور چمکدار ہو اس کا دائیں ہاتھ میں سفیدی نہ ہو تو تم سلامت رہو گے اور مال غنیمت حاصل کرو گے"۔ طبرانی، مستدرک حاکم بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۰ فرمایا کہ "گھوڑوں کو راضی رکھا کرو وہ راضی رہیں گے"۔ کامل ابن عدی ابن عساکر بروایت حضرت ابو امامة رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۱ فرمایا کہ "گھوڑا دوڑانے کے لئے شرط لگانا جائز ہے"۔ سمویہ اور الضیاء بروایت حضرت رفاعةبن رافع رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۲ فرمایا کہ "گھوڑوں کو راضی رکھا کرو کیونکہ وہ راضی ہوجاتے ہیں"۔ طبرانی اور الضیاء بروایت حضرت ابو امامة رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۳ فرمایا کہ "جس نے گھر دوڑ کے دن کمائی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۴ فرمایا کہ "مقابلہ نہیں مگر دوڑ کا گھڑ سواری اور نشانے بازی کا"۔ مسند احمد، سنن اربعہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۵ فرمایا کہ "ریشم اور نمار (ایک خاص دھاری دار چادر) پر نہ بیٹھو"۔ سنن ابی داؤد، بروایت حضرت معاویة رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۶ فرمایا کہ "جس نے گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا حالانکہ کہ وہ مقابلہ کرنے سے خود کو محفوظ نہ سمجھتا تھا تو جوا نہیں ہے، اور جس نے دو گھوڑوں میں گھوڑا داخل کیا اور وہ مقابلہ کرنے سے خود کو محفوظ سمجھتا تھا تو اب یہ جوا (قمار) ہے"۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۷... گھوڑ دوڑ کے معاملے میں جلب اور جنب بن کر شرکت نہ کرے (یعنی کسی طرح معاون بننا درست نہیں)

۱۰۸۱۸... اسلام میں جلب اور جنب اور نکاح شغار جائز نہیں اور جس نے نقب لگائی وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه بروایت حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه

فائدہ...... شغار نکاح کی ایک قسم ہے جس میں کوئی شخص کسی شخص کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور دوسرا شخص اس پہلے والے شخص کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور دونوں اپنی اپنی بیویوں (یعنی ایک دوسرے کی بیٹی) کے مہر کے طور پر اپنی بیٹی دوسرے کے نکاح میں دیتا ہے یعنی الف بے کی بیٹی سے اس شرط پر نکاح کرتا ہے کہ حق مہر کے طور پر اپنی بیٹی اسکے نکاح میں دے گا اور ب نے بھی الف کے نکاح میں جو بیٹی دی ہے وہ الف کی بیٹی کے نکاح کے حق مہر کے طور پر ہے، اس کو شغار کہتے ہیں اور یہ حنفیہ کے ہاں جائز ہے جبکہ ائمہ ثلاثہ اس کو ظاہر نص پر عمل کرتے ہوئے ناجائز ٹھہراتے ہیں، تفصیل کے لئے کسی مستند مفتی یا مستند دارالافتاء سے رجوع کیا جا سکتا ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۸۱۹... فرمایا کہ "کوئی عربی گھوڑا ایسا نہیں جو ہر روز فجر کے وقت دو مرتبہ یہ نہ پکارے کہ "اے میرے اللہ! تو نے مجھے جسے بھی عطا فرمایا ہے مجھے اس کے لئے اس کے پسندیدہ اھل و مال میں سے بنا دے"۔

مسند احمد، نسائی مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوذر رضی الله عنه

۱۰۸۲۰... فرمایا کہ "گھوڑوں کو ان کے آنے کے دن ہی تقسیم کر دو"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عوف رضی الله عنه

۱۰۸۲۱... گھوڑے کی پیشانی کے بال مت کاٹو نہ اون کو اور نہ اس کے دم کو کیونکہ ان کی دم دفاع کا ذریعہ ہے اور اون ان کی گرمی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ابو داؤد عن عتبة ابن عبدالسلمی

۱۰۸۲۲... فرمایا کہ "اونٹ شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں اور ان کے گھر ہوتے ہیں"۔ ابو داؤد، بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۸۲۳... فرمایا کہ "ہم نے گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں دیکھی اور بے شک ہم نے اسے سمندر پایا"۔ ابو داؤد، بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۸۲۴... فرمایا کہ "سنو! کسی اونٹ کی گردن میں تار کا ہار باقی نہ رہے توڑ دیا جائے"۔ ابو داؤد، بروایت حضرت ابوبشیر رضی الله عنه

دوسرا مضمون...... تیراندازی کے بیان میں

۱۰۸۲۵... فرمایا کہ "سوار ہو جاؤ اور تیراندازی کا مقابلہ کرو اور اگر تم تیراندازی کا مقابلہ کرو تو میرے نزدیک پسندیدہ ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایک تیر سے اس کے بنانے والے کو جنت میں داخل فرمائیں گے جو اس میں ثواب کی امید رکھتا تھا اور تیر چلانے والے کو بھی اور اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے اور مٹھی بھر کھجوروں کے بدلے یا ایسی ہی کسی چیز کے بدلے جس سے مساکین فائدہ اٹھاتے ہیں تین افراد کو جنت میں داخل کریں گے گھر والا جس نے اس کا حکم دیا ہے، اس کی بیوی جو اس کو تیار کرتی ہے اور وہ خادم جو اس چیز کو مسکین تک پہنچاتا ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عطیة رضی الله عنه

۱۰۸۲۶... فرمایا کہ "کچھ شک نہیں کہ زمین عنقریب تم پر فتح ہوتی چلی جائیں گی اور دنیا کافی ہو جائے گی لہٰذا تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے عاجز نہ رہے"۔ طبرانی بروایت عمرو بن عطیه رضی الله عنه

۱۰۸۲۷... فرمایا کہ "عنقریب زمینیں تم پر فتح ہوتی چلی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہو جائیں گے لہٰذا تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے عاجز نہ رہے"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرات عقبة بن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۲۸... فرمایا کہ "سنو! قوت پھینکنے میں ہے، سنو! قوت پھینکنے میں ہے، قوت پھینکنے میں ہے"۔

مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجه بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی الله عنه

اور ترمذی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ سنو! عنقریب اللہ تعالیٰ زمین تمہارے لئے فتح کر دیں گے اور سختی میں تمہارے لئے کافی ہو جائیں گے لہٰذا

ہرگز عاجز نہ رہے تم میں کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے"۔

١٠٨٢٩ فرمایا کہ "سنو! میں ہر دوست خلیل کی دوستی سے بری ہوں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا اور (لیکن) تمہارا ساتھی یعنی جناب رسول اللہ ﷺ تو خود اللہ کا خلیل ہے"۔مسلم، ترمذی ابن ماجه بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

١٠٨٣٠ فرمایا کہ "پھینکو (مارو) اور سوار ہو جاؤ، اور تمہارا تیراندازی کرنا مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے ہر وہ چیز جس سے آدمی کھیلے وہ باطل ہے علاوہ ان کے کہ کوئی شخص اپنے کمان سے تیر چلائے یا اپنے گھوڑے کی تربیت کرے یا اپنی بیوی سے کھیلے کیونکہ یہ چیزیں حق ہیں اور جس شخص نے تیراندازی سیکھنے کے بعد چھوڑ دی تو اس نے اس چیز کی ناشکری کی جو سیکھا تھا"۔

مسنداحمد، ترمذی، سنن کبیری بیهقی، بروایت حضرت عقبةبن عامر رضی الله عنه

١٠٨٣١ فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے"۔ایک اس تیر کو بنانے والا جو ثواب کی نیت رکھتا تھا، دوسرا تیرانداز اور تیسرا تیر دینے والا"۔مسند احمد، بروایت حضرت عقبةبن عامر رضی الله عنه

١٠٨٣٢ فرمایا کہ "جو شخص دو نشانوں کے درمیان چلا تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی"۔

طبرانی بروایت حضرت ابو الدرداء رضی الله عنه

١٠٨٣٣ فرمایا کہ "جس نے تیراندازی اچھی طرح جان لی، پھر اسے چھوڑ دیا تو تحقیق اس نے نعمتوں میں سے ایک نعمت چھوڑ دی۔

القرب فی الرمی بروایت یحییٰ بن سعید مرسلاً

١٠٨٣٤ فرمایا کہ "تیراندازی کرواے اسمٰعیل (علیہ السلام) کے بیٹو! کیونکہ تمہارے والد بھی تیرانداز تھے۔

(مسند احمد، ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس رضی الله عنه)

فائدہ:...... یہاں والد سے مراد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

١٠٨٣٥ فرمایا کہ "تیراندازی وہ بہترین کھیل ہے جو تم کھیلتے ہو"۔بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

١٠٨٣٦ فرمایا کہ "جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد میں آئے یا ہمارے بازار سے گذرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اپنے ہاتھ سے اُن تیروں کی نوکوں کو سنبھال لے، کہیں کوئی مسلمان زخمی نہ ہو جائے۔ متفق علیه، ابو داؤد، ابن ماجه بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی الله عنه

١٠٨٣٧ فرمایا کہ "تم پر تیراندازی لازم ہے، کیونکہ یہ تمہارے بہترین کھیلوں میں سے ہے"۔ بزار بروایت حضرت سعد رضی الله عنه

١٠٨٣٨ فرمایا کہ "تم پر تیراندازی لازم ہے، کیونکہ یہ تمہارے بہترین کھیلوں میں سے ہے"۔

معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت سعد رضی الله عنه

١٠٣٨٩ فرمایا کہ "پتھر مارنے سے بچو، کیونکہ اس سے دانت ٹوٹتے ہیں اور دشمن میں خونریزی بھی ہوتی ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت عبدالله بن معقل رضی الله عنه

١٣٨٤٠ فرمایا کہ "جس نے تیراندازی سیکھ لینے کے بعد اس میں دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کر دیا تو تحقیق اُس نے ناشکری کی اُس چیز کی جو ایک نعمت تھی۔" طبرانی بروایت حضرت عقبه بن عامر رضی الله عنه

١٠٨٤١ جناب نبی کریم ﷺ نے ایسی چیز کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا جس میں روح ہو۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

١٠٨٤٢ فرمایا کہ "کسی ایسی چیز کو نشانہ نہ بنایا جائے جس میں روح ہو"۔ مسلم، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

٠١٨٤٣ فرمایا کہ "جس نے تیراندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا تو اس نے میری نافرمانی کی"۔

ابن ماجه بروایت حضرت عقبه بن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۴۴ فرمایا کہ "جس کو تیراندازی سکھائی گئی اور پھر اُس نے چھوڑ دی تو وہ ہم میں سے نہیں۔"

مسلم بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۸۴۵ فرمایا کہ "اس کو پھینک دو یعنی فارسی کمان کو اور ان کو لازم پکڑو، یعنی عربی کمانوں کو اور ان جیسی دوسری کمانوں کو اور نیزوں کی انیوں کو، کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ تم کو شہروں میں غلبہ عطا فرمائیں گے اور تمہاری مدد میں اضافہ فرمائیں گے۔

طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۶ فرمایا کہ "اس سے اور نیزوں کی انیوں سے اللہ تعالیٰ تمہیں غلبہ عطا فرمائیں گے شہروں پر اور تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری مدد فرمائیں گے۔" متفق علیہ بروایت حضرت عویمر بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۷ فرمایا کہ "لعنتی ہے جو اسے اٹھائے یعنی فارسی کمان کو، تم پر لازم ہے کہ یہ کمانیں پکڑو، یعنی عربی کمانیں اور ان نیزوں کی انیوں سے اللہ تعالیٰ تم کو شہروں میں غلبہ عطا فرمائیں گے اور تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری مدد فرمائیں گے۔"

متفق علیہ بروایت حضرت عویمر بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۸ فرمایا کہ "تیراندازی کرو اے اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد، کیونکہ تمہارے والد بھی تیرانداز تھے اور میں محجن بن الادرع کے ساتھ ہوں، عرض کیا کہ آپ جس کے ساتھ ہوں وہ غالب ہو جائے گا، فرمایا کہ تم تیر چلاؤ میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔"

طبرانی بروایت حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۹ فرمایا کہ "مارو، جو تیر کے ساتھ دشمن تک پہنچ گیا، اللہ تعالیٰ اُس کا درجہ بلند فرمائیں گے۔ یہ کوئی تمہاری ماؤں کی زمین (کا حساب) نہیں بلکہ ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے۔" نسائی بروایت حضرت کعب بن عمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۰ فرمایا کہ "جس نے تیر چلایا تو اُس کے لئے درجہ ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! درجہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ کوئی تمہاری ماؤں کی زمین (کا ناپ) نہیں دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے۔" ابن ابی حاتم و ابن مردویہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۱ فرمایا کہ "جس نے دشمن پر تیر چلایا تو اللہ تعالیٰ اس سے درجہ بلند فرمائیں گے، اور دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے اور جو اللہ کے راستے میں تیر چلاتا ہے تو وہ ایسے ہے جیسے غلام آزاد کرتا ہو۔"

مسند احمد، ابن حبان بروایت حضرت کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۲ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تو وہ اُس کے لئے غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔"

طبرانی متفق علیہ بروایت حضرت ابوالنجیح رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۳ فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا جو نشانے سے چوک گیا یا نشانے پر جا لگا یہ (تیر چلانا) قیامت کے دن اُس شخص کے لئے نور ہوگا۔" طبرانی بروایت حضرت ابوعمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۵ فرمایا کہ "ہر وہ مسلمان جس نے اللہ کے راستے میں دشمن پر تیر چلایا تو اُس کو اتنا اجر ملے گا جتنا ایک غلام کو آزاد کرنے کا، خواہ تیر نشانے پر لگا ہو یا نہ، ہر وہ مسلمان جس کا ایک بال بھی اللہ کے راستے میں سفید ہو گیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا جو اس کے آگے آگے دوڑے گا اور ہر وہ مسلمان جس نے کسی چھوٹے یا بڑے کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے یہ ضروری ٹھہرا لیا ہے کہ اس آزاد ہونے والے کے ہر عضو کے بدلے اس آزاد کرنے والے کو کئی گنا زیادہ اجر دے گا۔"

عبد بن حمید اور ابن عساکر بروایت محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ عنہم

۱۰۸۵۶ فرمایا کہ "بے شک اللہ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے، تیر کو بنانے والا جو اس کے بنانے میں بھلائی کی

نیت رکھتا تھا اور تیر چلانے والا اور اس کو تیر انداز تک پہنچانے والا، سوار ہو جاؤ اور تمہارا تیر چلانا مجھے تمہارے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے، ہر وہ کھیل جو آدمی کھیلتا ہے وہ باطل ہے علاوہ کمان سے تیر چلانے، گھوڑے کی تربیت کرنے اور اپنی گھر والی سے کھیلنے کے، کیونکہ یہ (کھیل) حق ہیں، اور جس کو تیر اندازی سکھائی گئی اور پھر اس نے چھوڑ دی تو اس نے کفر کیا اس چیز کا جو نعمت تھی۔''

طبراني، مسند احمد، نسائي، ترمذي، حسن، مستدرک حاکم، متفق عليه بروايت حضرت عقبه بن عامر رضي الله عنه

۱۰۸۵۷ فرمایا کہ ''بے شک اللہ ایک تیر کے بدلے تین افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے، اس کو بنانے والا جو ثواب کی نیت رکھتا تھا اور مددگار اور اللہ کے راستے میں اس تیر کو چلانے والا۔'' خطيب بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۱۰۸۵۸ فرمایا کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ تیر کو بنانے والا جو اس کے بنانے میں بھلائی کی نیت رکھتا تھا اور چلانے والا اور اس کی نوک بنانے والا اور تیر چلاؤ اور سوار ہو جاؤ اور تمہارا تیر چلانا مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے، کوئی کھیل قابل تعریف نہیں علاوہ تین کھیلوں کے۔ کسی شخص کا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا، اپنی گھر والی سے کھیلنا اور اپنے تیر کمان سے تیر چلانا، اور جس نے تیر اندازی سیکھ کر دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی تو اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔''

ابوداؤد، نسائي بروايت حضرت عقبه بن عامر رضي الله عنه

۱۰۸۵۹ فرمایا کہ ''دنیا کے کھیلوں میں سے ہر کھیل باطل ہے علاوہ تین کھیلوں کے، تیرے اپنی کمان سے تیر اندازی کرنا، تیرا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا اور تیرا اپنی گھر والی سے کھیلنا، کیونکہ یہ بھی حق ہے، تیر اندازی کرو اور سوار ہو جاؤ اور تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے زیادہ پسند ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، تیر بنانے والا جو اس کے بنانے میں ثواب اور بھلائی کی نیت رکھتا تھا، مددگار اور تیر چلانے والا۔'' مستدرک حاکم بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۱۰۸۶۰ فرمایا کہ ''جس نے اپنے گھر میں کمان رکھی، اللہ تعالیٰ اس گھر سے چالیس سال تک فقر کو دور رکھتے ہیں۔''

الشيرازي في الالقاب والخطيب بروايت حضرت انس رضي الله عنه

۱۰۸۶۱ فرمایا کہ ''جس نے تیر اندازی سیکھی، پھر اس کو بھلا دیا تو یہ ایک نعمت تھی جو اللہ نے دی تھی اور اس نے اُس نعمت کو چھوڑ دیا۔''

القرب في فضل الدمي بروايت حضرت ابوهريرة و حضرت ابن عمر رضي الله عنهم

۱۰۸۶۲ فرمایا کہ ''جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر بھلا دی تو یہ نعمت تھی جس کا اس نے انکار کیا۔''

ابن النجار بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۱۰۸۶۳ فرمایا کہ ''جسے تیر اندازی سکھائی گئی اور پھر اس نے بھلا دیا تو یہ ایک نعمت تھی جس کا اس نے انکار کیا۔''

خطيب بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۱۰۸۶۴ فرمایا کہ ''مومن کے لئے تیر اندازی کیا ہی عمدہ کھیل ہے اور جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دی تو اُس نے میری نافرمانی کی۔''

ابونعيم بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

۱۰۸۶۵ فرمایا کہ ''جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر بھی چلایا ......''

معجم الاوسط طبراني، سنن سعيد بن منصور، بروايت حضرت انس رضي الله عنه

۱۰۸۶۶ جس نے رات کو نشانے بازی کی (تیر چلائے) وہ ہم میں سے نہیں اور جو کوئی ایسی چھت پر سویا جس کی چار دیواری نہیں تھی اور گر کر مر گیا تو اس کا خون بیکار گیا۔ طبراني عن عبدالله بن جعفر رضي الله عنه

مطلب یہ ہے کہ اندھیرے میں رات کو تیر کسی کو بھی لگ سکتا ہے، اندھیرے میں نشانہ درست نہیں ہو سکتا۔

۱۰۸۶۷ فرمایا کہ ''تیر اندازی اور قرآن سیکھو اور مومن کا بہترین وقت وہ ہے جس میں وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔''

ديلمي بروايت حضرت ابوسعيد رضي الله عنه

۱۰۸۶۸ فرمایا کہ ”تیراندازی سیکھو کیونکہ دونشانوں کے درمیان جنت کے باغوں میں سے باغ ہے۔“

دیلمی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۸۶۹ فرمایا کہ ”جس نے اپنی چادر رکھ دی اور دونشانوں کے درمیان چلا تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔“

دارقطني في الافراد بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۱۰۸۷۰ فرمایا کہ ”لوگ سلامتی اور بھلائی کی جس چیز کی طرف بھی ہاتھ بڑھاتے ہیں ان میں کمان کوفضیلت حاصل ہے۔“

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۸۷۱ فرمایا کہ ”جب دشمن تم سے قریب ہو جائیں تو تیراندازی کو لازم پکڑو۔“

بخاری بروایت حضرت حمزة بن اسید عن ابیه رضی الله عنه

۱۰۸۷۲ فرمایا کہ ”جب دشمن تم سے قریب ہو جائیں تو ان کو تیر سے مارو اور اس وقت تک تلواریں نہ کھینچو جب تک وہ تمہیں ڈھانپ نہ لیں“۔

ابوداؤد، متفق علیه، بروایت حضرت مالك بن حمزة بن اسید الساعدی عن ابیه عن جده

۱۰۸۷۳ فرمایا کہ ”پتھر مت برساؤ، کیونکہ اس سے شکار نہیں کیا جاتا، نہ دشمن میں خونریزی ہو سکتی ہے اس سے دانت ٹوٹتے ہیں اور آنکھ پھوٹتی ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت عبدالله بن مفضل رضی الله عنه

تیسرا مضمون......مختلف آداب کے بارے میں

۱۰۸۷۴ فرمایا کہ ”جب جہاد تم میں سے کسی کے دروازے پر آپہنچے تو وہ اپنے والدین کی اجازت کے بغیر نہ نکلے۔“

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۸۷۵ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ذکر کرنا خرچ میں سات سو گنا اضافے کا باعث ہے۔“

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت معاذ بن انس رضی الله عنه

۱۰۸۷۶ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک میرا بندہ ہر وہ بندہ ہے جو اپنے دوستوں سے ملاقات کے وقت بھی مجھے یاد رکھتا ہے۔“

ترمذی عن عماره بن زعکره

۱۰۸۷۷ فرمایا کہ ”خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کے دوران کثرت سے ذکر کرے، چنانچہ اس کے لئے ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ملیں گی، اور ہر نیکی اس نیکی کے دس گنا کے برابر ملے گی جو مزید اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی الله عنه

۱۰۸۷۸ فرمایا کہ ”جب کوئی فوجی دستہ بھیجو تو کمزوروں کو اپنے سے الگ نہ کرو بلکہ ان کو بھی ساتھ لے لو، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ کمزوروں سے بھی قوم کی مدد فرماتے ہیں۔“ الحارث فی مسنده بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۰۷۹ فرمایا کہ ”کمزوروں کو تلاش کر کے لاؤ کیونکہ تمہارا رزق اور مدد تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔“

مسند احمد، مسلم، مستدرك حاكم، ابن حبان بروایت حضرت ابوالدرداء رضی الله عنه

۱۰۸۸۰ فرمایا کہ ”جب کسی قوم کی مدد ان کے اسلحے اور نفوس سے کی جائے تو ان کی زبانیں زیادہ حقدار ہیں۔“

ابن سعد بروایت حضرت ابن عوف رضی الله عنه، بیهقی فی شعب الایمان بروایت محمد مرسلاً

۱۰۸۸۱ فرمایا کہ ”بے شک مومن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے۔“ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت کعب بن مالك رضی الله عنه

۱۰۸۸۲ فرمایا کہ ”تلواریں ہی غازیوں کی چادریں ہیں۔“ مصنف عبدالرزاق بروایت حسن مرسلاً

۱۰۸۸۳ فرمایا کہ "یقیناً ہم کسی مشرک سے مدد طلب نہیں کرتے۔"

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه بروایت ام المومنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۱۰۸۸۴ فرمایا کہ "یقیناً ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے ہی مدد نہیں مانگتے۔"

مسند احمد، بخاری فی التاریخ بروایت حضرت خبیب بن یساف رضی الله عنه

۱۰۸۸۵ فرمایا کہ "بے شک عنقریب کل تم لوگ دشمن سے ملنے والے ہو تو (ایسی حالت میں) تمہارا اشعار یہ ہونا چاہئے کہ تم کثرت سے حٰمٓ لاینصرون کی تلاوت کرتے رہو۔" مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم بروایت حضرت براء رضی الله عنه

۱۰۸۸۶ فرمایا کہ "اگر تم پر رات کو حملہ کیا جائے تو تمہارا اشعار حٰمٓ لاینصرون ہونا چاہئے۔"

سنن ابی داؤد، ترمذی، مستدرک حاکم بروایت رجل من الصحابه رضی الله عنهم

۱۰۸۸۷ فرمایا کہ "جنگ تو دھوکہ ہے۔" مسند احمد، متفق علیه، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت جابر رضی الله عنه اور متفق علیه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه اور مسند احمد بروایت حضرت انس رضی الله عنه اور سنن ابی داؤد بروایت کعب بن مالک رضی الله عنه اور ابن ماجه بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه اور ام المومنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها اور بزار بروایت حضرت حسن رضی الله عنه اور طبرانی بروایت حسن اور حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبدالله بن سلام اور حضرت عوف بن مالک اور حضرت نعیم بن مسعود اور حضرت نواس بن سمعان رضی الله عنهم اور ابن عساکر بروایت خالد بن ولید رضی الله عنه

۱۰۸۸۸ فرمایا کہ "جو سمجھ میں آئے کہہ دو کیونکہ جنگ تو دھوکہ ہے۔" طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۸۸۹ فرمایا کہ "ہماری مدد چھوڑ دو، کیونکہ جنگ تو دھوکہ ہے۔" الشیرازی فی الالقاب بروایت نعیم الاشجعی

۱۰۸۹۰ فرمایا کہ "اے اکثم! اپنی قوم کے علاوہ دوسری قوم کے شانہ بشانہ ہو کر جنگ کیا کر، اپنے اخلاق اچھے کر اور اپنے ساتھیوں کا اکرام کر، اے اکثم! بہترین ساتھی اور دوست چار ہیں، اور بہترین گشتی نمائندے بھی چار ہیں اور بہترین بھی چار سو ہیں اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار پر کوئی غالب نہیں آسکتا کم میں سے۔" ابن ماجه بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۸۹۱ فرمایا کہ "بہترین ساتھی چار ہیں، اور بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین دینی لشکر وہ ہے جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار پر مشتمل لشکر قلت کی بناء پر شکست نہیں کھا سکتا۔" سنن ابی داؤد، ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۸۹۲ فرمایا کہ "نیزوں اور عربی کمانوں کو لازم پکڑو، کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین کو عزت دیتا ہے اور تمہارے لئے شہر فتح کرتا ہے۔"

طبرانی، بروایت عبدالله بن بسر رضی الله عنه

۱۰۸۹۳ فرمایا کہ "یہ جو ہے تو اس کو پھینک دو اور اس کو اس جیسی دوسری کمانوں کو اور نوک دار نیزوں کو لازم پکڑو، کیونکہ انہی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین کی تائید کرتا ہے اور تمہیں شہروں میں ٹھکانہ دیتا ہے۔" ابن ماجه بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۱۰۸۹۴ فرمایا کہ "جب تمہارے قریب آجائیں تو اُن پر تیر چلاؤ اور اپنے تیروں کو پہلے استعمال کرو۔"

بخاری، سنن ابی داؤد بروایت حضرت اسید رضی الله عنه

تکملہ

۱۰۸۹۵ فرمایا کہ "بچو نعل والے گھوڑے استعمال کرنے سے، کیونکہ یہ جب دشمن سے ملتے ہیں تو بھاگ جاتے ہیں۔ اگر مال غنیمت ملے تو خیانت کرتے ہیں۔" مسند احمد بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۸۹۶ فرمایا کہ "بچو اس دستے سے جو جب دشمن سے ملے تو بھاگ جائے اور جب غنیمت ملے تو خیانت کرے۔" بغوی بروایت ابی داؤد

۱۰۸۹۷ فرمایا کہ "جس پر راستہ تنگ ہو گیا تو اس کے لئے کوئی جہاد نہیں۔" ابن عساکر بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۱۰۸۹۸ فرمایا کہ "اے اکثم! تمہاری صحبت میں صرف امانت دار ہی بیٹھے اور تیرا کھانا بھی امانت دار ہی کھائے اور بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہے اور جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو تو اس کو شکست نہیں ہوسکتی۔"

ابونعیم بروایت حضرت اکثم بن الجون رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۹ فرمایا کہ "بہترین ساتھی وہ ہیں جو چار ہوں، بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہو اور جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو وہ کم سے شکست نہیں کھاسکتا" (اور بن عساکر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ) جب وہ صبر کریں اور سچ بولیں۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ترمذی حسن غریب، متفق علیہ، مستدرک حاکم ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۰ فرمایا کہ "اے انصاف، قانون اور فیصلے کے دن کے مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔"

بغوی عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جب دشمن سے سامنا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو مذکورہ بالا کلمات فرماتے سنا۔

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ اور دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مثلہ

۱۰۹۰۱ فرمایا کہ "دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، اور جب دشمن سے سامنا ہوجائے تو ڈٹے رہو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور اگر وہ ہانکا کریں اور چیخیں تو تم خاموشی کو لازم پکڑو۔"

مصنف ابن ابی شیبہ، طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۲ فرمایا کہ "دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم ان سے کس آزمائش میں پڑو گے، سو جب ان سے سامنا ہوجائے تو کہو کہ: اے ہمارے اللہ! تو ہی ہمارا بھی اور اُن کا بھی رب ہے، ہماری پیشانیاں اور ان کی پیشانیاں بھی آپ ہی کے دست قدرت میں ہیں۔ سو جب وہ تمہیں گھیر لیں تو اٹھ کھڑے ہو اور تکبیر کہو" مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۳ فرمایا کہ "دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو، کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ اُن کی طرف سے تم کس آزمائش میں مبتلا کیے جاؤ گے۔ لہذا جب دشمن سے سامنا ہوجائے تو کہو: اے اللہ! آپ ہی ہمارے رب ہیں اور ان کے بھی، ہماری دل اور ان کے دل آپ کے ہاتھ میں ہیں اور آپ ہی ان پر غالب ہوسکتے ہیں۔" اور زمین پر بیٹھے رہو اور جب وہ تمہیں گھیر لیں تو اٹھ کر حملہ کردو اور تکبیر کہو۔"

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۴ فرمایا کہ "یقیناً ہم صبح ان پر حملہ آور ہونے والے ہیں، لہذا کھاؤ پیو اور قوت حاصل کرو" طبرانی بروایت حضرت ابو اسامۃ رضی اللہ عنہ

تیسرا باب...... جہاد کے احکام کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......امان، معاہدہ، صلح اور وعدہ پورا کرنے کے بیان میں

۱۰۹۰۵ فرمایا کہ "جب کوئی شخص تجھ سے اپنے خون کی حفاظت چاہے تو تو اس کو قتل مت کر۔"

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۶ فرمایا کہ "تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، سو جب ان پر ظالم ظلم کرے تو اس کو پناہ نہ دو، کیونکہ قیامت کے دن ہر غدار کے پاس ایک جھنڈا ہوگا، جس سے وہ پہچانا جائے گا۔" مستدرک حاکم بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۹۰۷ فرمایا کہ "اے ام ہانی! جسے آپ نے پناہ دی اُسے ہم نے بھی پناہ دی۔" متفق علیہ بروایت حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا

اور ابوداؤد اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ ''اور جسے آپ نے امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔''

۱۰۹۰۸ فرمایا ''بے شک عورت کواس کی قوم کی بنیاد پر پکڑا جائے گا۔'' ترمذی عن ابی هريرہ رضی الله عنه

۱۰۹۰۹ فرمایا کہ ''اگر کسی نے کسی ذمی کو تکلیف پہنچائی تو میں اس کے لئے لڑوں گا اور جس کے لئے میں لڑوں گا تو قیامت کے دن بھی اس کے لئے لڑوں گا۔'' خطيب في التاريخ بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۹۱۰ فرمایا کہ ''جس نے کسی معاہد کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اور کچھ شک نہیں کہ اس کی خوشبو چالیس سال کے فاصلے سے بھی آتی ہے۔'' مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۹۱۱ فرمایا کہ ''جس نے کسی معاہد (حلیف یا ذمی) کو بلاوجہ قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیں گے۔''

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی مستدرك حاكم بروایت حضرت ابوبکرة رضی الله عنه

۱۰۹۱۲ فرمایا کہ ''مجھے میرے رب نے منع کیا کہ کسی معاہد وغیرہ پر ظلم کروں۔'' مستدرك حاكم بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۱۰۹۱۳ فرمایا کہ ''مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں۔'' سنن ابی داؤد، مستدرك حاكم بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۹۱۴ فرمایا کہ ''مسلمان اپنی شرطوں کے پاس ہیں جو حق کے مطابق ہیں۔''

مستدرك حاكم بروایت حضرت انس رضی الله عنه اور حضرت ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله عنها

۱۰۹۱۵ فرمایا کہ ''مسلمان اپنی ان شرطوں کے پاس ہیں جو حلال ہیں۔'' طبرانی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی الله عنه

۱۰۹۱۶ فرمایا کہ ''میں اُن میں سے سب سے زیادہ شریف ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتے ہیں۔''

بيهقي في الشعب الايمان بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۹۱۷ فرمایا کہ ''اے لوگو! یقیناً تم نے یہودیوں کے باڑوں کی طرف جلدی کی، سنو! معاہدین کا مال اُس کے حق کے علاوہ جائز نہیں اور گھریلو گدھوں، خچروں اور گھوڑوں کا گوشت تم پر حرام ہے اور ہر چھاڑ کھانے والے جانور اور پنجے والے پرندے کا گوشت بھی۔''

مسند احمد، ابوداؤد بروایت حضرت خالد بن ولید رضی الله عنه

فائدہ:... حق کے علاوہ جائز نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ معاہدین یعنی ذمیوں پر جو سالانہ ٹیکس مقرر کیا گیا ہے اس کے علاوہ کچھ لینا جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۱۸ فرمایا کہ ''اگر کسی شخص نے کسی قوم سے کوئی عہد کر رکھا تھا تو نہ وہ کوئی گرہ باندھے اور نہ کھولے، یہاں تک کہ اس کا معاہدہ ختم ہو جائے۔

مسند احمد، ابوداؤد بروایت حضرت عمرو بن عبسة رضی الله عنه

۱۰۹۱۹ فرمایا کہ ''اے یہودیوں کے گروہ! مسلمان ہو جاؤ محفوظ ہو جاؤ گے، جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اس سرزمین سے جلاوطن کر دوں، سو اگر تم میں سے کوئی اپنے مال میں سے کچھ پائے تو اس کو بیچ دے، وگرنہ یہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔'' متفق علیه، ابوداؤد بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۹۲۰ فرمایا کہ ''سنو! اگر کسی نے معاہد پر ظلم کیا یا نقض عہد کیا یا اس کی حیثیت سے بڑھ کر کسی کام میں مبتلا کیا یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے لڑوں گا۔''

ابوداؤد، بيهقي في شعب الايمان بروایت حضرت صفوان بن سليم عن عدة من ابناء الصحابه عن آبائهم رضی الله عنهم

۱۰۹۲۱ فرمایا کہ ''سنو! اگر کسی نے کسی ایسے انسان کو قتل کیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمے پر تھا تو تحقیق اس نے اللہ کے ذمہ کی وعدہ خلافی کی سو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا اور جنت کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔''

ترمذی بروایت حضرت ابوهريره رضی الله عنه

۱۰۹۲۲ فرمایا کہ ”شاید کہ تم جب کسی قوم سے جنگ کرتے ہو اور اُن پر غالب آجاتے ہو تو اُن کے لوگوں اور بیٹوں کے بجائے ان کے اموال سے طاقت حاصل کرتے ہو اور پھر وہ تم سے کسی بات پر صلح کرتے ہیں، سو تمہیں اس سے زیادہ اُن سے کچھ نہ پہنچے کیونکہ تمہارے لئے اس کی گنجائش نہیں ہے۔“ ابوداؤد عن رجل

۱۰۹۲۳ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کسی معاہد کو قتل کر دیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ پر تھا تو اس نے اللہ کے ذمہ کے خلاف ورزی کی، وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا اور اس کی خوشبو تو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔“

ابن ماجه، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه

۱۰۹۲۴ فرمایا کہ ”اگر کسی نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اور اس کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔“ مسند احمد، نسائی بروایت رجل

۱۰۹۲۵ فرمایا کہ ”جس نے کسی معاہد کو حرام قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر نہ صرف جنت حرام کر دیتے ہیں بلکہ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔“

مسند احمد، نسائى بروايت حضرت ابوبكرة رضى الله عنه

فائدہ: حرام قتل کر دینے سے مراد یہ ہے کہ اس ذمی کو قصاصاً یا حرباً نہ قتل کیا ہو بلکہ اپنی ذات کی وجہ سے قتل کر دیا ہو جو شرعی قوانین کی رو سے جائز نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۲۶ فرمایا کہ ”کسی شخص نے کسی کو امان دی اور پھر اس کو قتل کر دیا تو میں قاتل سے بری ہوں خواہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔“

بخارى فى التاريخ، نسائى بروايت حضرت عمرو بن الحمق رضى الله عنه

۱۰۹۲۷ فرمایا کہ ”جس نے میرے ذمہ کی خلاف ورزی کی میں اُس سے جھگڑا کروں گا، اور جس سے میں جھگڑا کروں گا اس سے جھگڑوں گا۔“

طبرانى بروايت حضرت جندب رضى الله عنه

۱۰۹۲۸ فرمایا کہ ”ان میں سے ادنیٰ ترین شخص میری امت کو پناہ دے گا۔“ مسند احمد، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه

۱۰۹۲۹ فرمایا کہ ”مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دے۔“ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه، ترمذى، ابن ماجه بروايت حضرت ابن عمرو بن عوف رضى الله عنه

۱۰۹۳۰ فرمایا کہ ”چھوڑ دو ترکوں کو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں، کیونکہ سب سے پہلے میری امت سے جو ملک چھینے گا اور حالانکہ اللہ نے انہیں عطا نہیں کی ہوگی وہ بنو قنطوراء ہے۔“ طبرانى، بروايت حضرت ابن مسعود رضى الله عنه

۱۰۹۳۱ فرمایا کہ ”اہل حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں کیونکہ سب سے پہلے کعبہ کا خزانہ ذوالسویقتین نکالے گا جو اہل حبشہ میں سے ہوگا۔“

ابوداؤد، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابن عمر رضى الله عنه

فائدہ: ...... سویقتین تثنیہ ہے سویق کا اور سویق ستو کو کہتے ہیں، قرب قیامت میں ایک حبشی شخص دو صاع یا دو کلو ستوؤں کے بدلے خانہ کعبہ کو منہدم کر دے گا اور اس کا لقب ذوالسویقین ہی ہوگا یعنی دو ستوؤں والا، شاید یہاں وہی مراد ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۳۲ فرمایا کہ ”نہ میں وعدہ خلافی کرتا ہوں اور نہ ہی چادروں کو قید کرتا ہوں۔“

مسند احمد، ابوداؤد، نسائى، ابن حبان، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابورافع رضى الله عنه

۱۰۹۳۳ فرمایا کہ ”اچھا وعدہ ایمان میں سے ہے۔“ مستدرك حاكم بروايت ام المومنين حضرت عائشه صديقه رضى الله عنها

۱۰۹۳۴ فرمایا کہ ”چھوڑ دو اہل حبشہ کو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں اور نہ چھیڑیں ترکوں کو جب تک وہ نہ تمہیں چھیڑیں۔ ابوداؤد عن رجل

۱۰۹۳۵ فرمایا کہ ”ان کے ساتھ وعدہ پورا کرو، ہم ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔“

مسند احمد بروايت حضرت حذيفه رضى الله عنه

۱۰۹۳۶۔۔۔فرمایا کہ ”ہم ان کے ساتھ وعدہ پورا کرتے ہیں اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگتے ہیں“۔مسلم بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۷۔۔۔فرمایا کہ ”یقیناً اللہ کے بندوں میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں اور پرسکون رہتے ہیں“۔طبرانی، حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ اور مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تکملہ

۱۰۹۳۸۔۔۔فرمایا کہ ”جس نے کسی شخص کو امان دی پھر اسے قتل کر دیا تو جہنم اس کے لئے واجب ہوگئی اگرچہ وہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو“۔

طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۹۔۔۔فرمایا کہ ”جس نے کسی شخص کو امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو وہ قیامت کے دن غداروں کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہوگا“۔

ابن ماجہ، طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت محمدبن الحمق رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۰۔۔۔فرمایا کہ ”اگر ہم میں سے کوئی ان کے پاس چلا گیا تو اللہ نے اس کو کر دیا جو ان میں سے ہمارے پاس آ گیا ہم اس کو واپس کر دیں گے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خلاصی کی کوئی سبیل بنائیں گے“۔مسند ابی یعلی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۱۔۔۔فرمایا کہ ”جس نے میرے ذمہ کی خلاف ورزی کی میں اس سے جھگڑوں گا اور جس سے میں جھگڑا تو

طبرانی بروایت حضرت ابواسوار العددی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۲۔۔۔فرمایا کہ ”اے لوگو! یقیناً تم نے یہودیوں کے اموال میں جلدی کی، سنو! معاہدین کا مال ناحق لے لینا حلال نہیں، اور تم پر گھریلو گدھوں، گھوڑوں! اور خچروں کا گوشت حرام ہے، اور ہر پھاڑ کھانے والے جانور کا بھی اور پنجے والے پرندوں کا گوشت بھی حرام ہے“۔

مسند احمد، ابوداؤد، باوردی بروایت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

طبرانی یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ ”فرمایا کہ ”سنو! کوئی شخص اپنے تخت پر تکیہ لگائے یہ نہ کہے کہ جو ہم نے کتاب اللہ میں سے حلال پایا اسے حلال کیا اور جو کتاب اللہ میں حرام پایا اسے حرام قرار دیا، سنو! میں بھی تم پر معاہدین کا مال ناحق لینا حرام قرار دیتا ہوں، سنو! جس کی وہ طاقت نہ رکھتا تھا یا اس سے اس کی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لے لی، تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں لڑوں گا۔

بروایت صفوان بن سلیم عن من ابناء الصحابة من آبادنية رضی اللہ عنہ

اور بخاری مسلم میں یہ اضافہ ہے، کہ ”سنو! جس نے کسی معاہد کو قتل کر دیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ پر تھا تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام کر دی جاتی ہے حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہے“۔

۱۰۹۴۳۔۔۔فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسے معاہد کو قتل کر دیا جو اپنے ذمی ہونے کو مانتا تھا اور اپنا مقررہ جزیہ بھی ادا کرتا تھا تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے جھگڑوں گا“۔ابن مندہ اور ابونعیم فی المعرفة بروایت حضرت عبداللہ بن جراد

۱۰۹۴۴۔۔۔فرمایا کہ ”مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں علاوہ ان شرطوں کے جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیں، اور لوگوں کے درمیان صلح بھی جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیں“۔

طبرانی، کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت کثیربن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ

اور صلح مسلمانوں کے درمیان جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال کر دے اور حلال کو حرام کر دے“۔

ابوداؤد، متفق علیہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ، ترمذی، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المذنی عن ابیہ عن جدہ۔ مستدرک حاکم عنہ

اور یہ اضافہ کیا ہے اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں علاوہ اس شرط کے جو حلال کو حرام کر دے۔

۱۰۹۴۵... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط اللہ کے رسول محمد کی طرف سے زہیر بن اقیش کی طرف ہے سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا پیروکار ہو، میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں، وہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں علاوہ اس کے امابعد۔ اگر تم گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور مشرکوں سے جدا ہو جاؤ اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور نبی اور صفی کا حصہ الگ کرو تو تم لوگ محفوظ رہو گے اللہ اور اس کے رسول کی امان میں''۔ابن ماجه، مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک حاکم، بغوی، باوردی طبرانی، متفق علیه بروایت حضرت نعمان بن لولب رضی اللہ عنه

۱۰۹۴۶ فرمایا کہ ''ہم نے بھی اس کو پناہ دی جس کو آپ نے پناہ دی اور ہم نے بھی اس کو امان دی جس کو آپ نے امان دی''۔

ابو داؤد، متفق علیه، ترمذی بروایت حضرت ام ھانئی رضی اللہ عنه

۱۰۹۴۷... فرمایا کہ ''ترکوں کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں''۔طبرانی بروایت حضرت ذی الکلاع رضی اللہ عنه

۱۰۹۴۸... فرمایا کہ ''ترکوں کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں''۔طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنه

دوسری فصل......عشر کے بیان میں

فائدہ:......جس طرح خمس پانچویں حصے کو کہتے ہیں اس طرح عشر دسویں حصے کو کہتے ہیں البتہ خمس مال غنیمت میں ہوتا ہے اور عشر فصلوں میں واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۹۴۹......فرمایا کہ ''عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے اور مسلمانوں پر عشر نہیں ہے''۔ابو داؤد، بروایت رجل

۱۰۹۵۰......فرمایا کہ ''وہ زمین جو بارانی ہوں، یا نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتی ہوں، یا عشری ہوں تو ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو راھٹ کے ذریعے یا چھڑکاؤ کے ذریعے سیراب کی جاتی ہیں تو ان میں نصف عشر ہے''۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۰۹۵۱......فرمایا کہ ''وہ زمینیں جو بارانی ہوں یا نہری یا چشموں سے سیراب ہونے والی ہوں تو ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو راھٹ کے ذریعے سیراب کی جائیں اس میں نصف عشر ہے''۔مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه

۱۰۹۵۲......فرمایا کہ ''وہ زمینیں جو بارانی ہوں یا چشموں کے ذریعے سیراب کی جاتی ہوں ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو چھڑکاؤ کے ذریعے سیراب کی جائیں ان میں نصف عشر ہے''۔ترمذی، ابن ماجه بروایت حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۰۹۵۳......فرمایا کہ ''مسلمانوں پر عشر نہیں ہے، عشر تو صرف یہودیوں و عیسائیوں پر ہے''۔

ابن سعد، مسند احمد بروایت حرب بن ھلال الثقفی بروایت عن جدہ ابی امیۃ رجل من تغلب

۱۰۹۵۴......فرمایا کہ ''عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے اور مسلمانوں پر عشر نہیں ہے''۔

ابن سعد، بغوی، ابن قانع، متفق علیه، بروایت حرب بن عبید اللہ عن جه ابی امیة عن ابیه

اور بغوی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے عطاء بن السائب عن حرب عن جدہ کی سند سے روایت کیا ہے اور کسی ایک نے بھی اس میں عن ابیہ نہیں کہا علاوہ ابوالاحوص کے۔ مسند احمد، ابو داؤد، متفق علیه عن رجل من بکر بن وائل عن خاله اور بغوی عن حرب بن عبید اللہ الثقفی عن خاله اور بغوی عن حرب بن ھلال الثقفی عن رجل من بی تغلب

تیسری فصل......خمس اور غنیمت کی تقسیم کے بیان میں

۱۰۹۵۵......فرمایا کہ ''چرنے والے جانور معاف ہیں، معدنیات معاف ہیں اور خود گاڑے ہوئے مال میں خمس ہے''۔

مسند احمد بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه

فائدہ:...... اس روایت کے ذیل میں کچھ خالص علمی بحث ہے جس کے لئے کسی مستند دارالافتاء یا مفتی کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے عوام الناس کے لئے یہ تفصیل بیان کرنا ضروری نہیں ہے بقول شخصے:

ان مسائل میں کچھ زرف نگاہی ہے درکار یہ مسائل ہیں کوئی تماشہ لب بام نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۵۶... فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی نبی کو کچھ کھلاتے ہیں تو یہ کھلانا اس کے لئے ہوتا ہے جو ان کے بعد کھڑا ہوگا“۔

ابوداؤد، بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۷... فرمایا کہ ”رکاز وہ مال ہے جو زمین کے اندر پیدا ہوتا ہے“۔ بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۸... فرمایا کہ ”رکاز وہ سونا اور چاندی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس دن زمین میں پیدا فرمایا تھا جب زمین کو پیدا فرمایا تھا“۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۹ فرمایا کہ ”عنبر رکاز نہیں بلکہ اسی کے لئے ہے جو اسکو پالے“۔ ابن النجار بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... عنبر ویل مچھلی کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۶۰ فرمایا کہ ”رکاز میں خمس ہے“۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ اور معجم اوسط بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۱... فرمایا کہ ”رکاز میں عشر ہے“۔ ابو بکر بن ابی داؤد فی جزء من حدیثہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۲... فرمایا کہ ”اضافی مال انہیں خمس کے بعد ہی دیا جاسکتا ہے“۔ مسند احمد بروایت حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۳... فرمایا کہ ”میرے لئے تمہارے مال غنیمت میں سے اس جیسی کوئی چیز حلال نہیں علاوہ خمس کے اور خمس تم میں لوٹا دیا جائے گا“۔

ابوداؤد بروایت حضرت عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۴... فرمایا کہ ”اے لوگو! میرے لئے اس مال میں سے کوئی چیز نہیں اور نہ یہ (اور اونٹ کے کوہان کے بالوں کے گچھے کی طرف اشارہ ہے) علاوہ خمس کے اور خمس تمہاری ہی طرف لوٹایا جائے گا سو دھاگہ اور سوئی تک ادا کردو“۔ ابوداؤد، نسائی، بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۵ فرمایا کہ ”اے لوگو! میری چادر مجھے واپس دے دو، خدا کی قسم اگر میرے پاس تہامہ کے درختوں کی تعداد کے برابر بھی کوئی چیز ہوتی تو میں تم لوگوں میں تقسیم کردیتا، پھر تم مجھے نہ کنجوس پاتے، نہ بزدل نہ جھوٹا، اے لوگو! اس میں سے میرے لئے کچھ نہیں نہ ہی بالوں کے اس گچھے میں سے علاوہ خمس کے اور خمس تم میں ہی لوٹایا جائے گا، سو دھاگہ اور سوئی جیسی چیزیں بھی ادا کردو کیونکہ خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن صرف عار اور شرمندگی بلکہ عیب اور آگ کا باعث ہوگی“۔ مسند احمد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۶... فرمایا کہ ”اے لوگو! بے شک حلال نہیں ہے میرے لئے اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اتنا بھی علاوہ خمس کے اور خمس تم میں ہی لوٹایا جائے گا“۔ نسائی بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۷ فرمایا کہ ”جس علاقے میں تم پہنچو اور قیام کرو تو تمہارا حصہ اسی میں ہے، اور ہر وہ علاقہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کا ہے پھر یہ تمہارا ہے“۔ مسند احمد مسلم ابوداؤد، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۸... فرمایا کہ ”عربی کو عربی اور ھجین کو ھجین سمجھو“۔ کامل ابن عدی، بیھقی فی شعب الایمان عن مکحول مرسلاً

فائدہ:... ھجیں اس شخص کو کہتے ہیں جس کا باپ عرب اور ماں لونڈی باندی ہو“۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۶۹ فرمایا کہ ”عربی کو عربی اور ھجین کو ھجین سمجھو، عربی کے دو حصے اور ھجین کے لئے ایک حصہ ہے“۔

کامل ابن عدی بیھقی فی شعب الایمان عن مکحول عن زیاد بن حاریہ حبیب بن مسلمۃ

۱۰۹۷۰... فرمایا کہ ”ہر وہ تقسیم جو زمانہ جاہلیت میں ہوئی تھی تو وہ اسی تقسیم پر ہے اور ہر وہ تقسیم جو اسلام کے زمانے میں ہوئی تو وہ اسلام ہی کے حساب سے ہوگی“۔ ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۱ فرمایا کہ ”میں ایسے لوگوں کو ضرور دیتا ہوں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہوں تا کہ ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے، کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ اپنا مال لے کر چلے جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ، سو خدا کی قسم جس چیز کے ساتھ تم لوٹتے ہو وہ بہت بہتر ہے اس سے جس کے ساتھ وہ لوٹتے ہیں، یقیناً تم میرے بعد شدید حالت دیکھو گے، سو صبر کرنا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے آملو بے شک میں حوض پر ہوں گا“۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۲ فرمایا کہ ”تیرا کیا حال ہوگا جب میرے بعد آنے والے حکمران اس مال سے اپنے لئے مخصوص کرلیں گے، سو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو“۔ مسند احمد بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۳ فرمایا کہ ”تم سے پہلے سرداروں میں سے کسی سردار کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا، وہ جمع کیا جاتا تھا اور آگ آکر اس کو کھالیتی تھی“۔ ترمذی، بروایت حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۴ فرمایا کہ ”میں قریش کو دیتا ہوں تا کہ ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے کیونکہ وہ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اور زمانہ جاہلیت سے قریب ہیں“۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

غنیمت کی تقسیم کے بیان میں

۱۰۹۷۵ فرمایا کہ ”کیا حال ہوگا جب میرے بعد والے حکمران اس مال کو اپنے لئے مخصوص کرلیں گے؟ فرمایا میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھتا ہوں پھر اس سے مارڈالتا ہوں حتیٰ کہ دکھ دیتا ہوں تو فرمایا کہ کیا میں تیری راہنمائی اس سے زیادہ چیز کی طرف نہ کروں؟ صبر کرو یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن سعد، رویانی بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ: دوسری مرتبہ جو لفظ فرمایا استعمال ہوا ہے وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے لئے ہے یعنی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تکملہ

۱۰۹۷۶ فرمایا کہ ”تم سے پہلے سرداروں میں سے کسی سردار کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا وہ جمع کیا جاتا تھا اور آگ آسمان سے آتی اور اس مال کو کھا جاتی“۔ ترمذی، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۷ فرمایا کہ ”میں نے گھوڑے کے دو حصے مقرر کیے ہیں اور سوار کے بھی دو حصے، سو جو اس میں سے کم کرے اللہ تعالیٰ اس کو کم کرے“۔ طبرانی بروایت حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۸ فرمایا کہ ”غلام کو مال غنیمت میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا، بلکہ اس کو ردی اور گھٹیا سامان میں سے دیا جائے گا اور اس کا امان دینا جائز ہے“۔ متفق عیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۹ فرمایا کہ ”غلام کے لئے غنیمت میں کوئی حصہ نہیں غلام کم قیمت مال لے البتہ اس کا امان دینا جائز ہے اور اگر کوئی عورت کسی قوم کو امان دے تو وہ بھی جائز ہے“۔ متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۰ فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص مال کے تقسیم ہونے سے پہلے اس میں اپنا مال پائے تو اسی کا ہے اور اگر تقسیم کے بعد پائے تو اب اس کے لئے اس میں سے کچھ نہیں“۔ خطیب بروایت حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۱ فرمایا کہ ”مشرکوں کی غنیمت میں سے مسلمانوں کے لئے کچھ جائز نہیں، نہ کم نہ زیادہ، نہ دھاگہ نہ سوئی، نہ لینے والے کے لئے نہ دینے

والے کے لئے مگر اس کے حق کے ساتھ"۔مسند ابی یعلی بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۲ فرمایا کہ "ایک خمس اللہ کے لئے اور باقی چار خمس لشکر کے لئے، عرض کیا گیا کہ کیا کوئی ایک کسی دوسرے سے زیادہ حق دار ہے؟ فرمایا، اس تیر کا بھی جو تو اپنے پہلو سے نکالتا ہے اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ حق دار نہیں؟ بغوی عن رجل عن بلقین

ایک شخص نے سوال کیا تھا کہ یارسول اللہ! آپ مال غنیمت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۰۹۸۳ ...فرمایا کہ "شاید تو ایسا مال پائے جو ابھی لوگوں میں تقسیم نہیں ہوا، اور تیرے لئے تو سارے مال سے اللہ کے راستے میں ایک سواری ایک خادم ہی کافی ہے"۔طبرانی، بغوی، ابن عساکر بروایت ابو ہاشم بن شیبہ بن عتبہ

۱۰۹۸۴ فرمایا کہ "عرب مسلمانوں کے لئے مال فئی اور غنیمت میں کوئی حصہ نہیں جب تک وہ اور مسلمانوں کے ساتھ جہاد نہ کریں"۔

ابن النجار بروایت حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ

مجاہدین کے لئے مباح چیزیں

۱۰۹۸۵ فرمایا کہ "دس چیزیں جنگ میں مباح ہیں۔

۱ کھانا۔	۲ سالن۔	۳ پھل۔	۴ درخت۔	۵ سرکہ۔
۶ تیل۔	۷ مٹی۔	۸ پتھر۔	۹ ...بے چھلی لکڑی۔	۱۰ ...تازہ کھال۔

طبرانی ابن عساکر بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۹۸۶ فرمایا کہ "میری چادر مجھے دے دو اگر میرے پاس ان کانٹوں کی تعداد کے برابر نعمتیں ہوتی تو میں سب تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے نہ جھوٹا پاؤ گے نہ کنجوس اور نہ بزدل"۔

مسند احمد، بخاری، ابن حبان بروایت حضرت جبیر بن معجم رضی اللہ عنہ، اور طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۷ ...حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے تخت بنالیں تو (کیسا ہوگا؟) کیونکہ لوگ آپ کو تکلیف دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان کے درمیان موجود رہوں گا، میری چادر مجھ سے چھینی جاتی رہے گی اور ان کا غبار مجھ تک پہنچتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے راحت دے"۔ابن سعد بروایت عکرمہ

۱۰۹۸۸ ...فرمایا کہ "میں ان کے درمیان موجود رہوں گا وہ میرے نقش قدم کو روندتے رہیں گے اور مجھ سے میری چادر چھینتے رہیں گے اور ان کا غبار مجھ تک پہنچتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ ہی وہ ہوگا جو مجھے ان سے راحت دے گا"۔طبرانی بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

۱۰۹۸۹ ...فرمایا کہ "میں تمہارے درمیان رہوں گا اور تم لوگ میرے نقش قدم پر چلتے رہو گے یہاں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اٹھائیں گے، مجھے میرے حق سے زیادہ بلند نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے"۔

ابن عساکر بروایت حضرت علی بن الحسین،زین العابدین رضی اللہ عنہ، وقال رسل حسن الاسناد

تکملہ......خمس کے بیان میں

۱۰۹۹۰ ...فرمایا کہ "یہ تمہاری غنیمتوں میں سے ہے، اور اس میں سے میرے لئے کچھ بھی حلال نہیں علاوہ میرے حصے کے جو تمہارے ساتھ ہے علاوہ خمس کے اور خمس تم پر لوٹایا جائے گا سو دھاگہ اور سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز یا چھوٹی، ادا کر دو اور غلول نہ کرو، کیونکہ غلول (خیانت) جہنم ہے اور دنیا اور آخرت میں غلول کرنے والوں کے لئے عار اور شرمندگی ہے، اور اللہ کی رضا کے لئے دور و نزدیک لوگوں سے جہاد کرو اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرو، سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو، اللہ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ جنت کے

دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ غم اور پریشانیوں سے نجات عطا فرماتے ہیں"۔

مسند احمد، شاشی، طبرانی مستدرک حاکم سعید بن منصور بروایت حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۲ فرمایا کہ "بے شک میرے لئے اس مال میں سے کچھ حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخشا ہے ان بالوں کی طرح علاوہ خمس کے پھر وہ تم میں لوٹا دیا جائے گا"۔ مصنف عبدالرزاق حضرت حسن رضی اللہ عنہ مرسلاً

۱۰۹۹۳ فرمایا کہ "سنو! بے شک یہ تمہارے مال غنیمت میں سے ہے اور میرے لئے اس میں سے صرف خمس حلال ہے اور خمس تم پر لوٹایا جائے گا چنانچہ ایک دھاگہ، اور سوئی اور اس سے چھوٹی کوئی چیز اور اس سے بڑی کوئی چیز (ہوتو) ادا کردو، کیونکہ مال غنیمت میں خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے دنیا اور آخرت میں عار اور شرمندگی کا باعث ہوگی، اللہ کی رضا کے لئے دور و نزدیک لوگوں سے جہاد کرو اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ مت کرو، اور سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو اور تم پر جہاد لازم ہے کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے، اس سے اللہ تعالیٰ غم اور رنج سے نجات عطا فرماتے ہیں"۔

متفق علیہ، ابن عساکر بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

مال غنیمت کے چار حصے مجاہدین کے ہیں

۱۰۹۹۴ فرمایا کہ "جو علاقہ بھی اللہ اور اس کے رسول فتح کریں وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور جس علاقے کو مسلمان جنگ کر کے فتح کریں تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور باقی سارا ان لوگوں کا ہے جنہوں نے جنگ کی ہے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۵ فرمایا کہ "اے لوگو! نہ میرے لئے اور نہ کسی اور کے لئے مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کچھ حلال ہے اس اونٹ کی پشت کے بال برابر بھی کوئی چیز حلال نہیں علاوہ اس کے جو اللہ نے میرے لئے فرض کیا ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۶ فرمایا کہ "میں مسلمانوں میں سے کسی شخص سے زیادہ اس مال کا حق دار نہیں ہوں۔ مسند احمد بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۷ فرمایا کہ "اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں بخشا ہے اس میں سے میرے لئے خمس کے علاوہ کچھ حلال نہیں، اور خمس تم پر لوٹایا جائے گا، لہٰذا دھاگہ اور سوئی (سب) ادا کردو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن عار اور شرمندگی ہے اور تم پر اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس سے رنج و غم دور کر دیتے ہیں"۔ طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۸ فرمایا کہ "اس مال میں میرا کوئی حصہ نہیں سوائے تم میں سے کسی ایک شخص کے حصے کی طرح علاوہ خمس کے اور وہ تم پر لوٹایا جائے گا، لہٰذا ایک دھاگہ اور سوئی یا ان سے بڑی کوئی چیز بھی ادا کردو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ وہ خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن نہ صرف عار اور شرمندگی ہوگی بلکہ آگ اور بدترین عیب بھی ہوگا"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عرباض رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل...... جزیہ کے بیان میں

۱۰۹۹۹ فرمایا کہ "مسلمان پر جزیہ نہیں ہے"۔ مسند احمد، ابوداؤد، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۰ فرمایا کہ "ایک سرزمین پر دو قبلے نہیں ہوسکتے اور نہ ہی مسلمان پر جزیہ ہے"۔

مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۱... فرمایا کہ "ایک شہر میں دو قبلے نہ ہوں گے"۔ سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۲..... فرمایا کہ "جس نے زمین کا کوئی حصہ اس کے جزیہ کے بدلے لیا تو اس نے اپنی ہجرت کو ختم کر دیا اور جس نے کافر کے گلے سے اتار کر اپنے گلے میں ڈالی تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا"۔ سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۰۰۳... فرمایا کہ "مجوسی بھی اھل کتاب ہی کا ایک گروہ ہے لہٰذا ان کو بھی اسی مقام پر رکھو جس پر اھل کتاب کو رکھتے ہو"۔

ابو نعیم فی المعرفہ بروایت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل......اجتماعی اور مختلف احکام کے بیان میں

اجتماعی احکام

۱۱۰۰۴... فرمایا کہ "اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور قتال کرو اس کے ساتھ جو اللہ کا انکار کرے، غزوہ (جنگ) کرو، مال غنیمت میں خیانت نہ کرو نہ ہی غداری کرو نہ ہی ڈھاٹا باندھو، نو مولود بچے کو قتل مت کرو، اور جب تو مشرکین میں سے اپنے دشمن سے ملے تو اس کو تین باتوں کی دعوت دے، ان میں سے جس کا بھی وہ جواب دے قبول کر لے اور ان سے ہاتھ روک لے، پھر ان کو اسلام کی دعوت دے سو اگر وہ جواب دیں تو قبول کر لے تو ان سے ہاتھ روک لے پھر ان کو ان کے علاقوں اور گھروں سے مہاجرین کے علاقے کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دے اور ان کو بتا دے کہ اگر انہوں نے اس پر عمل کیا تو ان کے لئے بھی وہی (سہولیات) ہیں جو مہاجرین کے لئے ہیں اور ان پر وہی (ذمہ داریاں) ہیں جو مہاجرین پر ہیں، سو اگر وہ اپنے علاقوں سے منتقل ہونے سے انکار کر دیں تو ان کو بتا دے کہ (اس صورت میں) وہ عام عرب مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر بھی اللہ کا حکم اس طرح جاری ہوگا جس طرح (عام) مومنین پر جاری ہوتا ہے اور ان کے لئے مال غنیمت اور مال فے میں سے کوئی حصہ نہ ہوگا، علاوہ اس (صورت) کے کہ وہ (بھی) مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں، اور اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ مانگ اگر وہ جواب دیں تو قبول کر لے اور ان سے ہاتھ روک لے اور اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو اللہ سے مدد طلب کر اور ان سے قتال کر، اور جب تو کسی قلعے والوں کا محاصرہ کر لے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو ان کو اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری پر ڈال دے تو ان کو ہر گز اللہ کے اور اس کے نبی کی ذمہ داری پر نہ ڈال البتہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ذمہ داری پر ان کو امان دے دے کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے ساتھیوں کے نام پر کئے گئے عہد کی عہد شکنی کرو گے تو یہ اس سے ہلکا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے نام پر کئے گئے عہد کی عہد شکنی کرو، اور جب تو کسی قلعے والوں کا محاصرہ کرے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو انہیں اللہ کے حکم پر امان دے دے تو ان کو اللہ کے حکم پر امان نہ دے بلکہ اپنے حکم پر امان دے کیونکہ تو نہیں جانتا کہ ان کے معاملے میں اللہ کے حکم کا پاس رکھ سکے گا یا نہیں"۔

مسند احمد، مسلم، بخاری، نسائی، ابو داؤد، بروایت حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ

مختلف احکام

۱۱۰۰۵... فرمایا کہ "مشرکوں کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان میں سے بھی پہلے ان کو مارو جو نسبتاً کم عمر ہیں"۔

مسند احمد ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۶... فرمایا کہ "جب تم دسویں سے ملو تو اسے قتل کر دو"۔ مسند احمد بروایت حضرت مالک بن عتاهیة

۱۱۰۰۷..... فرمایا کہ ”یہ پانی لے جاؤ، اور جب تم اپنے شہر آؤ تو اپنے گرجے توڑ دو اور ان کی جگہ اس پانی سے اچھی طرح سے دھولو اور پھر اس جگہ کو مسجد بنالو“۔ مسند احمد، ابن حبان، بروایت حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۸..... فرمایا کہ ”کسی صورت (تصویر) کو مٹائے بغیر مت چھوڑنا اور نہ کسی بلند (اٹھی ہوئی) قبر کو برابر کئے بغیر چھوڑنا“۔

مسلم، نسائی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

جہاد میں کن لوگوں کا قتل جائز نہیں

۱۱۰۰۹..... فرمایا کہ ”چلو اللہ اور اس کے نام کے ساتھ اور اس کے رسول کی ملت پر، شیخ فانی کو قتل نہ کرنا، نہ چھوٹے بڑے بچے کو اور نہ کسی عورت کو، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور اپنے مال غنیمت کو ملالو اور اصلاح کرو اور اچھا سلوک کرو کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اچھا سلوک کرنے والوں کو پسند کرتا ہے“۔ سنن ابی داؤد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۰..... فرمایا کہ ”کیا ہوا ان قوموں کو کہ قتال ان کا حد سے آگے بڑھ گیا یہاں تک کہ ننھے بچوں کو قتل کر دیا۔ سنو! تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو مشرکوں کے بیٹے ہیں، سنو! اولادوں کو قتل نہ کرو، سنو! اولادوں کو قتل نہ کرو، ہر انسان فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اسی فطرت (فطری طریقے) پر ہی رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان کا توتلا پن ختم کر دیا جائے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں“۔

مسند احمد، نسائی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۱..... فرمایا کہ ”یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ عرب سے نکال دو“۔ مسلم بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۲..... فرمایا کہ ”یہودیوں کو حجاز سے نکال دو اور اھل نجران کو جزیرۃ عرب سے نکال دو اور جان لو کہ بدترین لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا“۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، حلیہ ابی نعیم، ضیاء بروایت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۳..... فرمایا کہ ”ہجرت اس وقت تک منقطع نہ ہوگی جب تک جہاد جاری رہے گا“۔

مسند احمد بروایت حضرت جنادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۵..... فرمایا کہ ”قوم کا حلیف (ساتھی) انہی میں سے ہے اور کسی قوم کی لڑکی کا بیٹا بھی انہی (اسی قوم) میں سے ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۶.

۱۱۰۱۷..... فرمایا کہ ”اھل فارس میں سے جو مسلمان ہو گیا تو وہ قُرشی ہے“۔ ابن النجار بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۸..... فرمایا کہ ”جس نے کسی قیدی کو گرفتار کرنے پر گواہی قائم کر دی تو اس قیدی سے چھینا ہوا مال گرفتار کرنے والے کا ہوگا“۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۹..... فرمایا کہ ”جس شخص نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس مقتول کافر کا مال قتل کرنے والے کا ہوگا“۔

متفق علیہ، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، ابوداؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۲۰..... فرمایا کہ ”حمیٰ اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی (نہیں)۔ مسند احمد بخاری، ابوداؤد، عن صعب بن جثامہ

حمیٰ دراصل زمین کا وہ حصہ ہے جو لوگ اپنی زمینوں کے آس پاس کے حصے کو روک کر اپنی جائیداد کا ایک طرح سے حصہ قرار دے دیتے تھے لیکن اسے حمیٰ کہتے تھے گویا ان کی جائیداد کا بغرزون ہوتا تھا اسلام نے اس ناجائز قبضے کا سدباب فرمایا کہ اس قسم کی زمین اللہ اور اس کے رسولوں کی ہیں اور کسی کی نہیں۔

۱۱۰۲۱... حمی کا (تصور) اسلام میں نہیں اور نہ ہی مناجشہ ہے۔ طبرانی کبیر عن عصمه بن مالک

فائدہ:......مناجشہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی چیز خریدنے آئے تو دوسرا محض دام بڑھاتا رہے تا کہ اصل خریدنے والا زیادہ داموں پر خریدنے پر مجبور ہو جائے، جیسا کہ مروجہ نیلامی میں ہوتا ہے۔

۱۱۰۲۳ فرمایا کہ "پہلے اسلام لاؤ پھر قتال کرو"۔ بخاری بروایت حضرت براء رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۴ فرمایا کہ "جس نے مشرکوں کے ساتھ رہائش اختیار کی تو اس کی ذمہ داری ختم ہوگئی"۔

طبرانی، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت جریر رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۵ فرمایا کہ "جس نے مشرک کی ہم نشینی اختیار کی اور اس کے ساتھ رہا تو وہ اسی کی طرح ہے"۔

سنن ابی داؤد، بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۶ فرمایا کہ "اس کی ذمہ داری ختم ہوگئی جس نے مشرکوں کے ساتھ ان کے علاقوں میں رہائش اختیار کی"۔

طبرانی بروایت حضرت جریر رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۷ فرمایا کہ "میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیوں؟ فرمایا، ان دونوں کی آگ ایک ساتھ نہ ہو"۔ ابوداؤد، ترمذی، ضیاء عن جریر رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۸ فرمایا کہ "ہر دو میں سے ایک شخص کو بھیج دو اور اجر دونوں کے درمیان تقسیم ہو۔ مسند احمد مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۱۰۲۹ فرمایا کہ "اگر تو نے وہ بات کی اس حال میں کہ تو اپنے معاملے کا مالک ہے تو تو مکمل طور پر کامیاب ہوگیا"۔

ابو داؤد مسلم بروایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنه

۱۱۰۳۰ فرمایا کہ "بے شک جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے لئے عماد بنا دیتے ہیں تو ان کی اعانت و مدد فرماتے ہیں"۔

ابن قانع بروایت حضرت صفوان بن صفوان بن اسید رضی اللہ عنه

۱۱۰۳۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے اور رسول محمد کی طرف سے روم کے سب سے بڑے، ہرقل کی طرف، سلامتی ہو اس پر جس نے حق کی اتباع کی، امابعد، میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کر لو محفوظ ہو جاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارا اجر دو مرتبہ عطا فرمائیں، لہٰذا اگر تم نے منہ موڑ لیا تو اریسیین کا گناہ تم پر ہوگا، اور اے اہل کتاب آؤ ایک ایسے کلمے کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے اور وہ یہ کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں گے اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں گے اور نہ ہی ایک دوسرے میں سے کسی کو ایک دوسرے کا رب بنائیں گے علاوہ اللہ کے، سو اگر تم منہ موڑتے ہو تو کہہ دو، گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں"۔

مسند احمد، متفق علیه نسائی بروایت حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنه

۱۱۰۳۲ فرمایا کہ "قیدیوں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا سلوک کرو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوعزیز رضی اللہ عنه

تکملہ...... مال غنیمت میں خیانت

۱۱۰۳۳ فرمایا کہ "تجھے معلوم ہے کہ میں نے تیری طرف کیوں بھیجا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو میری اجازت کے بغیر کچھ اٹھا لے، کیونکہ یہ خیانت ہے اور جس نے خیانت کی اس کو قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ لایا جائے گا میں نے تمہیں اسی لئے بلایا تھا اب اپنے کام میں مشغول ہو جاؤ۔

ترمذی حسن غریب، طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنه

۱۱۰۳۴ فرمایا کہ "کیا تو نے بلال کو تین مرتبہ پکارتے نہیں سنا؟ تو پھر کس چیز نے تجھے اس کے ساتھ آنے سے روکے رکھا، تو وہی ہو جا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا سو میں ہرگز تجھ سے قبول نہ کروں گا"۔ طبرانی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنه

۱۱۰۳۵ فرمایا کہ ”بے شک میں اس کو تجھ سے قیامت کے دن ہرگز قبول نہ کروں گا جب تک تو ہی وہ نہ ہو جو قیامت کے دن پورا پورا ادا کردے گا“۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۶ فرمایا کہ ”تحقیق تو نے مال غنیمت میں خیانت کی“۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۷ فرمایا کہ ”یہ جو مال ہے اس میں سے کچھ لینے والے کے لئے حلال ہے نہ دینے والے کے لئے نہ دھاگہ نہ سوئی“۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۸ فرمایا کہ ”انبیاء کرام میں سے ایک نبی نے ایک شہر والوں سے قتال کیا، جب شہر فتح ہونے والا تھا تو انہیں ڈر ہوا کہ کہیں سورج غروب نہ ہو جائے، تو انہوں نے سورج سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے سورج تو بھی مامور ہے اور ہم بھی مامور ہیں تجھے میری عزت کی قسم دن میں کچھ دیر اور ٹھہرا رہ، تو اللہ تعالیٰ نے سورج کو اسی جگہ روک دیا یہاں تک کہ شہر فتح ہو گیا اور وہ لوگ جب مال غنیمت حاصل کیا کرتے تھے تو اس کو ایک جگہ جمع کر دیا کرتے تھے تو آگ آتی اور اس کو جلا دیتی، چنانچہ اس بار بھی انہوں نے مال غنیمت جمع کر کے رکھ دیا لیکن آگ اس مال کو جلانے نہ آئی، تو ان لوگوں نے نبی سے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! کیا ہوا کہ ہماری قربانی قبول نہیں ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے، عرض کیا کہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہم میں سے کون خائن ہے، وہ بارہ قبیلے تھے تو اس نبی نے فرمایا کہ ہر قبیلے کا سردار میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، چنانچہ تمام قبیلوں کے سرداروں نے بیعت کی تو اس نبی کے ہاتھ میں ایک سردار کا ہاتھ چپک گیا، تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ تیرے پاس خیانت ہے، اس نے عرض کیا کہ مجھے اس شخص کے بارے میں کیسے معلوم ہوگا کہ قبیلے میں سے وہ کون ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے قبیلے کو بلا ہم تمام لوگوں کو فرداً فرداً بیعت کریں گے، ایسا ہی کیا تو ان میں سے ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں چپک گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تیرے پاس خیانت ہے، اس نے کہا جی ہاں میرے پاس خیانت ہے، دریافت فرمایا کہ وہ کیا چیز ہے؟ کہا کہ ایک بیل کا سر ہے جو سونے کا بنا ہوا ہے مجھے اچھا لگا تو میں نے لے لیا؟ پھر وہ اسے لے آیا اور مال غنیمت میں شامل کر دیا، تو آگ آئی اور اس مال کو جلا دیا“۔

مصنف عبدالرزاق، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۹ فرمایا کہ ”جس نے ناحق کسی کا اونٹ لیا تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور اونٹ اس کی گردن پر سوار ہوگا اور آواز نکالتا ہوگا، اور اگر کسی نے ناحق کسی کی گائے لی تھی تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور وہ گائے اس کی گردن پر سوار ہوگی اور آواز نکالتی ہوگی اور اگر کسی نے ناحق کسی کی بکری لی ہوگی تو اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور بکری اس کی گردن پر سوار ہوگی اور آواز نکال رہی ہوگی“۔

ابن جریر بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۰ فرمایا کہ ”جب میرے امتی مال غنیمت میں خیانت نہ کریں گے ان کا کوئی دشمن نہ ہوگا“۔

دیلمی بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۱ فرمایا کہ ”اگر میرے امتی مال غنیمت میں خیانت نہ کرے تو اس کا کبھی کوئی دشمن نہ ہوگا“۔ دیلمی بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۲ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کو صدقہ وصول کرنے بھیجا تو فرمایا کہ اے سعد! اس سے بچو کہ تم قیامت کے دن اس حال میں آؤ کہ اونٹ تمہاری گردن پر سوار ہو اور آواز نکال رہا ہو“۔ ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۳ فرمایا کہ ”تمہارے ذمہ لازم ہے کہ تم مال غنیمت میں خیانت سے بچو، کوئی شخص کسی عورت پر قبضہ کر لیتا ہے مال تقسیم ہونے سے پہلے اور پھر تقسیم کرنے والے کو واپس کر دیتا ہے“۔

حسن بن سفیان اور ابن مندہ اور ابن السکن اور ابو نعیم فی المعرفہ بروایت حضرت ثابت بن رفیع الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۴ فرمایا کہ ”تم لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ مال غنیمت میں خیانت سے بچو، ایک شخص کسی عورت سے نکاح کر لیتا ہے یا خمس نکالنے سے پہلے کسی جانور پر سوار ہو جاتا ہے“۔

بخاری فی التاریخ اور بغوی اور باوردی اور ابن مندہ اور ابن السکن اور ابن قانع بروایت حضرت ثابت بن رفیع رضی اللہ عنہ

اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ روایت ابن رویفع الانصاری رضی اللہ عنہ سے ہے۔

۱۱۰۴۵..... فرمایا کہ "مال غنیمت میں خیانت سے بچو، کوئی شخص مال فے تقسیم ہونے سے پہلے کسی عورت سے نکاح کر لیتا ہے اور پھر اسے تقسیم کار کے حوالے کر دیتا ہے اور پھر ایک کپڑا پہن لیتا ہے اور پرانا کر دیتا ہے اور پھر تقسیم کار کو واپس کر دیتا ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۶..... فرمایا کہ "ایک شخص ایک چوپائے پر سوار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ واپس کرنے سے پہلے اس جانور کو چلا چلا کر تھکا دیتا ہے یا کوئی کپڑا پہن لیتا ہے اور واپس کرنے سے پہلے پرانا کر دیتا ہے"۔مصنف ابن ابی شیبہ بروایت اوزا عن بعض الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۷..... فرمایا کہ "اے لوگو! اگر کسی کے پاس کوئی چیز ہو تو واپس کر دے اور یہ نہ کہے کہ دنیا کی شرمندگی، سنو! دنیا کی شرمندگی آخرت کی شرمندگی سے زیادہ آسان ہے"۔طبرانی بروایت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۸..... فرمایا کہ "اگر تم کسی کو پاؤ کہ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے تو اس کی پٹائی کرو اور اس کا سامان جلا دو"۔مسند احمد، عدنی، دارمی، ابن حبان، ابی یعلی، شاشی، مستدرک حاکم، سعید بن منصور بروایت سالم بن عبداللہ بن عرض جدہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۹..... فرمایا کہ "اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور جس نے خیانت کی اس کو قیامت کے دن (اس چیز کے ساتھ لایا جائے گا)۔

طبرانی بروایت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۰..... فرمایا کہ "میں ہرگز تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا کہ جو قیامت کے دن آئے گا اور بکری اس کے کندھوں پر سوار ہوگی اور آواز نکال رہی ہوگی اور وہ شخص پکار رہا ہوگا یا محمد یا محمد، تو میں اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کرواسکتا میں نے تو تجھے بتا دیا تھا اور میں ہرگز تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن اونٹ اٹھائے ہوئے آئے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا اور وہ شخص پکار رہا ہوگا یا محمد یا محمد تو میں اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کرواسکتا میں نے تجھے بتا دیا تھا، اور نہ میں تم میں سے ایسے کسی شخص کو" پہچانوں گا جو قیامت کے دن گھوڑا اٹھائے ہوئے آئے گا وہ گھوڑا آواز نکال رہا ہوگا اور وہ شخص پکار رہا ہوگا یا محمد یا محمد تو میں اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کرواسکتا میں نے تو تجھے بتا دیا تھا، اور میں ہرگز اس شخص کو بھی نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن چمڑے کا پرانا ٹکڑا اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد تو اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کرواسکتا، میں نے تجھ کو بتا دیا تھا"۔ابن جریر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۱..... فرمایا کہ "میں نے قزمان کو آگ کی چادر میں لپٹے ہوئے دیکھا وہ کالی چادر مراد ہے جو خیبر کے دن مال غنیمت میں سے خیانت کر کے حاصل کی تھی"۔ابن ابی عاصم اور ابونعیم فی المعرفة براویت خالد بن مغیث رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۲..... فرمایا کہ "اے سعد! بچو اس سے کہ قیامت کے دن اونٹ اٹھائے ہوئے آؤ اور وہ آواز نکال رہا ہو"۔

ابن جریر، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۳..... ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے مال غنیمت میں سے ایک رسی کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے اس رسی کے بدلے آگ سے کون بچائے گا؟ ابن عساکر بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۴..... فرمایا کہ "اے لوگو! تم میں سے ہمارے لئے اگر کسی نے کچھ کام کیا اور ہم نے اس میں سے سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز چھپا لی تو یہ خیانت ہوگی جو قیامت کے دن لائی جائے گی، تم میں سے اگر کسی کو ہم کسی کام پر مقرر کریں تو اسے چاہیے کہ کم زیادہ پورا کرے، سو جو اسے دیا جائے لے لے اور جس سے منع کیا جائے باز آ جائے"۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، متفق علیہ، بروایت حضرت عدی بن عمرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مال غنیمت اس کو مال کو کہتے ہیں جو جنگ لڑ کر اور دشمن کو شکست دے کر حاصل کیا جائے اور مال فے اس مال کو کہتے ہیں جو دشمن سے جنگ کئے بغیر ان سے وصول کر لیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

چوتھا باب...... ان چیزوں کے بیان میں جو جہاد میں منع ہیں

۱۱۰۵۵ ... فرمایا کہ نقب زنی یقیناً حلال نہیں ہے"۔ابن ماجه، ابن حبان، مستدرك حاكم بروايت حضرت ثعلبه بن الحكم

۱۱۰۵۶ ... فرمایا کہ "بے شک نقب زنی مردار سے زیادہ حلال نہیں"۔سنن ابی داؤد عن رجل

۱۱۰۵۷ ... فرمایا کہ "جاؤ یقیناً گھر میں تین قسم کے لوگ ہوں گے ان میں سے ایک غلام ہوگا جس نے نماز پڑھی ہوگی اس کو لے لو اور پٹائی مت کرو کیونکہ ہمیں اھل عبادت کو مارنے سے منع کیا گیا ہے"۔بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابی امامة رضی الله عنه

۱۱۰۵۸ فرمایا کہ "مجھے نماز پڑھنے والوں (عبادت گزاروں) کے قتل سے منع کیا گیا ہے"۔

سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۱۰۵۹ فرمایا کہ "مجھے نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے"۔طبرانی بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۱۰۶۰ فرمایا کہ "جو نقب زنی کرے اور چھپے یا چھپنے کا اشارہ کرے وہ ہم میں سے نہیں"۔

طبرانی مستدرك حاكم بروايت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۱۰۶۱ فرمایا کہ "جس نے نقب زنی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

مسند احمد ترمذی بروایت حضرت انس رضی الله عنه اور مسند احمد ابو داؤد، ابن ماجه اور ضیاء بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۱۱۰۶۲ فرمایا کہ "دشمن کا سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو، اور جب سامنا ہو جائے تو صبر کرو"۔متفق علیه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۱۰۶۳ فرمایا کہ "نہ غصب ہے نہ نقب زنی"۔طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عوف رضی الله عنه

۱۱۰۶۴ آپ ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا"۔مسند احمد، بروایت حضرت زید بن خالد رضی الله عنه

۱۱۰۶۷ آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا"۔متفق علیه ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۱۰۶۸ فرمایا کہ "جس نے گھر تنگ کیا یا راہزنی کی یا کسی مومن کو تکلیف دی تو اس کا کوئی جہاد نہیں"۔

مسند احمد، ابو داؤد بروایت حضرت معاذ بن انس رضی الله عنه

۱۱۰۶۹ فرمایا کہ "جو بھاگ کھڑا ہوا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔طبرانی بروایت حضرت معقل بن یسار رضی الله عنه

فائدہ:...... مذکورہ بعض روایات میں مثلہ کا لفظ آیا ہے دشمن کو قتل کرنے کے بعد اس کی ناک کان وغیرہ کاٹ کر چہرہ بگاڑ دینا مثلہ کہلاتا ہے"۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

الغلول...... مال غنیمت میں خیانت

۱۱۰۷۰ فرمایا کہ "جب تم کسی شخص کو پاؤ جس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہو تو اس کا مال ومتاع جلا دو اور اس کی پٹائی لگادو"۔

سنن سبی داؤد، مستدرك حاكم، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عمر رضی الله عنه

۱۱۰۷۱ فرمایا کہ "چلے جاؤ، اے ابو مسعود! میں ضرور تجھے پاؤں گا قیامت کے دن، تو آئے گا اور تیری پیٹھ پر صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ ہوگا جو آواز نکال رہا ہوگا جسے تو نے خیانت کرتے ہوئے لیا تھا"۔ابو داؤد بروایت حضرت ابو مسعود رضی الله عنه

۱۱۰۷۳ انبیاء میں سے ایک نبی نے جنگ کی اور اپنی قوم سے کہا کہ وہ شخص میرے پیچھے نہ آئے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو اور رخصتی کا ارادہ رکھتی ہو اور اب تک رخصتی نہ کی تھی، اور وہ شخص بھی نہ آئے۔جس نے بکری یا اس کے بچے خریدے ہوں اور ان کی اولاد کا منتظر ہو، پھر انہوں نے جنگ کی اور شہر کے قریب عصر کی نماز کا وقت آپہنچا یا اس کے قریب قریب تو انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تو بھی اللہ کی طرف سے

مامور ہے اور میں بھی، اے اللہ اس کو ہمارے لئے روک دیجئے چنانچہ سورج کو روک دیا گیا یہاں تک کہ شہر فتح ہو گیا اور مال غنیمت جمع کیا گیا اور آگ اس کو جلانے آئی مگر نہ جلایا، تو انہوں نے فرمایا کہ یقیناً تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے سو تم میں سے ہر قبیلے کا ایک فرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے چنانچہ ان کے ہاتھ میں ایک شخص کا ہاتھ پھسل گیا، فرمایا تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے لہذا تمہارے قبیلے کو میرے ہاتھ پر بیعت کرنی ہوگی، چنانچہ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے دست مبارک میں پھسلے تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے چنانچہ وہ لوگ ایک سر لائے جو گائے کے سر کی طرح تھا اور سونے کا بنا ہوا تھا اور اس کو مال غنیمت میں رکھا تو آگ آئی اور اس نے سارا مال غنیمت کھا (جلا) لیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھتے ہوئے مال غنیمت کو حلال کر دیا"۔ مسند احمد، متفق علیہ

۱۱۰۷۴ فرمایا کہ "جسے تم مال غنیمت میں خیانت کرتے ہوئے پکڑو تو اس کا مال و متاع جلا دو"۔ نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۷۵ فرمایا کہ "یہ فلاں فلاں کی قبر ہے جسے میں نے فلاں کی اولاد کی طرف دستہ دے کر بھیجا تھا تو اس نے مال غنیمت میں سے ایک چتکبری چادر اٹھالی چنانچہ اب اسی جیسی آگ سے بنی ہوئی چادر اس کو پہنائی جارہی ہے"۔ مسند احمد، نسائی بروایت ابو رافع رضی اللہ عنہ

۱۱۰۷۶ فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ چھوٹی چادر جو جنگ خیبر کے دن اس نے مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے لے لی تھی وہ اس پر آگ دھکا رہی ہے"۔ متفق علیہ ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۷۷ فرمایا کہ "اے لوگو! یہ تمہارے مال غنیمت ہیں چنانچہ دھاگہ اور سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز یا اس سے چھوٹی ادا کر دو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت کرنا خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن نہ صرف عار اور شرمندگی کا باعث ہوگی بلکہ عیب اور آگ کا باعث بھی ہوگی"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۷۸ فرمایا کہ "جس نے اونٹ یا بکری بطور خیانت لے لیا تو قیامت کے دن وہ اسے (اس جانور کو) اٹھائے ہوئے آئے گا"۔

مسند احمد، والضیاء بروایت حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۷۹ فرمایا کہ "لوٹا دو سوئی اور دھاگہ اگر کسی نے سوئی یا دھاگہ کی بھی خیانت کی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ وہ لے کر آئے لیکن وہ نہ لا سکے گا"۔ طبرانی عن المستورد

۱۱۰۸۰ فرمایا کہ "جسے ہم کسی کام پر مقرر کرتے ہیں اس کے لئے کچھ وظیفہ بھی مقرر کرتے ہیں اس کے بعد اگر اس نے کچھ لیا تو وہ خیانت ہے"۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۸۱ فرمایا کہ "تم میں سے جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور پھر وہ ہم سے ایک سوئی یا اس بھی چھوٹی کوئی چیز چھپا لے تو یہ خیانت ہوگی اور یہ چیز قیامت کے دن اس کو لانا ہوگی"۔ مسلم ابو داؤ، بروایت عدی بن عمیرۃ رضی اللہ عنہ

مال غنیمت میں خیانت خطرناک گناہ ہے

۱۱۰۸۲ فرمایا کہ "جس نے خیانت کرنے والے کو چھپایا تو وہ بھی اسی جیسا ہے"۔ ابو داؤد بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۸۳ فرمایا کہ "اسلام میں نہ چوری ہے اور نہ خیانت"۔ طبرانی بروایت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۱۰۸۴ فرمایا کہ "مومن مال غنیمت میں خیانت نہیں کرتا"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۸۵ فرمایا کہ "کیا ہوا اس کارکن کو جسے ہم مقرر کرتے ہیں اور پھر وہ ہمارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارے کام میں سے ہے اور یہ مجھے ھدیہ کیا گیا ہے کیا وہ اپنے ماں باپ کے گھر نہیں بیٹھ جاتا کہ دیکھے کوئی اسے ھدیہ دیتا ہے یا نہیں سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے جو بھی خیانت کرے گا وہ اس چیز کو قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا، اگر وہ اونٹ ہوا تو وہ اس کو گردن پر اٹھا کر لائے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا اور اگر وہ گائے ہوئی تو اسے بھی لائے گا اور وہ آواز نکال رہی ہوگی اور اگر وہ بکری

ہوگی تو اسے بھی اٹھا کر لائے گا اور وہ آواز نکال رہی ہوگی میں نے تو تم تک یہ بات پہنچادی۔

مسند احمد، متفق علیہ، ابو داؤد، بروایت حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

۱۱۰۸۶ فرمایا کہ "جو ہمارا کارکن تھا اور اس کی بیوی نہ تھی تو اسے چاہیے کہ بیوی حاصل کرلے اور اگر اس کے پاس خادم نہ تھا تو اسے چاہیے کہ خادم حاصل کرلے اگر اس کے پاس گھر نہیں تو اسے چاہیے کہ گھر حاصل کرلے، اور اگر کسی نے اس کے علاوہ کوئی چیز حاصل کی تو وہ خائن یا چور ہے"۔

سنن ابی داؤد بروایت حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ

۱۱۰۸۷ فرمایا کہ "تم میں سے جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں تو اس کو چاہیے کہ اس کام کو کرے کم ہو یا زیادہ، اور جو چیز اس کو دی جائے وہ لے لے اور جس چیز سے منع کیا جائے تو وہ باز آجائے"۔مسلم، ابو داؤد، بروایت حضرت عدی بن عمیرۃ رضی اللہ عنہ

تکملہ......نقب زنی کے بیان میں

۱۱۰۸۸ فرمایا کہ "یقیناً وہ (یعنی جہاد) میں نقب زنی کی کوئی گنجائش نہیں ہے"۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۸۹ فرمایا کہ "نقب زنی حلال نہیں لہٰذا ہانڈیاں الٹ دو"۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ثعلبۃ بن الحکم رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۰ فرمایا کہ "نقب زنی حلال نہیں"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابو بردۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۱ فرمایا کہ "تمہیں کس چیز نے بچوں کے قتل پر ابھارا؟ کیا آج تم میں سے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد میں سے نہیں ہیں؟ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کوئی انسان ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۲ فرمایا کہ "تباہی ہو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کھیلنے کودنے والوں کو قتل کیا، عرض کیا گیا کہ کھیلنے کودنے والے کون ہیں؟ فرمایا بچے"۔

حاکم فی تاریخہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۳ یہ عورت قتال کرنے والی نہ تھی ان لوگوں میں سے جو قتال کرتے ہیں، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو پایا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ بچوں کو قتل مت کیجئے"۔اور ایک روایت میں ہے نہ عورتوں کو اور نہ مردوں کو"۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی، ابن حبان باوردی، ابن قانع، طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت مرقع بن صیفی بروایت حضرت حنظلۃ الکاتب رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے کہ ہم ایک مقتول عورت کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا"۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی، بغوی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت مرقع بن صیفی بن رباح عن جدہ رباح بن الربیع اخی حنظلۃ الکاتب رضی اللہ عنہ

پانچواں باب......حقیقی اور حکمی شہادت کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......شہادت حقیقی کے بیان میں

۱۱۰۹۴......فرمایا کہ "شہادت قرض کے علاوہ ہر چیز کا کفارہ ہو جاتی ہے اور ڈوبنا ہر چیز کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

شیرازی فی الألقاب بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی اگر شہادت بحری جنگ میں ڈوب کر ہوئی ہے تو وہ ان چیزوں کا کفارہ بھی ہو جاتی ہے جو عام خشکی کی جنگ کی شہادت نہیں ہو سکتی جیسے قرض"۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۰۹۵ فرمایا کہ "شہداء جنت کے دروازے پر واقع نہر کے کنارے پر سبز قبوں میں ہوں گے صبح شام ان کو ان کا رزق ملا کرے گا"۔

مسند احمد، طبرنی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۶ فرمایا کہ "شہداء اللہ تعالیٰ کے پاس یاقوت کے بنے ہوئے منبروں پر عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا مشک کے ٹیلوں پر، تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ کیا میں نے تم کو پورا پورا نہیں دے دیا اور تم کو سچا نہیں کر دیا؟ وہ لوگ کہیں گے جی ہاں اے ہمارے رب"۔ عقیلی فی الضعفاء بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۷ فرمایا کہ "پہلی بار جب شہید کا خون نکلتا ہے اسی وقت اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے اور اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور مورچہ بند جب اپنے مورچہ میں مرجائے تو اس کا اجر قیامت تک اس کے لئے لکھا جاتا رہتا ہے اور اس کو غذا دی جاتی ہے۔ اور ستر حوروں سے اس کا نکاح کروا دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ ٹھہرو اور سفارش کرو یہاں تک کہ اس کو حساب سے فارغ کر دیا جاتا ہے"۔ معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۸ فرمایا کہ "شہید قتل کی تکلیف اتنی ہی محسوس کرتا ہے جسے تم میں سے کوئی شخص اپنے پھوڑے کو پھوڑ دے"۔

نسائی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۹ فرمایا کہ "شہید کو قتل کی تکلیف اتنی ہی ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو اپنے دانے کی"۔ معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ

شہداء کے فضائل

۱۱۱۰۰ فرمایا کہ "شہید وہ لوگ ہیں جو پہلی صف میں اللہ کی رضا کی خاطر قتال کرتے ہیں اور ادھر ادھر نہیں دیکھتے یہاں تک کہ قتل ہو جاتے ہیں سو وہ یہی لوگ ہیں جو جنت میں اونچے اونچے کمروں میں ملیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف ہنس کر دیکھیں گے اور یقیناً جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کی طرف ہنس کر دیکھیں تو اس کا کوئی حساب نہیں"۔ معجم اوسط طبرانی، بروایت حضرت نعیم بن هبار ویقال عمار رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۱ فرمایا کہ "شہید تو چار ہیں۔

۱ وہ مومن شخص جس کا ایمان بہت اچھا ہو اور اللہ کی سچائی بیان کرلے یہاں تک کہ قتل ہو جائے سو یہی وہ ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن ایسے آنکھیں اٹھا کر دیکھیں گے"۔

۲ اور وہ مومن شخص جس کا ایمان اچھا تھا وہ دشمن سے ایسے ایسے ملا جیسے اس کی جلد پر کیکر کا کانٹا چبھو دیا گیا ہو بزدلی سے کہ اچانک ایک تیر نامعلوم سمت سے آیا اور اس کو قتل کر دیا تو یہ دوسرے درجے میں ہے۔

۳ وہ مومن شخص جس نے اچھے اور برے دونوں اعمال کئے ہیں اور دشمن سے ملا اور اللہ کو سچا جانا یہاں تک کہ یہ قتل ہو گیا تو یہ تیسرے درجے میں ہے۔

۴ ...اور وہ مومن شخص جو اپنے نفس سے آگاہ ہوا، دشمن کا سامنا کیا اور اللہ تعالیٰ کو سچا جانا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو یہ چوتھے درجے میں ہے"۔

مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۲ فرمایا کہ "سب سے افضل شہید وہ ہے جس کا خون بہایا جائے اور گھوڑا مار دیا جائے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۳ فرمایا کہ "بے شک شہیدوں کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے اندر جنت کے پھلوں سے لٹکی ہوئی ہیں"۔

ترمذی بروایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۴ فرمایا کہ "یقیناً سمندر کے شہید اللہ کے ہاں خشکی کے شہداء سے افضل ہیں"۔ طبرانی بروایت حضرت سعد بن جنادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۵ فرمایا کہ "پہلا قطرہ جو شہید کے خون کا بہتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں علاوہ قرض کے"۔

طبرانی مستدرک حاکم بروایت حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ

قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ معاف ہوگا

۱۱۱۰۶ فرمایا کہ ”شہید کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں علاوہ قرض کے“۔مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۷ فرمایا کہ ”میں نے جبرئیل علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

”ونفخ فی الصور فصعق من فی السموت ومن فی الارض الا من شاء اللہ“. سورۃ الزمر آیت ۶۹

کہ اس میں یہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بجلی کی کڑک سے بے ہوش ہونے سے محفوظ رکھے گا تو جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ شہداء جو اللہ کے ثنا خوان ہیں اور اپنی تلواریں لٹکائے عرش کے اردگرد کھڑے ہیں“۔

مستدرک حاکم فی الافراد ابن مردویہ اوربیہقی فی البعث بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۸ فرمایا کہ ”خشکی کے شہید کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں علاوہ قرض اور امانت کے، اور سمندر کے شہید کے تمام گناہ شمول قرض اور امانت معاف ہوجاتے ہیں“۔حلیہ ابی نعیم بروایت جناب رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کے

۱۱۱۰۹ فرمایا کہ ”سمندر کا شہید بھی خشکی کے شہیدوں کی طرح ہے اور سمندر میں جہاد کرنے والا ایسا ہے جیسے خشکی میں اپنے خون میں لت پت ہونے والا، اور سمندر میں جو دو موجوں کے درمیان ہے وہ ایسے ہے جیسے اللہ کی اطاعت کی خاطر دنیا سے قطع تعلق کرنے والا اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے موت کے فرشتے کو روحیں قبض کرنے پر مقرر کیا ہے علاوہ سمندری شہداء کے کیونکہ ان کی روحوں کو قبض کرنے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اور خشکی کے شہید کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں علاوہ قرضے کے اور سمندر کے شہید کے قرض سمیت تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں“۔ابن ماجہ، طبرانی، بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۰ فرمایا کہ ”سمندر میں کھانا کھانے والے کو جیسے ہی قے ہوئی تو اس کے لئے ایک شہید کا اجر ہے اور ڈوبنے والے کے لئے دو شہید کا اجر ہے“۔

ابوداؤد بروایت حضرت ام خزام رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۱ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل کرنا تمام خطاؤں کا کفارہ ہوجاتا ہے علاوہ قرض کے“۔

مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۲ فرمایا کہ ”اللہ کی راہ میں قتل کرنا تمام گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے اور ان میں سب سے سخت (امانت و دیعت ہے)۔

طبرانی حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ودیعت کہتے ہیں اپنی کوئی چیز کسی دوسرے کے پاس حفاظت کے لئے یا کسی اور غرض سے رکھوادینا، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۱۱۳ ...فرمایا کہ ”جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے مقام تک پہنچاتے ہیں اگرچہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہوئی ہو“۔مسلم، اوربخاری، مسلم ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۴ ...فرمایا کہ ”جو شہادت مانگتا ہے اس کو دی جاتی ہے اگرچہ وہ شہید نہ ہو“۔مسند احمد، مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۵ ... فرمایا کہ ”شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا“۔ابوداؤد، بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۶ ...فرمایا کہ ”سب سے افضل شہید وہ ہیں جو پہلی صف میں قتال کرتے ہیں اور اپنے چہروں سے ادھر ادھر نہیں دیکھتے یہاں تک کہ قتل ہوجاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو جنت کے اونچے اونچے کمروں میں حیران ہورہے ہوں گے“ تمہارا رب ان کی طرف دیکھ کر ہنسے گا، اور جب تمہارا رب کسی جگہ اپنے کسی بندے کی طرف ہنس کر دیکھے تو اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا“۔

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت نعیم بن حماد رضی اللہ عنہ

شہادت کی دعا مانگنے والے کے لئے شہادت کا مرتبہ

۱۱۱۱۷..... فرمایا کہ ”جس نے سچے دل سے اس کے راستے میں قتل ہونے کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کا اجر دیں گے اگر چہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہوئی ہو“۔ترمذی، بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۸..... فرمایا کہ ”زمین شہید کے خون سے خشک نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کی دو بیویاں اس کی طرف ایسے متوجہ ہوجاتی ہیں، گویا کہ وہ دونوں دودھ پلانے والی اونٹنیاں ہوں جن کا بچہ وسیع وعریض زمین میں گم ہوگیا تھا، دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں لباس ہوتا ہے جو دنیا اور اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے“۔مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۹..... فرمایا کہ ”خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا اور دونوں جنت میں ہیں“۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۰..... فرمایا کہ ”خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا، دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں یہ اللہ کے راستے میں قتال کرتا ہوا شہید کیا گیا، پھر اس کے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی اور وہ مسلمان ہوگیا اور اللہ کے راستے میں قتال کرنے لگا اور شہید کردیا گیا“۔مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۱..... فرمایا کہ ”شہید کو قتل ہوتے ہوئے اس سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی جتنی دانہ نکلنے سے ہوتی ہے“۔

ترمذی، ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۲..... فرمایا کہ ”سب سے افضل اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہے، پھر یہ کہ تیری وفات ہو مورچہ بندی کی حالت میں پھر یہ کہ تیری وفات ہو حج یا عمرہ کرتے ہوئے اور اگر تو طاقت رکھتا ہے کہ دیہاتی اور تاجر ہو کر نہ مرے؟ حلیہ ابی نعیم بروایت ابویزید رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۳..... فرمایا کہ ” کچھ شک نہیں کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہے ان کے لئے عرش کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔ اڑتے پھرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور پھر اپنی قندیلوں میں آبیٹھتے ہیں، پھر ان کا رب ان کی طرف توجہ فرماتا ہے اور دریافت فرماتا ہے کہ کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہمیں کس چیز کی خواہش ہوگی جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں؟ ان سے تین مرتبہ اس طرح پوچھا جاتا ہے اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان سے یہ سوال ہوتا رہے گا تو وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم دنیا کی طرف لوٹ جائیں اور تیرے راستے میں ایک بار پھر قتل کردیئے جائیں، اور جب رب دیکھتا ہے کہ ان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے“۔

مسلم، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۴.....

۱۱۱۲۵..... فرمایا کہ ”اگر تو اللہ کے راستے میں صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے اور پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے بڑھتے ہوئے قتل کردیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو تیری تمام خطاؤں کا کفارہ بنادیں گے علاوہ قرض کے، اسی طرح جبرئیل نے بھی مجھے بتایا ہے“۔

مسند احمد مسلم ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ اور نسائی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

ستر افراد کے حق میں شہداء کی سفارش قبول ہوگی

۱۱۱۲۶..... فرمایا کہ ”شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا“۔ ابن حبان بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۷...... فرمایا کہ "چیونٹی کا کاٹنا شہید کے لئے زیادہ تکلیف دہ ہے بہ نسبت اسلحہ لگنے کے، بلکہ یہ اس کے نزدیک گرمی کے دن میں ٹھنڈے میٹھے لذیذ پانی کے مشروب سے زیادہ قابل اشتہا ہے"۔ ابو الشیبہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۸...... فرمایا کہ "اللہ کے ہاں شہید کی سات خوبیاں ہیں۔

۱...... اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

۲...... اور جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے، اور اس کو ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے۔

۳...... حور عین میں سے بہترین حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے۔

۴...... قبر کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۵...... بڑی گھبراہٹ کے دن محفوظ رہے گا۔

۶...... اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت بھی دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے۔

۷...... اور اس کی شفاعت اس کے گھر کے ستر افراد کے حق میں قبول کی جاتی ہے"۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، بروایت حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۹...... فرمایا کہ "جنت میں داخل ہونے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ دنیا کی طرف واپس آئے اور اس کے پاس دنیا کی کوئی چیز ہو علاوہ شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ واپس آئے اور قتل کیا جائے دس مرتبہ، جب عزت و اکرام دیکھتا ہے"۔

متفق علیہ ترمذی، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۰...... فرمایا کہ "زمین پر کوئی نفس ایسا نہیں جس کی وفات ہو اور اللہ کے پاس اس کی کوئی بھلائی ہو اور وہ یہ پسند کرے کہ تمہاری طرف لوٹ آئے اور اس کی دنیا بھی ہو علاوہ اس مقتول کے جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ واپس لوٹ آئے دنیا کی طرف اور دوسری مرتبہ قتال کرے اس ثواب کی وجہ سے جو اس نے اپنے لئے اللہ کے پاس دیکھا"۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۱...... فرمایا کہ "اہل جنت میں سے قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا" اور اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اے ابن آدم! تو نے اپنی منزل کیسی پائی؟ وہ کہے گا اے میرے رب بہترین منزل، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مانگ اور خواہش کر، وہ کہے گا کہ اے میرے رب کیا مانگوں اور کیا خواہش کروں علاوہ اس کے کہ آپ مجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں تو میں آپ کے راستے میں دس مرتبہ قتال کروں، اس فضیلت کی وجہ سے جو اس شہادت کے بدلے دیکھی ہے، اور اھل جہنم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا، اے ابن آدم، تو نے اپنا ٹھکانہ کیسا پایا؟ وہ کہے گا، اے رب بدترین ٹھکانہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے کہ کیا تو اس کے فدیے میں زمین کی مقدار بھر سونا دے سکتا ہے؟ وہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا، میں نے تجھ سے اس سے کم اور اس سے آسان چیز مانگی مگر تو نے اس پر عمل نہ کیا، پھر اس کو جہنم کی طرف واپس لے جائے گا"۔ مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۲...... فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں، اس کے لئے اللہ کے پاس بھلائی ہو وہ اس سے خوش ہو کر دنیا کی طرف واپس آ جائے (خواہ) دنیا اور وہ سب جو دنیا میں ہے وہ بھی اس کا ہو علاوہ شہید کے کیونکہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا کی طرف واپس آئے اور ایک مرتبہ پھر قتل ہو جائے اس فضیلت کی وجہ سے جو اس نے شہادت کی دیکھی ہے"۔ مسند احمد، متفق علیہ، ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۳...... فرمایا کہ "کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو اس کا رب وفات دے اور وہ یہ پسند کرے کہ لوٹ کر تمہارے پاس آ جائے اور پوری دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی اس کا ہو علاوہ شہید کے، اور یقیناً مجھے اللہ کے راستے میں قتل ہونا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ تمام دنیا کے گھر بار میرے ہو جائیں"۔

مسند احمد، نسائی بروایت محمد بن ابی عمیرۃ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۱۳۴۔ صحابہ میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مومنین کو کیا ہوا کہ شہداء کے علاوہ سب قبروں میں آزمائے جائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "شہید کے سر پر چمکتی تلواریں ہی ایک آزمائش ہیں"۔ نسائی، حکیم عن راشد بن سعد عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۵۔ ایک خاتون اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی جو اللہ کے راستے میں شہید ہو چکا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تیرے بیٹے کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے کیونکہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے"۔

ابو داؤد، عن عبد بن قیس ثابت بن قیس بن شماس عن ابی عن جدہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۶۔ فرمایا کہ "وہ شخص جو اللہ کی راہ میں پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے بڑھتے ہوئے شہید ہوا، اس شہید سے جو پیچھے ہٹتے ہوئے شہید ہوا تھا سال کی مسافت کے مقابلے میں آگے ہوگا، اور یہ میری امت کے مریض صحت یابوں سے ستر سال آگے ہوں گے اور انبیاء حضرت سلیمان بن داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چالیس سال پہلے آگے بڑھ جائیں گے کیونکہ ان میں بادشاہت تھی"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۷۔ فرمایا کہ "شہید کے خون کا پہلا قطرہ جو گرتا ہے وہ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور دوسرا قطرہ اس کو ایمان کا جوڑا پہنا دیتا ہے اور تیسرا قطرہ اس کا نکاح حور عین سے کروا دیتا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۸۔

۱۱۱۳۹۔ فرمایا کہ "شہید کی اللہ تعالیٰ کے ہاں چھ خصوصیات ہوتی ہیں۔

۱.... اس کی تمام خطائیں اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی معاف ہو جاتی ہیں۔

۲. وہ قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

۳. اور اس کو عزت کا لباس پہنایا جاتا ہے۔

۴. وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

۵. وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

۶. اس کا نکاح حور عین سے کرایا جاتا ہے"۔ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت قیس الجذامی رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... بڑی گھبراہٹ سے مراد قیامت کے دن کی افراتفری ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۱۴۰۔ فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں زخمی کیا گیا وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی طرح ہوگا اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی، اور جس نے خلوص سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر دیں گے اگرچہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہوئی ہو"۔ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۱۔ فرمایا کہ "جس نے سچے دل سے اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا مانگی، پھر مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کے لئے شہید کا اجر ہوگا، اور جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا یا اسے اللہ کی کوئی مصیبت پہنچائی گئی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا جیسے وہ بہت حسین شکل وصورت میں تھا اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی مانند اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی، اور جس کو اللہ کی راہ میں کوئی پھوڑا پھنسی نکلا تو وہ اس پر شہداء کی مہر ہوگا"۔

ابن زنجویہ، طبرانی بروایت حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۲۔ فرمایا کہ "جو کوئی تم میں سے صبر کرتا ہوا آگے بڑھتا ہوا اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا تو وہ جنت میں ہے"۔

حمیدی، مسند احمد، عدنی، ابی یعلی، ابن حبان، مستدرک حاکم، متفق علیہ، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۳...... فرمایا کہ ”تم میں سے جو کوئی صبر کرتا ہوا آگے بڑھتا ہوا اللہ کے راستے میں قتل ہو گیا تو وہ جنت میں ہے“۔

طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۴...... فرمایا کہ ”شہید اللہ کے امین ہوتے ہیں، قتل ہو جائیں یا اپنے بستروں پر ان کی موت آئے“۔الحکیم عن راشد بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۵...... فرمایا کہ ”شہید زمین پر اللہ کی مخلوق میں اس کے امین ہوتے ہیں قتل ہو جائیں یا اپنے بستروں پر ان کی وفات ہو جائے“۔

بغوی عن ابی عتبۃ الخولانی قال حدثنا اصحاب نبینا ﷺ

۱۱۱۴۶...... فرمایا کہ ”اے لوگو! تم نے صبح کی اور تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نعمتیں ہیں سبز، زرد اور سرخ اور گھروں میں بھی جو کچھ ہے، سو دشمن سے جب تمہارا سامنا ہو تو قدم بقدم آگے بڑھتے رہو کیونکہ تم میں جو بھی اللہ کے راستے میں نکلتا ہے تو حورعین میں سے دو اس کی طرف بڑھتی ہیں، سو اگر وہ تاخیر کرتا ہے تو وہ اس سے چھپ جاتی ہیں اور جب وہ شہید ہو جاتا ہے تو اس کے خون کے پہلے قطرے سے ہی اس کی تمام خطائیں معاف ہو جاتی ہیں پھر وہ دونوں حوریں اس کے پاس آتی ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھتی ہیں اور اس کے چہرے سے غبار جھاڑتی ہیں اور اس سے کہتی ہیں کہ مرحبا تمہارا وقت آ پہنچا وہ بھی کہتا ہے کہ تم دونوں کا وقت بھی آ پہنچا“۔

ابن ابی عاصم اور البغوی اور الباوردی اور ابن قانع اور ابن مندہ، طبرانی عن الزھری عن یزید بن شجرۃ عن جدار رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۷...... فرمایا کہ ”شہید اپنے خاندان کے ستر افراد کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرے گا“۔

ابو داؤد، طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۸...... فرمایا کہ ”شہید کو چھ خاصیات دی جائیں گی۔

۱...... اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کے تمام خطاؤں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۲...... وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا“۔

۳...... اس کا نکاح حورعین سے کر دیا جائے گا“۔

۴...... وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

۵...... وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا“۔

۶...... اور اس کو ایمان کا جوڑا پہنایا جائے گا“۔مسند احمد، ابن سعد عن قیس الجزامی

۱۱۱۴۹...... فرمایا کہ ”شہید کو تین چیزیں دی جاتی ہیں۔

۱...... اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲...... اور سب سے پہلے اس کے چہرے سے مٹی جھاڑیں گی وہ حورعین میں سے اس کی بیوی ہو گی۔

۳...... اور جب اس کا پہلو زمین سے لگتا ہے تو وہ جنت میں لگتا ہے؟ دارقطنی فی الافراد اور دیلمی اور رافعی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۰...... فرمایا کہ ”شہید کی چھ خوبیاں ہوتی ہیں۔

۱...... اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

۲...... وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا“۔

۳...... وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

۴...... حورعین سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے۔

۵...... وہ عذاب قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے“۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۱...... فرمایا کہ ”زمین پر گرنے والے قطروں میں سے اللہ کے نزدیک ایک قطرہ سب سے زیادہ پسندیدہ قطرہ وہ ہے جو مسلمان مرد کے خون کا ہو جو اللہ کے راستے میں نکلا تھا یا وہ آنسو جو رات کی تاریکی میں اللہ کے خوف سے نکلا ایسی تنہائی میں جس میں اس کو

اللہ کے علاوہ کوئی نہیں دیکھتا"۔ دیلمی بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۲ فرمایا کہ "جنت میں جانے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنے کی خواہش کرے علاوہ شہید کے کیونکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ واپس آئے تاکہ دوبارہ قتل ہو"۔ ابن حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۳ فرمایا کہ "جنت میں جانے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنے کو پسند کرے باوجود اس کے کہ دنیا کی سب چیزیں اس کی ہو جائیں علاوہ شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا میں واپس جائے اور دس مرتبہ قتل ہو، اس اعزاز کی وجہ سے جو اس نے شہید کا دیکھا ہے"۔ ابن زنجویہ، ابن حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۴ فرمایا کہ "مسلمانوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اس کا باپ اپنے پاس بلالے اور وہ دنیا میں واپس آنے کو پسند کرے اور دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا ہو علاوہ شہداء کے، اور اللہ کے راستے میں قتل ہو جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ دنیا بھر کے گھر بار میرے ہوں"۔

مسند احمد، نسائی، بغوی بروایت محمد بن ابی عمیرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۵ فرمایا کہ "اہل جنت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے دنیا میں واپس آنا اچھا لگے خواہ دنیا اس کے لئے دس گناہ ہو علاوہ شہداء کے کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ دس مرتبہ دنیا میں واپس آئیں اور شہید ہوں، اس اعزاز کی وجہ سے جو انہوں نے دیکھا ہے"۔ بیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۶ فرمایا کہ "اے جابر! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا؟ اور کہا جو چاہو اللہ کے سامنے تمنا کرو تو انہوں نے کہا مجھے دنیا کی طرف لوٹا دیجئے میں دوبارہ قتل ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ واپس نہیں جاسکتے"۔

مسند احمد، اور عبد بن حمید، ابویعلی، شاشی، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۷ فرمایا کہ "اے جابر! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد اور چچا کو زندہ کیا اور ان پر پیش کیا، ان دونوں نے دنیا میں واپس جانے کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے کتاب میں فیصلہ لکھ رکھا ہے کہ وہ واپس نہیں جاسکتے"۔ طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۸ فرمایا کہ "اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور ان سے بات کی اور کہا کہ تمنا کرو تمنا کرو، انہوں نے عرض کیا میری تمنا یہ ہے کہ آپ میری روح لوٹا دیں اور مجھے دوبارہ ویسا ہی بنا دیں جیسا میں تھا اور مجھے اپنے نبی کے پاس بھیج دیجئے کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ کے راستے میں قتال کر سکوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ واپس نہیں جاسکتے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۹ فرمایا کہ "اے جابر! میں تمہیں بھلائی کی خوشخبری دیتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ میرے سامنے تمنا کرو جو تم چاہو گے وہ میں تمہیں دوں گا تو انہوں نے عرض کیا اے میرے رب میں آپ کی اس طرح عبادت نہیں کر سکا جس طرح اس کا حق تھا، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف واپس بھیج دیجئے میں آپ کے نبی کے ساتھ مل کر آپ کے راستے میں ایک بار پھر قتال کروں گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں یہ پہلے ہی طے کر چکا کہ تو واپس (دنیا) کی طرف نہ جائے گا"۔

حلیہ ابی نعیم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

شہید کی تمنا

۱۱۱۶۰...... فرمایا کہ "کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں؟ کیا تجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو زندہ کیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ اے میرے بندے! تمنا کر میرے سامنے، جو تو چاہے گا میں وہ تجھ کو دوں گا، تو انہوں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں آپ کی ایسی عبادت نہیں کر سکا جیسی مجھے کرنی چاہیے تھی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف واپس بھیج دیں میں آپ کے نبی کے ساتھ مل کر

ایک بار پھر قتال کروں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے یہ پہلے ہی طے ہو چکا ہے کہ تو اس کی طرف واپس نہ جائے"۔

مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۱۱۱۶۱ فرمایا کہ "یقیناً تیرے ساتھی تجھے دوزخیوں میں سے سمجھتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابو عطیه رضی الله عنه

۱۱۱۶۲ فرمایا کہ "اے میرے رب! یہ تیرا بندہ ہے جو ہجرت کرتے ہوئے آپ کے راستے میں نکلا اور قتل ہو کر شہید ہو گیا اور میں اس پر گواہ ہوں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت شداد بن الهاد رضی الله عنه

۱۱۱۶۳ فرمایا کہ "اے عمر! لوگوں کے اعمال کے بارے میں تم سے نہ پوچھا جائے گا تم سے تو صرف فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

ابو نعیم، سنن کبری بیهقی بروایت ابوعطیه عبدالرحمن بن قیس

۱۱۱۶۴ فرمایا کہ "اے عمر! تم اس بات کو پسند کرتے ہو اور یقیناً شہداء کے لئے سرداری شرافت اور بادشاہت ہے اور اے عمر! یہ بھی یقیناً ان میں سے ہے"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت کعب بن عجرة رضی الله عنه

۱۱۱۶۵ فرمایا کہ "کچھ شک نہیں کہ شہیدوں کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے اندر ہوتی ہیں جیسا چاہتی ہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت کعب بن مالک رضی الله عنه

۱۱۱۶۶ فرمایا کہ "شہداء کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں جو عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیلوں میں رہتے ہیں، جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے جسموں میں لوٹا دیجئے تاکہ ہم دوبارہ آپ کے راستے میں شہید ہوں"۔

ابن زنجویه عن نعیم بن سالم بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۱۱۶۷ فرمایا کہ "شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں جو جنت کے باغوں میں چگتے ہیں پھر ان کا ٹھکانہ ان قندیلوں میں ہوتا ہے جو عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا تم نے اس سے زیادہ عزت دیکھی جتنی میں نے تمہیں دی؟ تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں، مگر یہ کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحوں کو ہمارے جسم میں لوٹا دیں یہاں تک کہ ہم پھر آپ کے راستے میں قتال کریں"۔

هناد بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

دوسری فصل ...... شہادت حکمی کے بیان میں

۱۱۱۶۸ فرمایا کہ "ڈوبنے والا شہید ہے، جلنے والا شہید ہے، اجنبی شہید ہے، ڈسا ہوا شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور جو گھر میں دب کر مرا وہ بھی شہید ہے، اور جو گھر کے چھت پر سے گرا اور اس کی ٹانگ یا گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جس پر چٹان گر پڑی وہ بھی شہید ہے، اور اپنے شوہر پر غیرت کھانے والی ایسی ہے جیسے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد تو اس عورت کے لئے بھی شہید کا اجر ہے، اور جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوا وہ بھی شہید ہے، اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے، اور جو اپنے بھائی کی حفاظت کی خاطر مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے پڑوسی کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور اچھی بات کا حکم دینے والا اور برائی سے روکنے والا بھی شہید ہے"۔ ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی الله عنه

۱۱۱۶۹ فرمایا کہ "میری امت کی فنا نیزے سے ہوگی، اور طاعون تمہارے دشمن جنات کی طرف سے چوکا ہے اور سب میں شہادت ہے"۔

مسند احمد طبرانی بروایت حضرت ابوموسی رضی الله عنه اور معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۱۱۷۰ فرمایا کہ "اپنے مال کی حفاظت کے لئے لڑ، یہاں تک کہ تو اپنے مال کو بچا لے یا تو قتل کر دیا جائے، تو تو آخرت کے شہیدوں میں سے ہوگا"۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت مخارق رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۱ فرمایا کہ "اللہ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے، طاعون شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے، ڈوبنا شہادت ہے، جلنا اور بہہ جانا اور وہ عورت جس کو ولادت کے بعد خون آتا ہے اس کا بچہ اس کی ناف سے اس کو جنت کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے"۔

مسند احمد، بروایت حضرت راشد بن حسین رضی اللہ عنہ

شہداء کی اقسام

۱۱۱۷۲ فرمایا کہ "نیزہ اور طاعون اور دب کر مرنا اور درندے کا لقمہ بن جانا اور ڈوبنا اور جلنا اور پیٹ کی بیماری میں مرنا اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنا شہادت ہے"۔ ابن قانع بروایت حضرت ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۳ فرمایا کہ "بہہ جانا بھی شہادت ہے"۔ ابوالشیخ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۴ فرمایا کہ "جو اپنے جانور کے ہاتھوں پچھاڑ دیا گیا تو وہ شہید ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۵ فرمایا کہ "جس نے عشق کیا اور پھر پاک دامن ہو گیا اور مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا"۔

خطیب بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۱۱۷۶ فرمایا کہ "جو اپنے مال کی خاطر قتل ہوا تو وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی خاطر قتل ہوا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی خاطر قتل ہوا تو وہ بھی شہید ہے"۔

مسند احمد، نسائی، ابو داؤد، ترمذی ابن حبان بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۷ فرمایا کہ "بخار میں مرنا شہادت ہے"۔ فردو بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۸ فرمایا کہ "شہداء اللہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کے امین ہیں اس کی مخلوق میں قتل ہو جائیں یا ویسے وفات پا جائیں"۔

مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت رجال

۱۱۱۷۹ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے علاوہ شہادت سات طرح کی ہے۔

۱ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔

۲ نیزے سے وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۳ ڈوبنے والا بھی شہید ہے۔

۴ ذات الجنب کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۵ پیٹ کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۶ جل کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

۷ اور کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

۸ اور وہ عورت جو بچے کی پیدائش کی وجہ سے وفات پائے وہ بھی شہید ہے"۔

مالک، مسند احمد، ابو داؤد، سنائی، ابن حبان مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۰ فرمایا کہ "میری امت کے اکثر شہداء وہ ہیں جو بستروں پر وفات پائیں گے اور بعض صفوں میں قتل ہونے والوں کی نیتوں کے بارے میں بھی اللہ زیادہ جانتے ہیں"۔ مسند احمد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۳ فرمایا کہ "پانچ چیزیں ایسی ہیں جن میں اگر کوئی آدمی مرجائے تو وہ شہید ہے۔

۱ اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید۔

۲ اللہ کے راستے میں ڈوب کر مرنے والا شہید۔

۳ اللہ کے راستے میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔

۴ اور اللہ کے راستے میں طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔

۵ اور وہ خاتون جو نفاس سے ہو اللہ کے راستے میں تو وہ بھی شہید ہے۔نسائی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۴ فرمایا کہ "طاعون، ڈوبنا، پیٹ کی بیماری، جلنا اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے"۔

مسند احمد، طبرانی، الضیاء، بروایت حضرت صفوان بن امیة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۵ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ڈوبنے والا بھی شہید ہے"۔بخاری فی التاریخ بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۶ فرمایا کہ "کیا میری امت کے شہداء کم ہوں گے؟ اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے، طاعون کی بیماری میں قتل ہونے والا شہید ہے، اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا، جل کر مرنے والا اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے"۔ابن ماجہ بروایت حضرت جابر بن عتیك رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۷ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے، اور طاعون میں مرنے والا شہید ہے، ڈوبنے والا بھی شہید ہے اور وہ خاتون جو نفاس میں مری ہو وہ بھی شہید ہے"۔طبرانی بروایت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......نفاس وہ خون ہے جو بچے کی ولادت کے بعد خاتون کو آتا ہے، اس کی کم سے کم مدت کوئی نہیں جبکہ زیادہ زیادہ مدت چالیس دن ہے واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۱۸۸ فرمایا کہ "جسے اپنے مال کے پاس لایا گیا اور قتال کیا گیا اور وہ قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے"۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۹ فرمایا کہ "جو مورچہ بندی کی حالت میں مرا وہ شہید ہے، اور قبر کے فتنے سے بچا دیا گیا ہے اور اسے غذا دی جاتی ہے اور اس کا رزق جنت سے جاری کیا جاتا ہے"۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۰ فرمایا کہ "تم اپنے شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو، عرض کیا جو اللہ کی راہ میں قتل ہو، فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہداء کم ہو جائیں گے، جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مرجائے وہ بھی شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور جل کر مرنے والا بھی شہید ہے، اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے"۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۱ فرمایا کہ "جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے اس کے علاوہ تم شہید کس کو سمجھتے ہو؟ اس طرح تو تمہارے شہید کم ہو جائیں گے، اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے بھی شہید اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید اور جل کر مرنے والا بھی شہید اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور کسی منہدم کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور گڑھے میں دب کر مرنے والا شہید ہے اور وہ خاتون جو نفاس میں وفات پا گئی ہو وہ بھی شہید ہے"۔

نسائی بروایت حضرت عبداللہ بن حبیر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۲ فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، اور جو اللہ کے راستے میں مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے"۔

مسلم بروایت حضرت ابوہریرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۳ فرمایا کہ "جو اپنے مال کی خاطر قتل کیا جائے تو وہ بھی شہید ہے"۔مسند احمد متفق علیه، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور نسائی ابن ماجہ ابن حبان بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور نسائی بروایت حضرت بریدة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۴ فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر مظلوماً قتل ہوا تو اس کے لئے جنت ہے“۔ نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۵ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونا شہادت ہے طاعون میں مرنا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا شہادت ہے ڈوب کر مرنا شہادت ہے، اور نفاس میں مرنا شہادت ہے۔ مسند احمد اور ضیاء بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۶ فرمایا کہ ”کہتے ہیں ایسے لوگ ہیں جو اسلحہ سے مرے لیکن نہ وہ شہید ہیں نہ ان کی تعریف کی جاتی ہے اور کتنے ہی اپنے بستروں پر اپنی موت آپ مر جانے والے ہیں اور اللہ کے ہاں صدیق اور شہید ہیں۔ حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۷ ..... فرمایا کہ ”کوئی مسلمان ایسا نہیں جو ظلماً قتل کیا گیا ہو اور وہ شہید نہ ہو“۔ مسند احمد بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۸ فرمایا کہ ”جس کے مال کا ناحق ارادہ کیا گیا اور اس نے قتال کیا اور وہ قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۹ فرمایا کہ ”جس نے عشق کیا اور چھپایا اور پاک دامن ہو گیا اور مر گیا تو وہ شہید ہے“۔ خطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۰۰ فرمایا کہ ”جسے اس کے پیٹ نے قتل کیا ہوا سے قبر میں عذاب نہ ہوگا“۔

مسند احمد، ترمذی نسائی، ابن حبان بروایت خالد بن عرفطہ سلیمان بن صرد

۱۱۲۰۱ فرمایا کہ ”جو کسی ظلم کو سہتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے“۔ نسائی، ضیاء بروایت حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ

۱۱۲۰۲ فرمایا کہ ”جو شخص اپنے گھر بار سے دور وفات پا جائے تو اس کی موت بھی شہادت ہے“۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۰۳ فرمایا کہ ”کوئی شخص جب اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی جگہ مر گیا تو اس کی وفات کی جگہ سے لے کر جائے پیدائش تک ناپی جاتی ہے اور جنت میں بھی اتنی جگہ دی جاتی ہے“۔ نسائی ابن ماجہ، بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۲۰۴ فرمایا کہ ”ذات الجنب کی بیماری میں مرا ہوا بھی شہید ہے“۔ مسند احمد طبرانی بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۰۵ فرمایا کہ ”کیا ہی اچھی موت ہے اس شخص کی جو ناحق قتل کیا گیا“۔ مسند احمد، بروایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ

۱۱۲۰۶ فرمایا کہ ”جو سچے دل سے شہادت طلب کرے تو اس کو دے دی جاتی ہے اگر چہ وہ شہید نہ ہوا ہو“۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۰۷ فرمایا کہ ”جس نے سچے دل سے شہادت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کی منزل تک پہنچا دیتے ہیں خواہ وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ مرا ہو“۔ مسلم، ابو داؤد نسائی ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۱۱۲۰۸ فرمایا کہ ”جس نے دل کی سچائی کے ساتھ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر عطا فرما دیتے ہیں چاہے وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ مرا ہو“۔

ترمذی، بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ۔

تکملہ

۱۱۲۰۹ فرمایا کہ ”کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہید کون ہیں؟ عرض کیا کہ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے، فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے؟ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا شہادت ہے، ڈوب کر مرنا شہادت ہے، اور وہ عورت جس کا بچہ اس کو قتل کر دے تو وہ موت بھی شہادت ہے“۔ ابن سعد بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... بچے کے ہاتھوں قتل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی عورت بچے کی ولادت کے وقت ہونے والی تکلیف برداشت نہ کر سکی اور

وفات پا گئی تو وہ بھی شہید ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۲۱۰ ... فرمایا کہ "تم لوگ اپنے میں سے شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا گیا وہ جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء یقیناً کم ہو جائیں گے"۔ اللہ کے راستے میں قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے، نفاس میں مرنا بھی شہادت ہے، جل کر مرنا بھی شہادت ہے، ڈوب کر مرنا بھی شہادت ہے بہہ کر مرنا بھی شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

"البتہ حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ نے ریلے میں بہہ جانے کے بجائے یہ فرمایا کہ بچے کی ولادت کے دوران اگر کوئی عورت مرجائے تو یہ بھی شہادت ہے"۔

۱۱۲۱۱ ... فرمایا کہ "تم اپنے میں سے شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ جو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہو، فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہداء یقیناً کم ہو جائیں گے، جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو وہ بھی شہید ہے اور بلندی سے گر کر مرنے والا بھی شہید ہے، اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور یہ کہ مرنے والا بھی شہید ہے، اور جل کر مرنے والا بھی شہید ہے اور گھر بار سے دور اجنبی بھی شہید ہے"۔ طبرانی عن عبدالملک بن ہارون عن عشرۃ بن ابیہ عن جدہ

۱۱۲۱۳ ... فرمایا کہ "تم لوگ آپس میں شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے، فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے اللہ کی راہ میں قتل شدہ بھی شہید ہے اور وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے بستر پر مر گیا ہو وہ بھی شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے ڈسا ہوا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے دم گھٹنے سے مرنے والا بھی شہید ہے" اور جس کو درندے نے چیر پھاڑ دیا ہو وہ بھی شہید ہے، اپنی سواری سے گر کر مرنے والا بھی شہید ہے کسی منہدم چیز کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، اور وہ خاتون جو نفاس میں ہو اور بچے کی ولادت کی وجہ سے شہید ہو گئی ہو وہ اس کو ناف سے پکڑ کر جنت کی طرف کھینچتا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۴ ... فرمایا کہ "تم آپس میں شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ جو اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے، فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے؟ جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو وہ بھی شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر گیا ہو وہ بھی شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۵ ... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے، اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے اور نفاس میں جو خاتون بچے کی ولادت کی وجہ سے مرتی ہے وہ بچہ اس کو ناف سے جنت کی طرف لے جا رہا ہوتا ہے"۔ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۶ ... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، گھر سے دور اجنبی بھی شہید ہے اور نفاس میں بچے کی ولادت کی وجہ سے مرنے والی خاتون بھی شہید ہے اس کا بچہ ناف سے اس کو جنت کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے"۔ سمویہ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۷ ... فرمایا کہ "طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے، دب کر مرنے والا شہید ہے اور بچے کی ولادت کی وجہ سے مرنے والی خاتون بھی شہید ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے"۔ ابن سعد بروایت عریاض بن ساریہ عن ابن عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۸ ... فرمایا کہ "طاعون کی بیماری، پیٹ کی بیماری ڈوب کر مرنے والا اور نفاس میں مرنے والی خاتون سب شہید ہیں"۔

مسند احمد، دارمی، نسائی، سعید بن منصور، بغوی، ابن قانع بروایت حضرت صفوان بن امیۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۹ فرمایا کہ "جو شخص مورچہ بندی کی حالت میں وفات پا گیا تو وہ شہادت کی موت مرا اور قبر کے فتنے سے بچا لیا گیا اور صبح وشام اس کا رزق جنت سے اس کو پہنچایا جاتا ہے"۔حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۰ فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا تو وہ شہید ہے اور جس نے اللہ کے راستے میں ڈوب کر جان دی وہ بھی شہید ہے اور جس کو اس کے پیٹ نے قتل کیا وہ بھی شہید ہے اور وہ عورت جس کو اس کے نفاس نے قتل کیا وہ بھی شہید ہے"۔

مسلم، طبرانی بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۱ فرمایا کہ "ڈوب کر مرنے والا شہید ہے"۔ابو الشیخ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۲ فرمایا کہ "بخار میں مرنے والا شہید ہے"۔دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۳ فرمایا کہ "ذات الجنب کی بیماری میں مرا ہوا شہید ہے"۔مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۴ فرمایا کہ "طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے"۔ابن شاھین عن علی بن الارقم الوادعی عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۵ فرمایا کہ "پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اس کو قبر میں عذاب نہ ہوگا"۔

طبرانی بروایت حضرت سلیمان بن صرد اور خالد بن عرنطہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۶ فرمایا کہ "پیٹ کی بیماری میں مرنے والے کو قبر میں عذاب نہ دیا جائے گا"۔طبرانی بروایت سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطۃ معاً

۱۱۲۲۷ فرمایا کہ "اپنے گھر بار سے دور کسی شخص کا مر جانا شہادت ہے اور جب کسی کی موت کا وقت آ پہنچے اور وہ اپنے دائیں بائیں کسی اپنے کو نہ پائے اپنے گھر والوں اور اولاد کو یاد کرے اور آہیں بھرے تو ہر آہ جو وہ بھرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے بیس لاکھ برائیاں مٹاتے ہیں اور بیس لاکھ نیکیاں اس کے لیے لکھی جاتی ہیں اور جب اس کا سانس نکل جاتا ہے تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جاتی ہے"۔

طبرانی، رافعی عن وھب بن منبہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۸ فرمایا کہ "اگر اس نے تجھے قتل کر دیا تو تو جنت میں جائے گا اور اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا"۔

طبرانی بروایت فھید بن مطرف الغفاری رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر دشمن مجھ پر چڑھائی کرے تو؟ اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

مال کی مدافعت میں جان دینے والا بھی شہید ہے

۱۱۲۲۹ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی شخص مجھ سے ملے اس طرح کہ وہ میرا مال ہتھیانا چاہے تو آپ اس سلسلے میں کیا سمجھتے ہیں؟ تو اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ اللہ کا واسطہ دو اگر وہ انکار کرے تو اس کے ساتھ قتال کرو پھر اگر اس نے تجھے قتل کر دیا تو تو جنت میں جائے گا اور اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

عبد بن حمید بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۰ فرمایا کہ "جس نے اپنے مال کا حق ادا کر دیا اور پھر اس کے ساتھ حد سے تجاوز کیا گیا اور قتال کیا گیا اور اس نے بھی قتال کیا اور قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے"۔الحکم وابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۱ فرمایا کہ "جس نے اپنے مال کی خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۲ فرمایا کہ "جس نے اپنی جان کے خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے اور جسے اپنے مال کی خاطر قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے

اور جس نے اپنے گھر والوں کی خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کردیا گیا تو وہ بھی شہید ہے، اور جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے"۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۳... فرمایا کہ "جو اپنے گھر والوں کی خاطر ظلماً قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے اور جو اپنے مال کی خاطر ظلماً قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے پڑوسی کی خاطر ظلماً شہید کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو اللہ کی ذات میں قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے"۔

ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۴... فرمایا کہ "اپنے مال کے خاطر قتل کیا جانے والا شہید ہے اور اپنے گھر والوں کی خاطر قتل کیا جانے والا شہید ہے اور اپنی جان کی خاطر قتل کیا جانے والا بھی شہید ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۵... فرمایا کہ "جو اپنے مال کی خاطر قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے"۔ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۶... فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں صدق دل سے شہادت طلب کرے تو اس کو دے دی جاتی ہے خواہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہو"۔

ابوعوانۃ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

ضَنائِن کے بارے میں مضمون

فائدہ:......قطع نظر دیگر معانی ومطالب کے یہاں۔ ضنائن کے دو معانی پیش نظر رہنے چاہیں۔

۱ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے خواص لوگ۔

۲ اور وہ چیزیں جن کی نفاست کی وجہ سے بخل کیا جائے۔ دیکھیں از ترجمہ المنجد الکبیر ۵۹۷ کالم نمبر ۱

۱۱۲۳۷... فرمایا کہ "مخلوق میں بعض اللہ تعالیٰ کے بہت خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قتل سے دور رکھتے ہیں اور ان کی عمر لمبی کردیتے ہیں اچھے اعمال میں، ان کا رزق اچھا کردیتے ہیں، اور انہیں عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر وعافیت کے ساتھ ان کے بستروں پر ان کی روح قبض فرماتے ہیں اور پھر انہیں شہداء کا مقام ومرتبہ عطا فرماتے ہیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۸... فرمایا کہ "اللہ کی مخلوق میں بعض بہت خاص بندے ہوتے ہیں، اپنی رحمت میں ان کو غذا فراہم کرتے ہیں، ان کی زندگی بھی خیر وعافیت میں گزرتی ہے اور ان کی وفات بھی خیر وعافیت کے ساتھ ہوتی ہے اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اٹھاتے ہیں تو اٹھا کر جنت کی طرف لے جاتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر سے فتنے ایسے گزرتے ہیں جیسے اندھیری رات کے حصے لحظہ بلحظہ اور وہ اس سے عافیت میں ہوتے ہیں"۔

الحکیم، طبرانی، حلیہ ابونعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۹... فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے اپنے خاص مومن بندے کو اس کے اچھے مال کے ساتھ بچا رکھتے ہیں یہاں تک کہ بستر پر اس کی روح قبض فرماتے ہیں"۔ الحکیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۰... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ضرور یاد رکھتے ہیں ایسی قوم کو جو دنیا میں بچھے ہوئے بستروں پر تھی اور انہیں بلند درجات میں داخل کرتے ہیں"۔

مسند ابی یعلی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۲۴۱ فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بیماریوں وغیرہ سے اس دنیا میں دور رکھتے ہیں خیر وعافیت کے ساتھ ان کو زندہ رکھتے ہیں اور خیر وعافیت کے ساتھ ان کی وفات ہوتی ہے اور خیر وعافیت کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرتے ہیں"۔

حکیم بروایت حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۲۔۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلاء وغیرہ سے دور رکھتے ہیں انہیں خیر وعافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر وعافیت کے ساتھ جنت میں داخل کرتے ہیں“۔ابن النجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۳۔۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں خیر وعافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر وعافیت کے ساتھ ان کو وفات دیتے ہیں اور خیر وعافیت کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرتے ہیں“۔

معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۴۔۔ فرمایا کہ ”کوئی شخص ایسا نہیں جس کے مال میں بہترین حصہ نہ ہو جو خرچ ہونے سے محفوظ رہا ہو، اور بے شک اللہ کی خاص مخلوق ہے اس کی مخلوق میں سے ایسی قوم ہے جن کی ارواح کو اللہ تعالیٰ ان کے بستروں پر قبض فرماتے ہیں اور ان کے لئے شہداء کا اجر تقسیم کیا جاتا ہے“۔

الحکیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

چھٹا باب...... مقتول کے احکام اور دیگر متعلقہ احادیث کے بیان میں

احکام مقتول

۱۱۲۴۵۔۔ فرمایا کہ ”مقتولوں کو ان کے لیٹنے کی جگہ پر پہنچادو“۔ترمذی، ابن حبان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......شہید چونکہ زندہ ہوتا ہے اس لئے اس کی قبر کو لیٹنے کی جگہ سے تعبیر فرمایا“۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۲۴۶۔۔ فرمایا کہ ”انہیں ان کے خون کا کمبل ہی اڑھادو کیونکہ ہر وہ زخم جو اللہ کی راہ میں لگا تھا وہ قیامت کے دن اس کی خوشبو مشک کی مانند ہوگی۔

نسائی بروایت حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۷۔۔ فرمایا کہ ”مقتولوں کو اسی جگہ دفن کردو جہاں وہ قتل ہوئے“۔سنن اربعہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۲۴۸۔۔ فرمایا کہ ”جنگ احد کے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان (شہیدوں) کو ان کے خون کے ساتھ ہی دفن کردو“۔

بخاری بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۹۔۔ فرمایا کہ ”ان کو ان کے خون اور کپڑوں سمیت دفن کردو“۔مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۵۰۔۔ فرمایا کہ ”لپیٹ دو ان کو ان کے کپڑوں میں ان کے زخموں اور خون سمیت کیونکہ میں نے ان پر گواہی دی ہے ان میں سے اکثر قرآن پڑھتے ہوئے آئے“۔مسند احمد، ابن مندہ، مستدرک حاکم، ابن عساکر بروایت حضرت عبداللہ بن ثعلبۃ بن ابی

۱۱۲۵۱۔۔ فرمایا کہ ”ان کو غسل مت دو یعنی غزوہ احد کے شہداء کو کیونکہ ہر زخم یا ہر خون کا قطرہ قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے مہک رہا ہوگا“۔

مسند احمد، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

مختلف احادیث

۱۱۲۵۲۔۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کے لئے کوئی سہارا مقرر فرمادیتے ہیں تو ان کو اپنی مدد سے نوازتے ہیں“۔

ابن قانع بروایت صفوان بن اسید

۱۱۲۵۳ فرمایا کہ ”اب تم ان سے جنگ کروگے اور وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے“۔مسند احمد، بخاری بروایت سلیمان بن صرد
۱۱۲۵۴ فرمایا کہ ”عزیٰ ختم ہوگیا، آج کے بعد کوئی عزیٰ نہیں“۔ابن عساکر بروایت قتادة مرسلاً
فائدہ:.....عزیٰ زمانہ جاہلیت کے مشہور بت کا نام ہے“۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)
۱۱۲۵۵ فرمایا کہ ”جب بھی کوئی یہودی مسلمان کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو اسے مسلمان کے قتل کرنے کا خیال ضرور آتا ہے“۔
خطیب بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

جہاد اکبر کے بیان میں

۱۱۲۵۶ فرمایا کہ ”خوش آمدید! تم لوگ واپس آگئے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف جس میں بندہ اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کرتا ہے“۔خطیب بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه
۱۱۲۵۷ فرمایا کہ ”مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے“۔ترمذی، ابن حبان، بروایت حضرت فضالة بن عبید رضی اللہ عنه
۱۱۲۵۸.....فرمایا کہ ”سب سے افضل مجاہد وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے نفس اور خواہش سے مقابلہ (جہاد) کرے“۔
ابن النجار بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنه

تکملہ.....جہاد اکبر

۱۱۲۵۹.....فرمایا کہ ”وہ تیرا دشمن نہیں کہ اگر وہ تجھے قتل کردے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل فرمادیں اور اگر تو اس کو قتل کردے تو تیرے لئے نور ہو، بلکہ دشمنوں کا دشمن تیرا نفس جو تیرے دو پہلوؤں کے درمیان ہے اور تیری بیوی جو تیرے ساتھ لیٹتی ہے“۔
العسکری فی الامثال عن سعید بن ھلال مرسلاً
۱۱۲۶۰ فرمایا کہ ”وہ تیرا دشمن نہیں ہے کہ اگر وہ تجھے قتل کردے تو اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کردے اور اگر تو اس کو قتل کردے تو اس کا قتل تیرے لئے نور ہو، بلکہ تیرا دشمن تو تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے اور تیری بیوی جو تیرے بستر پر تیرے ساتھ لیٹتی ہے اور تیرا بیٹا جو تیری صلب سے پیدا ہوا ہے سو یہ دشمن نہیں۔دیلمی بروایت حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنه
۱۱۲۶۱ ..فرمایا کہ ”سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ تو اللہ کی خاطر اپنے نفس اور خواہش سے مقابلہ (جہاد) کرے“۔
دیلمی بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنه
۱۱۲۶۲ فرمایا کہ ”مجاہد وہ ہے جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنے نفس سے جہاد کرے“۔
ترمذی، حسن صحیح ابن حبان، عسکری فی الامثال بروایت حضرت فضالة بن عبید رضی اللہ عنه

ساتواں باب.....احکام جہاد کے بیان میں

تکملہ

۱۱۲۶۳.....خاتون سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ (بیٹھ جاؤ!) کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد عورت کو ساتھ لے کر جنگ کرتا ہے“۔
ابن سعد بروایت حضرت ام کبشه رضی اللہ عنها
۱۱۲۶۴.....فرمایا کہ ”جب غلام بھاگ جائے اور دشمن سے جا ملے اور مرجائے تو وہ کافر ہے“۔
مسند احمد، ابن خزیمه، طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه

۱۱۲۶۵ فرمایا کہ ”جب غلام بھاگ جائے تو اللہ اور اس کے رسول اس سے بری الزمہ ہوجاتے ہیں“۔

طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ، کامل ابن عدی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۶ فرمایا کہ ”جب تمہیں دوڑایا جائے تو دوڑ پڑو“۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۷ فرمایا کہ ”جب غلام مشرکین کے علاقے سے اپنے آقا سے پہلے نکل جائے تو وہ آزاد ہے“ اور بیوی شوہر سے پہلے نکل جائے تو جس سے چاہے نکاح کرلے، لیکن اگر اپنے شوہر کے بعد نکلے تو اسی کی طرف لوٹائی جائے گی“۔دار قطنی فی الافراد اور دیلمی

۱۱۲۶۸ فرمایا کہ ”جب تم مشرکین سے قتال کرو تو ان کے جوانوں کو قتل کرو کیونکہ سب سے زیادہ نرم دل ان کے جوان ہوتے ہیں“۔

طبرانی بروایت حسیب بن سلیمان بن سمرۃ عن ابی عن جدہ

۱۱۲۶۹ فرمایا کہ ”خالد بن ولید کے پاس پہنچو کہیں وہ بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرنے لگے“۔مستدرک حاکم بروایت رباح

۱۱۲۷۰ فرمایا کہ ”نہ بچوں کو قتل کرو نہ مزدوروں کو“۔ابن ماجہ طبرانی بروایت حنظلہ الکاتب

۱۱۲۷۱ فرمایا کہ ”دیکھ لو، اگر اس کے بال اُگ چکے ہیں تو اس کو قتل کردو ورنہ پھر قتل نہ کرو“۔

ابن حبان بروایت حضرت عطیۃ القرظی رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۲ فرمایا کہ ”جب تم کوئی مسجد دیکھو یا کسی موذن کی آواز سنو تو کسی کو قتل نہ کرو“۔

مسند احمد، ابوداؤد، بروایت ابن عصام المزنی عن ابیہ

۱۱۲۷۳ فرمایا کہ ”جو دو کے مقابلے سے بھاگا تو یقیناً وہ بھاگ کھڑا ہوا اور جو تین کے مقابلے سے بھاگا تو تحقیق وہ نہیں بھاگا“۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی تین دشمنوں کے مقابلے سے بھاگنے والا بھگوڑا نہیں کہلائے گا“۔واللہ اعلم بالصواب

۱۱۲۷۴ فرمایا کہ ”جس کو مشرکوں نے زمین دی ہو تو اس کی کوئی زمین نہیں“۔الخطابی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۵ فرمایا کہ ”اگر تم کسی کو دیکھو کہ چراگاہ میں سے کچھ کاٹ رہا ہے تو جو اس کو پکڑ لے تو اس سے حاصل ہونے والا مال اسی پکڑنے والے کا ہے“۔ابن سعید بروایت حضرت ابوالبشر المازنی رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۶ فرمایا کہ ”اگر ان حدود میں تم کسی کو کچھ شکار کرتے دیکھو تو شکاری سے حاصل ہونے والا مال وغیرہ اسی کو دیا جائے گا جو اس کو پکڑے“۔

ابن جریر بروایت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۷ فرمایا کہ ”پکڑو، اور اللہ کے راستے میں جنگ کرو اور قتال کرو اس سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے، مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، ڈھاٹا نہ باندھو اور نہ کسی بچے کو قتل کرو، کیونکہ یہی اللہ کا عہد ہے اور اس کے نبی کی سیرت“۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۸ فرمایا کہ ”چل پڑو اللہ کے نام کے ساتھ اور جنگ کرو اللہ کے راستے میں قتال کرو اللہ کے دشمنوں کے ساتھ اور خیانت نہ کرو، غداری نہ کرو، اور ڈھاٹا نہ باندھو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو، اور تم میں سے جب کوئی مسافر ہو اور اس نے پاکی کی حالت میں خفین (موزے) پہنے ہوں تو تین دن اور تین رات تک موزوں پر مسح کرلیا کرے اور اگر مقیم ہو تو ایک دن اور ایک رات تک“۔القاضی عبدالجبار ابن احمد فی اوالیہ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ نے اس روایت کا ابتدائی حصہ بچے کے قتل تک روایت کیا ہے۔

فائدہ:...... روایت میں ذکر کردہ موزوں سے تمام کپڑے دھاگے وغیرہ کے موزے مراد نہیں بلکہ خفین مراد ہیں اور ان کی سات شرائط ہیں جو نورالایضاح میں مسح علی الخفین کے باب میں مذکور ہیں وہیں دیکھ لی جائیں البتہ یہ مسئلہ سمجھ لیا جائے کہ اگر کوئی شخص مسافر ہو تو اس کو تین دن اور تین رات تک وضو میں پیروں کو دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم ہو تو صرف ایک دن اور ایک رات، ان مسائل کی تفصیل کے لئے کسی مستند دارالافتاء یا مفتی سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۲۷۹۔۔۔ فرمایا کہ "جب دشمن سے سامنا ہو تو بزدلی مت دکھاؤ، اور مال غنیمت حاصل کرو تو اس میں خیانت نہ کرو اور ہرگز بوڑھوں کو قتل نہ کرو نہ چھوٹے بچوں کو"۔ ابن عساکر بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۰۔۔۔ فرمایا کہ "تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے ساتھی کے قیدی سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے کہ اس کو پکڑ کر قتل کردے"۔

ابن عدی اور ابن عساکر بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۱۔۔۔ فرمایا کہ "تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کے قیدی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرے کہ اسے قتل کردے"۔

مسند احمد، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۲۔۔۔ فرمایا کہ "اسلام میں کوئی گرجا وغیرہ نہ بنایا جائے گا اور جو تباہ ہو چکا ہے اس کو نئے سرے سے کبھی نہ بنایا جائے گا"۔

دیلمی، ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۳۔۔۔ فرمایا کہ "اسلام کے زمانے میں نئے گرجے مت بناؤ اور تباہ شدہ کی تعمیر نہ کرو"۔

۱۱۲۸۴۔۔۔ عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! رات کے حملوں میں مشرکوں کے بچے مارے جاتے ہیں ان کا کیا حکم ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جان بوجھ کر ایسا مت کرو، بے خبری میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی اولاد انہی میں سے ہے"۔ طبرانی بروایت صعب بن جثامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۵۔۔۔ فرمایا کہ "کوئی مومن کافر کے ہاتھوں قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی ذمی اپنے ذمہ میں اور مسلمان اپنے سوا دوسروں کیلئے ایک ہاتھ کی طرح ہیں ان کے خون برابر ہیں"۔ متفق علیہ بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

یعنی ایک دوسرے کا دفاع کریں گے۔

۱۱۲۸۶۔۔۔ آپ ﷺ (کافر) کا مال وغیرہ مسلمان قاتل کو دینے کا فیصلہ فرمایا"۔

ابوداؤد، بروایت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

فائدہ۔۔۔۔۔ یہ حالت جنگ کا بیان ہے اور مقصد مسلمان سپاہیوں کی حوصلہ افزائی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

آٹھواں باب۔۔۔۔۔ جہاد کے ملحقات کے بیان میں

۱۱۲۸۷۔۔۔ فرمایا کہ "جناب نبی کریم ﷺ نے بنولحیان کی طرف ایک دستہ بھیجا اور فرمایا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک جائے اور دوسرا ان کے درمیان میں رہے"۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ مسلم، ابن حبان بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۸۔۔۔ فرمایا کہ "جب کسی قوم کی مدد اس کے افراد اور اسلحہ کے ساتھ کی جائے تو ان کی زبانیں زیادہ حق دار ہیں"۔

ابن سعد عن ابن عون عن محمد مرسلاً

۱۱۲۸۹۔۔۔ فرمایا کہ "واپس لوٹ جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے"۔

مسلم، ترمذی، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشۃ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۰۔۔۔ فرمایا کہ "ان کو حکم دو کہ وہ واپس چلے جائیں کیونکہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین ہی سے مدد نہیں لیتے"۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۱۔۔۔ فرمایا کہ "سب سے افضل جہاد وہ ہے کہ جس میں مجاہد کا گھوڑا بھی مارا جائے اور اس کا خون بھی بہایا جائے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ بروایت حضرت عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۲۔۔۔ فرمایا کہ "افضل ترین جہاد یہ ہے کہ تیرے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں اور تیرا خون بہایا جائے"۔

مسند احمد، عبد بن حمید، دارمی، ابویعلی، ابن حبان، معجم اوسط طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۳ فرمایا کہ ”افضل ترین شہادت یہ ہے کہ تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور تیرا خون بہایا جائے“۔
بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۴ فرمایا کہ ”بزدل کے لئے دواجر ہیں“۔ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت ابوعمران الجونی مرسلاً

۱۱۲۹۵ فرمایا کہ ”قتال تو دو ہی ہیں:

۱ مشرکوں کے ساتھ جنگ کرنا یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں یا اپنے ہاتھ سے یہ سمجھتے ہوئے جزیہ دیں کہ حقیر ہیں۔

۲ اور باغی گروپ سے قتال کرنا یہاں تک کہ اللہ کے حکم کو پورا کرے، سو اگر پورا کرے تو ان کے ساتھ عدل کا معاملہ کیا جائے۔

ابن عساکر بروایت بشیر بن عون عن بکار بن تمیم عن مکحول عن ابی امامة رضی اللہ عنہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا ہے کہ بکار مجہول ہے۔

۱۱۲۹۶ فرمایا کہ ”لوگوں کے ساتھ الفت پیدا کرو اور ان کو مہلت دو اور ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرو جب تک دعوت نہ دے لو، سو دنیا میں جو گھر یا جھونپڑا ہو اس تک سلامتی لے کر پہنچو، مجھے یہ زیادہ پہنا پسند ہے بنسبت اس کے کہ تم میرے پاس ان کی عورتیں اور بچے لے کر آؤ اور ان کے مردوں کو قتل کرو“۔ ابن مندہ، ابن عساکر بروایت حضرت عبدالرحمن بن عائذ رضی اللہ عنہ

جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ بھیجا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۱۲۹۷ فرمایا کہ ”اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بکر بن وائل کے لئے، اسلام قبول کرلو محفوظ ہو جاؤ گے“۔

مسند احمد ابی یعلی طبرانی سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مسند احمد بروایت حضرت مرثد بن ظبیان

۱۱۲۹۸ اللہ کے رسول محمد کی طرف سے فارس کے سب سے بڑے (شخص) کسریٰ کی طرف یہ کہ اسلام قبول کرلو محفوظ ہو جاؤ گے جس نے ہماری گواہی کی طرح گواہی دی اور ہمارے قبلے کو اپنا قبلہ بنایا اور ہمارے ہاتھوں ذبح شدہ جانور کھایا تو اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے“۔
خطیب عن ابی معشر عن بعض المشیخة

۱۱۲۹۹ فرمایا کہ ”اللہ کے رسول محمد کی طرف سے قیلہ اور تینوں عورتوں کی طرف، ان پر ظلم نہ کیا جائے گا، ان کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا، اور ہر مومن یا مسلم ان کا ذمہ دار و مددگار رہوگا، اچھائیاں کرو اور برائیاں نہ کرو“۔

طبرانی بروایت حضرت قیلہ بنت مخرمة رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۰ فرمایا کہ ”اے قریش کے گروہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہاری طرف صرف پاک کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں“۔ طبرانی بروایت حضرت عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۲ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو وہ کچھ سکھاؤں جو تم نہیں جانتے ان علوم میں سے جو آج کے دن اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھائے، سو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر وہ مال جو میں نے اپنے بندوں کو دیا ہے تو وہ حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو یکسو پیدا کیا ہے لیکن شیاطین نے انہیں فتنے میں مبتلا کر دیا اور ان کو ان کے دین سے دوسری طرف پھیر دیا اور وہ چیزیں ان پر حرام کر دیں جو میں نے حلال کی تھیں اور ان کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دینے لگے جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اھل زمین کی طرف دیکھا تو غریب ہوں یا عجم سب کو ناپسند کر دیا علاوہ بقیہ اھل کتاب کے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ قریش سے جنگ کروں تو میں نے عرض کیا کہ اے میرے رب! پھر تو وہ میرے سر کو پچکا د[illegible] اور اس کو (سر کے بجائے) روٹی کہیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو بھیجا ہی اس لئے ہے کہ آپ کو آزماؤں اور آپ کے ذریعے آزماؤں اور میں نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جسے پانی نہیں دھو سکتا آپ اس کو سوتے جاگتے پڑھیں گے، سو ان سے جنگ کیجئے ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑیں گے اور خرچ کیجئے آپ پر خرچ کیا جائے گا، اور آپ لشکر بھیجئے، اس جیسے پانچ گنا کے ساتھ ہم آپ کی مدد کریں گے اور اپنے فرمانبرداروں کو شانہ بشانہ لے کر اپنے نافرمانوں کے ساتھ قتال کیجئے“۔

طبرانی بروایت حضرت عبادة بن عمار رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۳ فرمایا کہ ''ہائے قریش کی بربادی، جنگ انہیں کھا گئی، بھلا اگر وہ میرے اور باقی عربوں کے درمیان سے نکل جائیں تو ان کو کیا ہوجائے گا، پھر اگر میرے ساتھ انہوں نے وہ معاملہ کردیا جو وہ چاہتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ عطا فرمادیا تو وہ بڑی تعداد میں اسلام میں داخل ہوں گے اور اگر وہ قبول نہ کریں گے تو ان کے ساتھ قتال کرو اور ان کے پاس طاقت بھی ہے، اور تم قریش کو کیا سمجھتے ہو؟ سو اللہ کی قسم میں ان سے جہاد کرتا ہی رہوں گا اس پر جس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ عطا فرمائیں یا یہ جماعت الگ ہوجائے''۔

۱۱۳۰۴ فرمایا کہ ''شاید کہ تو میری مسجد اور قبر کے پاس سے گزرے اور میں نے تجھے ایسی نرم دل قوم کی طرف بھیجا ہے جو حق پر قتال کرتے ہیں سو ان میں سے جو تیرے فرمانبردار ہیں ان کے ساتھ مل کر ان کے ساتھ قتال کر جو تیرے نافرمان ہیں پھر وہ اسلام کی طرف آئیں گے یہاں تک کہ عورت اپنے شوہر سے پہلے اسلام کی طرف بڑھے گی اور بیٹا باپ سے پہلے اور بھائی بھائی سے پہلے اور دونوں عملوں سے گلیوں میں سکون پھیلا''۔

مسند احمد، طبرانی متفق علیہ بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۵ فرمایا کہ ''امابعد! سرزمین روم سے مدینہ کی طرف واپس لوٹتے ہوئے تمہارا نمائندہ ہم تک پہنچا اور وہ چیز پہنچائی جو تم نے اسے دے کر بھیجا تھا اور تمہارے بارے میں اطلاع دی اور ہمیں تمہارے اسلام اور مشرکوں کو قتل کرنے کے بارے میں بتایا، تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ھدایت سے نوازا اگر تم نے اصلاح کی، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی اور مال غنیمت میں سے اللہ کا خمس اور اس کے نبی اور صفی کا حصہ نکالا اور وہ صدقہ بھی نکالو جس کی ادائیگی مؤمنین پر ضروری ہے''۔ ابن سعد بروایت شہاب بن عبداللہ الخولانی عن رحل یہ روایت اس شخص سے ہے جو فساط میں غوطہ نامی جگہ پر جناب رسول اللہ ﷺ سے ملا اور حمیر والوں کا پیغام پہنچایا تو جواب میں جناب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ تحریر لکھوائی۔ علاوہ ازیں دیکھیں مراسیل ابوداؤد۔

۱۱۳۰۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بدیل بن ورقاء اور بشر اور بنی عمرو کے سرداروں کی طرف، سلامتی ہو تم پر سو میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، امابعد، سو میں نے کبھی چھپا کر کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ کبھی تمہارے پہلو میں رکھا اور اہل تہامہ میں سے میرے نزدیک سب سے معزز یقیناً تم لوگ ہو اور رشتے داری کے اعتبار سے بھی سب سے زیادہ قریب تم ہو اور وہ جو تمہاری اتباع کریں نیکوکاروں میں سے، اور تم میں سے جنہوں نے ہجرت کی ہے ان کے لئے بھی میں نے ویسا ہی لیا ہے جیسا اپنے لئے لیا ہے اگرچہ اس نے اپنی سرزمین سے ہجرت کی ہو بجائے مکہ کے اور کبھی حج و عمرۃ کے علاوہ مکہ گیا بھی نہ ہو، اور جب تم نے اسلام قبول کرلیا تو میں نے نہیں رکھا تم میں کچھ، اور تم میری طرف سے خوفزدہ بھی نہ تھے اور نہ تم میرے پاس حاضر کیے گئے تھے۔ امابعد، بے شک علقمہ بن عبلہ اور ھوذۃ کے دونوں بیٹے اسلام قبول کرچکے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے متبعین میں سے عکرمہ وغیرہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تم میں سے اپنے تابع کے لئے بھی وہی پسند کیا جو اپنے لئے کیا تھا اور بے شک ہم میں سے بعض حل و حرم میں ہیں، اور اللہ کی قسم میں نے کبھی تمہیں نہیں جھٹلایا، اللہ تعالیٰ تم پر سلامتی بھیجیں۔ ابن سعد بروایت قبیصہ بن ذوئب، اور باوردی فاکھی فی اخبار مکہ، طبرانی، ابونعیم، سعید بن منصور اور مصنف بن ابی شیبہ ایک دوسرے طریق سے۔

۱۱۳۰۷ فرمایا کہ ''ضرور بنوا ربعہ باز آجائیں گے ورنہ میں ان کی طرف ایسا شخص بھیجوں گا جیسے میں خود سو وہ ان میں میرا حکم جاری کرے گا اور زبردست قتال کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا''۔

ابن ابی شیبہ، رویانی، سعید بن منصور بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۸ فرمایا ''ہر وہ شخص جس نے اپنے بیٹے کو پہچان لیا اور اس کو لے لیا تو اس بیٹے کا مالک بننا ہی اس کی آزادی ہے''۔

بقی بن مخلد، وابن جریر فی التھذیب اور باوردی

قریبی رشتہ کا مالک بنتے ہی آزاد ہونا

فائدہ:......مسئلہ یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جیسے ہی اپنے ذی رحم محرم کا مالک بنے گا تو اس کے مالک بنتے ہی مملوک خود بخود آزاد ہو جائے گا، جیسے کسی شخص کا بیٹا اگر غلام ہو اور کسی بازار وغیرہ میں بک رہا ہو اور وہ شخص اس کو پہچان لے کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس کو خرید لے تو جیسے ہی یہ شخص بذریعہ خریداری اپنے بیٹے کا مالک بنے گا تو اس کا بیٹا خود بخود آزاد ہو جائے گا یعنی اب شرعی قانون میں اس کو غلام نہ سمجھا جائے گا'' (اسی) طرح میاں بیٹا، ماں بیٹی یا باپ بیٹی میں مسئلہ سمجھا جا سکتا ہے، اور اگر زیادہ تفصیل کی ضرورت ہو تو کسی مستند دارالافتاء یا مفتی صاحب سے رجوع کیا جا سکتا ہے''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۰۹..... فرمایا کہ ''تو نے اس سے یہ کیوں نہیں کہا کہ اس (لڑکی یا عورت) کو پکڑ لے میں تو انصاری لڑکا ہوں''۔ بغوی عن ابی عقبة الفارسی

۱۱۳۱۰ فرمایا کہ ''اگر تو نے بہت اچھا اور زبردست قتال کیا ہے تو سہل بن حنیف اور ابودجانہ اور سماک بن خرشہ نے بھی بہت عمدہ قتال کیا ہے''۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۱..... فرمایا کہ ''جو کسی غلام کو لے کر آئے تو اس غلام کا مال اس لانے والے کا ہوگا''۔ ابن ماجہ عن رجل عن الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۲..... فرمایا کہ ''بے شک اس امت کا انجام تلوار ہے، اور اس کے لئے مقررہ وقت قیامت ہے اور قیامت بہت اندھیری اور کڑوی ہے''۔

طبرانی بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۳..... فرمایا کہ ''ابتداء دنیا سے لے کر قیامت تک جب بھی دو صفیں (جنگ کے لئے) آپس میں ملتی ہیں تو اللہ الرحمن کا ہاتھ ان کے درمیان میں ہوتا ہے، سو جب وہ اپنے کسی بندے کی مدد کا ارادہ فرماتا ہے تو اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرما دیتا ہے کہ ''اس طرح'' اور پھر پلک جھپکتے ہی دوسری جانب کو شکست ہو جاتی ہے''۔ دیلمی بروایت حضرت ابو امامة رضی اللہ عنہ اور عسکری فی الامثال عن سعید بن ابی ھلال مرسلاً

۱۱۳۱۴..... فرمایا کہ ''خوشی ہوتی ہے ہمارے رب کو ان دو آدمیوں سے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں''۔ ابن خزیمہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

کتاب الجہاد......افعال کی اقسام میں سے

جہاد کی فضیلت اور اس پر ترغیب کے بیان میں

۱۱۳۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کے لئے میں وضو کا پانی رکھوں، پھر فرمایا کہ اپنے کپڑے سے مجھے چھپاؤ اور میری طرف سے اپنا رخ دوسری طرف پھیر لو، پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا اللہ کی قسم میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا''۔ نسائی فی مسند علی رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۶ حضرت سعید بن جبیر الرعینی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کے ساتھ مشایعت کی اور ان کے ساتھ چلے اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمارے قدموں کو اپنے راستے میں غبار آلود فرمایا، ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت ہم نے تو صرف مشایعت کی ہے تو فرمایا کہ ہم نے ان کو تیار کیا، ہم نے ان کے ساتھ مشایعت کی اور ہم نے ان کے لئے دعا کی''۔

مصنف ابن ابی شیبہ اور متفق علیہ

فائدہ:......لشکر کی روانگی یا کسی جانے والے شخص کے ساتھ روانہ ہوتے ہوئے کچھ دور تک جانے کو مشایعت کہتے ہیں''۔ واللہ اعلم

بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۱۷۔۔۔ حضرت قیس بن ابی حازمؒ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا اور کچھ دور تک ان کے ساتھ پیدل تشریف لے گئے تو اھل لشکر نے عرض کیا اے رسول اللہ کے خلیفہ اگر آپ سوار ہو جاتے تو (اچھا ہوتا)؟ تو فرمایا کہ میں اللہ کے راستے میں اپنی خطاؤں کا احتساب کرنا چاہتا ہوں''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۱۸۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اور تھوڑے سے لوگ بھی وہاں موجود تھے کہ اتنے میں ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کرام اور اصفیاء کے بعد سب سے زیادہ بلند رتبہ انسان کون ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا بلاوا اس تک آپہنچے اور وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر لگام تھامے بیٹھا ہو، اس نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جو ایک کونے میں ہو خوب اچھے طریقے سے اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔

اس نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سب سے زیادہ بدترین شخص ہوگا؟ فرمایا کہ مشرک، اس نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد؟ تو فرمایا کہ ظالم حکمران جو حلال جائز جگہوں میں ظلم کرتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے خاص کردیے اور بتادیے ہیں فتنوں کے موقع پر، پھر فرمایا کہ پوچھو مجھ سے (جو چاہو) اور کسی چیز کے بارے میں اس وقت تک نہ پوچھو جب تک میں خود نہ بتادوں، تو میں نے کہا کہ ہم راضی ہو گئے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اسلام کو بحیثیت دین مان کر اور آپ کو نبی ماننے پر اور کافی ہے ہمارے لئے جو آئے، تو آپ ﷺ سے غصے کے اثرات زائل ہو گئے''۔

۱۱۳۱۹۔۔۔ حضرت زید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں تھے؟ اس نے جواب دیا کہ میں پہرہ داری پر تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ دریافت فرمایا کہ ''کتنی عرصہ پہرے داری کی؟ تو اس نے عرض کیا کہ تیس۔ (غالباً دن، مترجم) تو فرمایا چالیس کیوں نہیں مکمل کیے؟ مصنف عبدالرزاق

۱۱۳۲۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتی تو میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا، اگر میں اللہ کے راستے میں نہ چلتا یا میں اگر اللہ کے راستے میں سجدہ کرتے ہوئے اپنی پیشانی مٹی میں نہ رکھتا یا ایسی قوم کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا جو پاکیزہ کلام سنتے ہیں جیسے پاکیزہ اور اچھے پھل چنے جاتے ہیں''۔

ابن المبارک، ابن سعید، سعید بن، منصور، ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد اور ھناد اور حلیہ ابی نعیم

۱۱۳۲۱۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حج کرنا تمہارے لئے ضروری ہے کیونکہ یہ ایک نیک عمل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے اور جہاد اس سے بھی زیادہ افضل ہے''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۲۲۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ''حج یہاں ہے نشان لگاؤ، یہاں تک کہ تو فنا ہو جائے۔ ابو عبید

۱۱۳۲۳۔۔۔ حضرت ملک بن العوف الاحمسی فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کا ذکر ہوا جس نے نہاوند کی جنگ میں اپنے آپ کو خرید لیا تھا ایک شخص کہنے لگا کہ وہ میرا ماموں تھا لوگوں نے یہ سمجھا کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈالا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان سب نے جھوٹ کہا بلکہ وہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے آخرت کو دنیا کے بدلے خرید لیا تھا''۔ متفق علیہ

۱۱۳۲۴۔۔۔ حضرت مغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں تھے تو ایک شخص آگے بڑھا اور قتال کیا یہاں تک کہ قتل ہو گیا تو لوگوں نے کہا کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا، لہٰذا یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اگر معاملہ اسی طرح ہے جیسے انہوں نے کہا تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے'' کہ ''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو دے دیتے ہیں اپنی جان اللہ کی رضا جوئی میں''۔ سورۃ بقرۃ آیت ۲۰۷۔ وکیع فریابی اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم

۱۱۳۲۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تم پر جہاد ضروری ہے جب تک سرسبز و مزے دار ہے، اس سے پہلے کہ پرانی لگام کی مانند ہوجائے سو جب جنگیں اور مال غنیمت کو کھایا جانے لگے اور حرام کو حلال کیا جانے لگے تو تم پر پہرے داری (یا مورچہ بندی) لازم ہے کیونکہ یہ تمہاری سب سے افضل جنگ ہے"۔ مصنف عبدالرزاق

مجاہد کی دعا

۱۱۳۲۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین مجھے کچھ دیجئے میں نے جہاد کا ارادہ کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اور شخص سے کہا کہ اس کا ہاتھ پکڑو اور بیت المال لے جاؤ اس کا جو جی چاہے لے لے سو وہ داخل ہوا تو وہاں بہت سی زرد و سفید چیزیں تھیں اس نے کہا یہ کیا ہے مجھے ان کی ضرورت نہیں مجھے تو سواری اور سفر کا توشہ چاہیے تو وہ اس شخص کو واپس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے اور اس نے جو کہا تھا بتادیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے سواری اور زاد راہ مہیا کرنے کا حکم دیا اور اس کو خود اپنے ہاتھ سے سوار کرنے لگے، جب وہ سوار ہوگیا تو اس نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ جو معاملہ کیا تھا اور جو دیا تھا اس پر اللہ کی حمد و ثنا کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس خواہش میں اس کے پیچھے چل رہے تھے کہ وہ ان کے لئے دعا کرے گا تو جب وہ فارغ ہوا تو اس نے کہا اے میرے اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہترین بدلہ عطا فرما"۔ ھناد

۱۱۳۲۷..... حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے سوار کروا دیجئے سو خدا کی قسم اگر آپ نے مجھے سوار کرادیا تو میں آپ کی تعریف کروں گا اور اگر آپ نے مجھے منع کردیا تو میں آپ کی مذمت کروں گا، فرمایا کہ خدا کی قسم پھر تو میں تجھے ضرور سوار کراؤں گا، سو جب اس کو سوار کرادیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے لگا اور شکر کرنے لگا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے سن رہے تھے، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بالکل ذکر نہ کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کی'۔ ھناد

۱۱۳۲۸..... حضرت ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر سے مروی ہے کہ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا ان میں حضرت معاذ بن الجبل رضی اللہ عنہ بھی تھے، جب لشکر چل پڑا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو پوچھا، کیوں رکے ہوئے ہو، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ جمعہ پڑھ لوں پھر نکلوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے؟ ابن راھویہ، متفق علیہ

۱۱۳۲۹..... حضرت صالح بن ابی الخلیل سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنا جو اس آیت کی تلاوت کررہا تھا:

واذا قیل له اتق اللّٰه اخذته العزة بالاثم. الی قوله ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات اللّٰه

ترجمہ:...... اور جب کہا جائے اس کو اللہ سے ڈرو تو برائی اس کو گناہ پر ابھارتی ہے، اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اپنی جان تک صرف کرڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے حال پر نہایت مہربان ہیں"۔ سورۃ البقرۃ آیت ۲۰۶.۲۰۷

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہوا، نیکی کا حکم دیا برائی سے منع کیا اور قتل کردیا گیا۔ وکیع، عبد بن حمید وابن جریر

۱۱۳۳۰..... حضرت حسان بن کریب سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم اپنے خرچوں کا حساب کیسے کرتے ہو؟ کہا کہ ہم جب کسی جنگ سے واپس آرہے ہوتے ہیں تو اس کو سات سو کے حساب سے گنتے ہیں اور جب ہم اپنے گھر میں ہوتے ہیں تو دس کے حساب سے گنتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تحقیق تم نے تو اپنے خرچے کو سات سو کے حساب سے واجب کروالیا ہے خواہ تم جنگ میں ہو یا اپنے گھر میں۔

۱۱۳۳۱   حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے سنا ایک شخص کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! آپ مجھے وہ دیجئے جو آپ نے اپنے نیک اور صالح بندوں کو دیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو اللہ کے راستے میں تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں گی اور تیرا خون بہادیا جائے گا۔عدی، ابن ابی عاصم، ابویعلی، اب ابی خزیمة ابن حبان، مستدرک حاکم اور ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة

۱۱۳۳۲   حضرت اسامة بن زید ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے سنا کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے لئے فرمارہے تھے کہ سنو! کیا کوئی تیار ہے جنت کے لئے؟ بے شک جنت میں کوئی خطرہ نہیں اور وہ رب کعبہ کی قسم ایک نور ہے چمکتا دمکتا ہوا، اور پھول ہے لہلہاتا ہوا، اور پرمحل اور بے باری نہر ہے، اور پکا ہوا پھل ہے، اور حسین وجمیل بیوی ہے اور بہت سے جوڑے ہیں، اور بہت بڑا ملک ہے ایسی جگہ جو ہمیشہ کی خوشی اور تازگی کے ساتھ اونچے، سلامتی والے پررونق گھر میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، جی ہاں، یارسول اللہ! ہم جنت کے لئے تیار ہیں فرمایا، تو کہو انشاء اللہ، تو سب نے کہا انشاء اللہ، فرمایا کہ پھر جہاد کا تذکرہ کیا اور اس کی ترغیب دی"۔

ابن ماجه، بزار، ابی یعلی، ابن ابی داؤد دفی البعث رویانی، رامهر مزی فی الامثا ل، طبرانی، متفق علیه فی البعث اور حلیه ابی نعیم

۱۱۳۳۳   محمد بن زنبور حارث بن عمیر سے اور وہ حمید سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ پسندیدہ مورچہ بندی کی بارے میں پوچھا کہ کون سی ہے؟ تو فرمایا کہ جس نے ایک رات میں مسلمانوں کی پہرے دار کرتے ہوئے مورچہ بندی کی تو اس کے لئے ان سب لوگوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا جو اس کے پیچھے نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں"۔
ابن النجار

سب سے زیادہ اجر والا مؤمن کون ہے؟

۱۱۳۳۴   حضرت ارطاة بن المنذر سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اجر والا کون ہے، لوگ نمازی اور روزے دار وغیرہ کا ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ فلاں اور فلاں امیر المؤمنین کے بعد، تو فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جوان سب سے زیادہ اجر والا ہے جس کا تم نے ذکر کیا ہے اور امیر المؤمنین سے بھی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جی ہاں، فرمایا شام میں ایک چھوٹا سا آدمی جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے مسلمانوں کی حفاظت کرتا اور نہیں جانتا کہ آیا اس کو کوئی درندہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی زہریلا جانور اسے ڈسے گا صبح اس کو ڈھانپے گی، سو یہی وہ شخص ہے جوان سب سے زیادہ اجر والا ہے جن کا تم نے ذکر کیا اور امیر المؤمنین سے بھی زیادہ اجر ہے۔

۱۱۳۳۵   حضرت ثعلبہ بن مسلم روایت کرتے ہیں حضرت ثابت بن ابی عاصم سے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ کی راہ میں مجاہدین کا ذرا سا ڈر جانا بھی سال بھر کے روزوں اور کھڑے ہو کر عبادت کرنے کے برابر ہے۔ کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ یارسول اللہ! مجاہدین کا ذرا سا ڈر کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اونگھتے ہوئے اس کی تلوار گر جائے اور وہ اسے اٹھالے"۔ابن ابی عاصم اور ابونعیم

۱۱۳۳۶   سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ ہم سے جابر بن سبرة الاسدی نے حدیث بیان کی اور فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے، جہاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بےشک شیطان ابن آدم کو گھیرنے کے لئے اس کے راستوں میں بیٹھا سو اسلام کے راستے میں بھی بیٹھا اور کہا کہ تو مسلمان ہوتا ہے اور اپنا اور اپنے بزرگوں کا دین چھوڑتا ہے؟ لیکن اس نے شیطان کی نافرمانی کی اور مسلمان ہو گیا، پھر اس (ابن آدم) کے پاس ہجرت سے پہلے آیا اور کہا کہ تو ہجرت کررہا ہے اور اپنی زمین اور اپنی جائے نشونما اور جائے پیدائش چھوڑ رہا ہے؟ اور اپنے گھر والوں کو ضائع کررہا ہے؟ لیکن اس نے شیطان کی نافرمانی کی اور ہجرت کرلی، پھر اس کے پاس جہاد سے پہلے آیا، اور کہا کہ تو جہاد کررہا ہے اور اپنا خون بہارہا ہے، اور اپنی بیوی کا نکاح کررہا ہے اور اپنا مال تقسیم کررہا ہے اور اپنے گھر والوں کو ضائع کررہا ہے؟ لیکن اس نے اس کی نافرمانی کی اور جہاد کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جس نے یہ سب کیا اور اپنی سواری سے گرا اور مرگیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور اگر

قتل ہوگیا اور گزر گیا تو اللہ کے ذمے ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے"۔ابو نعیم

۱۱۳۳۷.....حضرت حمزۃ اسلمی سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک مہینے کی مورچہ بندی بہتر ہے ہزار.........کی عبادت سے"۔ابو نعیم

فائدہ:......ہزار کے بعد کتاب میں بھی جگہ خالی ہے سال ماہ کی تعین نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۳۳۸.....حضرت ربیع ابن زید سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ چلے جارہے تھے کہ اسی دوران آپ ﷺ نے ایک قریشی نوجوان کو دیکھا جو الگ ہٹ کر چل رہا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ فلاں نہیں ہے؟ عرض کیا گیا جی ہاں فرمایا کہ اس کو بلاؤ، وہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا تمہیں راستے سے ہٹ کر چل رہے ہو؟ تو اس نے عرض کیا کہ مجھے یہ غبار پسند نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا، غبار سے الگ ہٹ کر نہ چل سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ (یعنی غبار) تو جنت کی ایک قسم کی خوشبو ہے"۔دیلمی

فائدہ:......روایت میں لفظ "ذَرِیْرَۃ" جو ایک قسم کی خوشبو کو کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۳۳۹.....حضرت سلمۃ بن نفیل الحضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا ہے اور اسلحے کو رکھ دیا اور کہا کہ اب قتال نہیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے، میری امت میں سے ایک جماعت لوگوں پر غالب رہے گی، اللہ تعالیٰ ان سے قوموں کے دلوں ٹیڑھا کردیں گے سو وہ ان سے لڑیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان سے رزق دیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچے اور وہ اسی حال پر ہوں، سنو! مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہے، اور گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر بندھی ہوئی ہے قیامت تک"۔مسند احمد، اور ابن جریر

۱۱۳۴۰.....حضرت سلمۃ بن نفیل الحضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو ان کی قوم نے نمائندہ بنا کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا تھا، فرمایا کہ اس دوران کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور میرا گھٹنا آپ ﷺ کے مبارک گھٹنے سے چھو رہا تھا آپ ﷺ کا رخ مبارک شام کی طرف اور پشت مبارک یمن کی طرف تھی، کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں نے گھوڑوں کو لاپرواہی کی وجہ سے دبلا کردیا اور اسلحہ رکھ دیا اور یہ سمجھنے لگے کہ جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "انھوں نے جھوٹ کہا بلکہ اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے میری امت میں سے ایک گروہ (اور ایک طریق میں ہے کہ) میری امت میں سے ایک قوم اللہ کے لئے قتال کرتی رہے گی ان سے اللہ تعالیٰ قوموں کے دل ٹیڑھے کردیں گے اور ان کی ان قوموں کی خلاف مدد کریں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے یا اللہ کا حکم آجائے، گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر قیامت تک بندھی ہوئی ہے اور یہی میری طرف وحی کیا گیا ہے کہ مجھے واپس بلایا جانے والا ہے، بلا تاخیر اور تم لوگ میرا اتباع کرنے والے ہو، ماریں گے تم میں سے بعض کی گردنیں اور مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہے۔

۱۱۳۴۱.....حضرت سلمۃ بن نفیل الحضرمی سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کو فتح سے نوازا، تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور ان سے قریب ہوگیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ میرے کپڑے آپ ﷺ کے کپڑوں کو چھو جائیں، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا اور اسلحہ کو ایک طرف رکھ دیا اور انہوں نے کہا ہے کہ جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا اب تو دوسرے قتال کا وقت آیا ہے اور پہلے کا بھی اللہ تعالیٰ قوموں کے دل ٹیڑھے کرتے رہیں گے اور تم ان سے قتال کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے رزق دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اس پر آجائے اور اس دن مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہوگا۔

۱۱۳۴۲.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ تبوک کے دن جناب نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی اس شخص کی طرح نہیں ہوسکتا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور لوگوں کے شر سے بچا رہتا ہے، اور نہ اس شخص کی طرح کوئی ہوسکتا ہے جو اپنی بکریوں میں مصروف رہے، مہمان کی مہمان نوازی کرے اور اس کا حق ادا کرے"۔بیہقی فی شعب الایمان

۱۱۳۴۳.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ میں لوگوں کی دو قسمیں ہیں سو ایک گروہ (قسم) تو وہ ہے جو کثرت سے

اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اور اس کو یاد کرتے ہوئے نکلے، اور چلنے میں فساد سے بچے اور ساتھی کے ساتھ آہستہ گفتگو کرتے ہیں اور اپنا بہترین مال خرچ کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن سے ان کے اس مال کی بدولت جس سے وہ دنیا میں استفادہ کرتے ہیں زبردست غبطہ کیا جاسکتا ہے اور جب وہ قتل وقتال کی جگہوں میں ہوتے ہیں تو حیاء کرتے ہیں ان جگہوں میں اللہ تعالیٰ سے اس بات پر کہ کہیں وہ ان کے دلوں کے شک پر مطلع نہ ہوجائے یا مسلمانوں کی ناکامی کے خیالات پر آگاہ ہوجائے (یعنی وہ اسی طرح کی باتیں سوچتے ہی نہیں بلکہ پرہیز کرتے ہیں۔(مترجم)

اور جب وہ مال غنیمت پر قادر ہوتے ہیں تو اس سے اپنے دل اور اعمال کو پاک کرلیتے ہیں سو شیطان طاقت نہیں رکھتا کہ ان کو فتنے میں مبتلا کرسکے اور نہ ان کے دلوں سے بول سکتا ہے سو انہی سے اللہ تعالیٰ اپنے دین کو عزت دیتا ہے اور اپنے دشمن کو ذلیل کردیتا ہے

رہا دوسرا گروہ سو وہ اس طرح نکلے کہ نہ تو انہوں نے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا نہ اس کو یاد کیا اور نہ فساد سے کنارہ کشی کی اور انہوں نے بادل نخواستہ ہی اپنا مال خرچ کیا اور جو کچھ بھی انہوں نے اپنے مال میں سے خرچ کیا اس کو بوجھ اور تاوان سمجھا اور شیطان نے ان سے گفتگو کی، اور جب وہ قتال کی جگہوں پر پہنچے تو آخری آخری اور ناکام ناکام لوگوں میں تھے اور انہوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پناہ حاصل کی اور دیکھتے رہے کہ لوگ کیا کرتے ہیں اور جب اللہ غنیمت پر قادر ہوئے تو اس میں اللہ پر جرات کی اور شیطان نے ان کو یہ سمجھایا کہ یہ غنیمت ہے اور ان کو کچھ سہولت ملی تو اکڑنے لگے اور انہیں تنگی ہوئی تو شیطان نے انہیں فتنے میں مبتلا کیا پیش کرکر کے، سو ان کے لئے مومنین کے اجر میں سے کوئی چیز نہیں علاوہ اس کے کہ ان کے جسم ان کے جسموں کے ساتھ ہوں گے اور ان کا چلنا ان کے چلنے کے ساتھ ہوگا، اور ان کی نیتیں اور اعمال بکھرے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن جمع فرمائیں گے اور پھر ان کو جدا کردیا جائے گا۔

۱۱۳۴۴..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک پکارنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کو اللہ کے راستے میں تکلیف دی گئی، تو صرف مجاہدین ہی کھڑے ہوں گے۔

۱۱۳۴۵..... حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح سے نوازا تو میں جناب نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! گھوڑوں کو آزاد کردیا گیا، اسلحہ رکھ دیا گیا اور جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہوگئی اور لوگوں نے کہا کہ اب قتال ختم ہوگیا ہے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے، قوموں کے دل ٹیڑھے ہوجاتے ہیں تو ان سے قتال کرتے ہو سو اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے رزق دیتا ہے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اس پر اور مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہوگا"۔

مسند ابی یعلی

امت محمدیہ کی سیاحت جہاد ہے

۱۱۳۴۶..... حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سیاحت کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہی میری امت کی سیاحت ہے"۔ ابن ماجه

۱۱۳۴۷..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ کی قسم کھالوں کہ بے شک تمہارے سب سے بہتر اعمال میں جہاد اور مسجدوں کی طرف جانا ہے"۔ ابن زنجویه

۱۱۳۴۸..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ عزوجل کسی شخص کے پیٹ میں وہ غبار جو اللہ کے راستے میں اس کے پیٹ میں گیا تھا اور جہنم کا دھواں جمع نہ کریں گے، اور جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوگئے تو اس کے سارے جسم کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کردیں گے، اور جس نے ایک دن اللہ کے راستے میں روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے بقدر دور کردیں گے جو نہایت تیز رفتار مسافر طے کرلے، اور جس کو اللہ کے راستے میں ایک زخم لگا اس کو شہداء کی مہر لگادی جائے گی وہ قیامت کے دن اس طرح

آئے گا کہ اس کا رنگ تو زعفران کے رنگ کی مانند ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی، اس خوشبو سے اس کو پہلے اور بعد والے سب پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ فلاں پر شہداء کی مہر ہے اور جس نے ایک اونٹ کی ہچکی کے برابر بھی اللہ کے راستے میں قتال کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی"۔ مسند احمد

۱۱۳۴۹ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو حارثہ میں سے ایک شخص سے فرمایا کہ اے فلاں! کیا تو غزوے میں حصہ نہ لے گا؟ تو اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے کھجور کا چھوٹا پودا لگایا (بویا) ہے اور اگر میں نے غزوے میں شرکت کی تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غزوہ میں شرکت تیرے پودے کے لئے بہتر ہے، فرمایا کہ پھر اس شخص نے غزوہ میں شرکت کی، اور اپنے پودے کو پہلے سے بہتر اور عمدہ پایا"۔ دیلمی

۱۱۳۵۰ حضرت شعبہ، ازرق بن قیس سے اور وہ عسعس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص کی عدم موجودگی کے بارے میں علم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا، تو وہ آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں چاہتا تھا کہ اس پہاڑ پر چلا جاؤں اور تنہا رہوں اور عبادت کروں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں کسی میدان جنگ پر تم میں سے جب کوئی ناپسندیدہ کام پر گھڑی بھر صبر کرتا ہے تو وہ صبر تنہائی میں چالیس سال عبادت کرنے سے بہتر ہے"۔ بیھقی فی شعب الایمان

اور فرمایا کہ اسی روایت کو حماد بن سلمہ نے ازرق بن قیس سے اور انہوں نے عسعس سے اور انہوں نے ابوحاضر سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا اور اس میں ساٹھ سال کا ذکر ہے۔

۱۱۳۵۱ ابوہماس روایت کرتے ہیں عسعس بن سلامۃ سے فرمایا کہ ہم جبانہ میں تھے اور حضرت ابوحاضر الاسدی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے، تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ہمارا اس وادی جبانہ میں ایک محل ہو جس میں اتنا کھانا اور لباس ہو ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ کو موجود نہ پایا اور ان کے بارے میں دریافت فرمایا تو بتایا گیا کہ وہ اس علاقے کے کسی حصے میں الگ تھلگ ہو کر عبادت کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے ان کو بلوا بھیجا وہ آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس حرکت پر کس نے اکسایا؟ عرض کیا، یارسول اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی، ہڈیاں نرم ہوگئیں اور وقت قریب آ گیا تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں تنہا ہو جاؤں اور اپنے رب کی عبادت کروں، سو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا (اور جب) آپ ﷺ چاہتے کہ لوگوں کو کوئی بات بتائیں تو اسی طرح ہمارے اندر بلند آواز سے پکارا کرتے تھے۔

سنو! مسلمانوں کے میدان جنگ میں سے ایک میدان جنگ بھی کسی شخص کی تنہا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے، اس جملے کو تین مرتبہ پکار کر فرمایا"۔ بیھقی فی شعب الایمان

سرحد کی حفاظت کرنے والا خوش نصیب

۱۱۳۵۲ حضرت ابوعطیہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص وفات پا گیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیے، تو آپ ﷺ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس کو خیر کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ اس نے فلاں فلاں رات ہمارے ساتھ چوکیداری کی تھی، تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر اس کی قبر کی طرف تشریف لے گئے، اور اس پر مٹی ڈالتے جاتے تھے اور فرماتے کہ تیرے ساتھی یہ سمجھتے ہیں کہ تو اہل جہنم میں سے ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے، پھر فرمایا کہ اے عمر! بے شک تم سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا تم سے تو صرف فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

۱۱۳۵۳ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ ابوالولید کہاں ہیں؟ تو میں نے عرض کیا کہ ابھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے، پھر میں نے آپ ﷺ کے لئے تکیہ رکھا، تو آپ ﷺ اس پر

تشریف فرما ہوئے اور ہنسے، میں عرض کیا کہ آپ کس بات پر ہنسے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ میں نے اپنی امت کا پہلا لشکر دیکھا، جو سمندر میں سوار ہیں اور انہوں نے اپنے لئے جنت واجب کر دی، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنا دے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے اللہ آپ اس کو انہی میں سے بنا دیجئے، پھر آپ ﷺ ہنسے، پھر میں نے عرض کیا آپ کس بات پر ہنسے؟ فرمایا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر کا محاصرہ کئے ہوئے ہے اور اس کی مغفرت ہوگئی"۔

۱۱۳۵۴ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ مردوں کو کس چیز نے عاجز کر دیا، اگر میں مرد ہوتی تو میں صرف اللہ کی راہ میں مورچہ بندی و محاصرہ بندی کرتی، جس نے اونٹنی کی ایک ہچکی برابر بھی مورچہ بندی کی تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کر دیتے ہیں اور جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوگئے تو اس کو آگ کی لپیٹ نہ پہنچ سکے گی"۔ ابن زنجویہ

۱۱۳۵۵ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ اگر جہاد عورتوں پر فرض کیا جاتا تو وہ ضرور مورچہ بندی کو اختیار کرتیں"۔ ابن زنجویہ

چادر مبارک سے گھوڑے کی پشت صاف کرنا

۱۱۳۵۶ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ ایک مرتبہ نکلی تو دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی مبارک چادر سے اپنے گھوڑے کی پشت کو صاف فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! کیا آپ اپنے کپڑوں سے اپنے گھوڑے کو صاف فرما رہے ہیں؟ فرمایا کہ ہاں اے عائشہ! تمہیں کیا معلوم شاید یہ حکم مجھے میرے رب نے دیا ہو؟ باوجود اس کے کہ میں قرب رکھتا ہوں" اور بے شک فرشتے مجھ سے ناراض ہوتے ہیں گھوڑے کو چھونے اور صاف کرنے پر، تو میں نے عرض کیا کہ، اے اللہ کے نبی! آپ مجھے مقرر فرمائیے کہ آپ کا یہ کام میں کر دوں، تو فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا، تحقیق مجھے میرے دوست جبرئیل نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے ہر دانے کے بدلے جو میں اس کو دوں گا ایک نیکی لکھیں گے اور میرا رب ہر دانے کے بدلے مجھ سے ایک برائی دور فرمائیں گے، ہر مسلمان جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا تو اس کے لئے ہر دانے کے بدلے جو وہ اس کو دے گا نیکی لکھیں گے اور ہر دانے کے بدلے ایک برائی دور فرما دیں گے"۔

۱۱۳۵۷ زہری فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی عطاء بن یزید نے کہ ان کو بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی فرمایا، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنے نفس اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کیا، پھر عرض کیا، اس کے بعد کون ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ مومن جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہے اللہ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھے۔ ابن ماجہ

۱۱۳۵۸ مکحول سے مروی ہے فرمایا کہ لشکر کا ذرا سا گھبرا جانا جنگ کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۳۵۹ اور مکحول ہی سے مروی ہے فرمایا کہ لشکروں کے ذرا سے گھبرا جانے سے جنت کے باغ خرید لو۔

فائدہ:...... ذرا سے گھبرا جانے کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

باب...... آداب جہاد کے بیان میں

فصل...... نیت کی سچائی کے بیان میں

۱۱۳۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے مالک بن اوس بن الحدثان فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک ایسے معرکہ کے بارے میں گفتگو شروع ہوگئی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اللہ کے راستے میں لڑا گیا تھا، تو ایک کہنے والے نے کہا اللہ کے کارکن اللہ کے راستے

میں ہیں، ان کا اجر اللہ کے ذمے ہے، اور ایک کہنے والے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسی حالت میں دوبارہ اٹھائیں گے جن میں ان کو وفات دی گئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، ہاں، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ایسی حالت میں اٹھائیں گے جس حالت میں ان کو وفات دی تھی، بے شک کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دکھاوے اور شہرت کی خاطر قتال کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر قتال کرتے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جن کو قتال کی لگام پہنائی جاتی ہے ان کو اس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ملتا، اور بعض ایسے ہیں جو صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے قتال کرتے ہیں سو یہی ہیں شہداء، اس کے باوجود مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے علاوہ یہ کہ میں یہ جانتا ہوں کہ اس قبر میں جو ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں جن کے پہلے تمام گناہ معاف کیئے جا چکے ہیں"۔

۱۱۳۶۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ بے شک بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دکھاوے اور شہرت کی خاطر جہاد کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے کہ انہیں قتال ڈراتا ہے تو وہ اس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں پاتے، اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کی رضامندی کی خاطر قتال کرتے ہیں سو یہی شہید ہیں اور بے شک ہر نفس اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس حالت میں اس کی وفات ہوئی تھی"۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۳۶۲..... حضرت مسروق سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے شہداء کا ذکر ہوا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ تم شہید کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا، اے امیر المومنین! وہ جوان جنگوں میں قتل ہوتے ہیں، تو اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح تو تمہارے شہید بہت کم ہو جائیں گے، میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، بے شک بہادری اور بزدلی دو فطری حالتیں ہیں جو لوگوں میں گاڑھی (ودیعت فرمائی) گئی ہیں، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے جیسی چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے، سو بہادر تو اس طرح جنگ لڑتا ہے کہ کوئی اس کو پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ واپس اپنے گھر بھی پہنچ سکے گا یا نہیں اور بزدل تو اپنی بیوی سے بھی بھاگتا ہے، لیکن شہید وہ ہے جو اپنے نفس کا احتساب کرے، اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔ ابن ابی شیبہ

جہاد میں اخلاص نیت کی ضرورت

۱۱۳۶۳ ابوالبختری فرماتے ہیں کہ لوگ کوفہ میں ابوالمختار کے ساتھ تھے یعنی مختار بن ابی عبید کے والد کے ساتھ اس طرح کہ جسد ابی عبید پر قتل ہو گیا تھا، سو دو آدمیوں کے علاوہ سب قتل ہو گئے اور انہیں بچنے کا موقع مل گیا یا وہ تین تھے سو وہ مدینہ منورہ آئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور وہ لوگ بیٹھے انہی کا ذکر کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم نے ان سے کیا کہا تھا؟ عرض کیا کہ ہم نے ان کے لئے مغفرت مانگی اور دعا مانگی، فرمایا کہ یا تو تم لوگ وہ بات صاف صاف بتادو گے جو تم نے کہی ورنہ میری طرف سے سخت مشکل میں پڑ جاؤ گے، انھوں نے عرض کیا کہ ہم نے ان سے کہا تھا کہ وہ لوگ شہداء ہیں فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا قیامت بھی اس کے حکم سے قائم ہوگی کوئی زندہ انسان نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کسی مرنے والے کے لئے کیا ہے علاوہ اللہ کے نبی کے کیونکہ ان کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوتے ہیں، اور قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس نے محمد ﷺ کو حق اور ہدایت دے کر بھیجا ہے اور قیامت بھی اس کے حکم سے قائم ہوگی بے شک ایک شخص دکھاوے کی نیت سے قتال کرتا ہے اور ایک شخص غیرت میں قتال کرتا ہے اور ایک شخص دنیا کے لئے قتال کرتا ہے اور ایک شخص مال کے لئے قتال کرتا ہے اور نہیں ہے ان لوگوں کے لئے اللہ کے ہاں کچھ علاوہ ان نیتوں کے جو وہ کرتے تھے"۔ الحارث

ابن حجر نے کہا ہے کہ اس کے راوی ثقات ہیں مگر سند منقطع ہے۔

۱۱۳۶۴..... ابن ابی ذئب، روایت کرتے ہیں قاسم بن عباس سے اور وہ بکیر بن عبداللہ الاشج سے اور وہ ابومکرز نامی شام کے ایک شخص سے اور وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے، اور وہ دنیا کا مال مانگتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے، لوگوں نے اس بات کو بہت برا سمجھا اور اس شخص سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ شاید تو ٹھیک سمجھانہ ہو، تو اس شخص نے کہا کہ یارسول اللہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور وہ دنیا کا بھی کچھ مال چاہتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں، تو لوگوں نے اس بات کو بہت برا سمجھا، اور اس شخص سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ، چنانچہ اس نے تیسری مرتبہ عرض کیا کہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور دنیا کے مال میں سے کچھ چاہتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔

فصل...... تیراندازی کے بیان میں

۱۱۳۶۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تیراندازی کرو، کیونکہ تیراندازی تیاری اور قوت دکھانے کا موقع ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۶۶..... حضرت عبدالرحمٰن بن عجلان سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو تیراندازی کر رہے تھے تو کسی ایک نے کہا کہ تو نے برا کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ برا لہجہ بری تیراندازی سے زیادہ برا ہے"۔ ابن سعد

۱۱۳۶۷..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل شام کو لکھا کہ اے لوگو! تیراندازی کرو اور سوار ہو جاؤ، اور تیراندازی مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائیں گے اس کو جس نے اس کے راستے میں کام کیا اور جس نے اللہ کے راستے میں طاقت پہنچائی"۔ القراب فی فضل الرمی

۱۱۳۶۸..... حضرت نزال بن سبرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف تین باتیں لکھ بھیجیں۔

۱..... ننگے پیر چلنا سیکھو اور چلو۔

۲..... تہبند (شلوار) کو ٹخنوں سے اوپر رکھو۔

۳..... اور تیراندازی سیکھو۔ بکر بن بکاری فی جزئیہ

۱۱۳۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک میں عربی کمان تھی، آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں فارسی کمان ہے تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ اسے پھینک دو، تمہارے لئے یہ اور اس جیسی دوسری چیزیں اور نیزے ضروری ہیں، کیونکہ صرف انہی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین میں اضافہ فرمائیں گے اور تمہیں شہروں میں ٹھکانہ دیں گے"۔ ابن ماجہ

فائدہ:...... یہ اور اس جیسی مراد عربی کمان اور دیگر چیزیں تیر نیزے وغیرہ ہیں اور شہروں میں ٹھکانہ دینے سے مراد ہے کہ شہروں کو فتح کردیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۷۰..... حضرت ابی نجیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طائف کے قلعے کا محاصرہ کیا، تو میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ جس نے تیر چلایا اور وہ نشانے پر جا پہنچا تو وہ شخص جنت میں جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر میں نے تیر چلایا اور نشانے پر لگا تو مجھے درجہ ملے گا؟ فرمایا ہاں حضرت ابونجیح فرماتے ہیں کہ پھر اس شخص نے تیر چلایا اور نشانے پر لگا، اور میں نے اس دن سولہ نشانے لگائے۔

۱۱۳۷۱..... حضرت ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن جب ہم نے صفیں باندھ لیں قریش سے مقابلہ کرنے کے لئے اور انہوں نے ہمارے مخالف صفیں باندھ لیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب وہ تمہیں گھیر لیں تو ان پر تیر چلاؤ۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۲ ...... حضرت عتبہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قتال کا حکم فرمایا، تو ایک شخص نے دشمن پر تیر چلایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے یہ تیر چلانے والا تحقیق اس نے واجب کرلیا"۔ ابن النجار

۱۱۳۷۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو موجود نہ پایا تو دریافت فرمایا کہ فلاں شخص کہاں ہے؟ تو کسی نے عرض کیا کہ کھیلنے گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا کھیل سے کیا تعلق؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ تیراندازی کرنے گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیراندازی کھیل نہیں ہے بلکہ تیراندازی ان سب سے بہتر ہے جو تم کھیلتے ہو"۔ دیلمی

فصل...... مقابلے اور دوڑ کے بیان میں

۱۱۳۷۴ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان فرماتے ہیں اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کا مقابلہ کروایا اور پتلے دبلے چھریرے گھوڑے کو مسجد بنی زریق کی طرف بھیجا"۔ ابو الحسن البکائی

۱۱۳۷۵ عبداللہ بن میمون المرائی روایت کرتے ہیں عوف سے اور عوف حسن سے یا خلاس سے (ابن میمون کو شک ہوگیا) اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اے علی میں لوگوں کے درمیان اس مقابلے کو آپ کے حوالے کرتا ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضرت سراقۃ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ اے سراقہ! رسول اللہ ﷺ نے جو کام میرے ذمے لگایا وہ میں تمہارے ذمے لگاتا ہوں، سو جب تم میطار تک پہنچو۔ (ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میطار اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے گھڑ دوڑ شروع ہوتی ہے) تو گھوڑوں کی صفیں درست کرواؤ، پھر پکارو، کیا کوئی لگام تھامنے والا ہے؟ کیا کوئی لڑکے کو اٹھانے والا ہے اور کیا کوئی جھول پھینکنے والا ہے؟ سو اگر کوئی بھی تمہیں جواب نہ دے تو تین مرتبہ تکبیر کہو اور تیسری مرتبہ میں اک کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جسے چاہے گا اس دوڑ سے نیک بخت کرے گا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس انتہاء پر تشریف فرما ہوا کرتے تھے جہاں دوڑ ختم ہوتی ہے، اور ایک لکیر لگا کر دو آدمیوں کو آمنے سامنے لکیر کے دونوں کناروں پر کھڑا کر دیتے تھے اس طرح کہ لکیر ان کے پیروں کے انگوٹھوں کے درمیان ہوتی ہے، اور گھوڑے ان دونوں کناروں کے بیچ میں دوڑتے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں آدمیوں سے کہتے، کہ جب کوئی سوار اپنے ساتھی کے گھوڑے کے کان کے کنارے سے یا کان سے یا لگ دواسے آگے نکل جائے تو جیت کا انعام اس کے لئے مقرر کر دینا، اگر تمہیں شک ہو تو جنت کا انعام آدھا آدھا تقسیم کر دینا، اور جب تم دو چیزوں کو ملاؤ تو انتہاء ان میں سے چھوٹی چیز کو بنانا، اور اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب اور نہ شغار"۔ سنن کبری بیھقی

ناپسندیدہ گھوڑا

۱۱۳۷۶ مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ گھوڑوں میں سے ایسے گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے جس کی تین ٹانگیں ایک رنگ کی اور چوتھی ٹانگ باقی تین سے الگ کسی اور رنگ کی ہوتی تھی"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۷ امام زہری سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگ گھر دوڑ کی شرطیں لگایا کرتے تھے اور سب سے پہلے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو جنوب کی ہوا سے فرمایا کہ میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جسے میں اپنے دوستوں کے لئے عزت اور اپنے دشمنوں کے لئے ذلت اور اپنے فرمانبرداروں کے لئے جمال بناؤں گا، تو ہوا نے عرض کیا کہ تخلیق فرما دیجئے، تو اللہ تعالیٰ نے اس ہوا سے ایک مٹھی بھر کر گھوڑا پیدا فرمایا اور فرمایا کہ میں نے تجھے گھوڑا بنایا، اور تجھے عربی بنایا اور بھلائی کو تیری پیشانی کے ساتھ باندھ دیا اور غنائم کو تیری پشت پر جمع کر دیا (اور تجھے) بغیر پروں کے اڑنے والا بنایا، سو تو طلب کے لئے ہے اور تو دوڑنے کے لئے ہے، اور عنقریب میں تیری پشت پر ایسے لوگوں

کوسوار کروں گا تو میری پاکی اور تعریف بیان کریں گے اور میری تہلیل اور تکبیر بیان کریں گے، سو جب فرشتوں نے یہ صفات اور گھوڑوں کی پیدائش کا سنا تو عرض کیا، اے ہمارے رب! ہم آپ کے فرشتے ہیں، آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کی تہلیل بیان کرتے ہیں تو پھر ہمیں کیا ہوا؟ ۔ تو اللہ تعالیٰ نے سیاہ وسفید رنگ کا گھوڑا پیدا فرمایا، اس کی گردن لمبی اونٹ کی مانند تھی انبیاء اور رسولوں میں سے جسے چاہے گا ممیّز کرے گا، اور گھوڑے کو زمین پر بھیجا جب گھوڑے کے قدم زمین پر ٹک گئے تو اللہ نے اپنا دست قدرت گھوڑے کی پشت کی عیال پر پھیرا اور فرمایا کہ اپنی ہنہناہٹ سے مشرکوں کو ذلیل کردے، ان کے کان اپنی ہنہناہٹ سے بھر دے، ان کی گردنیں جھکا دے، ان کے دلوں میں رعب ڈال دے اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش فرمائیں تو فرمایا کہ میری مخلوقات میں سے جس کو چاہو اختیار کرلو، حضرت آدم علیہ السلام نے گھوڑے کو اختیار فرمایا تو ان سے کہا گیا کہ آپ نے اپنی اور اپنے بیٹے کی عزت کو ہمیشہ کے لئے اختیار فرمایا، باقی رہے گی جب تک وہ باقی رہیں گے گھوڑیاں حاملہ ہوتی ہیں اور پھر ان سے اولاد پیدا ہوتی رہے گی ہمیشہ ہمیشہ تمام زمانوں میں، میری برکت تم پر اور ان پر ہے، میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہو''۔

حاکم فی تاریخیہ اور ثعلبی فی تفسیرہ اور دیلمی

فصل...... مختلف آداب کے بیان میں

۱۱۳۷۹...... مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مدائنی فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی طرف بھیجا تو وصیت کی اور فرمایا کہ چلو اللہ کی برکت کے ساتھ سو جب دشمن کے شہر میں داخل ہو جاؤ تو حملے سے دور رہو، کیونکہ میں تمہارے بارے میں حملے سے بے خوف نہیں ہوں، زادراہ میں احتیاط کرو، وقار کے ساتھ چلو، کسی زخمی سے قتال نہ کرو کیونکہ اس کا بعض اس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ شب خون سے بچنے کے لئے پہرے دار کا اہتمام کرو کیونکہ عرب میں دھوکے بازی ہے، باتیں بہت کم کرو کیونکہ تیرے لئے وہی ہے جو تجھ سے محفوظ رکھا جائے اور جب تیرے پاس میرا مکتوب پہنچے تو اس کو نافذ کردے کیونکہ میں اس کے نفاذ کے مطابق ہی عمل کرتا ہوں، اور جب عجمیوں کے وفود آئیں تو ان کو لشکر کے بڑے حصے میں ٹھہراؤ اور ان کو نفقہ دو، اور لوگوں کو ان سے گفتگو سے منع کردو، تاکہ جاہل نکل جائیں، اور سزا دینے میں جلدی نہ کرو اور جلدی ان کی طرف مت بڑھو اس کے علاوہ آپ کافی ہیں اور اعلانیہ لوگوں کے سامنے آ، اور تنہائی میں ان کو اللہ کے حوالے کردے اور لشکر میں تجسس سے کام نہ لے تو اس کو شرمندہ کردے گا اور نہ اس کو مہلت دے ورنہ اس کو خراب کردے گا اور میں تجھے اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں جو اپنی حفاظت میں موجود چیزوں کو ضائع نہیں کرتا''۔ دینوری

۱۱۳۸۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جب تم دشمن کی سرزمین میں ہوتے ہو تو اپنے ناخن بڑھاؤ کیونکہ یہ بھی اسلحہ ہے''۔ مسدد

۱۱۳۸۱ حضرت حرام بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بزریعہ خط حکم فرمایا کہ خنزیر تمہارے آس پاس بھی نہ آئیں، اور نہ تم میں صلیب بلند کی جائے اور نہ کسی ایسے دسترخوان پر کھانا کھاؤ جہاں شراب پی جارہی ہو اور گھوڑوں کی تربیت کرو اور دونشانوں کے بیچ میں چلو۔ مصنف عبدالرزاق اور سنن کبری بیہقی

۱۱۳۸۲...... حضرت مکحول سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل شام کی طرف لکھا کہ اپنی اولاد کو تیراکی، تیراندازی اور گھڑسواری سکھائیں۔

الفوائد فی فضائل الرمی

تیراندازی سیکھنے کا حکم

۱۱۳۸۳...... حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے امراء کو بذریعہ خط حکم فرمایا کہ تیراندازی سیکھیں اور دونشانوں کے درمیان ننگے پیر چلو اور اپنی اولاد کو تحریر اور تیراکی سکھاؤ''۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۳۸۴ ... حضرت کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک نہاوند اور نعمان بن مقرن کی اطلاع پہنچنے میں تاخیر ہوئی تو آپ ﷺ اللہ سے مدد کی دعا فرمانے لگے“۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۸۵ ... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسی قوم کے پاس آئے جنہوں نے محاصرہ کر رکھا تھا تو حکم دیا کہ روزے توڑ دو۔ مسدد

۱۱۳۸۶ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ دوران جنگ یہ فرمانے کی تھی ”اے تمام بھلائی کے مالک“۔

ابویعلی، سعید بن منصور

۱۱۳۸۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان مبارکہ سے جنگ کا نام ”دھوکہ“ رکھوایا“۔

مسند احمد، عبدالرزاق، ابن جریر اور دورقی

۱۱۳۸۸ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بسیسہ رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر بھیجا“۔ مسلم ابونعیم

۱۱۳۸۹ ... حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کسی قوم سے قتال کس طرح کرتے ہو جب ان سے سامنا ہو جائے تو حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! جب دشمن ہم سے اتنی دور ہو کہ وہاں تک تیر ہی پہنچ سکتا ہو جنگ تیر اندازی سے ہوتی ہے، اور جب فاصلہ اتنا کم ہو جاتا ہے کہ آپس میں پتھروں سے جنگ ہو سکے تو پھر ایک دوسرے پر پتھراؤ ہوتا ہے۔ اور یہ کہہ کر ایک پتھر ہاتھ میں اور دو پتھر گود میں اٹھا لئے (اور جب دشمن ہم) سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ نیزے ایک دوسرے تک پہنچ سکیں تو پھر اس وقت تک آپس میں نیزے چلتے ہیں جب تک ٹوٹ نہ جائیں اور جب نیزے ٹوٹ جاتے ہیں تو تلواروں سے کاٹ چھانٹ شروع ہوتی ہے، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، جنگ اسی طرح نازل ہوئی ہے جو قتال کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ عاصم کے طریقے سے قتال کرے“۔ طبرانی

۱۱۳۹۰ ... حضرت سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا جب دشمن سے سامنا ہوا تو قبیلہ بنوغفار کے ایک شخص نے حملہ کیا اور کہا کہ لو (میرے حملے کا جواب دو) میں ایک غفاری نوجوان ہوں یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ اس کا اجر ضائع ہو گیا، یہ واقعہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ، کوئی حرج نہیں؟ اور ایک روایت میں الفاظ یوں ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ اس کی تعریف کی جائے اور اجر دیا جائے“۔ مسند ابی یعلی

جنگی چال اختیار کرنا جائز ہے

۱۱۳۹۱ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی کو ایک یہودی کے قتل کا حکم دے کر روانہ فرمایا، صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! جب تک آپ مجھے کچھ اجازت نہ دیں گے تو میں کچھ نہیں کر سکتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ جو چاہے کرو“۔ ابن جریر

فائدہ: ... اجازت لینے سے مراد یہ ہے کہ حکمت عملی کے طور پر اس یہودی تک رسائی کے لئے میں آپ ﷺ یا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کچھ کہنا چاہوں تو کہہ سکتا ہوں یا نہیں؟ تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۹۲ ... حضرت عبدالرحمٰن بن عائذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کوئی دستہ روانہ فرماتے تو یہ فرمایا کرتے کہ لوگوں کے ساتھ الفت پیدا کرو، اور ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرو جب تک ان کو دعوت نامہ نہ دے دو اس لئے کہ مجھے تمام اہل زمین کا خواہ وہ گھر میں رہنے والا ہو یا خیمہ میں مسلمان ہو کر آنا زیادہ پسند ہے بنسبت اس کے کہ تم ان کے مردوں کو قتل کر دو اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لاؤ۔ ابن مندہ

۱۱۳۹۳..... ابراھیم بن صابر الاشجعی اپنے والا سے اور وہ اپنی والدہ بنت نعیم بن مسعود سے اور وہ اپنے والد نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جنگ خندق کے دن مجھ سے فرمایا کہ ہماری مدد چھوڑنے پر اکساؤ کیونکہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ"۔ابن جریر

۱۱۳۹۴..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے جنگ کا نام دھوکہ رکھا"۔العسکری فی الامثال

۱۱۳۹۵..... حضرت عبداللہ بن المبارک ابوبکر بن عثمان سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سہل اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے سہل بن حنیف اور اے عامر بن ربیعہ ہمارے لئے جاسوس بن کر نکلو"۔

۱۱۳۹۶..... حضرت عروۃ سے مروی ہے کہ بنوقریظہ سے جنگ کے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنگ تو دھوکہ ہے"۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۹۷..... حضرت عطاء سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ ایسا کہتے ہیں اور ایسا کرتے ہیں اور ایسے ایسے ارادے ہیں تو جاسوس نے (جاکر ان دشمنوں) کو خبر دی تو انہیں شکست ہوگئی، حالانکہ اس نے جھوٹ نہیں کہا تھا بلکہ اسی بات کو سوالیہ انداز سے کہا تھا کہ کیا انہوں نے ایسا کیا؟ اور کیا انہوں نے ایسا ایسا کیا؟" ابن جریر

۱۱۳۹۸..... حضرت عروۃ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام میں ایک شخص تھا جن کا نام مسعود تھا اور وہ ادھر کی بات ادھر لگانے میں ماہر تھا، سو جنگ خندق کے دن بنوقریظہ کے لوگوں نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ہمارے پاس ایک ایسا شخص بھیجئے جو ہمارے قلعوں میں رہے حتی کہ ہم محمد سے مدینہ کی طرف سے قتال کریں اور آپ خندق کی طرف سے یہ بات جناب رسول اکرم ﷺ کو ناگوار گزری کہ دو جانب سے قتال کریں چنانچہ آپ ﷺ نے مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے مسعود! ہم نے بنوقریظہ والوں کے پاس ایک بندہ بھیجا ہے کہ ابوسفیان کے پاس نمائندہ بھیج کر مددگار منگوالیں اور جب ابوسفیان کے مددگار بنوقریظہ کے یہودیوں کے پاس پہنچیں گے تو بنوقریظہ والے انہیں قتل کردیں گے، مسعود کا یہ سننا تھا کہ وہ برداشت نہ کرسکا اور جاکر ابوسفیان کو ساری بات سنادی تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ کہا، خدا کی قسم محمد نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور جب بنوقریظہ والے ابوسفیان کے پاس مددگار مانگنے آئے تو ابوسفیان نے کوئی آدمی ان کے ساتھ نہ بھیجا"۔مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یہ جنگ خندق کا واقعہ ہے جو مکہ کے مشرکین کے ساتھ لڑی گئی، اس وقت تک حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ مسلمان نہیں ہوئے تھے دوسری طرف مدینہ کے یہود تھے ان کے ساتھ اگرچہ مسلمانوں کا معاہدہ ہوچکا تھا لیکن وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہتے تھے اور پھر غزوہ خندق کا موقع جس میں مسلمانوں کی شکست بظاہر واضح تھی، جناب رسول اکرم ﷺ کو جب یہودیوں کی اس سازش کا علم ہوا کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مدینہ کے مسلمانوں کو تہس نہس کردیں تو آپ ﷺ نے جنگی حکمت عملی کے طور پر یہودیوں کی چال کا جواب دیتے ہوئے اپنا منصوبہ مسعود نامی شخص کے سامنے بیان کردیا جولائی بجھائی میں ماہر تھا یعنی ادھر کی ادھر ادھر کی ادھر لگا کر لڑائی جھگڑے کرواتا تھا چنانچہ یہ منصوبہ بن کر اس سے رہا نہ گیا اور اس نے جاکر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو اطلاع دے دی، وہ یہ سمجھے کہ یہ یہود مدینہ مسلمانوں کا ساتھ دے رہے ہیں اور انہوں نے کفار مکہ کو قتل کرنے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کی ہے۔لہٰذا جب بنوقریظہ کے یہودی اپنے منصوبہ کے تحت حضرت ابوسفیان سے آدمی مانگنے آئے تو انہوں نے دینے سے انکار کردیا یہودیوں کا منصوبہ دھرا رہ گیا۔زیادہ تفصیل کے لئے کتب سیر کا مطالعہ کسی مستند عالم کی زیر نگرانی مفید ہوگا، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۳۹۹..... حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر نکلے تو کثرت سے اللہ تعالیٰ سے عافیت بہت کثرت سے مانگتے ہیں حالانکہ ہم دو بھلائیوں کے درمیان ہیں یا تو ہماری فتح ہوگی یا ہم شہید ہوجائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے اس چیز سے ڈرتا ہوں جو ان دونوں کے درمیان ہے یعنی شکست"۔ابن جریر

۱۱۴۰۰..... حضرت حسن سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی میں ان پر حملہ نہ کروں؟ تو آپ ﷺ نے دریافت

فرمایا کہ کیا تو ان سب کو قتل کرنا چاہتا ہے اور اس بات کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جانا، تو حضرت حسن بھی اس چیز کو ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص صف سے آگے بڑھے اس حدیث کی وجہ سے"۔ابن جریر

۱۱۴۰۱۔۔۔۔ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میں مسلمان ہو گیا ہوں لیکن میری قوم کو میرے اسلام کا علم نہیں ہے سو مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو ہمارے ہاں ایک شخص کی طرح ہے سو اگر چاہے تو ان کو دھوکہ دے کیونکہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ"۔العسکری فی الامثال

جہاد کے احکام کا باب

فصل......مختلف احکام کے بارے میں

۱۱۴۰۲۔۔۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے۔یحیٰ بن سعید روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا اور یزید بن ابی سفیان کو اس کا امیر بنایا اور ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، یزید بن ابی سفیان نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یا تو آپ سوار ہو جائیں یا میں اتر جاؤں، فرمایا نہ ہی میں سوار ہونے والا ہوں اور نہ تم اترنے والے ہو میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، عن قریب تم ایک ایسی قوم سے ملنے والے ہو جن کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سو ان کو اور ان کے خیالات کو وہیں رہنے دو، اور عنقریب تم ایک ایسی قوم سے ملو گے جنہوں نے اپنے سروں کے بیچ میں سے بالوں کو کھود رکھا ہے اور ان میں سے پٹیوں کی طرح کچھ باقی چھوڑ رکھا ہے سو مار و ان کے ان حصوں کو تلواروں سے، اور میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں کسی عورت کو قتل نہ کرنا اور نہ کسی بچے کو اور نہ ہی کسی بوڑھے کھوسٹ کو، اور کسی پھل دار درخت کو بھی نہ کاٹنا اور نہ کسی کھجور کے درخت کو اور نہ جلانا، اور نہ کسی آبادی کو تباہ کرنا، اور نہ کسی گائے بکری وغیرہ کو کھانے کے علاوہ مارنا، اور نہ بزدلی کا مظاہرہ کرنا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا"۔

مالک، عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن کبری بیہقی

۱۱۴۰۳۔۔۔۔حضرت ثابت بن الحجاج الکلابی روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا کہ سنو! گرجے میں موجود راہب کو نہ قتل کیا جائے"۔مصنف ابن ابی شیبہ

مجاہدین کے ساتھ پیدل چلنا

۱۱۴۰۴۔۔۔حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو یزید بن ابی سفیان، عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم جب سوار ہو گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر کے امراء کے ساتھ ساتھ ان کو رخصت کرنے کے لئے چلنے لگے اور ثنیۃ الوداع تک آپہنچے، تو لوگوں نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ آپ پیدل چل رہے ہیں اور ہم سوار ہیں؟ فرمایا کہ میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، پھر انہیں وصیت کرنے لگے سو فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، اور قتال کروان سے جو اللہ سے کفر کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرنے والے ہیں، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا غداری نہ کرنا، بزدلی نہ کرنا اور زمین میں فساد نہ کرنا اور جو تمہیں حکم دیا جائے اس میں نافرمانی نہ کرنا، اور جب مشرکین دشمنوں سے سامنا ہو جائے انشاء اللہ تو انہیں تین چیزوں کی دعوت دینا اگر وہ مثبت جواب دیں تو قبول کر لینا اور ان سے رک جانا اور (اس صورت میں) انہیں کفر کی سرزمین سے مسلمانوں کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کا کہنا اگر وہ کرلیں تو ان کو بتانا کہ تمہارے لئے بھی وہی سہولتیں ہیں جو مہاجرین پر ہیں، اور اگر وہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور اپنے گھر بار چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے میں آجائیں تو انہیں بتاؤ کہ ان کا حکم بھی دیگر عرب مسلمانوں کا سا ہے

ن پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ العمل ہوگا جو مومنوں پر ہے اوران کے لئے مال فے اور مال غنیمت میں سے کوئی چیز نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے شانہ بشانہ مل کر جہاد کریں، اوراگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا اگر وہ قبول کرلیں تو تم بھی قبول کر لینا اوران سے اپنے ہاتھوں کو روک لینا، اوراگر وہ انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگو اوران کے ساتھ قتال کرو انشاء اللہ، اور کسی درخت کو نہ کاٹنا نہ جلانا اور کسی جانور کو نہ کاٹنا اور نہ کسی پھل دار درخت کو کاٹنا، کسی گرجے کو نہ گرانا بچوں کو قتل نہ کرنا اور نہ بزرگوں اور نہ عورتوں کو اور تم عنقریب ایسی قوم سے ملوگے جنہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سوان کو اوران کے خیالات کو چھوڑ دینا، اور تمہیں ایک قوم ایسی بھی ملے گی جنہوں نے شیطان کے لئے اپنے سروں میں جگہ بنا رکھی ہے جب ایسے لوگ تمہیں ملیں تو ان کی گردنیں اڑا دو انشاء اللہ''۔سنن کبری بیھقی

۱۱۴۰۵ ...ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ صالح بن کیسان نے مجھ سے بیان کیا فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام بھیجا تو وصیت کرتے ہوئے ان کے ساتھ چلنے لگے اور یزید سوار تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے تو یزید نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ! یا تو آپ سوار ہو جائیں یا میں اتر تا ہوں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ تو تو اترے گا اور نہ میں سوار ہوں گا، میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، اے یزید! تم عنقریب ایسے شہروں میں پہنچو گے، جہاں تمہیں طرح طرح کے کھانے دیئے جائیں گے تو ان میں سے پہلے پر بھی اللہ کا نام لینا اور آخری پر بھی اور تم عنقریب ایسی قوموں کو پاؤ گے جنہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سوان کو اوران کے مقاصد وہیں چھوڑ دینا جن کے لئے وہ گرجوں میں بند ہوئے ہیں، اور تم اس قوم سے بھی ملو گے کہ شیطان نے ان کے سروں میں اپنے بیٹھنے کے لئے جگہیں بنا رکھی ہیں یعنی چھتریاں سوایسی گردنوں کو کاٹ ڈالوں، اور بڈھے کھوسٹ کو قتل نہ کرنا نہ عورتوں کو نہ بچوں کو نہ بیماروں کو اور نہ راہبوں کو، آبادیوں کو تباہ نہ کرنا اور نہ بلاضرورت کسی درخت کو کاٹنا، اور نہ بلاضرورت کسی جانور کو کاٹنا، اور کھجور کے کسی درخت کو بھی نہ کاٹنا اور نہ انہیں ضائع کرنا، اور ڈھاٹا نہ باندھنا، اور نہ بزدلی دکھانا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور یقیناً ضرور بالضرور اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے غیب سے اس کی جو اس (اللہ) کی اوراس کے رسول کی مدد کرے بے شک اللہ تعالیٰ طاقت والا اور زبردست ہے اور میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور تم پر سلامتی ہو، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہوگئے''۔سنن کبری بیھقی

۱۱۴۰۶ ...ابن شہاب زہری، حنظلۃ بن علی بن الاسقع سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر بھیجا تو ان کو حکم فرمایا کہ پانچ باتوں پر لوگوں سے جنگ کرنا اوراگر کوئی ان پانچ میں سے کوئی ایک بات بھی چھوڑے تو اس سے ایسے ہی جنگ کرنا جیسے پانچوں چھوڑنے والے سے جنگ کی جائے گی۔ یعنی اگر وہ ان باتوں کا اقرار کریں کہ:

۱ ...اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ۲ ...اور نماز قائم کریں۔

۳ ...اور زکوٰۃ ادا کریں۔ ۴ ...اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

۵ ...اور حج کریں گے''۔مسند احمد فی السنۃ

فائدہ......یعنی قتال اسی صورت میں ہوگا جب وہ لوگ ان پانچوں چیزوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کردیں (اوراگر) وہ ان پانچوں چیزوں کو قبول کرلیں تو قتال نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۴۰۷ ...حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو لشکر دے کر شام کی طرف روانہ فرمایا اوران کے ساتھ پیدل تقریباً دو میل تک گئے، عرض کیا گیا کہ اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ۔ (اتنی تکلیف برداشت کرنے کے بجائے) اگر آپ واپس تشریف لے جائیں (تو بہتر نہ ہوگا؟) تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''نہیں اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو آگ پر حرام کردیں گے، پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہونے لگے تو لشکر میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور نافرمانی نہ کرنا، اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا، اور بزدلی نہ کرنا، اور نہ کسی گرجے کو منہدم کرنا اور نہ کسی درخت کو کاٹنا اور نہ کسی کھیتی کو جلانا اور نہ کسی جانور کو مارنا، اور نہ کسی پھل دار درخت کو

کاٹنا، اور نہ کسی بڈھے کھوسٹ کو قتل کرنا نہ بچے کو، نہ چھوٹے کو اور نہ کسی عورت کو، تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے جنہوں نے خود کو بند کر رکھا ہو گا ان کو وہیں چھوڑ دیں، اور تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے کہ جن کے سروں میں شیطانوں نے اپنے بیٹھنے کے لئے جگہیں بنا رکھی ہیں سو ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دینا اور تم ایسے شہروں میں پہنچنے والے ہو جہاں صبح شام تمہارے پاس رنگ رنگ کے کھانے آئیں گے سو کوئی کھانا تمہارے پاس ایسا نہ آئے جس پر تم اللہ کا نام نہ لو اور کوئی کھانا تمہارے سامنے سے ایسا نہ اٹھایا جائے جس پر تم نے اللہ کی حمد نہ کی ہو۔ ابن زنجویہ

۱۱۴۰۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت اسلم روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ عورتوں اور بچوں پر جزیہ مقرر نہ کرنا اور نہ مردوں میں ان پر جزیہ مقرر کرنا جو استرا استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ان کی گردنوں کو نشان زدہ کر دو اور ان کے آگے کے بالوں کو کاٹ دینا جنہوں نے بال رکھے ہوں اور زنانیر ان پر لازم قرار دینا اور ان کو سوار ہونے سے منع کر دینا ہاں البتہ سوار ہو سکتے ہیں اور اس طرح سوار نہ ہوں جس طرح مسلمان سوار ہوتے ہیں"۔ یعنی اسکوٹر پر خواتین کے بیٹھنے کی طرح گھوڑوں پر وہ بیٹھ سکتے ہیں۔

عبدالرزاق، ابو عبید فی کتاب الامثال ابن زنجویھی، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۴۰۹ حضرت عمر بن قرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ وہ لوگ جو جہاد کرنے کے لئے اس مال (بیت المال) سے لیتے ہیں اور پھر مخالفت کرتے ہیں اور جہاد نہیں کرتے، اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو ہم اس مال کے زیادہ حق دار ہیں کہ لے لیں اس سے وہ جو لیا ہے اس نے بیت المال سے"۔ ابن ابی شیبہ حسن بن سفیان متفق علیہ

صرف قتال کے قابل لوگوں کو قتل کرنا

۱۱۴۱۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ کسی عورت کو قتل نہ کریں اور نہ کسی بچے کو اور صرف اسی کو قتل کریں جو استرا استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو"۔

ابن ابی شیبہ اور ابو عبید فی کتاب اور الاحوال بروایت ام المؤمنین حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:...... استرا استعمال کرنے کی صلاحیت سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص عمر کے لحاظ سے اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ اگر استرا استعمال کرنا چاہے تو کر سکے یعنی بالغ ہو چکا ہو"۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۱۴۱۱ حضرت زید بن وھب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا کہ مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور نہ غداری کرنا اور نہ کسی ننھے بچے کو قتل کرنا اور کسانوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۱۲ ...حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کسانوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور ان کو قتل نہ کرنا، البتہ اگر وہ تمہارے مقابلے پر آئیں تو قتل کر سکتے ہو۔ (متفق علیہ)

۱۱۴۱۳... حضرت حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ دوران سفر اگر مہاجرین میں سے کچھ لوگوں کو ذمیوں کے علاقے میں رات ہو جائے اور وہ ان علاقوں میں رات نہ گزاریں تو ان کی کوئی ذمہ داری نہیں"۔

ابو عبید فی الاموال، متفق علیہ

۱۱۴۱۴ حضرت عثمان النہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب کنوارے شخص کو شادی شدہ کے مقابلے میں اور سوار کو پیدل کے مقابلے میں لڑنے کے لئے بھیجتے تھے۔ ابن سعد

۱۱۴۱۵ ...حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمازیوں کی نگرانی فرمایا کرتے تھے اور چھوٹے بچوں کو جنگوں پر لے جانے سے منع فرمایا کرتے تھے"۔ ابن سعد

۱۱۴۱۶... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کو حکم فرمایا تو انہوں نے اپنے مال کی تفصیلات لکھ

بھیجیں انہی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال کو آدھا آدھا تقسیم کرلیا اور آدھا خود لے لیا اور آدھا انہی کو عطا فرمادیا"۔ ابن سعد

۱۱۴۱۷ امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو گورنر بناتے تو اس کا مال لکھ لیتے"۔ ابن سعد

۱۱۴۱۸ حضرت اسلم سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا اور حکم دیا کہ جولوگ استرا استعمال کرسکتے ہیں ان کو قتل کردینا"۔ ابن زنجویه

۱۱۴۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کسی زخمی کو فوراً مت مارو، اور نہ کسی قیدی کو قتل کرو اور نہ کسی پیچھے رہنے والے کا پیچھا کرو"۔
مسند شافعی، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبه، متفق علیه

جنگ میں احتیاط کرنا

۱۱۴۲۰ قبیلہ بنو اسد کی ایک خاتون سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جنگ جمل سے فارغ ہونے کے بعد سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ کسی آگے بڑھنے والے کو قتل نہ کرنا اور نہ کسی پیچھے رہنے والے کو اور کسی زخمی کو فوراً قتل نہ کرنا اور کسی گھر میں داخل نہ ہونا اور جس نے اسلحہ پھینک دیا تو وہ محفوظ ہے اور جس نے اپنا دروازہ بند کرلیا وہ بھی محفوظ ہے"۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی لشکر کو بھیجتے مشرکین کی طرف تو۔ فرماتے کہ "چل پڑو اللہ کے نام کے ساتھ اور پھر حدیث ذکر کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ "کسی چھوٹے بچے کو قتل نہ کرنا نہ کسی عورت کو نہ کسی بوڑھے کو"۔ (اور کسی درخت کو بھی نہ کاٹنا) علاوہ اس درخت کے جس سے تمہاری جنگ میں رکاوٹ ہو یا جو تمہارے اور مشرکین کے درمیان حائل ہو، اور کسی آدمی کا مثلہ نہ کرنا اور نہ کسی جانور کا، اور غداری بھی نہ کرنا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا"۔ سنن کبری بیهقی

۱۱۴۲۲ جناب رسول اللہ ﷺ نے لات، وعزیٰ کی طرف ایک لشکر بھیجا تو انہوں نے عربوں کے ایک محلے پر حملہ کیا اور ان کے لڑاکوں اور اولادوں کو گرفتار کرلیا، تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! انہوں نے ہمیں بغیر دعوت دیئے حملہ کردیا، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے دستے والوں سے دریافت فرمایا؟ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ان کے ٹھکانوں کی طرف لوٹادو، اور پھر دعوت دو"۔ الی رشد

۱۱۴۲۳ حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میں نے آپ کو لکھا تھا کہ آپ تین دن تک لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں، اگر کوئی قتال سے پہلے آپ کی بات مان لے تو وہ بھی مسلمانوں میں سے ایک شخص ہے اس کے لئے بھی وہ سب کچھ ہے جو مسلمانوں کے لئے ہے اور اسلام میں اس کا حصہ ہے، اور اگر کوئی آپ کی دعوت کو قتال کے بعد قبول کرے یا شکست کے بعد قبول کرے تو مسلمانوں کے مال فے میں سے اس کے لئے کچھ نہیں کیونکہ مسلمان اس مال کو اس کے اسلام سے پہلے ہی جمع کرچکے ہیں سو یہی میرا حکم اور خط ہے آپ کی طرف"۔ ابو عبید

۱۱۴۲۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو نمائندہ بنا کر بھیجا، پھر ایک شخص سے فرمایا کہ علی کے پیچھے جاؤ اور پیچھے سے ان کی حفاظت نہ چھوڑنا اور ان سے کہنا کہ نبی ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں آپ میرا انتظار کیجئے گا اور یہ بھی کہنا کہ کسی قوم سے اس وقت تک قتال نہ کرنا جب تک ان کو دعوت نہ دے دو"۔ ابن راهویه

۱۱۴۲۵ حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ "رسول اللہ ﷺ جب کسی امیر کو کسی دستہ یا لشکر کی طرف روانہ فرماتے تو ان کو وصیت فرماتے اور فرماتے کہ جب اپنے مشرک دشمن سے ملو تو اسے تین میں سے ایک بات کی دعوت دو، اگر وہ ان میں سے ایک بات کو بھی مان لیں تو اس سے ہاتھ روک لینا اور قبول کرلینا، انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیں تو قبول کرلیں اور ان سے ہاتھ روک لینا، پھر انہیں اپنا گھر بار چھوڑ کر مہاجرین کے علاقوں کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دینا اور انہیں بتادینا کہ اگر انہوں نے اس بات کو مان لیا تو ان کے لئے بھی وہی کچھ ہوگا جو

مہاجرین کے لئے ہے اور اگر وہ انکار کریں اور اپنے علاقوں میں ہی رہیں تو انہیں بتا دینا کہ وہ عرب مسلمانوں کی طرح ہونگے ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ ہوگا جس طرح اور مسلمانوں پر نافذ ہوتا ہے لیکن مال غنیمت اور مال فے میں سے ان کو اس وقت تک حصہ نہ ملے گا جب تک وہ مسلمانوں کا شانہ بشانہ جہاد نہ کرلیں، اگر وہ انکار کریں تو ان کو جزیہ دینے کی طرف بلانا اگر وہ مان لیں تو قبول کرلیں اور اگر انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے قتال کرنا"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مقتولین کو مثلہ کرنے کی ممانعت

۱۱۴۲۶..... حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور جو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے اس کے ساتھ جہاد کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، اور غداری نہ کرنا، اور مثلہ نہ کرنا، کسی بچے کو قتل نہ کرنا اور جب تم اپنے مشرک دشمنوں سے ملو تو ان کو تین باتوں کی دعوت دینا، ان میں سے جو بھی وہ مان لیں تو تم بھی قبول کرلینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیں تو تم بھی قبول کرلینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، پھر انہیں اپنا گھر بار چھوڑ کر مہاجرین کے علاقوں میں آنے کی دعوت دینا، سو اگر وہ اس سے انکار کردیں تو ان کو بتا دینا کہ ان کا حکم بھی دیگر مسلمانوں کی طرح ہوگا ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ ہوگا جس طرح دیگر مسلمانوں پر نافذ ہوتا ہے، اور جب تک وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں گے، غنیمت اور فے میں سے ان کو حصہ نہ ملے گا اگر وہ اس سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا اگر وہ مان لیں تو قبول کرلینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، سو اگر وہ انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے قتال کرنا، اور جب تم کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور اهل قلعہ اللہ اور رسول کا ذمہ قبول کرنا چاہیں تو ان کو اللہ اور رسول کا ذمہ نہ دینا، بلکہ ان کو اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا، کیونکہ اگر تم اپنے ساتھیوں کے ذمہ کی وعدہ خلافی کروگے تو یہ آسان ہوگا بنسبت اس کے کہ تم بے وفائی کرو اللہ اور اس کے رسول کے ذمے کی، اور اگر تم کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور اهل قلعہ یہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر امان دو تو انہیں اللہ کے حکم پر امان نہ دو بلکہ ان کو اپنے حکم پر امان دو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس معاملے میں تم اللہ کا حکم پورا کرسکتے ہو یا نہیں"۔

مسند الشافعی، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، دارمی، ابن الجارود، طحاوی، ابن حبان اور سنن کبری بیهقی

۱۱۴۲۷..... سلیمان بن بریدۃ اپنے والد حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دیہاتی مسلمانوں کے بارے میں فرمایا کہ، جب تک وہ ہمارے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں اس وقت تک ان کو غنیمت اور فے میں سے حصہ نہیں ملے گا"۔ ابن النجار

۱۱۴۲۸..... فضل بن تمیم اپنے والد تمیم بن غیلان ابن سلمۃ الثقفی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوسفیان بن حرب، حضرت مغیرۃ بن شعبہ اور ایک اور شخص انصاری یا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور فرمایا کہ ثقیف کی عبادت گاہوں کو توڑ دو، عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم ان کی مسجدیں پھر کہاں بنائیں؟ فرمایا کہ جہاں ان کی باطل عبادت گاہیں تھیں تا کہ اس جگہ سے بھی اللہ کی عبادت کی جائے جہاں سے نہ کی جاتی تھی"۔ ابونعیم

۱۱۴۲۹..... حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، انہوں نے دریافت فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے، عرض کیا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے جا رہا ہوں فرمایا کہ جب دشمن سے سامنا ہو تو بزدلی نہ دکھانا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا نہ کسی بچے کو، اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے یہ باتیں کہاں سے سنی ہیں، فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے"۔

۱۱۴۳۰..... حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہم مشرکین سے ایک جنگ کے دوران رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو مقتول پڑی تھی، بہت سے لوگ اس کے اردگرد جمع تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنگ کرنے والی نہ تھی پھر فرمایا کہ خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ نہ بچوں کو قتل کرے نہ مزدوروں کو"۔ ابونعیم

۱۱۴۳۱..... حضرت ابی البختری فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، فارس کے مشرکین سے جہاد کرنے لگے تو فرمایا کہ ٹھہرو یہاں تک کہ میں ان کو ان چیزوں کی دعوت دے دوں جیسے میں رسول اللہ ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے سنا کرتا تھا، پھر ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ میرا تعلق تمہاری قوم سے ہی ہے اور ان لوگوں نے جو مقام و مرتبہ مجھے دیا ہے تم وہ بھی دیکھ رہے ہو، اور ہم تمہیں اسلام کی طرف بلاتے ہیں اگر تم مسلمان ہو گئے تو تمہارے لئے بھی وہی کچھ ہوگا جیسا ہمارے لئے ہے اگر تم انکار کرو تو جزیہ دو اپنے ہاتھوں سے خود کو حقیر سمجھتے ہوئے اور اگر پھر بھی تم انکار کرو گے تو ہم تم سے قتال کریں گے، انہوں نے انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حملہ کر دوان پر"۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۴۳۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ خیبر میں ایک شخص نے ایک عورت کو گرفتار کر لیا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا، اس عورت نے اس شخص سے تلوار چھیننے کی کوشش کی تو اس شخص نے اس عورت کو قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو دیکھا تو فرمایا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے واقعہ سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے عورتوں کے قتل سے منع فرما دیا"۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۴۳۳..... عبدالرحمٰن بن ابی عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مقتول عورت کے پاس سے گزرے تو دریافت فرمایا کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ میں اس کو اپنے پیچھے بٹھا کر لا رہا تھا تو اس نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تو میں نے اس کو قتل کیا، تو آپ ﷺ نے اس کے دفن کا حکم دے دیا"۔ابن جریر

جنگ میں بچوں کو قتل نہیں کیا گیا

۱۱۴۳۴..... حضرت عطیۃ القرظی فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جن کو قتل کرنے کا حکم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جاری کر دیا تھا، سو جب مجھے قتل کرنے کے لئے پکڑ کر لایا گیا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے میرا ازار کھینچ لیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میرے زیر ناف پڑ گئی جہاں کچھ بال وغیرہ نہیں اُگے تھے چنانچہ مجھے قیدیوں کے ساتھ لکھا گیا"۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۳۵..... حضرت ثعلبۃ رضی اللہ عنہ الخشنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا"۔

۱۱۴۳۶..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے پیارے دوست ابوالقاسم (جناب رسول اللہ ﷺ) کی کنیت ہے (نے) وصیت فرمائی کہ جنگ سے نہ بھاگنا خواہ ہلاک ہی کیوں نہ ہو جاؤ"۔ابن جریر

۱۱۴۳۷..... خالد الاحول روایت کرتے ہیں خالد بن سعید سے اور وہ اپنے والد سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ اگر ایسے علاقے سے گزرو جہاں سے اذان کی آواز نہ سنائی دے تو ان تک پہنچو، چنانچہ جب وہ بنو زبید کے علاقے سے گزرے تو انہوں نے اذان کی آواز نہ سنی تو ان کو گرفتار کر لیا اتنے میں عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور گفتگو کی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے تمام قیدی حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو ھدیہ کر دیئے"۔

۱۱۴۳۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی قوم سے اس وقت تک جنگ نہ کی جب تک ان کو دعوت نہ دے دی"۔ابن النجار

امان

۱۱۴۳۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ جس شخص نے بھی مشرکوں میں سے کسی کو دعوت دی اور آسمان کی طرف اشارہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو امان دے دی تو وہ اللہ ہی کے عہد اور میثاق کے عہد میں ہے"۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لکھوایا کہ بے شک مسلمان غلام بھی مسلمانوں میں سے ہی ہے اگر وہ

امان دیدے تو یہی سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں نے امان دی ہے''۔ مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۴۴۱۔۔۔ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک مسلمان خاتون کو تکلیف پہنچائی پھر اس پر مٹی ڈالنے لگا جو خود پر ڈالنا چاہ رہا تھا یہ معاملہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ ذمی ہیں جب تک تمہارے ساتھ کیا ہوا عہد پورا کریں اور جب یہ تمہارے ساتھ کیا ہوا اپنا عہد پورا نہ کریں تو ان کا کوئی عہد نہیں پھر اس کو پھانسی دے دی''۔

عبدالرزاق، متفق علیہ

۱۱۴۴۲۔۔۔ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم نامہ ہم تک پہنچا جب تم نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا تھا، پھر انہوں نے تم سے چاہا کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر امان دو، ان کو امان نہ دینا، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کے بارے میں اللہ کا حکم کیا ہے لیکن ان کو اپنی ذمہ داری پر امان دو، پھر ان کے بارے میں وہ فیصلہ کرو جو تمہیں اچھا لگے، اور جب ایک شخص کسی دوسرے شخص سے کہدے کہ خوفزدہ مت ہونا تو تحقیق اس نے امان دے دی اس کو اور اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا کہ مترس تو تحقیق اس نے بھی اس کو امان دے دی کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتے ہیں''۔ متفق علیہ

فائدہ:۔۔۔۔ مترس فارسی زبان کا کلمہ ہے یعنی نہ ڈرو' واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

جنگ میں بھی وعدہ خلافی جائز نہیں

۱۱۴۴۳۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہم نے تستر کا محاصرہ کرلیا اور ہرمزان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر اتارا، اور لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہو تو اس نے کہا کہ وہ بات کروں جو زندہ لوگ کیا کرتے ہیں یا وہ بات کروں جو مرنے والے کیا کرتے ہیں فرمایا کہ بولو، کوئی حرج نہیں، جب میں نے محسوس کیا کہ وہ اس کو قتل کردیں گے عرض کیا کہ اسے اب قتل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ آپ نے اسے کہہ دیا ہے کہ بولو کوئی حرج نہیں'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس سے رشوت لی ہے اور کچھ حاصل کیا ہے، میں (حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک) نے عرض کیا کہ خدا کی قسم نہ میں نے اس سے رشوت لی ہے اور نہ کچھ حاصل کیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا تو تو گواہ لے کر آ یا پھر تجھے سزا ملے گی، سو میں نکلا اور زبیر بن عوام سے ملاقات ہوئی انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل نہ کروایا، سو ہرمزان مسلمان ہوگیا''۔ مسند الشافعی، متفق علیہ

۱۱۴۴۴۔۔۔ اہل کوفہ میں سے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کے سالار کو لکھا جسے جنگ کے لئے بھیجا تھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص علج کافر کو طلب کرتا ہے یہاں تک کہ پہاڑوں میں سخت لڑائی اور رکاوٹ ہوتی ہے تو کہتا ہے ''مترس'' کہتا ہے کہ خوفزدہ مت ہونا پھر جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو اس کو قتل کردیتا ہے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے اطلاع ملی کہ کسی نے ایسی حرکت کی ہے تو میں اس کی گردن اڑادوں گا''۔ امام مالک

۱۱۴۴۵۔۔۔ حضرت ابوسلمۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی نے تم میں سے کسی مشرک کے لئے اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی امان دینے کا کہا) اور جب وہ اس کے پاس آ گیا تو اس نے اس کو پکڑ کر قتل کردیا تو میں اس کو اس کافر کے بدلے قتل کردوں گا''۔ ابن صائد اور الالکائی

۱۱۴۴۶۔۔۔ واقدی کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا ابوبکر بن عبداللہ بن ابی الحویرث نے اور فرمایا کہ بیت المقدس سے بیس یہودی آئے ان کا سردار یوسف بن نون تھا، ان کے لئے امان کی تحریر لکھوائی اور جابیہ کے بدلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کرلی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک تحریر لکھوائی اور ان پر جزیہ مقرر کیا، اور لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تمہارے لئے تمہارے مال اور گرجے محفوظ ہیں جب تک تم خود شرارت نہ کرو اور نہ کسی شراراتی کو پناہ دو، سو اگر تم میں سے کسی نے کوئی شرارت کی یا شراراتی کو پناہ دی تو اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہوجائے گا اور لشکر کے حملے کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ اس تحریر کے گواہ بنے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

عنہ نے یہ معاہدہ تحریر فرمایا"۔ابن عساکر

۱۱۴۴۷   مہلب بن ابی صفرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مناذر کا محاصرہ کیا اور کچھ قیدی حاصل کیے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ مناذر بھی سواد کے علاقوں میں سے ہے جو کچھ تم نے ان سے لیا ہے ان کو واپس کردو"۔ابو عبید

۱۱۴۴۸   حضرت فضیل بن عبید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں جہاد میں کئی مرتبہ حصہ لیا تھا چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب ہم واپس آئے تو مسلمان غلاموں میں سے ایک غلام پیچھے رہ گیا اور ایک کاغذ پر، دشمنوں کے لئے امان نامہ لکھ کر ان کی طرف پھینک دیا، (آگے فرماتے ہیں کہ) واقعہ کی تفصیلات ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ مسلمان غلام مسلمانوں ہی میں سے ہے، اس کی ذمہ داری مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے امان دینے کو جائز قرار دیا"۔متفق علیه

۱۱۴۴۹   حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہرمزان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری پر گرفتاری پیش کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے انس! مجھے البراء بن مالک اور مجزاۃ بن ثور کے قاتل سے حیا آتی ہے، چنانچہ ہرمزان نے اسلام قبول کرلیا اور اس کے لئے حصہ مقرر کیا گیا"۔یعقوب بن سفیان، متفق علیه

۱۱۴۵۰   حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ذمی آئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تھے، ذمیوں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے لئے امن کی ایک دستاویز لکھ دیجئے، اس کے بعد ہم اس بارے میں آپ سے کوئی سوال نہ کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں جو تم چاہتے ہو میں تمہارے لئے لکھ دوں گا علاوہ لشکر کے سپاہیوں اور بے وقوف لٹیروں کے کیونکہ یہی لوگ انبیاء کرام کے قتل کرنے والے ہیں"۔العسکری

۱۱۴۵۱   قائل بن مطرف اپنے والد سے اور وہ اپنے والد رزین بن انس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہمارا دفعیہ نامی جگہ پر ایک کنواں تھا، جب اسلام ظاہر ہوا تو ہمیں خوف ہوا کہ اس کے اردگرد کے لوگ کنواں ہم سے چھین نہ لیں، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور صورت حال بتائی تو آپ ﷺ نے میرے لئے ایک دستاویز لکھوائی، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے رسول محمد کی طرف سے، امابعد، اگر وہ سچا ہے تو ان کا ایک کنواں ہے، اگر وہ سچا ہے تو ان کا ایک گھر ہے، چنانچہ ہم نے جب بھی اس کنویں کے سلسلے میں مدینہ کے کسی قاضی کے سامنے معاملہ اٹھایا تو اس قاضی نے فیصلہ ہمارے حق میں کیا" نبی کریم ﷺ کی دستاویز پر میں لفظ کان تھا"۔(مستدرک حاکم اور نسائی) اور راوی کا بھی یہی خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ کی دستاویز ایسی ہی تھی"۔ابن ابی داؤد، فی المصاحف اور طبرانی

۱۱۴۵۲   ذکر بن ابی زائدۃ فرماتے ہیں کہ میں ابواسحٰق کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھا تو ہمارے ساتھ بنوخزاعۃ کا ایک شخص چلنے لگا تو ابواسحٰق نے اس سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا تھا کہ یہ بدوی بنوکعب کی مدد سے کانپ اٹھی؟ تو وہ خزاعی شخص بولا کہ بنوکعب کی مدد سے نکل آئی، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کی دستاویز خزاعہ کے تحریر شدہ نکالی اور ہمارے سامنے کی وہ ان دنوں ان کا نائب تھا، اس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بدیل، بسری اور بنی عمرو کے سرداروں کی طرف، سو میں تیرے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں علاوہ اس کے، سو میں نے چھپا کر کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ میں نے تمہارے پہلو میں رکھا بے شک اھل تہامہ میں سب سے معزز لوگ تم ہو اور سب سے زیادہ قریبی رشتے دار بھی اور مطیبین میں سے وہ لوگ جنہوں نے تمہارا اتباع کیا، اور تحقیق تم میں سے اس شخص کے لئے جس نے ہجرت کی میں نے وہی لیا ہے جو اپنے لئے لیا ہے خواہ اس نے مکہ میں سکونت اختیار کئے بغیر (حج وعمرے کے علاوہ) اپنی سرزمین سے ہی ھجرت کی ہو، اور میں نے تمہارے پیچ نہیں رکھا اگر تم اسلام قبول کرلو، سو تم میری طرف سے بالکل خوفزدہ نہ ہو اور نہ ہی محاصرے میں ہو، امابعد، بے شک علقمہ بن علاثۃ اور ابن ھوذۃ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے ہجرت کی اور بیعت کی ان پر جنہوں نے ان دونوں کا اتباع کیا عکرمہ وغیرہ میں سے اور جو انہوں نے اپنے لئے لیا وہی اپنے متبعین کے لئے لیا بے شک ہم میں سے بعض بعض کے ساتھ حلال وحرام کا تعلق رکھتے ہیں اور بے شک خدا کی قسم میں نے تمہارے ساتھ جھوٹ نہیں بولا اور تم پر سلامتی ہو رب کی طرف"۔(پھر فرمایا کہ) مجھے زہری سے معلوم ہوا فرمایا کہ یہ بنوخزاعۃ والے ہیں جو میرے اہل میں سے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے نام دستاویز

لکھی تو وہ عرفات اور مکہ کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے اور مسلمان نہ ہوئے تھے اور یہ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے حلیف تھے"۔
مصنف ابن ابی شیبہ

ذمیوں کے احکام

۱۱۴۵۳..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت خالد بن یزید بن ابی مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مسلمان جابیہ کے مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو ذمیوں میں سے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بتایا کہ لوگ اس کے انگوروں کے باغ کو تباہ کررہے ہیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے ہی تھے کہ انہیں ایک شخص ملا اپنے ساتھیوں میں سے جو انگوروں کے گچھے اٹھائے ہوئے تھا، اس کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تو بھی؟ اس نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین، ہم بہت بھوکے تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے اور باغ والے کو انگوروں کی قیمت ادا کی"۔ ابوعبید

۱۱۴۵۴ حکیم بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل ذمہ سے برأت ظاہر کردو لشکر کی تکلیف سے۔

۱۱۴۵۵ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے، تو اہل کتاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین، مومنوں میں سے ایک شخص نے میرا یہ حال کیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں (اس شخص کا سر بھی پھٹا ہوا تھا، اور پٹائی بھی لگی ہوئی تھی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ اور دیکھو اس کا یہ حشر کس نے کیا ہے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ گئے تو دیکھا کہ وہ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ تھے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین تم سے سخت ناراض ہیں اور غصے میں ہیں لہٰذا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور بات کرلو کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمہارے بارے میں جلدی نہ کریں سو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تو دریافت فرمایا کہ صہیب کہاں ہے کیا اس شخص کو پکڑ لیا، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں وہ عوف تھے جو حضرت معاذ کے پاس آکر تفصیل بتارہے تھے، پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین وہ عوف بن مالک ہیں ان سے صفائی سن لیجئے اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تیرا اور اس کا کیا قصہ ہے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میں نے اس شخص کو دیکھا کہ ایک مسلمان عورت کو پکڑ کر لئے جارہا ہے اور ماررہا ہے تاکہ اس کو بچھاڑ دے، پھر اس نے اس عورت کو پچھاڑا نہیں بلکہ دھکا دے دیا وہ گر پڑی تو اس نے اس عورت کو ڈھانپ لیا یا اس پر حاوی ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عورت کو لاؤ تاکہ تمہاری بات کی تصدیق کردے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس پہنچے تو اس کے والد اور شوہر بولے کہ تم ہماری عورت سے کیا چاہتے ہو، تم نے تو ہمیں رسوا کردیا، تو وہ عورت بولی کہ خدا کی قسم میں ان کے ساتھ ضرور جاؤں گی، اس کے والد اور شوہر نے کہا کہ ہم جائیں گے اور تیری بات پہنچائیں گے، چنانچہ وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید کی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس یہودی کو پھانسی دینے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ اس بات پر تم سے صلح نہیں کی، پھر فرمایا اے لوگو! محمد (ﷺ) کے ذمے میں اللہ سے ڈرو، سوا گر ان میں سے کسی نے ایسی حرکت کی تو اس کا کوئی حصہ نہیں، حضرت سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی پہلا یہودی شخص ہے جسے میں نے اسلام میں پھانسی دیتے ہوئے دیکھا"۔ ابوعبید، سنن کبری بیھقی

۱۱۴۵۶ حضرت صخرۃ بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذمیوں کا نام رکھو کنیت نہ رکھو، ان کو ذلیل کرو (سمجھو) اور ان پر ظلم نہ کرو اور جب تم اور وہ کسی راستے پر اکٹھے ہوجائیں تو انہیں تنگ حصے کی طرف کردو"۔

۱۱۴۵۷ حضرت حارث بن معاویہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ آپ نے اہل شام کو کس حال میں چھوڑا؟ انہوں نے تفصیل بتائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور تعریف بیان کی پھر فرمایا کہ شاید تم مشرکوں کے ساتھ بیٹھے رہے ہو؟ عرض کیا، نہیں اے امیر المؤمنین تو فرمایا کہ اگر تم ان کے ساتھ بیٹھتے تو ان کے ساتھ کھاتے، ان کے ساتھ پیتے اور تم اس

وقت تک بھلائی پر رہو گے جب تک یہ کام نہ کرو گے“۔یعقوب بن سفیان، بیھقی فی شعب الایمان

۱۱۴۵۸ مکحول فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ اپنی پیشانی کے بال کاٹیں اور اوساط سے خود کو باندھیں اور مسلمانوں کے معاملات میں ان کے ساتھ بالکل بھی مشابہت اختیار نہ کریں“۔ابن زنجویہ

۱۱۴۵۹ حضرت لیث بن ابی سلیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ خنزیروں کو قتل کردو اور جولوگ جزیہ دیتے ہیں ان کے جزیے میں سے ان خنزیروں کی قیمت ان کو واپس کردو“۔ابو عبید، ابن زنجویہ معافی الاموال

۱۱۴۶۰ .....حضرت مجاہد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ مجوسیوں میں سے جو تمہیں اپنی باندیوں، بیٹوں اور بہنوں کے نکاح پر بلائیں تو ان سے پہلوتہی کرو، اور اس سے بھی کہ وہ ایک ساتھ کھانا کھائیں تا کہ کہیں ہم ان کو اھل کتاب کے ساتھ نہ ملادیں اور ہر کاہن وساحر کو قتل کردو“۔ابن زنجویہ فی الاموال ورستہ فی الایمان اور محاملی فی امالیہ

۱۱۴۶۱ محمد بن عائذ فرماتے ہیں کہ ولید نے کہا کہ مجھے ابو عمرو وغیرہ نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دیگر صحابہ نے اس بات پر اتفاق رائے کیا کہ ان کے پاس جتنی زمین وغیرہ ہے وہ ان کو آباد کریں گے اور اس کا خراج مسلمانوں کو دیں گے، اور اگر کوئی ان میں سے مسلمان ہو گیا تو اس سے خراج ختم کردیا جائے گا اور اس کے پاس جو زمین وغیر ہوگی وہ اس کے علاقے کے لوگوں میں تقسیم کردی جائے گی اور وہ جو ادا کرتا تھا اب اس کے علاقے والے ادا کریں گے اور اس کا مال گھر والے اور جانور اس کے حوالے کردیں گے، اور اس کا نام مسلمانوں کے رجسٹر میں لکھا جائے گا اور حصہ مقرر کیا جائے گا اور وہ مسلمانوں میں سے ہوگا اور اس کو وہی سہولتیں حاصل ہوں گی جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور اس پر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو دیگر مسلمانوں پر عائد ہوتی ہیں، اور ان کی رائے یہ نہ ہوتی کہ خواہ کوئی مسلمان ہی کیوں نہ ہو جائے مگر اس کی زمین اس کے گھر والوں اور رشتے داروں میں تقسیم ہو جائے، اور مسلمانوں کے لئے .... نہ سمجھتے تھے اور ان میں سے جو اپنے دین پر بر قرار رہے اس کو ذمی پکارا جائے، اور اس پر بھی اتفاق رائے ہوا کہ مسلمانوں کے لئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ ذمیوں کے پاس موجود زمینوں کی وجہ سے انہیں قتل نہیں کیا گیا تھا اور ان کو ان کے رومی دشمنوں پر غالب رکھا گیا تھا، چنانچہ اس سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ چوکنے ہو گئے اور تمام بڑے صحابہ نے اس زمین کی خریداری کو پسند نہ کیا کیونکہ مسلمانوں کا غلبہ شہروں پر تھا اور ان علاقوں پر جن کے لئے یہ قتال کرتے تھے، اور مسلمانوں اور ان کے سرکردہ لوگوں کے پاس اپنا وفد بھیجے امن مانگنے کے لئے مسلمانوں کے غلبے سے پہلے ہی چھوڑ دینے کی وجہ سے چنانچہ انھوں نے کہا کہ وہ لوگ ان سے اپنی مرضی سے ہی خریدنا پسند نہ کرتے تھے کیونکہ حضرت عمر اور زمین کے مالکان نے ان زمینوں کو امت کے بعد میں آنے والے مسلمان مجاھدین کے لئے وقف کردیا تھا چنانچہ وہ نہ بیچی جاسکتی تھیں اور نہ وراثت میں تقسیم ہو سکتی تھی تا کہ بعد کے مشرکین کے خلاف جھاد میں قوت حاصل رہے اور اس وجہ سے بھی کہ انھوں نے خود پر فریضہ جھاد کو لازمی کرلیا تھا۔ابن عساکر

جزیہ کے احکام

۱۱۴۶۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے مسروق روایت کرتے ہیں کہ بعض قبیلوں میں سے ایک شخص مسلمان ہو گیا، اور اس سے جزیہ لیا جاتا تھا چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں مسلمان ہو گیا ہوں اور پھر بھی مجھ سے جزیہ لیا جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تو نے پناہ لینے کے لئے اسلام قبول کیا ہے، اس نے کہا کہ رہا اسلام تو اس میں مجھے کون پناہ دے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، اور پھر لکھ دیا کہ اس سے جزیہ نہ لیا جائے“۔

ابو عبید، ابن زنجویہ فی الاموال اور رستہ فی الایمان اور سنن کبری بیھقی

۱۱۴۶۳ اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درھم جزیہ مقرر کیا اور یہ بھی کہ مسلمانوں کا رزق اور مہمان نوازی تین دن کے لئے کریں گے“۔امام مالک، ابو عبید فی الاموال، سنن کبری بیھقی

۱۱۴۶۴ ابوعون محمد بن عبیداللہ الثقفی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سرداروں پر جزیہ مقرر کیا، مال دار پر ۴۸ درھم، درمیانے درجے پر ۲۴ درھم اور فقیر پر ۱۲ درھم۔ سنن کبریٰ بیھقی

۱۱۴۶۵ حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل سواد پر ایک دن اور رات کی مہمان نوازی مقرر کی، اور جس کو کسی بیماری یا بارش وغیرہ نے روک لیا ہو تو اپنا مال خرچ کرے"۔ الشافعی، ابو عبید، ابن عبدالحکم فی فتوح المصر، سنن کبری بیھقی

۱۱۴۶۶ احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں کے ساتھ ایک دن اور رات کی مہمان نوازی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس کتنی ہی گنجائش ہو، اور اگر ان کے علاقوں میں کوئی مسلمان مقتول پایا گیا تو ان پر دیت کی لازم ہوگی۔ ابو عبید اور مسدد، متفق علیه

۱۱۴۶۷ اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جزیے میں سے بہت سارا بکریوں کا ریوڑ ملا اور اسلم نے عرض کیا کہ وہاں پیچھے ایک نابینا اونٹنی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس کو گھر والوں کے حوالے کردیں گے وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے،، میں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہے، تو فرمایا وہ اس کو اونٹوں کے ساتھ کھلا پلالیں گے میں نے عرض کیا کہ وہ زمین سے کیسے کھائیں گی، دریافت فرمایا کہ آیا وہ جزیہ کے جانور میں سے ہے یا صدقہ کے جانوروں میں سے، میں نے عرض کیا کہ جزیہ کے جانوروں میں سے فرمایا کہ خدا کی قسم تم نے اس کے کھانے کا ارادہ کرلیا ہے،۔ میں نے عرض کیا کہ اس پر تو جزیہ کی علامت ہے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا اور اس کو ذبح کردیا گیا حضرت ان تھالوں میں رکھتے جاتے تھے اور ایک ایک تھال جناب رسول اللہ ﷺ کی ازواج کے گھر بھیجتے جارہے تھے، سب سے آخر میں جو تھال بھیجا وہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھجوایا، اگر کسی تھال سے کچھ کم کرنے کی ضرورت ہوتی تو اسی تھال سے کم کرتے پھر فرمایا کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت ان تھالوں میں ڈال کر امہات المومنین کے گھروں میں بھجوایا اور باقی کے بارے میں حکم دیا، اسے تیار کیا گیا اور مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے کھایا"۔ مالک، شافعی، متفق علیه

جزیہ کی مقدار

۱۱۴۶۸ حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اھل سواد کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرمادیں چنانچہ ان کی گنتی کا حکم دیا تو ایک مسلمان شخص کے حصے میں تین کسان آئے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دیجئے یہ مسلمانوں کی آمدنی کا ذریعہ ہوں گے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا اور انہوں نے اڑتالیس، چوبیس اور بارہ درھم کی مقدار مقرر کی"۔ ابو عبید، ابن زنجویه، خرائطی متفق علیه

۱۱۴۶۹ حضرت مرۃ الھمدانی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ میں ان کو بار بار صدقہ دوں گا یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس سو اونٹ جمع ہوجائیں گے۔ ابو عبید فی الامثال اور ابن سعد

۱۱۴۷۰ حضرت عتبہ فرقد فرماتے ہیں کہ میں نے دریائے فرات کے کنارے سواد نامی علاقے میں دس جریب زمین خریدی جانوروں کو گھاس وغیرہ کھلانے کے لئے، اور یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کی، فرمایا کہ کیا تم نے زمین اھل زمین سے خریدی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں پھر فرمایا چلو گے میرے ساتھ؟ میں ان کے ساتھ چلا تو انہوں نے پوچھا اے فلاں فلاں کیا تم نے اس کو کچھ بیچا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ تلاش کرکے اس بندے سے اپنا مال لے لو جسے دیا تھا۔ سنن کبری بیھقی

۱۱۴۷۱ اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونا رکھنے والوں پر چار دینار جزیہ مقرر کیا، اور چاندی والوں پر چالیس درھم اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے گندم کے دو مد، اور ان میں سے ہر انسان کے لئے ہر ماہ تین قسط تیل، اور اگر وہ شہری ہو تو ہر ماہ پر شخص ایک اردب تیل دے گا اور پھر فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں شہد اور چربی میں کتنی مقدار مقرر کی"۔ ابو عبید، ابن زنجویه، فی الاموال

۱۱۴۷۲ ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے پوچھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل شام پر اھل یمن سے زیادہ جزیہ کیوں مقرر کیا

تھا تو حضرت مجاہد نے فرمایا کہ سہولت کے لئے"۔ابو عبید، ابن زنجویہ

۱۱۴۷۳ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو مسجدوں کے دروازہ پر مانگا کرتا تھا تو فرمایا کہ ہم نے تیرے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ بڑھاپے کے باوجود تجھ پر جزیہ مقرر کردیا اور تجھے تیرے بڑھاپے نے ضائع کردیا، پھر بیت المال سے اس کی ضرورت کے لئے کچھ جاری فرمایا"۔ابو عبید، ابن زنجویہ

۱۱۴۷۴ ...... حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جزیہ کا بہت سامال لایا گیا، میرا یہ خیال ہے کہ تم نے لوگوں کو ہلاک کردیا ہے، عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم ہم نے جو بھی لیا ہے وہ نہایت آسانی سے معاف کرتے ہوئے لیا ہے، دریافت فرمایا بغیر ڈنڈے، کوڑے کے؟ عرض کیا جی ہاں تو فرمایا کہ تمام یقین اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہ یہ کام میرے ہاتھ سے کروایا اور نہ میرے دور میں کروایا"۔

ابو عبید فی الاموال

۱۱۴۷۵ ...... ابو عیاض فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذمیوں کے غلام نہ خریدو کیونکہ وہ خراج والے ہیں اور ان کی زمین بھی سوا نہیں نہ خریدو اور تم میں سے کوئی بھی چھوٹوں کے ساتھ نہ ملائے جبکہ اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دے چکے ہیں"۔ابو عبید فی الاموال سنن کبری

۱۱۴۷۶ ...... حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صابہ پر جزیہ مقرر کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ اس قابل نہ ہو جائیں چنانچہ پھر ان پر دس درھم مقرر کرتے اور پھر ان پر ان کی حیثیت اور کام کاج کے لحاظ سے بڑھاتے ہی رہتے"۔ابن زنجویہ فی الاموال

۱۱۴۷۷ ...... ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اھل نجران میں سے جن لوگوں نے جزیہ کی شرط پر رسول اللہ ﷺ سے صلح کی تھی ان میں سے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسلمان ہوگیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں مسلمان ہوں مجھ پر جزیہ نہیں لاگو ہوتا تو فرمایا کہ بلکہ تم جزیہ سے بچنے کے لئے مسلمان ہوئے ہو، اس نے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر میں جزیے سے بچنے کے لئے مسلمان ہوا ہوتا جیسے کہ آپ فرمارہے ہیں، تو کیا اسلام میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے پناہ دے! تو فرمایا، ہاں، پھر اس سے جزیہ معاف کردیا"۔ابن زنجویہ

۱۱۴۷۸ ...... اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے اسراء کو لکھا کہ اھل جزیہ کی گردنوں میں مہریں لگادیں"۔سنن کبری بیھقی

۱۱۴۷۹ ...... بجالۃ بن عبیدۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ مجوسیوں سے جزیہ لو، کیونکہ عبدالرحمن بن عوف نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا"۔ابوبکر محمد بن ابراھیم العاقولی فی فوائدہ

۱۱۴۸۰ ...... مسند علی رضی اللہ عنہ سے نظر بن عاصم روایت کرتے ہیں فرمایا کہ فروۃ بن نوفل الاشجعی نے فرمایا کہ کس بناء پر مجوسیوں سے جزیہ لوگے جبکہ وہ اھل کتاب بھی نہیں؟ تو حضرت مستورد کھڑے ہوئے اور ان سے بات کرنے لگے اور فرمایا کہ اے اللہ کے دشمن! کیا تو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پر طعن کرتا ہے، پھر ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مجوسیوں کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں، ان کی علامت ہوتی ہے جو وہ پہچانتے ہیں ان کی کتاب ہے جو وہ پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ان کا بادشاہ ایک دن نشے کی حالت میں اپنی بیٹی اور بہن سے زنا کر بیٹھا، رعایا میں سے بعض لوگوں کو علم ہوگیا جب کہا کہ کیا تم دنیا میں آدم علیہ السلام کے دین سے بہتر کسی دین سے واقف ہو اور وہ اپنے بیٹے اور بیٹی کی آپس میں شادی کروایا کرتے تھے اور میں آدم علیہ السلام کے دین پر ہوں، سو جو لوگ اپنے دین سے برگشتہ ہو کر اس کے پیروکار ہوگئے انہوں نے مخالفوں سے جنگ کی، سو اگلے ہی دن ان سے ان کی کتاب اٹھالی گئی اور جو علم ان کے سینوں میں تھا وہ بھی اٹھالیا گیا اور وہ اھل کتاب ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے جزیہ لیا ہے"۔الشافعی، عدنی، ابویعلی، ابن زنجویہ فی الاموال سنن کبری بیھقی

۱۱۴۸۱ ...... زبید بن عدی نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک دھقان مسلمان ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو اپنی زمین پر ہی رہے گا تو ہم تجھ سے تیرا جزیہ معاف کردیں گے اور اگر تو اس زمین سے ہٹ گیا تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہوں گے"۔

ابو عبید، زنجویہ فی الاموال، سنن کبری بیھقی

۱۱۴۸۲... ابوعون الثقفی محمد بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ عین التمر نامی جگہ کے دہقانوں میں سے ایک شخص مسلمان ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تجھ پر جزیہ تو کوئی نہیں لیکن وہ زمین جو تیرے پاس تھی وہ اب ہماری (اسلامی حکومت) کی ہے سو اگر تو چاہے تو ہم تیرے ہی لئے مقرر کردیتے ہیں اور اگر تو چاہے تو ہم تجھے اس کا نگران بنادیتے ہیں سو اللہ تعالیٰ جو کچھ اس میں پیدا فرمائیں گے" وہ تمام پیداوار لے کر تو ہمارے پاس آئے گا"۔ابو عبید، ابن زنجویه سنن کبری بیهقی

۱۱۴۸۳... عنترۃ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر ہنرمند سے جزیہ لیا کرتے تھے، سوئی والے سے سوئی اور تلوار والے سے تلوار، رسیوں والے سے رسی، پھر ماہرین کو بلاتے اور سونا چاندی ان کے حوالے کرتے وہ تقسیم کرتے، پھر فرماتے، یہ لے لو اور اس کو تقسیم کردو، وہ عرض کرتے کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے کہ تم نے بہترین حصہ لیا اور برا حصہ چھوڑ دیا تمہیں ضرور لینا ہوگا"۔

ابو عبید، ابن زنجویه معا فی الاموال

۱۱۴۸۴... عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ مجھے ثقیف کے ایک شخص نے اطلاع دی اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے برج سابوڑ پر مقرر کیا تھا اور فرمایا تھا کہ دراھم کی وصولی کے لئے کسی پر کوڑا مت اٹھانا اور نہ ہی کھانے پینے کی چیزیں ان کو فروخت کرنا اور سردی گرمی کا لباس اور نہ جانور جس پر وہ کام کرتے ہیں اور کوئی شخص درھم طلب کرنے کے لئے کھڑا نہ رہے، میں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین، اس طرح تو میں آپ کے پاس اسی طرح آجاؤں گا جس طرح خالی ہاتھ تھا، فرمایا کہ خواہ تو اسی طرح میرے پاس آجائے جس طرح تو گیا تھا، احمق کہیں کے، ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان سے وہ وصول کرلیں جو ان کے پاس اضافی ہے"۔سنن سعید بن منصور

حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے بالکل جزیہ نہ لیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجوسیوں سے بطور جزیہ وصول کیا تھا"۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۴۸۶... جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ ان کے ساتھ اھل کتاب والا معاملہ کرو"۔ابن ابی شیبه

۱۱۴۸۷... عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جابیہ آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بوڑھا ذمی کھانا مانگ رہا ہے، اس کے بارے میں معلوم کیا تو بتایا کہ یہ ذمیوں میں سے ایک شخص ہے جو بوڑھا اور کمزور ہوگیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ذمے واجب الاداجزیہ ختم کردیا اور فرمایا کہ تم نے اس پر جزیہ ذمہ داری ڈال دی اور جب وہ بوڑھا ہوگیا تو اس کو چھوڑ دیا اور اب وہ کھانا مانگتا ہے چنانچہ اس کے لئے بیت المال سے دس درھم وظیفہ جاری فرمادیا وہ بال بچے دار بھی تھا"۔واقدی

۱۱۴۸۸... ابوزرعہ بن سیف بن ذی یزن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کا نامہ مبارک میرے کام آیا یہ اس کا نسخہ ہے، پھر فرمایا کہ اس میں لکھا ہے کہ جو اپنی یہودیت یا نصرانیت پر برقرار رہے تو اس کو بتلا نہ کیا جائے گا کسی تکلیف میں اور اس پر جزیہ کی ادائیگی لازم ہوگی ہر بالغ پر خواہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام، ایک دینار دینا ہوگا یا پھر ایک دینار کی مالیت کے برابر معافر میں سے"۔

عیسائیوں کے ساتھ طے ہونے والی شرائط

۱۱۴۸۹ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم فرماتے ہیں کہ جب شام کے عسائیوں کے ساتھ صلح ہوئی تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا (عیسائیوں کی طرف سے) "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" یہ خط اللہ کے بندے عمر کے لئے ہے جو امیر المؤمنین ہیں فلاں فلاں شہر کے عسائیوں کی طرف جب آپ لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم نے آپ سے اپنے لئے اپنی اولادوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنے اھل مذھب کے لئے امان طلب کی، اور آپ کے لئے خود پر یہ شرائط عائد کیں کہ نہ ہم اپنے شہر میں اور نہ اپنے شہر کے اردگرد کوئی گھر بنائیں گے نہ گرجہ نہ کسی راھب کا ٹھکانہ اور نہ ان میں سے جو جگہیں خراب ہوجائیں گی ان کی تعمیر نو نہ کریں گے اور نہ ہی ان جگہوں کو بنائیں گے جو مسلمانوں کے علاقے میں ہیں، اور اگر کوئی مسلمان ہمارے گرجوں وغیرہ میں آگیا خواہ وہ دن ہو یا رات ہم منع نہیں

کریں گے اور ہم اپنے گرجوں کے دروازے گذرنے والوں اور مسافروں کے لئے وسیع کردیں گے، اور اگر کوئی مسلمان گزرا تو ہم تین دن تک اس کی مہمان نوازی کریں گے اور کھانا کھلائیں گے، اور یہ کہ اپنے گرجوں اور گھروں میں کسی جاسوس کو نہ رکھیں گے اور نہ مسلمانوں کے جاسوس کو چھپائیں گے، اور نہ ہم اپنی اولاد کو قرآن سکھائیں گے اور نہ شرک کا اظہار کریں گے اور نہ کسی کو شرک کی دعوت دیں گے، اور اگر ہمارے لوگوں میں سے کوئی مسلمان ہونے کا ارادہ کرے گا تو ہم اس کو بھی منع نہ کریں گے اور ہم مسلمانوں کی عزت کریں گے اور اگر وہ ہماری مجلسوں میں بیٹھنا چاہیں تو ہم کھڑے ہوجائیں گے، اور ہم کسی بھی چیز میں ان کی مشابہت اختیار کریں گے نہ لباس میں نہ ٹوپی میں، نہ عمامہ میں اور نہ جوتوں میں اور نہ بال بنانے میں اور نہ ہم ان جیسی گفتگو کریں گے اور نہ ان جیسی کنیتیں رکھیں گے نہ ہم زین پر سوار ہوں گے اور نہ تلوار لٹکائیں گے اور نہ ہم کوئی اسلحہ وغیرہ بنائیں گے نہ اپنے پاس رکھیں گے، اور نہ اپنی مہروں میں عربی نقوش بنائیں گے اور نہ شراب بیچیں گے، اور ہم اپنی پیشانیوں کے بال کاٹیں گے، ہم اپنا حلیہ خاص رکھیں گے جہاں بھی ہوں، اور اپنے پیچ میں زنار باندھیں گے، اور مسلمانوں کے راستوں اور بازاروں میں صلیب اور اپنے کتابیں نہ ظاہر کریں گے، اور ہم اپنے گرجوں پر بھی صلیب کو ظاہر نہ کریں گے، اور مسلمانوں کی موجودگی میں اپنے گرجوں میں ناقوس بھی نہیں بجائیں گے اور ہم سائبان کبھی باہر نہیں نکالیں گے اور نہ بارش کے لئے اجتماع کریں گے، اور نہ اپنی موتوں پر اپنی آواز بلند کریں گے، اور نہ مسلمانوں کے راستوں میں اپنی موتوں کے ساتھ آگ ظاہر کریں گے ان کے پاس اپنی میتوں کو نہ لائیں گے، اور جو مسلمانوں کے حصے میں ہو اس کو اپنا غلام نہ بنائیں گے، اور ہم مسلمانوں کی آبادیوں میں بھی نہ جائیں گے۔

اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک یہ خط پہنچا تو انہوں نے مندرجہ ذیل اضافہ فرمایا کہ ہم مسلمانوں میں سے کسی کو نہ ماریں گے، ہم نے شرط مقرر کی ہے تمہارے لئے اپنے آپ پر اپنے اہل مذہب پر اور ان (مسلمانوں) سے ہم نے امان قبول کی، سو اگر ہم نے اپنی مقرر کردہ شرائط کی مخالفت کی تو ہم اس کے خود ذمہ دار ہیں ذمی نہ رہیں گے اور تمہارے لئے حلال ہوجائے گا وہ معاملہ جو شقی اور جھگڑالو لوگوں کے ساتھ کرنا حلال ہوتا ہے"۔ ابن منده في غرائب شعبه اور ابن زبر في شرط نصارى

۱۱۴۹۰ سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جبلہ بن الایہم سے فرمایا اے جبلہ! انہوں نے عرض کیا کہ جی موجود ہوں، تو فرمایا مجھ سے تین میں سے ایک بات قبول کرلو، یا تو تم مسلمان ہوجاؤ تو تمہیں بھی وہی سہولتیں ملیں گے جو مسلمانوں کو ملتی ہیں اور تم پر بھی وہی ذمہ داری ہوگی جو تمام مسلمانوں پر ہوتی ہے، یا پھر خراج ادا کردیا پھر تم رومیوں سے مل جاؤ فرمایا تو پھر وہ رومیوں سے مل گیا"۔

ابو عبيد، ابن زنجويه معاً في كتاب الاموال

۱۱۴۹۱..... خلیفہ بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے یرفا! مصر کے اہل کتاب کے لئے خط لکھو کہ اپنی پیشانیوں کے بال کاٹیں اور کستیجاب نامی کپڑا وغیرہ اپنے وسط میں باندھیں، تاکہ ان کا حلیہ مسلمانوں کے حلیے سے ممتاز ہوجائے"۔ ابو عبيد، اور ابن زنجويه

۱۱۴۹۲..... اہل سواد کے سردار وغیرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین اہل فارس ہم پر غالب آگئے اور انہوں نے ہمیں تکلیف دی اور ہمارے ساتھ برا سلوک کیا، سو جب اللہ تعالیٰ آپ کو لے آئے تو ہمیں آپ کے آنے سے خوشی ہوئی ہم آپ کے پاس آئے ہیں، ہم آپ کو کسی چیز سے نہ روکیں گے اور نہ آپ سے قتال کریں گے، یہاں تک کہ ہمیں علم ہوا کہ آپ ہمیں غلام بنانا چاہتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ، اب تو اگر تم چاہو تو اسلام قبول کرلو، اگر چاہو تو جزیہ ادا کرو اور اگر چاہو تو جنگ کرو، تو انہوں نے جزیہ دینا اختیار کیا"۔ ابو عبيد

یہودیوں کو نکالنے کے بیان میں

۱۱۴۹۳..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن دینار روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو یہ کہتے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا "رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ گویا کہ میں تیرے ساتھ ہوں، تو نے اپنا پالان اپنے اونٹ پر ڈال دیا پھر تو راتوں رات سفر

کرنے لگا" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اسکی باتوں پر کان نہ دھرنا"۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۹۴ اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں، عسائیوں اور مجوسیوں کے لئے تین دن مقرر کئے اپنی ضروریات پوری کرلیں اوران میں سے کوئی ایک بھی تین دن سے زیادہ مدینہ منورہ میں نہ رہے"۔مالک، سنن کبری بیھقی

۱۱۴۹۵ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نجران کے یہودیوں اور عسائیوں کو جلاوطن کردیا، اوران کے زمین کا اچھا حصہ اور انگوروں کے باغات خرید لئے، اوران زمینوں کا لوگوں کے ساتھ اس طرح معاملہ کیا کہ اگر وہ گائے اور ہل اپنے پاس سے لے کرآئیں گے تو دوتہائی ان کا اور ایک تہائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیج اپنے پاس سے دیا تو ان کا ایک حصہ اور ہوگا، اور کھجوروں کے درختوں کا معاملہ اس طرح کیا کہ ان کے لئے ایک خمس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چار خمس اور انگوروں کا معاملہ اس طرح کیا کہ ایک تہائی کام کرنے والوں کے لئے اور دوتہائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے"۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۹۶ سالم بن ابن الجعد فرماتے ہیں کہ اھل نجران کی تعداد چالیس ہزار تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا خطرہ تھا کہ کہیں یہ مسلمانوں پر حملہ نہ کربیٹھیں، لیکن اھل نجران کے درمیان آپس میں حسد ہوگیا چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہمارا آپس میں جھگڑا ہوگیا ہے ہمیں جلاوطن کردیجئے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے لئے دستاویز لکھی تھی کہ ان کو جلاوطن کیا جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موقع غنیمت جانا اوران کو جلاوطن کردیا پھر وہ دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ پہلا والا معاملہ (یعنی جلاوطنی کا) ختم کردیجئے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو یہ لوگ پھر ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہم آپ سے آپ کے دائیں ہاتھ کی لکیروں کے واسطے سے اور آپ کے نبی کے ہاں آپ کی سفارش کے واسطے سے عرض کرتے ہیں کہ آپ ہم سے پہلے والا معاملہ ختم کردیجئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی انکار کردیا اور فرمایا کہ احمقو، عمر زیادہ معاملہ فہم تھے چنانچہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے میں اس میں تبدیلی نہ کروں گا"۔

سالم کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال تھا کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کسی چیز میں طعن کرنے والے ہوتے تو اھل نجران کے معاملے میں کرتے۔

ابن ابی شیبہ، ابوعبید فی الاموال، سنن کبری، بیھقی

یہودیوں کو مدینہ سے جلاوطن کرنا

۱۱۴۹۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو مدینے سے جلاوطن کردیا تو یہودیوں نے عرض کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں ٹھہرایا ہے اور آپ ہمیں یہاں سے نکال رہے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے تمہیں یہاں ٹھہرایا ہے اور اب میری رائے یہ ہے کہ تمہیں مدینے سے نکال دوں"۔ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات

۱۱۴۹۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے اگر میں زندہ اور باقی رہا تو ضرور یہودیوں اور عسائیوں کو جزیرۃ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک کہ یہاں مسلمانوں کے علاوہ کوئی زندہ نہ رہے"۔ابن جریر فی تھذیبہ

۱۱۴۹۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی کا خیبر میں حصہ ہوتو وہ لے آئے تا کہ ہم اسے ان کے درمیان تقسیم کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان حصے کو تقسیم کردیا، تو ان یہودیوں کا سردار بولا، اے امیر المؤمنین! ہمیں نہ نکالئے، ہمیں یہیں رہنے دیجئے جیسے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں رہنے دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سردار سے فرمایا کیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے قول سے گرا ہوا سمجھتا ہے؟ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیری سواری تجھے لے کر رقص کرتی ہوئی شام کی طرف چلی جارہی ہوگی اور ہر گزرتے دن کے ساتھ آگے ہی بڑھتی جارہی ہوگی، پھر اھل حدیبیہ میں سے جو لوگ خیبر میں موجود تھے ان لوگوں کے درمیان تقسیم کردیا"۔ابن جریر

۱۱۵۰۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر والوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا کہ ”بے شک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ ان کے مال پر معاملہ فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں اس وقت تک اپنے پاس رہنے دیں گے جب تک اللہ تمہیں رہنے دے گا، اور عبداللہ بن عمر وہاں موجود مال کی طرف گئے تھے سورات کے وقت ان پر حملہ کیا گیا اور ہاتھوں پیروں کو پھاڑ دیا، اور وہاں ان کے علاوہ ہمارا کوئی دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن اور تہمت ہیں، اور میری رائے ان کو جلاوطن کرنے کی ہے چنانچہ اس معاملے پر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتماعی فیصلہ کرلیا تو بنوابی الحقیق نامی قبیلے کا ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں نکال رہے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہیں رہنے دیا اور ہمارے ساتھ ہمارے اموال کا معاملہ کیا اور شرط لگائی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قول مبارک کو بھول گیا ہوں (کہ) تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا اور تیری اونٹنی تجھے لے کر راتوں رات بھاگتی چلی جائے گی؟ یہودی نے کہا کہ یہ تو ابوالقاسم (ﷺ) کا مذاق تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے، اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جلاوطن کردیا۔ بخاری، سنن کبری بیھقی

۱۱۵۰۱ یحییٰ بن سہل بن ابی حثمة فرماتے ہیں مظہر بن رافع الحارثی میرے والد کے پاس شام سے دس عدد موٹے تازے کافر مزدور لے کر آئے تاکہ ان سے اپنی زمین پر کام کروائیں چنانچہ جب وہ خیبر پہنچے تو تین دن ٹھہرے، اسی دوران یہودی وہاں داخل ہوئے اور ان مزدوروں کو مظہر کے قتل پر ابھارا، اور دو یا تین چھریاں چھپا کر ان کے لئے لے گئے، پھر جب مظہر خیبر سے نکلے اور ثبار نامی جگہ پر پہنچے تو ان مزدوروں نے مظہر پر حملہ کردیا اور پیٹ پھاڑ کر قتل کردیا اور پھر خیبر کی طرف واپس چلے گئے، چنانچہ یہودیوں نے ان کو زادراہ اور خوراک وغیرہ دی اور یہ قاتل شام پہنچ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع ملی تو فرمایا کہ میں خیبر کی طرف نکلنے والا ہوں اور وہاں موجود اموال کو تقسیم کرنے والا ہوں، اس کی حدود کو واضح بھی کروں گا اس کے سائے کو کشادہ کروں گا اور یہودیوں کو وہاں سے جلاوطن کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ اللہ نے تم کو ٹھکانا دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی ہے کہ ان کو جلاوطن کردیا جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی کیا“۔ ابن سعد

۱۱۵۰۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے اس شرط پر معاملہ فرمایا تھا کہ ہم جب چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے، اگر کسی کا وہاں مال ہے تو وہ اپنے مال کے پاس پہنچ جائے کیونکہ میں یہودیوں کو نکالنے والا ہوں، پھر انہوں نے یہودیوں کو خیبر سے جلاوطن کردیا“۔ مسند احمد، ابوداؤد، سنن کبری بیھقی

مصالحت و صلح

۱۱۵۰۳ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے مغیرة بن سفاح بن المثنی الشیبانی، زرعة بن النعمان سے یا نعمان بن زرعة سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے بنوتغلب کے عسائیوں کے بارے میں بات کر رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارادہ تھا کہ ان سے جزیہ لیں اور وہ مختلف شہروں میں پھیل گئے تھے، تو نعمان بن زرعة نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ، اے امیر المؤمنین، بنوتغلب والے عرب ہیں اور جزیہ کو پسند نہیں کرتے ان کے پاس مال بھی نہیں وہ صرف کھیتی باڑی کرتے ہیں اور مویشی پالتے ہیں، اور دشمن پر غالب آجاتے ہیں لہٰذا ان سے لڑ کر ان کو اپنے دشمن کی مدد پر ابھاریں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس شرط پر صلح کرلی کہ بنوتغلب والے دوگنا صدقہ ادا کریں گے اور یہ بھی شرط لگائی کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہ بنائیں گے۔

... مغیرة کہتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں بنوتغلب کے لئے فارغ ہوتا تو ان کے بارے میں ضرور میری بھی ایک رائے ہوتی، میں ان کے ساتھ زبردست جنگ کرتا، اور ضرور ان کی اولادوں کو قیدی بناتا، جب سے انہوں نے اپنی اولاد کو عسائی بنایا ہے تو ان کا ذمہ ختم ہوگیا ہے اور انہوں نے وعدہ خلافی کی ہے“۔ ابوعبید، ابن زنجویه معاً فی الاموال

۱۱۵۰۴ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے بنوتغلب کے عسائیوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ لوگ اپنے دین پر برقرار رہیں گے اور اپنی اولاد کو عسائی نہ بنائیں گے، اگر انہوں نے ایسا کیا، تو ان سے ذمہ ختم ہو جائے گا، اور تحقیق انہوں نے وعدہ خلافی کی ہے سوخدا کی قسم اگر میرا کام مکمل ہو گیا تو میں ان کے ساتھ زبردست قتال کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا''۔ مسند ابی یعلی

۱۱۵۰۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بنوتغلب کے عسائیوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ لوگ اپنے بچوں کو اپنے دین کے رنگ میں نہیں رنگیں گے اور یہ کہ ان پر دوگنے صدقے کی ادائیگی لازم ہوگی''۔ سنن کبری بیهقی

۱۱۵۰۶ ... حضرت عبادۃ بن نعمان التغلبی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! بنوتغلب والے ان لوگوں میں سے ہیں جن کی شان وشوکت سے آپ واقف ہیں اور یہ بھی کہ وہ دشمن کے سامنے ہیں، اگر دشمن نے آپ پر حملہ کیا تو دشمن کی قوت بڑھ جائے گی، اگر آپ ان کو کچھ دینا چاہتے ہیں تو دے دیجئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ وہ اپنی اولاد کو عسائیت میں نہ ڈبوئیں گے اور صدقہ بھی دوگنا ادا کریں گے''۔ سنن کبری بیهقی

۱۱۵۰۷ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے کہ وہ ایک راہب پر تلوار لے کر حملہ آور ہوئے جس نے جناب رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں، اور فرمایا کہ ہم نے تم سے اس بات پر صلح نہیں کی کہ تم ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دو''۔ مصنف ابن ابی شیبه

عشر کا بیان

۱۱۵۰۸ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ ذمیوں کے مال کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جب صدقہ والوں کے پاس سے گزرو تو ان سے نصف عشر لو، اور وہ مشرک جو ذمی ہیں ان کے تجارت کے مال میں بھی نصف عشر ہے''۔

عبدالرزاق

۱۱۵۰۹ ... ابن جریج روایت فرماتے ہیں کہ اھل منبج اور بحر عدن کے دوسرے طرف رہنے والے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کش کی کہ وہ تجارت کے لئے عرب سرزمین میں داخل ہوں گے اور اس کے بدلے عشر ادا کریں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا اور اس پر اتفاقی فیصلہ ہو گیا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے ان سے عشر وصول کیا''۔ عبدالرزاق

۱۱۵۱۰ ... زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے سواد کی طرف بھیجا اور منع کیا کہ کسی مسلمان سے یا خراج ادا کرنے والے ذمی سے عشر وصول کروں''۔ مصنف ابن ابی شیبه، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۱۱ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا اور یہ لکھ کر دیا کہ مسلمانوں کے مال سے ایک چوتھائی عشر وصول کروں اور ذمیوں کے مال تجارت سے نصف عشر وصول کروں اور کھیتی کرنے والوں کے مال سے عشر وصول کروں''۔

ابو عبید فی الاموال و ابن سعد

۱۱۵۱۲ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کشمش اور زبیب میں نصف عشر اس ارادے سے لیا کرتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ مدینہ کی طرف آئے اور کپاس سے پورا عشر وصول کیا کرتے تھے''۔ الشافعی، ابو عبید، متفق علیه

۱۱۵۱۳ ... حضرت زیاد بن حدید فرماتے ہیں کہ ہم کسی مسلمان سے عشر وصول نہ کیا کرتے تھے، اور نہ دس جنگجوؤں کے بدلے معاہدہ کرنے والے سے، اور مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ لکھ کر بھیجا کہ میں سال میں صرف ایک مرتبہ عشر وصول کروں''۔ ابو عبید، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۱۴ یعلی بن امیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ لکھ کر بھیجا کہ سمندری زیور اور عنبر میں عشر وصول کروں''۔ ابو عبید اور فرمایا کہ اس کی سند ضعیف ہے، ابو عبید کہتے ہیں کہ ہم سے زائدۃ نے عاصم بن سلیمان سے اور انہوں نے امام شعبی سے روایت بیان کی فرمایا کہ اسلام میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی عشر مقرر فرمایا۔

۱۱۵۱۵ داؤد بن کردوس فرماتے ہیں کہ میں نے بنوتغلب کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صلح کی جبکہ بنوتغلب والے دریائے

فرات عبور کرکے روم کی طرف جارہے تھے اس شرط پر کہ وہ اپنے بچوں کو عسائیت کے رنگ میں نہ رنگیں گے اور نہ اپنے دین کے علاوہ کسی اور دین پرزبردستی نہ کریں گے، اور یہ کہ ان پر دوگنا عشر ہو، ہربیس درہم پر ایک درھم"۔ ابو عبید فی الاموال

۱۱۵۱۶ زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ ان کے والد عیسائیوں سے سال میں دومرتبہ عشر لیا کرتے تھے چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کا کارندہ کارکن مجھ سے سال میں دومرتبہ عشر وصول کرتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو سال میں دومرتبہ وصول کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اس کو سال میں ایک ہی مرتبہ عشر وصول کرنا چاہیے، پھر وہ عسائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں عسائی شیخ ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حنفی شیخ ہوں اور میں نے تیری ضرورت پوری کروادی ہے"۔

ابو عبید، سنن کبری، بیهقی

۱۱۵۱۷ حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارکہ میں مدینہ کے بازار کا عامل تھا چنانچہ ہم کشمش میں سے عشر لیا کرتے تھے"۔ الشافعی، ابو عبید

خراج

۱۱۵۱۸ مسند معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے عرب علاقوں کی طرف روانہ فرمایا اور حکم فرمایا کہ میں زمین کا حصہ وصول کروں، سفیان کہتے ہیں کہ اس (زمین) کا حصہ تہائی اور چوتھائی تھا۔ عبد الرزاق

خمس

۱۱۵۱۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ براء بن مالک نے مرزبان الزرارۃ سے مبارزۃ (مقابلہ) کیا، اور ایسا نیزہ مارا کہ جس سے زرہ ٹوٹ گئی اور نیزے کا پھل اندر گھس گیا اور براء بن مالک قتل ہوگیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہم چھینے ہوئے مال سے خمس نہ لیا کرتے تھے لیکن براء کا مسلوبہ مال بہت زیادہ ہے اور مجھے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ اس کا بھی خمس نکالوں، چنانچہ اس کی قیمت تیس ہزار دینار مقرر کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں چھ ہزار دینار عطا فرمائے، چنانچہ پہلی مرتبہ تھی کہ اسلام میں کسی مقتول کے چھینے ہوئے مال سے خمس وصول کیا گیا۔

عبد الرزاق، ابو عبید في كتاب الاموال، ابن ابی شیبه، ابن جریر، ابو عوانه، طحاوی، اور محاملی فی امالیه

۱۱۵۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خمس کو خمس ہی سے نکالا جائے گا"۔

ابن ابی شیبه، ابن المنذر في الاوسط، الضعفاء للعقیلی، دار قطنی، متفق علیه

۱۱۵۲۱ ھانی بن کلثوم فرماتے ہیں کہ جب اسلامی لشکر نے شام فتح کرلیا تو سالار لشکر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہم نے ایسی سرزمین فتح کی ہے جس پر کھانا پینا اور گھاس پھوس بہت ہے، میں نے اپنے پاس سے کوئی قدم اٹھانا مناسب نہ سمجھا چنانچہ آپ مجھے اس معاملے میں کوئی ھدایات تحریر فرمائیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ لوگوں کو کھانے پینے دو، سو جو کوئی سونے چاندی کی خرید وفروخت کرے تو اس میں اللہ کا حصہ خمس اور مسلمانوں کا حصہ بھی ہے"۔ متفق علیه

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا کی قبولیت

۱۱۵۲۲ نافع فرماتے ہیں کہ جس لشکر نے شام فتح کیا ہے اس میں حضرت معاذ اور بلال رضی اللہ عنہما بھی تھے چنانچہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ یہ مال فے جو ہمیں حاصل ہوا ہے اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) آپ کا ہے اور باقی ہمارا اور اس کے علاوہ اس میں کسی کا کوئی

حق نہیں جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں عمل فرمایا تھا“۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے جیسے تم سمجھتے ہو بلکہ میں اسے مسلمانوں کے لئے وقف کرتا ہوں۔

سو جب انہوں نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی کہ اے میرے اللہ میرے بلال اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے کافی ہوجایئے، چنانچہ ابھی سال بھر بھی نہ گزرا تھا کہ تمام حضرات کی وفات ہوگئی۔

ابو عبید، ابن زنجویہ، اور سنن کبری بیھقی

فائدہ:...... اسی روایت کے آخر میں مشاجرات صحابہ کی طرف اشارہ ہے، اھل علم کو اس کا حکم معلوم ہی ہے اور عوام کو اس کی ضرورت نہیں لہٰذا ایسی روایات و مسائل کی کھود کرید کرنے کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۵۲۳ ...... یزید بن ھرمز فرماتے ہیں کہ نجدۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نام خط لکھ کر رشتے داروں کے حصے کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ یہ ہمارا تھا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تا کہ نکاح کروادیں یتیموں کا، اور ہمارے گھر والوں کو خادم دیں، اور ہم میں سے جو لوگ قرض دار ہیں ان کو دیں لیکن ہم نے انکار کردیا اور کہا کہ سب ہمیں دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرمادیا“۔ ابو عبید، ابن الانباری فی المصاحف

۱۱۵۲۴ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں خمس میں سے اتنا دیتے جتنا مناسب سمجھتے چنانچہ ہم نے اس میں عدم دلچسپی کا اظہار کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں کا حق خمس کا خمس ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خمس انہی اقسام میں مقرر فرمایا ہے جن کی نشاندھی فرمائی ہے چنانچہ سب سے زیادہ خوش قسمت وہ ہے جن کی تعداد زیادہ ہو اور فاقہ سخت ہو چنانچہ ہم میں سے بعض نے لے لیا اور بعض نے چھوڑ دیا“۔ ابو عبید

۱۱۵۲۵ ...... زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر عراق کا خمس آ گیا تو کسی ہاشمی کو نکاح کروائے بغیر نہ چھوڑوں گا اور جس کے لئے کوئی لڑکی نہ ہو اس کی میں خود خدمت کروں گا“۔ ابو عبید

مال غنیمت کے پانچویں حصہ کی تقسیم

۱۱۵۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ، عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری عمر بڑھ گئی، ہڈیا نرم ہوگئیں اور تکلیف بڑھ گئی سو اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لئے اتنے وسق کھانے (بطور وظیفہ) کا حکم دے دیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حکم دے دیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لئے بھی ویسا ہی حکم جاری فرمایئے جیسا اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے جاری فرمایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ حکم جاری کردوں گا، پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے مجھے زمین مرحمت فرمائی تھی، میرا گزر اوقات اسی سے تھا پھر آپ نے وہ زمین مجھ سے واپس لے لی سو اب اگر آپ مناسب سمجھیں تو واپس کردیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا، پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو اس حق پر مجھے مقرر فرمادیئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے یعنی خمس، تو میں اس کو آنجناب کی حیات مبارکہ ہی میں تقسیم کردوں گا تا کہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے اس معاملے میں جھگڑا نہ کرے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ایسا کردیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اس پر مقرر فرمادیا اور میں نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں اس کو تقسیم کردیا، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے مقرر فرمایا اور میں نے اسے ان کی حیات مبارکہ ہی میں تقسیم کردیا، پھر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر مقرر فرمایا اور میں نے ان کی حیات مبارکہ میں ہی اسے تقسیم کردیا“۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، ابویعلی، الضعفاء، للعقیلی متفق علیہ، سعید بن منصور اور مسلم

۱۱۵۲۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خمس کے خمس پر مقرر فرمایا چنانچہ میں نے اس کو آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں تقسیم کردیا، اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی حیات مبارکہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مال لایا گیا، انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ لے لیجئے، میں نے کہا کہ مجھے ضرورت نہیں، پھر فرمایا کہ لے لیجئے آپ لوگ اس کے زیادہ حق دار ہیں، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بے نیاز ہوں، تو انہوں نے اس مال کو بیت المال میں جمع کروادیا"۔ابن ابی شیبہ، ابو داؤد

۱۱۵۲۸...... محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی بن ابی طالب سے پوچھا کہ جب ان کو اس معاملے پر مقرر کیا گیا تھا تو آپ ﷺ کے رشتے داروں کے حصے کے بارے میں انہوں نے کیا معاملہ کیا تھا؟ فرمایا کہ بالکل وہی جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کیا تھا، میں نے پھر پوچھا کہ پھر کیا رکاوٹ ہوئی؟ فرمایا کہ ان کو یہ بات پسند نہ تھی کہ کوئی ان کے بارے میں یہ کہے کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے طریقے کے خلاف چلتے تھے"۔ابو عبید، ابن الانباری فی المصاحف

۱۱۵۲۹...... عبدالرحمٰن بن ابی یعلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خمس میں آپ کے حصے کے ساتھ کیا معاملہ کیا کرتے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں خمس تھے ہی نہیں اور نہ ان کو اس کا موقع ملا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر خمس میں حصہ دیتے رہے جدیسا پور کے خمس تک چنانچہ انہوں نے میری موجودگی میں فرمایا کہ اے اھل بیت! یہ خمس میں سے تمہارا حصہ ہے، اور کچھ حصہ چھوڑ دیا ہے، ان کی ضروریات زیادہ ہوگئیں ہیں، اگر تم پسند کرو تو، اپنا حصہ چھوڑ دو، تاکہ ہم اس کو مسلمانوں میں خرچ کریں جب دوبارہ ملے گا تو میں اس میں سے تمہارا حصہ ادا کردوں گا؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں درست ہے، لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اپنے حصے کو ہرگز نہ چھوڑنا، تو میں نے ان سے کہا کہ اے ابوالفضل! کیا ہمیں تمام مسلمانوں میں رحمدل نہ ہونا چاہیے؟ امیر المؤمنین بھی سفارش کرتے ہیں، چنانچہ اس حصے کو لیا گیا، چنانچہ مزید مال کی آمد سے پہلے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوگئی اور خدا کی قسم انہوں نے مال ادا نہیں فرمایا اور نہ ہی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ مال لے سکا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ اپنے رسول پر حرام فرمایا اور اس کے بدلے میں خمس سے حصہ مقرر فرمایا، اور صدقہ آپ ﷺ پر اور خصوصاً آپ ﷺ کے گھر والوں پر حرام کیا گیا امت پر نہیں چنانچہ ان پر حرام ہوا تھا اس کے بدلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے لئے بھی حصہ مقرر فرمایا"۔ابن المنذر

۱۱۵۳۰...... ابن ابی یعلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خمس کے بارے میں سوال کیا؟ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ کو ہمارے لئے حرام قرار دیا اور اس کے بدلے میں ہمیں خمس عطا فرمایا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس پر مقرر فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر مقرر فرمایا یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہوگئی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر مقرر فرمایا سوس اور جدیسا پور کی فتح تک"۔ابو الحسن بن معروف فی فضائل بن هاشم

۱۱۵۳۱...... ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک امیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو مال فے میں سے کوئی چیز دی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ خمس میں سے ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے قبول نہ فرمایا"۔ابن سعد

مال غنیمت اور اس کے احکامات

۱۱۵۳۲...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے عبدالرحمٰن بن الحارث بن ھشام کے آزاد کردہ غلام ابوقرۃ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تقسیم فرمائی سو میرے لئے بھی اتنا ہی حصہ رکھا جتنا میرے آقا کے لئے رکھا"۔

ابن سعد اور ابو عبید فی الاموال، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۳۳...... یزید بن عبداللہ بن قسیط فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جھل کو پانچ

سو مسلمانوں کے ساتھ زیاد بن لبید اور مہاجرین ابی امیہ کی مدد کے لئے بھیجا، لشکر کے حالات موافق ہو گئے اور انہوں نے یمن میں نجیر نامی علاقہ فتح کر لیا لیکن زیاد بن لبید نے مال غنیمت میں مدد کے لئے آنے والے لشکر کو بھی شریک کر لیا'' (جو فتح کے بعد پہنچا تھا) چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ مال غنیمت میں اسی کا حق ہے جو واقعہ کے دوران موجود تھا''۔الشافعی، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۳۴ ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مال جو دشمن نے مسلمانوں سے لے لیا تھا ان پر غالب آ کر یا کوئی بھاگ کر دشمن سے مل گیا تھا'' اور پھر مسلمانوں نے اس کو جمع کر لیا ہے، تو مال کے اصل مالک مال تقسیم ہونے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اپنے مال کے زیادہ حق دار ہیں''۔الشافعی، متفق علیه

۱۱۵۳۵ ... یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مال آتا تو اس میں لوگوں کو برابر کرتے اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس معاملے سے اپنی جان چھڑا لوں اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنا جہاد خالص کر لوں''۔ (یعنی میرا جہاد خالص ہو جاتا)۔

ابو عبید فی الاموال

۱۱۵۳۶ ابن ابی حبیب وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گفتگو کی کہ تقسیم کے دوران لوگوں میں فضیلت کو پیش نظر رکھنا چاہیے یا نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے فضائل تو اللہ کے ہاں ہیں رہا یہ معاشی معاملہ تو اس میں برابر بہتر ہے''۔ابو عبید

۱۱۵۳۷ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں حصہ اسی کو ملے گا جو جنگ کے دوران موجود تھا''۔

الشافعی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، طحاوی، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۳۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو نضیر کا مال اس مال میں سے تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا جس سے مسلمانوں نے کوئی گھوڑے وغیرہ نہیں دوڑائے بلکہ یہ خاص صرف رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا چنانچہ آپ ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں پر سال بھر خرچ فرماتے تھے اور باقی ماندہ کو اسلحہ وغیرہ میں لگا دیتے کہ اللہ کے راستے میں گنا جائے''۔الشافعی، والحمیدی، ابن ابی شیبه، مسند احمد، عدنی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن الجارود ابن جریر فی تهذیبه ابن المنذر، ابن مردویه سنن کبریٰ بیهقی

۱۱۵۳۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی خاصیتوں کے ساتھ ممتاز فرمایا تھا کہ ان کے علاوہ کوئی ان خاصیات کا مالک نہ تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بنو نضیر کا مال عطا فرمایا، سو خدا کی قسم آپ ﷺ نے اس مال کو تم پر ترجیح نہیں دی اور نہ تمہیں چھوڑ کر حاصل کیا بلکہ وہ مال بھی آپ ﷺ نے تمہارے درمیان تقسیم کر دیا اور تمہاری طرف بھیج دیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچہ لیا کرتے تھے اور باقی ماندہ مال کو اللہ کے راستے میں خرچ فرمایا کرتے تھے۔

عبد الرزاق، عدنی، عبدبن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن مردویه، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۴۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بنو نضیر کے کھجور کے درخت فروخت کر کے اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچہ رکھا کرتے تھے''۔بخاری

باغ فدک کی تفصیل

۱۱۵۴۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے لئے تین چیزیں تھیں، بنو نضیر، خیبر، اور فدک، رہا بنو نضیر تو وہ اپنے نائبین کے لئے تھا رہا فدک کا باغ تو وہ مسافروں کے لیئے رکھا ہوا تھا اور خیبر کے آپ ﷺ نے تین حصے کر رکھے تھے دو حصے تو مسلمانوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے سال بھر کے خرچ کیلئے اور جو خرچے سے بچ جاتا اس کو فقراء مہاجرین میں تقسیم فرما دیتے''۔

ابوداؤد، ابن سعد، ابن ابی عاصم، ابن مردویه، متفق علیه، سنن سعید بن منصور

۱۱۵۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو دے دیا اس پر تم گھوڑے وغیرہ نہیں دوڑا سکتے یہ خاص صرف

جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے عرینہ، فدک اور فلاں فلاں۔ (ابوداؤد)

۱۱۵۴۳ مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال فے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس مال کا تم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں، اور نہ ہم میں سے کوئی اس مال کا زیادہ حق دار ہے اور خدا کی قسم مسلمانوں میں سے کوئی نہیں جس کا اس میں حصہ نہ ہو علاوہ غلام کے جو کسی کی ملکیت ہو، لیکن ہم سب میں تقسیم کتاب اللہ میں مقررہ درجات اور رسول اللہ ﷺ کے طے کردہ حصص کے مطابق ہوگی مثلاً کسی کا قدم الاسلام کسی شخص کا اسلام کی خاطر زیادہ مصیبت زدہ ہونا اور کسی شخص کا گھربار والا ہونا۔

اور طریق میں اس طرح ہے، کسی شخص کا اسلام میں زیادہ مشقت والا ہونا، اور کسی شخص کا زیادہ ضرورت مند ہونا، اور خدا کی قسم اگر میں ان کے لئے باقی رہا تو صنعاء کے پہاڑ سے ایک چرواہا آئے گا اس کا بھی اس مال میں حصہ ہوگا باوجود اس کے کہ وہ اپنی جگہ پر جانور چرا رہا تھا''۔

مسند احمد، ابن سعد، ابوداؤد، متفق علیہ، سنن سعید بن منصور

۱۱۵۴۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کا اس مال فے میں حصہ نہ ہو، حق جو دیا جائے گا یا ملک لیا جائے گا، علاوہ تمہارے غلاموں کے۔

الشافعی، عبدالرزاق، ابو عبید، ابن زنجویہ، معاً فیء کتاب الاموال، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ مسند احمد، عبد بن حمید، متفق علیہ

۱۱۵۴۵ اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبیداللہ اور حضرت زبیر العوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سوار کے لئے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ فرماتے''۔ دار قطنی

۱۱۵۴۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا وہ مال جو مشرکین کے ہاتھ لگا، اور پھر دوبارہ مسلمانوں کو مل گیا تو اگر مسلمانوں کے حصے تقسیم ہونے سے پہلے وہ مال اسی مسلمان کے ہاتھ آیا جس کا پہلے وہ تھا تو اب وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر حصے ہوگئے تو اب اس مال کو حاصل کرنے کا غنیمت کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۵۴۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام جو کسی کی ملکیت ہو اس کا مال غنیمت میں کوئی حق نہیں ہے''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۴۸ حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ سوار کے لئے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ اور خچر والے کے لئے بھی ایک حصہ''۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۵۴۹ سفیان بن وھب الخولانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جابیہ نامی مقام پر دیکھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثناء کی جس کے وہ لائق ہے پھر فرمایا امابعد، یہ مال فے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت فرمایا ہے بہت بلند مرتبہ اور عظیم الشان ہے، اس میں کوئی کسی سے زیادہ حق دار نہیں علاوہ ان دو محلوں یعنی لخم اور جزام کے کیونکہ میں ان کے لئے کچھ تقسیم کرنے والا نہیں ہوں، یہ سن کر بنو لخم سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابن الخطاب! میں اپنے معاملے میں عدل اور برابری کرنے کے لئے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر بن الخطاب نے عدل اور برابری کا ارادہ کیا ہے اور خدا کی قسم میں جانتا ہوں اگر ہجرت صنعاء کی طرف ہوتی تو لخم وجزام میں سے چند ایک کے علاوہ کوئی اس طرف نہ جاتا، سو میں سفر کی مشقت برداشت کرنے اور سواری خریدنے والے کو اس شخص کی طرح نہ بناؤں گا جو اپنے علاقے میں لڑتے رہے، تو اسی وقت ابوحریر کھڑے ہوئے اور کہا اے امیر المؤمنین! اگر اللہ تعالیٰ نے ہجرت ہمارے علاقے میں بھیجی، ہم نے اس کی مدد کی اور تصدیق کی تو کیا یہی چیز ہے جو اسلام میں ہمارا حق ختم کردے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہارے لئے تین مرتبہ تقسیم کروں گا، پھر لوگوں کے درمیان تقسیم کیا، چنانچہ ہر شخص کو آدھا دینار ملا، اگر اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی تو اس کو پورا دینار دیا، اور اگر اکیلا تھا تو اس کو آدھا دینار دیا، پھر زمین والے ابن قاطورا کو بلایا اور فرمایا کہ مجھے بتاؤ کہ ایک شخص کے لئے ایک مہینے میں اور ایک دن میں کتنی خوراک کافی ہوجاتی ہے؟ چنانچہ وہ دو مد اور قسط لے کر آیا اور عرض کیا کہ یہ دو مد مہینے میں کافی ہوتی ہیں اور ایک قسط زیتون کا تیل اور ایک قسط سرکہ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور دو مد جو کے پیسے گئے اور ان کو گوندھا گیا اور پھر اس میں دو قسط زیتون کا تیل ملا کر سالن بنایا، پھر اس پر تیس

آدمیوں کو بٹھایا، تو ان کا پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہو گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں مد اپنے دائیں ہاتھ میں اور قسط اپنے بائیں ہاتھ میں لیا اور فرمایا کہ اے میرے اللہ! میں کسی کے لئے حلال نہیں کرتا تا کہ میرے بعد اس میں سے کچھ کم کرے، اے میرے اللہ! جو ان میں سے کم کرے آپ اس کی عمر کم کر دیجئے"۔ ابو عبید، فی الاموال، یعقوب بن سفیان، مسدد، سنن کبری بیھقی

مال غنیمت کی تقسیم

۱۱۵۵۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی امیر مال غنیمت میں سے اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر کوئی چیز ہبہ نہ کرے علاوہ راہبر کے کے یا چرواہے کے یا وہ چھینا ہوا مال ہو یا وہ نفل ہو، اور جب تک غنیمت کا ابتدائی تقسیم نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی نفل نہیں"۔ ابو عبید

۱۱۵۵۱۔۔۔ مغیرۃ بن نعمان نخعی فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے بزرگوں نے بیان کیا کہ نخعی کے حصے میں جنگ قادسیہ کے دن بادشاہ کی اولادوں میں سے کوئی شخص آیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اسے ان سے خود لیں، چنانچہ اپنے کوڑے لے کر روانہ ہوئے، سو میں نے ان کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا ہے، تو انہوں نے، کہا کہ ہم راضی ہو گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ہم بادشاہوں کے بیٹوں سے خمس نہیں لیتے سو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے اس شہزادے کو لے لیا" حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے فدیے کا مال بہت زیادہ تھا۔ سنن کبری بیھقی

۱۱۵۵۲۔۔۔ کلثوم بن الاقمر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے ہم میں سے عربی گھوڑوں کو دیگر سے ممتاز کیا اس کا نام منیذر الوادعی تھا، اور یہ شام کے بعض علاقوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نمائندے تھے، انہوں نے دوڑ کا ایک مقابلہ کروایا جس میں عرب گھوڑے مقابلہ جیت گئے اور غیر عربی گھوڑے (ٹٹو) رہ گئے، چنانچہ انہوں نے گھوڑوں کے لئے حصہ مقرر کیا، اور ٹٹوؤں کو چھوڑ دیا، اور تفصیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں لکھ بھیجی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ کیا ہی خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے، چنانچہ اسی وقت یہ طریقہ بن گیا"۔

سنن کبری بیھقی

۱۱۵۵۳۔۔۔ بیہقی کہتے ہیں کہ ہمیں ابو عبید اللہ الحافظ نے خبر دی اور کہا کہ ہمیں ابوبکر محمد بن داؤ بن سلیمان العوفی نے خبر دی اور کہا کہ ابو علی محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی کے سامنے مصر میں یہ روایت پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا، کہا ہم سے حدیث بیان کی ابوالحسن موسی بن اسمٰعیل ابن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نے اور کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابو اسمٰعیل نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے اور انہوں نے اپنے والد حسین سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے غلام (جو کسی ملکیت ہو) کے لئے کوئی حصہ نہیں علاوہ گھٹیا مال کے، لیکن اس کا امان دینا جائز ہے اور عورت کا امان دینا بھی جائز ہے جب اس نے قوم کو امان دی ہو"۔ میں (صاحب کنز العمال) کہتا ہوں کہ سنن کبری بیہقی کو اس روایت کو ابن الاشعث کے طریق سے اھل بیت سے لانے میں ایک زبردست فائدہ ہے اور وہ یہ کہ سنن کبری میں بیہقی نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ اپنی تصانیف میں کسی ایسی روایت کی تخریج نہ کریں گے جس کا موضوع ہونا معلوم ہو، خصوصاً سنن کبری میں جو ان کی اجل تصنیفات میں سے ہے اور یہ بھی ابواب احکام پر مشتمل جس کی احادیث کی تخریج میں تساھل نہیں کیا جا سکتا حالانکہ میں ان احادیث کی روایت سے بچتا تھا جو سنن ابی الاشعث میں سے ہیں کیونکہ ان میں کلام کیا گیا ہے۔

ذہبی نے میزان میں کہا ہے کہ "محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی ابوالحسن جو مصر میں آ کر مقیم ہو گئے تھے (ابن عدی) وہ کہتے ہیں میں نے اس سے احادیث لکھی ہیں اس پر شدت تشیع طاری تھی وہ ہمارے پاس ایک نسخہ لائے جس میں موسیٰ بن اسماعیل بن موسی بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن آباء (کی سند سے) ایک ہزار کے قریب روایات تھیں خط طری میں لکھی ہوئی عام طور سے منکر روایات تھی میں نے یہ بات جناب حسین بن علی بن حسین علوی سے ذکر کر دیں جو کہ مصر میں، اہل بیت کے شیخ تھے وہ کہنے لگے کہ یہ (ابن الاشعث) مدینے میں چالیس سال میرا پڑوسی رہا مگر اس

نے مجھ سے کبھی نہیں ذکر کیا اس کے پاس اپنے باپ یا اور کسی کی کچھ روایات ہیں اس کے نسخے میں اس قسم کی لغو روایات بھی تھیں۔ مثلاً

۱ ارشاد نبوی ہے کہ بہترین نگینہ بلور ہے۔

۲ بدترین زمین ان امیروں کے گھر ہیں جو حق پر فیصلے نہیں کرتے۔

۳ تین قسم کے لوگوں پر سے رحمت ختم کردی گئی شکاری، قصائی، اور جانوروں کے تاجر۔

۴ دھم (گھوڑوں کی ایک قسم) سے بہتر کوئی گھوڑا باقی رہنے والا نہیں۔

۵ ..... چچازاد بہن کی طرح کوئی عورت نہیں۔

اللہ کے غضب کے حقدار

۶ اللہ کا غضب ان پر بدترین ہے جو میرا خون بہائے اور مجھے میرے خاندان کے حوالے سے تکلیف دے، ابن عدی نے اس کی موضوعات ذکر کی ہیں میں نے دارقطنی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ یہ اللہ کی ایک نشانی ہے کہ اس نے ایک کتاب علویات گھڑی ہے۔

میزان کی عبارت ختم ہوئی۔

حافظ ابن حجراء اللسان میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کے بعض حصے دیکھے ہیں اس نے اس کا نام سنن رکھا ہے اور ابواب پر مرتب کیا ہے اور تمام احادیث ایک سند سے ہیں۔ انتھی

۱۱۵۵۵ حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قتادۃ رضی اللہ عنہ کو بھیجا، تو انہوں نے فارسی کے بادشاہ کو قتل کردیا، اس نے ایک ہار پہیں رکھا تھا جس کی قیمت پندرہ ہزار درہم تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ ہار انہی کو دے دیا"۔ ابن سعد

۱۱۵۵۶ ابن الاقمر کہتے ہیں کہ عرب گھوڑوں نے شام میں خوب گھمسان کا رن ڈالا اور وہ دن مارلیا اور غیر عربی گھوڑوں نے چاشت کے وقت اپنی کامیابی کے جوھر دکھائے عربی گھوڑوں کے لشکر پر منذر بن ابی حمصہ ھمدانی تھے، بہر حال عربی گھوڑوں کو غیر عربی گھوڑوں پر برتری حاصل رہی، تو منذر نے کہا کہ میں کسی کی معمولی کارکردگی نہ ہونے کی طرح نہ سمجھوں گا یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اس کی ماں اس جیسا دوسرا لانے سے عاجز ہے جو اس نے ذکر کردیا کر گزرو جو وہ کہہ رہا ہے۔ الشافعی، متفق علیه

فائدہ یہاں اصل عبارت میں لفظ "ھبلت الوادعی امہ" ہے یہ جملہ عام طور پر بددعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی مدح واستحسان میں بھی استعمال ہوتا ہے (جیسے یہاں ہوا ہے) مراد یہ ہے کہ وہ کتنا بڑا عالم اور صائب الرائے ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

دیکھیں مصباح اللغات بر ۹۷۴ کالم ۲ مادہ ہ ب ل

۱۱۵۵۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تقسیم میں اسی کا حصہ ہے جو جنگ کے دوران موجود ہے"۔ کامل ابن عدی، متفق علیه

۱۱۵۵۸ ثابت بن حارث الانصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن سہلۃ بنت عاصم بن عدی اور ان کو نومولود صاحبزادی کا حصہ بھی دیا"۔ ابن سعد، حسن بن سفیان، بغوی، طبرانی وابونعیم

۱۱۵۵۹ ثعلبہ بن حکم اللیثی کہتے ہیں کہ خیبر کے دن ہمیں بکریاں ملیں، لوگوں نے ان کو لوٹ لیا، تو نبی ﷺ تشریف لائے اور ان کی ہانڈیاں ابل رہی تھیں، تو دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ لوٹ کا مال ہے یارسول اللہ! فرمایا کہ الٹ دو ان ہانڈیوں کو، کیونکہ لوٹ حلال نہیں، چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں اور کچھ نہ باقی رہا"۔ طبرانی، عبدالرزاق، ابن ماجہ، ابوداؤد

۱۱۵۶۰ حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی میں آ رہے تھے، جب ایک جگہ کشتی کنارے لگی تو انہوں نے مشرکین کے بہت سے اونٹ پائے تو ان کو پکڑ لیا اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک اونٹ کو نحر کریں تا کہ اس کے ذریعے خوراک کا مسئلہ حل

ہو پھر اپنے قدموں پر چل پڑے یہاں تک جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے، اور اپنے ساتھیوں، سفر اور اونٹوں کی تفصیلات بیان کیں، پھر اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گئے، جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے بولے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بھی ان اونٹوں میں سے کچھ عطا فرمادیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو مالک کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ حضرت مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان اونٹوں کو پانچ پانچ کر کے تقسیم کردیا، پانچ اونٹ جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں روانہ کردیئے، اور خمس کے بعد باقی تہائی روک لیا اور اپنے ساتھیوں کے درمیان تقسیم کردیا اور باقی دوثلث کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردیا، چنانچہ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے، اور عرض کیا کہ جو کچھ ابو مالک نے اس غنیمت کے ساتھ کیا وہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو میں بھی یہی کرتا''۔ طبرانی

۱۱۵۶۱ حبیب بن ملحد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مال غنیمت کی تقسیم کی ابتداء میں چوتھائی چوتھائی تقسیم فرمایا کرتے تھے اور بعد میں تہائی تہائی۔

ابن ابی شیبہ، ابو نعیم

۱۱۵۶۲ حبیب بن مسلمۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خمس کے بعد تہائی دیا''۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۶۳ حبیب بن مسلمۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شروع میں چوتھائی چوتھائی تقسیم فرماتے اور بعد میں خمس''۔ ابو نعیم

۱۱۵۶۴ حبیب بن مسلمہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنگ میں شروع میں خمس کے بعد چوتھائی تقسیم فرماتے اور واپسی کے دوران خمس کے بعد تہائی''۔ ابو نعیم

۱۱۵۶۵ حبیب بن مسلمۃ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مقتول کا مال قاتل ہی کو دے دیا''۔ طبرانی

۱۱۵۶۶ مکحول، حجاج بن عبداللہ البصری روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نفل حق ہے، رسول اللہ ﷺ نے بھی نفل عطا فرمایا ہے''۔

ابن ابی شیبہ، طبرانی، حسن بن سفیان، بغوی، ابو نعیم

فائدہ: یہاں نفل سے مراد مال غنیمت تقسیم کرنا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۵۶۷ رعیہ سحیمی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف خط لکھا تو انہوں نے اس خط کو بطور پیوند کے اپنے ڈول میں لگالیا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ کا بھیجا ہوا دستہ وہاں سے گزرا تو انہوں نے ان کے اونٹ لے لئے اور یہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تقسیم ہونے سے پہلے پہلے جو کچھ تو اپنے مال میں سے پالے تو تو ہی اس کا زیادہ حق دار ہے''۔ مسند احمد عبدالرزاق

جاسوس کی گرفتاری

۱۱۵۶۸ امام شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رعیۃ کی طرف خط لکھا، رعیہ نے رسول اللہ ﷺ کے خط کو لے کر اپنے ڈول میں بطور پیوند استعمال کرلیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا، اس دستے والوں نے رعیۃ سحیمی اھل وعیال اور مال کو پکڑ لیا اور رعیۃ اپنے گھوڑے پر نکلنے میں کامیاب ہو گئے وہ بالکل بے لباس تھے ان کے جسم پر کچھ نہ تھا، وہ اپنی بیٹی کے گھر آئے جس کی شادی بنو ھلال میں ہوئی تھی اور بنو ھلال کے ساتھ ساتھ ان کی بیٹی بھی مسلمان ہو چکی تھی اور اس وقت قبیلے والے ان کی بیٹی ہی کے صحن میں بیٹھے تھے، چنانچہ رعیہ گھر کی پچھلی طرف سے آئے جب ان کی بیٹی نے ان کو بے لباس دیکھا تو ایک کپڑا دیا اور پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا، انہوں نے کہا کہ تمام برائیاں تیرے باپ پر نازل ہو گئیں نہ میرا مال چھوڑا گیا اور نہ گھر والے، پھر اپنی بیٹی سے پوچھا کہ تیرا شوہر کہاں ہے؟ کہا کہ اونٹوں میں ہے چنانچہ رعیہ اپنے داماد کے پاس آئے اور اس کو تفصیل بتائی داماد نے کہا کہ میری سواری لے لیں، زادراہ کے طور پر آپ کو دودھ بھی دیں گے، رعیہ نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں بلکہ مجھے چرواہے کی لکڑی اور پانی وغیرہ کا سامان (دو میں) فوراً محمد ﷺ کے پاس جاؤں کہیں میرے اھل اور مال کو تقسیم ہی نہ کردیں، اور چل پڑے اور ان کے پاس جو کپڑا اس سے جب سر چھپائے تو سرین ننگے ہو جاتی اور سرین ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا، بہر حال چل پڑے اور

رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے تھے، جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھا چکے تو رعیہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ بڑھائیے تا کہ میں بیعت کرلوں، رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ بڑھایا، جب رعیہ ہاتھ بڑھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک واپس کھینچ لیا، رعیہ نے پھر کہا یا رسول اللہ! اپنا دست مبارک بڑھائیے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ جواب میں عرض کیا کہ رعیہ سحیمی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بازو سے پکڑ لیا اور بلند کیا پھر فرمایا کہ اے لوگو! یہ رعیہ سحیمی ہے جس کی طرف میں نے خط لکھا تھا اور اس نے میرے خط کو پیوند بنالیا تھا اب مسلمان ہوگیا ہے، رعیہ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے گھر والے اور میرا مال، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا مال تو مسلمانوں میں تقسیم ہوگیا، رہے تیرے گھر والے تو دیکھو جو ملتا ہے لے لو، رعیہ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو میں نے دیکھا کہ میرا بیٹا کھڑا ہے اور سواری کو پہچان لیا ہے اور اس کے پاس ہی کھڑا ہے، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ روانہ فرمایا، انہوں نے جا کر پوچھا کہ کیا یہی تیرا باپ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں چنانچہ اس کو میرے حوالے کردیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خدا کی قسم ان میں سے ایک کو بھی میں نے دوسرے کے لئے آنسو بہاتے نہیں دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو دیہاتیوں کی سخت دلی ہے''۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۶۹ رعیہ سحیمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو سرخ چمڑے پر خط لکھا تو اس کا پیوند بنا کر اپنے ڈول میں لگالیا، اس بات کی اطلاع جناب رسول اللہ ﷺ کو دی گئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا جس نے ان کے نہ دن کو جانے والے جانور چھوڑے، نہ رات کو چر کر آنے والے، نہ گھر والے نہ مال و اسباب بلکہ سب کچھ لے لیا، رعیہ بے لباس کی حالت میں نکلنے میں کامیاب ہوگئے، اور نبی کریم ﷺ کی طرف روانہ ہوئے اور صبح کی نماز کے وقت وہاں پہنچے جناب نبی کریم ﷺ نماز فجر اور فرما رہے تھے جب نماز مکمل فرما چکے تو رعیہ نے عرض کیا کہ، اپنا ہاتھ بڑھایے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں گا، چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک بڑھایا جب رعیہ ہاتھ بڑھانے لگے تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پیچھے کھینچ لیا، چند مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر سامنے آئے اور عرض کیا کہ میں رعیہ سحیمی ہوں، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں بازو سے پکڑ کر زمین سے اٹھالیا اور فرمایا کہ یہ رعیہ سحیمی ہیں، میں نے ان کو خط لکھا تھا جس کا انہوں نے پیوند بنا کر ڈول میں لگالیا، رعیہ نے عرض کیا، میرے گھر والے اور میرا مال، تو آپ ﷺ نے فرمایا، مال تو تیرا تقسیم ہو چکا رہا تیرا بیٹا اور گھر والے تو دیکھ لو کون ملتا ہے؟ چنانچہ، وہ روانہ ہوئے پھر واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے ان کو پہچان لیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس آئے اور عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال ان کے ساتھ جاؤ اور اگر معلوم ہو کہ وہ ان کا بیٹا ہے تو ان کے حوالے کردو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے تو اس لڑکے نے کہا کہ یہ میرے والد ہیں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیٹا ان کے حوالے کردیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے اور عرض کیا وہ اسی کا بیٹا ہے اور میں نے دونوں میں سے ایک کو بھی دوسرے کے لئے آنسو بہاتے نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو دیہاتیوں کی سخت دلی ہے''۔ طبرانی

۱۱۵۷۰ حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ چوتھائی عطا فرماتے اور واپسی کے دوران تہائی تہائی۔

ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ

۱۱۵۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سوار کے لئے تین حصے مقرر فرمائے، ایک حصہ خود اس کے لئے اور دو حصے اس کے گھوڑے کے لئے''۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۷۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک جنگ میں گئے جب دشمن سے سامنا ہوا تو میں نے ایک شخص کو نیزہ مارا اور اس کو مہلت دی اور اس کا مال چھین لیا، جناب رسول اللہ ﷺ نے وہ مال مجھے ہی عنایت فرمادیا''۔

۱۱۵۷۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دستے کے ساتھ نجد کی طرف بھیجا تو ہمیں بہت سے چوپائے ملے تو ہمارے امیر جو ہمارے ساتھ تھے انہوں نے ہمیں ایک ایک اونٹ دیا پھر ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے حصوں کے ساتھ پہنچے، تو ہمارا حصہ خمس کے بعد بارہ اونٹ تھے تو ان میں سے ہر شخص کے لئے تیرہ (۱۳) اونٹ تھے بشمول اس اونٹ کے جو ہمیں ہمارے امیر نے دیئے

تھے، اور ہمارا حصہ اس میں سے نہیں گنا گیا"۔ابن ابی شیبہ، ابو داؤد

۱۱۵۷۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دستے کے ساتھ نجد کی طرف بھیجا تو ہمارا حصہ بارہ اونٹوں تک پہنچ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ہمیں ایک ایک اونٹ دیا"۔ابن ابی شیبہ

۱۱۵۷۵ ابی اللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر کہتے ہیں کہ میں اپنے آقا کے ساتھ خیبر کی جنگ میں موجود تھا، جب فتح ہوگئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، کہ کیا مجھے حصہ ملے گا تو رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمادیا پھر مجھے کم قیمت اور ردی مال عطا فرمایا۔

۱۱۵۷۶ حضرت ابی اللحم کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ میں جنگ خیبر میں موجود تھا جبکہ میں ایک غلام تھا اور کسی کی ملکیت تھا، جب مسلمانوں کو فتح ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے تلوار عطا فرمائی اور فرمایا کہ اسے لٹکالو اور مجھے کم قیمت مال عطا فرمایا اور میرے لئے باقاعدہ حصہ نہیں نکالا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

غانمین میں مال غنیمت کی تقسیم

۱۱۵۷۷ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کی فتح کے تین دن بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ہم حاضر ہوئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں حصے عطا فرمایا اور کسی ایسے شخص کے لئے حصہ نہیں دیا جو فتح میں موجود نہ تھا"۔ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلی

۱۱۵۷۸ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابان بن سعید بن العاص کو مدینہ منورہ سے ایک دستہ دے کر بھیجا، چنانچہ ابان اور ان کے ساتھی خیبر کی فتح کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے، حضرت ابان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارا حصہ بھی عطا فرمائیے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ان کو حصہ نہ دیجئے تو حضرت ابان نے مجھ سے کہا کہ تم بالوں کا گچھا ہو جو تیتر کے سر سے گرا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابان تم بیٹھ جاؤ، لیکن ان کو حصہ نہیں دیا۔

الحسن بن سفیان اور ابونعیم

۱۱۵۷۹ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جس جنگ میں شریک ہوا آپ ﷺ نے مجھے حصہ عطا فرمایا علاوہ خیبر کے کیونکہ وہ خاص اھل حدیبیہ کے لئے تھا" اور حضرت ابوہریرۃ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حدیبیہ اور خیبر کے درمیان آئے تھے۔

یعقوب بن سفیان

۱۱۵۸۰ مکحول فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سوار کے لئے تین حصے مقرر کیے، دو حصے گھوڑے کے لئے اور ایک حصہ سوار کے لئے۔

ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۱ مکحول فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھوڑے کے لئے دو حصے مقرر کئے اور اس کے سوار کے لئے ایک۔ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۲ سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی عطا نہیں"۔ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۳ معمر نے قتادۃ سے روایت کی فرمایا کہ میں نے ابن المسیب سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کا غنیمت میں حصہ تھا کیا وہ اپنے حصے کو تقسیم سے پہلے فروخت کر سکتا ہے؟ سعید بن المسیب نے فرمایا، کہ ہاں، میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، سعید نے فرمایا کہ غنیمت میں سونا اور چاندی بھی ہوتے ہیں، معمر کہتے ہیں کہ اور وہ نہیں جانتا کہ مال غنیمت میں اس کا حصہ کتنا ہے"۔عبدالرزاق

۱۱۵۸۴ حشرج بن زیاد الاشجعی اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ انہوں نے خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا تھا، اور یہ چھ خواتین میں سے چھٹی تھیں، رسول اللہ ﷺ کو جب یہ معلوم ہوا چنانچہ انہوں نے ہماری طرف پیغام بھیجا کہ تم کس کے حکم سے نکلیں؟ اور ہم نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ غصے میں ہیں ہم نے عرض کیا کہ ہم دوائیں وغیرہ لے کر آئیں ہیں جس سے ہم علاج کریں گی اور حصہ وصول کریں

گی، ستو پلائیں گی، اور جنگی اشعار سنائیں گی اور اللہ کے راستے میں مدد کریں گی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑی ہو جاؤ، فرماتی ہیں کہ ہم زخمیوں کو دوا وغیرہ دیتی تھیں اور ان کے لئے کھانا وغیرہ بناتی تھیں، ان کو تیر وغیرہ دیتی تھیں اور دوا وغیرہ تیار رکھتی تھیں اور جب جنگ خیبر میں فتح ہوگئی تو آپ ﷺ نے ہمارے لئے بھی اسی طرح حصہ مقرر فرمایا جس طرح مزدوری کے لئے مقرر فرمایا تھا میں نے عرض کیا کہ اے دادی اماں! وہ حصہ کیا تھا فرمایا کہ کھجوریں"۔ ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ

۱۱۵۸۵ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن ایک چربی کا تھیلا ملا میں نے اس کو اہتمام سے اپنے پاس رکھا اور خود سے کہنے لگا کہ اس میں سے میں کسی کو کچھ نہ دوں گا، اتنے میں میں نے مڑ کر دیکھا تو جناب رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے تو مجھے حیا آ گئی"۔ ابن ابی شیبہ

مال غنیمت کے بقیہ مسائل

۱۱۵۸۶..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خواتین کے استعمال کا سامان خوشبو وغیرہ رکھنے کا تھیلا لایا گیا" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے بھی دیکھا لیکن اس کی قیمت کا اندازہ نہ کر سکے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو میں یہ تھیلا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوا دوں کیونکہ آپ ﷺ ان سے خصوصی محبت فرمایا کرتے تھے، ساتھیوں نے عرض کیا جی ہاں بھجوا دیجئے تو میں یہ تھیلا لے کر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا فتح کر لیا"۔ مسند ابی یعلی

۱۱۵۸۷ ..... مطرف اپنے ساتھیوں سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں کہ طلحہ بن عبیداللہ نے بنو طلحہ کے نشاستج میں سے کچھ خریدا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور تفصیل بیان کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم نے یہ کس سے خریدا ہے؟ یہ میں نے کوفہ میں قادسیہ والوں سے خریدا ہے، طلحہ نے کہا کہ تم نے یہ سب کے سب اہل قادسیہ سے کیسے خرید لیا؟ فرمایا کہ تم نے کچھ نہیں کیا یہ تو مال فے ہے"۔

۱۱۵۸۸ قتادۃ سے وہ رجاء بن حیوۃ سے اور وہ قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ جو مشرکوں نے جمع کر رکھا ہے ان میں سے جو مسلمانوں کو ملا اور اس مال والے نے اس کو پہچان لیا، فرمایا کہ اگر اپنے مال کو تقسیم سے پہلے پالیا تو اسی کا ہے اور اگر.....

۱۱۵۸۹ ولید بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ اشتر نے کہا ہے کہ یہ کیا بات ہوئی کہ جو کچھ لشکر میں ہوتا ہے وہ تو تقسیم کیا جاتا ہے اور جو گھروں میں ہوتا ہے وہ تقسیم نہیں ہوتا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا بھیجا اور دریافت فرمایا کہ کیا تو نے یہ بات کہی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، تو فرمایا کہ واللہ میں نے تم پر اللہ کے مال میں سے اسلحہ کے علاوہ کچھ تقسیم نہیں کیا جو مسلمانوں کے خزانے میں تھا، جو وہ لے کر تمہاری طرف آئے تھے، سو وہ مال میں نے تمہیں عطا فرمایا اگر وہ ان کو ہوتا تو میں ہرگز تمہیں نہ دیتا اور اسی کی طرف لوٹا دیتا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عطا فرمایا ہے حلال ہمیشہ حلال ہوتا ہے اور حرام ہمیشہ حرام ہوتا ہے، خدا کی قسم اگر تم میرے بارے میں ملامت گروہ کی خبریں پھیلا دو اور میرے ہاتھ پر بیعت کر لو تو میں تمہارے بارے میں ایسی سیرت اختیار کروں گا کہ توریت، زبور، اور انجیل بھی اس بات کی گواہی دیں گی کہ میں نے وہی فیصلہ کیا ہے جو قرآن میں ہے اور کوڑے سے خوب خبر لی۔

۱۱۵۹۰ سفیان ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قیدی لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آزاد کر دیا"۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۹۱ سبحان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنیمت کے شروع میں کوئی عطا نہیں اور غنیمت کے بعد بھی کوئی عطا نہیں، اور تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ نہ دیا جائے گا علاوہ چرواہے کے، یا چوکیدار کے یا کسی اور کے ہنکانے والے کے"۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۹۲ حسن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ذمیوں کے غلاموں اور زمینوں کو نہ خریدو، حضرت حسن سے پوچھا گیا کہ

کیوں؟ فرمایا کیونکہ وہ مسلمانوں کے لئے مال فے کی حیثیت رکھتے ہیں''۔ابو عبید

مال غنیمت میں خیانت

۱۱۵۹۳ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ جب کوئی شخص خائن پایا جائے تو اس سے مال لے لیا جائے گا اور سو کوڑے لگائے جائیں گے، اس کا سر اور داڑھی مونڈ دی جائے گی اور اس کی سواری جلادی جائے، اور جو کچھ بھی اس کی سواری میں ہو علاوہ حیوان کے، اور وہ کبھی بھی مسلمانوں کے ساتھ کبھی بھی حصہ نہ لے سکے گا'' اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہی کرتے تھے''۔ابن ابی شیبه

۱۱۵۹۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے اور فرمایا کہ فلاں شہید ہو گئے ہیں اور فلاں شہید ہو گئے ہیں یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس سے گزرے اور کہا کہ فلاں بھی شہید ہو گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، میں اسے آگ کی اس چادر میں لپٹے ہوئے دیکھ رہا ہوں جو اس نے بطور خیانت مال غنیمت سے اٹھالی تھی، پھر جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن الخطاب جاؤ اور لوگوں کو بتا دو کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے، چنانچہ میں نکلا اور اعلان کیا کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے''۔

ابن ابی شیبه، مسند احمد، مسلم ترمذی، دارمی

۱۱۵۹۵ حضرت عبید فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ کا تذکرہ کر رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب صدقہ میں غلول کا ذکر فرمایا کہ جس نے اونٹ کی خیانت کی یا بکری کی خیانت کی، قیامت کے دن وہ اس جانور کو اٹھائے ہوئے ہوگا تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں''۔ابن ماجه، ابن جریر، سنن سعید بن منصور

۱۱۵۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں پہلوؤں سے پکڑ پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچا رہا ہوں اور تم اس میں اس طرح گرے جا رہے ہو جیسے پتنگے اور ٹڈیاں اور قریب ہے کہ تمہارے پہلوؤں کو چھوڑ دیا جائے اور تمہیں حوض پر آنے دیا جائے تو تم میرے پاس علیحدہ علیحدہ یا جماعتوں کی شکل میں آؤ گے سو میں تمہیں پہچان لوں گا تمہارے ناموں سے اور علامتوں سے جیسے ایک شخص بہت سے اونٹوں میں اپنے اونٹوں کو پہچان لیتا ہے، سو تمہیں بائیں جانب لے جایا جائے گا اور میں تمہارے لئے منت سماجت کروں گا، اور عرض کروں گا یا رب! میری امت تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تھا، یہ آپ کے بعد الٹے قدموں پھر گئے تھے، سو میں تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن پکارتی ہوئی بکری اٹھائے ہوئے آئے گا اور کہے گا یا محمد یا محمد اور میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو صاف صاف بتا دیا تھا، اور میں ایسے کسی شخص کو نہ پہچانوں گا جو کسی چیختے ہوئے اونٹ کو اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد، تو میں اس سے کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو صاف صاف بتا دیا تھا اور نہ میں ایسے کسی شخص کو پہچانوں گا جو چیختے ہوئے گھوڑے کو اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد تو میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا'' میں نے تو صاف صاف بتا دیا تھا اور میں اس شخص کو بھی نہ پہچانوں گا جو ایک چمڑے کا خشک ٹکڑا اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد اور میں کہوں گا میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو صاف صاف بتا دیا تھا''۔

رامهرامزی فی الامثال، اور سیار بن حاتم فی الزهد

۱۱۵۹۷ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے مال غنیمت میں سے ایک رسی کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے پہلوتہی کی اس نے پھر پوچھا آپ ﷺ نے پھر پہلوتہی فرمائی، جب وہ بار بار یہی کرنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے ایک رسی کے بدلے آگ سے کون بچائے گا؟

۱۱۵۹۸ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب اپنی گھر والی فاطمہ بنت عتبۃ بن ربیعہ کے پاس گئے ان کی تلوار خون میں لت

پت تھی، اھلیہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم قتل کرکے آئے ہو سو تمہیں مشرکین کے مال غنیمت میں سے کیا ملا؟ بولے اس سوئی کو سنبھال لو اس سے اپنے کپڑے سینا اور سوئی اھلیہ کے حوالے کردی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے نمائندے کو پکارتے سنا جو کہہ رہا تھا کہ اگر کسی کو کوئی چیز ملی ہے تو واپس کردے اگرچہ وہ سوئی ہی کیوں نہ ہو، حضرت عقیل اپنی اھلیہ کے پاس واپس آئے اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ تمہاری سوئی تمہارے پاس نہ رہے گی چنانچہ سوئی واپس لی اور جاکر مال غنیمت میں جا کر ڈال دی"۔

۱۱۵۹۹ ابورافع فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ بقیع میں سے گزرے اور فرمایا اف، اف، جبکہ ان کے ساتھ میرے علاوہ اور کوئی نہ تھا سو میں خوف زدہ ہوگیا، اور میں نے پوچھا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، فرمایا کہ اس قبر میں جو شخص ہے اس کو میں نے بنوفلاں میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا تو اس نے ایک چادر بطور خیانت اٹھالی سو میں اسے اسی دھکتی ہوئی چادر میں لپٹے ہوئے دیکھ رہا ہوں"۔ طبرانی

۱۱۶۰۰ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت کے اونٹ کو سامنے کھڑا کر کے نماز ادا فرمائی، اور فارغ ہونے کے بعد ایک ٹکڑا انگلیوں میں اٹھایا یہ بالوں کا گچھا تھا، فرمایا کہ یہ بھی تمہارے مال غنیمت میں سے ہے اور اس میں سے میرے لئے خمس کے علاوہ کچھ نہیں اور خمس تم میں لوٹایا جائے گا چنانچہ سوئی اور دھاگہ تک ادا کردو یا اس سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز بھی اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت کرنا خائن کے لئے دنیا اور آخرت میں عار اور شرمندگی ہوگا، اللہ کے راستے میں لوگوں سے جہاد کرو، قریب اور دور اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرو، اور سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو، اور تم پر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ضروری ہے، کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ غم اور فکر سے نجات عطا فرماتے ہیں"۔ ابونعیم

جنگی قیدی

۱۱۶۰۱ معمر بن عبدالکریم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ مشرک قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ (جبکہ ان قیدیوں کے بدلے) اتنا اتنا فدیہ قبول کیا جا چکا تھا ان کا فدیہ نہ لو بلکہ ان کو قتل کردو"۔ ابوعبید فی کتاب الاموال

۱۱۶۰۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے ہاتھ سے ایک مسلمان کو چھڑوالینا مجھے جزیرۃ العرب سے زیادہ پسند ہے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۶۰۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا، جان لو کہ مشرکوں کے پاس جتنے بھی مسلمان قیدی ہیں ان کی آزادی کے لئے مال مسلمانوں کے بیت المال سے دیا جائے گا"۔ ابن ابی شیبہ اور ابن راھویہ

۱۱۶۰۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی عربی کو غلام نہیں بنایا جاسکتا"۔ الشافعی، متفق علیہ

۱۱۶۰۵ امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سائب بن الاقرع کو لکھا کہ مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی اپنا غلام اور سازو سامان بالکل اصل پالے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر اس نے اپنا مال تقسیم ہونے کے بعد کسی تاجر کے پاس پایا تو اس کا اب کچھ نہیں ہوسکتا۔ اور کوئی بھی آزاد جسے تاجروں نے خرید لیا ہو تو ان کو اصل قیمت واپس کی جائے گی کیونکہ آزادی کی خرید وفروخت نہیں ہوسکتی"۔

۱۱۶۰۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا تو ان کو کچھ قیدی ملے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے جتنے بھی کسان اور کاشتکار وغیرہ ہیں ان کو چھوڑ دو"۔ ابوعبید

۱۱۶۰۷ ابراھیم بن محمد بن اسلم بن بجرۃ اپنے دادا اسلم بن بجرۃ الانصاری سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں قریظہ کے قیدیوں پر مقرر فرمایا تھا تو وہ لڑکے کے زیرناف دیکھتے تھے اگر وہاں بال اگے ہوتے تو اس کو قتل کردیتے اور اگر بال نہ اگے ہوتے تو اس کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں رکھا جاتا ہے"۔ الحسن بن سفیان، ابن مندہ

۱۱۶۰۸ ... اسود بن سریع فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک قیدی لایا گیا تو وہ قیدی کہنے لگا کہ اے اللہ میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں لیکن محمد ﷺ کے حضور توبہ نہیں کرتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اپنے گھر والوں کے لئے حق پہچان لیا"۔
مسند احمد، طبرانی، دار قطنی، فی الافراد، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان سعید بن منصور

۱۱۶۰۹ ... بکر بن مراد اعور بن بشامۃ وردان بن مخزم اور ربیعہ بن رفیع العنبر بیین سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے آپ ﷺ اپنے حجرے میں آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں عیینۃ بن حصن بنوعنبر کے قیدی لے کر حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہمارے قبیلے کے قیدی جبکہ ہم تو آپ کی خدمت اقدس میں مسلمان ہو کر آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ کہ مسلمان ہو گئے ہو، سو میں اور وردان ڈر گئے اور ربیعۃ نے قسم کھائی"۔

۱۱۶۱۰ ... ثعلبہ بن الحکم فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے گرفتار کر لیا تھا اور میں اس وقت نوجوان تھا تو میں رسول اللہ ﷺ لوٹ مار سے منع فرما رہے تھے"۔ ابونعیم

۱۱۶۱۱ ... امام شعبی فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے عرب قیدیوں کے بارے میں آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ایک آدمی کا فدیہ آٹھ اونٹ سے بارہ اونٹ تک ہیں، اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا فدیہ چار سو درہم مقرر فرما دیا۔ عبدالرزاق

۱۱۶۱۲ ... طاؤس فرماتے ہیں کہ عرب قیدیوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ آزاد کردہ غلاموں کا فدیہ دو غلام یا آٹھ اونٹ اور عربی کا فدیہ ایک غلام یا چار اونٹ مقرر فرمائے"۔ عبدالرزاق

۱۱۶۱۳ ... عکرمۃ فرماتے ہیں کہ عرب غلام کے فدیے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ انہی میں سے وہ شخص جس کو زمانہ جاہلیت میں گرفتار کیا گیا تھا اس کا فدیہ آٹھ اونٹ ہوگا اور لڑکا اگر باندی کا ہو تو دو وصیف کا فیصلہ فرمایا، وصیفوں میں سے ایک مذکر ایک مونث، اور زمانہ جاہلیت کی قیدی عورت کا فدیہ ماں کے آقا ادا کریں گے اور وہی اس کا عصبہ ہوں گے اور اس کی میراث بھی لیں گے جب تک باپ آزاد نہ ہو جائے، اور زمانہ اسلام کے قیدی کا فدیہ چھ اونٹ مقرر فرمایا مرد عورت بچہ سب کے لئے"۔ عبدالرزاق

فائدہ: ...... وصیف اس لڑکے کو کہتے ہیں جو خدمت کرنے کے قابل ہو گیا ہو، واللہ اعلم۔ (مترجم)

قیدیوں کے بارے میں بقیہ ہدایات

۱۱۶۱۴ ... رباح بن الحارث فرماتے ہیں کہ اسلام سے پہلے جو عربوں نے ایک دوسرے کو قیدی بنا لیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ فرماتے تھے کہ اگر کسی نے اپنے گھر والوں میں سے کسی مملوک کو کسی عرب محلے میں پہچان لیا تو اس کا فدیہ ایک غلام کے بدلے دو غلام اور ایک باندی کے بدلے دو باندیاں ہوں گی"۔ ابن سعد

۱۱۶۱۵ ... ابوامامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول اکرم ﷺ ہنس پڑے، پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا کہ اس قوم کو دیکھ کر جن کو زنجیروں میں باندھ کر جنت میں لایا جا رہا تھا"۔ ابن النجار

خراج

۱۱۶۱۶ ... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ابراہیم النخعی روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسلمان ہو گیا، اور عرض کیا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں میری زمین سے خراج ہٹا دیجئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیری زمین جنگ لڑ کر حاصل کی گئی تھی، اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ فلاں فلاں زمین ہے جس میں آپ اس سے زیادہ خراج لیتے ہیں جتنا اس کی زمین پر لیتے ہیں تو فرمایا کہ ان کے لئے کوئی گنجائش نہیں ان سے ہم نے صلح کی ہے"۔

عبدالرزاق، ابوعبید فی الاموال، ابن عبدالحکم، فی فتح مصر، متفق علیہ

۱۱۶۱۷..... ابومجلز وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن حنیف کو سواد کا خراج وصول کرنے بھیجا اور ان کا روزانہ کا وظیفہ چوتھائی بکری اور پانچ دراھم مقرر فرمائے، اور انہیں حکم دیا کہ پورے سواد کی پیمائش کرلیں خواہ علاقہ آباد ہو یا بنجر البتہ شورزدہ زمین، ٹیلوں، جھاڑیوں اور تالابوں کی پیمائش نہ کریں اور ان جگہوں کی جہاں پانی پہنچتا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف نے جبل کے علاوہ سارے علاقے کی پیمائش کی یعنی حلوان سے لیکر عرب سرزمین تک جو فرات کے زیریں علاقے میں واقع ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہر وہ چیز جہاں تک پانی پہنچتا ہے خواہ آباد ہو یا بنجر اس کو میں نے چھتیس کروڑ جریب پایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیمانہ ایک ذراع ایک مٹھی اور ایک مڑا ہوا انگوٹھا ہوا کرتا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ہر جریب خواہ آباد ہو یا بنجر، اس پر کام ہوتا ہو یا نہ ایک درھم اور ایک قفیز مقرر کرو، اور تر کھجوروں پر پانچ درھم اور دس قفیز مقرر کرو اور ان کو کھجور اور دیگر درختوں کے پھل کھلاؤ، اور فرمایا کہ یہ ان کے لئے ان کے شہروں کو آباد کرنے کے لئے خوراک ہوگی اور ذمیوں میں سے خوشحال پر اڑتالیس درھم اور اس سے کم پر چوبیس درھم مقرر کرو اور جس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس پر بارہ درھم مقرر کرو، فرمایا کہ ایک معتمل درھم ہر ماہ کسی کو محتاج نہیں کرے گا، اور جو خراج ان پر مقرر کیا تھا اس کے بدلے ان سے غلامی کو دور کردیا اور اس کو زمین کا کرایہ بنادیا، چنانچہ پہلے سال سواد کوفہ کے خراج سے آٹھ کروڑ درھم لئے گئے پھر آئندہ سال بارہ کروڑ درھم لے کر گئے اور یہ سلسلہ چلتا رہا''۔ ابن سعد

۱۱۶۱۸..... عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہر سال اپنی ضرورت کے مطابق مال روک کر مصر کا جزیہ اور خراج روانہ فرماتے تھے، پھر ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خراج بھیجنے میں دیر ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ملامت کی اور ڈانٹا اور لکھا کہ اس بات پر مت گھبراؤ، اے ابوعبداللہ! کہ حق ہی کی وجہ سے تم سے لیا جائے اور دیا جائے، کیونکہ حق تو روشن ہے، لہٰذا مجھے اور اس کو اکیلا چھوڑ دو جو اس معاملے میں جھگڑتا ہے (تاکہ میں اس کو دیکھ لوں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ناراض رہے، چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے جوابی خط لکھا کہ اھل مصر مہلت چاہتے تھے کہ ان کے غلے کو دیکھ لیا جائے، چنانچہ میں نے مسلمانوں کے لئے دیکھا تو ان کے لئے نرمی کو بہتر پایا اس سے کہ اس کو پھاڑ دیا جائے سو وہ ایسی چیزیں بیچنے میں لگ جائیں گے جس سے ان کا کوئی بھلا نہ ہوگا اور خراج ختم ہوجائے گا اور خدا کی قسم میں نے صحیح کیا ہے اے امیر المؤمنین۔ والسلام۔ ابن سعد

۱۱۶۱۹..... عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ انباط شام کے لوگوں پر یہ شرط لگائے کہ ان کے پھل اور تنکے وغیرہ مسلمانوں کو ملیں گے اور انھوں نے نہیں لئے۔ ابوعبید

۱۱۶۲۰..... طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ نہر الملک کی ایک محنت کش عورت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ اس کی زمین اس کے حوالے کردو وہ اس سے خراج ادا کرے گی، وہ مسلمان ہوگئی تھی''۔ ابوعبید فی الاموال، عبدالرزاق

۱۱۶۲۱..... ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل نجران کو لکھا کہ میرے بعد تم میں سے جو مسلمان ہوجائے میں اس کو بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور اس کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنی کھیتی باڑی کا نصف ادا کرے، اور جب تک تم ٹھیک رہو میں تمہیں وہاں سے نکالنا نہیں چاہتا اور تمہارے عمل سے راضی ہوں''۔ بیھقی فی شعب الایمان

۱۱۶۲۲..... عطیۃ بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن حزیم کو حمص کے لشکر کا عامل بنایا، جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے کوڑا اٹھایا، سعید نے عرض کیا کہ آپ کا سیلاب بارش سے پہلے آگیا اگر آپ رضامندی طلب کریں گے تو آپ کو راضی نہ کریں گے اگر آپ سزا دیں گے تو ہم صبر کریں گے اگر آپ معاف کردیں گے تو ہم شکریہ ادا کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا لحاظ کیا اور درہ رکھ دیا اور فرمایا کہ مسلمان پر اس سے زیادہ ذمہ داری نہیں، تم نے خراج بھیجنے میں دیر کی؟ تو سعید نے عرض کیا، کہ آپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسان سے چار دینار سے زیادہ نہ لیں، ہم نہ اس پر اضافہ کرتے ہیں نہ کمی البتہ ہم ان کی فصل کا انتظار کرتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک میں زندہ ہوں تیری عزت کروں گا''۔ ابوعبید، ابن زنجویہ فی الاموال

۱۱۶۲۳..... ابومجلز لاحق بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے لئے نمازوں

اور لشکروں پر امیر بنا کر بھیجا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قضاء اور بیت المال کا امیر بنا کر بھیجا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف زمین کی پیائش کے کام پر مقرر کر کے بھیجا اور ان کے لئے ہر روز ایک بکری مقرر کی اس میں سے ایک حصہ اور وغیرہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے لئے اور دوسرا حصہ باقی دونوں حضرات کے درمیان تقسیم فرمایا، اور پھر فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ کسی بھی علاقے سے اگر روزانہ ایک بکری لی گئی تو جلد ہی وہ ویران ہو جائے گا، سو اس کے بعد حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے زمین کی پیائش کی اور انگوروں کے گنجان باغوں کے ہر جریب پر دس درھم کھجوروں کے ہر جریب پر پانچ درھم اس کے ہر جریب پر چھ درھم گندم کے ہر جریب پر چار درھم اور جو کے ہر جریب پر دو درھم مقرر فرمائے، اور ذمیوں کے مال میں جو مختلف ہوتا رہتا تھا ہر بیس درھم میں ایک درھم مقرر فرمایا اور ان پر ان کے بغیر زیور والی عورتوں اور بچوں میں سالانہ چوبیس درھم مقرر فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تفصیل سے آگاہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی اور راضی ہو گئے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حربی تاجر جب ہمارے پاس آئیں تو ان سے ہم کتنا وصول کریں؟ فرمایا کہ جب تم ان کے پاس جاتے ہو تو کتنا وصول کرتے ہو؟ عرض کیا کہ عشر۔ تو فرمایا کہ ان سے عشر وصول کرو۔ ابو عبید، ابن زنجویه، متفق علیه

۱۱۶۶۴ طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ نہر ملک کے علاقے سے ایک عورت مسلمان ہوگئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ اپنی زمین اختیار کرلے اور اپنی زمین پر واجب الادا کو ادا کرے تو اس کو اور اس کی زمین کو چھوڑ دو ورنہ پھر مسلمانوں اور ان کی زمینوں کے درمیان راستہ چھوڑ دو۔ متفق علیه

۱۱۶۶۵ ابو عون الثقفی فرماتے ہیں کہ اھل سواد میں سے جب کوئی مسلمان ہو جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو اپنی زمین کا خراج ادا کرتے رہنے دیتے''۔ متفق علیه

۱۱۶۶۶ امام شعبی فرماتے ہیں کہ رفیل مسلمان ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی زمین خراج کے بدلے اس کے حوالے کر دی اور اس کے لئے دو ہزار مقرر کئے''۔ متفق علیه

۱۱۶۶۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ سعید بن زید کو کچھ زمین دے دیں، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ابن الرفیل کی زمین میں سے ان کو دے دی، چنانچہ ابن الرفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین ہماری اور آپ کی صلح کس شرط پر ہوئی تھی، فرمایا اس شرط پر کہ تم جزیہ دوگے اور تمہاری زمینیں اور مال تمہارے ہی پاس رہیں گے، عرض کیا، یا امیر المؤمنین، میری زمین سعید ابن زید کے حوالے کی گئی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ زمین واپس کر دیں، پھر ابن الرفیل کو اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہو گیا، تو اس کے لئے سات سو مقرر کیا اور اس کے اس عطا کو خشعم میں رکھا اور فرمایا کہ اگر تو اپنی زمین پر رہے اور جو دیتا تھا دیتا رہے''۔ متفق علیه

۱۱۶۶۸ امام شعبی فرماتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد نے دریائے فرات کے کنارے جگہ خریدی تاکہ اس میں قصب اگائیں، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی گئی تو آپ نے پوچھا کہ کس سے خریدی ہے؟ عرض کیا کہ اس کے مالکوں سے سو جب مہاجرین وانصار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تو فرمایا کہ، یہ اس زمین کے رہنے والے ہیں ان میں سے کسی سے خریدی تھی، عرض کیا نہیں، فرمایا تو جس سے خریدی تھی اس کو واپس کر دو اور اپنا مال لے لو''۔ ابو عبید اور ابن زنجویه

۱۱۶۶۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خراجی زمین خریدنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس پر تو مسلمانوں کا خراج ہے''۔ متفق علیه

وظائف اور عطایا

۱۱۶۷۰ امام شعبی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم شہید ہو گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سالم کی اھلیہ کو نصف دیا اور باقی نصف مال اللہ کے راستے میں دے دیا''۔ ابن ابی شیبه

۱۱۶۳۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اگر آخری مسلمان بھی باقی ہوتا اور جب کوئی علاقہ فتح ہوتا تو میں اس کے حصے اسی طرح تقسیم کرتا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے حصے تقسیم فرمائے تھے،لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کو جزیہ ملتا رہے اور آخری مسلمان ایسا رہ جائے کہ اس کے لئے کچھ نہ بچے''۔ابن ابی شیبہ، ابوعبید، ابن زنجویہ معاً فی الاموال اور مسند ابن وھب اور مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن الجارود، طحاوی، مسند ابی یعلی، خرائطی فی مکارم الضلاق، متفق علیہ

۱۱۶۳۲ حارثہ بن مغرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ امابعد، تحقیق میں تمہارے پاس عمار بن یاسر کو امیر اور عبداللہ بن مسعود کو استاد اور وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں،اور یہ دونوں حضرات جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں نہایت شریف اور معزز حضرات ہیں،سو ان سے سیکھو اور ان کی اطاعت کرو اس میں کچھ شک نہیں کہ میں نے تمہیں خود پر ترجیح دی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے معاملے میں،اور سواد میں میں نے عثمان رضی اللہ عنہ ابن حنیف کو بھیجا ہے،ان کو روزانہ ایک بکری دو اس کا کچھ حصہ اور پیٹ عمار کے لئے اور باقی دوسرا حصہ ان تینوں حضرات کے لئے ہے''۔ابن سعد، مستدرک حاکم، سعید بن منصور

۱۱۶۳۳ ...حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اولین مہاجرین کے لئے چار ہزار مقرر کئے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے ساڑھے تین ہزار،عرض کیا گیا کہ ابن عمر بھی تو مہاجرین میں سے ہیں ان کے لئے آپ نے چار ہزار سے کم کیوں کیئے؟ تو فرمایا کہ اس کے تو صرف باپ نے ہجرت کی ہے وہ اس طرح نہیں کہ جیسے خود ہجرت کی ہو''۔ بخاری، دار قطنی فی الافراد سنن کبری بیھقی

فائدہ...... یہ اس لئے فرمایا کیونکہ ہجرت کے وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نہایت کم سن تھے،اور غزوہ احد جو ہجرت کے بعد ہوا اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عمر صرف ۱۴ برس تھی۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۶۳۴ موسیٰ بن علی بن رباح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ جو قرآن کریم کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو ابن ابی کعب کے پاس آئے،اگر کوئی فرائض کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے تو زید بن ثابت کے پاس جائے اور اگر کوئی فقہ کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو وہ معاذ بن جبل کے پاس جائے،اور اگر کوئی مال کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خازن اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے،سنو! میں سب سے پہلے مہاجرین اولین سے شروع کرنے والا ہوں میں اور میرے ساتھی،اور ان کو دوں گا،پھر انصار کو دینا شروع کروں گا جنہوں نے امان اور ٹھکانہ دیا ان کو دوں گا،پھر امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو دوں گا،سو جس نے جلدی ہجرت کی اس کو عطا بھی جلدی ملے گی اور جس نے تاخیر سے ہجرت کی اس کو عطا بھی دیر سے ملے گی سوا گر کسی کو برا بھلا کہنا ہی ہے تو اپنی سواریوں کو کہو''۔ابوعبید فی الاموال، ابن ابی شیبہ، سنن کبری بیھقی

۱۱۶۳۵ سفیان بن وھب الخولانی فرماتے ہیں کہ جب ہم نے بغیر عہد کے مصر فتح کرلیا تو حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے عمرو بن العاص اس کو تقسیم کردو،حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا کہ میں اس کو تقسیم نہ کروں گا،حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم اس مال کو اسی طرح تقسیم کریں گے،حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم اس مال کو اس طرح تقسیم کریں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا مال تقسیم کیا تھا،حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس مال کو اس وقت تک تقسیم نہ کروں گا جب تک امیر المؤمنین کو اطلاع نہ کردوں،تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اس مال کو اس وقت تک برقرار رکھو جب تک تمہارے پاس موجود جانوروں کے پوتے نواسے بھی اس جہاد میں شریک نہ ہو جائیں''۔

ابن عبد الحکم فی فتوح مصر، ابن وھب، ابوعبید، ابن زنجویہ معاً فی الاموال، متفق علیہ

۱۱۶۳۶ عیاض الاشعری فرماتے ہیں:''حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلاموں،باندیوں اور گھوڑوں کو بھی وظیفہ عطا فرماتے''۔ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۷ سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نومولود بچے کے لئے بھی وظیفہ مقرر فرماتے''۔ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے فرائض مقرر فرمائے،رجسٹر تیار کروائے اور اجنبیوں کو باہم روشناس کرایا،حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے ساتھیوں سے روشناس کروایا''۔ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۹ ... مخلد الغفاری فرماتے ہیں کہ تین مملوک غلاموں نے بدر میں شرکت کی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ہر ایک کو ہر سال تین ہزار دیتے۔
ابو عبید فی الاموال، ابن ابی شیبه، متفق علیه

۱۱۶۴۰ ابوجعفر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وظائف مقرر کرنے شروع کیئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ دینی ذات سے شروع کریں تو فرمایا نہیں، پھر جناب رسول اللہ ﷺ کی قربت کا لحاظ کرتے ہوئے دینا شروع کیا، چنانچہ پہلے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے پھر پانچ قبیلوں کے درمیان یہاں تک کہ بنوعدی بن کعب پر انتہا ہوگئی"۔ابن ابی شیبه،متفق علیه

۱۱۶۴۱ ... قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل بدر کے لئے پانچ ہزار مقرر فرمائے اور فرمایا کہ میں ان کو باقی لوگوں پر ضرور فضیلت دوں گا"۔ابو عبید، ابن ابی شیبه، بخاري، متفق علیه

بیت المال سے وظیفہ

۱۱۶۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں باقی رہا تو ایک شخص کا وظیفہ چار ہزار تک کروں گا، ایک ہزار اسلحے کے لئے، ایک ہزار خرچے کے لئے، ایک ہزار گھر والوں کے لئے، اور ایک ہزار گھوڑے کیلئے"۔ابن ابی شیبه، متفق علیه

۱۱۶۴۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک اور سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے لئے پانچ پانچ ہزار اور انصار کے لئے چار چار ہزار وظیفہ مقرر فرمایا، اور مہاجرین کی اولادوں میں سے جنہوں نے جنگ بدر میں شرکت نہ کی تھی ان کا بھی چار ہزار وظیفہ مقرر رہوا۔

ان میں عمر بن ابی سلمۃ بن عبدالاسد المخزومی، اسامۃ بن زید محمد بن عبداللہ بن جحش الاسدی، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شامل تھے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابن عمر تو ان میں سے نہیں ہے وہ تو وہ تو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر میرا حق بنتا ہے تو عطا فرمادیجئے ورنہ رہنے دیجئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کا حصہ بھی پانچ ہزار لکھ دو اور میرا چار ہزار لکھ دو، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے میں نہیں چاہتا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں اور تو دونوں پانچ پانچ ہزار وصول نہیں کرسکتے"۔ابن ابی شیبه، متفق علیه

۱۱۶۴۴ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، فرماتے ہیں، میں ان کے پاس پہنچا اور ان کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو میں نے انہیں سلام کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا لائے؟ میں نے عرض کیا پانچ لاکھ لایا ہوں، دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، ایک لاکھ، اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ، فرمایا تم اونگھ رہے ہو اپنے گھر چلے جاؤ اور سو جاؤ کل میرے پاس آنا، میں اگلے دن پھر خدمت میں حاضر ہوا، پھر دریافت فرمایا کہ کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا پانچ لاکھ، دریافت فرمایا کہ پاکیزہ مال ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے اس کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں ہے پھر لوگوں سے فرمایا کہ یہ میرے پاس بہت سا مال لائے ہیں سو اگر تم لوگ چاہو تو تمہارے لئے تیار کر رکھیں اور اگر تم چاہو تو تم کو کسی پیمانے سے ناپ ناپ کر دے دیں؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین، یہ عجمی لوگ فہرستیں اور رجسٹر بنایا کرتے ہیں اور انہی کے مطابق لوگوں کو دیتے ہیں میں نے ان کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی رجسٹر بنوائے اور مہاجرین کے لئے پانچ پانچ ہزار وظیفہ مقرر فرمایا اور انصار کے لئے چار چار ہزار، اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے لئے بارہ بارہ ہزار وظیفہ مقرر فرمایا"۔ابن ابی شیبه، یشکری فی یشکریات، سنن کبری بیهقی

۱۱۶۴۵ ... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ بحرین کے حکمران کے پاس گئے تو انہوں نے میرے ساتھ آٹھ لاکھ درھم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجے، چنانچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کیا لے کر آئے ہوا ے ابوہریرۃ! میں نے عرض کیا کہ آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں، دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کیا کہہ رہے ہو؟ تم تو ایک دیہاتی ہو، سو میں نے

ہاتھوں پر پورے پورے گن کر بتائے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کو طلب فرمایا اور مال کے بارے میں ان سے مشورہ فرمایا لیکن سب میں اختلاف ہوگیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ یہاں تک کہ ظہر کے وقت ان کو دوبارہ طلب فرمایا، اور فرمایا کہ میں اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص سے ملا ہوں اور اس سے مشورہ کیا ہے اور ان کی رائے مجھ پر منتشر نہیں ہوئی، پھر فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے علاقوں والوں سے اپنے رسول ﷺ کو دیا ہے تو وہ اللہ، اس کے رسول ﷺ ان کے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، اور مسافروں کا حق ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو کتاب اللہ کے مطابق تقسیم فرمادیا''۔ابن ابی شیبہ

۱۱۶۴۶..... اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ اس مال کے لئے جمع ہوجاؤ اور دیکھو اس بارے میں تم کیا سمجھتے ہو اور میں نے اللہ کی کتاب سے آیات پڑھی ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا کہ ''اللہ نے اپنے رسول کو جو مال عطا کیا ہے'' سے لے کر یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں' تک۔(سورۃ الحشر آیت ۷۔۸) اور خدا کی قسم وہ تنہا ان سب کے لئے نہیں ہے اور وہ لوگ جنہوں نے گھر فراہم کئے اور (سورۃ الحشر آیت ۹) اور خدا کی قسم وہ تنہا ان کے لئے نہیں ہے اور لوگ جو آئے ان کے بعد (سورۃ الحشر آیت ۱۰) خدا کی قسم مسلمانوں میں سے کوئی نہیں جس کا اس مال میں حق نہ ہو، خواہ اس کو دیا گیا ہو یا نہ دیا گیا ہو، بھلے وہ عدن کا کوئی چرواہا ہی کیوں نہ ہو''۔سنن کبری بیھقی، ابن ابی شیبہ

۱۱۶۴۷..... حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک باندی نکلی ہم نے کہا امیر المؤمنین کی موطؤہ ہے اس نے سن لیا اور اس نے کہا کہ میں امیر المؤمنین کی موطؤہ نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے لئے حلال ہوں میں تو اللہ کے مال میں سے ہوں، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے صحیح کہا، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے اس مال میں سے کیا حلال سمجھا ہے اس سے میں نے دو کپڑے حلال سمجھ کر لئے ہیں ایک سردیوں کے لئے اور ایک گرمیوں کے لئے اور میرے پاس اپنے حج اور عمرے اور اپنے بعد اپنے گھر والوں کی خوراک کی گنجائش نہیں ہے اور مسلمانوں کے ساتھ میرا حصہ انہی کی طرح ہے نہ ان سے زیادہ اور نہ ان سے کم''۔ابوعبید فی الاموال، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، سنن کبری بیھقی

۱۱۶۴۸..... یحییٰ بن سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن الارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کا مال ہر ماہ ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو، مسلمانوں کا مال ہر جمعہ کو تقسیم کیا کرو، پھر فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کا مال ہر روز ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو، تو قوم کے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ مسلمانوں کے بیت المال میں کچھ باقی رکھیں جو کسی مصیبت میں یا کسی باہر کے کام میں کام آجائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تیری زبان پر شیطان جاری ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی حجت مجھے القا فرمادی اور اس کے شر سے مجھے بچالیا، میں نے بھی اس کے لئے وہی تیار کر رکھا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کر رکھا تھا یعنی اللہ عزوجل کے رسول ﷺ کی اطاعت''۔سنن کبری بیھقی

۱۱۶۴۹..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آٹھ لاکھ درھم لے کر پہنچا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لے کر آئے ہو، میں نے عرض کیا کہ آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں فرمایا کہ تم اسی ہزار ہی لائے ہوگے میں نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ میں آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں فرمایا کہ میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ تم یمن کے بے عقل ہو؟ تم اسی ہزار لائے ہو اچھا بتاؤ آٹھ لاکھ کتنے ہوتے ہیں؟ سو میں نے ایک ایک لاکھ کر کے گنا یہاں تک کہ آٹھ لاکھ پورے گنے، پھر فرمایا کہ کیا یہ پاکیزہ مال ہے تو پریشان ہوا! میں نے عرض کیا جی ہاں سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ رات بے چینی سے گزاری یہاں تک کہ جب فجر کی اذان ہوئی تو ان سے ان کی اھلیہ نے کہا آپ رات بھر نہیں سوئے؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب کیسے سوجائے جبکہ اتنے لوگ آگئے ہیں جو آغاز اسلام سے اب تک اتنے نہیں آئے، اگر عمر ھلاک ہوگیا تو کون بچائے گا؟ اور وہ مال بھی اس کے پاس ہو اور حق دار کو بھی نہ دیا ہو؟ سو جب آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز ادا فرما چکے تو رسول اللہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ آپ کے پاس جمع ہوگیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج رات لوگوں کے پاس اتنا مال آیا ہے کہ آغاز اسلام سے پہلے آج تک اتنا مال نہیں آیا، سو میری اس معاملے میں ایک رائے ہے تم بھی مجھے مشورہ دو، میرا خیال ہے کہ لوگوں کو پیمانے بھر بھر کر دوں، عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین ایسا نہ کریں لوگ اسلام میں داخل ہورہے ہیں اور مال بڑھتا جارہا ہے، بلکہ ان کو آپ

کتاب اللہ کے مطابق دیجئے سوجب بھی لوگ زیادہ ہوں اور مال بھی زیادہ ہو تو آپ ان کو اسی طریقے سے وظائف دے سکیں گے۔ پھر فرمایا کہ اچھا مجھے یہ مشورہ دو کہ میں پہلے کس سے شروع کروں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ اپنے آپ سے شروع کیجئے آپ ہی اس معاملے کے نگران ہیں اور انہی میں سے کسی نے کہا کہ اور امیر المؤمنین زیادہ جانتے ہیں، فرمایا نہیں بلکہ میں جناب نبی کریم ﷺ سے شروع کرتا ہوں اور پھر جو زیادہ قریب ہو درجہ بدرجہ چنانچہ اسی کے مطابق فہرست تیار کی گئی بنوھاشم اور بنوعبدالمطلب سے شروع کیا گیا اور ان سب کو دیا گیا پھر بنوعبدشمس کو دیا گیا، پھر بنونوفل بن عبدمناف کو دیا گیا اور بنوعبدشمس کو شروع میں اس لئے رکھا تھا کیونکہ وہ بنوھاشمی کے ماں شریک بھائی تھے۔

ابن سعد، سنن کبری بیهقی

۱۱۶۵۰ ... حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شریح اور سلمان بن ربیعہ الباہلی کو قضاء پر مقرر فرمایا''۔ عبدالرزاق

۱۱۶۵۱ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو میں نے طریقے کے مطابق نہ چھوڑا ہوتا تو ان کو کچھ نہ ملتا۔ میں نے جو علاقہ بھی فتح کیا اس کا مال ایسے ہی تقسیم کر دیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا مال تقسیم کر دیا تھا، لیکن، میں اس کو ان کے لئے بطور خزانے کے چھوڑتا ہوں''۔

بخاری، ابو داؤد، سنن کبری بیهقی

مال غنیمت کی تقسیم کا طریقہ

۱۱۶۵۲ ... منذر بن عمرو الوادعی فرماتے ہیں کہ انہوں نے گھوڑے کے لئے دو حصے اور گھوڑے والے کے لئے ایک حصہ مقرر کیا پھر تفصیل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے تو سنت پر عمل کیا''۔ سنن کبری بیهقی

۱۱۶۵۳ ... جبیر بن الحویرث فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں بنانے کے سلسلے میں مسلمانوں سے مشورہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو مال سال بھر میں آپ کے پاس جمع ہو وہ آپ سارا کا سارا تقسیم کر دیں اور اس میں سے کچھ نہ رکھیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ مال بہت زیادہ ہے لوگوں کے لئے کافی ہے اگر چہ ان کو گنا نہ جائے تا کہ آپ لینے والوں اور نہ لینے والوں کو الگ الگ پہچان لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ معاملہ الجھ جائے، ولید بن ھشام بن مغیرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین میں شام سے ہو کر آیا ہوں انہوں نے الگ الگ فہرستیں اور الگ الگ لشکر بنا رکھے ہیں سو آپ بھی الگ الگ فہرستیں اور الگ الگ لشکر بنا کر رکھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورے کو قبول کر لیا اور عقیل بن ابی طالب محزمۃ بن نوفل اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو بلایا؟ یہ لوگ قریش کے نسب ناموں کے ماہر تھے، ان کو حکم فرمایا کہ لوگوں کے نام ان کے درجات کے مطابق تحریر کریں، چنانچہ انہوں نے لکھے اور بنوھاشم سے شروع کئے اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کا نام لکھا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کا نام لکھا خلافت کا لحاظ رکھتے ہوئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا کہ خدا کی قسم میرا بھی یہی دل چاہتا ہے کہ ایسا ہی ہو لیکن نبی کریم ﷺ کے قریبی رشتے داروں سے شروع کرو اور درجہ بدرجہ لکھتے جاؤ اور عمر کو وہاں رکھو جہاں اللہ نے رکھا ہے''۔ ابن سعد

۱۱۶۵۴ ... اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کے سامنے فہرستیں پیش کی گئیں، سب سے پہلے بنو ہاشم تھے پھر بنو تیم، پھر بنوعدی، فرمایا کہ عمر کو وہیں رکھو جہاں اس کی جگہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں سے درجہ بدرجہ شروع کرو، بنوعدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ ﷺ کے خلیفہ یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب رسول اکرم ﷺ کے خلیفہ تھے، سو اگر آپ خود کو بھی اسی حیثیت سے رکھیں جیسے ان لوگوں نے رکھا تو (کیسا ہو؟) فرمایا ارے ارے، اے بنوعدی کیا تم میری پشت پر مارنا چاہتے ہو، اس طرح تو میں ضرور تمہاری خاطر اپنی نیکیاں ضائع کر بیٹھوں گا، نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ تمہارا بلاوا آ جائے اور میں فہرستیں تمہارے سامنے ترتیب دے دوں یعنی تمہیں سب سے آخر میں رکھوں، بے شک میرے دو ساتھی تھے جو ایسے راستے پر چلے کہ اگر میں نے ان کی مخالفت کی تو میری بھی مخالفت کی جائے گی خدا کی قسم ہمیں دنیا میں کوئی فضیلت نہیں ملی نہ ہی ہم آخرت میں اپنے اعمال پر ثواب دار فضیلت کے خواہاں ہیں اللہ کی طرف، علاوہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہی ہماری عزت ہیں ان کی قوم تمام عربوں میں افضل واشرف ہے

پھران سے قریب تر پھران سے قریب تر، اور عربوں کو عزت وعظمت رسول اللہ ﷺ سے ہی دی گئی ہے چاہے ہم سے بعض اس کو اپنے آباءاجداد کی طرف منسوب کریں اور کیا ہے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جو اس عزت کو اپنے نسب کی طرف منسوب کریں پھر ہم حضرت آدم علیہ السلام سے چند پشتوں سے زیادہ دور بھی نہیں، اور اس کے باوجود خدا کی قسم اگر عجمی لوگ اعمال لے کر آئے اور ہم بغیر اعمال آگئے تو وہ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے زیادہ حق دار ہوں گے پھر کوئی شخص قرابت داری کی طرف نہ دیکھے اور جو اللہ کے پاس ہے اس کے لئے عمل کرے، کیونکہ جس کا عمل کم پڑ گیا اس کا نسب اس کے لئے کچھ نہ کر سکے گا"۔ابن سعد

۱۱۶۵۵ ہشام الکعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے بنوخزاعیۃ والوں کی فہرستیں اٹھا رکھی تھیں یہاں تک کہ قدید پہنچے، ہم بھی ان کے پاس قدید پہنچے وہاں کوئی عورت (خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ) بھی ایسی نہ رہی جس نے اپنے ہاتھ سے وظیفہ وصول نہ کیا ہو، پھر روانہ ہوئے اور عسفان پہنچے اور وہاں بھی ایسا ہی کیا حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی"۔ابن سعد

۱۱۶۵۶ محمد بن زید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بنوحمیر والوں کی فہرست الگ ہوا کرتی تھی"۔ابن سعد

۱۱۶۵۷ جہم بن ابی جہم کہتے ہیں کہ خالد بن عرفطۃ العذری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے رہ جانے والوں (گھر بار اور قبیلے) کے بارے میں دریافت فرمایا، تو انہوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میں اپنے پیچھے ایسے لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں جو آپ کی عمر میں برکت کی دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے، جو بھی قادسیہ گیا تھا اس کا وظیفہ سو اور دو ہزار یا پندرہ سو تک ہے، اور جو بھی نومولود بچہ یا بچی پیدا ہوئی ہے اس کا بھی وظیفہ سو اور دو جریب ہر ماہ مقرر کیا گیا ہے، اور ہمارے ہاں جو بچہ بھی بالغ ہوا ہے اس کا وظیفہ پانچ سو سے چھ سو تک جا پہنچا ہے، سو اگر یہ نکالے اپنے گھر والوں کے لئے جن میں سے بعض کھاتے ہیں اور بعض نہیں کھاتے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ ان چیزوں میں خرچ کرے جو مناسب ہیں اور ان میں بھی جو مناسب نہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ ہی مددگار ہے، یہ تو انہی کا حق ہے ان کو دے دو، اور میں خوش قسمت ہوں کہ میں نے یہ لے کر ان کو ان کا حق ادا کر دیا ہے، سو اس پر میری تعریف نہ کرو کیونکہ اگر یہ خطاب کے مال سے ہوتا تو میں اس کو ہرگز نہ دیتا، لیکن میں جانتا ہوں کہ اس میں فضیلت ہے اور میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اس کو ان سے روک رکھوں، سو اگر ان دیہاتیوں میں سے کسی کی عطا نکل گئی تو وہ اس سے بکریاں خرید لے اور اس کو اپنے جنگل میں رکھ لے، پھر اگر دوسری مرتبہ کسی کی عطا نکل گئی تو اس سے غلام خرید لے اور اس کو بھی وہیں رکھے، کیونکہ میں (تجھے سمجھ آئے) اے خالد بن عرفطۃ! اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو اپنے زمانے میں عطا کو مال نہ گنیں گے، سو اگر ان میں سے کوئی باقی ہوا، یا ان کی اولادوں میں سے تو ان کے لئے وہ چیز ہوگی جس کی وہ امید رکھتے اور اسی پر تکیہ بیٹھے تھے، سو میری نصیحت تیرے لئے بھی ہی ہے جیسے اس شخص کے لئے جو اسلامی علاقوں کی انتہائی سرحد پر ہو حالانکہ تو میرے پاس ہی بیٹھا ہے، اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا معاملہ میرے حوالے کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اپنی رعایا سے دھوکہ کرنے والا تھا وہ جنت کی خوشبو بھی سونگھ نہ سکے گا"۔ابن سعد

مال غنیمت کے چار حصے تقسیم کرنا

۱۱۶۵۸ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ کو لکھا کہ لوگوں کو ان کے عطیے اور وظیفے دے دو، انہوں نے جواب دیا کہ ہم دے چکے لیکن پھر بھی ابھی بہت باقی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ انہی کا حصہ ہے جو اللہ نے ان کو دیا ہے وہ نہ عمر کا ہے نہ عمر کی اولاد کا، باقی ماندہ کو بھی انہی میں تقسیم کردو"۔ابن سعد

۱۱۶۵۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چند تاجر دوست آئے اور مصلیٰ میں ٹھہرے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا خیال ہے؟ کیا آج رات ہم ان کو چوری سے بچانے کے لئے ان کی چوکیداری کریں؟ چنانچہ دونوں نے ان

کی پہرے داری کرتے ہوئے رات گزاری اور نماز پڑھتے رہے جتنی اللہ نے ان کے نصیب میں لکھی تھی، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو اس کی طرف متوجہ ہوگئے اور اس کی ماں سے کہا کہ اللہ سے ڈر اور اپنے بچے کے ساتھ اچھا معاملہ کر یہ کہہ کر واپس آگئے، پھر بچے کے رونے کی آواز سنی، اس کی ماں کے پاس واپس آئے اور اس سے اسی طرح کہا، اور اپنی جگہ واپس آگئے، رات کے آخری پہر انہوں نے پھر بچے کے رونے کی آواز سنی تو اس کی ماں کے پاس آئے اور فرمایا تو برباد ہو، میرے خیال میں تو اچھی ماں نہیں ہے، بھلا کیا مسئلہ ہے کہ رات بھر تیرا بچہ بے چین رہا ہے، وہ کہنے لگی کہ اے اللہ کے بندے! میں رات سے پریشان ہوں کیونکہ میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں اور یہ انکار کرتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیوں؟ کہنے لگی اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی بچے کے لئے وظیفہ مقرر کرتے ہیں جس کا دودھ چھڑایا جاچکا ہو، پھر پوچھا کہ اس کا کتنا ہوگا؟ عورت نے کہا کہ اتنا اتنا ماہوار فرمایا تو برباد ہو جلدی مت کر، پھر فجر کی نماز پڑھائی، اور اسی دن نماز میں اتنا رو رہے تھے کہ لوگ ٹھیک سے آواز نہ سن پا رہے تھے،، سو جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ ہائے تمہارے عمر کی بربادی، مسلمانوں کے بچے قتل کردیئے، پھر اعلان کرنے والے کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا کہ اپنے بچوں سے دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کرو ہم ہر نومولود مسلمان بچے کے لئے وظیفہ مقرر کردیتے ہیں، اور یہ حکم تمام ممالک اسلامیہ میں پہنچادیا کہ مسلمانوں کے ہر پیدا ہونے والے بچے کا وظیفہ مقرر کیا جائے گا"۔ ابن سعد اور ابوعبید فی الاموال

۱۱۶۶۰ اسلم فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے خدا کی قسم اگر میں اگلے سال تک رہا تو میں لوگوں میں سے سب سے آخری کو پہلے سے ملادوں گا اور ان سب کو ایک ہی طریقے پر بنادوں گا"۔ ابوعبید اور ابن سعد

۱۱۶۶۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مال بڑھ جانے تک زندہ رہا تو میں ایک مسلم آدمی کا وظیفہ تین ہزار تک پہنچادوں گا، ہزار اس کے اسلحہ اور جانور وغیرہ کے لئے ہزار اس کے خرچے کے لئے اور ہزار اس کے گھر والوں کے خرچے کے لئے"۔ ابن سعد

۱۱۶۶۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اس معاملے میں اپنا حصہ معلوم ہوتا تو حمیر کے سرداروں کا چرواہا بھی اپنا حصہ لینے آجاتا اور اس کی پیشانی پر پسینہ تک نہ آتا"۔ ابوعبید فی الغرائب اور ابن سعد

۱۱۶۶۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ میں ایک مرتبہ دس دس تقسیم فرمائے، ایک شخص کو دیا تو عرض کیا گیا کہ اے امیر المؤمنین! وہ تو مملوک غلام ہے تو فرمایا کہ اس کو بلاؤ پھر فرمایا کہ چھوڑو جانے دو"۔ ابن سعد

۱۱۶۶۴ عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں ان کو صاع میں بھر بھر کر مال دوں گا"۔ ابن سعد

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے وظائف

۱۱۶۶۵ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ہمارے وظائف بھیجا کرتے تھے اور غلام اور جانور وغیرہ بھی"۔ ابن سعد

۱۱۶۶۶ عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب تک مال بڑھتا رہے گا میں وظائف بھی بڑھاتا رہوں گا، اور ان کے لئے تیار کر رکھوں گا، بے شک میں اپنے ساتھیوں کے لئے پیمانے بھر بھر کر دوں گا کیونکہ میرے ساتھی (عوام) بہت ہیں چنانچہ میں ان کو مٹھیاں بھر بھر کر بے حساب دوں گا، وہ انہی کا مال ہے جو وہ لیتے ہیں"۔ ابن سعد

۱۱۶۶۷ حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اما بعد، جان لو کہ آج سال کا وہ دن ہے کہ بیت المال میں ایک درہم بھی باقی نہیں رہا بلکہ بالکل جھاڑو پھر گئی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ بیت المال میں ایک درہم بھی باقی نہیں رہا بلکہ بالکل جھاڑو پھر گئی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ میں نے ہر حق دار کا حق ادا کردیا ہے"۔ ابن سعد

۱۱۶۶۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا، میں آیا تو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک چمڑے کی چٹائی بچھی ہوئی ہے اور اس پر مٹھیاں بھر بھر سونا بکھرا پڑا ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مٹھی بھر کیا ہے؟ تو ڈلی کا ذکر کیا اور پھر فرمایا یہاں آؤ اور یہ اپنی قوم کے درمیان تقسیم کردو، اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ کیوں اس کو اپنے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دور رکھا اور مجھے دیا گیا، کسی بھلائی کے لئے مجھے دیا گیا یا برائی کیلئے؟ پھر رو پڑے اور فرمایا کہ ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی برائی کی وجہ سے نہیں روکا گیا، اور نہ عمر کو دیا گیا کسی بھلائی کے لئے"۔

ابو عبید فی الاموال، ابن سعد، ابن راھویہ، شاشی

۱۱۶۶۹ محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک داماد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ انہیں بیت المال سے کچھ دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے خائن بادشاہ بن کر ملوں، اس کے بعد ان کو اپنے ذاتی مال سے دس ہزار درہم دیئے۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۱۶۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں باقی رہا تو کم ترین لوگوں کا وظیفہ بھی دو ہزار کردوں گا"۔ ابن سعد

۱۱۶۷۱ یزید بن ابی حبیب (جنہوں نے یہ زمانہ پایا) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دیکھ لیں کہ آپ سے پہلے کون لوگ ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی ان کو دو دو سو دینار وظیفہ مکمل دو، اور اس کو اپنے لئے اور اپنی اھلیہ کے لئے بھی مکمل کرلو اور خارجہ بن حذافہ کو بھی مکمل دو سو دینار دو کیونکہ بہت بہادر آدمی ہیں اور عثمان بن قیس بن ابی العاص کو بھی مکمل دو کیونکہ وہ بہت مہمان نواز ہے"۔ ابن سعد، ابو عبید فی الاموال اور ابن عبدالحکم

۱۱۶۷۲ عبداللہ بن ھبیرۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ناذرۃ کو حکم دیا کہ لشکروں کے امراء کے پاس جاؤ جو رعایا کی طرف واپس آرہے ہیں اور ان سے کہو کہ ان کے وظائف برقرار ہیں اور ان کے گھر والوں کے وظائف بھی بہے جارہے ہیں سو کھیتی وغیرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں"۔ ابن عبدالحکم

۱۱۶۷۳ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا کر جایا کرتے تھے اور جب بھی واپس آتے تو مجھے کھجوروں کا ایک باغ عطا فرماتے"۔ ابن سعد

بیت المال سے عطیہ

۱۱۶۷۴ یحییٰ بن عبداللہ بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص کی طرف لکھا کہ کھانے پینے کا سامان لے کر مصر سے سمندر کے راستے لے کر آئیں اور ساحل پر لنگر انداز ہوں اور ساحل پر لوگوں کے حالات اور گھر والوں کے مطابق تقسیم تھا اور اھل مدینہ تو چاروں طرف سے گھرے ہوئے تھے، مدینہ کی زمین ایسی نہ تھی جہاں کھیتی باڑی ہوسکے، چنانچہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مصر سے بیس کشتیوں میں سامان بھیجا، ہر کشتی میں تین ہزار اردب کم وبیش دانے تھے حتیٰ کہ کشتیاں ساحل کے کنارے آنے لگیں ساحل بھی چمک رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے استقبال کے لئے پہنچے، آپ رضی اللہ عنہ نے جب کشتیوں کو دیکھا تو اللہ کا شکر ادا کیا جس نے مسلمانوں کے لئے سمندر کو مسخر کردیا تھا تاکہ اس میں مسلمانوں کے فائدے مدینہ تک پہنچ سکیں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کھانے کا سامان کو وصول کرلیں اور پورا پورا دیں، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس آئے تو یہ کھانے کا سامان لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کردیا، اور لوگوں کے لئے پرچیاں لکھ دیں جو وہ لے کر جاتے اور کھانا وصول کرتے"۔ ابن سعد

۱۱۶۷۵ حضرت عبداللہ بن ابی ھذیل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ عنہ کو وظیفہ عطا فرمایا، ہر روز ایک بکری، اس کا پیٹ اور ایک حصہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے لئے، ایک چوتھائی حضرت عبداللہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے اور ایک چوتھائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف کے لئے"۔ابن سعد

۱۱۶۷۶... سماک بن حرب فرماتے ہیں کہ ایک شخص سال کے آٹھویں مہینے انتقال کر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو وظیفہ کا دو تہائی عطا فرما دیا۔

ابو عبید فی الاموال

۱۱۶۷۷... عبداللہ بن قیس یا ابن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ تشریف لائے اور زمین کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اگر آپ نے ایسا کیا) تو پھر تو وہ ہو جائے گا جو آپ کو ناپسند ہے، اگر آپ نے زمین کو آج تقسیم کر دیا تو زبردست پیداوار ہوگی جو ایسی قوم کے ہاتھ میں چلی جائے گی جو ہلاک ہو جائے گی اور سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ میں چلا جائے گا، پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جو اسلام کا راستہ روکے گی اور انھیں کچھ نہ ملے گا سو ایسا معاملہ کرنے کی کوشش کریں کہ اس میں ابتداء وانتہاء دونوں کی گنجائش ہو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے مشورے کو قبول فرما لیا"۔ابو عبید، خرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۱۶۷۸... ابراھیم فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے سواد فتح کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ اسے ہمارے درمیان تقسیم کر دیجئے کیونکہ اسے ہم نے فتح کر لیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ ان مسلمانوں کا کیا قصور ہے جو تمہارے بعد آئیں گے اور مجھے ڈر ہے کہ تم اسے آپس میں تقسیم کر لو گے اور پانی کے معاملے میں فساد کرو گے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل سواد کو ان کی زمینوں پر برقرار رکھا اور ان پر جزیہ مقرر فرمایا اور ان کی زمینوں پر خراج مقرر کر دیا"۔ابو عبید، ابن زنجویہ

۱۱۶۷۹... محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں تیار کروائیں تو دریافت فرمایا کہ کس سے شروع کریں، عرض کیا گیا کہ اپنے آپ سے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے امام ہیں چنانچہ انہیں کو سب سے پہلے رکھ کر درجہ بدرجہ رشتے داروں کا نام لکھو"۔ابو عبید

دورِ فاروقی میں مالی فراوانی

۱۱۶۸۰... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا، غالباً ظہر کے وقت میں ان کے دروازے پر پہنچا تو مجھے ان کے رونے کی آواز سنائی دی تو میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ کچھ ہو گیا واللہ امیر المؤمنین کچھ ہو گیا، پھر میں اندر داخل ہوا اور ان کا کندھا پکڑا اور عرض کیا کہ کوئی بات نہیں، کوئی بات نہیں اے امیر المؤمنین فرمایا نہ صرف بات ہے بلکہ بہت سخت بات ہے پھر میرا ہاتھ پکڑا اور ایک کمرے میں لے گئے جہاں ایک دوسرے کے اوپر بہت سے تھیلے پڑے تھے، اور فرمایا کہ اب خطاب کی اولاد پر اللہ کے سامنے آزمائش کا وقت آیا ہے اگر اللہ چاہتے تو یہ سارا مال میرے دونوں ساتھیوں یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی دیدیتے اور وہ اس کا کوئی طریقہ مقرر فرما دیتے تو میں بھی اسی طریقے کی پیروی کرتا، میں نے عرض کیا کہ بیٹھ جائے ہم کچھ سوچتے ہیں، چنانچہ ہم نے امہات المؤمنین کا وظیفہ چار چار ہزار، مہاجرین کا وظیفہ بھی چار چار ہزار اور سب لوگوں کا وظیفہ دو دو ہزار مقرر کیا حتی کہ ہم نے سارا مال تقسیم کر دیا"۔ابو عبید فی الاموال والعدنی

۱۱۶۸۱... حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آگئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے وہاں لشکروں کے امیر بھی تھے آتے ہی فرمانے لگے اے عمر! اے عمر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ رہا عمر، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ان کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور آپ کے اور اللہ کے درمیان کوئی نہیں، سو اپنے دائیں بائیں اور سامنے دیکھئے، یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے پرندوں کے گوشت کے علاوہ کچھ نہیں کھایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا میں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہ کھڑا ہوں گا جب تک آپ لوگ ہر مسلمان شخص کے لئے دو مد گندم اور اور ان دونوں کے حصے کا سرکہ اور تیل دینے کی ذمہ داری نہ قبول کر لو، انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین ہم ذمہ داری قبول کرتے ہیں، یہ ہم پر لازم ہے اللہ تعالیٰ نے خیر اور وسعت بہت عطا فرمائی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر ٹھیک ہے"۔ابو عبید

۱۱۶۸۲ ... حضرت حارثہ بن مغرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا چنانچہ ایک تھیلہ کھانے کا گوندھا گیا اور پھر اس سے روٹی بنائی گئی، پھر تیل میں اس کا ثرید بنایا گیا اور پھر اس پر تیس آدمیوں کو بٹھایا گیا تو انہوں نے صبح کے وقت پیٹ بھر کر کھایا، پھر عشاء کے وقت بھی ایسا ہی کیا گیا اور فرمایا کہ ہر شخص کو مہینے بھر دو تھیلے کافی ہو جائیں گے، چنانچہ تمام لوگوں کو ہر ماہ دو تھیلے ملتے خواہ مرد ہو یا عورتیں یا مملوک غلام"۔ابو عبید

۱۱۶۸۳ ... سفیان بن وهب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ہاتھ میں دو مد اور ایک ہاتھ میں دو قسط اٹھائے اور فرمایا کہ میں نے ہر مسلمان کے لئے ہر ماہ دو مد گندم اور دو قسط سرکہ ایک ہاتھ میں دو قسط تیل مقرر کیا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ اور غلاموں کے لئے؟ فرمایا ہاں غلاموں کے لئے بھی"۔ابو عبید

۱۱۶۸۴ ... عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا، امابعد ہم نے تمہارے وظائف اور عطایا ہر ماہ جاری کر دیئے، فرمایا ان کے ہاتھوں میں مد اور قسط تھے پھر فرمایا کہ ان دونوں کو لے لو، جس نے ان میں کمی کی تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایسا ایسا سلوک کرے گا، پھر بددعا فرمائی"۔ابو عبید

۱۱۶۸۵ ... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض ھدایت سے بھری ہوئی سنتیں ایسی ہیں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی امت میں جاری فرمایا ان میں سے مد اور قسط بھی ہیں"۔ابو عبید

فائدہ......مد اور قسط دو پیمانے ہیں مد اڑسٹھ تولے تین ماشے کا ہوتا ہے، دیکھیں بہشتی زیور ۴ حصہ نہم دہم تاج کمپنی، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۶۸۶ ... حضرت حکیم بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ سرخ لوگوں میں سے جو تم نے آزاد کئے ہیں اور وہ مسلمان ہو چکے ہیں تو ان کو ان کے آقاؤں کے حوالے کر دو، ان کو وہی ملے گا جو ان کے آقاؤں کو ملے گا اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو ان کے آقاؤں پر ہوں گی اور اگر وہ ایک قبیلے کی صورت الگ رہنا چاہیں تو نیکی اور وظائف وغیرہ میں اپنے طریقے کے مطابق رکھو"۔ابو عبید

۱۱۶۸۷ ... حسن فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے عربوں کو دیا اور آزاد کردہ غلاموں کو چھوڑ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ آپ نے ان کے درمیان برابری کا سلوک کیوں نہ کیا، انسان کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ابو عبید

۱۱۶۸۸ ... ابوقبیل فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس کے لئے دس تک وظیفہ مقرر ہوتا اور جب وہ بالغ ہو جاتا تو بڑوں والا وظیفہ ملتا"۔ابو عبید

۱۱۶۸۹ ... سلیمان بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سپاہیوں کے گھر والوں اور بچوں وغیرہ کے لئے دس مقرر کئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور بعد والے امراء اسی طریقے پر چلے اور اس کو وراثت بنا دیا، میتوں کی وراثت میں ان کو ملنے لگا جن کا کوئی عطا اور وظیفہ نہ تھا"۔ابو عبید

۱۱۶۹۰ ... طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ ہمارے عطایا وظیفے بغیر زکوٰۃ وغیرہ کئے نکالے جاتے تھے اور ہم خود ہی ان سے زکوٰۃ وغیرہ نکالا کرتے تھے۔
ابو عبید فی الاموال

عطیہ دینے میں فوقیت

۱۱۶۹۱ ... زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب وظائف مقرر کئے تو حضرت عبداللہ بن حنظلۃ کے لئے دو ہزار درہم مقرر کئے، حضرت طلحہ اپنے بھتیجے کو لے کر ان کے پاس آئے تو اس کے لئے اس سے کم مقرر کیا، تو انہوں نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین! آپ نے اس انصاری کو میرے بھتیجے پر فضیلت دی؟ تو فرمایا کہ ہاں اس لئے کہ میں نے جنگ احد میں اس کے باپ کو تلوار لے کر چھپتے ہوئے دیکھا تھا جیسے اونٹ چھپتے ہیں۔

۱۱۶۹۳ ناشرۃ بن سمی الیزنی فرماتے ہیں کہ یوم جابیہ میں میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے خطبہ بیان فرمارہے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مال کا خازن اور اس کو تقسیم کرنے والا بنایا ہے پھر فرمایا کہ بلکہ اللہ ہی اس کو تقسیم کرتے ہیں اور میں ابتداء کرنے والا ہوں جناب نبی کریم ﷺ کے گھر والوں سے پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ معزز ہو، چنانچہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہ کے لئے بھی وظائف مقرر فرمائے علاوہ حضرت جویریہ، حضرت صفیہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان عدل فرمایا کرتے تھے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے درمیان عدل فرمایا ہے پھر فرمایا کہ میں اپنے آپ سے اور اپنے مہاجرین ساتھیوں سے شروع کرنے والا ہوں اور پھر جو زیادہ معزز ہو، کیونکہ ہمیں ظلم اور دشمنی کی بناء پر ہمارے گھروں سے نکالا گیا، چنانچہ پھر ان میں اھل بدر کے لئے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے اور انصار میں سے اھل بدر کے چار چار ہزار مقرر فرمائے، اور اھل حدیبہ کے لئے تین تین ہزار مقرر فرمائے اور فرمایا کہ جس نے ہجرت میں جلدی کی اس کے لئے عطا نے بھی جلدی کی، اور جو ہجرت میں پیچھے رہ گیا اس کا وظیفہ بھی پیچھے رہ گیا سو کوئی شخص اپنی سواری کے علاوہ اور کسی کو ملامت نہ کرے"۔ سنن کبری بیھقی

۱۱۶۹۴ امام شافعی فرماتے ہیں کہ مجھے اھل مدینہ میں سے بہت سے اہل علم وصرف نے بتایا جو قریشی اور دیگر قبائل سے تعلق رکھتے تھے، اور بعض لوگ حدیث کو بیان کرنے میں دوسروں سے اچھے تھے، اور بعض لوگوں نے دیگر بعض کی نسبت حدیث میں کچھ اضافہ بھی بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں تیار کروائیں تو فرمایا کہ میں بنو ھاشم سے شروع کرنے والا ہوں کیونکہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا اور آپ ﷺ بنو ہاشم کو دیتے تھے اور پھر بنو عبد المطلب کو، سو اگر ھاشمی عمر رسیدہ ہوتا مطلبی سے تو اس کو مقدم رکھتے اور اگر مطلبی عمر رسیدہ ہوتا ہاشمی سے تو اس کو مقدم رکھتے، اسی طریقے پر فہرست تیار کروائی اور پھر ان کو ایک ہی قبیلے کی طرح کجر دیا، پھر نسب کے لحاظ سے عبد الشمس اور بنو نوفل والے برابر ہوگئے تو فرمایا کہ بنو عبد الشمس جناب رسول اللہ ﷺ کے ماں باپ شریک بھائی ہیں جبکہ نوفل نہیں چنانچہ عبد الشمس کو مقدم رکھا۔ پھر ان کے فوراً بعد بنو نوفل والوں کو بلایا، پھر عبد العزی اور عبد الدار والے برابر ہوگئے تو فرمایا کہ بنو اسد بن عبد العزی میں جناب رسول اللہ ﷺ کی دامادی رشتے داری ہے اور انہی میں مطیبین بھی ہیں، بعض نے کہا کہ وہ اھل حلف الفضول میں سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ انہیں میں سے تھے، اور یہ بھی کہا گیا کہ عبد العزی والوں کی سبقت کا ذکر کیا اور ان کو عبد العزی والوں پر مقدم کیا پھر ان کے فوراً بعد عبد الدار والوں کو بلایا پھر زعرۃ والے اکیلے رہ گئے تو عبد الدار کے فوراً بعد زعرۃ والوں کو بلایا پھر تیم اور مخزوم والے برابر ہوگئے تو بنو تیم والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اھل حلف الفضول میں سے ہیں اور ان میں مطیبین بھی ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ بھی ان میں سے ہیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ سبقت کو ذکر کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ سسرالی رشتے داری کو ذکر کیا گیا اور تیم والوں کو مخزوم والوں پر مقدم کیا گیا پھر فوراً مخزوم والوں کو بلایا گیا، پھر سھم، جمح اور عدی بن کعب والے برابر ہوگئے کہا گیا کہ عدی والوں سے شروع کریں تو فرمایا کہ میں اپنے نفس کو اسی حالت میں رکھتا ہوں جس میں وہ پہلے تھا، جب اسلام آیا تو ہمارا اور بنو سھم کا معاملہ ایک تھا لیکن بنو جمح اور سھم کو دیکھو عرض کیا گیا کہ جمح کو مقدم کریں پھر بنو سھم کو بلایا اور عدی اور سھم والوں کی فہرست اس طرح ملی جلی تھی کہ گویا ایک ہی بلاوا ہو، جب یہ معاملہ پورا ہوگیا تو بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنے رسول اللہ ﷺ سے اور پھر بنو عامر بن لوی سے میرا حصہ پہنچا دیا۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ بعض راویوں نے کہا کہ حضرت ابو عبیدۃ بن عبد اللہ بن الجراح الفہری رضی اللہ عنہ نے جب اس کو مقدم ہوتے دیکھا تو فرمایا کہ کیا اس طرح سب میرے سامنے بلائے جاتے رہیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو عبیدۃ! رضی اللہ عنہ صبر کرو جیسے پہلے صبر کیا، یا اپنی قوم سے بات کرلو جس کو وہ اپنے میں سے مقدم کریں گے تو میں منع نہیں کروں گا، رہا میں اور بنو عدی تو اگر تم چاہو گے تو میں تمہیں خود پر ترجیح دوں گا سو بنو الحارث بن فہر کے بعد معاویۃ کو مقدم کیا اور ان کے درمیان عبد مناف اور اسد بن عبد العزی کو لائے پھر خلیفہ مہدی کے زمانے میں بنو سھم اور بنو عدی میں جھگڑا رہا پھر ختم ہوگیا، سو مہدی نے بنو عدی کو مقدم کرنے کا حکم دیا بنو سھم اور بنو جمح پر سبقت کی وجہ سے"۔

سنن کبری بیھقی

مال غنیمت کا پانچواں حصہ فقراء کا حق ہے

۱۱۶۹۴ حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی کہ "صدقات تو فقراء، اور مساکین کے لئے ہی ہیں" سے لے کر "حکیم علیم"۔ سورۃ توبہ آیت ۶۰

پھر فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے، پھر تلاوت فرمائی کہ جان لو کہ تمہیں جو کسی چیز سے غنیمت ملتی ہے تو اس کا خمس اللہ کے لئے ہے"۔ سورۃ الانفال آیت ۴۱

پھر فرمایا کہ یہ آیت ان مہاجرین کے لئے ہے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

والذین تبوؤ الدار و الایمان الخ الحشر آیات نمبر ۹

آخر آیت تک اور فرمایا کہ یہ آیت انصار کے لئے ہے، پھر تلاوت فرمائی "وہ لوگ جو ان کے بعد آئے"۔ (الحشر آیت نمبر ۱۰) آخر آیت تک، پھر فرمایا کہ اس آیت کے عموم میں تمام مسلمان شامل ہیں اور کوئی ایسا نہیں جس کا اس مال میں حق ہو علاوہ ان غلاموں کے جو تمہاری ملکیت میں ہیں، پھر فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو بسر اور حمید کا چرواہا بھی اپنا حق لینے آئے گا اور اس کی پیشانی پر پسینہ بھی نہ آیا ہوگا"۔ عبدالرزاق، ابو عبید

۱۱۶۹۵ ھشام بن حسان فرماتے ہیں کہ محمد بن مسلمۃ نے فرمایا کہ میں مسجد کی طرف متوجہ ہوا تو ایک قریشی کو دیکھا جس نے ایک جوڑا زیب تن کر رکھا تھا، میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کس نے پہنایا ہے، اس نے کہا امیر المؤمنین نے میں آگے بڑھا تو ایک اور قریشی دیکھا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کہ تجھے کس نے پہنایا، اس نے کہا امیر المؤمنین نے، پھر مسجد میں داخل ہوا اور بلند آواز سے تکبیر کہی اور کہا کہ اللہ اکبر سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے اللہ اکبر سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز سن لی، تو اس کو بلا بھیجا، دوسری طرف سے نمائندے کو واپس بھیج دیا گیا کہ جس کام وہ آیا تھا کر گیا تھا۔

محمد بن مسلمۃ کہتے ہیں کہ "میں نے بھی یہ سوچ لیا تھا کہ جب تک دو رکعت نہ پڑھ لوں نہیں جاؤں گا"۔ چنانچہ نماز شروع کر دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پہلو میں آ کھڑے ہوئے جب انہوں نے نماز مکمل کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ مجھے بتاؤ کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی نماز گاہ میں بلند آواز سے تکبیر کیوں کہی۔ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، کیوں کہا، تو انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں مسجد کی طرف آ رہا تھا کہ مجھے فلاں بن فلاں قریشی ملا اس نے جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کہ کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیر المؤمنین نے پھر میں آگے بڑھا تو فلاں بن فلاں قریشی کو دیکھا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیر المؤمنین نے پھر میں آگے بڑھا تو مجھے فلاں بن فلاں انصاری ملا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا جو ان دونوں جوڑوں سے کم تھا میں نے پوچھا کہ کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیر المؤمنین نے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم ضرور میرے بعد تبدیلی دیکھو گے، اور اے امیر المؤمنین! میں نہیں چاہتا کہ تبدیلی آپ کے دور میں ہو، فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا کہ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں خدا کی قسم دوبارہ نہ کروں گا فرمایا کہ اس دن کے بعد کسی نے نہیں دیکھا کہ کسی قریشی کو کسی انصاری پر فضیلت دی گئی ہو۔

۱۱۶۹۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز ادا فرما لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے اگر کسی کو کوئی ضرورت ہوتی تو بات کر لیتا اور اگر کسی کو کوئی ضرورت نہ ہوتی تو کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے اور اس میں نہ بیٹھتے، میں نے پوچھا کہ اے یرفا! کیا امیر المؤمنین کو کوئی تکلیف ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں امیر المؤمنین کو کوئی تکلیف نہیں، میں بیٹھ گیا، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بیٹھ گئے، اور یرفا چلے گئے اور کہتے گئے اے ابن عفان اے ابن عباس! کھڑے ہو جاؤ، پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، تو دیکھا کہ ان کے سامنے مال کا ڈھیر ہے اور ہر ڈھیر پر ایک تھیلا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اھل مدینہ کو دیکھا تو تم دونوں کو سب سے بڑے خاندان والا پایا، سو تم دونوں یہ مال لے لو اور تقسیم کر لو اور جو بچ جائے واپس کر دو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لپ بھر لی، اور میں نے گھٹنوں تک جھولی بھری اور کہا کہ اگر ہمیں کم پڑ گیا تو کیا آپ ہمیں اور زیادہ دیں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ پہاڑ کا پتھر، کیا یہ مال اللہ کے پاس اس وقت تک نہ تھا جب محمد ﷺ اور ان کے ساتھی تکلیفیں اٹھاتے تھے؟ میں نے کہا کہ ہاں خدا کی قسم یہ اللہ کے پاس اس وقت بھی تھا جبکہ محمد ﷺ زندہ تھے اگر ان کی حیات مبارکہ میں یہ فتوحات ہوتیں تو وہ وہ نہ کرتے جو آپ کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور فرمایا کہ پھر کیا کرتے؟ میں نے کہا کہ پھر وہ خود کھاتے اور ہمیں کھلاتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور ایسا روئے کہ ان کی ہچکیاں بندھ گئیں حتیٰ کہ سنبھلنا مشکل ہو گیا، میرا جی چاہتا ہے کہ اس میں سے قدر ضرورت نکالوں جو نہ میرے لئے ہو اور نہ مجھ پر ہو۔

حميد، ابن سعد، عدفي، بزار، سعيد بن منصور، شاشي، سنن كبرى بيهقي

۱۱۶۹۷..... بنو خثعم کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو میں لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے اس کو سو میں رکھا''۔ ابو عبید

۱۱۶۹۸..... تمیم بن تسیح کہتے ہیں کہ میں منبوذ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سو میں باقی رکھا''۔ ابو عبید

۱۱۶۹۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سال میں تین مرتبہ وظائف دیئے، پھر ان کے پاس اصبہان سے مال آیا تو فرمایا کہ چوتھی مرتبہ وظیفے کی طرف چلو میں تمہارا خازن نہیں ہوں تو رسیاں تک تقسیم کر دیں، بعض قبیلوں نے لے لیں اور بعض نے واپس کر دیں۔ ابو عبيد في الاموال

۱۱۷۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلطان جو دے وہ لے لو کیونکہ تیرا مال اس کے مال میں حلال سے زیادہ ہے''۔ وکیع وابن جریر

۱۱۷۰۱..... عنترۃ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ لوگوں کے غلاموں کو وظائف دے رہے تھے''۔ متفق عليه

۱۱۷۰۲..... ام العلاء کہتی ہیں کہ ان کے والد ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کے لئے بھی وظیفہ مقرر کیا حالانکہ یہ چھوٹی تھیں اور فرمایا کہ وہ بچہ جو کھانا کھائے اور روٹی کے ٹکڑے توڑے اس مولود سے زیادہ حق دار نہیں ہے جو ابھی صرف دودھ ہی پیتا ہو۔ متفق عليه

۱۱۷۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت اور اس کے خادم کے لئے زیادہ درھم مقرر کئے، عورت کے آٹھ اور خادم کے لئے چار اور آٹھ میں سے دو درھم روٹی اور کتان کے لئے تھے''۔ دار قطني، متفق عليه

۱۱۷۰۴..... نافع فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج میں سے ہر ایک کو خیبر کے مال میں سے اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو دیتے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے امہات المؤمنین کو اختیار دیا کہ وہ وہی قبول کریں جو رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور میں ملتا تھا تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ پسند کیا کہ ان کو زمین اور پانی وغیرہ دے دیا جائے تا کہ یہ پھر اس کے لئے میراث ہو جس کو یہ وارث بنانا پسند کریں''۔ ابن وهب

۱۱۷۰۵..... حضرت ابوطبیان الاسدی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ اے ابوطبیان! عراق میں تمہارا مال کیا ہے، میں نے عرض کیا کہ نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نیک بخت بنایا ہم نہیں جانتے کہ اس مال کا کیا کریں گے؟ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جو قادسیہ آیا ہو اور اس کو ڈیڑھ یا دو ہزار وظیفہ نہ ملتا ہو، اور ہمارے جتنے بھی بیٹے بھتیجے ہیں ان کو پانچ سو سے تین سو تک وظیفہ ملتا ہو، اور ہم میں سے کوئی بال بچے دار ایسا نہیں جس کو ہر ماہ دو تھیلے نہ ملتے ہوں خواہ وہ کھائے یا نہ کھائے جب اتنا سب کچھ ہو رہا ہے تو تم نہیں جانتے کہ اتنے مال سے ہم کیا کریں گے، فرمایا کہ جی ہاں ہم مناسب سمجھیں گے وہاں اس مال کو خرچ کریں گے اور جہاں مناسب نہ سمجھیں گے نہ کریں گے، وہ تمہارا حق ہے جو میں تمہیں دیتا ہوں، اس پر میری تعریف مت کرو، جب میں اس مال کو تمہارے حوالے کرتا ہوں اور تم لوگ قبول کر لیتے ہو تو میں نیک بخت ہو جاتا ہوں اگر یہ (میرے باپ) خطاب کا مال ہوتا تو پھر میں تمہیں نہ دیتا اور میری نصیحت تمہارے لئے اور جیسے تمہارے لئے ہے ایسے ہی اس کے لئے بھی ہے جو اسلامی سرحدوں کے انتہائی کناروں پر رہتا ہو، سو جب تجھے تیرا وظیفہ ملے تو اس سے بکریاں خرید لے اور اپنے جنگل میں رکھ لے پھر جو وظیفہ ملے تو اس سے ایک یا دو غلام خرید لے اور مال باندھ لے، کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ میرے بعد ایسے نگران آئیں گے جو تمہیں گن گن کر عطا دیا کریں گے اپنے زمانوں میں سو اگر تو یا تیرے گھر والوں میں سے کوئی باقی رہا تو جو چیز ملے اسے لے لینا''۔ علي بن معبد في طاعة وعصيان

۱۱۷۰۶..... نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سوار کو ایک حصہ اور اس کے گھوڑے کو دو حصے عطا فرمائے''۔ ابو الحسن عي بن عبدالرحمن بن ابي السري البكالي في حزء من حديثه

۱۱۷۰۷ حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کو دو حصے اور سوار کو ایک حصہ عطا فرمایا''۔ ابو الحسن البکالی

باپ کی رعایت سے وظیفوں میں تفاوت

۱۱۷۰۸ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جتنا وظیفہ میرے لئے مقرر کیا تھا، اسامۃ بن زید کے لئے اس سے زیادہ وظیفہ مقرر کیا، میں نے عرض کیا کہ میرا اور اسامہ بن زید کا ہجرہ ایک ہی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا باپ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا اور تو نے تو اپنے باپ کے ساتھ ہجرت کی تھی''۔ ابو الحسن البکالی

۱۱۷۰۹ محمد بن ہلال کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے میری دادی کے حوالے سے بیان کیا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتی تھیں، ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو موجود نہ پایا تو پوچھا کہ آج فلاں فلاں خاتون نہیں آئی؟ تو ان کی اھلیہ نے عرض کیا کہ اس کے ہاں آج ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، پھر فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میرے پاس پچاس درھم اور سنبلانیہ کا ٹکڑا بھیجا، پھر فرمایا کہ یہ تیرے بیٹے کا وظیفہ ہے اور یہ اس کا لباس ہے، سو جب ایک سال گزر گیا تو ہمارا وظیفہ سو تک ہو گیا''۔ ابو عبید فی الاموال

فائدہ ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ ان کے دادا خیار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا اے بزرگ آپ کے پاس کتنا مال ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس اتنا اتنا مال ہے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو زمین عطا فرمائی تھی، حضرت سعد، حضرت زبیر، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت خباب بن ارت کو۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی زمین ثلث کے بدلے دیا کرتے تھے''۔

مصنف عبدالرزاق، ابو عبید، متفق علیہ

۱۱۷۱۲ حضرت عائشہ بنت قدامۃ بن مظعون فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان ﷺ جب وظائف عطا فرمایا کرتے تھے کہ تو میرے والد کو بلایا کرتے اور فرماتے کہ اگر تیرے پاس مال ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ہم حساب لگا کر تیرے وظیفے سے منہا کر لیں گے''۔ ابو عبید فی الاموال

۱۱۷۱۳ ابو الخلال العتکی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سلطان کے وظائف کے بارے میں پوچھا؟ تو فرمایا کہ ذبح شدہ ہرن کا گوشت''۔ ابن جریر فی تھذیب الاثار اور وکیع فی الغرر

۱۱۷۱۴ قدامۃ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا تو اپنا وظیفہ وصول کر لیتا تھا، انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس ایسا مال ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، سو اگر میں کہتا جی ہاں ہے تو میرے مال سے زکوٰۃ وصول کر لیتے، اور اگر میں انکار کر دیتا تو کچھ نہ لیتے''۔ شافعی، متفق علیہ

۱۱۷۱۵ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وظیفہ وصول کر لو جب تک صاف ہو اگر تم پر معاملہ مشکوک ہو جائے تو بالکل ہی ترک کر دو''۔

مصنف ابن ابی شیبہ

وظائف کی بقیہ روایات

۱۱۷۱۶ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قادسیہ کا مال غنیمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مال کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے ساتھ ساتھ روتے جا رہے تھے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! یہ تو فرحت اور خوشی کا دن ہے، تو فرمایا کہ ہاں ہاں لیکن یہ (مال) جس قوم کو بھی دیا گیا ہے ان میں عداوت اور بغض پیدا ہو جاتا ہے''۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق، سنن کبری بیھقی

۱۱۷۱۷ ابراھیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے خزانے لائے گئے تو عبداللہ بن ارقم الزھری نے عرض کیا کہ کیا آپ اس کو بیت المال میں نہ رکھیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب تک اس کو تقسیم نہ کرلیں بیت المال میں نہ رکھیں گے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے امیر المؤمنین! آپ کو کس بات نے رلا دیا، کیونکہ یہ تو خدا کی قسم شکر، فرحت اور خوشی کا دن ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو بھی یہ یعنی مال دیا ہے تو اس میں عداوت اور بغض بھی ڈال دیتا ہے''۔ابن المبارك، عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، خرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۱۷۱۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے فہرستیں مرتب کروائیں اور لوگوں کی پہچان کروائی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کی شخصیت تھی''۔سنن کبری بیهقی

۱۱۷۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وظیفہ وصول کرلو جب تک کھانے کے قابل ہو، اگر دین سے برگشتہ کرنے والا ہو تو اس کو سختی سے چھوڑ دو۔ابن ابی شیبه

۱۱۷۲۰ داؤد بن نشیط فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا تو ان کے پاس ایک موٹا شخص آیا جو نگین آنکھوں والا تھا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین میں ہلاک ہو گیا اور میرے گھر والے بھی ہلاک ہو گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی شخص آجاتا ہے جیسے ہم بچے ہوئے ہیں کہتا ہے میں ہلاک ہو گیا اور میرے گھر والے ہلاک ہو گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ سے باتیں کرنے لگے اور فرمایا کہ مجھے اپنی ہمشیرہ یاد آرہی ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اپنے والدین کو دودھ پلا رہے ہیں ہماری والدہ ہمیں اپنا کپڑا پہناتی تھیں اور زاد راہ کے طور پر ہمیں کچھ تیار کر دیتی تھیں سو ہم اپنی اونٹنی لے کر نکلتے، سو جب سورج نکل آتا تو میں اپنا کپڑا اپنی ہمشیرہ کو پہنا دیتا اور بے لباس دوڑتا پھرتا، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس واپس آجاتے تو وہ ہمارے لئے مٹی کا کوئی کھلونا بنا دیتیں، ہائے کیا ہی وہ دن ہوا کرتے تھے پھر فرمایا کہ اس کو صدقہ کے اونٹوں میں سے چار اونٹ دے دو، سو جانور اس کے لئے آگے پیچھے چلتے ہوئے نکلے''۔ابو عبیده فی الاموال

۱۱۷۲۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب ان کے پاس کوئی چیز آتی تو وہ ان میں سے سب سے پہلے ان میں سے سب سے پہلے سے شروع نہ فرماتے یعنی آزاد لوگ''۔

باب......ان چیزوں کا بیان جو جہاد میں ممنوع ہیں

۱۱۷۲۲ معمر، عبدالکریم الجزری سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سر لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے بغاوت کی''۔عبدالرزاق، سنن کبری بیهقی

۱۱۷۲۳ معمر امام زہری سے روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی بھی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی سر لایا گیا آپ نے یہی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے شہر میں مردار نہیں لائے جاتے''۔مصنف عبد الرزاق

۱۱۷۲۴ حضرت عقبۃ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہما نے مجھے بطور ڈاکیے کے ایک سر دے کر بھیجا جسے شام کے راستے میں جسم سے علیحدہ کیا گیا تھا، چنانچہ، وہ لے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکار فرمادیا، حضرت عقبۃ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! وہ ہمارے ساتھ یہی کرتے ہیں تو فرمایا کہ کیا رب فارس اور روم کی سنتوں پر عمل ہوگا؟ میرے پاس کوئی سر وغیرہ نہ لایا جائے صرف خطوط اور اطلاعات کافی ہیں''۔سنن کبری بیهقی

۱۱۷۲۵ حضرت معاویۃ بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ ہمارے پاس شام کے بطریق یناق کا سر لایا گیا ہے حالانکہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے یہ تو عجمیوں کا طریقہ ہے''۔سنن کبری بیهقی

فائدہ......اس سے پہلی روایت کے ترجمے میں جو لکھا تھا کہ وہ سر جو شام کے راستے میں جسم سے الگ کیا گیا تھا، تو یہ ترجمہ صحیح نہیں بلکہ صحیح ترجمہ

یہ ہے کہ مجھے شام کے بطریق یناق کا ہر دے کر بھیجا گیا تھا، ترجمے میں غلطی عبارت کی غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوگئی، جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہیں کیونکہ تو ہی ارحم الراحمین ہے اللھم اغفر لکاتبہ ولمترجمیہ ولوالدیہ ولسائر المسلمین

بطریق عربی لفظ ہے جس کو انگریزی میں پیٹرک (PATTRIC) کہا جاتا ہے جو عسائی پادریوں کا ایک عہدہ ہوتا ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۲۶ حضرت اسود بن ربیع ﷺ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا اور آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی اور کامیابی سے ہمکنار ہوا، اس دن لوگوں نے خوب قتال کیا یہاں تک کہ بچے بھی قتل ہوئے، جب یہ اطلاع رسول اللہ ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ قتال میں حد سے گزر گئے حتیٰ کہ اولادوں کو قتل کرنا شروع کر دیا، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مشرکوں کے بچے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سنو! تم میں سے آج کے بہترین لوگ مشرکوں کے ہی بچے ہیں، پھر فرمایا کہ سنو! اولاد کو قتل نہ کرو، ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اس وقت تک اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان چھین لی جاتی ہے سو اس کے والدین اس کو یہودی، عسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں"۔

مسند احمد دارمی، نسائی، ابن جریر، ابن حبان، طبرانی، مستدرك حاكم، حلیه ابی نعیم، متفق علیه، سعید بن منصور

لوٹ مار

۱۱۷۲۷ امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک ایک اونٹ ذبح کرنے کا حکم فرمایا، چنانچہ اونٹ کو ذبح کیا گیا لیکن لوگ جھپٹ پڑے، اور اس کا گوشت اٹھا کر لے گئے چنانچہ ایک شخص کو اعلان کرنے کے لئے بھی بھیجا گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ لوٹ مار سے منع فرماتے ہیں چنانچہ وہ گوشت واپس کر دیا گیا اور پھر آپ ﷺ نے لوگوں میں تقسیم فرما دیا"۔ عبدالرزاق

۱۱۷۲۸ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ ذبح کرنے کا حکم دیا، اونٹ ذبح کیا گیا تو لوگ اس کے گوشت کو اٹھا کر لے گئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم فرمایا تو اس نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ لوٹ مار سے منع فرماتے ہیں"۔ مصنف عبدالرزاق

باب...... شہادت کی فضیلت اور اس کی اقسام کے بیان میں

۱۱۷۲۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شہید کو تین چیزیں دی جاتی ہیں۔

۱ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

۲ اور سب سے پہلے جو اس کے چہرے سے مٹی جھاڑتا ہے وہ حورعین میں سے اس کی بیوی ہوتی ہے۔

۳ اور جب اس کا پہلو زمین سے لگتا ہے تو جنت کی زمین پر لگتا ہے"۔ دیلمی

۱۱۷۳۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شہید تین ہیں۔

۱ ایک وہ شخص جو اپنی جان اور مال لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اپنی جان اور مال کو اللہ کے راستے میں گنتا ہوا، اور یہ چاہتا ہے کہ یا قتل کرے یا قتل ہو جائے اور نہیں تو مسلمانوں کی تعداد ہی بڑھے، سو اگر یہ مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اس کو قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جائے گا اور حورعین میں سے کسی کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جائے گا اس کو اعزاز کا لباس پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار اور ہمیشگی کا تاج رکھا جائے گا۔

۲ دوسرا وہ شخص جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں لے کر نکلا وہ یہ چاہتا ہے کہ قتال کرے لیکن خود قتل نہ ہو، سو اگر وہ مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کا قدم حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک کے ساتھ مقام صدق میں اللہ مالک اور مقتدر کے سامنے ہوگا۔

۳ تیسرا وہ شخص جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں لے کر نکلا اور وہ یہ چاہتا ہے کہ قتل کرے یا ہو جائے، سو اگر یہ مر گیا تو یا قتل ہو گیا تو قیامت کے دن اپنی تلوار برہنہ اپنے کندھے پر رکھے آئے گا حالانکہ لوگ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے، اور کہتے آئیں گے کہ سنو! ہمارے لئے جگہ وسیع کر دو

ہمارے لئے جگہ وسیع کردو کیونکہ ہم نے اپنی جان اور مال اللہ کے راستے میں خرچ کردیا۔قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر کوئی یہ کہہ سکتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمن یا انبیاء میں سے کوئی نبی کہتا اور انہی کے راستے میں لوگ ہٹتے کیونکہ ان کا حق واجب ہے یہاں تک کہ وہ شہداء آئیں گے اور نور کے منبروں پر بیٹھ جائیں گے عرش کے دائیں جانب، سو وہ بیٹھیں گے اور دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کس طرح ہوتا ہے، انہیں موت کا کوئی غم نہ ہوگا نہ ہی وہ برزخ میں غم زدہ ہوں گے، انہیں صور کی چیخ پریشان نہ کرے گی اور نہ ہی وہ حساب کتاب میزان اور پل صراط پر پریشان ہوں گے دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح فیصلہ ہوتا ہے وہ جس چیز کا بھی سوال کریں گے ان کو دی جائے گی اور جس کی بھی شفاعت کریں گے شفاعت قبول کی جائے گی اور جنت میں ان کا پسندیدہ مقام دیا جائے گا اور جنت میں اپنے پسندیدہ مقام پر رہیں گے"۔بیھقی فی شعب الایمان

۱۱۷۳۱ ابن ابی العوف اور عبدالعزیز بن یعقوب الماجشون فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متمم بن نویرۃ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زید ابن خطاب پر رحم فرمائیں اگر میں شعر کہنے پر قادر ہوتا تو میں بھی ایسے ہی روتا جیسے تیرا بھائی رویا، متمم نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! اگر میرا بھائی جنگ یمامہ کے دن قتل ہوتا جس طرح آپ کا بھائی قتل ہوا تو میں کبھی اس پر نہ روتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا اور اس کے بھائی کی تعزیت کی اور وہ اس پر بہت زیادہ غمزدہ تھے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے صبا (ہوا کا نام) چلتی ہے تو مجھے زید بن الخطاب کی خوشبو آتی ہے، ابن ابی عوف سے عرض کیا گیا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ شعر نہ کہہ سکتے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایک بیت بھی نہیں"۔ابن سعد

۱۱۷۳۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہداء کا نہ جنازہ پڑھا اور نہ ان کو غسل دیا۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۷۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے شہداء میں دو شہداء کو ایک قبر میں دفن کرواتے اور حکم فرمایا کرتے کہ ان کو ان کے خون سمیت دفن کردیا جائے اور نہ ان کو غسل دیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی"۔ابن ابی شیبہ

۱۱۷۳۴ زہری روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر العذری سے ان کی ولادت فتح مکہ کے دن ہوئی تھی چنانچہ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور برکت عطا فرمائی، آگے فرمایا کہ جب آپ ﷺ احد کے شہداء پر مطلع ہوئے تو فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں جو اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کی طرح ہی ہوگا لیکن خوشبو مشک کی طرح ہوگی، دیکھو ان شہداء میں کون زیادہ حافظ تھا قرآن پاک کا سو اس کو قبر میں اپنے ساتھی سے آگے رکھو، اور اس دن ایک قبر میں دو دو اور تین تین، شہدا کی تدفین ہوئی"۔ابن جریر

۱۱۷۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے شہداء احد میں سے حضرت حمزۃ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی نماز جنازہ پڑھی۔

۱۱۷۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں جو جنت کے پھلوں میں مشغول رہتے ہیں۔عبدالرزاق، سعید بن منصور، متفق علیه فی البعث

۱۱۷۳۷ راشد بن سعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ شہید کے علاوہ باقی سب مسلمانوں کو قبر میں آزمایا جائے گا؟ تو فرمایا کہ شہید کی آزمائش کے لئے تلواروں کی چمک ہی کافی ہے۔نسائی، دیلمی

۱۱۷۳۸ سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب حمزۃ بن عبدالمطلب اور مصعب بن عمر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو کہا کہ کاش ہمارے بھائیوں کو علم ہوتا کہ ہمیں کتنی بڑی بھلائی ملی ہے تا کہ وہ اور زیادہ رغبت سے اللہ کے راستے میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرف سے یہ اطلاع مسلمانوں تک پہنچاؤں گا چنانچہ سورۃ آل عمران یہ آیت نازل ہوئی کہ "جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردے نہ سمجھو" سے لے کر "مومنین" تک۔سورۃ آل عمران، آیت ۱۲۹ ۱۷۱،مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۷۳۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد کے شہداء کو ایک کپڑے میں لپیٹ لیتے پھر دریافت فرماتے کہ ان دونوں میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد تھا؟ تو جب ایک کے بارے میں بتا دیا جاتا تو لحد میں اسے آگے رکھتے اور فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں گا" اور ان کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا، نہ ان کو غسل دیا گیا اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھی گئی"۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۷۴۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو غزوہ احد کے شہداء کو ان کے خون سمیت ہی دفن کردیا،

اور یہ بھی حکم فرمایا کہ جو قرآن کو زیادہ لینے والا ہو اس کو آگے رکھو اور یہ بھی کہ ایک قبر میں دو دو دفن کیے جائیں چنانچہ اپنے والد اور چچا کو ایک قبر میں دفن کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۷۴۱۔ نعیم بن حجار الغطفانی فرماتے ہیں کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا کہ شہداء میں سے افضل کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ جو صفوں کی صفوں سے جا ملتے ہیں اور ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے یہاں تک کہ قتل ہو جاتے ہیں، یہی لوگ ہوں گے جو جنت میں اونچے اونچے کمروں میں رہیں گے اور تیرا رب ان کو خوشی سے دیکھے گا اور جب تیرا رب کسی کو کسی جگہ خوشی سے دیکھ لے تو اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا۔ ابن زنجویہ

شہادت حکمی کے بیان میں......طاعون

۱۱۷۴۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار میں تھا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اے میرے اللہ! نیزہ اور طاعون، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اپنی امت کی تمنائیں مانگی ہیں سو یہ طعنہ (نیزہ) سے تو ہم واقف ہیں لیکن یہ طاعون کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ایک زخم پھوڑے کی مانند ہوتا ہے اگر تم زندہ رہے تو عنقریب دیکھو گے"۔ مسند ابی یعلی

۱۱۷۴۳۔ ابوالسفر فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو ان سے طعنہ اور طاعون پر بیعت لی۔ مسدد

۱۱۷۴۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام روانہ ہوئے جب شام کے قریب پہنچے تو حضرت طلحہ بن عبداللہ اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ استقبال کے لئے شام کے باہر ہی موجود تھے انہوں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کے ساتھ جناب نبی کریم ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور ہم نے اپنے پیچھے ایسے لوگ چھوڑے ہیں جیسے کہ وہ آگ سے جل گئے ہوں، اس بیماری کو طاعون کہا جاتا ہے چنانچہ آپ اس سال واپس تشریف لے جائیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے آئے اور پھر اگلے سال شام تشریف لے گئے۔

فائدہ..... شہادت حکمی کے بیان میں طاعون کا ذکر لانے سے مراد یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی اس مرض میں مبتلا ہو کر مر جائے تو وہ حکماً شہید ہوگا جیسے کہ پہلے روایات میں گزر چکا ہے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب کسی علاقے کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ وہاں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جانا چاہیے اور اگر کسی علاقے میں یہ بیماری پھیل جائے تو وہاں کے رہنے والوں کو وہ علاقہ چھوڑ کر بھاگنا نہ چاہیے، کیونکہ اگر اس بیماری سے بچ گئے تو فبہا اور اگر موت آ گئی تو شہادت نصیب ہو جائے گی" زیادہ تفصیل کی حاجت تو کسی مستند دارالافتاء مفتی سے رجوع کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۴۵۔ طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ہم حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو ایک دن انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے کم ملنا جلنا تمہیں تکلیف نہ دے گا کیونکہ یہ بیماری گھر والوں تک پہنچ چکی ہے یعنی طاعون، سو اگر کوئی کچھ تعبیر کرنا چاہے تو کر لے، اور ایسے دو آدمیوں سے بچو جن میں سے ایک کہنے والا یہ کہے کہ (اگر وہ کسی ایسی مجلس میں بیٹھا ہو جس میں کوئی طاعون کا مریض ہو) اور جو چلا گیا ہے (اگر وہ بچ گیا ہے تو) یہ نہ کہے کہ اگر میں بیٹھ جاتا تو میں بھی اس بیماری میں مبتلا ہو جاتا جس میں وہ مبتلا ہوا جو اس مجلس میں بیٹھا تھا، کیونکہ میں تمہیں اس بیماری کے ظہور کے بارے میں وہ بات بتانے جا رہا ہوں جو لوگوں کے لئے مناسب ہے (اور وہ یہ کہ) جب امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا کہ شام میں بہت سے لوگ طاعون سے مر گئے ہیں تو انہوں نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو لکھا کہ مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے جو آپ کے بغیر نہیں ہو سکتا سو جس رات آپ کو میرا خط ملے تو میرا خیال ہے کہ آپ کو اگلی ہی صبح روانہ ہو جانا چاہیے اور اگر خط دن کے وقت ملے تو شام تک آپ کو میرے پاس آنے کے لئے روانہ ہو جانا چاہیے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خط کا جواب

حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ مجھے معلوم ہے کہ امیر المؤمنین کو مجھ سے کیا کام ہے وہ اس کو بچانا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں ہے، اور لکھا کہ میں مسلمانوں کے لشکر میں ہوں، اور خود کو ان سے الگ نہیں کر سکتا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کو مجھ سے کیا کام

پڑ گیا ہے آپ اس کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں ہے سو جیسے ہی آپ تک میرا خط پہنچے تو میرے بارے میں اپنے عزائم کو منسوخ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں یہیں بیٹھا رہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جیسے ہی جوابی خط پڑھا آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ رونے لگے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود لوگوں میں سے کسی نے پوچھا کہ یا امیر المؤمنین کیا حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی لکھا تھا کہ اردن گہری وباؤں والی سرزمین ہے اور جابیہ بارونق وصحت بخش علاقہ ہے لہٰذا مہاجرین کو لے کر وہاں منتقل ہو جائیں، حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے جب یہ خط پڑھا تو فرمایا کہ رہا یہ خط تو ہم اس میں امیر المؤمنین کا حکم سنتے ہیں اور ان کی اطاعت کرتے ہیں اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سوار ہو جاؤں اور لوگوں کو ان کے ٹھکانوں پر پہنچاؤں، اتنے میں میری بیوی طاعون میں مبتلا ہوگئی سو میں حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں بتایا، چنانچہ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ فوری طور پر لوگوں کو ان کے (محفوظ) ٹھکانوں پر منتقل کرنے لگے، اسی دوران خود بھی اسی بیماری میں مبتلا ہو کر وفات پا گئے۔

ابوالموجہ کہتے ہیں کہ ان کا خیال ہے کہ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ چھتیس ہزار (۳۶۰۰۰) مجاہدین کے ساتھ تھے جن میں سے صرف چھ ہزار (۶۰۰۰) باقی بچے۔

سفیان بن عیینہ نے اسی روایت کو طارق سے اپنی جامع میں اس سے مختصر روایت کیا ہے۔

۱۱۷۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک نبی) نے اپنی امت کے لئے بددعا فرمائی تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کر دوں، انہوں نے عرض کیا نہیں، پھر پوچھا گیا کہ کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کر دوں، انہوں نے عرض کیا نہیں پھر پوچھا گیا کہ آپ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کر دی جائے، عرض کیا نہیں، چنانچہ ان کی امت پر طاعون مسلط کر دیا گیا جو ایسی بیماری ہے جو فوراً مار ڈالتی ہے دلوں کو جلا دیتی ہے اور تعداد کو کم کر دیتی ہے''۔ ابن راھویہ

۱۱۷۴۷ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں اپنے عمال کو لکھا کہ جب تم سنو کہ کوئی وبا پھیل گئی ہے تو مجھے لکھو، چنانچہ میں آیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ سرغ سے واپس آنے کے بعد سو رہے تھے چنانچہ جب وہ نیند سے اٹھے تو میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اے میرے رب! سرغ سے میری واپسی معاف فرما دیجئے''۔ ابن راھویہ

فائدہ ...... سرغ ایک منگر کا نام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۴۸ زرعۃ بن ذویب الدمشقی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں اپنے عامل کو لکھا کہ جب کسی زمین پر وبا پھیلے تو مجھے اطلاع دینا، سو جب وہاں وبا پھیلی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے یہاں تک کہ آ پہنچے۔

۱۱۷۴۹ عمر بن ابی حارثہ اور ابوعثمان اور ربیع بن نعمان البصری فرماتے ہیں کہ بعد میں طاعون شام، مصر، عراق میں پھیلا اور پھر صرف شام میں رہ گیا جس میں بڑے بڑے لوگ فوت ہوگئے، یہ محرم اور صفر کے مہینے رہا اور پھر ختم ہوگیا لہٰذا لوگوں نے اطلاع دی کہ شام کے علاوہ باقی جگہوں سے طاعون ختم ہوگیا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور شام کے قریب پہنچ گئے یہاں انہیں اطلاع ملی کہ جتنا طاعون یہاں پہلے تھا اب اس سے کہیں زیادہ شدید ہوگیا ہے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی جگہ طاعون ہو تو وہاں نہ جاؤ، اور اگر ایسی جگہ طاعون پھیلا جہاں تم موجود ہو تو اب وہاں سے نہ جاؤ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے یہاں تک کہ طاعون کے اثرات ختم ہوگئے چنانچہ وہاں موجود لوگوں نے اس کی اطلاع دی اور کہا کہ ان کے پاس بہت سے لوگوں کی میراث ہے چنانچہ اس سال جمادی الاولی میں لوگوں کو جمع کیا اور شہروں کے بارے میں مشورہ کیا اور فرمایا کہ میرا ذہن بن رہا ہے کہ میں تمام شہروں میں مسلمانوں کو جا کر دیکھوں تا کہ ان کے احوال سے آگاہی حاصل کروں سو مجھے بتاتے جاؤ۔

۱۱۷۵۰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ شام کی طرف روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب سرغ نامی جگہ پر پہنچے تو لشکروں کے امراء حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی وغیرہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملے اور بتایا کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابتدائی مہاجرین کو بلاؤ چنانچہ ان کو بلایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان

سے مشورہ فرمایا، سب نے مختلف مشورے پیش کیے، بعض نے کہا کہ آپ ایک ضروری کام سے نکلے ہیں اور ہم نہیں سمجھتے کہ آپ کام کو مکمل کیے بغیر واپس چلے جائیں، اور بعض نے کہا کہ آپ کے ساتھ باقی لوگ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہیں آپ ان کو وبا کے سامنے نہ پیش کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ سب لوگ یہاں سے تشریف لے جائیں، پھر انصار کو بلایا اور ان سے مشورہ کیا، وہاں بھی یہی ہوا سب نے الگ الگ آراء پیش کیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی وہاں سے واپس بھیج دیا اور فرمایا کہ فتح مکہ میں جن قریشی مہاجرین نے شرکت کی تھی ان میں سے کسی بزرگ کو بلاؤ، چنانچہ ان میں سے دو بزرگوں نے ایک جیسی رائے دی اور کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور وبا کے سامنے پیش نہ کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کروادیا، کہ صبح کو ہم روانہ ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کہ کیا اللہ کی مقرر تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے کاش ابو عبیدۃ یہ جملہ آپ کے علاوہ کوئی اور کہتا، ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ اپنے اونٹ کے ساتھ جا رہے ہوں کہ ایک ایسی وادی آ جائے جس کے دو کنارے ہوں ایک نہایت سرسبز و شاداب ہرا بھرا اور دوسرا بنجر اور قحط زدہ، سو اگر آپ اپنے اونٹ کو سرسبز جگہ چروائیں تو اللہ کی تقدیر میں ہوں گے یا نہیں؟ اور اگر قحط زدہ اور بنجر جگہ چروائیں تو اللہ کی تقدیر میں ہوں گے یا نہیں۔

طاعون والی زمین پر مت جانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے جو اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے وہاں موجود نہ تھے چنانچہ انہوں نے آ کر فرمایا کہ میں اس بارے میں جانتا ہوں میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ جب تم سنو کہ کسی زمین پر طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ، اور جب کسی سرزمین میں طاعون پیدا ہو جائے اور تم وہاں موجود ہو تو پھر وہاں سے فرار ہونے کی نیت سے نہ نکلو۔ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور روانہ ہو گئے۔

مالك، سفيان بن عيينة في جامعه، مسند احمد، بخاری، مسلم

۱۱۷۵۱ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے وزیر زنکل بن علی فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے (طاعون سے مخاطب ہو کر) فرمایا، اے طاعون مجھے پکڑ لے، اے طاعون مجھے پکڑ لے، اے طاعون، مجھے پکڑ (تین مرتبہ) اس سے پہلے حرام خون بہایا جائے، اور احکامات میں ظلم سے کام لیا جانے لگے، اور بچوں کی امارت آ جائے اور اس سے پہلے کہ سرکش لوگوں کی کثرت ہو جائے۔

۱۱۷۵۲ حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں طاعون پھیلا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ طاعون ایک ڈانٹ ہے سو اس سے بچ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں بھاگو، یہ بات حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور فرمایا کہ عمرو بن العاص کو غلط فہمی ہو گئی ہے کیونکہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھا اور عمرو بن العاص اپنے گھر والوں کے ساتھ کہیں گئے ہوئے تھے، یہ طاعون تو تمہارے نبی ﷺ کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور صالحین کی تم سے پہلے وفات ہے، یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سنی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس میں معاذ کی اولاد کا حصہ پورا پورا عطا فرمایا، چنانچہ ان کی دو صاحبزادیوں کی وفات ہو گئی اور صاحبزادے عبدالرحمن اس مرض میں مبتلا ہو گئے چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی ''حق تو آپ کے رب ہی کی طرف سے ہے سو آپ نہ ہوں شک کرنے والوں میں سے''۔ البقرۃ آیت ۱۴۷

اور یہ آیت بھی پڑھی کہ ''آپ عنقریب ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے''۔ (الصافات آیت ۱۰۲) انہی دنوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی ہتھیلی کی پشت پر طاعون کا پھوڑا نکل آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے، انہوں نے اپنے پاس ایک شخص کو روتے دیکھا تو دریافت فرمایا کہ تو کیوں روتا ہے، عرض کیا اس علم کی بناء پر جو مجھے آپ سے حاصل ہوا ہے، تو فرمایا کہ پھر مت رو، حضرت ابراھیم ایسی سرزمین پر تھے کہ وہاں کوئی عالم نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو علم عطا فرمایا، سو جب میں وفات پا جاؤں تو علم کو چار لوگوں سے حاصل کرنا۔

۱ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ۲ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔

۳ سلمان رضی اللہ عنہ۔ ۴ ...اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔ ابن خزیمہ

۱۱۷۵۳ شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو حضرت عمرو بن عتبۃ رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد والوں سے ایسی ہی گفتگو کی وہ فرماتے تھے کہ میں چوتھا مسلمان ہوں، فرمایا کہ جو طاعون ہے یہ ڈانٹ ہے سو اس سے بچ کر گھاٹیوں میں بھاگ جاؤ (یہ سن کر) حضرت شرحبیل بن حسنۃ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم، میں بھی مسلمان ہوں اور تمہارے امیر زبردست غلط فہمی میں مبتلا ہیں، دیکھو تو کیا کہتے ہیں؟ (حالانکہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین پر طاعون پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو کیونکہ موت تمہاری گردنوں میں ہے، اور جب کہیں طاعون پھیلے (اور تم وہاں موجود نہ ہو) تو تم وہاں نہ جاؤ کیونکہ یہ دلوں کو جلا دیتا ہے۔

فائدہ... موت کا گردن میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ خواہ کہیں بھی چلے جاؤ موت سے بچنا ممکن نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۵۴ یونس بن میسرۃ بن حلبس فرماتے ہیں کہ چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) مسلمان کا جابجا پہنچے، تو وہاں پر طاعون پھیل گیا جس سے بیس ہزار (۲۰۰۰۰) کا انتقال ہوگیا اور چار ہزار (۴۰۰۰) باقی بچے انہوں نے کہا کہ یہ طوفان ہے یہ تو ڈانٹ ہے یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے شہسواروں کو بھیجا تاکہ لوگوں کو جمع کریں اور کہا کہ آج حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس جا بیٹھو، لہٰذا جب سب لوگ جمع ہوگئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! خدا کی قسم اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں آج کے بعد بھی اس جگہ تمہارے درمیان کھڑا ہوسکوں گا تو مجھے آج یہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہ تھی اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ کہہ رہے ہو کہ یہ طوفان ہے یہ ڈانٹ ہے خدا کی قسم نہ یہ طوفان ہے اور نہ ہی ڈانٹ کیونکہ طوفان اور ڈانٹ تو صرف عذاب ہی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ امتوں کو عذاب دیتے ہیں لیکن دنیا میں ... سو تمہارے لئے تمہارے نبی ﷺ کی دعا قبول فرمائی، سنو! جس کو پانی مل گئے اور وہ طاقت رکھتا ہے کہ مرجائے تو اس کو مرجانا چاہیے۔ یہ بہتر ہے اس سے کہ کوئی شخص ایمان کے بعد کافر ہوجائے اور ناحق خون بہایا جائے یا ناحق اللہ کا مال اس طرح دے دیا جائے کہ اس کے لئے جھوٹ بولے یا فسق و فجور کرے اور بہتر ہے اس سے کہ تم لوگوں کے درمیان لعنت ملامت ظاہر ہو یا کوئی شخص صبح اٹھے تو یہ کہے۔ خدا کی قسم اگر میں زندہ رہا یا مرگیا تو میں نہیں جانتا میرا کیا حال ہوگا۔

فائدہ... یعنی مرجانا ان صورتوں کے پیش آنے سے بہتر ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۵۵ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے، جب طاعون پھیلتا محسوس کیا تو بہت زیادہ خوف زدہ ہوگئے اور فرمایا کہ اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہوجاؤ اور پھیل جاؤ کیونکہ اللہ کی طرف سے تم پر ایک چیز نازل ہوئی ہے جسے میں کوئی زبردست ڈانٹ یا کوئی طوفان ہی سمجھتا ہوں، حضرت شرحبیل بن حسنۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور آپ تو زبردست غلط فہمی میں مبتلا ہیں، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ سے غلطی ہوئی یہ کوئی طوفان یا ڈانٹ وغیرہ نہیں ہے بلکہ یہ تو آپ کے رب کی رحمت اور تمہارے نبی ﷺ کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی وفات ہے، اے اللہ! معاذ کی اولاد کو اس رحمت میں سے بھرپور حصہ عطا فرمایا"۔

دوسری نوع

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت سعید بن المسیب روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک پہاڑ پر جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم ایک وادی کے سامنے پہنچے وہاں میں نے ایک نوجوان کو بکریاں چراتے ہوئے دیکھا، مجھے اس کی جوانی اچھی لگی میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا ہی خوب جوان ہے اگر اس کی جوانی اللہ کے راستے میں لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے! عمر ہوسکتا ہے کہ وہ کسی طرح اللہ کے راستے میں ہو اور تمہیں معلوم نہ ہو، پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے طلب فرمایا اور فرمایا کہ اے نوجوان! کیا کوئی ایسا ہے جس کے پاس تم لوٹ کر جاتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا کون؟ عرض کیا، میری والدہ ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے پاس ہی رہنا کیونکہ ان کے قدموں میں جنت ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر صرف تلوار سے قتل ہونے والا ہی شہید ہو تو پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوجائیں گے، پھر چلے

ہوئے، ٹکڑے ٹکڑے ہونے والے، منہدم شدہ عمارت وغیرہ کے نیچے دبنے والے پیٹ کی بیماری میں مرنے والے، ڈوب کر مرنے والے، درندے کا لقمہ بننے والے اور اس شخص کا ذکر فرمایا جو اپنے کمانے کے لئے محنت کرتا تھا تاکہ عزت سے کمائے اور خود کو دوسروں سے بے نیاز کرلے، وہ بھی شہید ہے۔ اسمٰعیل الحطبی فی حدیثہ، بخاری فی التاریخ فی المفترق

۱۱۷۵۷ یزید بن اسد فرماتے ہیں کہ وہ دمشق سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا امیرالمؤمنین آپ میں سے شہید کون ہوتے ہیں؟ تو فرمایا کہ شہید وہ ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور قتل ہوجائے، اور تم بتاؤ جو شخص اپنی طبعی موت مرجائے تو تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو حالانکہ تم اس کے بارے میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتے، عرض کیا، کہ ہم کہتے ہیں کہ بندہ تھا نیک عمل کیا اور اپنے رب سے جاملا، وہ اس پر ظلم نہ کرے گا عذاب دے گا جسے عذاب دینا ہوگا اس کے خلاف حجت پوری ہونے کے بعد یا معذرت کے بعد یا معافی کے بعد، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، معاملہ اسطرح نہیں جس طرح تم کہتے ہو، جو زمین میں فساد کرتا ہوا ذمیوں پر ظلم کرتا ہوا امام کی نافرمانی کرتا ہوا مال میں خیانت کرتا ہوا جہاد میں آیا دشمن کا سامنا کیا اور قتال کیا پھر قتل ہوگیا تو وہ شہید نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کبھی اس کے دشمن کو نیکی اور فاجر کے ساتھ بھی عذاب دیتے ہیں رہا وہ جو اپنی طبعی موت مرگیا اور تم اس کے بارے میں بھلائی کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتے یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا انبیاء اور صدیقوں میں سے۔ سورۃ النساء، بریت ۶۹، ابو العباس فی جزء من حدیثہ

۱۱۷۵۸ ربیع بن ایاس الانصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جبر الانصاری کے بھتیجے کے پاس آئے جن کی وفات ہورہی تھی ان کے گھر والے رونے لگے، جبر نے کہا کہ اپنی آوازوں سے رسول اللہ ﷺ کو اذیت نہ پہنچاؤ، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک وہ زندہ ہیں، ان عورتوں کو رونے دو، سو جب ان کی وفات ہوجائے گی تو وہ خاموش ہوجائیں گی، بعض لوگوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ آپ کی وفات اپنے بستر پر ہوگی ہمارا خیال تھا کہ آپ اللہ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے ہوئے قتل ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اور شہادت پھر کس کو کہتے ہیں؟ علاوہ اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہوجائیں گے نیزے سے قتل ہونا بھی شہادت ہے پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت جو اپنے نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہے، جل کر مرنے والا بھی شہید ہے، کسی عمارت وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔ طبرانی

فصل..... مقتولوں کے احکام میں

۱۱۷۵۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد اور ماموں غزوہ احد میں شہید ہوئے میں نے ان کو اپنے اونٹ پر اٹھایا اور لے کر مدینہ منورہ آیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ مقتولوں کو اسی جگہ لے جاؤ جہاں وہ قتل ہوئے۔ ابن النجار

باب...... جہاد کے متعلقات میں

باغیوں کا قتل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ عرینہ سے مدینہ منورہ آئے لیکن وہاں کی آب وہوا ان کو راس نہ آئی اور وہ بیمار پڑ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر چاہو تو وہاں چلے جاؤ جہاں صدقہ کے اونٹ ہیں، وہاں جاکر ان کے پیشاب اور دودھ پیو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور بھلے چنگے ہوگئے چنانچہ پھر وہ چرواہوں کی طرف متوجہ ہوئے ان کو قتل کردیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو ھانک کر لے گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو ھانک کر لے گئے، اور اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ کفر اختیار کرلیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے

تعاقب میں لوگوں کو بھیجا، ان کو پکڑ کر لایا گیا چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پیر کٹوادیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادیں اور انہیں گرم ریگستان میں پھنکوادیا گیا جہاں وہ مر گئے۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۷۶۱ حضرت قتادۃ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کچھ لوگ عکل اور عرینہ سے اسلام کا اظہار کرتے ہوئے آئے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ وہ لوگ دودھ پینے والے ہیں کسی سرسبز وشاداب زمین سے نہیں آئے چنانچہ مدینہ ان کو راس نہیں آیا اور انہوں نے اس کے بخار کی شکایت کی، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے اونٹنی کا حکم دیا اور ایک چرواہے کا اور انہیں حکم دیا کہ وہ مدینہ سے نکل کر ان اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پییں سو وہ چل پڑے جب وہ گرم ریگستان کے کنارے پر پہنچے تو اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ کافر ہوگئے اور یہ بات جناب نبی رسول اللہ ﷺ تک پہنچی چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو پکڑنے کے لئے لوگ بھیجے سو ان کو پکڑ کر لایا گیا پھر ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادی گئیں اور ان کے ہاتھوں اور پیروں کو کٹوایا دیا گیا اور ریگستان کے ایک کونے میں گرم پتھروں پر ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے قتادۃ کہتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی کہ یہ آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی ”بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں“ آفرنگ۔سورۃ مائدۃ آیت ۳۳، مصنف عبدالرزاق

عرنیین کا ذکر

۱۱۷۶۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرینہ سے ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کیا اور بیعت ہوگئی اور مدینہ منورہ میں ان کو برسام کی بیماری ہوگئی، تو انہوں نے عرض کیا کہ تکلیف شروع ہوگئی ہے سو اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم ان اونٹوں میں چلے جائیں جہاں ہم پہلے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تم جاؤ اور وہیں رہو، چنانچہ وہ نکلے اور چرواہوں میں سے ایک کو قتل کر دیا اور اونٹ لے گئے ایک چرواہا زخمی حالت میں پہنچا اور اطلاع دی، وہ اپنی ضرورت پوری کر چکے اور اونٹوں کو لے گئے اس کے ساتھ ایک انصاری نوجوان تھا، تقریباً بیس سال کا چنانچہ ان کو گرفتار کرنے کے لئے لوگوں کو روانہ کیا گیا اور اس لڑکے کو ساتھ بھیجا جو ان کے قدموں کے نشان ڈھونڈ رہا تھا، ان کو گرفتار کر کے لایا گیا اور ان کے ہاتھ اور پیر کٹوا دیئے گئے اور آنکھوں میں سلائیاں پھروادی گئیں“۔ابن النجار

۱۱۷۶۳ حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ جب جناب ﷺ کی اونٹنیوں کو لوٹ کر لے جایا جانے لگا تھا تو آپ کہاں تھے، تو انہوں نے عرض کیا کہ میں کنویں پر تھا اور پانی پلا رہا تھا“۔ابن منیع

۱۱۷۶۴ امام عامر الشعبی فرماتے ہیں کہ حارثہ بن بدر التمیمی نے جنگ وجدل اور فساد پھیلانا شروع کیا، چنانچہ حضرت حسن بن علی حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم وغیرہ اھل قریش نے گفتگو کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ اھل قریش نے گفتگو کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ امیر المؤمنین آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو زمین پر فساد پھیلائے اور جنگ وجدال کرے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”بے شک بدلہ ان لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں“۔اختتام آیت تک، سورۃ نور آیت ۲۱

سعید نے عرض کیا اچھا ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو توبہ کرلے اس سے پہلے کہ آپ اس پر قادر ہو جائیں؟ فرمایا کہ میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس کی توبہ قبول کرلوں گا سعید نے کہا کہ تو حارثہ بن زید نے توبہ کرلی ہے اس سے پہلے کہ آپ اس پر قادر ہوں چنانچہ حارثہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے امان دی۔

ابن ابی شیبہ عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا فی کتاب اور شراف و ابن جریرؒ و ابن ابی حاتم

۱۱۷۶۵ حضرت عروۃ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا مثلہ کروادیا تھا جنہوں نے آپ ﷺ کی اونٹنیاں چوری کی تھیں چنانچہ ان کے ہاتھ پیر کٹوادیئے اور آنکھوں میں سلائیاں پھروادی تھیں“۔عبدالرزاق

متفرق روایات

۱۱۷۶۶　حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں اور نہ ہی ہمارے لئے ان کا ذبیحہ حلال ہے اور میں انہیں اس طرح چھوڑنے والا بھی نہیں ہوں، یا تو وہ مسلمان ہو جائیں گے یا پھر میں ان کی گردنیں اڑا دوں گا"۔ الشافعی

۱۱۷۶۷　جریر بن عثمان الرحبی فرماتے ہیں کہ معاویہ بن عیاض بن غطیف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ایک قباء اور دو پتلے موزے پہنے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ناگوار گزرا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے، عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ قباء تو اس لئے ہے کہ بندہ اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر باندھ کر رکھ سکتا ہے رہے یہ پتلے موزے جو پہنے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ناگوار گزرا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ قباء تو اس کے لئے ہے کہ بندہ اپنے کپڑوں سمیت باندھ کر رکھ سکتا ہے، رہے یہ پتلے موزے تو ان سے پیر رکابوں میں اچھی طرح جمتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اور ان کو اجازت دے دی"۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

۱۱۷۶۸　مسند علی رضی اللہ عنہ سے عباد بن عبداللہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا آزاد شدہ غلام ان کو دیکھ رہے تھے، چنانچہ اشعث بن قیس کھڑا ہوا اور کہا کہ ان سرخوں نے ہمیں آپ پر غالب کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ پر کون غالب آئے گا؟ سنو! خدا کی قسم میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ تمہیں ضرور بالضرور دین کے معاملے میں مارے گا جیسے تم پہلے ان کو مارتے تھے۔

ابن ابی شیبه حارث ابن راهویه ابوعبید فی الغریب دورقی، ابن جریر، صححه ابن عدی، بزار سنن سعید بن منصور

۱۱۷۶۹　زیاد بن حدید الاسدی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں بنو تغلب کے عیسائیوں کے لئے باقی رہا تو ضرور بالضرور ان سے زبردست قتال کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا کیونکہ میں نے دستاویز لکھی تھی ان کے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے درمیان اور اس میں یہ شرط تھی کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہ بنائیں گے۔ ابو داؤد

اور فرمایا کہ یہ حیثیت منکر ہے اور مجھے اطلاع ملی کہ امام احمد اس روایت کو سخت منکر قرار دیتے تھے، لوگ کہتے ہیں کہ امام ابو داؤد نے خود بھی دوسرے دور میں اسی حدیث کو نہیں پڑھا۔ الضعفاء للعقیلی

اور کہا کہ ابونعیم النخعی اور ابن جریر کا اس میں کوئی متابع نہیں ہے اور ابونعیم نے حلیہ میں اس کو صحیح قرار دیا۔

۱۱۷۷۰　حضرت ابراہیم بن حارث التیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں ایک دستے کے ساتھ بھیجا اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم صبح شام یہ پڑھیں:

أفحسبتم انما خلقنا کم عبثا　ترجمہ　کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں تو یونہی بے کار پیدا کر دیا ہے۔ المومن ۱۱۵

ہم نے اسے پڑھا تو ہمیں مال غنیمت بھی ملا اور ہم محفوظ بھی رہے۔

ابونعیم فی المعرفۃ وابن مندہ، الاصابہ میں اس کی سند کے بارے میں کہا اچھی ہے۔

۱۱۷۷۱　حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم منافق کی طاقت سے مدد حاصل کرتے ہیں اور اس کا گناہ اس کے اپنے اوپر ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۲　حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے قریش کو اسی دن دیکھا جس دن انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کے قتل کی سازش کی اور ارادہ کر لیا، اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور جناب رسول اللہ ﷺ مقام ابراہیم کے نزدیک نماز ادا فرما رہے تھے چنانچہ عقبہ بن ابی معیط کھڑا ہوا اور اپنی چادر کو آپ ﷺ کے مبارک گلے میں ڈال کر کھینچا یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے گھٹنوں پر گر پڑے، لوگوں نے چیخنا شروع کر دیا اور سمجھے کہ شاید (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ قتل ہو گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور پیچھے سے آپ ﷺ کے مبارک پہلوؤں کو پکڑ کر کھینچا اور کہا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے؟ چنانچہ پھر وہ لوگ جناب

رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر ایک طرف ہوگئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنی نماز مکمل کرنے لگے جب نماز ادا فرما چکے تو ان کے پاس سے گزرے وہ بدستور خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا، اے قریشیوں کے گروہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہیں ذبح کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہوں اور آپ ﷺ نے اپنی انگشت مبارک اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا۔ ابوجہل بولا تو اتنا جاہل تو نہ تھا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تو جو ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۳ حسن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ سیاہ تھا"۔ بخاری فی تاریخ

جہاد اکبر اور جہاد اصغر

۱۱۷۷۴ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے لئے اپنے نفس سے بغض رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بغض سے محفوظ رکھیں گے"۔ ابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس

۱۱۷۷۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہدین کی ایک جماعت جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آگئے بہت ہی خوب آئے، تم لوگ جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آگئے ہو جس میں بندے کو نفس سے جہاد کرنا پڑتا ہے۔ دیلمی

۱۱۷۷۶ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے نفس اور اپنی خواہش سے جہاد کرے"۔ ابن النجار

كتاب الجعالة

بمعنی اجرت اور جنگ کرنے والے کا وظیفہ

افعال کی قسم میں سے

۱۱۷۷۷ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے غلام کو لانے کی اجرت چالیس درھم مقرر فرمائی۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۸ حضرت قتادۃ اور ابوھاشم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے کے جرمانے میں چالیس درہم کا فیصلہ فرمایا۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۹ ابوعمرو الشیبانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چند بھگوڑے غلام لائے میں نے العین میں جا کر پکڑا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ اجرت ہے یا غنیمت؟ میں نے عرض کیا یہ تو اجرت ہے، غنیمت کیا ہے؟ تو فرمایا چالیس درھم۔ عبدالرزاق

اللہ تعالیٰ کی مدد سے کنزالعمال کی چوتھی جلد مکمل ہوگئی

اس کے ساتھ جلد پنجم ہے جو حرف "حاء" سے شروع ہوتی ہے اور حج وعمرۃ، حدود حضانۃ اور الحوالۃ پر مشتمل ہے

مترجم سلمان اکبر۔ فاضل جامعہ احسن العلوم

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں میمون بن سیاہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کا کوئی راوی متروک ہے۔

۴۵۶۴ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔

کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں ہمارے سابق جہادی ہیں۔ ہمارے میانہ رو ہمارے شہری لوگ ہیں اور ہمارے ظالم بدو (دیہاتی) ہیں (جو دین سے نابلد رہتے ہیں)۔السنن لسعيد بن منصور، ابن ابی شيبه، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردويه فی البعث

۴۵۶۵ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اللہ کے فرمان:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات. فاطر: ۳۲

کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: یہ سب اس امت کے (مسلمان) لوگ ہیں اور سب ہی جنت میں جائیں گے۔

السنن لسعيد بن منصور، ابن مردويه، البيهقی فی البعث

۴۵۶۶ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں کو تین اقسام میں کر کے اٹھایا جائے گا۔اور یہ (تین اقسام) اللہ کے فرمان میں ہیں:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔ فاطر: ۳۲

پھر فرمایا: سابق بالخیرات (لوگوں میں آگے نکل جانے والا) تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔ مقتصد (میانہ رو) سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور ظالم لنفسہ (اپنی جان پر گناہ کر کے ظلم کرنے والا) اللہ کی رحمت سے جنت میں جائے گا۔ رواه الديلمی

یہ سند مسند الفردوس للدیلمی کی روایت ہے۔

۴۵۶۷ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد ربانی:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔ فاطر ۳۲

کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

سابق اور مقتصد بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ظالم لنفسہ سے آسان حساب لیا جائے گا پھر وہ جنت میں داخل ہوگا۔

البيهقی فی البعث

فائدہ: ..... سورۂ فاطر کے باب میں یہ تمام احادیث اسی مضمون پر مشتمل ہیں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کسی حدیث پر روایات کثرت کے ساتھ آجائیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ اس حدیث کی واقعی اصل ہے۔

سورۃ الصافات

۴۵۶۸ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمان باری تعالیٰ:

احشروا الذين ظلموا وازواجهم۔ الصافات: ۲۲

جو لوگ ظلم کرتے تھے ان کو اور ان کے ہم جنسوں کو اور جن کی وہ پوجا کرتے تھے (سب کو) جمع کرلو۔

کا مفہوم ہے کہ ایک دوسرے کے ہم مثل مثلاً سود کھانے والے سود کھانے والوں کے ساتھ، زانی زانیوں کے ساتھ اور شراب پینے والے شراب پینے والوں کے ساتھ جمع ہو کر آئیں گے اسی طرح جنت میں جانے والے جنت میں اکٹھے جائیں گے اور جہنم میں جانے والے جہنم میں اکٹھے جائیں گے۔عبدالرزاق، ابن ابی شيبه، الفيابی، ابن منيع، عبد بن حميد، ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردويه، مستدرک الحاكم، البيهقی فی البعث

۴۵۶۹ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے) ذبح ہونے والے حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔ عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور

ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام ہیں

فائدہ: مشہور روایات اور کلام اللہ کے سیاق وسباق سے بداہتہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ذبح ہونے والے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں مثلاً یہی آیات لیجیے جن کی تفسیر میں مذکورہ فرمان علی رضی اللہ عنہ ارشاد ہوا: فرمان الٰہی ہے:

وقال انی ذاهب الی ربی سیهدین۔ رب هب لی من الصالحین فبشرنه بغلم حلیم فلما بلغ معه السعی، الخ

الصافات ۹۹-۱۰۲

اور (ابراہیم علیہ السلام) بولے: کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے رستہ دکھائے گا۔ اے پروردگار! مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) سعادت مندوں میں سے (ہو) تو ہم نے ان کو نرم دل لڑکے کی خوش خبری سنائی۔ جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا میں خواب دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹادیا تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم تم نے خواب سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی اور ہم ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کی دعا مانگی اور خدا نے قبول کی اور وہی لڑکا قربانی کے لیے پیش کیا گیا۔ موجودہ تورات سے ثابت ہے کہ جو لڑکا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیدا ہوا وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔ اور اسی لیے ان کا نام "اسمٰعیل" رکھا گیا۔ کیونکہ "اسمٰعیل" دو لفظوں سے مرکب ہے۔ "سمع" اور "ایل" سمع کے معنی سننے کے اور ایل کے معنی خدا کے ہیں۔ یعنی خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سن لی۔ "تورات" میں ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اسمٰعیل کے بارے میں میں نے تیری سن لی اس بناء پر آیت حاضرہ میں جس کا ذکر ہے وہ حضرت اسمٰعیل ہیں، حضرت اسحٰق نہیں۔ اور ویسے بھی ذبح وغیرہ کا قصہ ختم کرنے کے بعد حضرت اسحٰق کی بشارت کا جداگانہ ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے:

وبشرناه باسحق نبیا الخ معلوم ہوا کہ "فبشرناه بغلام حلیم۔" میں ان کے علاوہ کسی دوسرے لڑکے کی بشارت مذکور ہے۔ نیز اسحٰق کی بشارت دیتے ہوئے ان کے نبی بنائے جانے کی بھی خوشخبری دی گئی اور سورۂ ھود میں ان کے ساتھ ساتھ یعقوب علیہ السلام کا مژدہ بھی سنایا گیا۔ جو حضرت اسحٰق کے بیٹے ہوں گے۔ "ومن وراء اسحق یعقوب" (ھود: رکوع ۷) پھر کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ حضرت اسحٰق ذبح ہوں۔ گویا نبی بنائے جانے اور اولاد عطا کیے جانے سے بیشتر ہی ذبح کر دیئے جائیں۔ لامحالہ ماننا پڑے گا کہ ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں جن کے متعلق بشارت ولادت کے وقت نہ نبوت عطا فرمانے کا وعدہ ہوا نہ اولاد دیئے جانے کا۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی کی یادگار اور اسکی متعلقہ رسوم بنی اسمٰعیل میں برابر بطور وراثت منتقل ہوتی چلی آئیں۔ اور آج بھی اسمٰعیل کی روحانی اولاد ہے۔ (جنہیں مسلمان کہتے ہیں) ان مقدس یادگاروں کی حامل ہے۔ موجودہ تورات میں تصریح ہے کہ قربانی کا مقام "مورا" یا "مریا" تھا۔ یہود ونصاریٰ نے اس مقام کا پتہ چلانے میں بہت ہی دور از کار احتمالات سے کام لیا ہے حالانکہ نہایت ہی اقرب اور بے تکلف بات یہ ہے کہ یہ مقام "مروۃ" ہے جو کعبہ کے سامنے بالکل نزدیک واقع ہے اور جہاں سعی بین الصفا والمروۃ ختم کر کے معتمرین حلال ہوتے ہیں اور ممکن ہے "بلغ معه السعی" میں اسی سعی کی طرف ایماء ہو موطا امام مالک کی ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے "مروہ" کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے۔ غالباً وہ اسی ابراہیم علیہ السلام واسمٰعیل علیہ السلام کی قربان گاہ کی طرف اشارہ ہوگا ورنہ آپ ﷺ کے زمانہ میں لوگ عموماً مکہ سے تین میل "منیٰ" میں قربانی کرتے تھے۔ جیسے آج تک کی جاتی

ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی اصل قربان گاہ "مروۃ" تھی۔ پھر حجاج اور ذبائح کی کثرت دیکھ کر منیٰ تک وسعت دے دی گئی۔ قرآن کریم میں بھی "هديا بالغ الكعبة" اور "ثم محلها الى البيت العتيق" فرمایا ہے جس سے کعبہ کا قرب ظاہر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

بہرحال قرائن وآثار یہی بتلاتے ہیں کہ "ذبیح اللہ" وہی اسمٰعیل علیہ السلام تھے جو مکہ میں آکر رہے اور وہیں ان کی نسل پھیلی۔ تورات میں یہ بھی تصریح ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اکلوتے اور محبوب بیٹے کے ذبح کا حکم دیا گیا تھا اور یہ مسلم ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام سے عمر میں بڑے ہیں۔ پھر حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی موجودگی میں اکلوتے کیسے ہو سکتے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے جواب میں جس لڑکے کی بشارت ملی اسے "غلام حلیم" کہا گیا ہے۔ لیکن حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بشارت جب فرشتوں نے ابتداء خدا کی طرف سے دی تو "غلام علیم" سے تعبیر کیا۔ حق تعالیٰ کی طرف سے "حلیم" کا لفظ ان پر یا کسی اور نبی پر قرآن میں کہیں اطلاق نہیں کیا گیا۔ صرف اس لڑکے کو جس کی بشارت یہاں دی گئی اور اس کے باپ ابراہیم علیہ السلام کو یہ لقب عطا ہوا ہے "ان ابراهيم لحليم اواه منيب" (ھود: رکوع:۷) اور "ان ابراهيم لاواه حليم" (توبہ: رکوع:۱۴) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہی دونوں باپ بیٹے اس لقب خاص سے ملقب کرنے کے مستحق ہوئے۔ "حلیم" اور "صابر" کا مفہوم قریب قریب ہے۔ اسی "غلام حلیم" کی زبان سے نقل کیا ستجدني ان شاء الله من الصابرين۔ دوسری جگہ صاف فرمایا:

واسماعيل وادريس وذالكفل كل من الصابرين۔ انبیاء: رکوع:۷

شاید اسی لیے سورۂ مریم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو صادق الوعد فرمایا کہ ستجدني ان شاء الله من الصابرين۔ کے وعدہ کو کس طرح سچا کر دکھایا۔ بہرحال حلیم، صابر اور صادق الوعد کے القاب کے مصداق ایک ہی معلوم ہوتا ہے یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ وكان عند ربه مرضيا سورۂ بقر میں تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام واسمٰعیل علیہ السلام کی زبان سے جو دعا نقل فرمائی اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

ربنا واجعلنا مسلمين لك ومن ذريتنا امة مسلمة لك۔ بعینہ اسی مسلم کے تثنیہ کو۔ یہاں قربانی کے ذکر میں فلما اسلما کے لفظ سے ادا کر دیا اور ان ہی دونوں کی ذریت کو خصوصی طور پر مسلم کے لقب سے نامزد کیا بے شک اس سے بڑھ کر اسلام اور تفویض اور صبر کیا ہوگا جو دونوں باپ بیٹے نے کرنے اور ذبح ہونے کے متعلق دکھایا یہ اسی اسلما کا صلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت کو امت مسلمہ بنایا۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ فرمان علی رضی اللہ عنہ سے متعلق حدیث مذکورہ محل کلام ہے کیونکہ آئندہ کی حدیث جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے اس کے خلاف ہے۔ نیز اس طرح کے اور بہت سے قرائن وشواہد ہیں جن سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں۔

تفسير عثماني مع اضافه

۴۵۷۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مینڈھا اسماعیل علیہ السلام کے قدیمہ میں قربان ہوا وہ جمرۂ وسطیٰ کے بائیں جانب اترا تھا۔

بخاري في تاريخه

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت محل کلام ہے جس میں ذبیح اللہ اسحاق علیہ السلام کو فرمایا۔ نیز جس مقام پر قربانی ہوئی وہ مقام اسماعیل علیہ السلام کا مستقر ہے اور کعبۃ اللہ کی بنا میں بھی اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ لہٰذا یہاں قائم ہونے والی سنت بھی اسماعیل علیہ السلام کی یادگار ہے نہ کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی۔

قوم یونس کی تعداد

۴۵۷۱ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وارسلناه الى مائة الف أويزيدون۔ الصافات ۱۴۷

اور ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو لاکھ یا زائد کی طرف بھیجا۔
کے بارے میں پوچھا (کہ زائد سے کتنے زائد مراد ہیں؟) آپ علیہ السلام نے فرمایا بیس ہزار۔
ترمذی غریب، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ
فائدہ:......یعنی اگر صرف عاقل بالغ افراد گنتے تو لاکھ تھے جن کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ جبکہ بچے ان کے ماتحت ہو کر آجاتے ہیں لیکن اگر سب چھوٹوں بڑوں کو شمار کرتے تو زائد تھے۔ یہی مطلب زیادہ قرین قیاس ہے۔
کلام:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

سورۂ ص

۴۵۷۲ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے قیامت کا ذکر فرمایا اور بڑی عظمت و شدت کے ساتھ فرمایا۔ اور فرمایا: رحمٰن داؤد علیہ السلام کو فرمائیں گے میرے آگے آؤ۔ داؤد علیہ السلام عرض کریں گے پروردگار! مجھے خوف ہے کہ میری خطائیں میرے قدم نہ پھسلا دیں۔ پروردگار فرمائیں گے: میرے پیچھے سے گذرو۔ داؤد علیہ السلام عرض کریں گے: مجھے خوف ہے کہ کہیں میری خطائیں مجھے نہ پھسلا دیں۔ پروردگار فرمائیں گے: میرا قدم پکڑو۔ پس داؤد علیہ السلام اللہ کا قدم پکڑیں گے اور پھر گذر جائیں گے۔ یہی زلفی ہے۔ جو اللہ نے فرمایا:

وان له عندنا لزلفى وحسن مآب۔ ص: ۲۵

اور بے شک (داؤد) کے لیے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۵۷۳ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے حین سے مراد چھ ماہ کا عرصہ ہے۔ السنن للبیھقی

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

ولتعلمن نبأه بعد حين۔ ص: ۸۸

اور تم کو اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا۔

نقش سلیمانی

۴۵۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام سمندر کے کنارے بیٹھے اپنی انگوٹھی کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اچانک انگوٹھی آپ سے چھوٹ کر سمندر میں گر گئی۔ آپ کی ساری سلطنت آپ کی انگوٹھی میں تھی۔ چنانچہ آپ وہاں سے چل پڑے۔ جبکہ پیچھے ایک شیطان (آپ کی شکل میں) آپ کے گھر رہنے لگا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بڑھیا کے پاس تشریف لائے اور اس کے پاس رہنے لگے۔ (اور ساری داستان سنائی) بڑھیا بولی: اگر تم چاہو تو تم جا کر (روزی) تلاش کرو اور میں گھر کا کام کاج کرتی ہوں۔ اور اگر تم چاہو تو تم گھر کا کام کاج کرو اور میں جا کر روزی تلاش کرتی ہوں۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام روزی کی تلاش میں نکل پڑے۔ آپ علیہ السلام ایک قوم کے پاس آئے جو مچھلی کا شکار کر رہے تھے۔ آپ ان کے پاس بیٹھ گئے۔ انہوں نے کچھ مچھلیاں آپ کو دیں۔ آپ علیہ السلام وہ مچھلیاں لے کر بڑھیا کے گھر لوٹے۔ بڑھیا مچھلیاں کاٹنے لگی تو ایک مچھلی کا پیٹ کاٹا تو اس میں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی نکل آئی۔ بڑھیا نے پوچھا یہ کیا ہے: حضرت سلیمان علیہ السلام (نے بتایا کہ یہی تو میری گمشدہ انگوٹھی ہے) پھر آپ علیہ السلام نے وہ انگوٹھی لے کر پہنی۔ اور آپ کی بادشاہت لوٹ آئی اور تمام انس و جن، شیاطین، چرند پرند اور وحشی جانور آپ کے تابعدار ہو گئے۔ اور جو شیطان آپ کی جگہ لیے بیٹھا تھا وہ بھاگ گیا۔ اور جا کر سمندر

کے ایک جزیرے میں پناہ گزین ہوگیا۔ سلیمان علیہ السلام نے اس کو پکڑنے کے لیے شیاطین کو اس کے تعاقب میں بھیجا۔ انہوں نے (آکر) کہا: ہم اس پر قادر نہیں ہوسکے۔ (ایک حل ہے) وہ ہر ہفتہ میں ایک دن جزیرے کے چشمے پر آتا ہے۔ اور ہم اس کو صرف نشہ کی حالت میں پکڑ سکتے ہیں۔ لہٰذا اس پانی کے چشمے میں شراب ڈالی جائے۔ (چنانچہ یہ تدبیر کی گئی) جب شیطان آیا اور اس چشمے کا پانی پی لیا (تو وہ نرم پڑا) پھر انہوں نے اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی دکھائی جس کو دیکھ کر وہ اطاعت پر آمادہ ہوگیا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو بندھوا کر ایک پہاڑ پر بھیج دیا۔ کہتے ہیں وہ جبل الدخان نامی پہاڑ ہے۔ (دخان کے معنی دھویں کے ہیں) اور اس پہاڑ سے جو دھواں اٹھتا ہے وہ اسی شیطان سے نکلتا ہے اور وہ پانی جو پہاڑ سے گرتا ہے وہ شیطان کا پیشاب ہے۔ عبد بن حمید، ابن المنذر

۴۵۷۵ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے فرمان الٰہی:

فطفق مسحا بالسوق والاعناق۔ ص: ۳۳

پس شروع ہوئے (تلوار کا ہاتھ پھیرنے) پنڈلی اور گردنوں پر۔

کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردن کاٹنے لگے۔ اسماعیل فی معجمہ، ابن مردویہ

یہ روایت حسن ہے۔

سورۃ الزمر

۴۵۷۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ کہتے تھے: (دنیا کے) فتنے میں پڑ (کر ہجرت سے رہ جانے) والوں کے لیے کوئی توبہ نہیں۔ لوگ کہتے تھے: جو فتنے میں پڑ گئے ان کی نہ نفل قبول اور نہ فرض۔ اور (ہجرت سے رہ جانے والے لوگ) یہ بات اپنے متعلق کہتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں اور ہمارے ان کے متعلق کہنے کے بارے میں اور خود ان کے اپنی جان کے بارے میں کہنے سے متعلق اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة اللّٰہ سے وانتم لاتشعرون تک۔ الزمر: ۵۳

اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے، اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرماں بردار ہو جاؤ پھر تم کو مدد نہیں ملے گی۔ اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو، اس نہایت اچھی (کتاب) کی پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ آیت ایک خط میں لکھ کر ہشام بن العاص کو روانہ کردی۔

البزار، الشاشی، ابن مردویہ، السنن للبیھقی

اس حدیث کی وضاحت ذیل کی حدیث کرتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا موقع

۴۵۷۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ (مدینہ منورہ) ہجرت کرنے کے لیے تیار ہوئے تو میں نے اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن العاص بن وائل نے پروگرام بنایا کہ ہم (ایک ساتھ) مدینہ ہجرت کریں۔ چنانچہ میں اور عیاش تو نکل پڑے جبکہ ہشام فتنہ میں پڑ گئے (یعنی اپنے کسی کام سے پیچھے رہ گئے) پھر ان کو آزمائش بھی پیش آگئی وہ یوں کہ ان کے دو بھائی ابوجہل اور حارث ابن ہشام ان کے پاس

آئے اور کہنے لگے کہ تمہاری ماں نے نذر مانی ہے کہ وہ نہ کسی سائے میں آئیں گی اور نہ سر کو دھوئیں گی جب تک کہ تم کو نہ دیکھ لیں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم ان کا مقصد صرف تم کو تمہارے دین سے فتنہ میں ڈال کر روکنا ہے۔ آخر وہ دونوں اس کو لے گئے اور اس کو اپنے فتنے میں پھنسالیا۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا:

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطو من رحمة اللّٰه ان اللّٰه یغفر الذنوب جمیعاً سے مثوی للمتکبرین تک۔

میں نے یہ آیت ہشام کو لکھ بھیجیں۔ چنانچہ وہ بھی ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ البزار، ابن مردویه، السنن للبیهقی

۴۵۷۸ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

انک میت وانهم میتون (الزمر:۳۰)

(اے پیغمبر!) تم بھی مرجاؤ گے اور یہ بھی مرجائیں گے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا:

اے پروردگار! کیا تمام مخلوقات مرجائے گی اور انبیاء باقی رہیں گے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

کل نفس ذائقة الموت ثم الینا ترجعون۔ القرآن

ہر جی موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے، پھر تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے۔ ابن مردویه، السنن للبیهقی

۴۵۷۹ ارشاد خداوندی ہے:

والذی جاء بالحق وصدق به أولئک هم المتقون۔ الزمر ۳۳

اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ مذکورہ آیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں سچی بات لانے والے محمد ﷺ ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابن حریز، الباوردی فی معرفة الصحابة، ابن عساکر

فائدہ:...... مشہور قرأت میں والذی جاء بالصدق ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان میں والذی جاء بالحق کے الفاظ ہیں۔ مفہوم ایک ہی ہے۔ شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قرأت میں بالحق کا لفظ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

خواب کی حقیقت کیا ہے؟

۴۵۸۰ سلیم بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تعجب کی بات ہے کہ کوئی شخص رات بسر کرتا ہے اور ایسی کوئی چیز (خواب میں) دیکھتا ہے جو کبھی اس کے دل میں گذری نہیں۔ لیکن وہ (اٹھتا ہے اور) اپنے خواب کو جیسے ہاتھ سے تھام لیتا ہے۔ اور کوئی شخص خواب دیکھتا ہے تو اس کا خواب کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یا امیر المؤمنین! کیا میں اس کی حقیقت نہ بتاؤں! درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسک التی قضی علیها الموت ویرسل الاخریٰ الی اجل مسمی۔ الزمر ۴۲

خدا لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روح قبض کر لیتا ہے اور جو مرے نہیں (ان کی روحیں) سوتے میں (قبض کر لیتا ہے) پھر جن پر موت کا حکم کر دیتا ہے ان کو روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک وقت مقرر تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (نیند کی شکل میں) تمام جانوں کی روح قبض کرلیتا ہے۔ پھر جو روحیں اللہ کے پاس ہوتے ہوئے خواب دیکھتی ہیں وہ سچے خواب ہوتے ہیں تو شیاطین ہوا میں ان سے ملتے ہیں اور ان سے جھوٹ بولتے ہیں اور باطل خبریں سناتے ہیں تو پس وہ جھوٹے خواب ہوتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان پر بہت تعجب ہوا (اور ان کی تحسین فرمائی)۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

۴۵۸۱ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دریافت فرمایا: کون سی آیت سب سے زیادہ وسعت والی ہے؟ تو لوگ ایک ایک دوسرے سے اس کے بارے میں کچھ کچھ کہنے لگے، کسی نے کہا:

ومن یعمل سوءً ا اویظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیما۔ جس نے برا عمل کیا یا اپنی جان پر ظلم کیا پھر اللہ سے بخشش مانگی تو وہ اللہ کو مغفرت کرنے والا مہربان پائے گا۔

الغرض لوگ اس طرح کی آیات بتانے لگے۔ تب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں اس سے زیادہ وسعت والی آیت کوئی نہیں:

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ۔

اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہوجاؤ۔ رواہ ابن جریر

۴۵۸۲ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا:

لہ مقالید السموات والارض ۔ الزمر

آسمانوں اور زمین کی چابیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

آسمان وزمین کی چابیاں

حضور ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا:

اے عثمان! تم نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا۔ آسمانوں اور زمین کی چابیاں یہ کلمات ہیں:

لاالٰہ الااللّٰہ، واللّٰہ اکبر، وسبحان اللّٰہ، والحمدللّٰہ، واستغفر اللّٰہ الذی لاالٰہ الاھو الاول والآخر والظاھر والباطن، یحیی ویمیت وھو حی لایموت، بیدہ الخیر، وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

اے عثمان! جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے، اس کو دس خصلتیں (خوبیاں) عطا کی جائیں گی۔

پہلی اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

دوسری جہنم کی آگ سے اس کے لیے آزادی لکھ دی جائے گی۔

تیسری دوفرشتے نگہبان اس پر مقرر کردیئے جائیں گے، جو دن ورات تمام آفات اور بلیات سے اس کی حفاظت کریں گے۔

چوتھی اس کو ایک قنطار (ہزار اوقیہ) اجر عطا کیا جائے گا۔

پانچویں اس شخص کا اجر اس کو ملے گا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کیے۔

چھٹی اس کو ایسا اجر ملے گا گویا اس نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پڑھ لیے۔

ساتویں اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

آٹھویں حور عین سے اس کی شادی کردی جائے گی۔
نویں اس کے سر پر وقار کا تاج پہنادیا جائے گا۔
دسویں یہ کہ اس کے گھر کے افراد میں سے ستر افراد کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔
پھر آپ ﷺ نے فرمایا:
اے عثمان! اگر ہوسکے تو زندگی میں کسی دن یہ کلمات فوت نہ ہونے دینا۔ تو ان کی بدولت کامیاب ہونے والوں کے ساتھ مل جائے گا اور اولین وآخرین کو پالے گا۔ ابن مردویه، ابویعلی وابن ابی عاصم وابوالحسن القطان فی الطولات، السنن لیوسف القاضی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن السنی، عقیلی فی الضعفاء، البیهقی فی الاسماء والصفات

یہی روایت دوسرے الفاظ میں یوں منقول ہوئی ہے:
جس شخص نے یہ کلمات صبح وشام دس دس بار کہے اس کو چھ خصلتیں (خوبیاں) عطا کی جائیں گی۔
پہلی ابلیس اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت کردی جائے گی۔
دوسری ایک قنطار اجر اس کو دیا جائے گا۔
تیسری ایک درجہ جنت میں بلند کیا جائے گا۔
چوتھی حور عین سے اس کی شادی کردی جائے گی۔
پانچویں اس کے پاس بارہ ہزار اور ایک روایت میں بارہ فرشتے حاضر ہوں گے۔
اور چھٹے یہ کہ اس کو اس شخص کا اجر ہوگا جس نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک کی تلاوت کی۔
اور اے عثمان! اس کے ساتھ اس کو اس شخص کا اجر ہوگا جس نے حج اور عمرہ کیا اور دونوں مقبول ہوگئے۔ اور اگر وہ شخص اسی دن مرگیا تو شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

کلام: ...... امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں نظر ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس میں نکارت ہے۔ جبکہ امام الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں: میرے خیال میں یہ روایت موضوع (خودساختہ) ہے۔ امام بوخیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے متعلق موضوع ہونے کا کلام کچھ بعید نہیں۔ کنزالعمال ج ۲ ص ۴۹۳

سورۃ المؤمن

۴۵۸۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کیا مؤمن کو قتل کرنے والے کے لیے توبہ ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:
غافر الذنوب وقابل التوب۔ الزمر
(اللہ) گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے الا ہے۔ عبد بن حمید

۴۵۸۴ (علی رضی اللہ عنہ) ارشاد باری تعالیٰ ہے:
ومنهم من لم نقصص علیک۔ الزمر
اور ان میں سے کچھ (نبی ایسے ہیں) جن کو ہم نے آپ پر بیان نہیں کیا۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک حبشی غلام کو نبی بنا کر بھیجا تھا وہ انہی انبیاء میں سے تھا جن کے حالات محمد پر نہیں بیان کیے گئے۔ الاوسط للطبرانی، ابن مردویه

سورۂ فصلت

۴۵۸۵ (مسند ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ) سعد بن عمران سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد خداوندی:
ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا الزمر: ۳۰
بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر ٹھہر گئے۔
کے متعلق ارشاد فرمایا کہ استقامت یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ ابن المبارک فی الزھد، عبدالرزاق، الفریابی، سعد بن منصور، مسدد، ابن سعد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، رستہ فی الایمان
زیادہ بہتر روایت کا مرفوع ہونا ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر نہ فرماتے تھے۔

۴۵۸۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا سالزمر ۳۰
جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں وہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ (ایمان پر) قائم رہے اور لومڑی کی مانند ادھر اُدھر نہ پھرے۔
السنن لسعید بن منصور، ابن المبارک، الزھد للامام احمد، عبد بن حمید، الحاکم، ابن المنذر، رستہ فی الایمان، الصابونی فی المأتین

دلوں پر تالا ہونا

۴۵۸۷ عبدالقدوس حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ:
وقالوا قلوبنا فی اکنۃ ممن تدعونا الیہ فصلت: ۵
اور کہنے لگے: کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے ہمارے دل پردوں میں ہیں۔ کے (شان نزول) کے متعلق فرماتے ہیں۔
ایک مرتبہ قریش اکٹھے ہو کر نبی اکرم ﷺ کے پاس جمع ہو کر آئے۔ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا تمہیں اسلام قبول کرنے سے کیا چیز رکاوٹ ہے؟ حالانکہ تم اسلام کی بدولت عرب کے سردار بن جاؤ گے۔ مشرکین کہنے لگے: جو آپ کہہ رہے وہ ہماری سمجھ میں آتا ہی نہیں اور نہ ہم کو وہ سنائی دیتا ہے۔ بلکہ ہمارے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ پھر ابوجہل نے کپڑا لے کر اپنے اور حضور ﷺ کے درمیان تان لیا۔ اور کہنے لگا: اے محمد! ہمارے دل پردے میں ہیں اس سے جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو۔ اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے۔
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم کو دو باتوں کی طرف بلاتا ہوں یہ کہ تم شہادت دیدو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی ساتھی نہیں۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کی شہادت سنی تو نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور کہنے لگے کہ کیا تمام معبودوں کو ایک ہی معبود بنالیں یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ پھر وہ ایک دوسرے کو کہنے لگے چلو اور صبر کرو اپنے ہی معبودوں پر یہ تو ایسی چیز مانگی جاتی ہے جو آخری ملت (نصرانیت) میں بھی نہیں تھی۔ یہ بالکل بنائی ہوئی بات ہے۔ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت (کی کتاب) اتری ہے؟
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے: اے محمد! اللہ آپ کو سلام کہتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ کیا خیال کرتے ہیں ان کے دلوں پر پردہ ہے اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے پس وہ آپ کی بات نہیں سنتے یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ جب آپ قرآن میں اللہ یکتا کا ذکر کرتے ہیں تو نفرت

کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں، اگر وہ اپنی بات میں سچے ہوتے تو اللہ کا یکتا ذکر سن کر نہ بھاگتے درحقیقت یہ لوگ سنتے تو ہیں لیکن اس سے نفع نہیں اٹھا سکتے کیونکہ وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ جب اگلا دن ہوا تو انہی میں سے ستر افراد آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے ہم پر اسلام پیش کیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان پر اسلام پیش کیا تو وہ سب کے سب اسلام لے آئے۔ حضور ﷺ (خوشی سے) مسکرائے اور اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا: کل تو تمہارا خیال تھا کہ تمہارے دلوں پر تالا پڑا ہوا ہے اور تمہارے دل پر پردے ہیں اس چیز سے جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں۔ اور تمہارے کانوں میں بوجھ ہے۔ اور (الحمدللہ) آج تم مسلمان ہوگئے ہو۔ وہ لوگ کہنے لگے: یا رسول اللہ! ہم کل کو جھوٹ بول رہے تھے۔ اللہ کی قسم اگر وہ سچ ہوتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پاسکتے تھے۔ لیکن اللہ پاک ہی سچا ہے اور بندے اس پر جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ غنی ہے اور ہم فقیر۔

ابوسهل السرى بن سهل الجندى سابورى فى الخامس من حديثه

۴۵۸۸ فرمان الٰہی ہے:

ربنا ارنا الذين اضلانا۔ فصلت ۲۹

پروردگار! جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ان کو ہمیں دکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنوں اور انسانوں میں سے یہ دو گمراہ کرنے والے ابلیس اور آدم علیہ السلام کے بیٹے ہیں جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا۔

عبدالرزاق، السنن لسعيد بن منصور، عبد بن حميد، ابن جرير، ابن المنذر، ابن أبى حاتم، ابن مردويه، مستدرك الحاكم

سورۃ الشوریٰ

۴۵۸۹ (عثمان رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ:

له مقاليد السموات والارض۔

آسمانوں اور زمین کی چابیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

سبحان الله والحمدلله، ولااله الاالله، والله اكبر آسمانوں اور زمین کی چابی ہے کو اللہ نے اپنے لیے، اپنے ملائکہ کے لیے، اپنے انبیاء کے لیے اپنے رسولوں کے لیے اور تمام نیک مخلوق کے لیے پسند کیا ہے۔ الحارث، ابن مردويه

کلام: ..... اس روایت میں حکیم بن نافع اور عبدالرحمن بن واقد دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۴۵۹۰ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ نے ایک آیت کی تلاوت فرمائی پھر اس کی تفسیر بیان فرمائی اور مجھے اس کے بدلے دنیا و مافیہا کا مل جانا بھی پسند نہیں۔ وہ آیت ہے:

وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفوعن كثير۔ شورىٰ ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہو سو تمہارے اپنے فعلوں سے (ہے) اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کردیتا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ نے دنیا میں کسی گناہ کی سزا دیدی تو اللہ پاک ایسے کریم ہیں کہ آخرت میں دوبارہ اس گناہ کی سزا نہیں دیں گے۔ اور اللہ پاک دنیا میں جس گناہ کو معاف کردیں تو اللہ پاک ایسے نہیں ہیں کہ دنیا میں تو اس گناہ کو معاف کردیں اور آخرت میں اس پر پکڑ فرمائیں۔ ابن راهويه، ابن مردويه

سزاء ایک ہی دفعہ ہوتی ہے

۴۵۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کیا میں کتاب اللہ کی افضل آیت نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے وہ یہ:

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر شوریٰ: ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے ہے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو اس کی تفسیر بتاؤں گا۔

پھر فرمایا: اے علی! تم کو دنیا میں جو مصیبت کا مرض پیش آتا ہے یا جو سزا ملتی ہے تو اللہ اس بات سے کریم (اور سخی) ہے کہ آخرت میں دوبا سزا دے۔ اور جس گناہ کو اللہ پاک دنیا میں معاف کر دیں تو وہ زیادہ بردبار ہیں اور ایک روایت میں وہ زیادہ عظمت والے ہیں کہ اس کو معاف کرنے کے بعد دوبارہ اس پر پکڑ فرمائیں۔ مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن منیع، عبد بن حمید، الحکیم، مسند ابی یعلی، ابن المنذر ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم

۴۵۹۲ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ قریش میں اوسط النسب تھے۔ قبائل قریش میں سے کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا جو آ کے ساتھ اپنی رشتہ داری نہ رکھتا ہو۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قل لااسئلکم علیه اجرًا الا المودة فی القربیٰ۔ شوریٰ: ۲۳

کہہ دو کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا مگر (تم کو) قرابت کی محبت (تو رکھنی چاہیے)۔ یعنی بس رشتہ داری کی محبت مجھ سے رکھو اور رشہ داری میں میری حفاظت کرو۔ ابن سعد

حروف مقطعات کا مفہوم

۴۵۹۳ ابی معاویہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم میں سے کسی نے حض ﷺ کو حٰم ٓعٓسٓق کی تفسیر کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی جگہ اچھلے اور عرض کیا: میں نے (سنی ہے) پھر فرمایا: حٰ اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عین کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عاین المشرکو عذاب یوم بدر ... یعنی عین سے اشارہ ہے معائنہ کی طرف کہ مشرکین نے بدر کے دن اللہ کے عذاب کا معائنہ کر لیا۔ پوچھا: کیا ہے؟ فرمایا: سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون عنقریب وہ لوگ جان لیں گے جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ کس کروٹ لو ہیں۔ پوچھا ق کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما خاموش ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: میں تم سب کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کسی نے آپ ﷺ کو آپ حٰم ٓعٓسٓق کی تفسیر کرتے ہوئے سنا ہے؟ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کودے اور فرمایا: حم اللہ کے اسماء میں سے ا اسم ہے۔ پوچھا عین؟ فرمایا عاین المشرکون عذاب یوم بدر. پوچھا سین؟ فرمایا: سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون. پو قاف کیا ہے؟ فرمایا: قارعة من السماء تصیب الناس۔ یعنی وہ کھٹکھٹانے والی (صور کی آواز یا کوئی آسمانی عذاب) جو لوگوں پر نازل ہوگی۔

مسند ابی یعلی، ابن عسا

سورة الزخرف

۴۵۹۴ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھا کرتے تھے:

سبحان من سخرلنا هذا. الزخرف ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ: ...اصل قرأت:

سبحان الذی سخرلنا هذا ہے۔اور مفہوم دونوں کا ایک ہے۔

۴۵۹۵ ...فرمان الٰہی:

الا خلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین ۔ الزخرف

دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دو دوست مؤمن ہوتے ہیں اور دو دوست کافر۔ مؤمنوں میں سے ایک دوست مرجاتا ہے اس کو جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے وہ اپنے دوست کا ذکر کرتا ہے اور دعا کرتا ہے: اے اللہ! میرا فلاں دوست مجھے تیری فرماں برداری اور تیرے رسول کی فرماں برداری کا حکم دیتا تھا، نیز مجھے خیر کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور مجھے خبر دیتا تھا کہ میں تجھ سے ایک دن ضرور ملاقات کروں گا۔ اے اللہ! پس اس کو گمراہ نہ کرنا میرے بعد حتیٰ کہ تو اس کو بھی وہ سب کچھ دکھا دے جو تو نے مجھے دکھایا ہے۔ اور تو اس سے بھی راضی ہو جائے جس طرح مجھ سے راضی ہوا ہے۔ اللہ پاک اس کو فرماتے ہیں: جا، اگر تو دیکھ لیتا جو ہم نے اس کے لیے تیار کر رکھا ہے تو تو بہت ہنستا اور کم روتا۔ پھر دوسرا دوست بھی مرجاتا ہے۔ دونوں کی روحیں اکٹھی ہوتی ہیں اور ان کو کہا جاتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی تعریف کریں لہٰذا ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے یہ، بہت اچھا بھائی ہے، بہت اچھا ساتھی ہے، بہت اچھا دوست ہے۔

اور جب دونوں کافروں میں سے ایک مرجاتا ہے تو اس کو جہنم کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تب وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے۔ اے اللہ میرا فلاں دوست مجھے تیری نافرمانی اور تیرے رسول کی نافرمانی کا کہتا تھا اور مجھے ہر برائی کا حکم دیتا تھا اور ہر نیکی سے باز رکھتا تھا اور مجھے کہتا تھا کہ میں تجھ سے اے اللہ کبھی نہ ملوں گا۔ پس اے اللہ! اس کو میرے بعد ہدایت نہ دیجیے گا حتیٰ کہ تو اس کو بھی وہی (عذاب) دکھائے جو تو نے مجھے دکھایا اور اس پر بھی اسی طرح ناراض ہو جس طرح مجھ سے ناراض ہوا۔ پھر دوسرا دوست مرتا ہے اور دونوں کی روحیں اکٹھی ہوتی ہیں تو دونوں کو کہا جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی تعریف کرو۔ ہر ایک دوسرے کو کہتا ہے: بہت برا بھائی ہے، بہت برا ساتھی ہے اور بہت برا دوست ہے۔

ابن زنجویه فی ترغیبه، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، شعب الایمان للبیهقی

۴۵۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے علی! اس امت میں تیری مثال عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرح ہے، ان سے بھی ان کی قوم نے محبت میں افراط کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگ چیخ پڑے اور کہنے لگے: اپنے چچازاد کو عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دیدی۔ تب قرآن پاک نازل ہوا۔

ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منه یصدون ۔ الزخرف ۵۷

اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کی مثال دی گئی تو تمہاری قوم کے لوگ اس سے چلا اٹھے۔ ابن الجوزی فی الواهیات

کلام: حدیث ضعیف لان ابن الجوزی ذکرہ فی الواہیات۔

۴۵۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے:

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومل منه یصدون الزخرف ۵۷ ابن مردویه

۴۵۹۸ عبدالرحمن بن مسعود عبدی سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاما نذهبن بک فانا منهم منتقمون ۔ الزخرف: ۴۱

پس اگر ہم آپ کو اٹھالیں گے تو ان سے انتقام لے کر رہیں گے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اپنے پیغمبر کو لے گئے اور میں عذاب بن کر اس کے دشمنوں کے بیچ رہ گیا ہوں۔

رواہ ابن مردویه

سورۃ الدخان

۴۵۹۹ عباد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کیا آسمان وزمین کسی پر روتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر شخص کی زمین کوئی جائے نماز ہوتی ہے اور آسمان میں اس کے عمل چڑھنے کا کوئی راستہ ہوتا ہے اور آل فرعون کا زمین میں کوئی نیک عمل ہے اور نہ آسمان میں نیک عمل جانے کا کوئی راستہ۔ (جوان پر روئے جبکہ مومن کے لئے زمین میں جائے نماز کا حصہ اور آسمان میں نیک عمل جانے کا راستہ مومن کے مرنے پر روتا ہے۔) ابن ابی حاتم

سورۃ الاحقاف

۴۶۰۰ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ یہودیوں کے عید کے روز نبی اکرم ﷺ مجھے ساتھ لے کر ان کے کنیسہ میں تشریف لے گئے۔ یہودیوں نے (عید کے روز) ہمارا اپنے ہاں آنا ناگوار محسوس کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا:

اے یہود! تم لوگ مجھے اپنے بارہ آدمی دکھادو جو لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہوں؟ اللہ پاک آسمان کے نیچے رہنے والے ہر یہودی سے اپنے غضب کے عذاب کو ہٹادے گا جو غضب ان پر اللہ نے نازل کیا ہوا ہے۔ یہود چپ ہوگئے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔ مگر پھر کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے سہ بارہ اپنی بات دہرائی مگر پھر بھی سب خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم تو انکار کرتے ہو لیکن اللہ کی قسم! میں ہی حاشر ہوں، میں ہی عاقب ہوں، میں مقفی نبی مصطفیٰ ہوں (جس کا تمہاری کتاب میں ذکر آیا ہے) تم ایمان لاؤ یا جھٹلاؤ۔

عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ ﷺ اور میں لوٹنے لگے۔ ہم (کنیسہ سے) نکلنے کے قریب تھے کہ اچانک ہمارے پیچھے ایک شخص آموجود ہوا اور بولا ٹھہریئے اے محمد! پھر وہ اپنے یہودیوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگا: اے یہودیوں کی جماعت! میں کیسا شخص ہوں؟

یہودی کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم اپنے درمیان تم سے زیادہ کوئی کتاب اللہ (تورات) کو جاننے والا نہیں دیکھتے۔ نہ تم سے زیادہ فقیہ اور آپ سے پہلے آپ کے باپ سے زیادہ کسی کو اور نہ آپ کے باپ سے پہلے آپ کے دادا سے زیادہ افضل کسی کو جانتے! پھر اس شخص نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ وہی نبی ہیں جن کو تم تورات میں پاتے ہو۔

پھر یہودی کہنے لگے: تو جھوٹ بولتا ہے پھر وہ اس کے بارے میں برا بھلا کہتے رہے۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو تمہاری یہ بات قبول نہیں کی جاسکتی کیونکہ ابھی تم نے ان کی بہت اچھی طرح تعریف کی ہے۔ لیکن جب وہ ایمان لے آیا تو تم اس کو جھوٹا کہہ رہو اور اس کو برا بھلا کہہ رہے ہو۔ لہٰذا تمہاری یہ بات قبول نہیں کی جائے گی۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ ہم نکلے اور تین افراد تھے میں، رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن سلام۔ پھر اللہ پاک نے ان کے بارے میں یہ نازل فرمایا:

قل ارأیتم ان کان من عنداللّٰہ و کفرتم بہ الخ. الاحقاف: ۱۰

کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو اور تم نے اس سے انکار کیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اسی کی طرح (کتاب) کی گواہی دے چکا ہے اور ایمان لے آیا ہے۔ اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا شک ہے) بے شک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ مسند ابی یعلی، ابن جریر، مستدرک الحاکم، ابن عساکر

سورۃ محمد ﷺ

۴۶۰۱ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جوان کو پڑھاتے ہوئے یہ آیت پڑھی:

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالها۔ احقاف۔ ۲۴

بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر تالے لگ رہے ہیں۔ جوان نے کہا: دلوں پر تو تالے ہی ہوتے ہیں جب تک اللہ پاک نہ کھولے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا:

پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس یمن کا ایک وفد آیا انہوں نے درخواست دی کہ ان کے لیے ایک کتاب (خط) لکھ دی جائے۔ آپ نے عبداللہ بن الارقم کو فرمایا کہ ان کو کتاب لکھ دو۔ انہوں نے کتاب لکھ کر حضور ﷺ کو دکھائی۔ آپ ﷺ نے اس کو درست قرار دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیال ہوتا تھا کہ شاید لوگوں کی ذمہ داری کبھی ان کو سپرد کی جائے گی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسی جوان کے متعلق دریافت کیا لوگوں نے کہا وہ تو شہید ہو گئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے یوں یوں فرمایا اس جوان نے بھی بعینہ یوں ہی کہا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: یوں مجھے معلوم ہو گیا کہ اللہ اس کو ہدایت دے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بیت المال پر امیر مقرر کر دیا۔ ابن راهویه، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویه

۴۶۰۲ نزال بن سبرہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: یا امیر المومنین! یہاں ایک قوم ہے جو کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بات کو اس وقت تک نہیں جانتا جب تک وہ وقوع پذیر نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر پھٹ کار کی ان کی ماں ان کو گم کرے۔ یہ بات کہاں سے کہی ہے انہوں نے؟ کیا وہ قرآن کے اس فرمان کی تفسیر (میں یہ بات) کہتے ہیں:

ولنبلونکم حتی نعلم المجاهدین منکم والصابرین ونبلو اخبارکم. محمد: ۳۱

اور ہم تم کو آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں، ان کو معلوم کریں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے علم حاصل نہیں کیا وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ برسر منبر جلوہ افروز ہوئے اللہ کی حمد کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور پھر فرمایا:

اے لوگو! علم حاصل کر لو اور اس پر عمل کرو اور اسے آگے دوسروں کو پڑھاؤ اور جس شخص پر کتاب اللہ کی کوئی بات مشتبہ ہو جائے وہ مجھ سے دریافت کر لے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: اللہ پاک نہیں جانتے جب تک بات وقوع پذیر نہ ہو جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ولنبلونکم حتی نعلم المجاهدین۔ الخ سنو! درحقیقت اس کا مطلب ہے ہم جان لیں یعنی ہم دیکھ لیں کہ جس پر جہاد اور صبر فرض کیا ہے اگر وہ جہاد کرتا ہے اور مصیبت پر صبر کرتا ہے اور جو میں نے اس پر لکھ دیا ہے اس کو بجالاتا ہے۔ (اس کو کرتا ہوا دیکھ لیں اور ہم کو سب معلوم ہے کون کیا کرتا ہے؟) ابن عبدالبر فی العلم

سورۃ الفتح

۴۶۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان خداوندی:

والزمهم کلمة التقوی. الفتح: ۲۶

اور اللہ نے ان کو پرہیزگاری کے کلمہ پر قائم رکھا۔ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں (پرہیزگاری کا کلمہ) لا اله الا اللّٰه ہے۔

عبدالرزاق، الفریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم، البیهقی فی الاسماء والصفات

۴۶۰۴.. سیف بن عمر عطیہ عن اصحاب علی رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ۔عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما:
حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمان باری تعالیٰ:
وعدکم اللّٰہ مغانم کثیرۃ۔ الفتح: ۲۰
خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔
کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: اس سے خیبر کی فتح کے موقع پر ملنے والی غنیمتیں مراد ہیں۔تم ان کو حاصل کرو گے اور بہت جلد وہ تم کو حاصل ہو جائیں گی اور اس کے علاوہ صلح حدیبیہ کی وجہ سے کفار کے ہاتھ تم سے رک جائیں گے،تاکہ یہ مؤمنوں کے لیے نشانی بن جائے،بعد کے لیے اور اللہ کے وعدہ کے پورا ہونے پر دلیل بن جائے۔اور ان کے علاوہ اور دوسری غنیمتیں بھی ہیں:لم تقدروا علیھا تم ان پر قادر نہیں ہو یعنی ان کے پر قادر نہیں ہو کہ وہ کب حاصل ہوں گی وہ فارس اور روم کی غنیمتیں ہیں جو اللہ نے تمہارے لیے طے کر دی ہیں۔رواہ مستدرک الحاکم
۴۶۰۶ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا:
والزمھم کلمۃ التقویٰ. الفتح ۲۶)
اور مؤمنوں کو تقویٰ کا کلمہ لازم کیا۔فرمایا: وہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔
ترمذی، مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن جریر، الدار قطنی فی الافراد، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الاسماء والصفات
کلام: ... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے۔نیز ہم اس روایت کو مرفوع صرف حسن بن قزعہ ہی کی سند سے جانتے ہیں۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بھی اس کو مرفوع صرف اسی سند کے ساتھ قرار دیا۔کنز العمال ج۲ ص ۵۰۶

سورۃ الحجرات

۴۶۰۷ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:
یاایھا الذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول الخ .الحجرات: ۲
اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔
تو میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ سے ہمیشہ ایک سرگوشی کرنے والے بھائی کی طرح بات چیت کروں گا۔الحارث والبزار، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ
کلام: ...ابن عدی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے کنز ج۲ص ۵۰۷۔

زیادہ تقویٰ والا زیادہ مکرم

۴۶۰۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی۔ الحجرات: ۱۳
اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔بے شک تمہارا سب سے زیادہ باعزت شخص اللہ کے ہاں تمہارا سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

یہ آیت مکی ہے اور یہ خاص طور پر عرب کے لیے نازل ہوئی ہے۔ عرب کے ہر قبیلے اور ہر قوم کے لیے نازل ہوئی ہے۔ اور فرمان خداوندی تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تقویٰ والا ہے یعنی شرک سے جو زیادہ بچنے والا ہے وہی زیادہ اللہ کے ہاں اکرام والا ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۶۰۹ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مراسلہ آیا جس میں مکتوب تھا:

یا امیر المومنین! ایک شخص جو معصیت کی خواہش ہی نہیں رکھتا اور نہ معصیت کا ارتکاب کرتا ہے اور ایک شخص معصیت کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا، بتایئے دونوں میں سے کون سا شخص افضل ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھوایا:

جو شخص معصیت کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا (وہ دوسرے سے افضل ہے) کیونکہ ارشاد خداوندی ہے:

اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ واجر عظیم۔ الحجرات: ۳

یہی لوگ ہیں خدا نے ان کے دل تقوی کے لیے آزما لیے ہیں ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ الزھد للامام احمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۶۱۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم نے لوگوں کے دلوں سے شہوات اڑا دی ہیں۔

شعب الایمان للبیھقی عن مجاھد رحمۃ اللہ علیہ

۴۶۱۱ (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔ الحجرات: ۲

اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو۔

تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو عرض کیا: میں آپ سے آئندہ ہمیشہ اس طرح بات کروں گا جس طرح سرگوشی کرنے والا بات کرتا ہے حتیٰ کہ میں اللہ سے جاملوں۔ ابو العباس السراج

سورۂ قٓ

۴۶۱۳ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وجاءت کل نفس معھا سائق وشھید۔ الحجرات: ۲۱

اور ہر شخص (ہمارے سامنے) آئے گا۔ ایک فرشتہ اس کے ساتھ چلانے والا ہوگا اور ایک (اس کے عملوں کی) گواہی دینے والا۔

پھر ارشاد فرمایا: ایک فرشتے (پیچھے سے) اس کو ہانک کر اللہ کے حکم کی طرف لائے گا اور ایک فرشتہ اس کے اعمال پر گواہی دے گا۔

الفریابی، السنن لسعید بن منصورؒ ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الحاکم فی الکنی، نصر المقدسی فی امالیہ، ابن مردویہ، البیھقی فی البعث

۴۶۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اہل جنت ہر جمعہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ اور حضور ﷺ نے جنتیوں کو ملنے والی دوسری نعمتوں کا ذکر فرمایا پھر فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: پردے کھول دو۔ چنانچہ پردہ کھولا جائے گا پھر ایک پردہ کھولا جائے گا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جنتیوں کو اپنے چہرے کی زیارت کرائیں گے۔ تب ان کو معلوم ہوگا انہوں نے اس سے پہلے تو کوئی نعمت دیکھی ہی نہیں۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولدینا مزید۔ قٓ: ۳۵

اور ہمارے ہاں اور (بہت کچھ) ہے۔

۴۶۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے فرمان باری تعالیٰ و لدینا مزید (ق:۳۵) کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ پاک جنتیوں کو اپنی تجلی دکھائیں گے۔ الرؤیة للبیهقی، الدیلمی

۴۶۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ومن الیل فسبحه و ادبار السجود۔ ق ۴۰

اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس کی پاکی بیان کرو۔

ادبار السجود یعنی مغرب کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کیا کرو۔

اور فرمان الٰہی:

ومن الیل فسبحه و ادبار النجوم۔

اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی پاکی بیان کرو۔

ادبار النجوم یعنی فجر کے فرض سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرو۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبه، محمد بن نصر، ابن جریر، ابن المنذر

سورۃ الذاریات

۴۶۱۷ (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صبیغ تمیمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے الذاریات ذرواً کے بارے میں بتایئے وہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ہوائیں ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں کبھی نہ کہتا۔ صبیغ نے پوچھا: الحاملات وقراً کیا ہے؟ فرمایا: یہ بادل ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں کبھی نہ کہتا۔ صبیغ نے پوچھا: الجاریات یسراً کیا ہے؟ فرمایا: یہ کشتیاں ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو کبھی نہ کہتا۔ صبیغ نے پوچھا: المقسمات امراً کیا ہے؟ فرمایا یہ ملائکہ ہیں۔ اور اگر میں نے یہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو کبھی نہ کہتا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے صبیغ کو سو درّے مارنے کا حکم دیا (کہ جس بات کی تم سے کوئی پرسش نہیں ہوگی اور نہ فرائض واجبات سے اس کا کوئی تعلق ہے اس میں اپنی محنت کیوں ضائع کر رہے ہو) چنانچہ اس کو سو درے مارے گئے پھر اس کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ وہ صحت یاب ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلا کر سو درے اور لگوائے اور اونٹ پر سوار کرا دیا۔ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (بغداد کے گورنر) کو لکھا: کہ لوگوں کو اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے منع کر دو۔ چنانچہ (اس کو شہر بغداد روانہ کر دیا گیا اور) لوگوں نے اس سے میل جول قطعاً بند کر دیا۔ پھر ایک دن وہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور مضبوط قسم اٹھائی کہ اب وہ ایسی کوئی بات اپنے دل میں نہیں پاتا جو پہلے پاتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات لکھ بھیجی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ سچ بولتا ہے لہٰذا لوگوں کے ساتھ میل جول کے لیے اس کا راستہ چھوڑ دو۔

البزار، الدار قطنی فی الافراد، ابن مردویه، ابن عساکر

کلام: یہ روایت ۴۱۸۰ رقم الحدیث پر گذر چکی ہے اور اس کی سند کمزور ہے۔ کنز العمال ج۲ ص ۵۱۱

۴۶۱۸ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبیغ تمیمی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے:

الذاریات ذرواً، المرسلات عرفاً اور النازعات غرقاً کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا سر کھول دیکھا تو بالوں کی دو مینڈھیاں بنی ہوئی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تجھے گنجا سر پاتا (جو کہ گمراہ حروریوں کا طریقہ تھا) تو تیری گردن اڑا دیتا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی مسلمان اس کے ساتھ بات چیت کرے اور نہ اس کے ساتھ

اٹھے بیٹھے۔الفریابی، ابن الانباری فی المصاحف عن محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ: ۴۱۷۳ پر یہ روایت گذر چکی ہے۔

۴۶۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

فتول عنهم فما انت بملوم ۔ الذاریات۔ ۵۴

توان سے اعراض کرتم کو (ہماری طرف سے) ملامت نہ ہوگی۔

تو اس نے ہم کو رنجیدہ خاطر کر دیا لیکن اس کے بعد ہی اگلی آیت نازل ہوگئی:

وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین ۔ الذاریات: ۵۵

اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مؤمنوں کو نفع دیتی ہے۔

چنانچہ پھر ہمارے دل خوش ہوگئے۔

ابن راھویہ، ابن منیع، الشاشی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدورقی، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۴۶۲۰ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اس آیت:

فتول عنهم فما أنت بملوم ۔ الذاریات: ۵۴

توان کے ساتھ اعراض کر تجھے (ہماری طرف سے) کوئی ملامت نہ ہوگی۔

اس سے زیادہ ہم پر کوئی آیت سخت نہیں تھی اور نہ اس سے زیادہ عظیم کوئی اور آیت تھی۔ ہم کہتے تھے کہ اللہ پاک نے یہ حکم ہم سے ناراضگی اور غصہ کی وجہ سے نازل کیا ہے۔ حتیٰ کہ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی:

وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین ۔ الذاریات: ۵۵

اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مؤمنوں کو نفع دیتی ہے۔ یعنی قرآن کے ساتھ نصیحت کرتے رہو۔ابن راھویہ، ابن مردویہ، مسند ابی یعلی

۴۶۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد باری تعالیٰ:

وفي السماء رزقكم وما توعدون ۔ الذاریات: ۲۲

اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد بارش ہے۔رواہ الدیلمی

سورۃ والطّور

۴۶۲۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی وأدبار السجود کے بارے میں منقول ہے کہ یہ مغرب کے بعد کی دو رکعات ہیں اور ارشاد خداوندی وأدبار النجوم فجر سے قبل کی دو رکعات ہیں۔ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، محمد بن نصر فی الصلاۃ

یہ روایت قدرے تفصیل کے ساتھ ۴۶۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۴۶۲۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے دو بیٹوں کے بارے میں سوال کیا جو (پہلے کافر شوہر سے تھے اور) زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چہرے میں غمزدگی کے آثار دیکھے تو فرمایا: اگر تم ان کا ٹھکانہ دیکھ لو تو خود ہی ان سے نفرت کرنے لگو گی۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یا رسول اللہ میری وہ اولاد جو آپ سے ہوئی ہے (اور انتقال کر چکی ہے؟) فرمایا: وہ جنت میں ہیں۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مؤمنین اوران کی اولاد جنت میں ہیں اور مشرکین اوران کی اولاد جہنم میں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

والذین آمنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنابهم ذریتهم

اور جولوگ ایمان لائے اوران کی اولاد بھی (راہ) ایمان میں ان کے پیچھے چلی۔ ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے (درجے) تک پہنچادیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے۔مسند عبدالله بن احمد بن حنبل، ابن ابی عاصم فی السنة

کلام:...... امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جامع المسانید میں فرماتے ہیں: اس کی سند میں محمد بن عثمان ایسا راوی ہے جس کی حدیث قبول نہیں کی جاسکتی اور بچوں کے عذاب کے بارے میں کوئی حدیث صحت کو نہیں پہنچتی۔

۴۶۲۴ حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ادبار النجوم کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا یہ فجر سے قبل کی دو رکعات (سنت) مراد ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ سے ادبار السجود کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا مغرب کے بعد کی دو رکعات (سنت) مراد ہیں۔ آپ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا وہ یوم النحر (قربانی کا دن یعنی دس ذی الحجہ) ہے، اور آپ رضی اللہ عنہ سے صلاۃ الوسطیٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: وہ عصر کی نماز ہے۔شعب الایمان للبیهقی

نوٹ:...... یہ روایت ۴۴۰۵ رقم الحدیث پر گذر چکی ہے۔

۴۶۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ "والبحر المسجور" (طور:۶) قسم ابلتے سمندر کی کے متعلق منقول ہے کہ یہ سمندر عرش کے نیچے ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "والسقف المرفوع" (طور:۵) قسم اونچی چھت کی کے متعلق منقول ہے کہ اس سے مراد چھت ہے۔ابن راهویه، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی

جہنم کہاں واقع ہے؟

۴۶۲۷ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی شخص سے پوچھا: جہنم کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ ابلتا ہوا سمندر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس کو سچا سمجھتا ہوں پھر آپ نے یہ پڑھا: البحر المسجور (طور:۶) قسم ابلتے سمندر کی۔ واذا البحار سجرت (تکویر:۶) اور جب سمندر آگ ہو جائیں گے۔

ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ فی العظمة

۴۶۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے فلاں یہودی سے زیادہ سچا کوئی یہودی نہیں پایا اس کا خیال ہے کہ اللہ کی بڑی آگ (یعنی آتش جہنم) یہ سمندر ہی ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک اس میں سورج چاند، اور ستاروں کو ڈال دیں گے۔ پھر اس پر پچھم (باد مخالف) چھوڑ دیں گے جو سمندر کو (آگ کے ساتھ) بھڑکا دے گی۔ابوالشیخ فی العظمة، البیهقی البعث، مستدرک الحاکم

سورۃ النجم

۴۶۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک آیت کی تلاوت فرمائی:

عندها جنة المأوى۔ نجم: ۱۵

اس (بیری کے درخت) کے پاس رہنے کی بہشت ہے۔

اور فرمایا: یہ رات گذارنے کی جنت ہے۔ابن المنذر، ابن ابی حاتم

سورۃ القمر

۴۶۳۰ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی:

سیھزم الجمع ویؤلون الدبر. القمر: ۴۵

عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یہ کون سی جماعت ہے؟ پھر جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تلوار سونتے ہوئے ہیں اور یہ فرما رہے ہیں:

سیھزم الجمع ویولون الدبر. الاوسط للطبرانی

شکست کھانے والے

۴۶۳۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر یہ فرمان نازل کیا:

سیھزم الجمع ویولون الدبر. القمر: ۴۵

اور ابھی معرکہ بدر پیش نہیں آیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون سی جماعت ہے جو شکست کھا جائے گی۔ پھر جب بدر کا دن پیش آیا اور قریش کے لشکر شکست کھا کھا کر بھاگنے لگے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تلوار سونتے ہوئے ان کے پیچھے جا رہے ہیں اور یہی آیت پڑھ رہے ہیں:

سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

پس مجھے تب معلوم ہوا کہ یہ آیت معرکہ بدر کے لیے (پہلے ہی) نازل ہوگئی تھی۔ ابن ابی حاتم، الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ

۴۶۳۲ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی:

سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

تو میں کہنے لگا یہ کونسی جماعت ہے جو شکست کھائے گی۔

پھر جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اپنی زرہ میں (خوشی سے) اچھل رہے ہیں اور یہی آیت پڑھ رہے ہیں:

سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

عنقریب جماعت شکست کھائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن مجھے اس آیت کی تفسیر معلوم ہوگئی۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، ابن راھویہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

ابن راھویہ نے عن قتادہ عن عمر کے طریق سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۴۶۳۳ (علی رضی اللہ عنہ) ابی الطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن الکواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مجرۃ (طوفان نوح میں پانی جاری ہونے کی جگہ) کے بارے میں سوال کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرج السماء یعنی بادل پھٹنے کی جگہیں اور اسی جگہ سے آسمان کے دروازے پانی کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر۔ القمر: ۱۱

پس ہم نے زور کے مینہ سے آسمان کے دہانے کھول دیئے۔ الادب المفرد للبخاری، ابن ابی حاتم

سورۃ الرحمٰن

عبادت گذار نوجوان کا قصہ

۴۶۳۴ ..... یحیٰی بن ایوب الخزاعی سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک نوجوان عبادت گذار تھا جو زیادہ تر مسجد میں اپنا وقت گذارتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر رشک کرتے تھے۔

اس نوجوان کا ایک بوڑھا باپ تھا۔ جوان جب بھی عشاء کی نماز پڑھ لیتا تو اپنے والد کے پاس چلا جاتا۔ اس کے راستے میں ایک عورت کا گھر پڑتا تھا جو اس پر فریفتہ ہوگئی تھی۔ وہ جب بھی گذرتا یہ راستے میں اس کو کھڑی ملتی۔ ایک مرتبہ نوجوان گذرا تو عورت اس کو مسلسل بہکانے لگی حتیٰ کہ وہ عورت کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ جب عورت کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو عورت پہلے داخل ہوگئی جبکہ یہ داخل ہو رہا تھا کہ اس کو اللہ یاد آ گیا، گویا کہ سامنے سے پردہ چھٹ گیا اور یہ آیت اس کی زبان پر خود بخود جاری ہوگئی:

ان الذين اتقوا اذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا فاذاهم مبصرون۔

اور نوجوان بے ہوش ہو کر وہیں گر گیا۔ عورت نے اپنی باندی کو بلایا اور دونوں نے مل کر اسے اٹھایا اور نوجوان کے گھر کے دروازے پر لٹا آئیں۔ جبکہ اس کا والد انتظار میں تھا آخر وہ اس کی تلاش میں نکلا تو اس کو دروازے پر پڑا پایا۔ پھر اس نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو بلایا اور انہوں نے ان کو اٹھا کر اندر کیا۔ لیکن جوان کو ہوش نہ آیا حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ بھی گذر گیا۔ آخر اس کے باپ نے اس کو جھنجھوڑا اور پوچھا اے بیٹے! تجھے کیا ہوا ہے؟ آخر بیٹا بولا: سب خیر ہے۔ باپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا تو بیٹے نے ساری بات سنا دی، باپ نے پوچھا: اے بیٹے وہ کونسی آیت ہے؟ بیٹے نے پڑھی اور پھر بے ہوش ہو کر گر گیا۔ باپ نے اور دوسرے گھر والوں نے اس کو ہلایا جلایا تو اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ گھر والوں نے اس کو غسل دیا اور (نماز پڑھ کر) رات ہی کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چل کر اس کے بوڑھے باپ کے پاس آئے اور اس کی تعزیت کی اور فرمایا: رات کو مجھے کیوں نہیں بتایا۔ باپ نے عرض کیا: امیر المؤمنین! رات کا وقت تھا اس لیے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا ہمیں اس کی قبر پر لے چلو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگ آپ کے ساتھ جوان کی قبر پر آئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فلاں! ولمن خاف مقام ربه جنتان۔ (رحمن: ۴۶) اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا (دو جنتیں ہیں)۔

یہ سن کر قبر کے اندر سے جوان نے آواز دی: اے عمر! پروردگار نے مجھے دونوں جنتیں دو مرتبہ عطا فرما دی ہیں۔ رواه مستدرک الحاکم

۴۶۳۵ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک نوجوان شخص تھا جو اکثر وقت مسجد میں رہتا تھا۔ ایک لڑکی اس نوجوان عابد پر عاشق ہوگئی اور اس نوجوان کے پاس اس کی تنہائی میں آگئی۔ اور اس کو بہلانے پھسلانے کی کوشش کی۔ نوجوان کے دل میں بھی اس کا خیال پیدا ہوگیا۔ پھر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ نوجوان کا چچا آیا اور اس کو اٹھا کر گھر لے گیا جب نوجوان کو ہوش آیا تو اس نے اپنے چچا سے کہا: اے چچا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرا اسلام کہو اور پھر پوچھو کہ اس شخص کی کیا جزاء ہے؟ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا (اور گناہ سے باز آ گیا) چنانچہ اس کا چچا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود چل کر اس نوجوان کے پاس آئے۔ نوجوان کا چچا جیسے ہی جدا ہوا تھا پیچھے سے نوجوان نے ایک اور چیخ ماری تھی اور صدمے سے فوت ہوگیا لہٰذا حضرت عمر اس نوجوان کی میت کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: تیرے لیے دو جنت

ہیں، تیرے لیے دو جنت ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی

۴۶۳۶ ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو "حور مقصورات فی الخیام" (رحمن: ۷۲) وہ حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں)" کیا ہے؟ پھر فرمایا: وہ خیمے اندر سے کھوکھلے موتیوں کے ہوں گے۔

عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۶۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرجان چھوٹے موتی ہیں۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۴۶۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی: ھل جزاء الاحسان إلا الاحسان (رحمٰن) بھلائی کا بدلہ بھلائی ہی ہے۔ تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(پروردگار فرماتے ہیں:) جس پر میں نے توحید ماننے کا انعام کیا اس کی جزاء صرف جنت ہی ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۶۳۹ عمیر بن سعید سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر فرات کے کنارے تھے۔ دیکھا کہ کشتیاں پانی میں جاری ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ولہ الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام۔ رحمن: ۲۴

اور جہاز (کشتیاں) بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، المحاملی فی امالیہ، الخطیب فی التاریخ

۴۶۴۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا "ولمن خاف مقام ربہ جنتان" اور اس شخص کے لیے جو خدا کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں تو کیا اگر وہ زناء کرے اور چوری کرے تب بھی اس کے لیے دو جنتیں ہیں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اپنے رب سے ڈر گیا تو نہ زناء کرے گا اور نہ چوری۔ رواہ ابن عساکر

سورۃ الواقعہ

۴۶۴۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ارشاد ربانی "خافضۃ رافعۃ" کسی کو پست کرنے والی کسی کو بلند کرنے والی۔ کے متعلق منقول ہے کہ وہ قیامت ہے جو اللہ کے دشمنوں کو جہنم میں گرا دے گی اور اللہ کے دوستوں کو جنت میں بلندی و رفعت عطا کرے گی۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم

۴۶۴۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وتجعلون رزقکم" یعنی تم شکریہ ادا کرتے ہو کہ انکم تکذبون (واقعہ: ۸۲) تم جھٹلانے لگ جاتے ہو۔ اور (بجائے اس کے کہ کہو ہم پر خدا نے رحمت نازل کی) تم کہتے ہو ہم پر فلاں فلاں ستارے کی گردش سے بارش نازل ہوئی۔ مسند احمد، ابن منیع، عبد بن حمید، ترمذی حسن غریب وقدوری موقوفاً، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، عقیلی فی الضعفاء، الخرائطی فی مساوی الاخلاق، السنن لسعید بن منصور

۴۶۴۳ ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فجر کی نماز میں یہ آیت یوں تلاوت فرمائی:

وتجعلون شکرکم انکم تکذبون۔ (رزقکم کی بجائے شکرکم پڑھا) پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے لوٹنے لگے تو فرمایا: مجھے معلوم ہے کوئی نہ کوئی ضرور پوچھے گا کہ یوں کیوں پڑھا؟ تو سنو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ہی پڑھتے ہوئے سنا۔ جب بارش ہوئی تھی تو لوگ کہتے تھے۔ ہم پر فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے برسات پڑی ہے۔ تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

وتجعلون شکرکم انکم تکذبون۔ رواہ ابن مردویہ

فائدہ:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی غرض سے رزقکم کی جگہ شکرکم پڑھا تھا اسی وجہ سے خود ہی فرمایا کہ تم مجھ سے ضرور پوچھو گے کہ میں

نے ایسے کیوں پڑھا؟ اس طرح ماقبل میں بعض آیات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح تفسیری الفاظ منقول ہیں۔ان کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ان کو بطور قرآن پڑھتے تھے، بلکہ ان لوگوں کو تفسیر سمجھانے کی غرض سے ایسا پڑھ دیتے تھے۔

۴۶۴۴ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں پڑھا کرتے تھے: وتجعلون شکر کم انکم تکذبون ۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۴۶۴۵ وبست الجبال بسا فکانت هباء منبثا۔الواقعہ: ۵-۶

اور پہاڑ ٹوٹ (ٹوٹ) کر ریزہ ریزہ ہو جائیں پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں الهباء المنبث جانوروں کا گرد و غبار ہے اور الهباء المنثور سورج کا وہ غبار ہے جو تم کھڑکی سے آنے والی دھوپ میں اڑتا ہوا دیکھتے ہو۔عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۴۶۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: وطلح منضود (الواقعہ:۲۹) اس سے مراد کیلے ہیں۔

عبدالرزاق، الفریابی، هناد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن مردویه

۴۶۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت یوں پڑھی وطلع منضود

الواقعہ: ۲۹ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم

فائدہ:......اصل قرآت وطلح منضود ہے۔طلع کے معنی شگوفہ کے آتے ہیں۔اور طلح کے معنی کیلے کے آتے ہیں۔مشہور قرآت منضود کا معنی ہوگا تہ بہ تہ کیلے۔اور طلع منضود کا معنی ہوگا تہ بتہ شگوفے۔دونوں قریب المعنیٰ ہیں۔

۴۶۴۸ قیس بن عباد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وطلح منضود پڑھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا طلح کیا ہے؟ طلع کیوں نہیں پڑھتے؟ یوں طلع نضید۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! تو ہم قرآن پاک سے اس (طلح منضود) کو کھرچ دیں؟ فرمایا: آج قرآن میں تم اختلاف ونزاع کا شکار مت بنو (اور جیسا لکھا ہے لکھا رہنے دو، یہ تو تفسیر ہے)

ابن جریر، ابن الانباری فی المصاحف

سورۃ المجادلۃ

۴۶۴۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابویزید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک خولہ نامی (بوڑھی عورت) سے ملے جو لوگوں کے ساتھ جا رہی تھی اس نے آپ کو روک کر کھڑا کر لیا۔آپ بھی ٹھہر گئے اور اس کے قریب ہو گئے، اپنا سر اس کی طرف جھکا دیا اور اپنے ہاتھ اس کے کاندھوں پر رکھ دیئے حتیٰ کہ اس نے اپنی بات پوری کی اور چلی گئی۔ایک شخص نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ نے قریش کے معزز لوگوں کو اس بڑھیا کی وجہ سے کھڑا کر لیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! جانتے بھی ہو یہ کون ہے؟ اس نے کہا نہیں۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ عورت ہے اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے اس کا شکوہ سنا۔یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے اللہ کی قسم! اگر یہ از خود ساری رات مجھ سے جدا ہو کر نہ جاتی تو میں بھی یہاں سے نہ ہٹتا حتیٰ کہ اس کی ضرورت پوری ہو جاتی۔

ابن ابی حاتم، النقض علی بشر المریسی لعثمان بن سعید الدارمی، الاسماء والصفات للبیهقی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رحمدلی کا واقعہ

۴۶۵۰ ثمامہ رحمۃ اللہ علیہ بن حزن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گدھے پر سوار کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔آپ سے ایک عورت نے ملاقات کی اور کہا عمر! ٹھہریئے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ رک گئے۔عورت نے سختی کے ساتھ آپ کے ساتھ بات چیت کی۔ایک آدمی

نے کہا: یا امیر المومنین! میں نے آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیوں نہ اس کی بات سنوں؟ جبکہ اللہ نے اس کی بات سنی اور اس کے بارے میں قرآن نازل کیا جو بھی نازل کیا:

قدسمع اللّٰہ قول التی تجادلک فی زوجها وتشتکی الی اللّٰہ۔ المجادلہ: ۱

جو عورت تم سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث وجھگڑا کرتی ہے اور خدا سے (رنج وملال) کا شکوہ کرتی ہے خدا نے اس کی التجاء سن لی۔

بخاری فی تاریخه، ابن مردویه

۴۶۵۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کتاب اللہ میں ایک ایسی آیت ہے جس پر مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ میرے بعد کوئی کرسکا۔ وہ آیت النجویٰ ہے۔ میرے پاس ایک دینار تھا جو میں نے دس دراہم کے بدلے فروخت کردیا۔ میں جب بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ راز ونیاز کرتا تھا پہلے ایک درہم صدقہ کردیا کرتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ ایک ایک کرکے ختم ہوگئے۔ (اور اس کا اللہ نے حکم دیا تھا):

یاایها الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقة. المجادله: ۱۲

مؤمنو! جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہو تو بات کہنے سے قبل (مساکین کو) کچھ خیرات دے دیا کرو۔

پھر اس آیت پر عمل کرنا منسوخ ہوگیا اور کسی نے عمل نہیں کیا اور اس سے اگلی یہ آیت نازل ہوگئی:

أشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات الخ. المجادله: ۱۳

کیا تم اس سے کہ پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات کردیا کرو ڈر گئے؟ پھر جب تم نے (ایسا) نہ کیا اور خدا نے تمہیں معاف کردیا تو (اب) نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن راهویه، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه

نفلی صدقہ جو میسر ہو

۴۶۵۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

یاایها الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقه. المجادله: ۱۲

اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنے لگو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دیدیا کرو۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا خیال ہے ایک دینار صحیح ہے؟ میں نے عرض کیا: مسلمان اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: نصف دینار؟ میں نے عرض کیا اس کی بھی مسلمان طاقت نہیں رکھتے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے ہی پوچھا بتاؤ کتنا صدقہ ہونا چاہیے؟ میں نے عرض کیا: (کچھ) جو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انک لزهید تم بہت کم پر قناعت کرنے والے ہو۔ پھر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمادی:

ءأشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات الخ. المجادله: ۱۳

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس اللہ نے میری وجہ سے اس امت سے یہ حکم آسان کردیا۔ (ابن ابی شیبه، عبد بن حمید، ترمذی حسن غریب، مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، ابن المنذر، الدورقی، ابن حبان، ابن مردوَیه، السنن لسعید بن منصور) گذشتہ روایت میں آیت کا مکمل ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

۴۶۵۳ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس شخص نے ظہار کیا وہ خولہ کے شوہر تھے۔ پھر خولہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور ساری خبر سنائی آپ ﷺ نے ان کے شوہر کو بلایا اور پھر اللہ پاک نے ان کے بارے میں یہ فرمان نازل کیا:

قد سمع اللّٰہ قول التی تجادلک فی زوجھا. المجادلہ: ۱. ابن ابی شیبہ

فائدہ:.....ان کے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ تھے۔انہوں نے اپنی بیوی خولہ کو کہہ دیا تھا کہ تو میری ماں کی طرح ہے۔اس سے جاہلیت میں ہمیشہ کے لیے عورت حرام ہو جاتی تھی۔خولہ نے حضور ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے بھی یہی حکم دیا تب وہ بہت گڑگڑائیں اور خدا کے آگے ماتھا ٹیکنے لگیں اور خوب آہ وزاری کی تو اللہ پاک نے ظہار کا حکم نازل کیا کہ یہ کفارہ ادا کر کے میاں بیوی بن سکتے ہیں۔ظہار کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ الحشر

۴۶۵۴ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک راہب اپنے صومعہ میں عبادت کیا کرتا تھا۔اور ایک عورت کے کچھ بھائی تھے۔عورت کو کوئی بات پیش آئی جس کی وجہ سے اس کے بھائی اس کو عبادت گذار نوجوان کے پاس لائے اور اسی کے پاس چھوڑ گئے۔عورت نے اپنے آپ کو نوجوان کے لیے پرکشش اور مزین کیا۔عابد کا دل بھی پھسل گیا اور وہ اس کے ساتھ بدکاری میں ملوث ہو گیا۔جس کی وجہ سے عورت حاملہ ہوگئی۔پھر شیطان عابد کے پاس آیا اور اس کو کہا: اس عورت کو قتل کر دے۔کیونکہ اگر اس کے بھائیوں کو اس کے حمل کا پتہ چل گیا تو تو رسوا اور ذلیل ہو جائے گا۔چنانچہ عابد نوجوان نے اس کو قتل کیا اور دفن کر دیا۔اس کے بھائی آئے اور اس کو پکڑ کر لے گئے۔یہ اس عابد کو لے جا رہے تھے کہ شیطان پھر اس عابد کے پاس آیا اور بولا میں نے ہی تجھے یہاں تک پہنچایا ہے اگر تو مجھے سجدہ کر لے تو میں تجھے نجات دلا سکتا ہوں۔آخر عبادت گذار نوجوان نے اس کو سجدہ بھی کر لیا۔اسی کے متعلق اللہ پاک کا ارشاد ہے:

کمثل الشیطان اذقال للانسان اکفر الخ

(منافقوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا۔

عبدالرزاق، الزھد للامام احمد، ابن راھویہ، عبدبن حمیدفی تاریخہ، ابن المنذر، ابن امردویہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی

سورۃ الجمعہ

۴۶۵۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جمعہ کے روز ایک تجارتی قافلہ (مسجد نبوی ﷺ کے سامنے) آیا۔جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔لوگ (خطبہ سنتے ہوئے) اٹھ کر قافلہ دیکھنے آ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے۔پھر یہ آیت نازل ہوئی:

واذا رأو اتجارۃ اولھوا انفضوا الیھا وترکواک قائما۔ الجمعہ: ۱۱

اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑے کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔مصنف ابن ابی شیبہ

سورۃ التغابن

۴۶۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی وہ اپنے نفس کے بخل سے بچ گیا۔ابن المنذر

فائدہ: فرمان الٰہی ہے:

ومن یوق شح نفسہ فأولئک ھم المفلحون۔ التغابن: ۱۶

اور جو شخص طبیعت کے بخل سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ راہ پانے والے ہیں۔

سورۃ الطلاق

۴۶۵۷..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ موٹے کپڑے پہنتے ہیں اور سخت کھانا کھاتے ہیں (اور برے حالات کا شکار ہیں) آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار دینار قاصد کے ہاتھ ان کے پاس بھیجے اور قاصد کو کہا: جب وہ یہ دینار لے لیں تو دیکھنا وہ ان کا کیا کرتے ہیں؟ چنانچہ قاصد نے ان کو دینار دیئے انہوں نے وہ لے کر اچھے کپڑے لے کر پہنے اور عمدہ کھانا خرید کر کھایا۔ قاصد نے آکر ساری خبر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ان پر رحم کرے انہوں نے اس آیت کی تفسیر کر دی ہے:

لینفق ذو سعة من سعته و من قدر علیه رزقه فلینفق مما آتاه اللّٰه. الطلاق ۷

صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے۔ خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اس کو دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۵۸..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب (ذیل کی) یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آیت مشترک ہے یا مبہم؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا:

و اولات الاحمال اجلهن أن یضعن حملهن۔

اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے۔

یعنی کسی مطلقہ اور جس عورت کا شوہر وفات کر جائے دونوں کے لیے ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدارقطنی، ابن مردویہ

۴۶۵۹..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورہ بقرہ والی آیت عورتوں کی عدت کے بارے میں نازل ہوئی (جو فقط ان عورتوں کی عدت سے متعلق تھی جن کے شوہر وفات کر جائیں) تو لوگ کہنے لگے کہ کچھ عورتیں رہ گئی ہیں جن کی عدت کے بارے میں ابھی حکم نہیں نازل ہوا یعنی وہ چھوٹی عمر اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو حیض نہ آتا ہو یا منقطع ہو گیا ہو اور حمل والی عورتیں ان کی عدت کا حکم نہیں آیا۔ پس اللہ پاک نے یہ حکم نازل فرمایا:

واللائی یئسن من المحیض من نساء کم الخ. الطلاق ۴

اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو (ان کی عدت کے بارے میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو ابھی حیض نہیں آنے لگا (ان کی عدت بھی یہی ہے) اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے اور جو خدا سے ڈرے گا خدا اس کے کام میں سہولت پیدا کردے گا۔ ابن راھویہ، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

فائدہ:...... جس عورت کو حیض آتا ہو اور اسے طلاق ہو جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ اور جس کو حیض نہیں آتا صغرسنی کی وجہ سے کہ ابھی آنا شروع نہیں ہوا یا کبرسنی کی وجہ سے کہ حیض کا زمانہ ختم ہو گیا ہے تو ان دونوں کی عدت طلاق کی صورت میں تین ماہ ہے۔ اور جس عورت کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ اور جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو اس کو طلاق ہو جائے یا اس کا شوہر وفات کر جائے اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے۔

۴۶۶۰..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ پاک فرماتے ہیں

و اولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن۔

اور حملوں والیوں کی عدت وضع حمل ہے۔

تو کیا جس حاملہ عورت کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت بھی وضع حمل ہے؟ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ہاں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۶۱ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: **واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن** کہ کیا یہ تین طلاق والی عورت کے لیے ہے یا اس عورت کے لیے بھی ہے جس کا شوہر وفات کر جائے فرمایا: تین طلاق والی عورت کے لئے بھی اور اس عورت کے لئے بھی جس کا شوہر وفات کر جائے۔

عبدالرزاق، مسند عبداللہ بن احمدبن حنبل، مسند ابی یعلی، ابن مردویہ، السنن لسعید بن منصور

۴۶۶۲ ... (ابوذر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر تمام لوگ اس کو تھام لیں تو وہ سب کو کافی ہو جائے۔ وہ ہے:

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب. الطلاق: ۲-۳

اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لیے (رنج ومحن سے) مخلصی کی صورت پیدا کردے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہوگا۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، الدارمی، ابن حبان، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

سورۃ التحریم

۴۶۶۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں مسلسل اس بات کی کھوج میں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے بارے میں سوال کروں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے:

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما۔ التحریم

حتی کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ حج کیا۔ جب ہم ایک راستے پر چل رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راستے سے ہٹ کر ایک طرف کو چلے تو میں بھی پانی کا برتن لے کر پیچھے ہولیا۔ آپ رضی اللہ عنہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر میری طرف آئے۔ میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور آپ نے وضوء کیا۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! حضور ﷺ کی بیویوں میں سے وہ دو کونسی بیویاں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تعجب ہے تم پر یہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بات کرنے لگے: کہ ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو ایسی قوم کے ساتھ یہ چیز سیکھنے لگیں، میرا گھر مضافات مدینہ میں بنی امیہ بن زید کے قبیلے میں تھا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہوگیا۔ وہ بھی مجھے آگے سے جواب دینے لگی۔ یہ بات میں نے عجیب محسوس کی اور کہا تو آگے سے مجھے جواب دیتی ہے۔ تم کو یہ کیوں عجیب لگتا ہے کہ میں تمہاری بات کا جواب دوں جب کہ نبی ﷺ کی بیویاں آپ کے ساتھ تکرار کرتی ہیں اور کوئی کوئی سارا دن رات تک آپ سے بولنا چھوڑ دیتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ سن کر میں حفصہ کے پاس گیا اور پوچھا کیا تو رسول اللہ ﷺ کو جواب دیدیا کرتی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر میں نے پوچھا: کیا تم میں کوئی بیوی سارا سارا دن آپ ﷺ سے بات نہیں کرتی اور حتی کہ رات ہو جاتی ہے؟ کہا: ہاں۔ میں نے کہا: تم میں سے جو یہ کرتی ہے وہ تو نامراد ہوگئی اور گھاٹے کا شکار ہوگئی۔ کیا تم اس بات سے مطمئن ہو کر بیٹھ گئی ہو کہ اللہ کا غضب تم پر آجائے اپنے رسول کی وجہ سے۔ تب وہ قطعاً ہلاکت کا شکار ہوجائے گی۔ (بیٹی!) تو رسول اللہ ﷺ کو آگے سے جواب نہ دیا کر اور نہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کیا کر۔ تجھے جس چیز کی ضرورت ہوا کرے مجھ سے مانگ لیا کر۔ اور اس بات سے دھوکہ (اور حسد) کا شکار نہ ہو کہ تیری کوئی پڑوسن تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ کو تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک انصاری کا پڑوسی تھا ہم دونوں نے حضور ﷺ کے پاس جانے کی باری مقرر کی ہوئی تھی۔ ایک دن وہ جاتا اور ایک دن میں جاتا تھا۔ وہ میرے پاس اپنی باری کے دن کی وحی کی خبریں وغیرہ لاتا تھا اور میں بھی اپنی باری کی خبریں اس کو سناتا تھا۔

ان دنوں میں یہ بات لوگوں میں گردش کررہی تھی کہ غسان (بادشاہ) اپنے گھوڑوں کی نعلیں درست کرارہا ہے تا کہ ہم سے برسرپیکار ہو۔ ایک دن میرا ساتھی حضور ﷺ کی خدمت سے آیا اور عشاء کے وقت آکر میرے دروازے پر دستک دی۔ میں نکل کر اس کے پاس آیا۔ اس نے (پریشانی کے عالم میں) کہا بڑا حادثہ پیش آگیا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا؟ کیا غسان (بادشاہ) آگیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، بلکہ اس سے بھی بڑا حادثہ ہوگیا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا حفصہ تو تو نامراد ہوگئی: تیرا ناس ہو۔ پہلے ہی میرا خیال تھا یہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ میں نے صبح کی نماز پڑھ کر اپنے کپڑے پہنے اور (مدینہ کے اندر گیا) اور حفصہ کے پاس پہنچا وہ رورہی تھی۔

میں نے (چھوٹتے ہی) پوچھا: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ حفصہ بولی: مجھے نہیں معلوم! وہ ادھر اوپر اپنے بالا خانے میں ہیں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے غلام (دربان) کے پاس آیا اور اس کو کہا عمر کے لیے اجازت لے کر آؤ۔ غلام اندر جا کر واپس آیا اور بولا میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں آپ کا ذکر کیا تھا۔ مگر آپ ﷺ بدستور خاموش ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ وہاں سے ہٹ کر مسجد میں آپ کے منبر کے پاس آیا وہاں پہلے کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ میں بھی تھوڑی دیر وہاں بیٹھا لیکن پھر اندر کی کشمکش نے مجھ پر غلبہ پالیا اور میں دوبارہ اٹھ کر اس غلام کے پاس آیا اور کہا: عمر کے لیے اجازت لے کر آؤ۔ غلام اندر داخل ہوکر واپس لوٹا اور کہا میں نے آپ کا ذکر کیا لیکن آپ ﷺ بدستور خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں واپس آکر منبر کے پاس بیٹھ گیا۔ لیکن اندر کی پکڑ دھکڑ نے مجھے پھر اٹھا دیا اور غلام کے پاس جا کر عمر کے لیے اجازت لے کر آؤ۔ وہ اندر سے واپس آکر بولا: میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن آپ ﷺ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر واپس لوٹ گئے۔ اچانک ان کو پیچھے سے غلام کی آواز آئی کہ آئیے اندر چلے جائیں آپ کے لیے اجازت مل گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اندر داخل ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ ایک ریتیلی چٹائی پر ٹیک لگائے استراحت فرمارہے تھے۔ چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو میں نمایاں نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ اکبر کہا اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں دیکھیں ہم قریش کے لوگ اپنی عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ لیکن مدینے آئے تو ایسی قوم سے سابقہ پڑا جنکی عورتیں مردوں پر غالب رہتی ہیں۔ لہٰذا ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے یہ چیز سیکھنا شروع کردی۔ یونہی ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہوگیا لیکن وہ تو مجھے آگے سے (تو تڑاک) جواب دینا شروع ہوگئی۔ میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ تو مجھے جواب دے رہی ہے؟ اس نے کہا: تجھے یہ اجنبی لگ رہا ہے جبکہ اللہ کی قسم حضور ﷺ کی بیویاں آپ کو جواب دیا کرتی ہیں اور کوئی کوئی سارا سارا دن آپ سے بولتی نہیں ہے۔ میں نے کہا نامراد ہو جو ایسا کرتی ہے وہ تو گھاٹے کا شکار ہوگئی۔ کیا وہ اس بات سے مطمئن ہوگئیں کہ ان پر اللہ پاک اپنے پیغمبر کی وجہ سے ناراض ہو جائیں۔ تب تو وہ ہلاک ہو جائیں گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ بات سن کر مسکرا دیئے۔ میں نے آگے عرض کیا: پھر میں حفصہ کے پاس گیا اور اس کو کہا: تجھے یہ بات دھوکہ میں مبتلا نہ کرے کہ تیری ساتھن تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ کو تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ دوبارہ مسکرائے۔ پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (کچھ دیر میں بیٹھ کر) دل بہلانے کی باتیں کروں؟ آپ ﷺ نے اجازت دی تو میں نے کمرے میں ادھر ادھر نظریں گھمائیں اللہ کی قسم! مجھے کمرے میں ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی جس کو دوبارہ نظر ڈالی جائے سوائے چمڑے کی کھالوں کے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجیے کہ آپ کی امت پر فراخی فرمائے۔ اللہ نے فارس اور روم کو کیا کچھ نہیں دے رکھا حالانکہ وہ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ یہ سن کر آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تو اب تک شک میں ہے؟ ان لوگوں کے لیے اللہ نے ان کی عیش وعشرت دنیا میں جلد عطا کردی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اللہ سے میرے لیے استغفار کردیجیے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے درحقیقت بیویوں پر غصہ کی وجہ سے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ پھر اللہ پاک نے آپ ﷺ پر اس بارے میں عتاب نازل کیا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ عبدالرزاق، ابن سعد، العدنی، عبد بن حمید فی تفسیرہ، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، التهذیب لابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویه، الدلائل للبیهقی

ازواج مطہرات کو طلاق نہیں دی

۴۶۶۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے جدائی اختیار کرلی تو میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو لوگ کنکریوں کو ہاتھ میں لیے بات کررہے تھے کہ حضور ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ یہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے قبل کی بات تھی۔ چنانچہ میں نے دل میں تہیہ کیا کہ میں ان عورتوں کو آج سبق سکھاؤں گا۔ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا اے بنت ابی بکر! تمہاری یہ ہمت ہوگئی کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے لگی ہو۔ عائشہ بولی: اے ابن خطاب میرا اور تمہارا کیا واسطہ! تم جا کر اپنی بیٹی کو کہو۔ چنانچہ میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے پاس آیا اور بولا اے حفصہ! تمہاری یہ ہمت ہوگئی ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ۔ اللہ کی قسم مجھے علم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تم سے محبت نہیں کرتے اگر (ان کی جگہ) میں ہوتا تو تم کو طلاق دیدیتا۔ حفصہ بہت زیادہ تیز تیز رونے لگی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ بولی: وہ اوپر بالا خانے میں ہیں۔ (یہ ایک اونچی جگہ پر بنا ہوا رسول اللہ ﷺ کا خلوت خانہ تھا) میں وہاں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ کا غلام رباح بالا خانے کی دہلیز پر ایک لکڑی پر پاؤں لٹکائے بیٹھا تھا۔ یہ ایک نوجوان لڑکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس سہارے بلا خانے میں چڑھتے اترتے تھے۔

میں نے اس کو آواز دی اے رباح! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو۔ اس نے کمرے کے اندر دیکھا پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہیں کہا۔ میں نے پھر آواز دی اے رباح! رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے اجازت لو۔ اس نے پھر کمرے کی طرف دیکھا اور پھر مجھے دیکھا اور کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے پھر آواز بلند کرکے کہا اے رباح! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ سمجھ رہے ہیں میں حفصہ کی (حمایت کی وجہ) سے شاید آیا ہوں اللہ کی قسم! آپ ﷺ اگر مجھے اس کی گردن مارنے کا حکم دیں گے تو میں فوراً اس کی گردن اڑادوں گا۔ پھر غلام نے میری طرف ہاتھ کا اشارہ کیا کہ اوپر چڑھ آؤ۔

چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا۔ آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ اس وقت آپ کے جسم پر صرف ایک تہہ بند تھی، اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا آپ کے جسم اطہر پر نہ تھا۔ چٹائی نے آپ ﷺ کے جسم پر نشانات ڈال رکھے تھے۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی الماری میں دیکھا وہاں بس ایک مٹھی جو صاع کے پیمانے میں رکھی تھی اور اسی جتنے قرظ پتے تھے۔ (جو غالباً جانور کی کھال کی دباغت کے لیے رکھے تھے) اور چند گھونٹ دودھ ایک برتن میں تھا۔ بے اختیار میرے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے ابن الخطاب! کس چیز نے تم کو رلا دیا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں کیوں نہ روؤں؟ چٹائی نے آپ کے جسم پر نشانات ڈال دیئے ہیں اور آپ کی الماری میں بس یہی کچھ ہے جو میں دیکھ رہا ہوں جبکہ وہ قیصر وکسریٰ (شاہان روم وفارس) ہیں جو پھلوں اور نہروں میں عیش کررہے ہیں اور آپ اللہ کے رسول اور اس کے خاص الخاص بندے ہیں اور یہ آپ کی کل متاع ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن الخطاب! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ یہ نعمتیں ہمارے لیے آخرت میں ہوں گی اور ان کے لیے دنیا ہی میں مہیا کردی گئی ہیں؟ میں نے عرض کیا ضرور۔ میں جب آپ کے پاس حاضر ہوا تھا تو آپ کے چہرے میں غصہ کے تاثرات تھے۔ اس لیے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! عورتوں کی وجہ سے آپ کو کیا تکلیف اور مشقت پیش آئی ہے؟ اگر آپ نے ان کو طلاق دیدی ہے تو اللہ آپ کے ساتھ ہے، ملائکہ، جبرئیل، میکائیل، میں ابوبکر اور تمام مؤمنین آپ کے ساتھ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور جو بھی میں نے آپ سے بات کی اور اللہ کی حمد کی اس سے میرا یہ مقصد اللہ کی رضاء تھا اور اللہ پاک نے پھر اپنا کلام کرکے میری تمام باتوں کی تصدیق کردی۔

وان تظاهرا عليه فان الله هو مولٰه الخ وابكارًا۔ التحریم ۴-۵

اور اگر تم پیغمبر (کی ایذاء) پر باہم اعانت کروگی تو خدا اور جبرئیل اور نیک کردار مسلمان ان کے حامی (اور دوست دار ہیں) اور ان کے علاوہ (اور) فرشتے بھی مددگار ہیں۔ اگر پیغمبر تم کو طلاق دیدیں تو عجب نہیں کہ ان کا پروردگار تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیویاں دیدے، مسلمان

صاحب ایمان، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گذا، روزہ رکھنے والیاں بن شوہر اور کنواریاں۔

عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ان دو بیویوں نے دیگر تمام ازواج نبی ﷺ کو اپنا ہمنوا کرلیا تھا (حضور سے اپنی بات منوانے کے لیے) چنانچہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ان کو طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں مسجد میں گیا تھا وہاں لوگ کنکریاں کرید رہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اتر کر ان کو خبر سنادوں کہ آپ نے ان کو طلاق نہیں دی۔ فرمایا ٹھیک ہے اگر تم چاہو۔ پھر میں آپ سے مزید بات چیت کرتا رہا حتیٰ کہ غصہ آپ کے چہرہ سے چھٹ گیا آپ کے دانت نظر آنے لگے اور آپ ہنسنے لگے۔ آپ ﷺ کی مسکراہٹ تمام انسانوں سے خوبصورت تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نیچے اترے اور میں دربان لڑکے کے سہارے نیچے اترا جبکہ رسول اللہ ﷺ (کی طاقت اور پھرتی کا یہ منظر تھا کہ) بغیر کسی سہارے کو چھوئے نیچے اترے گویا ہموار زمین پر چل رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو بالا خانے میں صرف انتیس دن رہے ہیں۔ (جبکہ آپ ﷺ نے ایک ماہ کی قسم کھائی تھی) آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مہینہ انتیس یوم کا بھی ہوتا ہے۔ پھر میں نے مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر بلند آواز میں پکارا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق نہیں دی ہے۔ اور اللہ پاک نے یہ حکم بھی نازل فرمایا:

واذاجاء هم امر من الامن أوالخوف أذاعوا به ولوردوه الى الرسول والى اولى الامر لعلمه الذين يستنبطونه منهم۔ النساء: ۸۳

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس کو پیغمبر اور اپنے سرداروں کے پاس پہنچاتے تو تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کر لیتے۔ تو یہ تحقیق کرنے والا میں ہی تھا۔ اور اللہ پاک نے پھر اپنے نبی ﷺ کو آیت تخییر نازل کر کے عورتوں کے بارے میں اختیار دے دیا تھا۔ عبد بن حمیدفی تفسیرہ، مسند ابی یعلی، مسلم، ابن مردویہ

بعض کتابوں میں یہاں تک یہ روایت منقول ہے "اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا اور آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ یہاں سے "میں نے عرض کیا کیوں نہیں میں راضی ہوں" تک۔

۴۶۶۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم مرالظہر ان پر پہنچے۔ وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیلو (کے جھنڈ) میں قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ میں آپ کی انتظار میں بیٹھ گیا حتیٰ کہ آپ نکلے میں نے عرض کیا: یاامیر المؤمنین! میں ایک سال سے آپ سے ایک سوال کرنے کی کوشش میں ہوں۔ لیکن مجھے آپ کا رعب ودبدبہ سوال کرنے سے روک دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کیا کر، جب تم کو معلوم ہو کہ میرے پاس اس چیز کا علم ہے تو ضرور سوال کرلیا کر میں نے عرض کیا میں آپ سے دو عورتوں کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں وہ حفصہ اور عائشہ تھیں۔ ہم جاہلیت میں عورتوں کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے۔ اور نہ ان کو اپنے معاملات میں دخل دینے کی اجازت دیتے تھے۔

پھر جب اللہ پاک نے اسلام کا بول بالا کیا اور عورتوں کے بارے میں بھی (ان کے حقوق اور اہمیت کے) احکام نازل کیے۔ اور ان کے لیے حقوق رکھے بغیر اس کے کہ وہ ہمارے کاموں میں دخل دیں۔ پس ایک مرتبہ میں اپنے کام سے بیٹھا تھا۔ کہ مجھے میری بیوی نے کہا: یہ کام یوں یوں ہونا چاہیے۔ میں نے کہا تجھے اس کام سے کیا سروکار؟ اور تو نے کب سے ہمارے کاموں میں دخل دینا شروع ہے؟ تب میری بیوی نے کہا: اے ابن خطاب! کوئی تجھ سے بات نہ کرے جبکہ تیری بیٹی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیدیتی ہے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ غصہ ہو جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا واقعی وہ ایسا کرتی ہے؟ بیوی نے کہا: ہاں۔ پس میں کھڑا ہو گیا اور سیدھا حفصہ کے پاس آیا۔ اور کہا: اے حفصہ! تو اللہ سے نہیں ڈرتی؟ تو رسول اللہ ﷺ سے بات کرتی ہے حتیٰ کہ وہ غصہ ہو جاتے ہیں؟ افسوس تجھ پر، تو عائشہ کی خوبصورتی اور اس سے رسول اللہ ﷺ کی محبت سے دھوکہ نہ کھا۔ پھر میں ام سلمہ کے پاس آیا۔ اور اس کو بھی اسی طرح کی بات کی۔ وہ بولی: اے ابن خطاب آپ ہر چیز میں داخل ہو گئے ہیں رسول اللہ ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی دخل دینے لگے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا ایک انصاری پڑوسی تھا جب میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے غائب رہتا تو وہ مجلس میں حاضری دیتا

تھا اور جب وہ غائب ہوتا تو میں حاضری دیتا تھا۔ وہ مجھے خبر دیتا اور میں اس کو خبر دیتا تھا۔ اور ہمیں غسان بادشاہ کے سوا کسی اور کے حملے کا خوف نہ تھا۔ اچانک ایک دن میرا ساتھی آیا اور دو مرتبہ ابا حفصہ کہہ کر مجھے پکارا۔ میں نے کہا: (اف! کیا ہو گیا تجھے؟ کیا غسانی بادشاہ آ گیا ہے؟ وہ بولا نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ میں نے کہا حفصہ کی ناک زمین رگڑے کیا وہ جدا ہو گئی ہے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا وہاں پر گھر میں رونا رویا جا رہا تھا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ اپنے بالا خانے میں فروکش تھے۔ اور دروازے پر ایک حبشی لڑکا کھڑا تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے اجازت لو۔ چنانچہ اس نے آپ سے میرے لیے اجازت لی اور میں اندر داخل ہوا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، سر کے نیچے کھجور کی چھال بھرا ہوا تکیہ تھا۔ ایک طرف قرظ پتے (جن سے کھال دباغت دی جاتی ہے) اور کھال لٹکی ہوئی تھی۔ پھر میں آپ ﷺ کو خبر دینے لگا کہ میں نے عائشہ اور حفصہ کو کیا کہا ہے۔ آپ ﷺ نے مہینہ بھر اپنی بیویوں کے قریب نہ جانے کی قسم اٹھائی جب انتیسویں رات تھی تو آپ ﷺ اتر کر عورتوں کے پاس گئے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

۴۶۶۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نزدیک

یاایها النبی لم تحرم مااحل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک۔

اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے آپ اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہیں۔ الخ یعنی سورۃ تحریم کا ذکر کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حفصہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ رواہ ابن مردویہ

۴۶۶۷ ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ کو کہا: تو کسی کو خبر نہ دینا اور ام ابراہیم مجھ پر حرام ہے۔ حفصہ نے کہا: آپ اپنے لیے اللہ کی حلال کردہ شئی کو حرام کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں اس کے قریب نہ جاؤں گا۔ لیکن حفصہ سے یہ خبر دل میں نہ رہی اور اس نے عائشہ کو بتادی۔ پھر اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

قد فرض اللہ لکم تحلة ایمانکم۔ التحریم

بے شک اللہ نے تمہارے لیے اپنی قسموں سے حلال ہونا فرض کر دیا۔ الشاشی، السنن لسعید بن منصور

۴۶۶۸ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ دو عورتیں کون ہیں جنہوں نے (حضور ﷺ پر) ایک دوسرے کی مدد کی تھی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ اور حفصہ۔ اس واقعہ کی ابتداء یوں ہوئی تھی ام ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا (جو حضور ﷺ کی باندی اور آپ کے لیے حلال کی تھی) ان سے حضور ﷺ نے حضرت حفصہ کے گھر ان کی باری کے دن میں ہمبستری کی۔ حفصہ کو یہ بات پتہ چل گئی۔ ایسا کام کیا ہے جو کسی اور بیوی کے پاس نہیں کیا، وہ بھی میرے دن میں، میری باری میں اور میرے ہی بستر پر۔ حضور ﷺ نے حفصہ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں اس کو اپنے لیے حرام کر لوں اور کبھی اس کے قریب نہ لگوں؟ حفصہ نے کہا: ہاں۔ پھر حضور ﷺ نے اس کو اپنے لیے حرام قرار دیدیا۔ اور حفصہ کو فرمایا: یہ بات کسی اور کو ذکر نہ کرنا۔ لیکن حفصہ نے عائشہ کو یہ بات بتادی۔ اور پھر اللہ پاک نے اپنے نبی کو یہ بات بتادی اور یہ سورت نازل کی:

یاایها النبی لم تحرم مااحل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک۔ تمام آیات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہمیں خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قسم کا کفارہ دیدیا ہے اور اپنی باندی سے بھی ہم بستر ہوئے ہیں۔ ابن جریر، ابن المنذر

۴۶۶۹ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ چلے جا رہے تھے اور حضرت حفصہ و عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بات چیت کر رہے تھے۔ پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ آ ملے اور ہم نے اس موضوع پر گفتگو بند کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا بات ہے مجھے دیکھ کر تم لوگ خاموش کیوں ہو گئے؟ کس چیز کے بارے میں تم بات چیت کر رہے تھے؟ سب نے کہا: کچھ نہیں یا امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم مجھے ضرور بتاؤ کہ کس بارے میں گفتگو کر رہے تھے؟ تب لوگوں نے کہا: ہم عائشہ، حفصہ اور سودہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ کے کسی گھاس میں تھا کہ عبداللہ بن عمر میرے پاس آیا اور بولا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حفصہ کے پاس پہنچا وہ اپنے آپ کو پیٹ رہی تھی اسی طرح دوسری ازواج مطہرات بھی کھڑی اپنے آپ کو کوس پیٹ رہی تھیں۔ میں نے حفصہ کو کہا: کیا تجھے نبی ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ اگر واقعی نبی ﷺ نے تجھے طلاق دیدی ہے تو یاد رکھ میں کبھی بھی تجھ سے بات نہیں کروں گا۔ کیونکہ انہوں نے پہلے بھی تم کو طلاق دیدی تھی وہ تو صرف میرا لحاظ کر کے تم سے رجوع کر لیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں وہاں سے نکلا۔ لوگ مسجد میں ادھر ادھر حلقے لگائے بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ (پریشانی کی وجہ سے سب افسردہ و پریشان تھے) نبی ﷺ کمرے کے اوپر بالا خانے میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی ایک حلقے میں بیٹھ گیا۔ لیکن میں رنج و غم کی وجہ سے زیادہ دیر بیٹھ نہ سکا اور اٹھ کر اوپر گیا حضور ﷺ کے دروازے پر ایک حبشی غلام بیٹھا تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو، کیا عمر اندر داخل ہو سکتا ہے؟ لیکن مجھے کسی نے جواب نہ دیا۔ میں دوبارہ اپنی جگہ آبیٹھا۔ پیچھے سے قاصد آ گیا اور اس نے پوچھا: عمر کہاں ہے؟ میں کھڑا ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ دھوپ میں بیٹھے تھے۔ میں سلام کے بعد آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ کے چہرے میں غصے کے کچھ اثرات تھے۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں آپ کے غصہ کو زائل کر دوں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ سے بات چیت میں مصروف ہو گیا۔ پھر میں نے آپ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے؟

آپ مجھے دیکھیں! میں حفصہ کے پاس گیا تھا وہ اپنا سینہ پیٹ رہی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تجھے نبی ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ اگر واقعتہ آپ ﷺ نے تجھے طلاق دیدی ہے تو میں تیرے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔ کیونکہ پہلے بھی نبی ﷺ نے تجھ کو طلاق دیدی تھی وہ تو صرف میری وجہ سے رجوع کر لیا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنس دیئے، اس طرح میں آپ سے بات چیت کرتا رہا اور غصہ کے اثرات آپ کے چہرۂ انور سے چھٹتے رہے۔

پھر میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ پھر غضب ناک ہو گئے اور مجھے فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں وہاں سے نکل آیا۔ پھر حضور ﷺ انتیس یوم تک یونہی ٹھہرے رہے۔ پھر فضل بن عباس آپ کے پاس سے ایک ہڈی لے کر اترے جس میں لکھا تھا:

یاایھا النبی لم تحرم مااحل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک۔ مکمل سورت تک

پھر نبی کریم ﷺ نیچے اتر آئے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۶۷۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اللہ عزوجل کے فرمان:

وان تظاھرا علیہ۔ التحریم

اور اگر وہ دو عورتیں آپ (ﷺ) پر ایک دوسرے کی مدد کریں۔ کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا، لیکن میں آپ کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے رک جاتا تھا۔ جب ہم نے حج کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود ہی مجھے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بیٹے! مرحبا ہو، تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھے اللہ عزوجل کے فرمان 'وان تظاھرا علیہ' کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ دو عورتیں کون تھیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم ان کے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والے کو نہیں پا سکتے۔

ہم لوگ مکہ میں اپنی عورتوں سے زیادہ بات چیت نہیں کرتے تھے۔ جب بھی کسی کو اپنی عورت کی ٹانگیں کھینچنے کی خواہش ہوتی تو وہ بغیر پوچھے اپنی حاجت پوری کر لیتا تھا۔ جب ہم مدینہ آئے اور انصار کی عورتوں سے شادی بیاہ کیے تو وہ ہم سے بات کرتی تھیں اور آگے سے جواب بھی دیدیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ میں نے اپنی عورت کو چھڑی سے مارا تو وہ بولی: اے ابن خطاب! تجھ پر تعجب (وافسوس) ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے تو ان کی بیویاں بات چیت کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ سن کر میں حفصہ کے پاس آیا اور اس کو کہا: اے بیٹی! دیکھ! تو رسول اللہ ﷺ کو کسی چیز کے لیے تنگ نہ کیا کر، نہ ان سے کچھ مانگا کر، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دینار ہیں اور نہ درہم جو اپنی بیویوں کو دیں۔ جب بھی تجھے کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دیا کر خواہ تیل ہی کی ضرورت ہو۔

رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے تھے تو لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے حتیٰ کہ جب سورج طلوع ہو جاتا پھر ایک ایک کر کے اپنی سب عورتوں کے پاس چکر لگاتے۔ ان کو سلام کرتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔ اور پھر جس عورت کی باری کا دن ہوتا اس کے ہاں ٹھہر جاتے تھے۔ حضرت حفصہ (بنت عمر بن خطاب) کو طائف یا مکہ کا شہد ھدیہ میں کہیں سے آیا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ جب اس کے پاس جاتے تھے تو وہ آپ کو روک لیا کرتی تھی اور جب تک وہ شہد نہ چٹا دیتی اور نہ پلا دیتی آپ کو آنے نہ دیتی تھی۔ جبکہ عائشہ اتنی دیر زیادہ ان کے پاس رکنے کو ناپسند کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک حبشی باندی جس کو خضراء کہا جاتا تھا کو کہا کہ جب حضور ﷺ حفصہ کے پاس آئیں تو بھی ان کے پاس چلی جانا اور دیکھنا کہ آپ وہاں کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ باندی نے آکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو شہد کی بات بتائی۔ عائشہ نے اپنی تمام ساتھنوں کو کہلا بھیجا اور ساری خبر سنوادی اور یہ ہدایت دی کہ جس کے پاس بھی حضور ﷺ تشریف لائیں تو وہ آپ کو یہ کہے: آپ سے ہمیں مغافیر (گوند) کی بو آرہی ہے۔

چنانچہ حضور ﷺ عائشہ کے پاس داخل ہوئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آج آپ نے کوئی چیز کھائی ہے کیا؟ شاید مجھے آپ سے مغافیر (گوند) کی بو محسوس ہو رہی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس بات سے بہت نفرت کرتے تھے کہ ان سے کسی طرح کی ناگوار بو کسی کو آئے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شہد ہے اور اللہ کی قسم میں آئندہ اس کو چکھوں گا بھی نہیں۔

پھر ایک مرتبہ جب حضور ﷺ حفصہ کے پاس آئے تو حفصہ نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اپنے والد (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) کے پاس خرچے کے لیے جانے کی حاجت ہے۔ مجھے اجازت دیں تو میں ہو آؤں۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دیدی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ایک باندی ماریہ کو پیغام بھیج کر حفصہ کے گھر بلوالیا۔ اور ان سے مباشرت کی۔

حفصہ کہتی ہیں (جب میں واپس آئی تو) میں نے دروازہ کو بند پایا۔ لہٰذا میں دروازہ کے پاس بیٹھ گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے نکلے، پسینہ آپ کی پیشانی سے ٹپک رہا تھا۔ آپ نے دیکھا کہ حفصہ رو رہی ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ حفصہ نے کہا: آپ نے مجھے اسی لیے اجازت دی تھی۔ آپ نے میرے کمرے میں اپنی باندی داخل کی اور پھر اس کے ساتھ میرے ہی بستر پر ہم بستری کی۔ آپ نے یہ کسی اور بیوی کے ہاں کیوں نہ کر لیا؟ اللہ کی قسم! یارسول اللہ یہ آپ کے لیے حلال نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم نے سچ نہیں کہا۔ کیا یہ میری باندی نہیں ہے اور کیا اس کو اللہ نے میرے لیے حلال نہیں کر دیا؟ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے میں تمہاری رضامندی چاہتا ہوں۔ لیکن تم کسی کو اس کی خبر نہ دینا یہ بات تمہارے پاس امانت ہے۔

لیکن جب رسول اللہ ﷺ باہر نکل گئے تو حفصہ نے اپنی اور عائشہ کے درمیان جو دیوار تھی وہ بجائی اور بولی: کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی باندی کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اور اللہ نے اس باندی سے ہم کو راحت دیدی ہے تب اللہ پاک نے یہ سورت نازل کی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ''وان تظاھرا علیہ'' اور اگر تم دونوں نے رسول اللہ پر ایک دوسرے کی اعانت کی سے مراد عائشہ اور حفصہ ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے کوئی بات نہ چھپاتی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں آپ ﷺ کے پاس آپ کے بالا خانے میں داخل ہوا اس میں ایک چٹائی پڑی تھی۔ اور ایک چمڑے کا مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ چٹائی پر پہلو کے بل لیٹے ہوئے تھے۔ چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو میں نمایاں ہو گئے تھے۔ آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں دیکھا تو بے ساختہ رو پڑا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! فارس و روم کے لوگ دیباج پر لیٹتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو ان کی عیش و عشرت کے سامان دنیا میں مل گئے ہیں۔ جبکہ ہمارے لیے آخرت میں یہ سب چیزیں تیار ہیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کے کیا حال ہیں؟ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ آپ نے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن میرے اور میری بیویوں کے درمیان کوئی بات ہو گئی تھی جس کی وجہ سے میں نے قسم اٹھائی کہ میں ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں آپ کے پاس سے نکلا اور (جو لوگ پریشانی کی وجہ سے مجتمع تھے ان کو اعلان کیا) اے

لوگو! واپس جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی بیویوں کے درمیان کوئی بات ہوگئی تھی جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے (کچھ وقت کے لیے) ان سے دور رہنا پسند کرلیا ہے۔

پھر میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے پاس گیا اور اس کو کہا: اے بیٹی! کیا تو رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کی بات کرتی ہے کہ ان کو غصہ دلا دیتی ہے؟ حفصہ بولی: آئندہ میں آپ ﷺ سے ایسی کوئی بات نہیں کروں گی جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں۔ پھر میں ام سلمہ کے پاس گیا یہ میری خالہ لگتی تھیں لہٰذا میں نے ان کو بھی حفصہ جیسی بات کہی۔ اس نے کہا: تعجب ہے تجھ پہ اے عمر! تو ہر چیز میں بات کرتا ہے! حتیٰ کہ اب تو نے حضور ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی دخل اندازی شروع کردی ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ پر کیوں نہ غیرت کریں جبکہ تمہاری بیویاں تم پر غیرت کرتی ہیں۔

اللہ پاک نے اسی کے بارے میں یہ فرمان بھی نازل کیا:

یاایھاالنبی قل لازواجک ان کنتنی تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا۔ الاحزاب

اے نبی! کہہ دے اپنی بیویوں کو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو سامان دے کر اور خوبصورتی کے ساتھ تم کو رخصت کروں۔ الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ

۴۶۷۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (میری بہن) حفصہ کے پاس گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ شاید تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ تم کو طلاق دی تھی اور پھر میری وجہ سے تم سے رجوع کرلیا تھا۔ اب اللہ کی قسم اگر دوبارہ انہوں نے تم کو طلاق دی تو میں کبھی بھی تم سے بات نہیں کروں گا۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں تیرے بارے میں بات نہیں کروں گا۔ مسند البزار، السنن لسعیدبن منصور

۴۶۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ تک جدائی اختیار کرلی تھی۔ پھر انتیس دن ہوگئے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور فرمایا: مہینہ پورا ہوگیا ہے اور آپ اپنی قسم سے عہدہ برآ گئے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۴۶۷۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک ماہ تک اپنے بالاخانے میں (بیویوں سے) دور رہے۔ جس وقت حفصہ نے وہ راز عائشہ پر فاش کردیا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بتایا تھا۔ اس وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی بیویوں پر غصہ کرتے ہوئے فرمایا تھا میں اب ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ پھر انتیس ایام گذر گئے تو حضور ﷺ زوجہ مطہرہ ام سلمہ کے پاس گئے۔ اور فرمایا کوئی ماہ انتیس یوم کا بھی ہوتا ہے اور وہ ماہ واقعی انتیس یوم کا تھا۔ ابن سعد

۴۶۷۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات آپہنچی کہ آپ کی بیویوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان سے معاملہ کی ٹوہ لینے لگا۔ اور ان کو نصیحت بھی کرتا رہا اور یہ بھی کہتا: لتنتھین اولیبدلنہ اللہ ازواجا خیرًا منکن تم عورتیں (اپنی تکلیف رسانی سے) باز آجاؤ ورنہ اللہ اپنے نبی کو تم سے بہتر اور بیویاں دے گا۔

حتیٰ کہ میں زینب کے پاس گیا اس نے مجھے کہا: اے عمر! کیا نبی ﷺ ہمیں نصیحت نہیں کرسکتے۔ جو تو ہمیں کر رہا ہے؟ پھر اللہ پاک نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہی میں ازواج مطہرات کو) حکم نازل فرمایا:

عسی ربہ ان طلقکن ان یبد لہ ازواجا خیرًا منکن۔ الخ

اگر نبی تم کو طلاق دے دے تو قریب ہے اس کا رب اس سے تم سے بہتر اور بیویاں دے دے۔

ابن منیع، ابن ابی عاصم فی السنۃ، ابن عساکر

صحیح روایت ہے۔

۴۶۷۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ وصالح المؤمنین (التحریم) کی تفسیر میں حضور ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔

ابن ابی حاتم

۴۶۷۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: قوآانفسکم واھلیکم ناراً۔ (التحریم) اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی

آگ سے بچاؤ کے بارے میں مروی ہے فرمایا: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خیر اور ادب سکھاؤ۔

عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعیدبن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، مستدرک الحاکم، البیهقی فی المدخل

۴۶۷۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کریم ذات نے کس قدر معاملہ کی تہہ تک کو بیان کیا و عرف بعضه و اعرض عن بعض۔ اور جتلائی نبی نے اس میں سے کچھ اور ٹلا دی کچھ۔ رواه ابن مردویه

سورۃ ن والقلم

۴۶۷۸ عبدالرحمٰن بن غنم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے "العتل الزنیم" کے بارے میں سوال کیا گیا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بداخلاق، چیخنے، چنگھاڑنے والا، بہت زیادہ کھانے پینے والا، پیٹ بھرا، لوگوں پر ظلم کرنے والا، اور بڑے پیٹ والا شخص ہے۔

رواه ابن عساکر

سورۃ الحاقہ

۴۶۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں گرتا مگر اس ترازو سے تل کر جو فرشتے کے ہاتھوں میں۔ ہاں نوح علیہ السلام کے طوفان کے دن بارش کے نگہبان فرشتے کو چھوڑ اللہ نے پانی کے فرشتے کو حکم دیدیا تھا۔ لہٰذا پانی اس دن اس فرشتے کی نافرمانی کر کے ہر طرف چڑھ دوڑا تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انا لما طغى الماء۔

جب پانی سرکش ہو گیا۔

اسی طرح ہوا بھی اس ترازو سے تل کر ہی آتی ہے جو فرشتے کے ہاتھوں میں ہے۔ مگر قوم عاد پر عذاب کے دن ہوا کو اللہ پاک نے خود حکم دیدیا تھا وہ فرشتے کی اجازت کے بغیر نکلی جس کو اللہ نے فرمایا:

بريح صرصر عاتيه۔

تند و تیز نافرمان ہوا۔

یعنی فرشتے کی نافرمانی کر کے قوم پر تیزی سے پھرنے والی ہوا۔ رواه ابن جریر

سورۃ نوح

۴۶۸۰ وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ایسے سات صحابہ سے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے روایت کرتے ہیں یہ تمام حضرات حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن اللہ پاک سب سے پہلے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کو بلائیں گے۔ اللہ پاک پہلے قوم سے پوچھیں گے: تم نے نوح کی پکار پر ہاں کیوں نہیں کہی؟ وہ کہیں گے: ہم کو کسی نے بلایا اور نہ کسی نے آپ کا پیغام ہم تک پہنچایا اور نہ ہم کو نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی بات کا حکم دیا اور نہ کسی بات سے منع کیا۔ نوح علیہ السلام عرض کریں گے: یارب! میں نے ان کو دعوت دی تھی جس کا ذکر اولین و آخرین میں حتیٰ کہ خاتم النبیین احمد ﷺ تک پہنچا۔ انہوں نے اس کو لکھا، پڑھا اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی۔

اللہ پاک ملائکہ کو فرمائیں گے: احمد اور اس کی امت کو بلاؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ اپنی امت کے ہمراہ تشریف لائیں گے اور ان کا نور ان کے آگے آگے چلتا ہوگا۔ نوح علیہ السلام محمد اور ان کی امت کو کہیں گے: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی قوم تک پیغام رسالت پہنچا دیا تھا اور ان کو خوب نصیحت کی تھی۔ اور اپنی پوری کوشش کی تھی کہ ان کو جہنم سے بچالوں۔ لیکن یہ میری پکار کو ماننے کے سراُو جہراً بجائے دور ہی بھاگتے گئے۔

پس رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کہے گی: ہم اللہ کے حضور شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے جو کہا آپ تمام باتوں میں بالکل سچے ہیں۔ تب قوم نوح کہے گی: اے احمد! آپ کو کیسے یہ علم ہوا جبکہ آپ اور آپ کی امت سب سے آخر میں آنے والے ہیں؟ پس محمد کہیں گے: پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پوری سورۂ نوح پڑھی۔ پھر آپ کی امت کہے گی: ہم شہادت دیتے ہیں کہ یہ سچا قصہ ہے۔ اللہ پاک بھی فرمائیں گے:

وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ یٰس

اے مجرمو! آج کے دن جدا ہو جاؤ۔

پس سب سے پہلے یہ لوگ ممتاز ہو کر جہنم میں جائیں گے۔ رواہ مستدرک الحاکم

سورۃ الجن

۴۶۸۱ (عمر رضی اللہ عنہ) سدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

وأن لو استقاموا علی الطریقة لأسقیناهم ماءً غدقًا لنفتنهم فیه

اور (اے پیغمبر!) یہ (بھی ان سے کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ سیدھے راستے پر رہتے تو ہم ان کے پینے کو بہت سا پانی دیتے تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں پانی ہوتا ہے وہاں مال بھی ہوتا ہے اور جہاں مال ہوتا ہے وہاں فتنے (آزمائش) بھی جنم لیتے ہیں۔

عبد بن حمید، ابن جریر

سورۃ المزمل

۴۶۸۲ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ پر یہ فرمان نازل ہوا:

یاایھا المزمل قم الیل الا قلیلاً۔ المزمل ۱-۲

اے (محمد!) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو، رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات۔

تو آپ ﷺ ساری ساری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک ورم آجاتے۔ پھر آپ ایک قدم اٹھاتے دوسرا رکھتے دوسرا اٹھاتے پہلا رکھتے۔ حتیٰ کہ پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ فرمان نازل کیا:

طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ۔ طٰہٰ: ۱-۲

طٰہٰ ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طٰہٰ یعنی طأ الارض بقدمیہ کہ اپنے قدموں کو زمین پر رکھو۔ اے محمد! اور (سورۂ مزمل کے آخر میں) نازل کیا:

فاقرؤ واماتیسر من القرآن۔ المزمل آخری آیت

پس جتنا آسانی سے ہوسکے (اتنا) قرآن پڑھ لیا کرو۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یعنی اگر بکری کے دودھ دوہنے کی بقدر بھی بآسانی ہو اسی پر اکتفا کرلیا کرو۔ رواہ ابن مردویہ

سورۃ المدثر

۴۶۸۳ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جعلت له مالاً ممدوداً۔ مدثر: ۱۲
اور اس کو میں نے مال کثیر دیا۔
ارشاد فرمایا: کہ اس کو مہینے مہینے بھر کا غلہ ملتا تھا۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدینوری، ابن مردویه
فائدہ: ...... ولید بن مغیرہ جو عرب مشرکین کا بہت بڑا مالدار اور اپنے والدین کا اکلوتا فرزند تھا، اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہیں۔
تفسیر عثمانی

۴۶۸۴ الا اصحاب الیمین (المدثر: ۳۹) مگر داہنے ہاتھ والے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: (ان نیک لوگوں سے مراد) لانوں کے بچے ہیں۔ عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبه، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

سورۂ عم (نبأ)

۴۶۸۵ سالم بن ابی الجعد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہلال رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تم لوگ حقب کتنی مقدار کو کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم کتاب اللہ (تورات) میں اس کی مقدار پاتے ہیں اسی سال، سال بارہ ماہ کا، ماہ تیس یوم کا اور ایک یوم ہزار سال کا۔ هناد
اس حساب سے حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ ہوئے۔ فرمان الٰہی ہے:
لبثین فیها احقابا۔ (نبأ: ۲۳
کافر لوگ جہنم میں مدتوں پڑے رہیں گے۔
احقاب حقب کی جمع ہے اور کافر لوگ بے شمار حقب تک جہنم میں پڑے رہیں گے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

سورۂ والنازعات

۴۶۸۶ والنازعات غرقا والناشطات نشطا۔ والسابحات سبحا۔ فالسابقات سبقاً فالمدبرات امراً۔ النازعات: ۱-۵
ترجمہ: ...... ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں۔ اور ان کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں۔ اور ان کی جو تیرتے پھرتے ہیں پھر لپک کر بڑھتے ہیں۔ پھر دنیا کے کاموں کا انتظار کرتے ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: النازعات غرقاً یہ وہ فرشتے ہیں جو کفار کی روح نکالتے ہیں۔ والناشطات نشطاً یہ فرشتے کفار کی روحوں کو ان کے ناخنوں اور کھالوں تک سے نکال لیتے ہیں۔ والسابحات سبحاً یہ فرشتے مؤمنین کی روحوں کو لے کر آسمانوں اور زمین کے درمیان تیرتے (یعنی اڑتے) رہتے ہیں۔ فالسابقات سبقا۔ یہ ملائکہ مؤمنوں کی روح کو لے کر ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچاتے ہیں۔ فالمدبرات امراً یہ فرشتے بندگان خدا کے معاملات کا سال بہ سال انتظام کرتے ہیں۔
السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر

۴۶۸۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا جاتا تھا پس یہ آیت نازل ہوئی:

یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰها فیم انت من ذکرها الی ربک منتهٰها. النازعات: ۴۲-۴۴

(اے پیغمبر! لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ سو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ اس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے رب ہی کو (معلوم ہے)۔ رواہ ابن مردویہ

سورۂ عبس

۴۶۸۸ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ''اَبّ'' کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ کیا شے ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین مجھے سایہ دے گی اگر میں کتاب اللہ میں ایسی کوئی بات کہوں جس کو میں نہیں جانتا۔

ابوعبیدہ فی فضائلہ، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید

نوٹ:...... ۴۱۴۹ پر یہی روایت گذر چکی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

وفاکهة وابًّا۔ عبس: ۳۱

اور (ہم نے پانی کے ساتھ زمین سے نکالا) میوہ اور چارا۔

اس کے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا۔

سورۂ تکویر

۴۶۸۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: واذا النفوس زوجت۔ (تکویر) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جنت میں نیک کو نیک کے ساتھ اور جہنم میں بد کو بد کے ساتھ اکٹھا کر دیا جائے گا۔ یہی مختلف جانوں کا باہم ملنا ہے۔

عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبه، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، مستدرک الحاکم، حلیة الاولیاء، البیهقی فی البعث

۴۶۹۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ فرمان: واذا المؤدة سئلت۔ (تکویر: ۸) اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنا دی گئی ہو پوچھا جائے گا'' کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قیس بن عاصم تیمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میں نے اپنے زمانہ جاہلیت میں اپنی آٹھ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا تھا۔ (اب میں اس کے کفارہ میں کیا کروں؟) حضور ﷺ نے فرمایا: ہر ایک کی طرف سے ایک ایک غلام آزاد کر دے۔ قیس نے عرض کیا: یارسول اللہ میں تو اونٹوں والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو تو ہر ایک کی طرف سے ایک ایک اونٹ نحر (قربان) کر دو۔

مسند البزار، الحاکم فی الکنیٰ، ابن مردویه، السنن للبیهقی

۴۶۹۱ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے: اذا الشمس کورت سورت کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے: علمت نفس مااحضرت تو فرمایا: اس کے لیے مساوی بات ذکر کی گئی ہے۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، اب مردویه، ابوداؤد الطیالسی

فائدہ:......سورۂ شمس میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے احوال میں سے ہولناک امور کا بیان کیا کہ جب سورج لپیٹ لیا جائے گا، تارے بے نور ہو جائیں گے اور پہاڑ جلادیئے جائیں گے.....اس طرح اللہ پاک نے تیرہ آیات میں قیامت کی ہولناکی کا احساس دلا کر چودھویں آیت میں سب سے اہم اور مقصود الذکر شئی کو بیان کیا:

علمت نفس ما احضرت۔ تکویر: ۱۴

(اس وقت) ہر نفس جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔

۴۶۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری: فلا اقسم بالخنس۔ (تکویر: ۱۵) ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں'' کے متعلق منقول ہے فرمایا: یہ پانچ ستارے ہیں: زحل، عطارد، مشتری، بہرام، اور زہرہ۔ ان کے علاوہ کواکب میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو مجرہ کو کاٹ سکے۔ ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

۴۶۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد ربانی: فلا اقسم بالخنس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: یہ ستارے رات کو اپنی جگہ آجاتے ہیں اور دن کو اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں اس لیے نظر نہیں آتے۔

السنن لسعید بن منصور، الفریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

سورۂ انفطار

۴۶۹۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

یاایھا الانسان ماغرک بربک الکریم۔ انفطار: ۶

اے انسان! تجھ کو اپنے پروردگار کرم فرما کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ دیا؟

پھر ارشاد فرمایا: انسان کو اس کی جہالت نے پروردگار کریم سے دھوکہ دیا ہے۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم، العسکری فی المواعظ

۴۶۹۵ (مسند رافع بن خدیج) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: تیرے ہاں کیا پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ہاں کیا پیدا ہو سکتا ہے؟ لڑکا یا لڑکی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کس کے مشابہ ہوگا؟ رافع نے عرض کیا: کس کے مشابہ ہو سکتا ہے؟ اپنی ماں کے یا اپنے باپ کے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلسہ! یہ مت کہو، کیونکہ نطفہ رحم میں استقرار پکڑتا ہے تو اللہ پاک اس بچے اور آدم علیہ السلام کے درمیان اس کی تمام پشتوں میں کو حاضر کرتے ہیں (اور پھر جس صورت میں چاہتے ہیں اس کو پیدا کر دیتے ہیں) کیا تم نے یہ فرمان خداوندی نہیں پڑھا:

فی ای صورۃ ماشاء رکبک۔ انفطار: ۸

جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ابن مردویہ، الکبیر للطبرانی عن موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن جدہ

کلام:......اس روایت میں ایک راوی مطہر بن الہیثم طائی ہے جو متروک راوی ہے جس کی بناء پر روایت میں ضعف ہے۔

میزان الاعتدال ۴/۱۲۹

سورۃ المطففین

۴۶۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان خداوندی: ''نضرۃ النعیم'' (المطففین: ۲۴) (تم کو ان کے چہروں میں نعمت کی تروتازگی معلوم ہوگی) کے متعلق ارشاد فرمایا:

جنت میں ایک چشمہ ہے، جنتی اس سے وضو اور غسل کریں گے تو ان پر نعمتوں کی تروتازگی ظاہر ہو جائے گی۔ ابن المنذر

سورۃ انشقاق

۴۶۹۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی "لترکبن طبقا عن طبق". (انشقاق: ۹) تم درجہ بدرجہ (رتبہ اعلیٰ پر) چڑھو گے" کے متعلق فرمایا: حالا بعد حال (یعنی ہر لحہ رتبہ اعلیٰ کی طرف گامزن رہو گے)۔ عبد بن حمید

۴۶۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی: اذا السماء انشقت ـــ (انشقاق: ۱) جب آسمان پھٹ جائے گا کے متعلق ارشاد فرمایا: یعنی آسمان اپنے مجرۃ (یعنی اپنی جگہ) سے پھٹ جائے گا (اور ادھر ادھر بکھر جائے گا)۔ ابن ابی حاتم

سورۃ البروج

۴۶۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اصحاب الاخدود کے پیغمبر حبشی تھے۔ ابن ابی حاتم

۴۷۰۰ حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اصحاب الاخدود" کے متعلق مروی ہے کہ یہ لوگ حبشی تھے۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۷۰۱ سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے (جو) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (بیٹھے ہوئے تھے) اصحاب الاخدود کا ذکر چھیڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دیکھو تمہارے اندر بھی ان جیسے لوگ ہیں لہٰذا (حق پر قائم رہنے میں) تم لوگ کسی قوم سے عاجز مت ہو جانا۔ عبد بن حمید

۴۷۰۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ مجوسی اہل کتاب ہوا کرتے تھے۔ اپنی کتاب پر عمل کرتے تھے۔ شراب ان کے لیے حلال کی گئی تھی۔ ان کے ایک بادشاہ نے شراب (زیادہ) پی لی۔ شراب نے اس کی عقل خراب کردی اور اس نے اپنی بیٹی یا بہن کے ساتھ جماع کرلیا۔ جب اس کا نشہ کافور ہوا تب بہت نادم و پشیمان ہوا۔ لڑکی کو کہا: افسوس! یہ میں نے تیرے ساتھ کیا کرلیا؟ اس سے نجات کا راستہ کیا ہوگا۔ لڑکی نے کہا: اس سے نجات کا راستہ یہ ہے کہ تو لوگوں کو تقریر کر اور کہہ اے لوگو! اللہ نے بہنوں اور بیٹیوں سے بھی نکاح حلال کردیا ہے۔

پس جب یہ چیز لوگوں میں عام ہو جائے اور اس فعل میں مبتلا ہو جائیں تب دوبارہ تقریر کرکے ان پر یہ چیز واپس حرام قرار دے دینا۔

چنانچہ بادشاہ تقریر کرنے کے لیے ان کے درمیان کھڑا ہوا اور بولا اے لوگو! اللہ نے تمہارے لیے بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح حلال کردیا ہے۔ سب لوگوں نے کہا: اللہ کی پناہ ہو! کہ اس پر ہم ایمان لائے یا اس کا اقرار کریں۔ کیا اللہ کا نبی یہ بات لے کر آیا ہے یا اللہ کی کتاب میں یہ بات لکھی ہے۔

آخر بادشاہ اسی عورت کے پاس واپس گیا اور بولا افسوس! تجھ پر لوگوں نے میری اس بات کو مجھ پر رد کردیا ہے۔ عورت بولی اگر وہ انکار کرتے ہیں تو ان پر کوڑا اٹھاؤ۔ بادشاہ نے یہ حربہ بھی آزمایا لیکن پھر بھی لوگ ماننے سے انکار کرتے رہے۔ بادشاہ دوبارہ عورت کے پاس گیا اور کہا میں نے ان پر کوڑے آزما کر بھی دیکھ لیے لیکن پھر بھی وہ مسلسل انکار کر رہے ہیں۔ عورت نے کہا: ان پر تلوار سونت لو (مان جائیں گے)۔

بادشاہ نے تلوار کے ساتھ ان کو اقرار پر مجبور کیا لیکن وہ نہ مانے۔ عورت نے کہا: ان کے لیے خندقیں کھدواؤ پھر اس میں آگ بھڑکاؤ۔ پھر جو تمہاری بات قبول کرے اسکو چھوڑ دو اور جو نہ مانے اس کو خندق میں جھونک دو۔ لہٰذا بادشاہ نے خندقیں کھدوائیں اور ان میں خوب آگ بھڑکائی گئی۔ پھر اپنی عوام کو ان پر حاضر کیا پھر جس نے انکار کیا اس کو آگ میں ڈال دیا اور جس نے انکار نہ کیا اور بادشاہ کی بات مان لی اس کو چھوڑ دیا۔ انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل کیا ہے:

قتل اصحاب الاخدود تا ولھم عذاب الحریق۔ البروج ۴-۱۰

خندقوں (کے کھودنے) والے ہلاک کر دیئے گئے۔ (یعنی) آگ (کی خندقیں) جس میں ایندھن (جھونک رکھا) تھا۔ جبکہ وہ ان کے (کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جو (سختیاں) اہل ایمان پر کر رہے تھے ان کو سامنے دیکھ رہے تھے۔ ان کو مؤمنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب اور قابل ستائش ہے۔ جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ جن لوگوں نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو تکلیفیں دیں اور توبہ نہ کی ان کو دوزخ کا (اور) عذاب بھی ہوگا اور جلنے کا عذاب بھی ہوگا۔ عبد بن حمید

فائدہ:...... ان اصحاب الاخدود سے کون مراد ہیں؟ مفسرین نے کئی واقعات نقل کیے ہیں۔ لیکن صحیح مسلم، جامع ترمذی، اور مسند احمد وغیرہ میں جو قصہ مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں کوئی کافر بادشاہ تھا۔ اس کے ہاں ایک ساحر (جادوگر) رہتا تھا۔ جب ساحر کی موت کا وقت قریب ہوا۔ اس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ ایک ہوشیار اور ہونہار لڑکا مجھے دیا جائے تو میں اس کو اپنا علم سکھا دوں تاکہ میرے بعد یہ علم مٹ نہ جائے۔ چنانچہ ایک لڑکا تجویز کیا گیا جو روزانہ ساحر کے پاس جا کر اس کا علم سیکھتا تھا۔ راستہ میں ایک عیسائی راہب رہتا تھا جو اس وقت کے اعتبار سے دین حق پر تھا۔ لڑکا اس کے پاس بھی آنے جانے لگا۔ اور خفیہ طور سے راہب کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا، اور اس کے فیض صحبت سے ولایت وکرامت کے درجہ کو پہنچا۔ ایک روز لڑکے نے دیکھا کہ کسی بڑے جانور (شیر وغیرہ) نے راستہ روک رکھا ہے جس کی وجہ سے مخلوق پریشان ہے۔ اس نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر دعا کی کہ اے اللہ! اگر راہب کا دین سچا ہے تو یہ جانور میرے پتھر سے مارا جائے۔ یہ کہہ کر پتھر پھینکا جس سے اس جانور کا کام تمام ہوگیا۔ لوگوں میں شور ہوا کہ اس لڑکے کو عجیب علم آتا ہے کسی اندھے نے سن کر درخواست کی کہ میری آنکھیں اچھی کر دو۔ لڑکے نے کہا کہ اچھی کرنے والا میں نہیں۔ وہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ اگر تو اس پر ایمان لائے تو میں دعا کروں۔ امید ہے وہ تجھ کو بینا کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ شدہ شدہ یہ خبریں بادشاہ کو پہنچیں۔ اس نے برہم ہو کر لڑکے کو مع راہب اور اندھے کے طلب کر لیا اور کچھ بحث وگفتگو کے بعد راہب اور اندھے کو قتل کر دیا اور لڑکے کی نسبت حکم دیا کہ اونچے پہاڑ پر سے گرا کر ہلاک کر دیا جائے۔ مگر خدا کی قدرت جو لوگ اس کو لے گئے تھے وہ سب پہاڑ سے گر کر ہلاک ہوگئے اور لڑکا صحیح وسالم چلا آیا۔ پھر بادشاہ نے دریا میں غرق کرنے کا حکم دیا۔ وہاں بھی یہی صورت پیش آئی کہ لڑکا صاف بچ کر نکل آیا اور جو لے گئے تھے وہ سب دریا میں ڈوب گئے۔ آخر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ میں خود اپنے مرنے کی ترکیب بتلاتا ہوں۔ آپ سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کریں۔ ان کے سامنے مجھ کو سولی پر لٹکائیں اور یہ لفظ کہہ کر میرے تیر ماریں "بسم اللّٰہ رب الغلام" (اس اللہ کے نام پر جو رب ہے اس لڑکے کا) چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ اور لڑکا اپنے رب کے نام پر قربان ہوگیا۔ یہ عجیب واقعہ دیکھ کر یکلخت لوگوں کی زبان سے ایک نعرہ بلند ہوا کہ "آمنا برب الغلام" (ہم سب لڑکے کے رب پر ایمان لائے) لوگوں نے بادشاہ سے کہا لیجیے۔ جس چیز کی روک تھام کر رہے تھے۔ وہی پیش آئی پہلے تو کوئی اکا دکا مسلمان ہوتا تھا اب خلق کثیر نے اسلام قبول کر لیا۔ بادشاہ نے غصہ میں آ کر بڑی بڑی خندقیں کھدوائیں اور ان کو خوب آگ سے بھروا کر اعلان کیا کہ جو شخص اسلام سے نہ پھریگا اس کو ان خندقوں میں جھونک دیا جائے گا۔ آخر لوگ آگ میں ڈالے جا رہے تھے۔ لیکن اسلام سے نہیں ہٹتے تھے۔ ایک مسلمان عورت لائی گئی جس کے پاس دودھ پیتا بچہ تھا۔ شاید بچہ کی وجہ سے آگ میں گرنے سے گھبرائی۔ مگی بچہ نے خدا کے حکم سے آواز دی "اماہ اصبری فانک علی الحق" (اماجان صبر کر کہ تو حق پر ہے)۔ (حوالہ تفسیر عثمانی) واللہ اعلم بالصواب۔

سورۃ الغاشیہ

۴۷۰۴۳ (مسند عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) ابو عمران الجونی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک راہب کے پاس سے گذرنے لگے تو اسی کے پاس ٹھہر گئے۔ راہب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھی نے آواز دی اے راہب یہ امیر المؤمنین ہیں۔ چنانچہ وہ متوجہ ہوا۔ دیکھا تو اس راہب کا محنت ومشقت اور ترک دنیا کی وجہ سے عجیب حال تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو دیکھ کر رو پڑے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو

کہا گیا: یہ نصرانی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں لیکن مجھے اس پر خدا کے فرمان کی وجہ سے رحم آ گیا، خدا کا فرمان ہے:

عاملة ناصبة تصلی ناراً حامیة۔ الغاشیہ: ۳-۴

سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے دہکتی آگ میں داخل ہوں گے۔

لہٰذا مجھے اس کی عبادت میں محنت وریاضت پر رحم آ گیا کہ اس قدر محنت کرنے کے باوجود یہ جہنم میں داخل ہوگا۔

شعب الایمان للبیہقی، ابن المنذر، مستدرک الحاکم

سورۃ الفجر

۴۷۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس آیت کی تفسیر کیا ہے؟

کلا اذا دکت الارض دکا دکا وجاء ربک والملک صفا صفا وجیء یومئذ بجھنم۔ الفجر: ۲۱-۲۳

تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کردی جائے گی اور تمہارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر آموجود ہوں گے اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی۔

پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کھینچ کر لائیں گے۔ پھر بھی وہ ادھر ادھر آپے سے نکل رہی ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ روکا رکھا ہو تو وہ آسمانوں اور زمین ہر چیز کو جلا دے۔ رواہ ابن مردویہ

سورۃ البلد

۴۷۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا گیا کہ لوگ کہتے ہیں النجدین سے مراد الثدیین ہے۔ فرمایا خیر وشر ہے۔ الفریابی، عبد بن حمید

فائدہ:..... فرمان خداوندی "وھدینہ النجدین" (البلد: ۱۰) اور اس (انسان) کو دونوں رستے بھی دکھا دیئے ہیں کہ جب انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اس کو ماں کی چھاتی میں رزق کے دونوں راستے دکھا دیئے جاتے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قول کو ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد خیر وشر کے دو راستے ہیں۔

سورۃ اللیل

۴۷۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ہمارے چہروں کی طرف نظر ڈالی اور پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ معلوم ہے جنت میں اور دوزخ میں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ سورت تلاوت فرمائی:

واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی وما خلق الذکر والانثیٰ ان سعیکم لشتی ...... سے ...... الیسری تک۔

سورۃ اللیل: ۱-۷

رات کی قسم! جب (دن کو) چھپالے۔ اور دن کی قسم جب چمک اٹھے۔ اور اس (ذات) کی قسم جس نے نر مادہ پیدا کیے کہ تم لوگوں کی کوشش طرح طرح (مختلف) ہے۔ تو جس نے (خدا کے رستے میں مال) دیا اور پرہیزگاری کی اور نیک بات کو سچ جانا اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔

پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ راستہ تو جنت کا ہے۔ پھر آپ نے آگے تلاوت فرمائی:

واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری۔ اللیل ۸-۱۰

اور جس نے بخل کیا اور وہ بے پرواہ بنا رہا اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا اسے سختی میں پہنچائیں گے۔
پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ راستہ جہنم کا ہے۔رواہ ابن مردویہ

سورۂ اقرأ (علق)

۴۷۰۷... (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) ابی رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے سورۂ اقرأ باسم ربک الذی خلق ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پڑھی ہے اور یہ سب سے پہلی سورت ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۴۷۰۸... (مرسل مجاہد رحمۃ اللہ علیہ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلی سورت جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی وہ ''اقرأ باسم ربک الذی خلق'' ہے۔مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہ

سورۃ الزلزال

۴۷۰۹... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابواسماء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوپہر کو کھانا تناول فرما رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ الزلزال:۷-۸

سو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

(یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے ہاتھ روک لیے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جو برائی بھی ہم نے کی ہوگی ہم اس کو ضرور دیکھیں گے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم (اپنی زندگی میں) ناپسندیدہ باتیں دیکھتے ہو وہ (انہی برے اعمال کی) جزاء ہوتی ہیں۔ جبکہ نیکی کو صاحب نیکی کے لیے آخرت میں ذخیرہ کرلیا جاتا ہے۔ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، عبد بن حمید، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اطراف میں اس کو مسند ابی بکر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔

۴۷۱۰... ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئیں:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ الزلزال:۷-۸

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے ہاتھ روک کر پوچھا: یا رسول اللہ! کیا جو بھی نیکی یا برائی ہم سے سرزد ہوگی ہم کو اسے دیکھنا پڑے گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابوبکر! تم کو جو ناپسندیدہ امور پیش آتے ہیں وہ برائی کے بدلے ہیں اور خیر کے بدلے تمہارے لیے ذخیرہ کرلیے جاتے ہیں تم قیامت کے دن ان کو پالو گے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ہے:

وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر۔ الشوریٰ:۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کردیتا ہے۔رواہ ابن مردویہ

سورۃ العادیات

۴۷۱۱... حضرت علی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان والعادیات ضبحاً کے متعلق مروی ہے کہ حج میں (حاجیوں کو لے) جانے والے اونٹ مراد

ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد گھوڑے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بدر میں ہمارے پاس گھوڑے تھے۔عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

والعادیات ضبحاً۔ فالموریات قدحاً فالمغیرات صبحا۔ فأثرن به نقعا فوسطن به جمعاً۔ ان الانسان لربه لکنود۔ العادیات ۱-۶

ان سرپٹ دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں، پھر پتھروں پر (نعل) مار کر آگ نکالتے ہیں۔ پھر صبح کو چھاپا مارتے ہیں۔پھر اس میں گردن اٹھاتے ہیں۔پھر اس وقت (دشمن کی) فوج میں جا گھستے ہیں۔کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشناس (اور ناشکرا) ہے۔

عام تراجم میں العادیات ضبحاً کا معنی گھوڑوں ہی سے کیا گیا اور مابعد کا مضمون بھی انہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔یہ گھوڑوں کی قسم بھی ہوسکتی ہے۔جن کے متعلق آیا ہے کہ قیامت تک کے لیے ان کی پیشانی میں خیر رکھ دی گئی ہے اور مجاہدین کی قسم بھی ہوسکتی ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں اور جن کی تعریف وتوصیف کلام اللہ میں جابجا کی گئی ہے۔

۴۷۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: الضبح (کا معنی) گھوڑے کے لیے (ہوتو) ہنہنانا ہے اور اونٹ کے لیے (ہوتو) سانس لینا ہے۔ترمذی، ابن جریر

۴۷۱۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں پتھروں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے العادیات ضبحا کے متعلق سوال کیا۔میں نے کہا: گھوڑے جب اللہ کی راہ میں غارت گری کرتے ہیں پھر رات کو اپنے ٹھکانے پر واپس آتے ہیں اور مجاہدین ان کو چارہ ڈالتے ہیں اور آگ جلاتے ہیں۔(ان آیات کا یہی مطلب ہے۔) پھر وہ مجھ سے جدا ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا آپ رضی اللہ عنہ زمزم کے پاس تشریف فرما تھے۔اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے بھی والعادیات ضبحاً کے بارے میں سوال کیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی سے پوچھا کیا تم نے مجھ سے قبل کسی سے اس کے بارے میں سوال کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: جی ہاں۔میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو خدا کی راہ میں غارت گیری کرتے ہیں۔اور اب جاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب میں جا کر آپ کے سر پر کھڑا ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اسلام میں سب سے پہلا معرکہ بدر کا تھا اور اس معرکہ میں ہمارے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ایک گھوڑا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا تھا اور ایک حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کا تھا۔پس وہاں (صرف دو گھوڑوں کے لیے) والعادیات ضبحا کیسے ہوسکتا ہے؟ (کیونکہ والعادیات جمع ہے جس میں دو سے زائد مراد ہیں لہٰذا العادیات ضبحا سے مراد عرفہ سے مزدلفہ جانے والی سواریاں مراد ہیں جہاں وہ آگ جلاتے ہیں (فالموریات قدحا اور طعام وشراب کا شغل کرتے ہیں) پھر اگلے دن المغیرات صبحاً مزدلفہ سے منیٰ جانا مراد ہے۔یہی جمع ہے اور فاثرن به نقعاً سے مراد سواریوں کا اپنے کھروں اور پیروں سے زمین روندنا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے اپنے قول سے رجوع کرلیا اور حضرت علی کے ارشاد مبارک کا قائل ہوگیا۔

رواہ ابن مردویہ

سورۃ الھاکم التکاثر

۴۷۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سورۃ الھاکم التکاثر عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

رواہ ابن جریر

۴۷۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمان خداوندی "ثم لتسئلن یومئذعن النعیم" (تکاثر) پھر تم سے ضرور سوال کیا جائے گا اس دن نعمتوں کے بارے میں" کے متعلق منقول ہے، ارشاد فرمایا:
جس نے گندم کی روٹی کھائی، فرات (یا کسی بھی) نہر کا ٹھنڈا پانی پیا اور اس کے پاس رہائش کے لیے گھر بھی ہے پس یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

۴۷۱۶ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اس (فرمان: لو کان لابن آدم وادمن ذھب، یعنی آدم کے لیے اگر ایک وادی سونے کی ہوتو وہ خواہش کرے گا کہ اس کے لیے ایک وادی سونے کی ہوجائے) کو قرآن کی آیت شمار کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ پاک نے سورۂ الھاکم التکاثر نازل فرمادی۔ بخاری

۴۷۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم لوگوں کو عذاب قبر کے بارے میں شک ہوتا تھا حتیٰ کہ سورۂ الھاکم التکاثر نازل ہوئی۔ (جس سے عذاب قبر کے متعلق ہمارے قلوب میں یقین پیدا ہوگیا)۔
السنن للبیھقی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ، شعب الایمان للبیھقی

سورۃ الفیل

۴۷۱۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ابرہہ کے لشکریوں پر) ابابیل پرندے چیل کی شکل میں آئے تھے اور یہ آج تک زندہ ہیں ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں۔ رواہ الدیلمی
کلام: روایت ضعیف ہے دیکھئے: التنزیہ ۱/۲۲۷۔ ذیل اللآلی ۱۴۔

سورۃ قریش

۴۷۱۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں بیت اللہ کے پاس لوگوں کو نماز پڑھائی اور سورۂ قریش کی تلاوت کی اور فلیعبدوا رب ھذاالبیت (پس وہ اس گھر کے پروردگار کی عبادت کریں) پڑھتے ہوئے نماز ہی میں کعبۃ اللہ کی طرف اشارہ کرتے رہے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر

سورۂ ارأیت (ماعون)

۴۷۲۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:
الذین ھم یراء ون ویمنعون الماعون۔
(وہ ریا کاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزیں عاریت نہیں دیتے) کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں یعنی وہ اپنی نماز لوگوں کو دکھاوے کے واسطے پڑھتے ہیں اور فرض زکوٰۃ بھی ادا نہیں کرتے۔ الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

سورۃ الکوثر

۴۷۲۱ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب یہ سورت نازل ہوئی:
انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھوالابتر۔ الکوثر

(اے محمد!) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولا در ہے گا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون سی قربانی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ قربانی نہیں ہے بلکہ آپ کو (اس کے ضمن میں) یہ حکم ہے کہ جب آپ نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہیں تو ہر مرتبہ جب بھی آپ تکبیر کہیں، نئی رکعت شروع کریں اور رکوع سے سر اٹھائیں۔ کیونکہ ہاتھوں کو بلند کرنا آپ کی نماز کا حصہ بھی ہے اور ہم تمام فرشتوں کی نماز کا حصہ ہے جو آسمانوں میں رہتے ہیں۔ کیونکہ ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا ہے۔

نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں ہاتھوں کا اٹھانا استکانہ (عاجزی اور خشوع خضوع) سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: استکانہ کیا شئی ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

فما استکانوا لربھم و مایتضرعون۔

پس انہوں نے اپنے رب کے آگے (خضوع) عاجزی کی اور نہ آہ وزاری کی۔

الاستکانۃ خضوع ہے۔ ابن ابی حاتم، الضعفاء لابن حبان، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

کلام:... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند نہایت ضعیف ہے۔

جبکہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ کنز العمال ج ۲ ص ۵۵۷

۴۷۲۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ

فصل لربک وانحر کے متعلق منقول ہے فرمایا (اس کا مطلب) نماز میں سیدھے ہاتھ کو بائیں بازو کے درمیان رکھ کر دونوں کو سینے پر رکھنا ہے۔ بخاری فی تاریخہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدار قطنی فی الافراد، ابوالقاسم، ابن مندہ فی الخشوع، ابوالشیخ، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

سورۃ النصر

۴۷۲۳ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابن النجار اپنی تاریخ میں سند ذکر کرتے ہیں: ذاکر کامل النعال، وشریف ابوالقاسم علی بن ابراہیم علوی وحمد بن ہبۃ اللہ بن احمد اکفانی، عبدالعزیز احمد کنانی، ابوالحسین احمد بن علی بن محمد دولابی بغدادی خلال، قاضی ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبدالغفار بن احمد بن ذکوان، ابویعقوب اسحاق بن عمار بن حبیش بن محمد بن حبیش، ابوبکر بن محمد ابراہیم بن مہدی، عبداللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی، صالح بن مسلم ابوہاشم واسطی، عبداللہ بن عبید، محمد بن یوسف انصاری، سہل بن سعد کی سند سے مروی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ سورت نازل ہوئی اذاجاء نصر اللہ و الفتح تو گویا آپ کو آخرت کی طرف کوچ کرنے کی خبر سنادی گئی۔ رواہ ابن النجار

فائدہ:... یہ ایک بڑی حدیث کا آخری فقرہ ہے جو اوپر درج ہوا، اس سورت میں آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی تھی کہ آپ کا آخری وقت آن پہنچا ہے لہٰذا آپ تسبیح واستغفار میں مشغول ہو جائیں۔ دیکھئے بخاری ۶/۲۲۰ بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۵۵۸۔

۴۷۲۴ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے بدر کے اکابر صحابہ کے ساتھ شامل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ اس نوجوان کو ہمارے ساتھ داخل کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ اس کے جتنے تو ہمارے بیٹے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو تم (اچھی طرح) جانتے ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اور ان کو بلایا اور میرا خیال تھا کہ آپ نے ہم کو صرف اس لیے بلایا ہے تاکہ میری اہمیت ان پر جتلائیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے: اذاجاء نصر اللہ و الفتح۔ پوری سورت تلاوت فرمائی

پھر پوچھا: اس کی تفسیر کے بارے میں تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ بعض نے کہا: (اس سورت میں) اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کی حمد کریں اور اس سے مغفرت مانگیں اس لیے کہ اس نے ہماری نصرت فرمائی ہے اور ہمیں فتح سے ہمکنار کیا ہے۔ بعض نے کہا: ہمیں کچھ نہیں معلوم اور بعض نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابن عباس! کیا تمہارا بھی خیال یہی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ رسول اللہ ﷺ کے آخری وقت کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ نے آپ کو بتادیا۔ یعنی جب کہ اللہ کی مدد آپ کو آچکی اور مکہ کی فتح بھی نصیب ہوگئی اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ فوج درفوج اسلام میں داخل ہو رہے ہیں (تو لہٰذا آپ کی بعثت کا مقصد پورا ہوگیا) اسی لیے یہ آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ پس آپ اپنے رب کی حمد بیان کریں اور اس سے استغفار کرتے رہیں بے شک وہ توبہ کرنے والا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: مجھے بھی اس کی یہی تفسیر معلوم ہے جو تم کو معلوم ہے۔

السنن لسعيد بن منصور، ابن سعد مسند ابی يعلی، ابن جرير، ابن المنذر، الكبير للطبرانی، ابن مردويه، ابونعيم والبيهقی معاً فی الدلائل

۴۷۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی پر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح نازل فرمائی تو درحقیقت آپ کی وفات کی خبر سنادی۔ فتح مکہ ہجرت کے آٹھویں سال ہوچکی تھی۔ جب آپ ﷺ ہجرت کے نویں سال میں داخل ہوئے تو قبائل بھی دوڑے دوڑے آپ کے ہاتھوں اسلام میں داخل ہونے لگے تھے۔ تب آپ کو احساس ہوگیا کہ وقت اجل کسی بھی لمحے دن یا رات کو آسکتا ہے۔ لہٰذا آپ نے جانے کی تیاری شروع فرمادی، سنتوں میں گنجائش پیدا کی، فرائض کو درست کیا، رخصت کے احکام واضح کیے۔ بہت سی احادیث کو منسوخ قرار دیا۔ تبوک کا غزوہ کیا اور اس کے (بہت سے احکام) الوداع کہنے والے کی طرح انجام دیئے۔ الخطيب فی التاريخ، ابن عساكر

۴۷۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پر یہ سورت نازل ہوئی:

اذاجاء نصر اللّٰه والفتح۔

تو حضور ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج کر ان کو بلایا۔ اور (ان کے آنے پر) ارشاد فرمایا: اے علی!

انه قد جاء نصر اللّٰه والفتح ورأيت الناس يدخلون فی دين اللّٰه افواجًا فسبحت ربی بحمده واستغفرت ربی انه كان توابًا۔

بے شک اللہ کی مدد آچکی ہے اور (مکہ کی) فتح ہوچکی اور میں نے لوگوں کو اسلام میں فوج درفوج داخل ہوتا دیکھ لیا، پس میں اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرتا ہوں اور اپنے رب سے توبہ واستغفار کرتا ہوں بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد فتنے میں پڑے ہوئے لوگوں سے بھی اللہ نے جہاد فرض کردیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم ان کے ساتھ کیسے قتال کریں جبکہ وہ کہیں گے ہم ایمان والے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ان کے دین میں (فتنہ و) بدعت پیدا کرنے کی وجہ سے تم ان سے قتال کرنا اور اللہ کے دین میں بدعت پیدا کرنے والے ہلاک ہی ہوں گے۔ رواه ابن مردويه

کلام: روایت کی سند ضعیف ہے۔ کنز ج ۲ ص ۵۶۰

۴۷۲۷ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا: تم جانتے ہو سب سے آخر میں پوری کون سی سورت نازل ہوئی؟ میں نے کہا: جی وہ ہے: اذا جاء نصر اللّٰه والفتح۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ رواه ابن ابی شيبه

۴۷۲۸ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے (سورۂ نصر) اذا جاء نصر اللّٰه والفتح۔ نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اکثر وبیشتر یہ کلمات پڑھتے رہتے:

سبحانک اللهم وبحمدک اللهم اغفرلی انت التواب الرحيم۔

اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد (وثناء) کرتا ہوں۔ اے اللہ میری مغفرت فرما بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا

مہربان ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۷۲۹۔ (ابوسعید الخدری) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ سورت نازل ہوئی: اذا جاء نصر اللہ والفتح۔ تو رسول اکرم ﷺ نے یہ پوری سورت تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا: میں اور میرے اصحاب بہترین لوگ ہیں اور (اب مسلمان) لوگ خیر میں ہیں اور فتح کے بعد ہجرت نہیں رہی۔ ابوداؤد الطیالسی، ابونعیم فی المعرفۃ

۴۷۳۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ سورت نازل ہوئی: اذا جاء نصر اللہ والفتح تو رسول اللہ ﷺ نے پوری سورت تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا: (سب مسلمان) لوگ خیر (کا سرچشمہ) ہیں۔ اور میں اور میرے اصحاب (ان سے زیادہ) خیر (کا باعث) ہیں۔ نیز فرمایا: فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں۔ لیکن جہاد اور اچھی نیت ہے۔

مروان بن حکم خلیفہ جس کے سامنے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی وہ بولا تم جھوٹ کہتے ہو۔ حضرت زید بن ثابت اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما جو تشریف فرما تھے بولے: اس نے سچ کہا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد

۴۷۳۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے قبل اکثر و بیشتر یہ دعا پڑھتے تھے: سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے کلمات ہیں جو آپ کہنا شروع ہوئے ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جعلت لی علامۃ لامتی اذا رأیتھا قلتھا: اذا جاء نصر اللہ والفتح۔

میرے لیے ان کلمات کی علامت مقرر کی گئی ہے کہ میں جب بھی اس سورت کو دیکھوں تو یہ کلمات پڑھوں۔ واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

رواہ ابن ابی شیبہ

سورۂ تبت (لہب)

۴۷۳۲۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ کعبہ کے سائے میں میرے سامنے تشریف فرما تھے۔ ابولہب کی بیوی جمیل بنت حرب بن امیہ آئی اس کے پاس دو پتھر بھی تھے۔

ابولہب کی بیوی ام جمیل کی ایذ ارسانی

ام جمیل نے مجھ سے پوچھا: کہاں ہے وہ شخص جس نے میری اور میرے شوہر کی برائی کی ہے؟ اللہ کی قسم! اگر میں اس کو دیکھ لوں تو ان دونوں پتھروں کے ساتھ اس کے بھیجے پیس ڈالوں گی۔ (وہ حضور ﷺ کا پوچھ رہی تھی) اور اس سے پہلے سورۂ لہب تبت یدا ابی لھب نازل ہوئی تھی (جس میں ابولہب اور اس کی بیوی پر لعنت کی گئی تھی) آخر کار میں نے اس کو کہا اے ام جمیل؟ اللہ کی قسم! اس نے تیری برائی کی ہے اور نہ تیرے شوہر کی۔ ام جمیل بولی: اللہ کی قسم! تو جھوٹا نہیں ہے۔ ویسے لوگ یہ کہہ رہے تھے۔ پھر وہ پیٹھ پھیر کر چلی گئی۔ میں نے (اس کے جانے کے بعد) عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے آپ کو دیکھا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اور اس کے درمیان جبرئیل علیہ السلام حائل ہو گئے تھے۔

رواہ ابن مردویہ

۴۷۳۳۔ (الکلبی عن ابی صالح) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب اللہ پاک نے یہ حکم نازل فرمایا:

وانذر عشیرتک الاقربین۔

اور اپنے رشتہ دار قبیلے (والوں) کو ڈرائیے۔ تو حضور ﷺ نکلے اور مروہ پہاڑی پر چڑھ کر آواز بلند کی: اے آل فہر! لہٰذا قریش کے لوگ نکل

آئے۔ ابولہب بن عبدالمطلب (آپ ﷺ کے چچا) نے کہا: یہ فہر آ گئی ہے بولو! پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل غالب! لہٰذا بنی محارب بن فہر اور بنی حارث بن فہر کے لوگ لوٹ گئے۔ پھر آپ نے آواز دی: اے آل لوی بن غالب: لہٰذا بنی تیم ادرم بن غالب کے لوگ لوٹ گئے۔
پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل کعب بن لوی! لہٰذا بنی عامر بن لوی کے لوگ گئے: پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل مرہ بن کعب! لہٰذا بنی عدی بن کعب، بنی سہم بن عمرو بن ھصیص بن کعب بن لوی اور ان کے بھائی بند بنی جمح بن عمرو ن حصیص بن کعب بن لوی کے لوگ لوٹ کر چلے گئے۔ پھر آپ نے آواز دی: اے آل کلاب بن مرہ! لہٰذا بنی مخزوم بن یقظہ بن مرہ اور بنی تیم بن مرہ کے لوگ چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل عبدالمناف! لہٰذا بنی عبدالدار بن قصی، بنی اسد بن عبدالعزی بنی قصی اور بنی عبد بن قصی کے لوگ چلے گے (اس طرح پوری قریش قوم میں سے تمام برادریوں والے چھٹ چھٹ کر چلے گئے اور آپ ﷺ کے بالکل قریبی رشتہ دار بنی عبدالمناف رہ گئے) لہٰذا ابولہب آپ کے چچا بولے: یہ صرف عبدالمناف کے لوگ باقی رہ گئے ہیں کہیے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو (خدا سے) ڈراؤں۔ اور تم ہی قریش میں سے میرے قریب ترین رشتہ دار ہو۔ میں تمہارے لیے دنیا کے کسی نفع کا مالک ہوں اور نہ آخرت میں تم کو کچھ حصہ دلا سکتا الا۔ یہ کہ تم لا الہ الا اللہ کہہ لو تو میں تمہارے پروردگار کے پاس تمہارے اس کلمہ توحید کی گواہی دوں گا اور عرب تابع ہو جائیں گے اور عجم تمہارے سامنے جھک جائیں گے۔
یہ سن کر ابولہب بولا: کیا تو نے اسی بات کے لیے ہم کو بلایا تھا۔ تب اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی:
تبت یدا ابی لھب۔ ابی لہب کے ہاتھ ہلاک ہو جائیں۔ الخ۔ ابن سعد

سورۃ الاخلاص

۴۷۳۴ (ابی بن کعب) مشرکین نے حضور نبی کریم ﷺ کو کہا آپ ہمیں اپنے رب کا نسب بیان کریں (کہ وہ کسی کی اولاد ہے اور آگے اس کی اولاد کون ہے؟) تو اللہ پاک نے قل ھو اللہ احد سورۂ اخلاص نازل فرمائی۔ مسند احمد، التاریخ للبخاری، ابن جریر، ابن خزیمہ، البغوی، ابن المنذر، الدارقطنی فی الافراد، ابو الشیخ فی العظمۃ، مستدرک الحاکم، البیھقی فی الاسماء والصفات

سورۃ الفلق

۴۷۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: الفلق جہنم کے گڑھے میں ایک کنواں ہے۔ جو ڈھکا ہوا ہے، جب اس کا منہ کھولا جائے گا تو اس سے ایسی آگ نکلے گی تو جہنم بھی اس کی شدت سے چیخ پڑے گی۔ ابن ابی حاتم

المعوذتین

۴۷۳۶ (ابی بن کعب) حضرت زر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود معوذتین کے بارے میں کچھ فرماتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود قرآن پاک سے ان کو مٹا دیتے ہیں۔ لہٰذا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہم نے ان دونوں سورتوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کہا گیا تھا کہو (یعنی ان سورتوں کو پڑھو) سو میں نے ان کو کہا۔ (حضرت ابی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں پس میں بھی یوں ہی کہتا ہوں جیسا کہ آپ (ﷺ) نے کہا۔
دوسری روایت کے الفاظ ہیں پس ہم بھی کہتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔
ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، الحمیدی، بخاری، مسلم، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد

فائدہ:...... یعنی نبی کریم ﷺ کو حکم ملا تھا کہ ان سورتوں کو پڑھو سو آپ نے ان کو پڑھا اور نماز میں بھی پڑھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں پس جیسے آپ ﷺ نے ان دونوں سورتوں سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو نماز میں اور نماز سے باہر پڑھا ہم بھی پڑھتے ہیں۔

۴۷۳۷ حضرت زر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے (بھی) رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کہا گیا تھا کہ کہو (یعنی ان سورتوں کو پڑھو) سو میں نے ان کو کہا۔ پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس ہم بھی ان کو کہتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن حبان

تفسیر کے بیان میں

۴۷۳۸ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: حمد کو تو ہم جان گئے جیسے مخلوق ایک دوسرے کی تعریف کرتی ہے (اسی طرح ہم کو اللہ کی تعریف کا حکم ہے) اسی طرح لا الـٰـه الا الـلّٰـه کو بھی ہم جان گئے کہ اللہ کے سوا جن دوسرے معبودوں کی پرستش کی گئی (اس کلمہ میں ان کی عبادت سے ممانعت ہے) اور اللہ اکبر تو نمازی کہتا ہی ہے۔ لیکن یہ سبحان اللہ کیا چیز ہے؟ حاضرین میں سے کسی نے کہا: اللہ اعلم اللہ زیادہ جانتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر بد بخت ہوا گر وہ جانتا نہ ہو کہ اللہ زیادہ جانتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یا امیر المؤمنین! یہ ایسا اسم ہے کہ کسی مخلوق کو جائز نہیں کہ اپنے لیے یا خدا کے سوا کسی کے لیے اس کو منسوب کرے۔ یہ اسم مخلوق کے لیے جائے پناہ ہے۔ اللہ پاک چاہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ اسم بولا جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہ ہے اس کی حقیقت۔ ابن ماجه فی تفسیره، ابن ابی حاتم، ابن مردویه

فائدہ:...... یوں کہنا جائز نہیں سبحان زید سبحان عمر۔ وغیرہ وغیرہ۔

۴۷۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: یہود کو یہود اس لیے کہا گیا کیونکہ انہوں نے کہا تھا: انا ھدنا الیک۔ ہم تیری راہ پر چلتے ہیں (اے اللہ!) پس ہدنا سے ان کا نام یہودی پڑ گیا۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم

جامع تفسیر

۴۷۴۰ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابو طفیل عامر بن واثلہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ فرمایا: مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں سوال کرو۔ اللہ کی قسم کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق مجھے علم نہ ہو کہ وہ دن میں نازل ہوئی ہے یا رات میں؟ نرم زمین پر نازل ہوئی ہے یا سخت پہاڑ پر۔

لہٰذا ابن الکواء کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین الذاریات ذرواً فرمایا تفقہاً سوال کرو تعنتاً نہیں۔ (یعنی جن آیات کا تعلق مسائل واحکام سے ہو ان کا سوال کرو نہ کہ جو آیات متشابہات ہیں اور ان کی صحیح حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے اپنی سرکشی اور غیر مفید علم بڑھوتری کے لیے ان کا سوال نہ کرو) پھر فرمایا: یہ ہوائیں ہیں (اس کے بعد اگلی آیات کا معنی بھی خود ہی بیان فرما دیا) فالحاملات وقراً سے مراد بادل ہیں الجاریات یسراً سے مراد کشتیاں ہیں۔ فالمقسمات امراً سے مراد ملائکہ ہیں۔ پھر ابن الکواء نے (ایسا ہی ایک سوال اور) پوچھا: چاند میں جو سیاہی ہے وہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے (پہلے تنبیہاً) فرمایا: اندھا اندھے پن کے بارے میں سوال کر رہا ہے۔ (جس کی اس کو ضرورت نہیں پھر فرمایا:) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وجعلنا اللیل والنھار ایتین فمحونا ایة اللیل وجعلنا ایة النھار مبصرة۔ الاسراء: ۱۲

اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے۔ رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے رات کی نشانی جو مٹائی ہے وہی چاند کی سیاہی ہے۔

پھر ابن الکواء نے پوچھا: ذوالقرنین نبی تھے یا بادشاہ؟۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دونوں میں سے کچھ نہ تھے۔ اللہ کے ایک بندے تھے اللہ سے محبت کی تو اللہ نے بھی ان کو اپنا محبوب بنالیا۔ اللہ کے لیے اخلاص کو اپنایا تو اللہ نے ان کو اپنا مخلص اور سچا بندہ بنالیا۔ پھر اللہ نے ان کو انکی قوم کی طرف بھیجا تا کہ وہ ان کو سیدھا راستہ دکھائیں۔ انہوں نے آپ کے سر کے دائیں طرف کسی چیز کے ساتھ وار کیا۔ پھر وہ جتنا عرصہ اللہ نے چاہا یوں ہی رہے۔ پھر اللہ نے ان کو اپنی قوم کی طرف (دوبارہ) بھیجا۔ انہوں نے (دوبارہ) آپ کے سر کے بائیں طرف کسی چیز کا وار کر کے ضرب ماری۔ (جس کی وجہ سے ان کو ذوالقرنین کہا گیا) اور ان کے دوسینگ نہ تھے بیل کی طرح۔

ابن الکواء نے دریافت کیا: یہ قوس قزح کیا ہے؟ (جو برسات کے دنوں میں آسمان پر رنگ برنگ نکلتی ہے) فرمایا: یہ نوح علیہ السلام اور ان کے پروردگار کے درمیان ایک علامت مقرر ہوئی تھی جو غرق ہونے سے امان کی علامت ہے۔

ابن الکواء نے پوچھا: بیت معمور کیا ہے؟ فرمایا: یہ ساتویں آسمان کے اوپر اور عرش کے نیچے اللہ کا گھر ہے۔ جس کو صراح کہا جاتا ہے (یعنی خالص اللہ کا گھر) ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر قیامت تک انکی باری کبھی نہیں آتی۔

ابن الکواء نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا؟ فرمایا: وہ قریش کے فاجر لوگ ہیں جن کا بدر کے دن قلع قمع ہوگیا تھا۔

ابن الکواء نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جن کی سعی دنیا کی زندگانی میں ناکام ہوگئی اور وہ گمان کرتے رہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (فرقہ) حروریہ کے لوگ انہیں میں سے ہیں۔ ابن الانباری فی المصاحف، ابن عبدالبر فی العلم

فائدہ:...... فرمان الٰہی ہے:

الذین بدلوا نعمة اللّٰه کفرًا واحلوقومهم دار البوار۔

جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اتار دیا۔

نیز فرمان الٰہی ہے:

الذین ضل سعیهم فی الحیاة الدنیا وهم یحسبون انهم یحسنون صنعاً۔

وہ لوگ جن کی سعی دنیاوی زندگانی میں بے کار ہوگئی اور وہ گمان کرتے رہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں۔

پہلی آیت سے مراد کفار قریش ہیں جن کے جگر پارے جنگ بدر میں مارے گئے تھے، اور دوسری آیت میں فرقہ حروریہ اور تمام گمراہ فرقے شامل ہیں۔ حروراء کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام تھا جہاں اس فرقے کے سرغنہ لوگوں نے پہلی مجلس کی۔ اسی کی طرف پھر ان کے پیروکاروں کو منسوب کیا گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جنگ لڑی تھی۔

باب...... تفسیر کے ملحقات کے بیان میں

منسوخ القرآن آیات

۴۷۴۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا بات ہے ہم نازل ہونے والے قرآن میں یہ آیت نہیں پاتے: جاهدوا کما جاهدتم اول مرة۔ جہاد کرو جیسے تم نے پہلی بار جہاد کیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ساقط ہوگئی ساقط ہونے والے حصوں کے ساتھ۔ (ابو عبید) ملاحظہ فرمائیں اسی جلد میں روایت نمبر ۴۵۵۱۔

۴۷۴۲ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تم کو

قرآن پڑھ کر سناؤں۔ پھر آپ ﷺ نے "لم یکن" (یعنی سورۂ تنبیہ) تلاوت فرمائی اور یہ آیات تلاوت فرمائیں:

ان ذات الدین عنداللہ الحنیفیة لا المشرکۃ ولا الیھودیة ولا النصرانیة ومن یعمل خیراً فلن یکفرہ۔

اللہ کے ہاں (خالص) دین (ملت) حنیفیہ ہے۔ نہ شرک پرستی اور نہ یہودیت اور نہ ہی نصرانیت۔ اور جو نیک عمل کرتا ہے اللہ پاک اس کے نیک عمل کی ناقدری نہ فرمائے گا۔

اور آپ ﷺ نے ابی رضی اللہ عنہ کو یہ آیت بھی پڑھ کر سنائی:

لو کان لابن آدم وادلابتغی الیہ ثانیاً ولو اعطی الیہ ثانیا لا بتغیٰ الیہ ثالثاً ولا یملأ جوف ابن آدم الاالتراب ویتوب اللہ علی من تاب۔

اگر ابن آدم کے پاس (سونے کی) ایک وادی ہو تو وہ دوسرے وادی حاصل کرنا چاہے گا اور اگر اس کے پاس دو وادی ہوں تو وہ تیسری وادی حاصل کرنے کی خواہش کرے گا۔ ابن آدم کے پیٹ کو تو (قبر کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور اللہ پاک توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۴۷۴۳ حضرت زر سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے زر! تم سورۃ الاحزاب میں کتنی آیات پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: تہتر آیات ارشاد فرمایا: پہلے یہ سورۂ بقرہ جیسی (لمبی) سورت تھی۔ (سورۂ بقرہ میں کئی سو آیات ہیں) اور اس میں ہم آیت الرجم بھی پڑھتے تھے۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہے: اور سورۂ احزاب کے آخر میں یہ آیۃ الرجم تھی:

الشیخ والشیخة اذازنیا فارجموھما البتة نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔

بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت (یعنی ہر شادی شدہ مرد و عورت) جب زنا کریں تو دونوں کو سنگسار کردو یہ عذاب ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر یہ آیت اٹھالی گئیں جس طرح دیگر آیات اٹھالی گئیں۔

عبدالرزاق، ابوداؤد الطیالسی، السنن لسعید بن منصور، مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن منیع، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۷۴۴ مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی:

ولا تقربوا الزنا انه کان فاحشة وساء سبیلاً الامن تاب فان اللہ کان غفوراً رحیمًا۔

(جبکہ الامن تاب فان اللہ کان غفوراً رحیمًا بعد میں قرآن پاک میں نہیں رہا) لہٰذا یہ بات امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کو ذکر کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے عرض کیا: میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی تھی جس وقت آپ کو بقیع میں تالی پیٹنے کے علاوہ اور کوئی کام نہ تھا۔ مسند ابی یعلی، ابن مردویہ

۴۷۴۵ ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سورۂ فتح کی یہ آیات یوں پڑھتے تھے:

اذجعل الذین کفروا قلوبھم الحمیة حمیة الجاھلیة ولو حمیتم کما حمو نفسه لفسد المسجد الحرام فانزل اللہ سکینته علی رسوله۔

(جبکہ آیت ولو حمیتم کما حموا نفسه المسجد الحرام منسوخ التلاوت ہو چکی ہے جس کا معنی ہے: اور اگر تم (بھی) کافروں کی طرح جاہلیت کی) حمایت کرتے جیسے انہوں نے اپنی کی تو مسجد حرام خراب ہو جاتی جب یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر سخت غصہ آیا۔ چنانچہ کسی کو بھیج کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ تشریف لے آئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیگر چند اصحاب رسول اللہ ﷺ کو بھی بلایا جن میں زید بن ثابت بھی تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو سورۂ الفتح

پڑھ کر سنائے گا؟ لہٰذا حضرت زید ﷺ نے آج کی قراءت کے مطابق سورۃ الفتح کی تلاوت کی۔ لہٰذا (حضرت ابی ﷺ کی آیت کو اس میں بھی نہ پا کر) ان پر مزید غصہ ہوئے۔ حضرت ابی ﷺ نے عرض کیا: میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: یوں بولو: حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ جانتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا رہتا تھا۔ آپ ﷺ بھی مجھے اپنے قریب رکھتے تھے جبکہ آپ تو دروازے پر ٹھہرے رہتے تھے۔ لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں لوگوں کو اسی طرح پڑھاؤں جس طرح نبی کریم ﷺ نے مجھے پڑھایا ہے تو ٹھیک ہے میں پڑھاؤں گا۔ ورنہ میں تازندگی ایک حرف بھی کسی کو نہیں پڑھاؤں گا۔ نسائی، ابن ابی داؤد فی المصاحف، مستدرک الحاکم

فائدہ:...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو غالباً ان آیات کے منسوخ ہونے کا علم نہ تھا اسی وجہ سے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ان آیات کو بھی قرآن کے ساتھ پڑھتے تھے۔ کیونکہ آخری دور میں حضور ﷺ نے من جانب اللہ کچھ آیات کو منسوخ فرمایا اور دیگر احکام میں ردوبدل فرمایا جیسا کہ روایت نمبر ۴۷۲۵ میں گذر چکا۔ لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلفاء راشدین کے زمانہ میں قرآن جمع کیا اور شہادتوں کے ساتھ کیا۔ جس آیت پر کم از کم دو صحابہ شہادت دیتے تھے اسی کو قرآن کا حصہ بنا کر لکھا جاتا تھا۔ اس کوشش سے وہ قرآن جس کو پڑھا جانے کا حکم تھا وجود میں آیا اور قرآن کے منسوخ التلاوت حصص نکال دیئے گئے، جیسا کہ سورۃ الاحزاب کے متعلق روایت نمبر ۴۷۴۳ میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ ہی کا ارشاد گذر چکا ہے۔

لہٰذا حضرت ابی رضی اللہ عنہ بعد میں جن آیات کے قرآن ہونے پر مصر رہے جبکہ دیگر صحابہ کرام ان کے منسوخ ہونے کے قائل تھے تو زیادہ قریب قیاس توجیہ ہی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بعد کے نسخ کا علم نہ ہوسکا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۴۷۴۶ حضرت بجالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک نوجوان پر گذر ہوا وہ قرآن دیکھ کر پڑھ رہا تھا:

النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم وازواجه أمھاتھم وھو اب لھم۔

نبی ﷺ مؤمنین کے والی ہیں ان کی جانوں سے زیادہ اور آپ کی بیویاں مؤمنین کی مائیں ہیں اور آپ ان کے باپ ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! اس کو کھرچ دے۔ لڑکا بولا: یہ ابی رضی اللہ عنہ کا مصحف (قرآن) شریف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے اس کے بارے میں سوال کیا انہوں نے عرض کیا: مجھے تو قرآن مشغول رکھتا تھا اور آپ کو بازاروں میں تالے پیٹنے سے فرصت نہ تھی۔ السنن لسعید بن منصور، مستدرک الحاکم

فائدہ:...... وھو اب لھم یہ منسوخ التلاوت آیت ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی اکابر صحابہ میں شامل تھے۔ ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ الفاظ کہنا آپس کی بے تکلفی کی وجہ سے تھا۔ آپ کے کہنے کا مقصد تھا کہ دور نبوی ﷺ میں میں حضور ﷺ کے ساتھ اکثر اوقات گذارتا تھا جبکہ آپ دنیا کے کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک انصاری پڑوسی کے ساتھ باری طے کر لی تھی ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں انصاری حاضر ہوتا تھا دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضری کا شرف حاصل کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۴۷۴۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ میں نے یہ آیات تلاوت کیں:

لو کان لا بن آدم وادیان من ذھب لا بتغی الثالث ولا یملأجوف ابن آدم الاالتراب ویتوب اللّٰہ علی من تاب

اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادی ہوں تو وہ تیسری وادی کی خواہش رکھے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو توبہ کرے اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: مجھے ابی رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھایا ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پڑھی ہوئی آیت کے متعلق سوال کی تو انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح پڑھایا تھا۔ مسند احمد، ابو عوانہ، السنن لسعید بن منصور

نزول القرآن

۴۷۴۸ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) علی بن ابی طلحہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضان کی دوراتوں میں نازل ہوئے، زبور داؤد علیہ السلام پر (رمضان کی) چھ (راتوں) میں نازل ہوئی۔ تورات موسیٰ علیہ السلام پر رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نازل ہوئی اور فرقان حمید محمد (ﷺ) پر رمضان چوبیس تاریخ کو نازل ہوا۔

رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ:...... مکمل قرآن پاک لوح محفوظ سے چوبیس رمضان کو نازل ہوا جبکہ حضور ﷺ پر تقریباً تئیس سال کے عرصہ میں ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔

۴۷۴۹ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: (کیا) نبی ﷺ پر مکہ میں دس سال اور مدینہ میں دس سال قرآن نازل ہوا؟۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون کہتا ہے کہ مکہ میں دس سال اور کل پینسٹھ سال قرآن نازل ہوتا رہا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۷۵۰ ...(عائشہ رضی اللہ عنہا) ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں (بعثت کے بعد) دس ٹھہرے اور آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں دس سال قرآن نازل ہوتا رہا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

جمع القرآن

۴۷۵۱ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اہل یمامہ کے قتال کے بعد بلایا۔ میں پہنچا تو آپ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرکے) فرمایا: یہ میرے پاس آئے اور مجھ سے قتل (ہوجانے والے صحابہ) کے متعلق بات چیت کی کہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے قرآن کے قاری شہید ہوگئے ہیں۔ نیز یہ کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں دوسری جنگوں میں قرآن کے تمام قاری شہید نہ ہوجائیں۔ اور یوں قرآن ضائع ہوجائے لہٰذا میرا خیال ہے کہ ہم قرآن کو جمع کرلیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات بتا چکے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے پوچھا: ہم وہ کام کیسے کریں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؛ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اسی میں خیر ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھ پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا جس کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر ہو چکا تھا۔ اور جو رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی وہی رائے اس کام میں میری بھی پختہ ہوگئی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ بات چیت نہ فرما رہے تھے پھر انہوں نے ہی مجھے ارشاد فرمایا: تم عقل مند نوجوان ہو ہم کو تم پر کسی طرح کی تہمت (اور الزام بھی) نہیں ہے اور تم رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی بھی لکھتے رہے ہو۔ لہٰذا تم ہی اس کو جمع کرو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر یہ مجھے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کے منتقل کرنے کا حکم دیتے تو وہ مجھ پر قرآن جمع کرنے سے بھاری نہ ہوتا۔ پھر میں نے عرض کیا: آپ لوگ ایسا کام کیسے کر رہے ہیں جو حضور ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اللہ کی قسم! اسی میں خیر ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مسلسل اصرار فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ پاک نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا جس کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر فرما دیا تھا اور میں نے بھی

یہی رائے قائم کرلی۔ چنانچہ میں نے مختلف چیزوں کے ٹکڑوں، پتھروں، ہڈیوں جن پر قرآن لکھا تھا اور لوگوں کے سینوں سے قرآن پاک جمع کر
شروع کیا۔ حتی کہ میں نے سورۂ براءت کا آخری حصہ خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔ ان کے علاوہ کسی کے پاس میں نے ب
آیات نہیں پائیں۔

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه سے آخر سورۃ تک۔

آخر جن صحیفوں میں قرآن پاک جمع کرلیا گیا وہ صحیفے (پلندے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی تک انہی کے پاس رہے۔ حتی کہ اللہ پاک نے ان کو وفات دیدی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی وفات تک یہ صحیفے رہے، پھر ان کی وفات بھی ہوگئی۔ پھر یہ صحیفے حضرت حفصہ بنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ ابوداؤد الطیالسی، ابن سعد، مسند احمد، بخاری، العدنی، ترمذی، نسائی، ابن جریر ابن ابی داؤدفی المصاحف، ابن المنذر، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی

۴۷۵۲ حضرت صعصعہ سے مروی ہے فرمایا: سب سے پہلے جس شخص نے قرآن جمع کیا اور کلالہ کو وارث قرار دیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔
مصنف ابن ابی شیبہ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی جامع القرآن ہیں

فائدہ: یعنی جمع قرآن کا سلسلہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہوا۔ کلالہ کو وارث بنایا۔ کلالہ کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی شخص مرجائے اور اس کا والد ہو نہ اولاد جو اس کے مال کی وارث بن سکے۔ بلکہ اس کے قریبی رشتہ دار اس کے بن جائیں اور وہ رشتہ دار بھی کلالہ کہلائیں گے اور مرنے والا بھی اور یہ مال بھی کلالہ ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلالہ کو وارث بنایا اس کا مطلب ہے ان کے زمانہ میں کوئی کلالہ شخص وفات کر گیا لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے دوسرے رشتہ داروں کو اس کی وراثت سونپ دی۔

یستفتونک قل اللّٰہ یفتیکم فی الکلالة. الخ: النساء: ۱۷۶

کلالہ کے فقہی مسائل مذکورہ آیت کی تفسیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

۴۷۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: مصاحف کے اندر سب سے زیادہ اجر کے مستحق حضرت ابوبکر رضی اللہ ع ہیں۔ سب سے پہلے آپ ہی نے قرآن پاک کو دو تختیوں کے درمیان جمع کیا۔

ابن سعد، مسند ابی یعلی، ابو نعیم فی المعرفة، خیثمه فی فضائل الصحابة فی المصاحف وابن المبارک معاً بسند حس

۴۷۵۴ ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ جب اکثر قراء قرآن شہید ہوگئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں قرآن پاک ضائع نہ ہوجائے۔ لہٰذا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم دونوں مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاؤ جو تمہار پاس کتاب اللہ کا کوئی حصہ دو گواہوں کے ساتھ لے کر آئے اس کو لکھ لو۔ ابن ابی فی المصاحف

۴۷۵۵ ابن شہاب روایت کرتے ہیں سالم بن عبداللہ اور خارجہ رحمہما اللہ سے کہ:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو کاغذوں میں جمع کیا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس کے دیکھنے کا حکم دیا۔ انہوں نے پ تو انکار کیا لیکن پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدد کے ساتھ اس کام کو کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ (قرآن جمع ہونے کے بعد اس کے) اوراق حضر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ پھر ان کی وفات ہوگئی۔ آپ کے بعد وہ اوراق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفات کے بعد وہ اوراق حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ منگوائے تو آپ نے دینے سے انکار کردیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو وعدہ دیا کہ یہ اوراق ان کو واپس کردیئے جائیں گے۔ ت حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ اوراق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیج دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھ کر قرآن پاک کے دوسرے

تیار کرائے پھر اصل اوراق حضرت حفصہ کو واپس کردیئے۔ اور یہ اوراق حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی رہے۔

امام زہری فرماتے ہیں: مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ (خلیفہ) مروان نے بار ہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس اوراق کے لیے پیغام بھجوائے جن میں قرآن لکھا ہوا تھا۔ لیکن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا مسلسل انکار کرتی رہیں۔ جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی (اور یہ اوراق آپ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے) جب ہم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی تدفین سے فارغ ہوئے تو مروان نے بہت تاکید اور سختی کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیج کر وہ اوراق منگوائے۔ لہٰذا حضرت عبداللہ نے وہ اوراق خلیفہ مروان کو بھیج دیئے۔ پھر مروان کے حکم سے ان کو پھاڑ کر شہید کردیا گیا۔ اور اس کی وجہ بیان کی کہ ان اوراق میں جو کچھ قرآن تھا وہ دوسرے نسخوں میں لکھ دیا گیا ہے اور اس کو حفظ بھی کرلیا گیا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ طویل زمانہ گذرنے کے بعد لوگ شک میں مبتلا ہوں گے اور کہیں گے شاید ان نسخوں میں کوئی چیز لکھنے سے رہ گئی ہے۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۵۶ ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اہل یمامہ قتل ہوگئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم دونوں مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاؤ۔ پھر جو شخص قرآن کا کوئی حصہ لے کر آئے اور تم اس کو انکار کرتے ہو لیکن اس پر دو گواہ پیش کردے تو تم اس کو لکھ لو۔ کیونکہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے اصحاب رسول اللہ ﷺ جو قرآن جمع کرنے والے تھے شہید ہوگئے ہیں۔ ابن سعد، مستدرک الحاکم

۴۷۵۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اس وقت تک جمع قرآن کا کام مکمل نہ ہوا تھا۔ ابن سعد

۴۷۵۸ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں (لوگوں سے) پوچھا: کسی نے کہا: وہ تو فلاں شخص کے پاس تھی جو جنگ یمامہ میں شہید ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اناللہ پڑھی اور قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ پس مصحف (یعنی نسخے) میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی قرآن جمع کرایا۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

فائدہ: اس آیت کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دریافت فرمانا اور پھر صحابہ کو اس کا علم نہ ہونا کہ فلاں کے پاس ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان حضرات کو وہ آیت یاد تھی۔ شہید ہونے والے صحابی کے پاس کسی شئی پر لکھی ہوئی تھی۔ اس لیے یہ منفی خیال مسترد ہے کہ جب وہ صحابی شہید ہوگئے تو پھر وہ آیت ضائع ہوگئی اور قرآن میں نہیں لکھی گئی۔ نیز اس روایت سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ دور صدیقی میں جمع قرآن کا کام مکمل نہ ہوا تھا۔ جیسا کہ اس روایت سے گذشتہ روایت میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحتاً ارشاد فرمادیا۔

۴۷۵۹ یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے کا ارادہ کیا۔ لہٰذا آپ لوگوں کے بیچ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: جس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن کا کچھ حصہ حاصل کیا ہو وہ اس کو لے کر ہمارے پاس آجائے۔

لوگوں نے قرآن پاک کاغذوں، تختیوں اور ہڈیوں وغیرہ پر لکھا ہوا تھا۔ اس کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی سے کوئی آیت یا سورت وغیرہ اس وقت تک قبول نہ فرماتے تھے جب تک وہ اس پر دو گواہ پیش نہ کردے۔ لیکن ہنوز یہ کام تکمیل کو نہ پہنچا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوگئی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اپنی خلافت میں) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جس کے پاس کتاب اللہ کی کوئی چیز ہو وہ اسے لے کر ہمارے پاس آجائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی کسی سے کوئی چیز قبول نہ فرماتے تھے تاوقتیکہ وہ اس پر دو گواہ پیش کردے۔ آخر میں حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ آلوگوں نے دو آیتیں لکھنے سے چھوڑ دی ہیں۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے لکھنے والے رفقاء نے) کہا: وہ کونسی دو آیتیں ہیں؟ خزیمہ نے عرض کیا:

لقد جاء کم رسول من انفسکم الی آخر السورۃ۔ برأت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہیں تمہارا کیا خیال ہے قرآن کے کس حصے

میں ان کو رکھیں (جہاں حضور ﷺ ان کو رکھتے ہوں) خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ کسی بھی سورت کے آخر میں ان کو رکھ دیں۔ چنانچہ پھر سورۂ براءت کے آخر میں ان دو آیات کو رکھ دیا۔ ابن ابی داؤد، ابن عساکر

۴۷۶۰ عبداللہ بن فضالہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک لکھنے کا ارادہ فرمایا تو چند اصحاب کو اس پر مامور کر کے فرمایا: جب تمہار الغت میں اختلاف ہو جائے تو لغت مضر میں اس کو لکھو، کیونکہ قرآن مضر ہی کے ایک شخص پر نازل ہوا تھا۔

رواہ ابن ابی داؤد

فائدہ:...... مضر اور ربیعہ عرب کے دو بڑے قبیلے تھے۔ حضور ﷺ سے تعلق رکھتے تھے۔

۴۷۶۱ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہمارے ان مصاحف میں (قرآن پاک کا) املاء قریش کے جوان کروائیں یا پھر ثقیف کے جوان۔ ابو عبید فی فضائلہ، ابن ابی داؤد

نوٹ:...... ۱۰۶ ۴۳ پر یہی روایت گذر چکی ہے۔

۴۷۶۲ سلیمان بن ارقم روایت کرتے ہیں حسن، ابن سیرین اور ابن شہاب (الزہری) سے اور زہری ان میں سب سے زیادہ حدیث جاننے والے تھے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں:

جنگ یمامہ میں چار سو قراء شہید ہوئے

جنگ یمامہ میں جب قراء قرآن قتل ہو گئے جو لگ بھگ چار سو افراد تھے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان کو عرض کیا: یہ قرآن ہمارے دین کو جمع کرنے والا ہے، اگر یہ قرآن ہی ضائع ہو گیا تو ہمارا دین ہی ضائع ہو جائے گا۔ لہٰذا میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ پورا قرآن ایک کتاب میں جمع کردوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا! انتظار کرو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا ہوں۔ چنانچہ دونوں حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور ان کو اس خیال سے آگاہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں عجلت نہ کرو۔ حتیٰ کہ میں مسلمانوں سے مشورہ کرلوں۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے اور ان کو اس بات کی اہمیت روشناس کرائی۔ لوگوں نے کہا: آپ نے ٹھیک سوچا ہے۔ چنانچہ جمع قرآن کا کام شروع ہوا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس کے پاس قرآن کا کوئی حصہ ہو وہ لے آئے۔ حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگیں: جب تم اس آیت: حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطیٰ تک پہنچو تو مجھے خبر دیدینا۔ جب وہ لکھتے لکھتے اس مقام پر پہنچے تو (انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی) حضرت حفصہ نے فرمایا: لکھو: والصلاۃ الوسطی وھی صلاۃ العصر۔ یعنی درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ کو فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل ہے؟ حفصہ نے عرض کیا: نہیں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم ایسی کوئی چیز قرآن میں داخل نہیں کی جائے گی، جس پر ایک عورت شہادت دے اور وہ بھی بغیر دلیل کے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لکھو:

والعصر ان الانسان لفی خسر وانه فیه الی آخر الدهر۔

قسم زمانہ کی انسان خسارے میں ہیں۔ العصر

اور وہ اس آخر زمانہ تک مبتلا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عربی دیہاتیت کو ہم سے دور رکھو۔ ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:...... یہ حضرات تفسیری نکات کو قرآن پاک میں لکھوانا چاہتے تھے، جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سختی سے تردید فرمائی۔ رضی اللہ

عنہم اجمعین۔

۴۷۶۳..... محمد بن سیف سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن (بصری) سے پوچھا: کہ یہ کیسا قرآن ہے جس میں نقطے لگے ہوئے ہیں؟ فرمایا: کیا تم کو عمر بن خطاب کا مراسلہ نہیں پہنچا کہ دین میں فقہ (سمجھ بوجھ) حاصل کرو، خوب کی تعبیر اچھی دو۔ اور عربیت سیکھو۔

ابو عبید فی فضائلہ، ابن ابی داؤد

جمع قرآن میں احتیاط اور اہتمام

فائدہ:..... پہلے جن مختلف چیزوں پر قرآن لکھا ہوا تھا اس قرآن میں نقطوں کے ساتھ الفاظ کی شکل نہ تھی۔ پھر جمع قرآن کے دوران الفاظ کو نقطوں کے ساتھ لکھا گیا اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ قرآن کا املاء قریشی یا ثقفی نوجوان کروائیں۔ لیکن اس جمع قرآن میں بھی نقطے تو لگا دیئے گئے تھے لیکن اعراب (زبر زیر) وغیرہ نہیں تھے بعد میں اموی دور میں حجاج بن یوسف کی زیر نگرانی اعراب کا کام تکمیل کو پہنچا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۷۶۴ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں لقد جاء کم رسول من انفسکم الی آخر السورۃ آیت لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ حضرت زید نے پوچھا تمہارے ساتھ اور گواہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! اور کوئی گواہ مجھے نہیں معلوم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے ساتھ اس پر شہادت دیتا ہوں۔ (اور اس پر گواہ بنتا ہوں)۔

۴۷۶۵ محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے دور میں پانچ انصاری صحابہ نے قرآن جمع کیا: معاذ بن جبل، عبادۃ بن صامت، ابی بن کعب، ابوایوب اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اجمعین۔ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا دور مبارک آیا تو یزید بن ابی سفیان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا:

اہل شام بہت زیادہ ہو گئے ہیں، ان کی آل اولاد بھی کثیر ہو گئی ہے اور یہ لوگ تمام شہروں میں بھر گئے ہیں اور ان کو ایسے لوگوں کی اشد ضرورت ہے جو ان کو قرآن کی تعلیم دیں۔ لہٰذا اے امیر المؤمنین ایسے لوگوں کے ساتھ ان کی مدد فرمائیں جو ان کو قرآن وغیرہ کی تعلیم دیں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان مذکورہ پانچ افراد کو بلایا۔ اور فرمایا: تمہارے شامی بھائیوں نے مجھ سے مدد مانگی ہے کہ میں ان کو قرآن سکھانے کے اور دین کی تعلیم دینے کے لیے کچھ افراد مہیا کروں۔

لہٰذا اللہ تم پر رحم کرے تم میں سے تین افراد اس کام میں میری مدد کریں۔ اگر تم چاہو تو قرعہ اندازی کر لو اور اگر چاہو تو خوشی سے تین افراد نکل پڑو۔ ان حضرات نے جواب دیا: ہم قرعہ اندازی نہیں کرتے۔ یہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ تو بوڑھے ہو گئے ہیں اور یہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہیں لہٰذا معاذ بن جبل، عبادۃ بن صامت اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نکلنے پر آمادہ ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حمص کے شہر سے ابتداء کرو۔ تم لوگوں کو مختلف طبیعتوں پر پاؤ گے کچھ لوگ تو جلد تعلیم سمجھنے والے ہوں گے، پس جب تم دیکھو کہ لوگ آسانی سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو ایک شخص ان کے پاس ٹھہر جائے اور ایک دمشق نکل جائے اور دوسرا فلسطین نکل جائے۔

چنانچہ یہ تین حضرات حمص تشریف لائے۔ اور اتنا عرصہ وہاں رہے کہ ان لوگوں کی تعلیم پر اطمینان ہو گیا پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ تو وہیں ٹھہر گئے اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق کی طرف نکل گئے۔ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فلسطین کوچ کر گئے۔ بعد میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وہیں عمواس کے طاعون میں وفات پا گئے۔ عبادہ رضی اللہ عنہ (جو حمص میں تھے حضرت معاذ کی وفات کے بعد) فلسطین گئے اور وہیں وفات پائی اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق ہی رہے اور وہیں وفات پائی۔ ابن سعد، مستدرک الحاکم

۴۷۶۶ یحییٰ بن جعدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کی کوئی آیت قبول نہ فرماتے تھے جب تک اس پر دو شاہد شاہدی نہ دیدیں۔ چنانچہ ایک انصاری (صحابی) دو آیات لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: ہمیں تم سے اس پر تمہارے علاوہ کسی اور کی شاہدی کا سوال نہیں کروں گا۔

لقد جاء کم رسول من انفسکم سے آخر سورت تک۔ برأت مستدرک الحاکم

۴۷۶۷ ابواسحاق اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے کا کام شروع فرمایا تو پوچھا: اعرب الناس (سب سے زیادہ فصیح اللسان) کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا سعید بن العاص رضی اللہ عنہ۔ پھر پوچھا: اکتب الناس (سب سے زیادہ اچھا لکھنے والا) کون شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ سعید املاء (بولتے) جائیں اور زید لکھتے جائیں۔ پھر ان حضرات نے چار مصاحف (قرآن پاک کے چار نسخے) لکھے۔ ایک کوفہ بھیجا گیا، ایک بصرہ، ایک شام اور ایک حجاز مقدس میں رکھا گیا۔ ابن الانباری فی المصاحف

۴۷۶۸ اسماعیل بن عیاش عن عمر بن محمد بن زید عن ابیہ۔ عیاش کہتے ہیں انصاری لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: ہم ایک مصحف میں قرآن پاک جمع کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا تمہاری قوم کی زبان میں کچھ غلطی ہے اور مجھے ناپسند ہے کہ تم قرآن میں کوئی غلطی کر بیٹھو حالانکہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ ان کے اوپر تھے۔

فائدہ:...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی رضی اللہ عنہ ہم میں بڑے قاری ہیں لیکن ابی کی لحن (غلطی) کی وجہ سے ہم ان کو چھوڑتے ہیں۔ حالانکہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے قرآن حاصل کیا ہے۔ صحیح البخاری ۶/۲۳۰

۴۷۶۹ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہم یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

الشیخ والشیخة فارجموھا۔

خلیفہ مروانؒ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو کہا: اے زید! کیا ہم اس کو (قرآن پاک میں) نہ لکھ لیں؟ فرمایا نہیں۔ کیونکہ ہمارے درمیان بھی اس پر بات چیت ہوئی تھی ہمارے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہاری حاجت پوری کر دیتا ہوں۔ ہم نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس کے متعلق پوچھتا ہوں۔ لہٰذا انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آیۃ الرجم لکھوا دیجیے حضور ﷺ نے انکار فرما دیا اور فرمایا: میں اب ایسا نہیں کر سکتا۔

العدنی، نسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور،

آیات کی ترتیب توفیقی ہے

۴۷۷۰ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: تم نے سورۂ انفال جو سو سے کم آیات والی ہے اور سورۂ توبہ جو سو سے اوپر والی ہے دونوں کو باہم ملا دیا؟ اور دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی؟ اور یوں ان دونوں کو السبع الطوال (سات بڑی سورتوں) میں سے ایک کر دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور ﷺ پر مختلف تعداد کی آیات پر مشتمل سورتیں نازل ہوتی رہتی تھیں جب آپ پر کوئی بھی آیت نازل ہوئی ہوتی تھی آپ کسی کاتب کو بلاتے اور فرماتے اس کو فلاں سورت میں جس میں ان ان چیزوں کا بیان ہے رکھ دو۔ اسی طرح زیادہ آیات نازل ہوتی تب بھی کسی کو بلاتے اور فرماتے ان کو فلاں فلاں مضمون والی سورت میں رکھ دو۔ سورۂ انفال مدینہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں سب سے پہلی سورت تھی۔ اور سورۂ براءت قرآن میں آخر میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے تھی۔

سورۂ براءت کے مضامین بھی سورۂ انفال کے مشابہ تھے۔لہٰذا میں سمجھا کہ براءت بھی انفال کا حصہ ہے۔اسی دوران رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ نے اس کی وضاحت نہیں فرمائی کہ اس کا تعلق انفال سے ہے۔اس وجہ سے میں نے دونوں کو ملادیا اور دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی نہیں لکھی۔اوران دونوں کو (ایک کرکے) سات بڑی سورتوں میں شامل کردیا۔

ابوعبید فی فضائله، ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن المنذر، ابن ابی داؤد، ابن الانباری معاًفی المصاحف، النحاس فی ناسخه، صحیح ابن حبان، ابونعیم فی المعرفة، ابن مردویه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور

۴۷۷۱ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشادفرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورۂ انفال اور سورۂ توبہ کو قرینتین (دوساتھی) کا نام دیاجاتا تھا۔اسی وجہ سے میں نے ان دونوں کو (ایک کرکے) سات بڑی سورتوں میں شامل کردیا۔

ابوجعفر النحاس فی ناسخه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، السنن لسعیدبن منصور

۴۷۷۲ عسعس بن سلامہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یاامیرالمؤمنین! کیابات ہے سورۂ انفال اور سورۂ براءت کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے؟ ارشادفرمایا: سورۃ نازل ہوتی رہتی تھی حتیٰ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوجاتی پس جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوجاتی تو دوسری سورت شروع ہوجاتی تھی۔لہٰذا سورۂ انفال نازل ہوئی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی گئی۔

الدارقطنی فی الافراد، مصنف ابن ابی شیبه

۴۷۷۳ ...... مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ میں نے ایسے، بہت سے لوگوں کو پایا جن کی موجودگی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف کو جلادیا لیکن کسی نے اس کو غلط نہیں کہا۔بخاری فی خلق افعال العباد، ابن ابی داؤد ابن الانباری فی المصاحف معاً

۴۷۷۴ عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی دوخصوصیات ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ میں بھی نہیں ہیں۔انہوں نے صبر کیا حتیٰ کہ قتل ہوگئے اور تمام لوگوں کو ایک قرآن پاک پر جمع کردیا۔

ابن ابی داؤد، ابوالشیخ فی السنة، حلیة الاولیاء، ابن عساکر

فائدہ: ......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کا کام شروع کیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں چار نسخے لکھ لیے گئے۔ غالباً ہر ایک میں قراءتوں کا فرق تھا جو مختلف علاقوں کے لیے ان کی سہولت کو سامنے رکھ کر لکھے گئے تھے۔اوران قرأت کی اجازت رسول اللہ ﷺ سے ثابت تھی لیکن پڑھنے والے آپس میں اختلاف اور نزاع بھی کھڑا کرلیتے تھے۔اسی وجہ سے جنگوں میں جب مجاہدین ایک دوسرے علاقوں کے جمع ہوتے تو قرآن پڑھنے میں ان کے درمیان تنازعہ ہوتا۔لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مصحف پر لوگوں کو جمع کرکے باقی مختلف قرآت کے مصاحف جلوا ڈالے اور امت کو انتشار اور افتراق سے بچالیا۔رضی اللہ عنہ وارضا۔

اختلافات قرأت اور لغت قریش

۴۷۷۵ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان جو آرمینیہ اور آذربائیجان کے محاذوں پر اہل عراق کے ساتھ مل کر اہل شام سے لڑرہے تھے۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو قرآن میں اختلاف کرتے دیکھا تھا۔لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عرض کیا یاامیرالمؤمنین! اس امت کو بچالیں قبل اس سے کہ وہ کتاب اللہ میں اختلاف اور انتشار کا شکار ہوجائیں جیسا کہ یہود ونصاریٰ ہوئے۔چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ تمہارے پاس جو مصحف شریف ہے بھیج دو ہم اس کی نقل کرکے اور مصاحف تیار کریں گے اور پھر آپ کو اصل واپس کردیں گے۔حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وہ اوراق بھیج دیئے جن میں قرآن لکھا ہوا تھا۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت، حضرت سعید بن العاص، حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو پیغام بھیج

کر بلوایا۔ اور حکم دیا کہ ان صحیفوں (اوراق) سے نقل کر کر کے دوسرے مصاحف لکھیں۔ اور (حضرت زید کے علاوہ) تین قریشی صحابیوں کو فرمایا: جب تمہارا اور زید کا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو تم قریشی زبان میں لکھنا۔ کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ آخر میں کئی مصاحف تیار کر لیے گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر طرف ایک مصحف شریف بھیج دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ اس کے علاوہ جو صحیفے یا مکمل مصحف شریف جہاں ہو وہ جلا دیئے جائیں۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے خارجہ بن زید نے فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک آیت سورۂ احزاب کی مفقود پائی جو رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا:

من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضىٰ نحبه ومنهم من ينتظر. الاحزاب

لہٰذا میں نے اس کو تلاش کیا اور خزیمہ بن ثابت یا (ان کے بیٹے) ابن خزیمہ کے پاس اس آیت کو پایا اور پھر اس کو اس کی جگہ سورت میں ملا دیا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی وقت ان حضرات کا لفظ التابوت میں اختلاف ہوا (جس کا ذکر سورۂ بقرہ ۲۴۸ میں ہے) قریشی اصحاب نے التابوت کہا جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے التابوہ کہا۔ یہ اختلاف حضرت عثمان کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔ حضرت عثمان نے فرمایا: تم التابوت لکھو کیونکہ یہ قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

ابن سعد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ابی داؤد ابن الانباری فی المصاحف معاً، الصحیح لابن حبان، السنن للبیهقی

٤٧٧٦ ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دور عثمان رضی اللہ عنہ میں کوئی معلم کسی قرآت پر قرآن پڑھاتا اور کوئی معلم کسی دوسری قرأت پر قرآن پڑھاتا۔ نتیجۃً لڑکے آپس میں ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے اختلاف کرتے۔ حتیٰ کہ بات بڑھتی ہوئی معلموں تک پہنچتی اور معلم بھی ایک دوسرے کی قرأت کا انکار کرتے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تم لوگ میرے قریب ہوتے ہوئے اختلاف اور خطاء کا شکار ہو تو جو مجھ سے دور دوسرے شہروں میں بس رہے ہیں ان میں اور زیادہ سخت اختلاف اور شدید غلطیاں ہوں گی۔ پس اے اصحاب محمد! (ﷺ) لوگوں کے لیے ایک امام (والی حیثیت کا قرآن پاک) لکھ دو (جس کی طرف سب رجوع کریں)۔

ابو قلابہ کہتے ہیں مجھے مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، ابوبکر بن مالک کہتے ہیں یہ مالک بن انس (امام) مالک بن انس کے دادا ہیں۔ مالک بن انس کہتے ہیں میں ان لوگوں میں تھا جن کو قرآن املاء کروایا (اور لکھوایا) جاتا تھا۔ لہٰذا کبھی کسی آیت میں اختلاف ہو جاتا تو ایسے آدمی کو یاد کرتے جس نے اس آیت کو رسول اللہ سے لیا ہوتا تھا۔ کبھی وہ غائب ہوتا یا کسی دیہات میں ہوتا تو کاتبین اس سے ماقبل اور مابعد آیات لکھ لیتے اور اس آیت کی جگہ چھوڑ دیتے۔ حتیٰ کہ وہ صحابی خود آجاتا یا ان کو پیغام بھیج کر بلوالیا جاتا۔ اس طرح جب مصحف شریف کی کتابت سے فراغت ہوئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام شہر والوں کو لکھا: میں نے ایسا ایسا کام کیا ہے اور یہ یہ مٹا دیا ہے پس اس کے مثل جو تمہارے پاس ہو تم اس کو مٹا دو۔ (اور جیسا میں نے لکھا ہے ویسا تم بھی لکھا رہنے دو)۔

ابن ابی داؤد ابن الانباری، رواہ الخطیب فی المتفق عن ابی قلابه عن رجل من بنی عامر یقال له انس بن مالک القشیری بدل مالک بن انس

٤٧٧٧ سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

کام میں اے لوگو! عثمان کے بارے میں غلو کا شکار مت ہو جاؤ۔ اور ان کے مصاحف کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہ کہو۔ اللہ کی قسم! مصاحف قرآن میں انہوں نے جو کچھ بھی کیا وہ ہماری سب کی رضامندی سے کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا: تم اس قرأت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو کہہ رہے ہیں میری قرأت تمہاری قرأت سے بہتر ہے اور یہ بات کفر کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے کہا آپ ہی بتایئے (امیر المؤمنین عثمان بن عفان!) آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا جائے جس میں کوئی فرق ہو اور نہ اختلاف۔ہم نے کہا: جو آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے۔تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم میں سب سے زیادہ فصیح کون ہے؟ اور سب سے زیادہ اچھا قاری کون ہے؟ کہا: اچھی زبان والے سعید بن العاص ہیں اور سب سے زیادہ قاری زید بن ثابت ہیں۔چنانچہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے ایک لکھواتا جائے دوسرا لکھتا جائے۔چنانچہ دونوں حضرات نے حکم کی تعمیل کی اور یوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں اس وقت والی ہوتا تو میں بھی بالکل یہی کرتا جو عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا۔

ابن ابی داؤد، وابن الانباری فی المصاحف، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۴۷۷۸ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ قرآن بہت زیادہ نازل ہوا تھا۔لیکن یمامہ کی جنگ میں بہت سے قرآن کو جاننے والے قتل ہو گئے۔جنہوں نے اس کو حفظ کیا تھا وہ ان کے بعد معلوم ہو سکا اور نہ لکھا جا سکا۔پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین نے قرآن جمع کیا۔ہمارے علم کے مطابق اسی چیز نے ان حضرات کو قرآن جمع کرنے پر مجبور کیا تھا۔لہٰذا ان حضرات نے خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ میں قرآن جمع کیا۔ان کو یہ خوف دامن گیر تھا کہ کہیں دوسرے معرکوں میں بھی تمام قاری قرآن شہید نہ ہو جائیں جن کے پاس بہت سا قرآن ہے۔اور یوں وہ اس قرآن کو اپنے ساتھ ہی لے جائیں اور ان کے بعد کوئی قرآن کو جاننے والا نہ بچے۔پھر اللہ پاک نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو توفیق مرحمت فرمائی کہ پہلے والے نسخے سے کئی نسخے تیار کرا کے اسلامی ملکوں میں بھیجے یوں (مکمل) قرآن پاک مسلمانوں میں پھیل گیا۔رواہ ابن ابی داؤد

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون.

ہم نے اس کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔لہٰذا قرآن پاک کا کوئی حصہ لکھنے سے نہیں رہا۔جن صحابہ کے پاس قرآن پاک تھا اور وہ شہید ہو گئے اس سے مراد ہے کہ ان کے پاس کسی چیز پر لکھا ہوا تھا اور حضور ﷺ نے ان کو وہ لکھوایا تھا اور نہ دلوں بہت سے صحابہ کرام کے بعد میں بھی محفوظ تھا۔جمع قرآن میں اس کا اہتمام تھا کہ کس چیز پر لکھے ہوئے سے نقل کریں۔اور حضور نے ان کو وہ لکھوایا ہو جیسا کہ بعد کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمان ہر ایک کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتے تھے کہ کیا واقعی تم کو یہ رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا ہے۔

۴۷۷۹ مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم کو نبی ﷺ کا زمانہ بیتے ہوئے تیرہ سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔اور تم قرآن میں شک میں مبتلا ہو۔کہتے ہو یہ ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے، کبھی کہتے ہو یہ عبداللہ کی قرأت ہے۔کوئی کہتا ہے واللہ ہم تمہاری قرأت کو تسلیم نہیں کرتے۔لہٰذا میں تم کو انتہائی تاکید کے ساتھ حکم کرتا ہوں کہ جس شخص کے پاس کچھ بھی قرآن ہو وہ اس کو لے کر آئے۔پس کوئی ورقہ پر لکھا ہوا قرآن لے کر آتا اور کوئی چمڑے پر لکھا ہوا قرآن پاک لے کر آتا۔حتی کہ اس طرح قرآن کا اکثر حصہ جمع کر لیا گیا۔پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس جگہ تشریف لائے (جہاں قرآن پاک لکھا جا رہا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو ایک ایک کر کے بلایا اور ہر ایک کو واسطہ دے دے کر پوچھا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے اور وہ تجھے املاء کروا رہے تھے یہ قرآن کا حصہ ہے؟ وہ کہتا: جی ہاں۔پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کام سے فارغ ہو گئے تو پوچھا: لوگوں میں سب سے بڑا کاتب کون ہے؟ لوگوں نے حضرت زید بن ثابت رسول اللہ ﷺ کا نام لیا۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح اللسان کون ہے؟ لوگوں نے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم جاری فرمایا کہ سعید املاء کروائیں اور زید کتابت کرتے رہیں۔پس زید رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی کتابت فرمائی اور اس (ایک مصحف) کے ساتھ کئی مصاحف لکھے۔پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں میں پھیلا دیا۔

مصعب بن سعد کہتے ہیں میں نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے یہ کام (بہت) اچھا کیا۔

۴۷۸۰ مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی، عبداللہ اور معاذ رضی اللہ عنہم کی قرأت سنی تو لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تمہارے پیغمبر ﷺ کو وفات پائے ہوئے پندرہ سال کا عرصہ بیت گیا ہے اور تم اب تک قرآن میں اختلاف کا شکار ہو۔ لہٰذا میں تم پر عزم کے ساتھ حکم کرتا ہوں کہ جس کے پاس قرآن کا کچھ بھی حصہ ہو جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو وہ اس کو لے کر میرے پاس آجائے۔ پس لوگ تختی، ہڈی، اور پتھروں جیسی مختلف اشیاء پر لکھا ہوا قرآن لے کر آئے۔ جب بھی کوئی قرآن کا کچھ حصہ لے کر آتا آپ رضی اللہ عنہ اس سے پوچھتے: تو نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟

اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: سب سے زیادہ فصیح اللسان کون ہے؟

لوگوں نے حضرت سعید بن العاص کا نام لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا سب سے بڑے کاتب کون ہیں؟ لوگوں نے حضرت زید بن ثابت کا نام لیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ زید لکھیں اور سعید لکھواتے رہیں۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کئی مصاحف لکھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شہروں میں تقسیم کر دیئے مصعب بن سعد فرماتے ہیں: میں نے کسی کو اس کام پر عیب لگاتے نہیں دیکھا۔

۴۷۸۱ محمد رحمۃ اللہ علیہ بن ابی رضی اللہ عنہ بن کعب فرماتے ہیں: اہل عراق کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور بولے ہم عراق سے آپ سے ملنے آئے ہیں۔ ہمیں (اپنے والد) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مصحف شریف (قرآن پاک) دکھا دیجیے۔ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ وہ پھر بولے: سبحان اللہ! آپ نکالیے تو سہی۔ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: واقعی اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قبضے میں لے لیا ہے۔ ابو عبید فی الفضائل وابن ابی داؤد

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جامع القرآن ہیں

۴۷۸۲ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: کوئی آدمی قرآن پڑھتا تھا تو دوسرا اس کو کہتا تھا میں تو اس کا انکار کرتا ہوں جس طرح تم پڑھتے ہو۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذکر کی گئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت خطرہ والی اور بہت گراں گذری۔ پس آپ نے قریش اور انصار کے بارہ افراد جمع کیے، جن میں ابی بن کعب، زید بن ثابت، سعید بن العاص رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر سے وہ ڈبہ منگوایا جس میں قرآن پاک تھا۔ اور اسی سے لوگ رجوع کرتے تھے۔

محمد کہتے ہیں: مجھے کثیر بن افلح نے بیان کیا کہ وہ بھی قرآن پاک لکھتے تھے۔ بسا اوقات کسی شئی میں اختلاف ہو جاتا تو اس کو بعد میں لکھنے کے لیے مؤخر کر دیتے تھے محمد کہتے ہیں: میں نے کثیر بن افلح سے پوچھا یہ کیوں؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ محمد کہتے ہیں: میرا گمان ہے اور تم اس کو یقین کا درجہ نہ دینا یہ کہ وہ اس لیے اس اختلاف شدہ حصہ کو لکھنے سے مؤخر کر دیتے تھے تاکہ اپنے درمیان ایسے کسی شخص کو دیکھیں جس نے سب سے آخر میں وہ (رسول اللہ ﷺ سے) سنی ہو۔ اور اس کے قول پر اس کو لکھیں۔ رواہ ابن ابی داؤد

فائدہ: ..... اس گمان کی حقیقت روایت نمبر ۴۷۷۶ میں ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں اس کا واضح جواب گذر چکا ہے۔

۴۷۸۳ ابی الملیح سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب مصحف شریف لکھنے کا ارادہ کیا تو (حکم دیا کہ) ہذیل (قبیلہ کا فرد) املاء کرائے اور ثقیف (کا فرد) لکھے۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۸۴ عبدالاعلیٰ بن عبداللہ بن عامر سے مروی ہے فرمایا: جب مصحف شریف کے لکھنے سے فراغت ہوئی تو وہ مصحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا اور فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا اور خوبصورت کام کیا ہے۔ اگرچہ میں اس میں کچھ لحن غلطی دیکھتا ہوں لیکن عرب اس کو اپنی زبانوں کی بدولت جلد اس کو درست کرلیں گے۔ ابن ابی داؤد، ابن الانباری

۴۷۸۵ ... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف شریف دیکھا تو فرمایا اس میں کچھ لحن (غلطی) ہے لیکن عرب عنقریب اس کو درست کرلیں گے۔ابن ابی داؤد، ابن الانباری

۴۷۸۶ عن قتادہ عن نصر بن عاصم اللیثی عن عبداللہ بن فطیمہ عن یحییٰ بن یعمر کی سند سے مروی ہے کہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن میں کچھ غلطی ہے جس کو عرب عنقریب اپنی زبانوں کے ساتھ درست کرلیں گے۔

رواہ ابن ابی داؤد

عبداللہ بن فطیمہ کہتے ہیں: یہ ان لکھے ہوئے مصاحف میں سے ایک تھا۔

۴۷۸۷ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصحف شریف دیکھا تو اس میں کچھ غلطی محسوس کر کے فرمایا: اگر لکھوانے والا قبیلہ ہذیل کا اور لکھنے والا ثقیف کا ہوتا تو یہ غلطی نہ پائی جاتی۔ابن الانباری وابن ابی داؤد

۴۷۸۸ آل ابوطلحہ بن مصرف میں کسی سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصاحف کو منبر (رسول) اور قبر (رسول) کے درمیان دفن کروادیا تھا۔رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۸۹ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جن دوسرے مصاحف میں قرآن پاک نقل کروادیا تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا وہ حضرت زید بن ثابت کو قرآن کا املاء لکھواتے تھے۔اور حضرت زید رضی اللہ عنہ لکھتے تھے اور ان کے ساتھ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن العاص اس کو واضح اعراب کے ساتھ صاف کرتے تھے۔پس یہ مصحف حضرت ابی اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کی قرأت کے موافق ہے۔ابن سعد

۴۷۹۰ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو املاء کرانے کا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھنے کا اور حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہما کو اعراب لگانے کا حکم دیا۔ابن سعد

فائدہ: ... اعراب مکمل زیر زبر پیش لگانے کو نہیں کہا جاتا بلکہ اس کو تشکیل کہا جاتا ہے یعنی لفظ کو مکمل شکل دینا اور یہ کام بعد میں اموی دور میں مکمل ہوا تھا۔جبکہ اعراب کا تعلق نحو سے ہے یعنی حروف کی آخری شکل کو واضح کرنا۔یہ کام حضرات سعید بن العاص اور عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ نے انجام دیا تھا۔رضی اللہ عنہم وارضاہم اجمعین۔

۴۷۹۱ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (مختلف قرأتوں کے) مصاحف شریف جلوادا لے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: اگر عثمان رضی اللہ عنہ یہ کام نہ کرتے تو میں ضرور کرتا۔رضی اللہ عنہم اجمعین۔ابن ابی داؤد والصابونی المائتین

۴۷۹۲ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کچھ تاخیر کی۔حضرت ابوبکر کی ان سے ملاقات ہوئی تو پوچھا کیا تم میری امارت کو ناپسند کرتے ہو؟ فرمایا: نہیں، مگر یہ بات ہے کہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ چادر صرف نماز کے لیے اوڑھوں گا۔حتیٰ کہ میں قرآن پاک جمع نہ کرلوں۔

محمد یہ کہتے ہیں اسی وجہ سے لوگوں کا گمان تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک (تفسیر کے ساتھ) لکھ لیا ہے۔محمد کہتے ہیں کاش مجھے وہ قرآن پاک مل جاتا تو اس میں بڑا علم پاتا۔ابن عوف کہتے ہیں میں نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جاننے سے انکار کردیا۔ابن سعد

۴۷۹۳ ... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نے مصاحف لکھے تو ہم نے ایک آیت مفقود پائی جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔میں نے اس کو خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه سے ... تبدیلا تک۔الاحزاب

اور حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ دوشہادتوں کے مالک سمجھے جاتے تھے۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا۔عبدالرزاق، ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۷۹۴۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ایک آیت مفقود پائی جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔ جب مصاحف لکھے گئے تو میں نے اس کو خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔ اور حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ دو شہادتوں والے کہلاتے تھے۔ وہ آیت تھی:

من المؤمنین رجال صدقوا ماعاهدوا الله علیه الخ. ابو نعیم

۴۷۹۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے محکم حضور ﷺ کے زمانہ میں ہی جمع کر لی تھیں۔ یعنی مفصل۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مفصلات قرآن

فائدہ:۔۔۔۔۔ سورۃ الحجرات سے آخر قرآن پاک تک کی سورتیں مفصل کہلاتی ہیں انہی کو محکم بھی کہا جاتا ہے۔

۴۷۹۶۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب انہوں نے جمع قرآن کا کام مکمل کر لیا، عرض کیا: تم نے بہت اچھا کیا اور تم کو اچھی چیز کی توفیق نصیب ہوئی۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد آئیں گے، مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا اور وہ ان معلق اوراق میں جو کچھ ہے اس پر عمل کریں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا کون سے اوراق؟ پھر میری نظر اوپر اٹھی تو میں نے مصحف شریف کے اوراق دیکھے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہت تعجب خیز اور اچھی لگی اور آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے دس ہزار درہم عطا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ تم ہم میں سے ہمارے نبی کی حدیث چھپاؤ گے۔ رواہ ابن عساکر

۴۷۹۷۔ (مرسل الشعبی رحمۃ اللہ علیہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے عہد میں چھ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک جمع کیا: ابی بن کعب، زید بن ثابت، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، سعید بن عبید اور ابوزید رضی اللہ عنہم اجمعین اور مجمع بن جاریہ نے دو یا تین سورتوں کے علاوہ سارا قرآن حاصل کر لیا تھا۔ ابن سعد، یعقوب بن سفیان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

۴۷۹۸۔ (مرسل محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ) محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پانچ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک جمع کر لیا تھا۔ معاذ بن جبل، عبادۃ بن الصامت، ابی بن کعب، ابوالدرداء اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم اجمعین۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۷۹۹۔۔۔ محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں جن لوگوں نے قرآن پاک ختم کر لیا تھا وہ عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مصنف فرماتے ہیں: اس روایت کی اسناد میں نظر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن کی آیت ہے

۴۸۰۰۔۔۔ عن علی رحمۃ اللہ علیہ عن خیر رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے السبع المثانی سات بار بار پڑھی جانے والی آیات کے متعلق سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: الحمد للہ رب العالمین۔ کہا گیا۔ یہ تو چھ آیات کی سورت ہے۔ فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک آیت ہے۔

الدارقطنی، السنن للبیهقی، ابن بشران فی امالیه

۴۸۰۱۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز میں کوئی سورت شروع فرماتے تو پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس نے سورت میں کمی کر دی اور فرمایا کرتے تھے یہی بسم اللہ تو السبع المثانی کی تکمیل ہے۔ الثعلبی

القرأت

۴۸۰۲ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابوعبدالرحمن سلمی سے روایت ہے کہ ابوبکر، عمر، عثمان، زید بن ثابت، مہاجرین اور انصار کی قرأت ایک ہی تھی۔

ابن الانباری فی المصاحف

یعنی جہاں لفظوں کا اختلاف ہوجاتا ہے اور رجاء کی حیثیت سے الفاظ مختلف ہوجاتے ہیں یہ حضرات اختلاف نہیں فرماتے تھے۔

۴۸۰۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو نماز میں سورۂ فرقان کی تلاوت اس طریقے کے خلاف کرتے سنا جس طریقہ پر مجھے رسول اکرم ﷺ نے پڑھایا تھا۔ لہٰذا میں ہشام بن حکیم کو ان کے کپڑوں سے پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں لایا۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورۂ فرقان اس کے خلاف پڑھنے کا حکم دیا تو انہوں نے وہی قرأت پڑھی جو میں نے ان سے سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کی تصویب کرتے ہوئے فرمایا: ٹھیک یونہی نازل ہوا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تم پڑھو: میں نے اپنی قرأت کے مطابق (جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا) پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یونہی نازل ہوا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا قرآن تو سات حروف (یعنی سات قرأتوں) پر نازل ہوا ہے۔ جو آسان لگے پڑھ لو۔ ابو داؤد الطیالسی، ابوعبید فی فضائل القرآن، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابوعوانہ، ابن جریر، صحیح ابن حبان، السنن للبیہقی

۴۸۰۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ (سورۂ نازعات کی) آیت: ء اذا کنا غطاما ناخرة پڑھتے تھے نخرة کی بجائے۔

السنن لسعید بن منصور، عبدبن حمید

۴۸۰۵ عمرو بن میمون سے مروی ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ تین یوں پڑھی:

والتین والزیتون وطور سیناء (سینین کی جگہ سیناء پڑھا) اور یونہی عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قرأت میں ہے۔

عبدالرزاق، عبدبن حمید، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد

۴۸۰۶ عبدالرحمن بن حاطب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو عشاء کی نماز پڑھائی اور سورۂ آل عمران شروع کی:

الٓمّ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیام (القیوم کی جگہ)۔

ابوعبید فی الفضائل، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی داؤد، ابن الانباری فی المصاحف، ابن المنذر، مستدرک الحاکم

۴۸۰۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: علی ہم میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔ ابی ہمارے سب سے بڑے قاری ہیں لیکن ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت میں سے کچھ ہم ترک کرتے ہیں کیونکہ ابی کہتے ہیں میں کوئی چیز نہیں چھوڑ سکتا، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ماننسخ من آیة أو ننسهانات بخیر منها۔

ہم کوئی آیت منسوخ نہیں کرتے یا بھلاتے نہیں مگر اس سے اچھی چیز لے آتے ہیں: اور حالانکہ کتاب اللہ ان کے بعد بھی نازل ہوئی ہے (یعنی کتاب اللہ کا ایسا حصہ بھی نازل ہوا ہے جو ان کے علم میں نہیں۔)

بخاری، نسائی، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، ابونعیم فی المعرفة، البیہقی فی الدلائل

۴۸۰۸ خرشتہ بن الحر سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ ایک تختی لکھی ہوئی دیکھی:

اذا نو دی للصلاة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ۔ الجمعه

جب نداء دی جائے نماز کے لیے جمع کے دن پس دوڑو اللہ کے ذکر کی طرف۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کو یہ کس نے املاء کروائی ہے؟ میں نے عرض کیا: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی ہم میں سب سے زیادہ منسوخ القرآن کی تلاوت کرتے ہیں تم اس کو (فاسعوا الی ذکر اللہ کی بجائے) فامضوا الی ذکر اللہ پڑھو۔

ابو عبید، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۰۹ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ فامضوا الی ذکر اللہ پڑھتے سنا۔

الشافعی فی الام، مصنف عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری السنن للبیہقی

۴۸۱۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

ومن عنده علم الکتاب۔ الدارقطنی فی الافراد، تمام ابن مردویہ

یعنی علم الکتاب کی جگہ عَلِمَ الکتابَ یا عُلِمُ الکتابُ پڑھا۔

۴۸۱۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ (صراط الذین کی جگہ): صراط من انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔

وکیع، ابو عبید، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی داؤد فی الجزء من حدیثه، السنن للبیہقی

۴۸۱۳ کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پڑھتے سنا: لیسجننه عتی حین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تجھے کس نے یوں پڑھایا؟ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یسجننه حتی حین۔ پڑھو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو لکھا:

سلام علیک! اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا اور اس کو صاف عربی والا قرآن بنایا اور قریش کے قبیلے کی لغت پر نازل فرمایا۔ پس جب میرا یہ خطبہ تمہارے پاس آئے تو لوگوں کو قریش کی لغت پر قرآن پڑھاؤ۔ اور ہذیل کی لغت پر مت پڑھاؤ۔ ابن الانباری فی الوقت، التاریخ للخطیب

۴۸۱۴ ... عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یوں پڑھتے سنا:

فی جنات یتساء لون عن المجرمین یا فلان ما سلککم فی سقر۔ (حالانکہ اصل قرأت میں یا فلان کا اضافہ نہیں ہے)

عمرو کہتے ہیں: مجھے لقیط نے خبر دی کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی پڑھتے سنا ہے۔ مصنف عبدالرزاق، عبد بن حمید، عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد علی الزهد للامام احمد بن حنبل، ابن ابی داؤد وابن الانباری معاً فی المصاحف، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۸۱۵ ابو ادریس رحمۃ اللہ علیہ خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پڑھا کرتے تھے:

اذجعل الذین کفروا فی قلوبهم الحمیة الجاهلیة ولو حمیتم کما حموا نفسه لفسد المسجد الحرام فانزل اللہ سکینه علی رسوله۔ سورة الفتح

(جبکہ موجودہ قرأت میں ولو حمیتم کما حموا نفسه لفسد المسجد الحرام کے الفاظ نہیں ہیں۔) چنانچہ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو ان کو یہ بات گراں گذری۔ لہٰذا انہوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا حضرت ابی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو پھر دوسرے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بلایا جن میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے پوچھا: تم میں سے کون شخص سورۂ فتح پڑھے گا؟ چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آج کی قرأت کے مطابق سورۂ فتح پڑھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر غصہ ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: میں کچھ بات کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو! حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ جانتے ہیں کہ میں اکثر حضور ﷺ کے پاس جاتا رہتا تھا اور آپ مجھے (قرآن) پڑھاتے تھے۔ جبکہ آپ دروازے ہی پر رہتے تھے۔ لہٰذا اگر آپ

چاہتے ہیں کہ میں لوگوں کواسی طرح پڑھاؤں جس طرح مجھے حضور ﷺ نے پڑھایا ہے تو میں پڑھاؤں گا ورنہ میں تا حیات کسی کوایک حرف بھی نہیں پڑھاؤں گا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:نہیں تم پڑھاؤ۔نسائی، ابن ابی داؤد فی المصاحف، مستدرک الحاکم

نوٹ:۔ ۴۷۴۵ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۸۱۶ ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق کے کچھ لوگوں کے ساتھ سوار ہو کر مدینہ تشریف لائے۔یہ لوگ اپنے ساتھ مصحف شریف بھی لائے تاکہ اس کو ابی بن کعب، زید بن ثابت، علی رضی اللہ عنہ اور مدینہ کے دوسرے اہل علم پر پیش کرسکیں۔لہٰذا ایک دن ان کے ایک ساتھی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ آیت پڑھی:

اذجعل الذين كفروا في قلوبهم الحمية حمية الجاهلية (ولو حميتم كما حموا الفسد المسجد الحرام)

(جبکہ آخری خط کشیدہ حصہ مشہور قرأت میں نہیں ہے) لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم کو یہ کس نے پڑھایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا:ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے ایک شخص کو کہا کہ ابی بن کعب کو بلا کر لاؤ اور دمشقی ساتھی کو کہا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ۔چنانچہ دونوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر کے پاس اپنے اونٹ کو تیل ملتا ہوا دیکھا۔دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کیا۔مدنی شخص نے آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بلاوے کا پیغام دیا۔ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا:امیر المؤمنین نے مجھے کیوں بلایا ہے؟ مدنی شخص نے اپنے ساتھ دمشقی شخص کے بارے میں آگاہ کیا۔حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دمشقی شخص کو (سرزنش کرتے ہوئے) فرمایا:اے قافلہ والو! تم لوگ مجھے تکلیف پہنچانے سے باز نہیں آؤ گے؟ پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے سمیٹ رکھے تھے اور ہاتھوں پر تیل لگا ہوا تھا (اونٹوں کو لگانے کے لیے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دمشقی ساتھیوں کو فرمایا:پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھا:

ولو حميتم كما حموا لفسد المسجد الحرام

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:میں نے ہی ان کو یوں پڑھایا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تم پڑھو۔حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عام قرآءت پڑھ کر سنادی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اے اللہ میں تو اسی کو جانتا ہوں۔حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اللہ کی قسم! اے عمر! تم جانتے ہو کہ میں (دربار رسول میں) حاضر رہتا تھا جبکہ تم لوگ غائب رہتے تھے، مجھے بلا لیا جاتا تھا اور تم کو روک دیا جاتا تھا۔اس کے باوجود میرے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جاتا ہے۔اللہ کی قسم! اگر تم چاہو تو میں اپنے گھر کو لازم پکڑ لیتا ہوں اور کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔رواہ ابن ابی داؤد

۴۸۱۷ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وان کادمکرھم پڑھتے تھے (وان کان مکرھم کی جگہ)

ابو عبید، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:ہم لوگ یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے:

لاترغبوا عن آباء كم فانه كفر بكم أو ان كفرابكم ان ترغبوا عن آباء كم۔ الكجي في سننه

۴۸۱۹ ابن مجلز سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پڑھا:

من الذين استحق عليهم الاوليان۔سورہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:کذبت تم جھوٹ بولتے ہو۔حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:انت اکذب نہیں، تم مجھ سے بڑے جھوٹے ہو۔ایک شخص نے کہا:تم امیر المؤمنین کو جھوٹا کہتے ہو۔حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:میں امیر المؤمنین کے حق کی تعظیم تم سے زیادہ کرتا ہوں لیکن کتاب اللہ کی تصدیق کرنے کی وجہ سے میں نے ان کی تکذیب کی ہے اور کتاب اللہ کی تکذیب کرنے میں امیر المؤمنین کی تصدیق نہیں کرسکتا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:تم (ابی رضی اللہ عنہ نے) سچ فرمایا۔عبد بن حمید، ابن جریر، الکامل لابن عدی

استحق میں تاء پر ضمہ یا فتح پڑھنے کا اختلاف ہوا۔

۴۸۲۰ ابی صلت ثقفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ومن یرد اللہ ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقاً حرجا۔ سورہ

جبکہ بعض صحابہ نے آپ کے پاس حرجاً میں راء کو مکسور پڑھا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حرجاً کو راء کو مفتوح پڑھا تھا۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کنانہ کے کسی شخص کو بلاؤ۔ وہ فیصلہ کرے گا اور ہاں وہ مدلجی ہونا چاہیے۔ لہٰذا ایک نوجوان کو لائے آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تم الحرجۃ کس کو کہتے ہو؟ جوان نے جواب دیا: ہم لوگ الحرجہ ایسے درخت کو کہتے ہیں جو دوسرے درختوں کے درمیان ہو، کوئی چرنے والا مویشی اس کے قریب جاتا ہے اور نہ کوئی وحشی جانور اور کوئی شے اس کے پاس نہیں جاتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی حال منافق کا ہے اس کے پاس بھی خیر کی کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابوالشیخ

فائدہ:.... جب جوان نے بھی الحرجہ راء کو مفتوح پڑھ کر اس کی تشریح کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید ہوگئی کہ یہ آیت میں: صدرہ ضیقا حرجاً ہے نہ کہ حرِجا۔

۴۸۲۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی مگر آپ رضی اللہ عنہ آخر تک سورۂ جمعہ کی آیت یوں پڑھتے رہے:

فامضوا الی ذکر اللہ۔ عبدالرزاق، عبد بن حمید

۴۸۲۲ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا گیا کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ:

فاسعوا الی ذکر اللہ پڑھتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی ہم میں سب سے زیادہ منسوخ التلاوت آیتوں کو جانتے ہیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ: فامضوا الی ذکر اللہ پڑھتے تھے۔ عبد بن حمید

فائدہ:...... موجودہ مشہور قرأت فاسعوا الی ذکر اللہ ہی ہے۔ یہی نہیں دوسری چند جگہ پر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے غیر مشہور قرأت منقول ہیں جو منسوخ ہیں۔

کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب آخری مرتبہ جمع قرآن کا کام ہوا اس وقت مکمل تحقیق کر کے حضور ﷺ سے آخری وقت میں جو تلاوتیں سنی گئیں تھیں ان کے مطابق قرآن پاک لکھا گیا۔ اگرچہ زیادہ تر منسوخ التلاوت آیات کے قاری حضرت ابی رضی اللہ عنہ ہی تھے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لیکن لازمی نہیں ہے کہ ہر اختلافی مقام پر ان کی قرأت منسوخ ہو۔ جیسا کہ ذیل کی روایت اس بات کی واضح عکاسی کرتی ہے۔

۴۸۲۳ عمرو بن عامر انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار الذین اتبعوهم باحسان۔ سورہ

الانصار کو مرفوع پڑھا اور اس کے بعد واؤ نہیں پڑھی (جیسا کہ آج کی قرأت میں والانصار والذین) لہٰذا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: والذین اتبعوهم باحسان ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الذین اتبعوهم باحسان ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: امیر المؤمنین زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی (حضرت زید کے مثل جواب میں) فرمایا: والذین اتبعوهم باحسان ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ اپنی اپنی انگلی سے ایک دوسرے کی ناک کی طرف اشارہ کرنے لگے (اور اپنی اپنی بات کو صحیح قرار دینے لگے) آخر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے حضور ﷺ نے یونہی پڑھایا ہے اور آپ تو بے کار بات کے پیچھے پڑ رہے ہیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے، اچھا ٹھیک ہے، اچھا ٹھیک ہے، ہم ابی کی اتباع کرتے ہیں۔

ابوعبید فی فضائلہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ

۴۸۲۴ (عثمان رضی اللہ عنہ) ابوالمنہال سے مروی ہے کہ ہمیں خبر پہنچی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دن منبر پر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ وہ تمام حروف کافی شافی ہیں۔ وہ شخص کھڑا ہو جائے۔

چنانچہ اس قدر لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جو شمار سے باہر تھے۔ انہوں نے اس کی شہادت دی (کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے) تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور میں بھی تمہارے ساتھ شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ یونہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ الحارث، مسند ابی یعلی

۴۸۲۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے یہ آیت یوں پڑھی:

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر ویستعینون اللّٰه علی مآاصابهم واولئک هم المفلحون ۔ سورہ بقرہ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی داؤد وابن الانباری فی المصاحف

۴۸۲۶ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ''الا من اغترف غرفة''. سورہ غرفہ میں غین کو ضمہ (پیش) کے ساتھ پڑھا (اور یہی مشہور آج کی قرأت میں ہے) جبکہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے غرفہ مفتوح بھی منقول ہے۔

السنن لسعید بن منصور

۴۸۲۷ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہانی سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب مصاحف لکھے گئے تو میں عثمان رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے درمیان قاصد تھا۔ (ایک موقع پر) حضرت زید رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا: لم یتسنه ہے یا لم یتسن. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لم یتسنه یاء کے ساتھ ہے۔

سورہ بقرہ ابو عبید فی فضائله، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۲۸ ابوالزاہریہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ کے آخر میں یہ لکھا:

للّٰه ملک السموات والارض واللّٰه سمیع بصیر. سورہ مائدہ. ابو عبید فی فضائله

۴۸۲۹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو: وریاشا پڑھتے سنا۔ بجائے: وریشاً کے۔

سورئه ابن مردویه

۴۸۳۰ حکیم بن عقال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ''ولبثوا فی کهفهم ثلث مائة سنین'' منونۃ پڑھتے ہوئے سنا۔ الخطیب فی التاریخ

۴۸۳۱ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ سے لکھوایا: وانی خفت الموالی۔ (خاء اور فاء کے فتحہ اور تاء کے کسرہ کے ساتھ جبکہ اصل قرأت میں وانی خفت الموالی ہے۔) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قرأت کے معنی ہوں گے اور میرے مددگار کمزور پڑ گئے۔ ابو عبید فی فضائله، ابن المنذر، ابن اب حاتم

۴۸۳۲ حضرت عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آج کی قرأت جس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر دیا ہے یہ آخری موازنہ ہے۔

ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:......یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی مختلف اشیاء اور لوگوں کے دلوں میں محفوظ قرآن سے موازنہ کر کے مصحف تیار کیے گئے تھے۔ اور یہ ان کے بعد سب سے آخر میں انہی چیزوں کے ساتھ موازنہ کر کے مصحف شریف تیار کیا گیا تھا۔ یہی مطلب زیادہ قرین قیاس ہے جبکہ دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے حضور ﷺ نے آخری دور میں جس طرح قرآن پاک پڑھایا تھا اس کے مطابق یہ مصحف عثمان تیار کیا گیا جس کے مطابق آج قرآن کے تمام نسخے لکھے جاتے ہیں۔

۴۸۳۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے یوں پڑھا:

والذین آمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم. سورہ مستدرک الحاکم

۴۸۳۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ یوں پڑھتے تھے: فانھم لایکذبونک (جبکہ مشہور قرأت فانھم لایکذبونک ہے)۔ سورہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے معنی یہ ارشاد فرماتے تھے: لا یجیئون بحق ھوا حق من حقک۔ یعنی وہ لوگ اپنا کوئی ایسا حق پیش نہیں کر سکتے جو آپ کے حق سے زیادہ حق ہو۔ السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ

۴۸۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ:

من الذین استحق علیھم الاولیان. تاء کے فتح کے ساتھ پڑھتے تھے۔ الفریابی، ابو عبید فی فضائلہ، ابن جریر

۴۸۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یونہی پڑھا:

من الذین استحق علیھم الاولیان ۔(مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۸۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

وعلم ان فیکم ضعفا نیز یہ پڑھا: کل شی فی القرآن ۔ رواہ ابن مردویہ

فائدہ: غالباً ضعف کے لفظ میں اختلاف ہے مشہور قرأت میں ضعفاء ہے۔ اس صورت میں معنی ہیں خدا نے جان لیا تم میں کمزوری ہے۔ لہٰذا ضعفاً ضاء کے کسرہ کے ساتھ معنی ہوگا خدا نے جان لیا تم میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اس سورت میں کل شی فی القرآن ضعف کا معنی بھی ٹھیک ہوگا کہ قرآن کی ہر چیز میں اضافہ ہے۔ واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

۴۸۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا: ونادی نوح ابنھا. ابن الانباری وابوالشیخ

۴۸۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا: وعلی اللہ قصد السبیل ومنکم جائز (جبکہ اصل قرأت میں ومنھا جائز ہے)۔ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھتے تھے:

تسبح لہ السماوت السبع والارض ومن فیھن تاء کے ساتھ (یعنی تسبح کو تاء کے ساتھ پڑھتے تھے)۔ رواہ ابن مردویہ

۴۸۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھتے تھے:

قال لقد علمت ماانزل ھؤلاء الارب السموات ۔ سورہ

یعنی رفع کے ساتھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کی قسم اللہ کا دشمن نہیں جانتا تھا بلکہ موسیٰ علیہ السلام ہی جانتے تھے (کہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے ہی اس کو نازل کیا ہے جبکہ علمت کی صورت میں مطلب ہوتا ہے کہ اللہ کا دشمن جانتا ہے)۔

السنن لسعید بن منصور ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۸۴۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یوں پڑھا:

افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی أولیاء

یعنی أفَحَسِبَ کی جگہ اَفَحَسْبُ پڑھا۔ ابو عبید فی فضائلہ، السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر

۴۸۴۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

اللہ الذی خلقکم من ضعف ۔ ابن مردویہ، الخطیب فی التاریخ

۴۸۴۴ ابوعبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ میں حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں ان کو پڑھا رہا تھا وخاتم النبیین. حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے اور ارشاد فرمایا ان کو خاتم النبیین (ت کے فتحہ کے ساتھ) پڑھاؤ نہ کہ ت کے کسرہ کے ساتھ۔ ابن الانباری معاً فی المصاحف

۴۸۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا یاویلنا من بعثنا من مرقدنا ۔ (جبکہ مشہور قرأت من بعثنا ہے)۔
ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا ونادوا یامالک ۔ (مشہور قرأت یامالک ہے)۔رواہ ابن مردویہ

۴۸۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا: فممدة (جبکہ مشہور قرأت ممددة ہے)۔عبد بن حمید

۴۸۴۸ عمرو ذی مر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پڑھتے ہوئے سنا:

والعصر ۔ ونوائب الدھر ان الانسان لفی خسروانہ فیہ الی آخر الدھر ۔

زمانہ کی قسم! اور زمانہ کے حوادثات کی قسم! انسان خسارے میں ہے اور وہ آخر زمانہ تک اس میں ہے۔

الفریابی، ابوعبید فی فضائلہ، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف، مستدرک الحاکم

۴۸۴۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا:

اذا قومک منہ یصدون ۔

یعنی یصدون میں ضمہ کی جگہ کسرہ پڑھا اور یہی مشہور قرأت ہے۔رواہ ابن مردویہ

۴۸۵۰ (مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضرت ابی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں جب سے اسلام لایا میرے دل یہی ایک چیز کھٹکنے کا باعث بنی کہ میں نے کوئی آیت پڑھی اور دوسرے نے وہی آیت دوسری قرأت میں پڑھی۔ لہٰذا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ نے مجھے یہ آیت یوں یوں پڑھائی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: کیا آپ نے مجھے یہی آیت اس اس طرح نہیں پڑھائی۔ آپ ﷺ نے ہاں میں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام دائیں طرف آئے اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف آئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: قرآن ایک حرف پر پڑھاؤ میکائیل علیہ السلام نے فرمایا: زیادہ کرو۔ حتی کہ جبرئیل علیہ السلام سات حروف تک پہنچ گئے۔ ہر حرف کافی شافی ہے۔مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، ابن منیع، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور

~~۴۸۵۱ ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے~~

وانظر الی العظام کیف ننشزھا ۔ (یعنی ننشزھا کی جگہ ننشرھا) (مسند) اور یہ صحیح ہے۔

۴۸۵۲ حضور ﷺ کی حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے عرض کیا: اے جبرئیل علیہ السلام! مجھے ان پڑھ قوم کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جن میں بوڑھیاں، بڑے بوڑھے، غلام، باندی اور ایسے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا۔

ابوداؤد الطیالسی، ترمذی، ابن منیع، الرویانی، السنن لسعید بن منصور

فائدہ:.... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت حسن صحیح ہے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کئی طریقوں سے منقول ہے۔ خلفاء راشدین اور ان سے قبل حضور اکرم ﷺ کے دور میں امیین ان پڑھ مسلمانوں کی تعداد زیادہ رہی جس کی وجہ سے من جانب اللہ ان کے لیے مختلف قراءتوں پر قرآن پڑھنے کی اجازت دے دی گئی بعد میں جیسے جیسے تعلیم عام ہوگئی اللہ پاک نے تکوینی طور پر قرآن پڑھنا ایک ہی قرأت میں محصور کر دیا۔ اگرچہ تشریعی طور پر اب بھی ہر حرف پر قرآن پڑھنا جائز ہے لیکن چونکہ اس میں امت کے اختلاف اور انتشار کا خدشہ تھا۔ اس لیے خلفاء راشدین ہی کے دور سے ایک قرأت میں قرآن پڑھنے کو زیادہ اختیار کیا گیا۔

۴۸۵۳ رسول اللہ ﷺ احجاز المراء کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جن میں قریب المرگ بوڑھے، بوڑھی بوڑھیاں اور غلام بھی ہیں (جو تعلیم حاصل کرنے سے عاجز ہیں) لہٰذا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ ان کو حکم دیں کہ وہ سات حروف (یعنی قراءتوں) پر قرآن پڑھ لیں۔مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

نوٹ: ......۳۱۰۷ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۸۵۴   حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک آیت پڑھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف پڑھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: کیا آپ نے مجھے یوں یوں نہیں پڑھایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کیوں نہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اور آپ نے مجھے یوں یوں نہیں پڑھایا؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ تم دونوں نے اچھا اور عمدہ پڑھا ہے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ کو کچھ عرض کرنے لگا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر مار کر ارشاد فرمایا اے ابی بن کعب! مجھے قرآن پڑھایا گیا۔ پھر مجھ سے پوچھا گیا: ایک حرف پر یا دو حرف پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے جواب دیا دو حرفوں پر۔ لہٰذا میں نے بھی کہا: دو حرفوں پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے جواب دیا دو حرفوں پر۔ لہٰذا میں نے بھی کہا: دو حرفوں پر۔ پھر پوچھنے والے نے پوچھا: دو حرفوں پر یا تین حرفوں پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا تین حرفوں پر۔ الہٰذا میں نے کہا تین حرفوں پر۔ حتیٰ کہ وہ سات حرفوں پر پہنچ گیا ان میں سے ہر حرف کافی شافی ہے۔ غفورًا رحیمًا کہوں یا سمیعًا علیمًا یا علیمًا سمیعًا اللہ اسی طرح ہے۔ جب تک عذاب کی آیت کو رحمت سے بدل نہ جائے یا رحمت کی آیت کو عذاب سے۔ مسند احمد، ابن منیع، نسائی، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۳۰۸۰ پر روایت گذر گئی۔

۴۸۵۵   حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں تھا۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اس نے جو قرأت کی۔ میں نے اس کی تردید کی۔ پھر دوسرا شخص مسجد میں آیا اور نماز میں اس شخص کے خلاف قرأت کی۔ پھر ہم نماز سے فارغ ہو کر سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا اس شخص نے ایسی قرأت کی ہے جس کی میں نے ان پر نکیر کی۔ پھر یہ دوسرا شخص آکر دوسری طرح قرأت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ دونوں نے پڑھ کر سنایا۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تحسین فرمائی۔ لہٰذا میرے دل میں تکذیب (جھٹلانے کا) خیال سا ہوا جو جاہلیت میں بھی نہیں تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے میری بدلی ہوئی کیفیت ملاحظہ فرمائی تو میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا۔ گویا میں ڈر کے مارے اللہ کو دیکھنے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! میرے رب نے مجھے پیغام بھیجا تھا کہ ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ میں نے درخواست کی کہ میری امت پر آسانی کر دیجیے۔ لہٰذا اللہ پاک نے دوسری مرتبہ فرمایا: دو حرفوں پر پڑھاؤ۔ میں نے دوبارہ درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمائیے۔ اللہ پاک نے تیسری مرتبہ درخواست کی کہ ہر بارے کے بارے تمہاری ایک ایک دعا قبول ہوگی۔ پس میں نے دوبارہ یہ دعا کی: اللھم اغفر لامتی، اللھم اغفر لامتی اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے ذخیرہ کر لی ہے جس دن تمام مخلوق میری طرف متوجہ ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔ مسند احمد، مسلم

۴۸۵۶   (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) نبی کریم ﷺ بنی غفار کے جوہڑ (تالاب) کے پاس تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے (آکر) فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت ایک حرف پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میری اس طاقت نہیں رکھتی۔ جبرئیل علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام سہ بارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ جبرئیل علیہ السلام چوتھی بار تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے جس حرف پر بھی پڑھیں گے درست ہوگا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسلم، ابوداؤد، الدارقطنی فی الافراد

۴۸۵۷   ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھا:

واتقوا یوماً تجزی نفس عن نفس شیئاً۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے لا تجزی پڑھایا ہے اور ولا تقبل منھا شفاعۃ۔ (لاتقبل کی) تاء کے ساتھ

پڑھایا ہے اور ولا یؤخذ منہا عدل (یوخذ کی) یاء کے ساتھ پڑھایا ہے۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۸۵۸ ابی اسامہ اور محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گذرے جو پڑھ رہا تھا:

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے اور آدمی کو کہا دوبارہ پڑھو! اس نے دوبارہ پڑھا تو آپ نے پوچھا: کس نے پڑھایا یہ؟ اس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس چلنے کو کہا۔ لہٰذا دونوں حضرات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: اے ابوالمنذر! (ابی ﷺ کی کنیت) کیا تم نے اس شخص کو یہ آیت پڑھائی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سچ کہتا ہے اور میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے منہ سے یونہی سنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تاکیداً پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی ہے؟ حضرت ابی ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ پوچھا: حالانکہ آپ غصہ سے (بار بار پوچھ رہے) تھے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! اللہ پاک نے جبرئیل علیہ السلام پر نازل کی، جبرئیل علیہ السلام نے محمد کے قلب پر نازل کی اور اس کے بارے میں خطاب سے ان کی رائے پوچھی اور نہ اس کے بیٹے سے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (باوجودیکہ امیرالمؤمنین تھے) وہاں سے ہاتھ اٹھائے ہوئے اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے نکلے۔ ابو الشیخ فی تفسیرہ، مستدرک الحاکم

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اطراف میں فرماتے ہیں اس روایت کی صورت میں مرسل ہے اور میں کہتا ہوں کہ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت کا ایک اور طریق ہے۔

اور اسی کے مثل ابن جریر اور ابوالشیخ وغیرہ نے عمرو بن عامر انصاری سے نقل کیا ہے: جس کو ابو عبید نے فضائل میں، سنید، ابن جریر، ابن المنذر، اور ابن مردویہ نے بھی تخریج فرمایا ہے اور یہی طریق صحیح ہے۔ مستدرک الحاکم

۴۸۵۹ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو پڑھایا:

یقص الحق وھو خیر الفاصلین۔ الدارقطنی فی الافراد، ابن مردویہ

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت پر اختلاف

۴۸۶۰ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا۔ میں نے سورۂ نحل کی ایک آیت پڑھی مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ میرے برابر بیٹھے ہوئے ایک شخص نے وہی آیت دوسری طرح پڑھی۔ میں نے اس سے پوچھا: تم کو یہ قرأت کس نے پڑھائی؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کا نام لیا۔ اتنے میں ایک تیسرے شخص نے وہی آیت ہم دونوں کے خلاف طریقے پر پڑھی۔ میں نے پھر دونوں سے پوچھا: تم دونوں کو یہ کس نے پڑھایا؟ دونوں نے حضور اکرم ﷺ کا نام لیا۔ میں نے کہا: میں تم دونوں سے اس وقت تک جدا نہ ہوں گا جب تک تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نہ چلو۔ چنانچہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے آپ کو ساری خبر سنائی آپ نے مجھے پڑھنے کو کہا: میں نے پڑھا تو آپ نے درست قرار دیا۔ پھر دوسرے کو پڑھنے کو کہا اس کے پڑھنے پر بھی اس کو درست قرار دے دیا۔ پھر تیسرے کو پڑھنے کا کہا اس کے پڑھنے پر بھی اس کو درست قرار دیا۔ اس دن میرے دل میں جاہلیت کی طرح کا شک سا پیدا ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس حال میں دیکھا تو فرمایا: شاید تیرے اندر شیطان آ گیا ہے۔ پھر آپ نے اپنی ہتھیلی میرے سینے پر مار کر شیطان کو دفع کیا اور دعا کی: اے اللہ اس سے شیطان کو نکال دے۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: رب کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) میرے پاس آیا۔ اور بولا: اے محمد! ایک حرف پر قرآن پڑھو۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار! میری امت پر تخفیف فرما دے۔ پھر دوبارہ میرے پاس فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد دو حرفوں پر قرآن پڑھو۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار! میری امت پر تخفیف فرما۔ میرے پاس فرشتہ پھر آیا اور کہا: اے محمد! سات حرفوں پر قرآن پڑھو۔ اور آپ کے لیے ہر مرتبہ دعا کرنے پر ایک سوال پورا کیا جاتا ہے۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار! میری امت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری دعا میں نے قیامت میں شفاعت

کرنے کے لیے مؤخر کردی۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے: ابراہیم علیہ السلام بھی میر شفاعت کے لیے رغبت کریں گے۔

رواہ ابن عساکر

۴۰۹۰، ۴۰۹۱ اور ۴۸۵۵ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۸۶۱ ... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا "قد بلغت من لدنی" مثقلہ (یعنی لام پر تشدید پڑھی من لدنی)۔

ابو داؤد، ترمذی غریب، البزار، ابن جریر، الباوردی، ابن المنذر، الکبیر للطبرانی، ابن مردویہ

۴۸۶۲ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو تغرب فی حمئة پڑھایا۔

ابو داؤد الطیالسی، ابو داؤد، ترمذی غریب، ابن جریر، ابن مردویہ

۴۸۶۳ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے "لتخذت علیه اجراً" پڑھا۔ مسلم، البغوی، ابن مردویہ

۴۸۶۴ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے پڑھایا: "ولیقولوا درست" یعنی سین کے جزم اور تاء کے فتحہ کے ساتھ۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۸۶۵ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوں پڑھا:

أأن سألتكَ عن شيء بعدها۔

یعنی شروع میں دو ہمزہ کے ساتھ۔ ابن حبان، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۸۶۶ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے: اتخت علیه اجراً پڑھا۔ الباوردی، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۴۸۶۷ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پڑھا:

لوشئت لتخذت علیه اجراً (یعنی لتخت کی جگہ)۔ رواہ ابن مردویہ

۴۸۶۸ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا: فابوا ان یضیفوهما۔ (یعنی ان تضیفوهما کی جگہ)۔

رواہ ابن مردویہ

۴۸۶۹ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ: فأبوا ان یضیفوهما کے متعلق فرمایا: یہ اہل بستی کمینے لوگ تھے۔ (نسائی، الدیلمی، ابن مردویہ)

فائدہ: ... حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام دونوں ایک بستی میں پہنچے تو بستی والوں سے کھانا مانگا انہوں نے انکار کر دیا ان کے متعلق حضور ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۴۸۷۰ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

فوجدا فیها جدارا ان ینقض فاقامه فهدمه ثم قعدیبنیه۔

(جبکہ مشہور قرأت میں فهدمه ثم قعدیبنیه نہیں ہے۔) ابن الانباری فی المصاحف، ابن مردویہ

۴۸۷۱ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان وذکرهم بایام اللّٰه اور ان کو اللہ کے ایام یاد دلائیے۔ کے متعلق ارشاد فرمایا: (ایام سے مراد) اللہ کی نعمتیں ہیں۔ عبد بن حمید، نسائی، السنن للبیهقی، ابو داؤد الطیالسی

۴۸۷۲ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے: لیغرق اهلها پڑھا (جبکہ مشہور قرأت لتغرق اهلها ہے)۔ ابن مردویہ

۴۸۷۳ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا:

وکان وراءهم ملک یاخذ کل سفینة صالحة غصبا۔ (مشہور قرأت میں صالحة نہیں ہے)۔ رواہ ابن مردویہ

۴۸۷۴ ابن ابی حسن اپنے والد کے واسطے اپنے دادا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک فارسی شخص کو پڑھاتے تھے۔ جب ان کو یہ پڑھایا:

ان شجرة الزقوم طعام الاثیم۔ اس نے "طعام الیتیم" پڑھا۔ نبی ﷺ وہاں سے گذرے تو اس کو فرمایا: طعام الظالم کہہ لو۔ اس نے کہہ لیا۔ پس اس (کی برکت) سے اس کی زبان صاف ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! اس کی زبان درست کرواور اس کو پڑھاؤ تم کو اجر ملے گا۔ بے شک جس نے یہ قرآن نازل کیا اس نے اس میں کوئی غلطی نہیں چھوڑی اور نہ اس نے جس کے ذریعے یہ نازل کیا گیا۔ اور نہ ہی اس نے کوئی غلطی کی جس پر یہ نازل کیا گیا ہے۔ بے شک یہ قرآن واضح عربی میں ہے۔ رواہ الدیلمی

۴۸۷۵۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے :فبذلک فلیفرحوا هو خیر ممایجمعون۔ پڑھایا۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۸۷۶۔ (انس رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی سب لوگ یوں پڑھتے تھے :مالک یوم الدین۔ (یعنی ملک کی جگہ مالک پڑھتے تھے)۔ رواہ ابن ابی داؤد

رسول اللہ ﷺ پر ہر سال قرآن پیش ہوتا تھا

۴۸۷۷۔ (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابی ظبیان سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہم سے دریافت فرمایا: تم دوقراءتوں میں سے کونسی قرأت کو پہلی شمار کرتے ہو؟ ہم نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کی قرأت کو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ پر ہر سال ایک مرتبہ قرآن پیش کیا جاتا تھا۔ مگر جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ پر دو مرتبہ قرآن پیش کیا گیا۔ اور اس پیشی پر عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوتے تھے۔ لہٰذا جو قرآن پاک منسوخ ہوا اور تبدیل کر دیا گیا اس پر تو وہ حاضر ہوئے لیکن یہ (آخری بار حاضر ہونا) ان پر شاق ہوا شاید کہیں گئے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے باوجود اپنی فضیلت اور سن رسیدگی کے (اس اہم موقع پر حاضر نہ ہوسکے) اور یہ کام ایسے شخص کے سپرد کر دیا جوان کے بیٹے کے قائم مقام تھے۔ (غالباً زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے)۔ اسی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کی کتابت وغیرہ کا کام حضرت زید بن ثابت کے سپرد کیا کیونکہ وہ حاضر تھے اور عبداللہ غائب رہتے تھے نیز اس لیے بھی کیونکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ وحی لکھا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی۔ اور عہد صدیقی میں قرآن لکھ چکے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۴۸۷۸۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: تمہارے پیغمبر پر قرآن پاک سات دروازوں سے سات حروفوں پر نازل ہوا۔ جبکہ تم سے پہلے کتاب ایک ہی دروازے سے ایک ہی حرف پر نازل ہوتی تھی۔

ابن ابی داؤد، مستدرک الحاکم

۴۸۷۹۔ (ابوالطفیل رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا

فمن تبع هدی۔ (یعنی هدای کی جگہ هدی)۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

نوٹ: ۳۰۶۸ نمبر روایت کے ذیل حروف سے کیا مراد ہے کی مفصل بحث ملاحظہ فرمائیں۔

القرآء

۴۸۸۰۔ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) عبید بن میمون مقری کہتے ہیں مجھے ہارون بن مسیّب نے کہا: تم کس کی قرأت پر قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے نافع رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا۔ پوچھا نافع نے کس سے پڑھا۔ میں نے کہا: ہمیں نافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہوں نے اعرج عبدالرحمن بن ہرمز پر پڑھا اور اعرج نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر پڑھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر پڑھا۔ ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو قرآن سنایا اور فرمایا مجھے جبرئیل علیہ السلام نے حکم دیا کہ میں تجھ پر قرآن پیش کروں۔ (یعنی سناؤں)۔

الاوسط للطبرانی

۴۸۸۱ (الشافعی) اسماعیل بن قسطنطین کہتے ہیں میں نے شبل پر پڑھا، شبل نے عبداللہ بن کثیر پر پڑھا، عبداللہ کہتے ہیں انہوں نے مجاہد پر (قرآن) پڑھا۔ مجاہد کہتے ہیں: انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر پڑھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے ابی رضی اللہ عنہ پر پڑھا اور ابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ پر پڑھا۔ مستدرک الحاکم، ابن عساکر

۴۸۸۲ (انس رضی اللہ عنہ) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں معاذ، ابی، سعد اور ابوزید رضی اللہ عنہم نے قرآن پڑھ لیا تھا۔ میں نے پوچھا ابوزید کون ہیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے چچاؤں میں سے تھے کوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

باب الدعاء

فصل......فضائل دعا

۴۸۸۳ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا سے عاجز مت بنو۔ اللہ نے مجھ پر یہ نازل فرمایا: کیا ہے:

ادعونی استجب لکم سورہ

مجھے پکاروں میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا رب (خود) پکار کو سنتا ہے یا کوئی اور راستہ ہے؟

چنانچہ اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:

واذا سألک عبادی عنی فانی قریب سورہ

اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے سوال کریں تو (تو کہہ دے) میں (ان کے بالکل) قریب ہوں۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۸۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: (کسی طرح کی تدبیر اور) احتیاط تقدیر کو نہیں ٹال سکتی لیکن دعا تقدیر کو ٹال سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیاة الدنیا ومتعناهم الی حین. سورہ یونس ۹۸

ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ایک مدت تک (فوائد دنیا سے) ان کو نفع اندوز رکھا۔ ابن ابی حاتم، اللالکائی فی السنة

۴۸۸۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

دعا مؤمن کی ڈھال ہے اور جب دروازہ کھٹکھٹانا بے تحاشا ہو جائے ت کھول ہی دیا جاتا ہے۔ الخلعی فی الخلعیات

۴۸۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں یہ یہ کہہ رہا تھا: اللھم ارحمنی آپ ﷺ نے میرے شانوں کے درمیان ہاتھ مارا اور فرمایا: (اللہ کی رحمت کو) عام کرو اور (صرف اپنے لیے) خاص نہ کرو۔ بے شک خصوصی اور عموم کے درمیان آسمان و زمین جیسا فاصلہ ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۲۵۸ پر روایت کی شرح ملاحظہ فرمائیں۔

۴۸۸۷ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

دعا میں خوب کوشش (اور کثرت) کرو بے شک جب کثرت سے دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے تو دروازہ آخر کھول دیا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فصل......دعا کے آداب میں

۴۸۸۸ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہ گراتے تھے جب تک ان کو اپنے چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔ترمذی، صحیح غریب، مستدرک الحاکم

کلام:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (بمعنی ضعیف) ہے۔حماد بن عیسیٰ اس میں متفرد ہیں اور وہ قلیل الحدیث بھی ہیں اور ضعیف بھی ہیں جن کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔جبکہ امام حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:اس روایت کے مثل اور بھی مرویات ہیں انہی میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ان تمام احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ روایت کو بھی حسن درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

تحفة الاحوذی ۳۲۸/۹

۴۸۸۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احجاز الزیت کے پاس ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کے ساتھ دعا کرتے دیکھا، جب آپ دعا سے فارغ ہو گئے تو آپ نے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیے۔عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۴۸۹۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

میں اس شخص کو اللہ کے بارے میں تنگ دل پاتا ہوں جو ناممکن شے کے بارے میں اللہ سے سوال کرتا ہے۔کیونکہ اس کی حقیقت تو اللہ نے واضح کر دی ہے۔الدارمی، ابن عبدالبر فی العلم

فتنہ سے پناہ مانگنے کا طریقہ

۴۸۹۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ایک شخص کو فتنہ سے پناہ مانگتے ہوئے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اے اللہ میں اس کے الفاظ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔پھر اس شخص کو فرمایا: کیا تو اپنے رب سے یہ سوال کر رہا ہے کہ وہ اہل وعیال اور مال و دولت نہ عطا کرے یا فرمایا:اہل واولاد نہ دے۔اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: کیا تو پسند کرتا ہے کہ اللہ تجھے مال اور اولاد نہ دے۔پس جو بھی فتنہ سے پناہ مانگنا چاہیے وہ فتنے کی گمراہیوں سے پناہ مانگے۔ابن ابی شیبہ، ابو عبید

فائدہ:......اللہ پاک نے قرآن پاک میں مال واولاد کو فتنہ ارشاد فرمایا ہے یعنی یہ آزمائش ہیں۔لہٰذا فتنہ سے پناہ مانگنا مال واولاد سے پناہ مانگنا ہے۔لہٰذا یہ دعا کرے کہ اے اللہ!میں گمراہ کرنے والے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اللھم انی اعوذبک من الفتنة المضللة۔

۴۸۹۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھا لیتے تھے اور جب فارغ ہوتے تو دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔مستدرک الحاکم

۴۸۹۳ (عثمان رضی اللہ عنہ) ایک شخص دعا کرتے ہوئے ایک انگلی سے اشارہ کر رہا تھا،حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:یہ شیطان کے لیے ہتھوڑا ہے۔سفیان الثوری فی الجامع، السنن للبیہقی

۴۸۹۴ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اے علی!اللہ سے ہدایت اور درستی کا سوال کرو۔اور ہدایت کے ساتھ سیدھے راستے کو اور درستی سے تیر کے نشانے کی درستی یاد کرو۔

ابوداؤد الطیالسی، الحمیدی، مسند احمد، العدنی، مسلم، ابوداؤد، نسائی، مسند ابی یعلی، الکجی ویوسف القاضی فی سننھما، جعفر الفریابی فی الذکر، ابن حبان، شعب الایمان للبیھقی

۴۸۹۵ حضور ﷺ سے جب کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو آپ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ اگر اس کام کو کرنے یا اس چیز کو عطا کرنے کا خیال ہوتا تو نعم

ہاں فرمادیتے۔اور اگر نہ کرنے کا خیال ہوتا تو خاموش ہو جاتے لیکن لا یعنی نہیں کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک اعرابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا۔آپ خاموش رہے۔اس نے پھر سوال کیا آپ خاموش رہے۔اس نے تیسری بار بھی سوال کر دیا تب آپ ﷺ نے جھڑکنے کے انداز میں فرمایا: اے اعرابی! سوال کر جو بھی چاہتا ہے۔صحابہ کرام اس کی ذات پر رشک کرنے لگے،صحابہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ جنت مانگے گا۔لیکن اعرابی نے کہا: میں آپ سے سواری کا جانور مانگتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے دیا۔اعرابی نے پھر کہا اور میں زاد (یعنی توشہ) کا بھی سوال کرتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے دیا۔صحابہ فرماتے ہیں ہمیں اس پر بہت تعجب ہوا کہ (ہر چیز مانگ سکتا تھا لیکن یہ اتنی حقیر چیزوں پر راضی ہو گیا) پھر نبی کریم ﷺ نے اعرابی کے بارے میں فرمایا: اس اعرابی اور بنی اسرائیل کی بڑھیا کے سوالوں کے درمیان کتنا فرق ہے؟ پھر آپ ﷺ نے (اس کی وضاحت میں اس بڑھیا کا قصہ) ارشاد فرمایا:

جب موسیٰ علیہ السلام کو حکم سمندر عبور کرنے کا ملا اور آپ سمندر تک پہنچے تو جانوروں کے چہرے مڑ گئے (یعنی سمندر نے راستہ نہ دیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے پروردگار! یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ (ادھر سمندر راستہ نہیں دے رہا اور تیرا حکم ہے کہ اس کو عبور کروں) اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: تم یوسف علیہ السلام کی قبر کے پاس جاؤ اپنے ساتھ اس کی ہڈیوں کو لے لو۔(پھر سمندر تم کو راستہ دے گا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو قبر زمین کے برابر ہو چکی تھی۔(اور اس کا کوئی نام و نشان نہ تھا) موسیٰ علیہ السلام کو پتہ نہ چل رہا تھا کہ قبر کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: اگر کوئی ہم میں سے ان کی قبر کو جان سکتا ہے تو فلاں بڑھیا ہی ہے جس کو شاید اس کا علم ہو۔

یوسف علیہ السلام کی قبر

موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پیغام بھیج کر بلایا اور پوچھا کیا تو جانتی ہے کہ یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟ بڑھیا نے ہاں میں جواب دیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اس کا پتہ دو۔بڑھیا بولی ہرگز نہیں اللہ کی قسم! جب تک تم میرا سوال پورا نہ کرو۔موسیٰ نے فرمایا: بولو تمہیں تمہارا سوال دیا۔بڑھیا بولی: میں تم سے سوال کرتی ہوں کہ جنت میں جس درجہ میں تم کو جگہ ملے اسی درجہ میں مجھے بھی ٹھکانہ دیا جائے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم صرف جنت کا سوال کر لو۔بڑھیا بولی نہیں۔اللہ کی قسم! میں تو تمہارے ساتھ ہی ہونا چاہتی ہوں۔موسیٰ علیہ السلام بار بار اس کو منع فرماتے رہے۔آخر اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی: اس کو اس کا سوال دیدو (یعنی حامی بھر لو) اس سے تمہارے حق میں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس کا سوال دیا اور تب بڑھیا نے پتہ بتایا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہڈیوں کو نکالا اور سمندر عبور کیا۔الاوسط للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۴۸۹۶ (سعد رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں دعا میں دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کر رہا تھا آپ ﷺ پاس سے گذرے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا ایک (ایک) (یعنی ایک انگلی سے اشارہ کرو)۔ابن ماجۃ

۴۸۹۷ (مسند طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ) ابن ابی الدنیا اپنی کتاب محاسبۃ النفس میں فرماتے ہیں: مجھے عبد الرحمٰن بن صالح المحاربی عن لیث کی سند سے بیان کیا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ایک شخص نے ایک دن اپنے کپڑے اتارے اور تیز دھوپ میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔اور اپنے نفس کو ڈانٹنے لگا: لے مزہ چکھ جہنم کی آگ کا، (لے مزہ چکھ جہنم کی آگ کا) تو رات کو تو مردار بنا پڑا رہتا ہے اور دن کو اکڑ خان بنا پھرتا ہے۔اس شخص کی اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ پر نظر پڑی، آپ ایک درخت کے سائے تلے بیٹھے تھے۔

لہٰذا وہ شخص زمین سے اٹھ کر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ پر میرا نفس غالب آ گیا تھا (اس وجہ سے اس کو سزا دے رہا تھا) نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا: تیرے لیے آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور اللہ پاک تیرے ساتھ ملائکہ پر فخر فرما رہے ہیں۔پھر آپ

ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا اپنے بھائی سے توشہ حاصل کرلو۔ پس کوئی کہنے لگا اے فلاں! میرے لیے دعا کردے۔ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو فرمایا: تم ان سب کے لیے دعا کردو۔ وہ شخص دعا کرنے لگا:

اللهم اجعل التقوىٰ زادهم واجمع على الهدى امرهم۔

اے اللہ تقویٰ کو ان کا توشہ بنادے اور ہدایت پر ان کے کام کو جمع کردے۔

نبی ﷺ نے دعا کی: اللهم سدده اے اللہ اس کو (دعا میں) درست راہ سمجھا۔ پھر اس شخص نے یہ دعا (بھی) کی: واجعل الجنة مآبهم اور جنت کو ان کا ٹھکانہ بنادے۔ ابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس

۴۸۹۸ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضور اکرم ﷺ جب کسی کے لیے دعا فرماتے تو اپنی ذات سے ابتداء فرماتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو ذکر فرمایا: اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر، اگر وہ صبر کرتے تو اپنے ساتھی سے بڑی تعجب خیز چیزیں دیکھتے لیکن انہوں نے یہ کہا:

ان سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذراً۔ الکھف: ۷۶

اس کے بعد اگر میں (پھر) کوئی بات پوچھوں (یعنی اعتراض کروں) تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا کہ آپ میری طرف سے عذر (کے قبول کرنے میں غایت کو پہنچ گئے)۔

یوں خود ہی انہوں نے اپنے ساتھی کو ڈھیل دے دی۔ مصنف ابن ابی شیبة، مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن منیع، ابن قانع، ابن مردویه

فائدہ: ۴۸۸۶ روایت میں خصوصیت کی بجائے عمومیت کا حکم دیا گیا یعنی سب کے لیے دعا کرو اسی طرح روایت ۴۸۹۷ میں بھی عام دعا کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ اس روایت میں اور آنے والی چند روایات میں اس بات کی تعلیم ہے کہ پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اس دعا میں سب کو شامل کرلے۔ جیسے نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہم پر رحم فرما۔

اللهم افتح لنا ابواب الدعاء واجابتها۔

۴۸۹۹ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا میں کسی کا ذکر کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے۔

ترمذی، حسن غریب صحیح

۴۹۰۰ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ (دعا میں) جب انبیاء میں سے کسی کا ذکر کرتے تو اپنی ذات سے ابتداء فرماتے تھے اور یوں کہتے تھے: اللہ کی رحمت ہو ہم پر، ہود اور صالح پر۔ مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۴۹۰۱ آپ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ انبیاء میں سے کسی کا ذکر فرماتے تو یوں فرماتے: اللہ پاک ہم پر، ھود پر، صالح پر اور موسیٰ پر رحم فرمائے اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ذکر فرماتے تھے۔ ابن قانع، ابن مردویه

دنیا و آخرت کی بھلائی مانگیے

۴۹۰۲ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس آئے وہ (بیماری اور عبادت و محنت و مشقت) کی وجہ سے پر نوچے ہوئے چوزے کی طرح پڑا تھا۔

نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: تو اللہ سے کوئی دعا کرتا تھا کیا؟ اس نے عرض کیا: میں دعا کرتا تھا کہ اے اللہ! تو آخرت میں جو مجھے سزا دینا چاہتا ہے وہ دنیا ہی میں دیدے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے یوں کیوں نہیں کہا:

اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ چنانچہ اس نے یہ دعا کی تو اللہ نے

اس کو شفاء بخش دی۔ مصنف ابن ابی شیبه

۴۹۰۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر سو دعائیں بھی کرتے تب بھی شروع میں، آخر میں اور درمیان میں یہ دعا ضرور کرتے:

ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ۔ رواه ابن النجار

۴۹۰۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس داخل ہوئے، وہ (بیماری کی وجہ سے) گویا ایک پرندہ (کی طرح بے جان) ہوگیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے اپنے پروردگار سے کوئی سوال کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میں یہ دعا کیا کرتا تھا: اے اللہ! تو جو سزا مجھے کل آخرت میں دینا چاہتا ہے وہ آج دنیا ہی میں جلد دے دے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو ہرگز اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو نے یوں کیوں نہیں کہا:

اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ۔

چنانچہ آدمیؓ نے یہ دعا کی تو وہ (بیماری کی کیفیت اس سے) چھٹ گئی۔ رواه ابن النجار

۴۹۰۵ اسحاق بن ابی فروہ، یزید الرقاشی کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندۂ مؤمن اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں تم اس کو جواب مت دو۔ میں چاہتا ہوں کہ اور اس کی آواز سنوں۔ اور جب فاجر شخص دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں: اے جبرئیل علیہ السلام! اس کی حاجت جلد پوری کردو میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔

رواه ابن النجار

۴۹۰۶ (مسند سلمۃ بن الاکوع) سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو جب بھی دعا کرتے دیکھا آپ نے

سبحان ربي الاعلى والوهاب پڑھا۔ رواه ابن ابی شیبه

۴۹۰۷ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: میں قرآن سیکھنے کی ہمت نہیں رکھتا تو اس کے بدلے مجھے کیا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو:

سبحان الله، والحمدلله، ولاحول ولا قوة الا بالله، ولااله الاالله، والله اكبر

آدمی نے کہا: اس طرح اور اس نے پانچوں انگلیاں ملالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو اللہ کے لیے ہیں آدمی نے پوچھا: پھر میرے لیے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم یوں کہا کرو:

اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وارزقني ۔

پھر آدمی نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کرکے پوچھا: یوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ خیر کے ساتھ بھرلیے۔

مصنف عبدالرزاق

فائدہ:...... آدمی نے پہلے ایک مٹھی بند کرکے پوچھا کہ اس طرح ان کلمات کو تھام لوں اور ان کو حرز جان بنالوں تو میرے لیے کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ تو فقط پروردگار کی خوشنودی کے لیے ہیں۔ اور تمہارے فائدے کے لیے یہ دعائیں ہیں تب اس نے دونوں مٹھیاں بند کرکے پوچھا: ان دونوں چیزوں کو زندگی سے وابستہ کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور اس طرح تم دونوں ہاتھوں میں خیر بھرلوگے۔

۴۹۰۸ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: ابتہال یہ ہے: پھر آپ دونوں ہاتھ کھول کر ان کی پشت اپنے منہ کی طرف کرلی اور دعا اس طرح ہے پھر آپ نے دونوں ہاتھ (ہتھیلیاں سامنے کرکے) ڈاڑھی کے نیچے کرلیے۔ اور اخلاص اس طرح ہے پھر انگلی سے اشارہ کرکے دکھایا۔ مصنف عبدالرزاق

فائدہ:...... ابتہال: یعنی خوب گڑگڑانا اور آہ وزاری کرنا۔ دعا معلوم ہے اور اخلاص یعنی انگلی سے اشارہ کرنا جس طرح تشہد میں کیا جاتا ہے اور دل میں یہ خیال کرنا اے اللہ ایک تجھ کو پکارتا ہوں میری پکار سن لے یہ اخلاص ہے۔

۴۹۰۹ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا۔ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: اللہ تو ایک ہے۔جب بھی تو انگلی سے اشارہ کرے تو ایک انگلی سے اشارہ کر۔ رواہ عبدالرزاق

۴۹۱۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی:

اے اللہ! مجھے میرے شوہر نبی ﷺ سے فائدہ پہنچاتا رہ اور میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے بھی مجھے فائدہ دیتا رہ۔

نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا: تم نے تو اللہ سے متعین عمروں گنے چنے ایام اور تقسیم شدہ رزق کے بارے میں سوال کیا ہے۔حالانکہ اللہ پاک کسی بھی شی کے وقت سے پہلے اس کا فیصلہ فرماتے ہیں اور نہ کسی شی کو اس کے وقت آنے پر مؤخر فرماتے ہیں۔لہٰذا اگر تم اللہ سے یہ سوال کرتی کہ وہ تم کو قبر کے عذاب اور جہنم کی آگ سے پناہ دے تو یہ زیادہ بہتر اور افضل ہوتا۔مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم، ابن حبان

۳۲۲۸ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۹۱۱ (ابوامامۃ الباہلی) ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے تو ہمارے دلوں میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ ﷺ ہمارے لیے دعا فرمادیں۔اور آپ ﷺ نے ہمارے لیے واقعتہ دعا فرمادی:

اللّٰھم اغفرلنا وارحمنا، وارض عنا وتقبل منا وادخلنا الجنة ونجنا من النار واصلح لناشأننا کله۔

اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہم سے ہماری دعا قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات مرحمت فرما اور ہمارے تمام کاموں کو اچھا کر دے۔

حضور ﷺ یہ دعا فرما چکے تو ہم نے خواہش کی کہ مزید اور دعائیں ہم کو دیدیں۔ادھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے تمام کاموں کی (دعا کر کے اس) کو جمع کر دیا ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۱۲ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

خوشی کے دن اللہ سے دعا کر، ان شاء اللہ وہ رنج وغم کے دن بھی تیری دعا قبول کرے گا۔رواہ مستدرک الحاکم

۴۹۱۳ (ابوذر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

نیکی کے ساتھ تھوڑی سے دعا بھی کافی ہے، جس طرح بہت سے کھانے کے لیے تھوڑا سا نمک کافی ہو جاتا ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۱۴ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب موسیٰ بن عمران علیہ السلام دعا فرماتے تھے تو حضرت ہارون (بن عمران) علیہ السلام آمین کہتے تھے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں آمین اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔مصنف عبدالرزاق

دعا میں کوشش ومحنت

۴۹۱۵ (عائشہ رضی اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا اس قدر مانگتے تھے کہ میں بھی آپ کے ہاتھ اٹھانے سے تھک جاتی تھی:

اللھم انما انا بشر فلاتعذبني بشتم رجل شتمته أو آذيته۔

اے اللہ! میں بھی ایک بشر ہوں اگر میں نے کسی کو برا بھلا کہہ دیا ہو یا کسی کو تکلیف دیدی ہو تو مجھے اس پر عذاب نہ دیجئے گا۔

مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۶ (مرسل طاؤس رحمۃ اللہ علیہ) طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک قوم پر بددعا فرمانے لگے تو اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بہت بلند کر دیئے۔(آپ کے نیچے) اونٹنی چکرانے لگی تو آپ نے ایک ہاتھ سے اونٹنی (کی مہار) تھامی اور دوسرا ہاتھ یونہی آسمان کی طرف بلند رہنے دیا۔مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۷ (مرسل عروہ رحمۃ اللہ علیہ) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دیہاتی قوم کے پاس سے گذرے، جو اسلام لاچکے تھے۔ اور لشکریوں نے ان کے علاقوں کو تہہ و بالا کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے خوب پھیلا کر ان کے لیے دعا کی ایک دیہاتی نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور پھیلا یئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں کو چہرے کے سامنے (آخر تک) پھیلا دیا اور آسمان کی طرف بلند نہیں کیا۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۸ (مرسل الزہری رحمۃ اللہ علیہ) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں اپنے ہاتھوں کو سینے تک بلند کر لیتے تھے۔ پھر (فراغت کے بعد) دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیتے تھے۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے علاوہ بھی دعا فرماتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

یہی روایت ایک جامع دعا کے ساتھ ۳۲۱۰ پر گذر چکی ہے۔

۴۹۲۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ پر جانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے اجازت دیدی اور فرمایا: اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا اور دعا کے وقت ہمیں نہ بھولنا۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، مصنف عبدالرزاق

عافیت کی دعا کی اہمیت

۴۹۲۱ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ پہلے سال ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:

آگاہ رہو! لوگوں میں یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی شئی تقسیم نہیں ہوئی۔ یاد رکھو! سچائی اور نیکی دونوں جنت میں جائیں گی اور جھوٹ اور بدی دونوں جہنم میں جائیں گی۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان فی روضۃ العقلاء، الدارقطنی فی الافراد، السنن لسعید بن منصور

۴۹۲۲ جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ میں منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو یاد کر کے رونے لگے پھر ارشاد فرمایا: اللہ سے عاقبت کا سوال کرو پھر فرمایا: بے شک یقین کے بعد عافیت کے مثل کوئی چیز کسی کو عطا نہیں کی گئی۔

نسائی، حلیۃ الاولیاء

۴۹۲۳ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ بے شک (ایمان کے) یقین کے بعد عافیت سے افضل کوئی شی کسی کو عطا نہیں کی گئی۔ اور شک و شبہ سے بچو، یقیناً کفر کے بعد شک سے زیادہ سخت کوئی چیز کسی کو نہیں دی گئی۔ تم پر سچائی لازم ہے۔ کیونکہ سچائی نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے۔ جھوٹ سے بچو بے شک وہ بدی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔ ابن جریر فی تھذیب الآثار، ابن مردویہ

۴۹۲۴ اوسط رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے سال رسول اللہ ﷺ میری اس جگہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا: اللہ سے معافاۃ یا فرمایا عافیت کا سوال کرو۔ بے شک یقین کے بعد معافاۃ یا عافیت سے بڑھ کر کوئی افضل شی کسی کو نہیں دی گئی۔ تم پر سچائی لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں جائیں گی۔ جھوٹ سے بچو، کیونکہ وہ بدی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گی۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، بغض نہ رکھو، قطع تعلقی نہ کرو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ کرو۔ اور اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ نے تم کو اس کا حکم دیا ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم

فائدہ:...... عافیت اور معافاۃ دونوں کا ایک ہی مطلب ہے دنیا و آخرت میں ہر طرح کی تکلیف اور پریشانی سے نجات۔

۴۹۲۵ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ (کی وفات کے بعد ان) کی جگہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو پہلے سال موسم گرما میں اسی جگہ کھڑے ہوئے فرماتے سنا: یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دو مرتبہ بہہ پڑیں۔ پھر فرمایا:

میں نے تمہارے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ سے مغفرت اور دنیا و آخرت میں عافیت اور درگذر کرنے کا سوال کرو۔ مسند ابی یعلی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند جید (عمدہ) ہے۔

۴۹۲۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس منبر (رسول) پر فرماتے سنا: میں نے اسی روز پہلے سال رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا تھا: یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غمگین ہو گئے اور رو پڑے پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کلمہ اخلاص کے بعد تم کو عافیت جیسی کوئی چیز نہیں دی گئی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔

مسند احمد، ابن حبان

۴۹۲۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو یہاں رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ یہی بات پھر دہرائی پھر رو پڑے۔ پھر دہرائی اور پھر رو پڑے پھر فرمایا:

انسانوں کو اس دنیا میں عفو اور عافیت سے بڑھ کر افضل کوئی شی عطا نہیں کی گئی لہٰذا اللہ سے ان دونوں چیزوں کا سوال کیا کرو۔

نسائی، مسند ابی یعلی، الدارقطنی فی الافراد

عافیت کی دعا مانگنا چاہئے

۴۹۲۸ رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ بن رافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منبر رسول اللہ ﷺ پر فرماتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی یاد میں رو پڑے۔ پھر یہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: میں نے اسی گرمیوں میں پہلے سال رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ سے دنیا و آخرت میں عفو، عافیت اور یقین کا سوال کرو۔ مسند احمد، ترمذی حسن غریب

۴۹۲۹ ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ سہل رحمۃ اللہ علیہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں، حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم لوگ روضۂ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے۔ پھر اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا:

اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہلے سال ان لکڑیوں پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

کسی بندے کو اچھے یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔ پس اللہ سے حسن یقین اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ البزار

سہل کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث مرفوع منقول نہیں ہے۔

۴۹۳۰ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: لوگوں کو یقین اور عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ پس ان دونوں چیزوں کا اللہ سے سوال کرو۔ مسند احمد

یہ روایت منقطع الاسناد ہے۔

۴۹۳۱ ثابت بن الحجاج سے مروی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ پہلے سال تمہارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور یہ فرمایا تھا: اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ بے شک کسی بندے کو یقین کے سوا عافیت سے بڑھ کر کوئی شئی نہیں دی گئی۔ اور میں بھی اللہ سے یقین اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ مسند ابی یعلی

کلام:۔۔۔۔ یہ روایت بھی منقطع الاسناد ہے۔لیکن امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:اس حدیث کے متصل اور منقطع بہت سے طریق ہیں جس کی وجہ سے حدیث صحت کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۶۲۷

۴۹۳۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل سے دنیا وآخرت کی عافیت اور مغفرت کا سوال کرو۔

التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

۴۹۳۳ بواسطہ عبداللہ بن جعفر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کونسی دعا سب سے افضل ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ سے مغفرت اور عافیت کا سوال کرو۔ رواہ ابن النجار

فائدہ:۔۔۔۔ بلاشک جب انسان کو دنیا وآخرت کی ہر تکلیف اور مصیبت سے نجات مل جائے اس سے بڑھ کر اور کیا شئی ہوسکتی ہے اور یہی عافیت اور مغفرت کا حاصل ہے۔

۴۹۳۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا نبی اللہ! کونسی دعا افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب سے دنیا وآخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرو۔ بے شک تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ نسائی

۴۹۳۵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک شخص پر گذر ہوا جو کہہ رہا تھا: اللھم انی اسألک الصبر۔ اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔ تو نے تو اللہ سے مصیبت کا سوال کرلیا ہے، عافیت کا سوال کر۔

اسی طرح آپ ایک دوسرے شخص کے پاس سے گذرے جو کہہ رہا تھا: اللھم انی اسألک تمام النعمة اے اللہ میں تجھ سے کامل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن آدم! جانتا ہے کمال نعمت کیا شئی ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک دعا ہے، میں خیر کی امید سے مانگ رہا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کمال نعمت جنت کا دخول اور جہنم سے نجات ہے۔

یونہی حضور ﷺ کا ایک شخص ک پاس سے گذر ہوا، جو کہہ رہا تھا: یا ذالجلال والاکرام حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے دعا قبول ہوگی سوال کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

ممنوع الدعا

۴۹۳۶ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ اعرابی نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کی:

اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی کو اپنی رحمت میں شریک نہ کر۔ نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے ایک وسیع شے کو تنگ کردیا ہے۔ پھر اعرابی اسی وقت وہاں سے ہٹ کر مسجد کے کونے میں پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس کی طرف لپکے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس پر پانی کا ایک ڈول بہادو۔ تم کو آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ مشکل پیدا کرنے والا۔

السنن لسعید بن منصور

۴۹۳۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو دعا کرتے دیکھا، وہ دعا کرتے ہوئے انگوٹھوں کر پاس والی دونوں انگلیاں اٹھارہی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تو ایک ہی ہے یوں اس کو دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنے سے منع کیا۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۳۸۔۔۔۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہل مکہ کے قصہ گو واعظ کو فرمایا دعا میں قافیہ بندی سے اجتناب کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو خوب دیکھا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

دعا کی قبولیت کے اوقات

۴۹۳۹ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارش کے پہلے قطرے سے اپنے سر کھول دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: یہ بارش ہمارے پروردگار کے پاس سے ابھی ابھی آئی ہے جو برکت سے بھرپور ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... روایت میں ایک راوی ایوب بن مدرک ہے جو متروک اور نا قابل اعتبار ہے۔ ابن عساکر بحوالہ کنز ج ۲ ص ۶۲۹

۴۹۴۰..... (عطاء) عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: تین وقتوں میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ اذان کے وقت، بارش برستے وقت اور دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ کے وقت۔ السنن لسعید بن منصور

۴۹۴۱ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ افضل گھڑیاں نماز کے اوقات ہیں لہٰذا ان اوقات میں دعا کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۴۲ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب بھی کوئی شخص اللہ کے آگے سجدہ میں پیشانی ٹیکتا ہے اور کہتا ہے: یارب اغفرلی، یارب اغفرلی، یارب اغفرلی، اے پروردگار میری مغفرت فرما، اے پروردگار! میری مغفرت فرما، اے پروردگار! میری مغفرت فرما۔ پھر بندہ سر اٹھاتا ہے تو اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۴۳ (مسند حدیر ابی فوزۃ اسلمی یا اسلمی) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بشیر کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ کے پاس اصحاب جن میں حدیر ابوفوزہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں دیکھا کہ یہ لوگ جب بھی چاند دیکھتے تو کہتے:

اللھم اجعل شھرنا الماضی خیر شھر وخیر عاقبة وارسل علینا شھرنا ھذا بالسلامة والاسلام والامن والایمان والمعافاة والرزق الحسن۔

اے اللہ! ہمارے اس گذشتہ ماہ کو بہترین ماہ بنا اور بہترین انجام کار بنا۔ اور ہم پر آئندہ ماہ کو سلامتی اور اسلام امن اور ایمان عافیت اور عمدہ رزق کے ساتھ بھیج۔ بخاری فی التاریخ، ابن مندہ، الدولابی فی الکنیٰ، ابونعیم، ابن عساکر

فائدہ:..... فوزہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ایک جماعت نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے جبکہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے تابعین میں ان کو شامل کیا ہے۔ الاصابہ۔ فرماتے ہیں ابن مندہ فرماتے ہیں صحیح ابوفوزہ ہے۔

۴۹۴۴..... عثمان بن ابی العاتکہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے بھائی زیاد نے بتایا: نبی کریم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے:

اللھم بارک لنا فی شھرنا ھذا الداخل۔

اے اللہ! ہمیں اس آنے والے مہینے میں برکت عطا فرما۔

پھر انہوں نے آگے حدیث ذکر کی اور بتایا کہ اس دعا پر چھ صحابہ کرام جنہوں نے یہ دعا سنی تھی مواظبت فرماتے تھے اور ساتھ حدیر ابوفوزہ سلمہ ہیں جو اس دعا پر مواظبت کرتے تھے۔ ابن مندہ، ابن عساکر

قبولیت کے مقامات

۴۹۴۵..... (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ حجر اسود اور باب کے درمیان دعا کرتے تھے:

اللھم انی اسألک ثواب الشاکرین ونزل المقربین ومرافقة النبیین ویقین الصدیقین وذلة المتقین واخبات الموقفین حتی توفانی علی ذلک یاارحم الراحمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں شکر گذاروں کے ثواب کا، برگزیدہ لوگوں کی مہمانی کا، انبیاء کے ساتھ کا، صدیقین کے یقین کا، متقیوں کی سی عاجزی کا اور اہل یقین کی ضروتنی وکسر نفسی کا حتی کہ آپ مجھے اسی حال میں اپنے پاس اٹھالیں یا ارحم الراحمین۔

رواہ الدیلمی

کلام:..... اس روایت میں ایک راوی عبدالسلام بن ابی الجنوب ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں راوی متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

مقبولیت کے قریب دعائیں

۴۹۴۶ صنابحی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان بھائی کی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے دعا قبول ہے۔ الادب المفرد، زوائد الزهد للامام احمد، الکبیر للطبرانی

مخصوص اوقات کی دعائیں

صبح کے وقت کی دعا

۴۹۴۷ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوجاتے۔ دوسری روایت میں ہے جب صبح کی نماز پڑھ لیتے اور سورج طلوع ہوجاتا تو یہ فرماتے:

مرحبا بالنهار الجديد والكاتب والشهيد، اكتبا بسم الله الرحمٰن الرحيم اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا رسول الله واشهد ان الدين كما وصف الله والكتاب كما انزل الله واشهد ان الساعة آتية لاريب فيها وان الله يبعث من في القبور۔

خوش آمدید دن کو، کاتب اور گواہ (فرشتوں) کو تم لکھو: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ دین وہ ہے جس کی اللہ نے تعریف کی اور کتاب وہ ہے جو اللہ نے نازل کی اور میں شہادت دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شائبہ نہیں اور اللہ پاک قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کو زندہ کرکے اٹھانے والا ہے۔ الخطیب فی التاریخ، الدیلمی، ابن عساکر، السلفی فی انتخاب حدیث القرآء

کلام:..... اس روایت کی اسناد میں ایک راوی زنفل العرقی ہے جو ضعیف ہے۔ پورا نام زنفل بن عبداللہ ابوعبداللہ المکی جس کو ابن شداد بھی کہا جاتا ہے۔ اہل حدیث کے ہاں ضعیف ہے۔ تهذيب التهذيب ۳/ ۳۴۰

۴۹۴۸ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے:

اللهم ما قلت من قول أو حلفت أو نذرت من نذر فمشيئتك بين يدى ذلك كله، ماشئت منه كان، وما لم تشأ لم يكن، فاغفره لى، وتجاوزلى عنه، اللهم من صليت عليه فصلاتى عليه، ومن لعنته فلعنتى عليه.

اے اللہ! میں جو بات کروں، جو قسم اٹھاؤں یا جو نذر اور منت مانوں سب سے پہلے تیری مشیت چاہتا ہوں جو تو چاہے وہ ہو اور جس میں تیری مشیت نہ ہو وہ نہ ہو۔ پس اس کو میرے لیے معاف فرما اور میری طرف سے اس سے درگذر فرما۔ اے اللہ! جس پر تو رحمت بھیجے اس کو تو پس وہ شخص باقی تمام دن استثناء میں ہوگا۔ (یعنی کوئی قسم اور نذر وغیرہ اس پر لازم نہ ہوگی)۔ مصنف عبدالرزاق

شام کی دعا

۴۹۴۹۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ شام کے وقت رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے تھے:

أمسينا وأمسى الملک لله، والحمدلله ولا اله الاالله، وحده لاشريک له له الملک وله الحمد، وهو على کل شيء قدير، اللهم انی أسألک من خير هذه الليلة، وخير ما فيها، وأعوذبک من شرها، وشرمافيها، اللهم انی اعوذبک من الکسل والهرم والکبر وفتنة الدنيا وعذاب القبر

ہم نے اور تمام سلطنت نے اللہ کے حضور شام بسر کی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے۔ اور اسی کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں اس کی تاخیر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں اس رات کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔ مصنف ابن ابی شیبه

صبح وشام کی دعائیں

۴۹۵۰۔۔۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ جب بھی میں صبح کروں، شام کروں اور بستر پر لیٹوں تو یہ دعا ضرور پڑھ لوں:

اللهم فاطر السموات والارض، عالم الغيب والشهادة أنت رب کل شيء ومليکه، أشهدأن لا اله الا أنت وحدک لا شريک لک وان محمداً عبدک ورسولک، وأعوذبک من شر نفسي، وشر الشيطان وشرکه، وان اقترف، وان اقترف على نفسي سوءاً، أواجره الى مسلم.

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! تو ہر چیز کا رب اور اس کا مالک ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی ساجھی نہیں، محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ (اے اللہ!) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر اور اس کی شرکت سے اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر کوئی برائی لگاؤں یا کسی مسلمان کی طرف کوئی برائی منسوب کروں۔

مسند احمد، ابن منيع، الشاشي، مسند ابی يعلى، ابن السني فی عمل يوم وليلة، السنن لسعيد بن منصور

۴۹۵۱۔۔۔ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

أمسينا وأمسى الملک لله الواحد القهار، الحمدلله الذي ذهب بالنهار وجاء بالليل، ونحن في عافية، اللهم هذا خلق حديد قدجاء فما عملت فيه من سيئة فتجاوز عنها، وما عملت فيه من حسنة فتقبلها، وأضعفها أضعافاً مضاعفة، اللهم انک بجميع حاجتي عالم، وانک على جميع نجحها قادر، اللهم أنجح الليلة کل حاجة لي، ولا تزدني في دنياي، ولا تنقصني في آخرتي.

ہم نے اور ساری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی جو واحد ہے، قہار ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو دن کو لے گیا اور رات کو لے آیا اور ہم عافیت میں رہے۔ اے اللہ یہ (رات) تیری نئی مخلوق ہے جو سر پر آگئی ہے جو اس میں مجھ سے برائی سرزد ہو جائے اس سے درگذر کر۔ جو اس میں میں نیک عمل کروں اس کو قبول فرما۔ اور اس میں کئی کئی گنا اضافہ فرما۔ اے اللہ تو میری تمام

حاجتوں کو جانتا ہے۔ میری دنیا کو زیادہ نہ کر (پس میری ضروریات پوری فرمادے اور) میری آخرت میں کمی نہ کر۔
جب صبح ہوئی تب بھی آپ اسی کے مثل کلمات پڑھتے۔ (یعنی فقط امسینا و امسی کی بجائے اصبحنا واصبح پڑھتے)۔

الاوسط للطبرانی، عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۴۹۵۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم بک نصبح وبک نمسی وبک نحیا وبک نموت والیک النشور۔

اے اللہ! ہم تیرے ساتھ صبح کرتے ہیں اور تیرے ساتھ شام کرتے ہیں، تیرے طفیل زندگی پاتے ہیں اور تیرے حکم سے مرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم اٹھائے جائیں گے۔
شام کے وقت بھی یہی کلمات پڑھتے صرف آخر میں (النشور کی بجائے) المصیر پڑھتے۔ الدورقی، ابن جریر
حدیث صحیح ہے۔

۴۹۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے:

الحمدللّٰہ علی حسن المساء والحمد علی حسن المبیت والحمدللّٰہ علی حسن الصاح۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اچھی شام پر، اچھی رات پر اور اچھی صبح پر۔
فرمایا: جس نے صبح کو دعا پڑھی اس نے اس رات کا اور اس دن کا شکر ادا کر دیا۔ شعب الایمان للبیھقی

۴۹۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور ﷺ پر نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد! اگر تم کو یہ بات اچھی لگے کہ تم کسی رات یا کسی دن اللہ کی ایسی عبادت کرو جیسا کہ اس کا حق ہے تو یہ دعا پڑھو:

اللھم لک الحمد حمدًا کثیرًا مع خلودک، ولک الحمد حمدًا لا منتھی له دون علمک، ولک الحمد حمدًا لا منتھی له دون مشیئتک، ولک الحمد حمدًا لا أجر لقائله الا رضاک۔

اے اللہ! بہت بہت زیادہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں تیرے دوام کے ساتھ۔ تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں جنکی انتہاء نہ ہو۔ تیری مشیت کے سوا۔ تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں جن کے قائل کا اجر تیری رضاء کے سوا کچھ نہ ہو۔ شعب الایمان للبیھقی

کلام: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے نیچے کے راوی کے درمیان کوئی راوی ساقط ہے جس کی وجہ سے روایت منقطع الاسناد ہے۔

بری موت سے بچاؤ کی دعا

۴۹۵۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو، اس کے دشمنوں پر اس کی مدد ہو، اس کے رزق میں وسعت ہو اور بری موت سے اس کی حفاظت ہو تو وہ شخص یہ دعا صبح و شام تین تین بار پڑھا کرے:

سبحان اللّٰہ ملء المیزان ومنتھی العلم، ومبلغ الرضا، وزنة العرش، ولاالٰہ الا اللّٰہ ملء المیزان ومنتھی العلم، ومبلغ الرضاء، وزنة العرش، واللّٰہ أکبر ملء المیزان ومنتھی العلم، ومبلغ الرضاء، وزنة العرش۔

میں سبحان اللہ کہتا ہوں میزان بھر کر، خدا کے علم کی انتہاء تک، خدا کی رضاء حاصل ہونے تک اور عرش کے وزن تک۔ میں لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوں میزان بھر کر، علم کی انتہاء کے بقدر، خدا کی رضاء کے حصول تک اور عرش کے وزن کے برابر۔ اور اللہ اکبر کہتا ہوں میزان بھر کر، علم کی انتہاء کے بقدر، رضاء حاصل ہونے تک اور عرش کے وزن کے برابر۔ الدیلمی، نظام الدین المسعودی فی الاربعین

کلام: ضعیف روایت ہے دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۵۸، التنزیہ ۱۳۳/۲، ذیل اللآلی ۱۵۳

۴۹۵۶ ... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ صبح ہو تو یہ دعا پڑھو:

اصبحنا علی فطرة الاسلام وکلمة الاخلاص وسنة نبینا محمد صلی اللہ علیه وآله وسلم وملة ابراهیم ابینا وماکان من المشرکین۔

ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمہ اخلاص پر، اپنے نبی ﷺ کی سنت پر اور اپنے باپ ابراہیم کی ملت حنیفیہ پر جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اور جب شام ہو تب بھی یہی دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل

۴۹۵۷ ... (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی صبح و شام کی دعا میں ہمیشہ یہ کلمات پڑھتے دیکھا جن کو آپ نے کبھی نہیں چھوڑا حتی کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ ج ۲ ص ۶۳۶، حدیث نمبر ۴۹۵۷

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل میں اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میری برائیوں کی پردہ پوشی فرما، میرے خوف کو امن عطا فرما، اے اللہ میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے، اور میرے اوپر سے حفاظت فرما۔

اے پروردگار! میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ نیچے سے اچک لیا جاؤں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ: ... جبیر بن سلیمان فرماتے ہیں: نیچے سے اچک لیا جاؤں اس سے مراد خسف ہے یعنی دھنس جانا زلزلہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں معلوم نہیں یہ جبیر کا اپنا قول ہے یا نبی ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۵۸ ... (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اپنے نفس، اپنی اولاد، اپنے اہل اور اپنے مال کے بارے میں انجانا خطرہ لگا رہتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر صبح و شام یہ کلمات پڑھا کر:

بسم اللہ علی دینی ونفسی وولدی واهلی ومالی۔

چنانچہ اس شخص نے یہ کلمات کہنے کی پابندی کی۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: تمہیں جو خطرات لاحق رہتے تھے ان کا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ وہ میرے خطرات بالکل زائل ہوگئے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی دعا

۴۹۵۹ ... (ابوایوب رضی اللہ عنہ) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور ابوایوب کے گھر ٹھہرے۔ رسول اللہ ﷺ نیچے کمرے میں قیام پذیر ہوئے جبکہ ابوایوب کا گھرانہ اوپر کمرے میں تھا۔ جب شام ہوئی اور رات آئی تو ابوایوب کو یہ خیال آنے لگا کہ وہ کمرے کے اوپر ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے نیچے کمرے میں ہیں یوں وہ آپ ﷺ اور وحی کے درمیان ہیں۔ لہٰذا ابوایوب سو نہ سکے اس ڈر سے کہ کہیں (سوتے ہوئے ان کے حرکت کرنے سے) آپ ﷺ پر گرد وغبار نہ گرے اور آپ ﷺ کو اذیت پہنچے۔ جب صبح ہوئی تو یہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! رات بھر میں پلک جھپکا سکا اور نہ ام ایوب۔ حضور ﷺ نے پوچھا وہ کیوں اے ابوایوب؟ عرض کیا: مجھے یہ خیال آتا رہا کہ میں کمرے کے اوپر ہوں اور آپ نیچے ہیں کہیں میرے حرکت کرنے سے گرد وغبار نیچے نہ گرے یوں میرا حرکت کرنا آپ کو اذیت پہنچائے اور (یوں بھی اوپر رہنے کی وجہ سے) میں آپ کے اور وحی کے درمیان حائل ہوں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوایوب! ایسا نہ کیا کر! پھر فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو صبح وشام دس دس بار پڑھ لیا کرے تو تجھے دس نیکیاں عطا ہوں گی، دس برائیاں تیری مٹادی جائیں، دس درجات تیرے بلند کیے جائیں اور قیامت کے دن وہ کلمات تیرے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر کا باعث بنیں؟ پس تو یہ کہا کر:

لا الٰہ الا اللّٰہ، لہ الملک، ولہ الحمد لاشریک لہ۔ (الکبیر للطبرانی

۴۹۶۰ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت طلق سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آکر خبر دی کہ آپ کا گھر جل گیا ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں جلا۔ پھر دوسرا شخص آیا اور بولا اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ: آگ بھڑک اٹھی تھی۔ لیکن جب وہ آپ کے گھر تک پہنچی تو خود بخود بجھ گئی۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے علم تھا کہ اللہ پاک ایسا نہیں کریں گے۔ لوگوں نے کہا: ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کونسی بات زیادہ تعجب انگیز ہے، آپ کی یہ بات کہ گھر نہیں جلا یا یہ بات کہ اللہ پاک ایسا نہیں کریں گے کہ میرا گھر جلادیں؟

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ یقین ان کلمات کی وجہ سے تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے تھے کہ جو شخص صبح کو یہ کلمات کہہ لے تو شام تک کوئی مصیبت اس کو نہیں پہنچ سکتی۔ اور جو شخص شام کو یہ کلمات کہہ لے تو صبح تک کوئی مصیبت اس کو لاحق نہ ہوگی۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اللھم أنت ربی لاالٰہ الا أنت علیک توکلت، وأنت رب العرش الکریم، ماشاء اللّٰہ کان، وما لم یشأ لم یکن، لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم. أعلم أن اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر، وان اللّٰہ قد أحاط بکل شیءٍ علمًا، اللھم انی أعوذبک من شر نفسی، ومن شر دابۃ أنت آخذ بناصیتھا، ان ربی علی صراط مستقیم.

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، میں نے تجھی پر بھروسہ کیا، تو عرش کریم کا پروردگار ہے۔ جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوجاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ کسی چیز سے اجتناب کی اور کسی نیکی کو کرنے کی طاقت صرف اللہ کے بخشنے سے ممکن ہے جو عالی اور عظیم ذات ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کو اپنے علم کے احاطے میں کر رکھا ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور اپنی سواری کے شر سے اس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ہے۔ الدیلمی، ابن عساکر

فائدہ: مسند الفردوس الدیلمی کی روایات ضعیف ہوتی ہیں۔ اس روایت کو المتناہیہ ۱۴۰۰ میں بھی ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی اغلب بن تمیم منکر الحدیث ہے۔ جس کے متعلق میزان الاعتدال ۲۷۳/۱ میں امام بخاری کا قول نقل کیا گیا ہے کہ تمیم منکر الحدیث ہے۔

فرض نمازوں کے بعد کی دعا

۴۹۶۱ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (فرض) نماز کے سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات کہے فرشتہ ان کو ایک ورق میں لکھ کر مہر لگا دیتا ہے پھر قیامت کے دن وہ ان کو پیش کرے گا۔ جب اللہ پاک بندہ کو قبر سے اٹھائیں گے تو وہ فرشتہ یہ کاغذ لے کر اس کے پاس آئے گا اور پوچھے گا: کہاں ہیں عہد و پیمان والے تاکہ ان کو ان کے ساتھ کیے گئے وعدے پورے کیے جائیں؟ وہ کلمات یہ ہیں:

اللھم فاطر السمٰوات والأرض، عالم الغیب والشھادۃ الرحمٰن الرحیم، انی أعھد الیک فی ھذہ الحیاۃ الدنیا: بأنک أنت اللّٰہ لاالٰہ الا أنت وحدک لاشریک لک وأن محمدًا عبدک ورسولک، فلا تکلنی الی نفسی، فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء، وتباعدنی من الخیر، وانی لاأثق

الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عھدًا عندک تؤدیه الی یوم القیامة، انک لاتخلف المیعاد.
اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! نہایت مہربان رحم کرنے والے! میں اس دنیاوی زندگی میں تجھے عہد دیتا ہوں کہ (میں تہہ دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ) تو ہی معبود برحق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی ثانی نہیں اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ پس مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ کیونکہ اگر تو نے مجھے نفس کے سپرد کر دیا تو تحقیق تو نے مجھے برائی کے بالکل قریب کر دیا اور خیر سے کوسوں دور کر دیا اور مجھے تو تیری رحمت ہی پر بھروسہ ہے، پس تو میرے ساتھ اپنی رحمت کا وعدہ کر لے اور اس کو قیامت کے دن پورا فرما دیجئے گا۔ بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ الحکیم

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے ان کلمات کو اپنے کفن میں لکھنے کا حکم دیا تھا۔

۴۹۶۲ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: جس شخص کی خواہش ہو کہ بڑے ترازو میں اس کے اعمال تولے جائیں تو وہ نماز سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھ لیا کرے:

سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین

پاک ہے پروردگار عزت والا ان چیزوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۳۴۸۱ پر روایت گذر چکی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا

۴۹۶۳ عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے:

اللھم تم نورک فھدیت، فلک الحمد، وعظم حلمک فعفوت، فلک الحمد وبسطت یدک، فاعطیت فلک الحمد، ربنا وجھک أکرم الوجوہ، وجاھک خیر الجاہ، وعطیتک أنفع العطایا وأھناھا، تطاع ربنا فتشکر، وتعصی ربنا فتغفر، لمن شئت، تجیب المضطر اذا دعاک وتغفر الذنب، وتقبل التوبة، وتکشف الضر، ولا یجزی آلاءک أحد ولا یحصی نعماءک قول قائل

اے اللہ! تیرا نور کامل ہے، جس کے ساتھ تو نے سیدھی راہ دکھائی، پس تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں، تیری بردباری عظیم ہے جس کے ساتھ تو نے مغفرت فرمائی، پس تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ تو نے اپنا دست کرم دراز کیا اور خوب عطا کیا، پس تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری ذات سب سے زیادہ کریم ذات ہے، تیرا رتبہ سب سے بلند رتبہ ہے، تیری عطا سب عطاؤں سے زیادہ نفع مند ہے اور خوشگوار ہے۔ اے رب! تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو قدر کرتا ہے، تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو تو جس کی چاہے مغفرت کرتا ہے۔ مضطر (پریشان حال) جب تجھے پکارتا ہے تو تو اس کی پکار سنتا ہے اور تو گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ تو توبہ قبول فرماتا ہے، اور ہر طرح کی مشکل تو ہی دور کرتا ہے اور تیری نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا اور کسی کی گفتگو تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتی۔ جعفر فی الذکر، ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل فی امالیه

۴۹۶۴ محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کعبۃ اللہ کا طواف فرما رہے تھے دیکھا کہ ایک شخص کعبہ کا پردہ تھامے ہوئے یوں دعا کر رہا ہے:

یامن لاشغله سمع عن سمع، ویامن لا یغلطه السائلون یامن لا یتبرم بالحاح الملحین أذقنی برد

عفوک وحلاوۃ رحمتک۔

اے وہ ذات جس کو ایک کا سننا دوسرے کے سننے سے نہیں روکتا، اے وہ ذات جس کو سائلین کی کثرت غلطی میں نہیں ڈالتی، اے وہ ذات جو مانگنے والوں کے اصرار سے اکتاتا نہیں (بلکہ خوش ہوتا ہے) مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور اپنی رحمت کی مٹھاس چکھادے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے یہ تیری دعا (کیا عمدہ) ہے! اس شخص نے پوچھا: کیا تو نے سن لی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے کہا: پس ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھ لیا کر۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں خضر کی جان ہے، اگر تجھ پر آسمان کے تاروں اور اس کی بارش کے (قطروں) زمین کی کنکریوں اور اس کی مٹی کے بقدر بھی گناہ ہوں گے تب بھی پلک جھپکنے سے قبل معاف کردیئے جائیں گے۔

الدینوری، ابن عساکر

۴۹۶۵ (سعد رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

تم میں سے شخص کو چاہیے کہ وہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ (اللہ اکبر) دس مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) اور دس مرتبہ تحمید (الحمدللہ) کہہ لیا کرے۔ پس یہ پانچ نمازوں کی تسبیحات زبان پر ڈیڑھ سو ہونگی، لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار ہوں گی، اور جب کوئی اپنے بستر پر جائے تو چونتیس بار اللہ اکبر تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرے۔ یہ زبان پر تو سو کی تعداد ہوئی لیکن میزان میں ایک ہزار شمار ہوں گی۔ پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا شخص ہوگا جو ایک دن رات میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہو؟ رواہ مستدرک الحاکم

۴۹۶۶ (انس بن مالک) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انی أشهدبما شهدت به علی نفسک، وشهدت به ملائکتک وانبیاؤک واولوا العلم، ومن لم یشهد بما شهدت به فاکتب شهادتی مکان شهادته، أنت السلام، ومنک السلام تبارکت ربنا یا ذالجلال والاکرام، اللهم انی أسألک فکاک رقبتی من النار

اے اللہ میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ جس قدر تو نے اپنے اوپر شہادت دی، تیرے ملائکہ تیرے انبیاء اور تیرے اہل علم بندوں نے تجھ پر شہادت دی۔ اور جنہوں نے تیری شہادت پر شہادت نہیں ان کے تعداد کے بقدر بھی تجھ پر میں شہادت دیتا ہوں (کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پس میری یہ شہادت اپنی شہادت کی جگہ لکھ رکھ۔ (اے اللہ!) تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی وابستہ ہے۔ تو بابرکت ہے اے ہمارے پروردگار! اے بزرگی وکرامت والے! اے اللہ میں تجھ سے جہنم سے اپنی گلوخلاصی کا سوال کرتا ہوں۔ ابن ترکان فی الدعاء، الدیلمی

بستر پر پڑھنے کی دعا

۴۹۶۷ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد اور بستر پر لیٹنے کے بعد یہ کلمات تین بار پڑھے:

الله اکبر کبیرًا عددالشفع والوتر وکلمات الله التامات والطیبات المبارکات۔

اللہ سب سے بڑا ہے میں اس کی بڑائی بیان کرتا ہوں ہر جفت اور طاق وود کے برابر اور اللہ کے تام کلمات اور پاکیزہ ومبارک صفات کے برابر۔ اسی طرح لا الہ الا اللہ بھی تین بار پڑھے۔

تو یہ کلمات اس کے لیے قبر میں نور ہوں گے، پل صراط پر نور ہوں گے اور جنت کے راستے پر نور ہوں گے حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کروادیں گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

اس روایت کی سند حسن (عمدہ) ہے۔

۴۹۶۸ صلہ بن زفر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے دیکھا:

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت وتعالیت یاذالجلال والاکرام۔

صلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی ان کو بھی (نماز کے بعد) یہی کہتے سنا۔ میں نے ان سے عرض کیا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی یہی کلمات پڑھتے سنا ہے جو آپ پڑھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنی نماز کے آخر میں (سلام کے بعد) یہ کلمات پڑھتے سنا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۶۹ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے متعلق منقول ہے کہ آپ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد صرف اس قدر بیٹھتے تھے کہ یہ دعا پڑھ لیتے:

اللھم انت السلام ومنک السلام والیک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔

مصنف ابن ابی شیبہ. النسائی برقم ۱۳۳۸

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی دعا

۴۹۷۰ (معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب تم ہر نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا:

رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔

اے پروردگار! میری مدد فرما اپنے ذکر پر، اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر۔ ابن شاہین. نسائی ۱۳۰۴، ۱۵۲۲

۴۹۷۱ جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد تین مرتبہ یہ استغفار پڑھا:

استغفر اللّٰہ الذی لاالہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ۔

اللہ پاک اس کے ہر گناہ معاف فرمادیں گے خواہ وہ جنگ میں پیٹھ دے کر بھاگا ہو۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۷۲ (معاویہ بن ابی سفیان) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد اٹھتے ہوئے یہ پڑھتے ہوئے سنا:

اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجد۔

اے اللہ جس کو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کرسکتا۔ اور کسی مرتبے والے کی کوئی کوشش اس کو خدا سے کوئی نفع نہیں دے سکتی۔ نسائی. مسلم رقم الحدیث ۵۹۳

۴۹۷۳ (ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ) ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من الکفر والفقر وعذاب القبر۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے، فقر وفاقہ سے اور عذاب قبر سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۷۴ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں جیسے ہم کرتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس کوئی چیز نہیں جو صدقہ کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو تو اپنے سے آگے نکلنے والوں کو

پالو لیکن تم سے پیچھے والے تم کو نہ پاسکیں۔ سوائے اس شخص کے جو تم جیسا عمل کر سکے۔ لہٰذا تم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہو، تینتیس بار الحمد للہ کہو، اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۴۴۶ اور ۳۴۵۴ پر یہ روایت گذر چکی ہے۔

۴۹۷۵ ... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! مال و دولت والے دنیا و آخرت کا نفع لے گئے۔ وہ ہماری طرح روزے رکھتے ہیں، ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح جہاد کرتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم وہ کرو تو اپنے آگے والوں کو پہنچ جاؤ اور پیچھے والے تم کو نہ پہنچ سکیں۔ سوائے اس شخص کے جو یہی عمل کرے۔ تم ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، پینتیس بار الحمد للہ کہہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔

مصنف عبدالرزاق

۱۷۳۴ پر روایت گذر گئی۔

۴۹۷۶ ... (ابوذر رضی اللہ عنہ) (حضور ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا) اے ابوذر! میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہے تو اپنے آگے والوں کو پالے اور تیرے بعد والے تجھے نہ پاسکیں سوائے اس شخص کے جو تیرے عمل جیسا عمل کرے۔ تو ہر فرض کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہہ، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور آخر میں ایک مرتبہ:

لاالٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

صحیح ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

نماز کے بعد کی ایک دعا

۴۹۷۷ (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) عمرو بن عطیہ عوفی اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز مکمل فرمانے کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اللھم انی أسألک بحق السائلین علیک، فان للسائل علیک حقاً، أیما عبد أو أمة من أھل البر والبحر تقبلت دعوتھم، واستجبت دعاءھم أن تشرکنا فی صالح مایدعونک، وأن تشرکھم فی صالح ما ندعوک، وأن تعافینا وایاھم، وأن تقبل منا ومنھم، وان تجاوز عنا وعنھم، فانا آمنا بما أنزلت، واتبعنا الرسول، فاکتبنا مع الشاھدین

اے اللہ میں تجھ سے اس حق کے طفیل جو تجھ پر سائلوں کا ہے کو جو غلام یا ندی خشکی یا تری میں ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور ان کی پکار کا جواب دیتا ہے، میں سوال کرتا ہوں کہ ہمیں ان سب کی نیک دعاؤں میں شامل فرما اور ان کو ہماری اچھی دعاؤں میں شریک فرما اور ہمیں اور ان کو اپنی عافیت میں رکھ اور ہماری اور ان کی دعاؤں کو قبول کر۔ ہم سے اور ان سے درگذر کر، بے شک ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل فرمایا اور تیرے رسول کی اتباع کرتے ہیں سو ہم کو شاہدین میں لکھ لے۔

نیز حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کوئی آدمی یہ دعا نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو تری والوں اور خشکی والوں سب کی نیک دعاؤں میں شریک فرما دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی

کلام: المغنی میں الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عمرو بن عطیہ عصرفی ضعیف راوی ہے۔ بحوالہ کنز ج ۲ ص ۶۴۴

۴۹۷۸ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص فرض نماز کے بعد سو بار لاالٰہ الا اللہ سو بار سبحان اللہ سو بار الحمد للہ، اور سو بار اللہ اکبر کہے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۷۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ: مالدار لوگ تو نکل گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں مزید اس پر یہ شرف کہ اپنے زائد اموال کو صدقہ کرتے ہیں لیکن ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: میں تم کو ایسے کلمات بتاتا ہوں جب تم ان کو کہو گے تو آگے نکل جانے والوں کو پالو گے اور پیچھے والے تم کو نہ پاسکیں گے سوائے اس شخص کے جو تم جیسا عمل کرے اس صحابی نے عرض کیا ضرور بتائیے: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہو، تینتیس بار الحمد للہ کہو اور تینتیس بار سبحان اللہ کہو اور ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر اس کو مکمل کرو:

لاالٰہ الااللہ وحدہ' لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد ولہ الشکر۔ وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

ابن عساکر۔ نسائی برقم ۱۳۵۴

۴۹۸۰ (گمنام صحابی کی مسند) زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے ایک انصاری صحابی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد یہ سو مرتبہ پڑھتے سنا ہے:

اللھم اغفر وتب علی انک انت التواب الغفور۔

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا (اور) مغفرت فرمانے والا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ یہ روایت صحیح ہے۔

۴۹۸۱ (عائشہ رضی اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیرتے تھے تو یہ دعا فرماتے تھے:

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔ مسند البزار

۴۹۸۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت وتعالیت یا ذالجلال والاکرام۔ رواہ ابن عساکر

۴۹۸۳ (مرسل عطاء رحمۃ اللہ علیہ) ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے پاس کوئی صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کے پہلے صحابی اعمال میں ہم سے سبقت لے گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تم کو ایسی شے نہ بتاؤں جو تم فرض نماز کے بعد کرو اور اس کے ذریعہ سابقین کو پالو اور لاحقین تم کو نہ پاسکیں۔ لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ! سو آپ نے ان کو حکم دیا کہ چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھا کریں۔

راوی فرماتے ہیں: ہمیں ایک آدمی نے خبر دی کہ پھر آپ ﷺ کے پاس کچھ مسکین لوگ آئے انہوں نے کہا: ہم پر اجر میں پہلے لوگ غالب آگئے ہیں، ہمیں کوئی ایسے اعمال بتائیے کہ ہم ان پر غالب آسکیں۔ آپ ﷺ نے ان کو بھی مذکورہ عمل بتایا۔ جب یہ بات مالدار لوگوں کو پہنچی تو انہوں نے بھی اس پر عمل شروع کر دیا۔ مسکینوں نے یہ ماجرا دیکھ کر پھر حضور ﷺ کی خدمت میں درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو فضائل ہیں (جو بھی حاصل کرلے)۔

۴۹۸۴ (مرسل قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کچھ فقراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال والے اجر لے گئے وہ صدقہ کرتے ہیں ہم صدقہ خیرات نہیں کر سکتے۔ وہ خرچ کرتے ہیں اور ہم خرچ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا بتاؤ اگر مال والوں کے تمام اموال ایک دوسرے کے اوپر رکھ دیئے جائیں کیا وہ اموال آسمان تک پہنچ جائیں گے؟ فقراء نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! تب آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا میں تم کو ایسی شئی نہ بتاؤں جس کی جڑ زمین میں ہو اور اس کی شاخ آسمان میں تم ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات دس دس بار پڑھا کرو۔ لاالٰہ الااللہ، واللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ۔ بے شک ان کی جڑ زمین اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

عبدالرزاق، ابن زنجویہ

۴۹۸۵ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں ابوالاسود نے ابن لہیعۃ سے نقل کیا انہوں نے محمد بن مہاجر مصری سے اور انہوں نے ابن

شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا۔ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جس شخص نے جمعہ کی نماز کے بعد جب امام سلام پھیر لے تو کسی سے بات کرنے سے قبل سات سات بار سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ لیں تو وہ اس کا مال اور اس کی اولاد آئندہ جمعہ تک حفاظت میں رہیں گی۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۷۶ (مرسل مکحول) مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرے۔ رواہ عبدالرزاق

نماز فجر سے پہلے کی دعا

۴۹۸۷ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے (میرے والد) عباس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے پاس کسی کام سے بھیجا میں شام کے وقت آپ کے گھر پہنچا۔ آپ ﷺ میری خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ (میں رات کو وہیں ٹھہر گیا) رات کو رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) ادا کی پھر اس کے بعد دو رکعت سنت فجر ادا کی اس کے بعد یہ دعا کی:

اللھم انی اسألک رحمۃ من عندک تھدی بھا قلبی و تجمع بھا امری۔

اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں اس کے طفیل تو میرے دل کو ہدایت دے اور میرے معاملہ کو مجتمع کر دے۔

نوٹ: ...... علامہ علاء الدین المتقی بن حسام الدین مؤلف کنز العمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعا کو مکمل جو بڑی طویل ہے اپنی کتاب جامع صغیر میں نقل فرمادیا ہے اور جامع صغیر کے اس موضوع سے متعلق حصہ کو ہم اپنی اس کتاب میں ذکر کر آئے ہیں لہٰذا یہ دعا وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

تنبیہ: مترجم محمد اصغر عرض کرتا ہے کہ آئندہ کی حدیث نمبر ۴۹۸۸، میں اسی کے قریب الفاظ پر مشتمل دعا منقول ہے نیز جس دعا کے گذرنے کا مؤلف کنز رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے ہیں وہ حدیث ۳۶۰۸ پر گذر چکی ہے۔ دونوں دعائیں معمولی فرق کے ساتھ منقول ہیں۔

۴۹۸۸ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری خواہش تھی کہ میں حضور ﷺ کی رات کی نماز (تہجد) دیکھوں۔ میں نے ایک مرتبہ آپ کی رات کے بارے میں پوچھا: (کہ کس زوجہ محترمہ کے گھر ہے؟)

لہٰذا میمونہ ہلالیہ کا نام بتایا گیا (اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور عرض کیا: میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں) سے ہٹ کر (آپ کی نماز) دیکھنا چاہتا ہوں۔ میمونہ نے میرے لیے حجرہ کے ایک کونے میں بستر بچھا دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز اپنے صحابہ کے ساتھ ادا فرمائی تو اپنے گھر تشریف لائے۔ آپ نے میری موجودگی کو محسوس کرلیا۔ لہٰذا اپنی بیوی سے پوچھا اے میمونہ! تمہارا مہمان کون ہے انہوں نے عرض کیا: آپ کے چچا کے بیٹے ہیں یا رسول اللہ! عبداللہ بن عباس۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر چلے گئے۔ جب رات آدھی ہوئی تو آپ اپنے حجرے سے نکلے اور آسمان کی طرف اپنا رخ کر کے فرمایا: آنکھیں سوگئیں، ستارے ڈوب گئے اور تو زندہ ہے اور ہر شئی کو تھام کر رکھے ہوئے ہے۔ اس کے بعد آپ واپس اپنے بستر پر چلے گئے۔ پھر جب رات کا آخری پہر ہوا پھر دوبارہ حجرے سے نکلے اور آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا: آنکھیں سوگئیں ستارے ڈوب گئے اور اے اللہ تو زندہ ہے اور ہر شئی کو قائم رکھنے والا ہے۔ پھر آپ حجرے کے کونے میں رکھے مشکیزہ کے پاس گئے اس کا منہ کھولا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مصلی پر آکر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ تکبیر کہی اور نماز میں کھڑے ہو گئے میں نے کہا آپ تو رکوع کریں گے ہی نہیں۔ پھر رکوع اس قدر طویل کیا کہ میں نے کہا آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے نہیں۔ پھر آپ نے کمر سیدھی کی اور پھر سجدہ میں چلے گئے حتی کہ میں نے کہا آپ سجدہ سے سر اٹھائیں گے نہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے تو میں نے کہا دوبارہ سجدہ میں جائیں گے نہیں پھر سجدہ کیا حتی کہ میں نے کہا اب کھڑے نہیں ہونگے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔ ہر رکعت پہلے والی رکعت سے کم ہوتی تھی۔ اور ہر دو رکعت کے بعد

سلام پھیرتے تھے۔ پھر آپ نے دو رکعت کے بعد آخر میں تین رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے۔ پہلی رکعت میں کھڑے ہوئے اور جب تیسری رکعت کا رکوع ادا کیا اور رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہوئے تو دعائے قنوت پڑھی:

اللهم انی أسألک رحمةً من عندک تهدی بها قلبی وتجمع بها أمری وتلم بها شعثی، وترد بها ألفتی، وتحفظ بها غیبتی وتزکی بها عملی، وتلهمنی بها رشدی، وتعصمنی بها من کل سوء وأسألک ایمانًا لایرتد ویقینا لیس بعده کفر، ورحمةً من عندک أنال بها شرف کرامتک فی الدنیا والآخرة، أسألک الفوز عند القضاء ومنازل الشهداء وعیش السعداء، ومرافقة الانبیاء، انک سمیع الدعاء، اللهم انی أسألک یاقاضی الامور، ویاشافی الصدور، کما تجیر بین البحور أن تجیرنی من عذاب السعیر، ومن فتنة القبور، ودعوة الثبور، اللهم ما قصر عنه عملی ولم تبلغه مسألتی من خیر وعدته أحدًا من خلقک، أوأنت معطیه أحدًا من عبادک الصالحین، فاسألک وأرغب الیک فیه یارب العالمین، اللهم اجعلنا هداةً مهتدین، غیرضالین ولامضلین، سلمًا لأولیائک، وحربا لاعدائک، نحب بحبک من أحبک، ونعادی بعداوتک من خالفک، اللهم انی أسألک بوجهک الکریم ذی الجلال الشدید، الأمن یوم الوعید والجنة یوم الخلود، مع المقربین الشهود، الموفین بالعهود، انک رحیم ودود، انک تفعل ما ترید، اللهم هذا الدعاء وعلیک الاجابة وهذا الجهد وعلیک التکلان، ولا حول ولا قوة الا بک، اللهم اجعل لی نورًا فی سمعی وبصری ومخی وعظمی وشعری وبشری ومن بین یدی ومن خلفی، وعن یمینی وعن شمالی، اللهم أعطنی نورًا وزدنی نورًا، وزدنی نورًا وزدنی نورًا، ثم قال: سبحان من لاینبغی التسبیح الا له، سبحان من أحصی کل شیءٍ بعلمه، سبحان ذی الفضل والطول، سبحان ذی المن والنعم، سبحان ذی القدرة والکرم

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اس کی بدولت تو میرے دل کو ہدایت نصیب کر، میرے معاملات کو ٹھیک کر، میری پریشانی کو مبدل بآرام کر، میری الفت کو واپس لوٹا دے، میرے غائب کی حفاظت کر، میرے عمل کو پاکیزہ کر، اس رحمت کے طفیل مجھے میری بھلائی کا راستہ الہام کر، اس کے طفیل ہر برائی سے میری حفاظت کر، اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر جس کے بعد کفر کا شائبہ نہ رہے، اپنے پاس سے ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعے میں دنیا وآخرت میں تیری کرامت کا شرف پالوں۔ میں فیصلہ کے وقت کامیابی کا، شہداء کے مرتبے کا، سعادت مندوں کی زندگی کا اور انبیاء کی ہم نشینی کا سوال کرتا ہوں، بے شک تو دعا قبول فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! اے تمام معاملوں کا فیصلہ کرنے والے! اے سینوں کو شفاء بخشنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو مسجد ہار کے بیچ پھنسے ہوئے لوگوں کو پناہ دیتا ہے اسی طرح مجھے جہنم کے عذاب، قبر کے فتنے اور ہلاکت کی دعاؤں سے پناہ دیدے۔ اے اللہ! جس چیز میں میرا عمل کمزور ہو اور اس میں خیر کا سوال بھی نہ کر پایا ہوں اور وہ شی تو نے اپنے کسی بھی مخلوق کو عطا کر دی ہو، یا رب العالمین میں بھی اس میں رغبت رکھتا ہوں اور تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہم کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ہدایت قبول کرنے والا بنا نہ کہ خود گمراہ اور اوروں کو بھی گمراہ کرنے والا بنا۔ ہمیں اپنے اولیاء کا دوست بنا اپنے دشمنوں کا دشمن بنا۔ ہم تیری محبت کے ساتھ ان سے محبت کریں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور تیری دشمنی کے ساتھ ان لوگوں سے دشمنی رکھیں جو تیری مخالفت کرتے ہیں۔ اے اللہ! میں تیری کریم ذات کے طفیل جو بڑی عظمت والی ہے سوال کرتا ہوں عذاب کے دن امن کا ہمیشگی کے دن جنت کا تیرے مقرب بندوں کے ساتھ جو عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو مہربان اور محبت کرنے والا ہے۔ بے شک جو تو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! یہ میرا سوال ہے اور تجھ پر اس کا قبول کرنا ہے۔ اور یہ میری کوشش ہے اور تجھ پر بھروسہ ہے۔ ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی کی قوت تیری بدولت ممکن ہے۔ اے اللہ! میرے لیے نور پیدا کر دے میرے کانوں، آنکھوں، دماغ، ہڈیوں، بالوں اور کھالوں میں اور میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں نور ہی نور روشن کر دے۔ اللہ مجھے نور عطا کر، میرا نور زیادہ کر، میرا نور زیادہ کر، میرا نور زیادہ کر۔

پاک ہے وہ ذات جس نے عزت وکرامت کا لباس پہنا اور اسی کے ساتھ معاملہ کیا۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگی وکرامت کے ساتھ مہربان ہوا۔ پاک ہے وہ ذات کہ پاکی بیان کرنا اسی کے لیے زیبا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو اپنے علم کے احاطہ میں کرلیا پاک ہے بزرگی اور قدرت کی مالک ذات، پاک ہے احسان اور نعمتوں کی بارش کرنے والی ذات، اور پاک ہے طاقت اور کرامت والی ذات۔

یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور یوں آپ فجر کی سنتوں سے پہلے وتروں سے فارغ ہوئے پھر فجر کی دو سنتیں ادا کیں اس کے بعد باہر نکل کر لوگوں کو فجر کے فرض پڑھائے۔ رواہ مستدرک الحاکم

۳۶۰۸ پر روایت گذر چکی ہے۔

نماز فجر کے بعد ٹھہرنا

۴۹۸۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ جس کو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا اور پھر انہوں نے لوٹنے میں سرعت کا مظاہرہ کیا۔ ایک شخص جو لشکر میں جانے سے رہ گیا تھا بولا: ہم نے ایسا کوئی لشکر نہیں دیکھا جو اس قدر جلد واپس آیا اور بے انتہا مال غنیمت بھی ساتھ لایا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی قوم نہ بتاؤں جو اس سے زیادہ مال لے کر اس سے زیادہ جلد واپس آنے والی ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ پس یہ لوگ زیادہ جلد لوٹ کر آتے ہیں اور افضل غنیمت ساتھ لاتے ہیں۔

روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں، فرمایا: وہ لوگ صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے پھر دو رکعات نماز (نفل) ادا کرتے ہیں پھر اپنے گھروں کو لوٹ آتے ہیں یہ لوگ ان سے جلد واپس آنے والے اور ان سے زیادہ مال غنیمت لانے والے ہیں۔ ابن زنجویہ، ترمذی

کلام:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے اور ہم کو صرف اسی طریق سے ملی ہے اور اس میں ایک راوی حماد بن ابی حمید ضعیف ہے۔ تحفۃ الاحوذی ۱۰/۷ بحوالہ کنزالعمال ج۲ ص ۶۵۲

رنج وغم اور خوف کے وقت کی دعا

۴۹۹۱ (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا جو مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے مجھ سے آنکھیں بند کرلیں اور میرے سلام کا جواب بھی نہ دیا۔ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں ابھی عثمان بن عفان کے پاس سے گذرا تھا میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور آنکھیں بند کرلیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ تم نے اپنے بھائی کو سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یاد آ گیا اور انہوں نے فرمایا: ہاں، میں اللہ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ جب آپ میرے پاس سے گذرے تو میں ایک کلمہ کو یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا اللہ کی قسم میں جب بھی اس کو یاد کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو کوئی پردہ میری آنکھیں اور قلب پر پڑ جاتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو بتاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ہم کو پہلی دعا کا ذکر کیا۔ لیکن پھر ایک اعرابی نے آکر آپ ﷺ کو باتوں میں مشغول کرلیا۔ پھر حضور ﷺ کھڑے ہو کر چل دیئے۔ میں بھی آپ کے نقش قدم پر ہولیا۔ لیکن مجھے ڈر لگا کہ کہیں آپ مجھے ملنے سے پہلے گھر میں داخل نہ ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے تیز تیز قدم اٹھائے۔ (قدموں کی آہٹ پر) نبی ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور

پوچھا: کون؟ ابواسحاق! میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے پوچھا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: واللہ! آپ نے ہم سے پہلی دعا کا ذکر کیا تھا پھروہ اعرابی آ گیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں وہ ذی النون (مچھلی والے) کی دعا ہے:

لاالٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔

کسی مسلمان نے ان کلمات کے ساتھ کسی چیز کی دعا نہیں کی مگر وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی فی الدعاء حدیث صحیح ہے۔

۴۹۹۲ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے اور فرمایا: اگر مجھ پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہوجائے تو میں یہ کلمات پڑھ لیا کروں:

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ، وتبارک اللّٰہ رب العرش العظیم والحمدللّٰہ رب العالمین۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بردبار کرم والا ہے، اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ کی ذات بابرکت ہے جو عرش عظیم کا پروردگار ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالن ہار ہے۔

مسند احمد، ابن منیع، نسائی، ابن ابی الدنیا فی الفرج، ابن جریر وصححہ، ابن حبان، یوسف القاضی فی سننہ، العسکری فی المواعظ، ابونعیم فی المعرفۃ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۳۴۳۹ پر روایت گذر چکی ہے۔

تکلیف اور سختی کے وقت پڑھنے کے کلمات

۴۹۹۳ عبداللہ بن شداد بن الہاد رحمۃ اللہ علیہ سے عبداللہ بن جعفر کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر اپنی بیٹیوں کو یہ کلمات سکھاتے اور ان کو پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے یہ کلمات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف یا سختی لاحق ہوتی تو آپ ان کلمات کا ورد فرمایا کرتے تھے:

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحانہ، تبارک اللّٰہ رب العالمین، ورب العرش العظیم، والحمدللّٰہ رب العالمین۔ نسائی، ابونعیم

۳۴۳۲، ۳۹۰۷ پر یہ روایت گذر گئی ہے۔

۴۹۹۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ جب تم ان کو پڑھو تو تمہاری مغفرت کردی جائے۔

دوسرے روایت کے الفاظ ہیں: تمہارے گناہوں کی مغفرت کردی جائے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا چیونٹیوں کی تعداد کے برابر ہوں پھر بھی وہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

لاالٰہ الااللّٰہ العلی الحلیم الکریم، لاالٰہ الااللّٰہ العلی العظیم، سبحان اللّٰہ رب السموات السبع ورب العرش الکریم والحمدللّٰہ رب العالمین۔ مسند احمد، العدنی، ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان، ابن ابی الدنیا فی الدعاء، ابن ابی عاصم فی السنۃ، ابن جریر وصححہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

حضرت خلعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب خلعیات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ کلمات فراخی اور کشادگی کے ہیں۔

۴۹۹۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو بخت نصر بادشاہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے ان کو قید کیے

جانے کا حکم دیا لہٰذا حضرت دانیال علیہ السلام کو محبوس کر دیا گیا۔ پھر دو شیروں کو (بھوکا رکھ کر ان کو شکار پر) بھڑکایا گیا اور ان کو دانیال علیہ السلام کے ساتھ کنویں میں چھوڑ دیا اور پانچ دنوں کے لیے کنویں کا منہ بند کر دیا گیا۔ پانچ دنوں کے بعد کنواں کھولا گیا تو دیکھا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور دونوں شیر کنویں کے ایک کونے میں ہیں اور حضرت دانیال علیہ السلام سے قطعاً چھیڑ چھاڑ نہیں کر رہے۔

بخت نصر نے دانیال علیہ السلام سے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا جو تمہاری حفاظت کا سبب بنا۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا میں نے یہ کلمات پڑھے تھے:

الحمدللّٰہ الذی لاینسی من ذکرہ الحمدللّٰہ الذین لایخیب من دعاہ الحمدللّٰہ الذی لایکل من توکل علیہ الی غیرہ، الحمدللّٰہ الذی ھو ثقتنا حین تنقطع عنا الحیل الحمدللّٰہ الذی ھو رجاء نا حین تسوء ظنوننا باعمالنا، الحمدللّٰہ الذی یکشف ضرنا عندکربنا، الحمدللّٰہ الذی یجزی بالاحسان احساناً الحمدللّٰہ الذین یجزی بالصبر نجاۃ۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو اپنے یاد کرنے والے کو بھولتا نہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس کو پکارنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو اپنے پر بھروسہ کرنے والے کو دوسرے کے سپرد نہیں کرتا، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو ہمارا آسرا اور بھروسہ ہے جب تمام حیلے بے کار ہو جائیں۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو ہماری امیدوں کا مرکز ہے جب ہمارے اعمال پر ہماری امیدوں کی اوس پڑ جائے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو مصیبت کے وقت ہماری مشکل دور کرتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو احسان کا بدلہ احسان سے دیتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو صبر کے بدلے نجات دیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الشکر

اس روایت کی سند حسن ہے۔

۴۹۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ کلمات سکھائے جو بادشاہ کے پاس جاتے ہوئے کہے جائیں یا ہر خوفزدہ کرنے والی وقت کہے جائیں:

لاالہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب السموات السبع، ورب العرش العظیم والحمدللّٰہ رب العالمین

آپ ﷺ یہ کلمات پڑھ کر:

انی اعوذبک من شر عبادک

''اے اللہ میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں پڑھتے تھے۔'' الخرائطی فی المکارم الاخلاق

۳۴۳۹، ۳۹۰۷ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۹۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم کسی جنگل میں ہو اور وہاں تم کو درندے کا خوف لاحق ہو تو یہ دعا پڑھو:

اعوذ برب دانیال من شر الاسد۔

اے دانیال اور کنویں کے پروردگار! میں درندے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۴۹۹۸ محمد رحمۃ اللہ علیہ بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دعا سکھائی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر مشکل پر پڑھتے تھے۔ اور اپنی اولاد کو بھی سکھاتے تھے:

یاکائنات قبل کل شیءٍ افعل بی کذا وکذا۔

اے ہر چیز سے پہلے موجود اور ہر چیز کو وجود دینے والے میرا یہ کام فرما دے۔ ابن ابی الدنیا فی الفرج

۴۹۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آجاتی تو آپ ایک خالی کمرے میں تشریف لے جاتے اور ان کلمات کو دعا میں پڑھتے:

یا کھیعص یانور یاقدوس یاأولَ الأولین، یاآخر الآخرین، یاحي یاالله یارحمٰن یارحیم یرددها ثلاثاً، اغفرلي الذنوب التي تحل النقم واغفرلي الذنوب التي تغیر النعم، واغفرلي الذنوب التي تورث الندم واغفرلي الذنوب التي تحبس القسم، واغفرلي الذنوب التي تنزل البلاء واغفرلي الذنوب التي تهتک العصم، واغفرلي الذنوب التي تعجل الفناء واغفرلي الذنوب التي تزید الاعداء، واغفرلي الذنوب التي تقطع الرجاء واغفرلي الذنوب التي ترد الدعاء، واغفرلي الذنوب التي تمسک غیث السماء واغفرلي الذنوب التي تظلم الهواء، واغفرلي الذنوب التي تکشف الغطاء.

اے کھیٰعص !اے نور!اے قدوس!اے اولین کے اول!اے آخرین کے آخر!اے زندہ!اے اللہ!اے رحمٰن!اے رحیم!(یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے پھر دعا کرتے) میرے گناہوں کو بخش دے جو تیرے عذاب کا سبب بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو نعمتوں کو غارت کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو ندامت اور پشیمانی کا سبب بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو روزی کی تقسیم روکتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو مصیبت اور بلاء نازل کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو حفاظت کا پردہ چاک کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو ویرانی اور بربادی کو جلالاتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو دشمنوں کا اضافہ کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو امیدوں کو منقطع کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو دعا رد ہوجانے کا ذریعہ بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو رحمت باراں روکتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو فضاء کو آلودہ وتاریک کرتے ہیں اور میرے گناہوں کو بخش دے جو پردے کو پھاڑتے ہیں۔ابن ابی الدنیافی الفرج، ابن النجار

۵۰۰۰ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں شیخ حافظ ابوجعفر محمد بن حسن بن محمد نے بیان کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور اسی طرح پایا ہمیں سلمہ محمد بن الحسین نے خبر دی اور فرمایا: میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا: ہمیں عبداللہ بن موسیٰ سلامی بغدادی نے خبر دی اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا ہمیں فضل بن عباس کوفی نے خبر دی اور فرمایا: میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، ہمیں عمر بن حفص نے خبر دی اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، مجھے میرے والد حفص نے خبر دی اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، ہمیں جعفر بن محمد نے خبر دی اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا مجھے میرے والد حسین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا ہمیں علی بن ابی طالب نے بیان کیا اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا مجھے نبی کریم ﷺ نے رنجیدہ خاطر دیکھا تو فرمایا اے ابن ابی طالب! میں تجھے رنجیدہ دیکھتا ہوں اپنے کسی گھر والے کو کہہ کہ وہ تیرے کان میں اذان کہہ دے، یہ غم کی دوا ہے۔رواہ الدیلمی

۵۰۰۱ حافظ شمس الدین بن جزری (اپنی کتاب) اسنی المطالب میں مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ذیل میں بیان فرماتے ہیں: ہمیں ہمارے شیخ امام محدث جمال الدین محمد بن یوسف بن محمد بن مسعود سرمدی نے ہمارے روبرو یہ خبر دی کہ ہمارے شیخ امام ابوالثناء محمود بن محمد بن محمود مقری نے ہم کو خبر دی کہ ہم کو ہمارے شیخ ابواحمد عبدالصمد بن ابی الجیش نے خبر دی کہ ہم کو ابومحمد یوسف بن عبدالرحمٰن بن علی نے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد (عبدالرحمٰن بن علی) نے خبر دی کہ ہم کو محمد بن ناصر حافظ نے خبر دی کہ ہم کو ابوبکر محمد بن احمد بن علی بن خلف نے خبر دی کہ ہم کو عبدالرحمٰن سلمی نے خبر دی کہ ہم کو عبداللہ بن موسیٰ سلامی نے خبر دی کہ ہم کو فضل بن عیاش کوفی نے خبر دی کہ ہم کو حسین بن ہارون ضبی نے خبر دی کہ ہم کو عمر بن حفص بن غیاث نے اپنے والد کے توسط سے جعفر بن محمد سے روایت کی اور جعفر نے اپنے والد محمد سے روایت کی۔انہوں نے علی بن الحسین سے، اور علی نے اپنے والد حسین رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے رنجیدہ خاطر دیکھ کر دریافت فرمایا: اے ابن ابی طالب! میں تجھے رنجیدہ دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: ہاں بات ایسی ہے۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے کسی گھر کے فرد کو حکم دے کہ وہ تیرے کان میں اذان کہہ دے، کیونکہ یہ (رنج و) غم کی دوا ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے اس پر عمل کیا اور مجھ سے رنج وغم کی ساری کیفیت چھٹ گئی۔حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو آزمایا اور اسی طرح پایا۔(واقعی یہ رنج وغم کی دوا ہے) حفص بن غیاث فرماتے ہیں: میں نے

اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔عمر بن حفص فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔حسین بن ہارون کہتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا واقعۃ ایسا پایا۔فضل فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔عبداللہ بن موسیٰ فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا،عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا ابوبکر فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ابن ناصر کو اس کے متعلق اور کچھ فرماتے نہیں سنا سوا اس کے کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔

ابومحمد یوسف فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔عبدالصمد کہتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا،ابوالثناء فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ابن الجزری فرماتے ہیں میں نے اپنے شیخ سرمدی کو اس کے سوا کچھ کہتے نہیں سنا کہ میں نے اس کو تجربہ کیا اور ایسا ہی پایا۔

(علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث تقی الدین محمد بن فہد سے سنی تو انہوں نے بڑے اچھے تسلسل سے امام جزری سے اس کا سماع کہا اور میں نے اس کے رجال میں کسی راوی کو ایسا نہیں پایا جس پر کسی کا عیب لگایا جائے۔

۵۰۰۲ (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی مصیبت پیش آتی تو یہ کلمات ورد فرماتے:

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث۔

اے زندہ اور (ہر شے کو) تھامنے والے! میں تیری رحمت کے لیے تجھے پکارتا ہوں۔رواہ ابن النجار

۳۹۱۸ پر روایت گذر چکی۔

۵۰۰۳ (حضرت ثوبان مولیٰ حضور ﷺ کے آزاد فرمودہ غلام) ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو یوں فرماتے: اللہ اللہ ربی لااشرک به شیئاً دوسرے الفاظ ہیں لاشریک له۔یعنی اللہ! اللہ میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

رواہ ابن عساکر

خوف وگھبراہٹ کے وقت پڑھنا

۵۰۰۴ (عبداللہ بن جعفر) حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنی بیٹی کی شادی کی اور ان کو تنہائی میں یہ نصیحت فرمائی: جب تمہاری موت کا وقت قریب ہو یا دنیا کا کوئی گھبرادینے والا اہم مسئلہ درپیش ہو جائے تو یہ دعا پلے باندھ لینا:

لاالٰه الااللّٰه الحلیم الکریم سبحان اللّٰه رب العرش العظیم الحمدللّٰه رب العالمین۔

مصنف ابن ابی شیبه، ابن جریر، مستدرک الحاکم

۵۰۰۵ ابورافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنی بیٹی کی شادی حجاج بن یوسف سے کردی اور اس کو نصیحت فرمائی: جب وہ تیرے پاس آئے تو یہ کلمات پڑھ لینا:

لاالٰه الااللّٰه الحلیم الکریم سبحان اللّٰه رب العرش العظیم، والحمدللّٰه رب العالمین.

عبداللہ بن جعفر کا کہنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی جب کوئی پریشانی والی بات آجاتی ت یہی کلمات پڑھتے تھے۔

ابورافع کہتے ہیں: لہٰذا حجاج اس تک نہیں پہنچ سکا۔رواہ ابن عساکر

فائدہ:......حجاج اموی خلافت کا ایک ظالم گورنر تھا۔جس نے ظلم وزبردستی سے عبداللہ بن جعفر کی بیٹی سے شادی کی لہٰذا لڑکی کو ان کے والد نے یہ مذکورہ دعا سکھائی جس کی بدولت وہ ظالم اپنی مراد نہ پاسکا۔

۵۰۰۶ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم کو ظالم بادشاہ کے روبرو پیش کیا جائے اور تم کو اس کے ظلم کا خوف ہو تو یہ کلمات تین بار پڑھ لو:

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ أعز من خلقه جمیعًا، اللّٰہ أعز مما أخاف وأحذر، أعوذ باللّٰہ الذی لااله الا هو الممسک السموات السبع أن یقعن علی الارض الاباذنه، من شر عبدک فلان وجنوده واتباعه وأشیاعه، من الجن والانس، اللهم کن لی جارًا من شرهم، جل ثناؤک، وعز جارک، وتبارک اسمک، ولااله غیرک.

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تمام مخلوق سے زیادہ باعزت ہے، اللہ زیادہ عزت (وطاقت) والا ہے، اس سے جس سے مجھے خوف اور ڈر لاحق ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اپنے حکم کے ساتھ ساتوں آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکنے والا ہے، فلاں بندے کے شر سے، اس کے لشکروں کے شر سے، اور کے متبعین اور ساتھیوں کے شر سے، جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ اے اللہ! تو ان کے شر سے (مجھے اپنا پڑوس عطا کر) میرے لیے پناہ ثابت ہو، بے شک تیری ثناء اور بڑائی عظیم ہے، تیرا پڑوسی باعزت ہوا، تیرا نام بابرکت ہوا اور بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه

۵۰۰۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے:

لااله الااللّٰہ العظیم الحلیم، لااله الااللّٰہ الحلیم الکریم لااله الااللّٰہ رب العرش العظیم، لااله الااللّٰہ رب السموات السبع ورب العرش الکریم۔ رواه ابن جریر

بھانجا بھی قوم کا فرد ہے

۵۰۰۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے (بڑے) دروازے کی چوکھٹ پکڑی اور ہم لوگ کمرے میں تھے فرمایا: اے عبدالمطلب کی اولاد! کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: ہماری بہن کا بیٹا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی قوم کی بہن کا بیٹا انہی کا فرد ہوتا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا: اے عبدالمطلب کے بیٹو! جب تم کو کوئی مصیبت آپڑے، یا کوئی سختی یا کسی تنگی کا تم کو سامنا ہو تو یہ کلمات کہہ لیا کرو:

اللّٰہ اللّٰہ لاشریک له۔ رواه ابن جریر

۵۰۰۹ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب کسی پر کوئی ایسا حاکم مسلط ہو جائے جس کے ظلم وزبردستی کا خوف لگا رہے تو اس کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظیم کن لی جارًا من فلان واحزابه واشیاعه من الجن والانس ان یفرطوا علی وان یطغوا، عزجارک وجل ثناءک ولااله غیرک۔

اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب! میرا پڑوسی اور مددگار بن جا فلاں شخص سے اور اس کی جماعت سے اور جن وانس میں سے اسی کے مددگار ہیں کہ وہ مجھ پر زیادتی کریں اور سرکشی کریں بے شک تیرا پڑوسی باعزت رہے گا، تیری بڑائی عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دعا کی برکت سے تم کو اس کی طرف سے کوئی ناخوشگوار بات نہ پہنچے گی۔

مصنف ابن ابی شیبه، ابن جریر

۵۰۱۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی رنج یا غم پیش آتا تھا تو یہ فرماتے تھے:

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث۔ مسند البزار ۳۹۱۸

۵۰۱۱ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب بھی کوئی بندی سات مرتبہ یہ کہتا ہے تو اس کے ہر کام کے لیے اللہ کافی ہو جاتا ہے، خواہ وہ کہنے میں سچا ہو یا جھوٹا:

حسبی اللہ لاالٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔

مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ:..... یعنی اس کو اس دعا کی اہمیت پر یقین کامل ہو یا اس میں کمزور ہو اور وہ سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اللہ پاک ضرور اس کی مدد فرمائیں گے۔

۵۰۱۲ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات سکھائے ہیں جو میں مصیبت کے وقت پڑھتی ہوں:

اللہ اللہ ربی لااشرک بہ شیئا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر ۳۸۴۸

۵۰۱۳ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی غمزدہ بات پیش آتی یا کوئی تکلیف لاحق ہوتی تو یہ دعا پڑھتے:

اللہ اللہ ربی لااشرک بہ شیئا۔ رواہ ابن جریر

ظالم بادشاہ سے خوف کے وقت پڑھے

۵۰۱۴ (علی بن الحسین) عامر بن صالح سے مروی ہے کہ میں فضل بن ربیع کو اپنے والد ربیع کی طرف سے یہ قصہ نقل کرتے ہوئے سنا: کہ جب خلیفہ منصور مدینہ آیا تو اس کے پاس چند لوگوں نے آکر حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کی چغل خوری کی اور بولے وہ تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتا، آپ کی عیب جوئی کرتا ہے اور آپ کو سلام تک کرنا روا نہیں رکھتا۔ خلیفہ منصور نے ربیع کو کہا: اے ربیع! جعفر بن محمد کو میرے پاس لاؤ۔ اگر میں اس کو قتل نہ کروں تو اللہ مجھے قتل کردے۔ ربیع کہتے ہیں میں نے ان کو بلایا اور وہ تشریف لائے اور خلیفہ منصور سے بات چیت کی یہاں تک کہ خلیفہ منصور کا غصہ فرو ہوگیا۔ جب جعفر نکل کر جانے لگے تو میں نے ان سے پوچھا:

اے ابوعبداللہ! آپ نے کوئی دعا پڑھی تھی میں بھی وہ جاننا چاہتا ہوں۔ فرمایا: ہاں۔ میرے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حسین رضی اللہ عنہ (زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے جس کو کسی بادشاہ کے ظلم اور غصہ کا خوف ہو تو وہ یہ دعا پڑھ لے:

اللھم احرسنی بعینک التی لاتنام، وأکنفنی بکنفک الذی لایرام واغفرلی بقدرتک علی، والا ھلکت وأنت رجائی، فکم من نعمۃ قد أنعمت بھا علی قل لک عندھا شکری؟ وکم من بلیۃ قد ابتلیتنی بھا قل لک عندھا صبری، یامن قل عند نعمتہ شکری فلم یحرمنی، ویا من قل عند بلیتہ صبری فلم یخذلنی، ویا من رآنی علی الخطایا فلم یفضحنی ویا ذا النعماء التی لا تحصی ویا ذا الأیادی التی لا تنقضی، أستدفع مکروہ ما أنا فیہ، وأعوذبک من شرہ یا أرحم الراحمین۔

اے اللہ! میری حفاظت فرما اپنی اس آنکھ کے ساتھ جو سوتی نہیں، مجھے اپنی امان میں رکھ جو کبھی جھکتی اور زائل نہیں ہوتی۔ مجھ پر اپنی قدرت کے باوجود میری مغفرت کر، ورنہ میں تو ہلاکت میں جا پڑوں گا تو ہی میرا آسرا ہے۔ تیری کتنی نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر انعام فرمائیں لیکن میں نے ان کا شکر بہت تھوڑا کیا۔ کتنی مصیبتوں کے ساتھ تو نے میری آزمائش کی لیکن میں زیادہ صبر نہ کرسکا۔ اے وہ ذات جس کی نعمتوں کا میں نے بہت کم شکر ادا کیا لیکن پھر بھی اس نے مجھے محروم نہیں کیا اے وہ ذات جس کی آزمائشوں پر میں نے بہت کم صبر کیا لیکن اس نے مجھے شرمندہ نہ کیا۔ اے وہ ذات جس نے مجھے گناہوں میں ملوث دیکھا مگر مجھے رسوا نہ کیا اے نعمتوں والی ذات جس کی نعمتوں کا شمار ممکن نہیں اے احسانوں والے جو کبھی ختم نہیں ہوتے میں تجھ سے اس تکلیف سے نجات مانگتا ہوں

جس میں میں مبتلا ہوں اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا ارحم الراحمین۔ رواہ ابن النجار

۵۰۱۵ (مرسل ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین) ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: فراخی وکشادگی کے کلمات یہ ہیں:

لاالٰہ الا اللّٰہ العلی العظیم، سبحان اللّٰہ رب العرش الکریم، الحمدللّٰہ رب العالمین اللھم اغفرلی وارحمنی وتجاوزعنی واعف عنی فانک غفور رحیم۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عالی (و) عظیم ہے، پاک ہے وہ اللہ عرش کریم کا پروردگار، تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگذر فرما اور مجھے معاف فرما بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۱۶ (درمک بن عمرو عن ابی اسحاق عن البراء۔) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اپنی وحشت (اور تنہائی) کا شکوہ کیا۔ حضور ﷺ نے اس کو یہ وظیفہ زیادہ پڑھنے کی تلقین فرمائی:

سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح، جللت السموات والارض بالعزۃ والجبروت۔

پاک ہے بادشاہ برکت والا جو ملائکہ اور روح الامین (جبرئیل علیہ السلام) کا رب ہے۔ (اے اللہ بے شک تو) نے آسمانوں اور زمین کو اپنی عزت وطاقت کے ساتھ عظمت بخشی۔

اس آدمی نے یہ کلمات کہے تو اس کی وحشت دور ہوگئی۔

ابن السنی، الاوسط للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن شاھین، ابونعیم، ابن عساکر

کلام:......المغنی میں ہے درمک بن عمرو کی ابواسحاق سے ایک ہی روایت ہے اور وہ اس میں متفرد ہے۔ میزان میں ہے کہ درمک بن عمرو ابواسحاق سے منکر خبر کو تفرداً روایت کرتا ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (درمک) مجہول ہے۔ علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی حدیث کا کوئی تابع (مثال) نہیں ملتی۔ امام طبرانی فرماتے ہیں: درمک اسی روایت کے ساتھ معروف ہے۔ ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت حسن غریب ہے۔ میزان الاعتدال ۲/۲۶ بحوالہ کنز ج ۲ ص ۶۶۳

شیطان سے حفاظت کی دعا

۵۰۱۷ (زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) ہشام بن عروۃ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلافت پر بیٹھنے سے قبل میرے والد حضرت عروہ بن زبیر کے پاس آئے اور بتایا کہ میں نے گذشتہ رات عجیب قصہ دیکھا۔ میں اپنے مکان کی چھت پر چت لیٹا ہوا تھا۔ میں نے راستے میں چلنے پھرنے کی آوازیں سنیں۔ نیچے جھانک کر دیکھا تو سمجھا کہ شاید چوکیداروں کی جماعت ہے۔ لیکن اچھی طرح دیکھا تو وہ شیاطین (جن) تھے جو دستے کے دستے گھوم رہے تھے۔

حتیٰ کہ وہ سب میرے مکان پچھواڑے میں ویران جگہ پر اکٹھے ہوگئے۔ پھر (بڑا) ابلیس آیا۔ جب سب جمع ہوگئے تو ابلیس نے بلند آواز کے ساتھ پکارا اور سب شیاطین ایک دوسرے سے آگے بڑھ گئے۔ ابلیس نے کہا: عروہ بن زبیر کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ ایک جماعت بولی: ہم۔ پھر وہ گئے اور واپس آئے اور بولے: ہم اس پر کچھ بھی قادر نہیں ہوسکے۔ ابلیس نے پہلے سے زیادہ زوردار چنگھاڑ ماری۔ اور بولا کون عروہ بن زبیر کو سنبھالے گا؟ دوسری جماعت بولی ہم پھر وہ گئے اور کافی دیر کے بعد واپس آئے اور بولے کہ ہم بھی اس پر قادر نہیں ہوسکے۔ اس بار ابلیس اس قدر شدت سے چنگھاڑا میں سمجھا کہ زمین کی چھاتی شق ہوگئی ہے۔ اور سب شیاطین آگے بڑھے۔ ابلیس پھر بولا: کون عروہ بن زبیر کو بہکائے گا؟ اس بار سب شیاطین مل کر بولے: ہم (سب جاتے ہیں) چنانچہ سب شیاطین چلے گئے اور کافی دیر تک واپس نہیں لوٹے پھر واپس آئے اور ہتھیار ڈال کر بولے: ہم سب بھی اس پر قادر نہیں ہوسکے۔ آخر ابلیس بڑے غصے میں چلا گیا اور دوسرے شیاطین بھی اس کے پیچھے پیچھے

چلے گئے۔

حضرت عروہ بن زبیر نے فرمایا: مجھے میرے والد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے شروع رات میں یا شروع دن میں تو اللہ پاک اس کی ابلیس اور اس کے لشکر سے حفاظت فرماتے ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ذی الشان، عظیم البرھان، شدید السلطان ماشاء اللّٰہ کان اعوذ باللّٰہ من الشیطان

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، بڑی شان کا مالک ہے، عظیم برہان اور مضبوط بادشاہت والا ہے جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے میں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۵۰۱۸ ابوالتیاح سے مروی ہے میں نے عبدالرحمٰن بن خنبش سے جو بڑی عمر کے بزرگ تھے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے پوچھا: اس رات رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا جب شیطان آپ کے قریب آگئے تھے؟ فرمایا: شیاطین مختلف وادیوں سے اکٹھے ہو کر آپ ﷺ کے پاس آگئے تھے اور پہاڑ بھی آپ پر اتر آئے تھے۔ بڑا شیطان آگ کا شعلہ لے کر آپ کے قریب آیا تا کہ آپ کو اس کے ساتھ جلادے۔ آپ ﷺ (وقتی طور پر) ان سے مرعوب ہو گئے اور پیچھے ہٹنے لگے تھے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور فرمایا کہو: آپ ﷺ نے پوچھا: کیا کہوں؟ فرمایا: یہ کہو:

أعوذ بکلمات اللّٰہ التامات التی لایجاوزھن برولا فاجر من شر ما خلق، وذرأ وبرأ، ومن شر ما ینزل من السماء، ومن شر مایعرج فیھا، ومن شر ما ذرأ فی الارض، ومن شر مایخرج منھا، ومن شر فتن اللیل والنھار، ومن شر کل طارق، الاطارقًا یطرق بخیر، یارحمٰن

میں اللہ کے تام کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن سے نیک تجاوز کر سکتا اور نہ بد ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور جس کو اس نے وجود بخشا اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور رات و دن کے فتنوں کے شر سے اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اس کے جو خیر ساتھ لائے اے رحمٰن ذات۔

پس آپ کا یہ پڑھنا تھا کہ شیاطین کی آگ بجھ گئی اور اللہ نے ان کو شکست دے دی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، البزار، حسن بن سفیان، ابوزرعۃ فی مندہ، ابن مندہ، ابونعیم والبیھقی معاً فی الدلائل روایت صحیح ہے۔

حفاظت کی دعا

۵۰۱۹ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دعا کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام ظالم بادشاہوں سے اللہ کی حفاظت حاصل کرتے تھے:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، قال اخسئوا فیھا ولا تکلمون، انی أعوذ بالرحمٰن منک ان کنت تقیًا، أخذت بسمع اللّٰہ وبصرہ، وقوتہ علی أسماعکم وأبصارکم وقوتکم، یامعشر الجن والانس والشیاطین والأعراب والسباع والھوام واللصوص، مما یخاف ویحذر فلان بن فلان سترت بینہ وبینکم بسترۃ النبوۃ التی استتروا بھا من سطوات الفراعنۃ، جبریل عن ایمانکم، ومیکائیل عن شمائلکم، محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم أمامکم، واللّٰہ تعالٰی من فوقکم، یمنعکم من فلان بن فلان فی نفسہ وولدہ وأھلہ وشعرہ وبشرہ ومالہ وما علیہ ومامعہ وماتحتہ وما فوقہ: (واذا قرأت القرآن

جعلنابینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرة حجابًا مستورًا) .الی قوله (ونفورًا)

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے: اس جہنم میں چپ پڑے رہواور مجھ سے بات نہ کرو۔ میں رحمٰن کی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اگر تو ڈرنے والا ہے (اللہ سے) میں اللہ کے سننے، دیکھنے اور اس کی قوت کے ساتھ تمہارے سننے، دیکھنے اور تمہاری طاقت پر مدد پکڑتا ہوں۔

اے جن، انس، شیاطین، بدوؤں، درندوں، (رینگنے والوں اور) چیونٹیوں اور چوروں کے گروہ! جن سے فلاں بن فلاں کو خوف اور خطرہ لاحق ہے میں اس کے اور تمہارے درمیان نبوت کا پردہ حائل کرتا ہوں، جس کے طفیل انبیاء فراعنہ (اور ظالم بادشاہوں) کے ظلم سے محفوظ رہے۔ جبریل تمہارے دائیں ہے، میکائیل تمہارے بائیں، محمد ﷺ تمہارے آگے اور اللہ تمہارے پیچھے ہے پس تم کو فلاں بن فلاں کی جان، اہل وعیال، اولاد، اہل وعیال، بال، کھال، مال، جو اس پر ہے، جو اس کے ساتھ ہے، جو اس کے نیچے ہے اور جو اس کے اوپر ہے سب سے تم کو روکتا اور دھتکارتا ہوں۔

اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے درمیان مخفی پردہ کی آڑ کر دیتے ہیں الخ۔

ابن عساكر، وولده القاسم في كتاب آيات الحرز

۵۰۲۰ (انس رضی اللہ عنہ) ابان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک بار (دعوت کی غرض سے) حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے۔ حجاج نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا مال دکھایا جس میں چار سو گھوڑے تھے، سو گھوڑے دو سال کے بعد تیسرے سال میں داخل تھے، سو گھوڑے دوسرے سال میں داخل تھے، سو گھوڑے پانچویں سال میں داخل تھے اور سو گھوڑے قارح دانت والے تھے۔

پھر حجاج نے کہا: اے انس! کیا تو نے اپنے ساتھی کے پاس کبھی اتنا مال دیکھا تھا۔ اس خبیث کی مراد رسول اللہ ﷺ سے تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالکل، اللہ کی قسم! اس سے بھی اچھا مال دیکھا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تھا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ گھوڑا جو مالک نے اللہ کے راہ میں جہاد کے لیے باندھا ہو۔ اس کے بال، اس کا پیشاب، اس کا گوشت اور اس کا خون قیامت کے دن اسکے میزان کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ دوسرا گھوڑا جس کو کسی نے افزائش نسل کے لیے رکھا ہو اور تیسرا وہ گھوڑا جس کو کسی نے افزائش ریاء شہرت اور دکھاوے کے لیے باندھا ہو ایسا شخص جہنم میں جائے گا۔ اے حجاج تیرے تمام گھوڑے اسی تیسری قسم کے ہیں۔

حجاج غضب آلود ہو گیا۔ بولا: اللہ کی قسم! اگر تو نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت نہ کی ہوتی اور امیر المؤمنین نے مجھے تیری رعایت کا خط نہ لکھا ہوتا تو دیکھتا میں تیرے ساتھ کیا کچھ کرتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں (اللہ کی قسم) میں تجھ سے ایسے کلمات کی بدولت پناہ میں آ گیا ہوں کہ اب مجھے کسی بادشاہ کے ظلم کا اور کسی شیطان کی سرکشی کا کا خوف ذرہ بھر نہیں۔ پھر واقعی حجاج کا غصہ چھٹ گیا اور وہ بولا: اے ابوحمزہ! (حجاج نے انس کی کنیت بطور ادب استعمال کی) وہ کلمات مجھے بھی سکھا دیجئے حضرت انس نے فرمایا: اللہ کی قسم! نہیں، میں تجھے ان کلمات کا اہل نہیں پاتا۔

حضرت ابان رحمۃ اللہ علیہ راوی حدیث فرماتے ہیں جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوحمزہ! میں آپ سے کوئی سوال کرنا چاہتا ہوں؟ فرمایا: بولو کیا چاہتے ہو؟ ابان رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: وہ کلمات جو آپ سے حجاج نے پوچھے تھے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! میں تم کو ان کا اہل سمجھتا ہوں۔ سنو! میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی پھر آپ مجھ سے جدا ہونے لگے تو آپ مجھ سے راضی تھے آپ نے فرمایا: تم نے میری دس سال خدمت کی ہے اور میں تم کو چھوڑ کر جا رہا ہوں اور میں تم سے راضی ہوں۔ لہٰذا تم (کو یہ عطیہ ہے کہ) جب بھی صبح وشام کا وقت ہوا کرے یہ پڑھا کرو:

بسم الله، والحمدلله، محمد رسول الله، لاقوة الا بالله، بسم الله علی دینی ونفسی، بسم الله علی أهلی ومالی، بسم الله علی کل شیءٍ أعطانیه ربی، بسم الله خیر الاسماء، بسم الله رب الارض

والسماء، بسم اللہ الذی لایضر مع اسمه داء، بسم اللہ افتتحت وعلی اللہ توکلت، لاقوة الاباللہ، لاقوة الا باللہ، لاقوة الا باللہ، واللہ أکبر، اللہ أکبر، أللہ أکبر، لااله الااللہ الحلیم الکریم لااله الااللہ العلی العظیم، تبارک اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم ورب الارضین، وما بینهما، والحمدللہ رب العالمین، عزجارک، وجل ثناؤک، ولااله غیرک، اجعلنی فی جوارک من شر کل ذی شر، ومن شرالشیطان الرجیم، ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب وهو یتولی الصالحین، فان تولوا فقل حسبی اللہ لااله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم. ابوالشیخ فی الثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دعا

۵۰۲۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایسے کلمات سکھا دیئے ہیں کہ ان کے طفیل کسی جابر کی سرکشی اور اس کی زور زبردستی مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور اس کے ساتھ وہ کلمات ضروریات کے آسانی کے ساتھ پورا ہونے اور مؤمنوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنے کا سبب بھی ہیں:

اللہ أکبر، اللہ أکبر، اللہ أکبر، بسم اللہ علی نفسی ودینی، بسم اللہ علی أهلی ومالی، بسم اللہ علی کل شیءٍ أعطانی ربی، بسم اللہ خیر الأسماء بسم اللہ رب الارض والسماء، بسم اللہ الذی لایضر مع اسمه داء، بسم اللہ افتتحت وعلی اللہ توکلت، اللہ اللہ ربی لا أشرک به شیئًا، أسألک اللهم بخیرک ﷺ من خیرک الذی لایعطیه غیرک، عزجارک، وجل ثناؤک، ولااله الا أنت: اجعلنی فی عیاذک، وجوارک من کل سوء، ومن الشیطان الرجیم، اللهم انی استجیرک من جمیع کل شیءٍ خلقت، واحترس بک منهن، وأقدم بین یدی: (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوًا أحد) عن امامی ومن خلفی، وعن یمینی وعن شمالی، ومن فوقی وتحتی۔

اور سورۂ اخلاص مکمل ایک ایک دفعہ چھ کی چھ جہات کی طرف رخ کر کے پڑھے۔ یعنی دائیں، بائیں، آگے پیچھے، اوپر اور نیچے۔

رواه مستدرک الحاکم

رزق کی کشادگی کی دعائیں

۵۰۲۲ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ضرورت اور فاقہ کشی کی نوبت آگئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جا کر آپ سے سوال کرو (تو شاید کوئی صورت نکل آئے) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے دروازے پر آئیں اور دروازہ کھٹکھٹایا حضور کے پاس ام ایمن بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: یہ تو فاطمہ کے دروازے کھٹکھٹانے کا انداز ہے اور وہ ایسے وقت تو ہمارے پاس نہیں آیا کرتی۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اندر تشریف لائیں اور اپنے والد حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان ملائکہ کا کھانا تسبیح تہلیل اور تحمید ہے لیکن ہمارا کھانا کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے: آل محمد کے گھر بھی تیس دنوں سے چولہا نہیں جلا۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں آئی ہیں۔ اگر تم چاہو تو پانچ بکریوں کا ہم تمہارے لیے حکم دے دیتے ہیں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کر:

یااول الاولین، ویاآخر الآخرین، ویاذاالقوۃ المتین، ویاحم المساکین ویاآرحم الراحمین

چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس ہوگئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا پیچھے کچھ (آرہا) ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں آپ کے پاس سے دنیا لینے گئی تھی اور آخرت لے کر واپس آئی ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بہترین ایام ہیں۔ابو الشیخ فی جزء من حدیثه

کلام:۔۔۔۔اس روایت کے رجال میں کوئی راوی متکلم فیہ نہیں ہے اور سب راوی ثقہ مگر اس کی صورت مرسل کی سی ہے لیکن حضرت سوید بن غفلہ نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنی ہے تو روایت متصل ہے۔

۵۰۲۳۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی ضرورت لے کر حاضر ہوئی۔ حضور ﷺ نے اس کو فرمایا: کیا تم کو اس سے اچھی چیز نہ بتادوں؟ تو سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ پڑھا کر، تینتیس بار لا الہ الا اللہ پڑھا کر اور چونتیس بار الحمدللہ پڑھا کر۔ پس یہ سو بار پڑھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔رواہ ابن جریر

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۹، ضعیف الادب ۹۸۔

۵۰۲۴۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کے پاس کسی شے کا سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ عورت بولی: ضرور، آپ ﷺ نے فرمایا: سوتے وقت تینتیس بار لا الہ الا اللہ پڑھ، چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ یہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔رواہ ابن جریر

۵۰۲۵۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی حاجت ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم سوتے وقت تینتیس مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور چونتیس مرتبہ الحمدللہ کہو، یہ سو کی تعداد ہوئی یہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ابن جریر، ابن عساکر

کلام:۔۔۔ضعیف الادب ۹۸ اور ذخیرۃ الحفاظ ۶۹ پر روایت پر ضعف کا کلام کیا گیا ہے۔

۵۰۲۶۔۔۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس گئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان ملائکہ کا طعام تو لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور الحمدللہ وغیرہ ہے، ہمارا طعام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آل محمد کے گھروں میں تیس یوم سے آگ نہیں جلی۔ پھر بھی اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے پانچ بکریوں کا حکم دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں وہ مجھے پانچ کلمات ہی سکھا دیجیے جو آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ یوں کہا کر:

یااول الاولین، ویاآخر الآخرین، ویاذا القوۃ المتین، ویاارحم المساکین ویاارحم الراحمین

ابوالشیخ فی فوائد الاصبهانین، الدیلمی، مستدرک الحاکم

رنج وخوشی کی دعائیں

۵۰۲۷۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ نبی کریم ﷺ کوئی خوش گوار چیز دیکھ لیتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰه الذی بنعمته تتم الصالحات.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کے بدولت اچھی چیزیں انجام پاتی ہیں۔ اور جب آپ ﷺ کوئی ناپسندیدہ شے دیکھ لیتے تو فرماتے: الحمدللہ علی کل حال ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔رواہ ابن النجار

۵۰۲۸۔۔۔اعمش رحمۃ اللہ علیہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے کسی بزرگ شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوش کن معاملہ

پیش آتا تو فرماتے: الحمدللہ المنعم المتفضل الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جب کوئی ناپسندیدہ معاملہ پیش آتا تو فرماتے: الحمدللہ علی کل حال۔مصنف ابن ابی شیبہ

روایت صحیح ہے۔

مختلف دعائیں

۵۰۲۹... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے:

اللھم انی اسألک الذی ھو خیر عاقبة امری اللھم اجعل ما تعطینی الخیر رضوانک والدرجات العلی فی جنات النعیم۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو میرے لیے بہترین انجام کار ثابت ہو۔ اے اللہ! تو جو مجھے عطا فرمائے اس کو اپنی رضا اور جنت میں اعلیٰ درجات کا سبب بنا۔ الزھد للامام احمد

۵۰۳۰ معاویہ بن قرہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے:

اللھم اجعل خیر عمری آخرہ وخیر عملی خواتمہ وخیرا یا می یوم القاک۔

اے اللہ! میری بہترین عمر آخر عمر بنانا اور میرا بہترین عمل آخری عمل بنانا اور میرا بہترین دن وہ دن بنانا جس میں میں تجھ سے ملاقات کروں گا۔ السنن لسعید بن منصور، السنن لیوسف القاضی، الامالی لابی القاسم بن بشران

۵۰۳۱ ابو یزید مدائنی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جملہ دعاؤوں میں سے یہ الفاظ بھی ہوتے تھے:

اللھم ھب لی ایمانا ویقینا ومعافاة ونیة۔

اے اللہ! مجھے ایمان، یقین عافیت اور اچھی نیت عطا فرما۔ ابن ابی الدنیا فی الیقین

۵۰۳۲... ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم اغننا بحلالک عن حرامک واغننا من فضلک عمن سواک

اے اللہ اپنے حلال کے ساتھ حرام سے غنی فرما اور اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔ العسکری فی المواعظ

۵۰۳۳ عبدالعزیز ابوسلمہ ماجشون سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم انی اسألک برحمتک التی لاتنال منک الابالخروج

اے اللہ! اے اللہ میں تیری اس خاص رحمت کا سوال کرتا ہوں جو فقط تیرے راستے میں نکلنے سے حاصل ہوتی ہے۔ العسکری

۵۰۳۴ عبدالعزیز ابوسلمہ ماجشون فرماتے ہیں مجھے ایک قابل اعتماد شخص نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اسألک تمام النعمة فی الاشیاء کلھا والشکر لک علیھا حتی ترضی وبعد الرضا والخیر ة فی جمیع مایکون فیہ الخیرة بجمیع میسور الأمور کلھا لابمعسورھا یا کریم

(اے اللہ!) میں تجھ سے تمام چیزوں میں کامل نعمت اور اس پر تیرا شکر ادا کرنے کا سوال کرتا ہوں حتی کہ تو راضی ہو جائے اور تیری رضا کے بعد تمام خیر کی چیزوں میں تمام تر آسانیوں کے ساتھ مکمل خیر کا سوال کرتا ہوں بلاکسی تنگی و مشقت کے اے کریم!

ابن ابی الدنیا فی کتاب الشکر

۵۰۳۵ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو کوئی مصیبت پہنچی وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انکو شکایت

کی اور عرض کیا کہ ان کے لیے ایک وسق کھجور کا حکم فرمادیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے ایک وسق کھجور کا حکم دیدوں اور اگر چاہو تو ایسے کلمات تم کو سکھادوں جو اس سے بھی بہتر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ کلمات بھی سکھا دیجیے اور ایک وسق کھجور کا حکم بھی کر دیجیے (سبحان اللہ) کیونکہ میں بہت حاجت مند ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کر دیتا ہوں۔ پھر فرمایا: کہو:

اللهم احفظني بالاسلام قاعدًا واحفظني بالاسلام راقدًا ولاتطع في عدوًا ولاحاسدا واعوذبك من شرما انت آخذ بنا صيتهاوأسألك من الخير الذي هوبيدك كله۔

اے اللہ! میری حفاظت فرما اسلام کے ساتھ جاگتے ہوئے اور میری حفاظت فرما اسلام کے ساتھ سوتے ہوئے اور میرے متعلق کسی دشمن اور کسی حاسد کی بات مت قبول فرما۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں اور تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تمام تیرے ہاتھ میں ہے۔

ابن رنجويه، ابن حبان، الخرائطي في مكارم الاخلاق، الديلمي، السنن لسعيد بن منصور

کلام: ... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی اطراف میں اس روایت کے متعلق انقطاع کا حکم فرماتے ہیں۔

۵۰۳۶ عبداللہ بن خراش اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے خطبہ میں دعا فرماتے ہوئے سنا:

اللهم اعصمنا بحبلك وثبتنا على امرك وارزقنا من فضلك۔

اے اللہ! اپنی رسی کے ساتھ ہماری حفاظت فرما، اپنے دین پر ہم کو ثابت قدم رکھ اور فضل کی ہمیں توفیق عطا کر۔

اللالامام احمد في الزهد، الروياني، يوسف القاضي في سننه، حلية الاولياء، اللالكائي في السنة، ابن عساكر

۵۰۳۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ بیت اللہ کا طواف فرمار ہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے:

اللهم ان كتبت عل شقو ة أو ذنبا فا محه فانك تمحوماتشاء وتثبت وعندك ام الكتاب واجعله سعادة ومغفرة۔

اے اللہ! اگر تو نے مجھ پر بدبختی یا کوئی گناہ لکھ رکھا ہو تو اس کو مٹا دے، بے شک تو جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھا رہنے دیتا ہے کیونکہ تیرے ہی پاس اصل کتاب ہے اور تو اس کو میرے لیے سعادت اور مغفرت بنادے۔ عبد بن حميد، ابن جرير، ابن المنذر

۵۰۳۸ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم اني اعوذبك ان تأخذني على غرة أوتذرني في غفلة أوتجعلني من الغافلين۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھے دھوکہ میں پڑا ہوا (اچانک) پکڑ لے، یا مجھے غفلت میں پڑا ہوا چھوڑ دے یا مجھے غافلوں میں سے کر دے۔ مصنف ابن ابي شيبه، حلية الاولياء

۵۰۳۹ اہل خراسان کے میکائیل نامی ایک شیخ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رات کو کھڑے ہوتے تو فرماتے:

اے اللہ تو میرے کھڑے ہونے کو جانتا ہے اور میری حاجت کو بھی جانتا ہے، پس مجھے یہاں سے اپنی حاجت میں کامیاب واپس لوٹا اس حال میں کہ میری دعا کامیاب اور مقبول ہو اور میں تیری مغفرت اور رحمت کو ساتھ لے کر واپس لوٹوں۔ پھر جب آپ نماز پوری کر کے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے:

اللهم لا أرى شيئًا من الدنيا يدوم، ولا أرى حالا فيها يستقيم، اللهم اجعلني انطق فيها بعلم، واصحت فيها بحكم، اللهم لا تكثرلي من الدنيا فاطغى، ولا تقل لي منها فانسى، وان ماقل وكفى خير مما كثر وألهى.

اے اللہ! میں دنیا کی کسی شی کو ہمیشہ رہنے والا نہیں دیکھتا اور نہ اس میں کوئی درست حال دیکھتا ہوں، پس مجھے دنیا میں علم کے ساتھ

بولنے، حکمت کے ساتھ خاموش رہنے والا بنا۔ اے اللہ! دنیا میرے لیے (اس قدر) زیادہ نہ کر کہ میں سرکشی میں پڑ جاؤں اور نہ اس قدر تنگ کر کہ مجھے بھلا دیا جائے اور بے شک تھوڑی چیز جو کافی ہو جائے اس کثیر سے بہتر ہے جو لہو ولعب میں مشغول کر دے۔

۵۰۴۰ ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اکثر یہ دعا فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا:

اللهم عافنا واعف عنا۔

اے اللہ! ہمیں عافیت میں رکھ اور ہمیں معاف فرمادے۔ الزهد لاحمد

۵۰۴۱ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم اجعل عملي صالحاً واجعله لک خالصاً ولا تجعل لاحدفيه شيئاً۔

اے اللہ! میرے عمل کو صالح و نیک بنا، اس کو اپنے لیے خاص بنا اور کسی کا اس میں کوئی حصہ نہ رکھ۔ الزهد للامام احمد

۵۰۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب یہ دعا کیا کر:

اللهم اجعل سريرتي خيرا من علانيتي واجعل علانيتي صالحة۔

اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا بنا اور میرے ظاہر کو نیک بنا۔ ابن ابی شیبه، حلية الاولياء، يوسف القاضي في سننه

۵۰۴۳ عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں یہ کلمات فرماتے تھے:

اللهم توفني مع الابرار ولاتجعلني في الاشرار وقني عذاب النار والحقني بالاخيار۔

اے اللہ! مجھے نیکوں کے ساتھ موت دے، مجھے بروں کے ساتھ مت کر، مجھے جہنم کے عذاب سے بچا اور مجھ نیک لوگوں میں شامل فرما۔

ابن سعد، الادب المفرد للبخاری

۵۰۴۴ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب) کو یہ دعا کرتے سنا:

اللهم ارزقني قتلا في سبيلک ووفاة في بلد نبيک۔

اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب کر اور اپنے نبی کے شہر میں موت دے۔ میں نے پوچھا: یہ کیسے ممکن ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک چاہتا ہے تو اپنا حکم کہیں سے بھی پورا فرما دیتا ہے۔ ابن سعد، حلية الاولياء

فائدہ:..... اللہ پاک نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور ابولؤلؤ مجوسی نے آپ کو فجر کی نماز میں پیٹ میں چھرا گھونپ دیا اور کئی دو تین وار کیے۔ اسی صدمے میں آپ کی موت ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی وہ بھی اپنے نبی کے شہر میں۔

۵۰۴۵ ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو بیت اللہ کے طواف کے دوران یہ دعا کرتے سنا:

اللهم ان كنت كتبتني في السعادة فأثبتني فيها وان كنت كتبتني في الشقاوة فامحني منها، وأثبتني في السعادة، فانک تمحو ماتشاء وتثبت وعندک أم الكتاب.

اے اللہ! اگر تو نے مجھے سعادت مند لکھ دیا ہے تو یونہی رہنے دے اور اگر مجھے بد بخت لکھ دیا ہے تو اس کو مٹا دے اور مجھے سعادت مند لکھ دے۔ بے شک تو جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور تیرے ہی پاس اصل کتاب ہے۔ اللالکائی

۵۰۴۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے متعلق مروی ہے کہ آپ نے دعا کی:

اللهم اغفرلي ظلمي وكفري۔

ایک شخص نے کہا اے امیر المؤمنین ظلم تو ٹھیک ہے کفر معاف کرنے کا کیا مطلب ہوا؟ فرمایا: اللہ کا فرمان ہے:

ان الانسان لظلوم كفار۔

انسان بڑا ظالم اور ناشکرا ہے۔ ابن ابی حاتم

پانچ چیزوں سے پناہ مانگنا

۵۰۴۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر کے اوپر پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے سنا:

اللھم انی أعوذبک من الجبن والبخل، وأعوذبک من العمر، وأعوذبک من فتنة الصدر، وأعوذبک من عذاب القبر.

اے اللہ! تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، کنجوسی سے، نیز تیری پناہ مانگتا ہوں (بری) عمر سے، سینے کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔البیھقی فی عذاب القبر

۵۰۴۸ ..... (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کو بندہ کا سب سے محبوب کلام یہ ہے کہ وہ سجدہ کی حالت میں کہے:

رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انه لایغفر الذنوب الاانت۔

پروردگار! مجھ سے اپنی جان پر ظلم ہوا پس میرے گناہوں کو بخش دے بے شک تیرے سوا کوئی گناہ کو بخشنے والا نہیں۔

عیاش، یوسف القاضی فی سننه

۵۰۴۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے پاس گذاری۔ جب بھی آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور بستر پر جاتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم انی أعوذ بمعا فاتک من عقوبتک، وأعوذ برضاک من سخطک، وأعوذبک منک، اللھم لاأستطیع ثناء علیک، ولو حرصت، ولکن أنت کما أثنیت علی نفسک.

اے اللہ! میں تیری عافیت کی پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے، تیری رضاء کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری ثناء کا حق نہیں کرسکتا اگرچہ میں اس کی کوشش کروں۔ ہاں تو نے جیسی اپنی ثناء بیان کی تو اسی طرح ہے۔

نسائی، یوسف القاضی فی سننه الاوسط للطبرانی

۵۰۵۰ (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم متعنی بسمعی وبصری حتی تجعلھما الوارث منی، وعافنی فی دینی، واحشرنی علی ما أحییتنی، وانصرنی علی من ظلمنی، حتی ترینی منه ثأری، اللھم انی أسلمت دینی الیک، وخلیت وجھی الیک، وفوضت أمری الیک، والجأت ظھری الیک، لا ملجأ ولامنجا منک الا الیک، آمنت برسولک الذی أرسلت وبکتابک الذی أنزلت.

اے اللہ مجھے میرے کانوں اور آنکھوں (کو سلامت رکھنے) کے ساتھ نفع دے اور ان کو میرا وارث بنا دے (کہ آخر عمر تک سلامت رہیں) مجھے میرے دین میں نفع دے، مجھے انہی اعمال پر زندہ کر کے اٹھا جن پر تو نے مجھے دنیا میں زندہ رکھا، مجھ پر ظلم کرنے والے میں مجھے اپنا بدلہ دکھا، اے اللہ! میں نے اپنا دین تیرے سپرد کیا، اپنا چہرہ صرف تیری طرف متوجہ کیا، اپنا سارا معاملہ تجھے سونپ دیا، اپنی ٹیک (اور امید) تجھ پر لگائی، نہیں کوئی جائے پناہ اور کوئی نجات کی جگہ مگر تیرے پاس۔ میں ایمان لایا اس رسول پر جو تو نے مبعوث فرمایا اور ایمان لایا اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی۔الاوسط للطبرانی

۵۰۵۱ ... حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھ وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے؟ میں نے عرض کیا: ضرور! فرمایا: کہو:

اللهم افتح مسامع قلبي لذكرك وارقني طاعتك وطاعة رسولك عملابكتابك۔

اے اللہ! میرے دل کے کانوں کو اپنے ذکر کے لیے کھول دے، مجھے اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق بخش۔ الاوسط للطبرانی

۵۰۵۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں کہ اگر تو پڑھ لے تو تیرے گناہ جو چیونٹیوں کے برابر ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں تب بھی اللہ پاک ان کو تیرے لیے معاف فرمادے گا اور تیری بخشش کردی جائے گی:

اللهم لااله الاانت سبحانك عملت سوءاً أوظلمت نفسي، فاغفرلي، انه لايغفرالذنوب الاانت۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں نے جو گناہ کیا یا مجھ سے اپنی جان پر جو ظلم ہوا اس کو بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ ابن ابی الدنیا فی الدعا، عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۵۰۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے: اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمات یہ ہیں:

اللهم لااله الا أنت، اللهم لانعبد الاایاك، اللهم لانشرك بك شيئًا، اللهم انی ظلمت نفسی فاغفرلی، فانه لا يغفر الذنوب الا أنت.

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ ہم تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، اے اللہ! ہم تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اے اللہ! مجھ سے اپنی جان پر ظلم ہوا مجھے بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔

هناد، يوسف القاضی فی سننه

۵۰۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ یہ دعا فرماتے تھے:

أعوذبك من جهد البلاء ودرك الشقاء، وشماتة الأعداء، وأعوذبك من السجن والقيد والسوط.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں مصیبت کی آزمائش سے، بدبختی کے منڈلانے سے، دشمنوں کے خوش ہونے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قید، بیڑیوں اور کوڑوں سے۔ یوسف القاضی

۵۰۵۵ حکیم ترمذی اپنی کتاب نوادرالاصول فرماتے ہیں: عمرو بن ابی عمرو، ابوہمام الدلال، ابراہیم بن طہمان، عاصم بن ابی النجود، زر بن حبیش (کی سند کے ساتھ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اسی دوران میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا: یہ ابوذر ہیں؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے امین اللہ (جبرئیل علیہ السلام) کیا تم ابوذر کو جانتے ہو؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ان کو زمین والوں سے زیادہ آسمان والے جانتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ ایک دعا دن میں دو مرتبہ کیا کرتے ہیں۔ جس پر ملائکہ بھی فخر فرماتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی ان کو بلا کر ان سے اس دعا کے بارے میں پوچھ لیں۔

حضور ﷺ نے ان کو بلایا: اے ابوذر! کوئی ایسی دعا ہے جو تم دن میں دو مرتبہ مانگا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ میں نے وہ کسی انسان سے نہیں سنی، بلکہ پروردگار نے مجھے الہام فرمائی ہے اور وہ دعا میں دن میں دو مرتبہ مانگا کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں قبلہ رو ہوتا ہوں پھر جی بھر کر اللہ کی تسبیح وتہلیل اور تحمید وتکبیر کرتا ہوں پھر وہ دعا مانگتا ہوں جو دس کلمات پر مشتمل ہے:

اللهم انی أسألك ايمانًا دائمًا، وأسألك قلبًا خاشعًا، وأسألك علمًا نافعًا، وأسألك يقينًا صادقًا، وأسألك دينًا قيمًا، وأسألك العافية من كل بلية، وأسألك تمام العافية، وأسألك دوام العافية، وأسألك الشكر على العافية، وأسألك الغنى على الناس.

اے اللہ! میں تجھ سے دائمی ایمان کا سوال کرتا ہوں، خشوع کرنے والے دل کا سوال کرتا ہوں، علم نافع کا سوال کرتا ہوں، سچے یقین کا سوال کرتا ہوں، مضبوط اور سیدھے دین کا سوال کرتا ہوں، ہر مصیبت سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، کامل عافیت کا سوال کرتا ہوں، ہمیشہ رہنے والی عافیت کا سوال کرتا ہوں، عافیت پر شکر کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور لوگوں سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: قسم اس ذات پاک کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے، آپ کا کوئی امتی یہ دعا نہیں کرتا مگر اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں یا مٹی کے ذرات سے زیادہ ہوں۔ اور آپ کا کوئی امت اس دعا کو لے کر خدا کے پاس نہیں آئے گا مگر جنتیں اس کی مشتاق ہوں گی، فرشتے اس کے لیے بخشش کی دعا کریں گے، جنت کے سب دروازے اس کے لیے کھول دیئے جائیں گے اور فرشتے اس کو کہیں گے: اے اللہ کے ولی! جس دروازے میں چاہے داخل ہو جا۔

۵۰۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فاتحہ الکتاب (سورۂ فاتحہ)، آیۃ الکرسی، اور آل عمران کی دو آیات:

شهد الله انه لا اله الا هو الخ (مکمل آیت)

اور قل اللهم مالک الملک سے وتـرزق من تشاء بغير الحساب تک (مکمل آیت)

یہ سب آیات عرش سے متعلق ہیں۔ ان کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ یہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتی ہیں: اے اللہ! تو ہم کو زمین پر اتارتا ہے؟ اور ان لوگوں پر اتارتا ہے جو تیری نافرمانی کرتے ہیں؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے قسم اٹھائی ہے تم کو میرا جو بندہ بھی (فرض) نمازوں کے بعد تلاوت کرے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہوں میں اس کو جنت میں داخل کردوں گا، اس کو حظیرۃ القدس میں اتاردوں گا، ہر دن اس پر اپنی مخفی نگاہوں کے ساتھ ستر مرتبہ نظر کروں گا۔ اور ہر دن اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا جن میں سب سے ادنیٰ مغفرت ہے، ہر دشمن سے اس کو پناہ دوں گا اور اس کی مدد کروں گا۔ ابن حبان في الضعفاء، ابن السني في عمل يوم وليلة، ابو منصور السحابي في الاربعين

کلام: ...... امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں ایک راوی حارث بن عمیر متفرد ہے جو ثقہ راویوں کی جانب سے من گھڑت روایتیں پیش کرتا ہے۔ حافظ ابوالفضل عراقی سے اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے روایت کو متقدمین نے ثقہ قرار دیا ہے لیکن متاخرین نے کچھ راویوں میں کلام کیا ہے اور اس میں محل نظر صرف دو اشخاص ہیں: محمد بن زنبور مکی اور حارث بن عمیر۔ دونوں کو کچھ ائمہ نے ثقہ قرار دیا ہے اور اول کو ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور مؤخر الذکر کو امام ابن حبان اور امام حاکم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس کو اپنی امالیہ میں ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ ہم حارث میں کسی متقدم کا کوئی طعن نہیں پاتے بلکہ حماد بن زید ان کی تعریف کرتے ہیں جو ان سے بڑے ہیں اور نقاد ابن معید ان کی توثیق فرماتے ہیں۔

نیز ابو حاتم اور نسائی نے بھی ان کی توثیق فرمائی۔ بخاری و ابن حبان نے تعلیقاً ان کو ذکر کیا، دیگر اصحاب سنن نے ان کی روایات لی۔ لیکن ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ضعفاء میں شمار کیا اور ان کی توہین میں کافی زیادتی کی ہے۔ اور حارث سے اوپر کے راویوں کے بارے میں تو بات ہی نہیں کی جاسکتی ان کی عظمت شان کی وجہ سے۔ نیز حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کو موضوع شمار کرنے کے حوالہ سے فرماتے ہیں: ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار کر کے افراط کیا ہے شاید انہوں نے اس حدیث کے ثواب کو بہت زیادہ سمجھ لیا تھا ورنہ راوی تو آپ کو معلوم ہو ہی گئے (کہ معمولی اختلاف کے علاوہ سب صحیح ہیں)۔

۵۰۵۷ فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے:

یا کھیعص اغفرلی۔

اے کھیعص! میری مغفرت فرما۔ ابن ماجه

کلام: ...... یہ روایت موضوع ہے دیکھئے الاباطیل ۷۸۲، تذکرۃ الموضوعات ۷۹، التنزیہ ۲۸۷، ۲۸۸، ضعیف الجامع ۶۱۹، الضعیفۃ ۴۹، ۲۹۸،

اللآلی ۱/۲۲۸، الموضوعات ۱/۲۴۵ التعقبات ۷۔

۵۰۵۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: اے محمد! آپ کی امت میں سے جس نے دن میں سو مرتبہ:

لاالہ الااللہ الحق المبین پڑھا، اس کو فقر سے نجات ملے گی، قبر کی وحشت میں انسیت ملے گی اور وہ اس کے ساتھ مالداری پائے گا اور جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ رواہ الدیلمی

کلام:...... روایت میں ایک راوی فضل بن غانم ہے جو مالک سے روایت کرتا ہے، ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیس بشئی اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

دعائے مغفرت

۵۰۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہے تو اللہ تیری مغفرت فرمادے:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ: الحلیم الکریم لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ العلی العظیم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم، والحمدللہ رب العالمین رواہ ابن جریر

۵۰۶۰ عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ دعا میں یہ الفاظ پڑھتے تھے:

ربنا وجھک اکرما لوجوہ وجاھک خیرہ الجاہ۔

اے ہمارے رب تیری ذات سب سے زیادہ کریم اور تیرا مرتبہ سب سے بہترین مرتبہ ہے۔ خشیش بن اصرم فی الاستقامة

۵۰۶۱ محمد بن زیاد، میمون بن مہران سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے پانچ ہزار بکریاں دیدوں یا پانچ کلمات سکھادوں، جن سے تمہارا دین اور تمہاری دنیا صحیح ہوجائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ پانچ ہزار بکریاں بھی بہت ہیں لیکن آپ مجھے وہ کلمات سکھادیجئے۔ فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

اللھم اغفرلی ذنبی، ووسع لی خلقی وطیب لی کسبی، وقنعنی، ولا تذھب قلبی الی شی صرفتہ عنی۔

اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما، میرے اخلاق کو کشادہ فرما، میرا (ذریعہ) معاش پاکیزہ بنا، اپنے رزق پر قناعت دے اور میرے دل کو ایسی چیز کی طرف مائل نہ کر جو تو نے مجھ سے پھیر دی ہو۔ رواہ ابن النجار

۵۰۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم آمن روعتی، واستر عورتی، واحفظ أمانتی، واقض دینی۔

اے اللہ! میرے اندر کو امن دے، میرے عیب پر پردہ ڈال، میری امانت کی حفاظت فرما اور میرے قرض کو ادا فرما۔

الشاشی، السنن لسعید بن منصور

ابونعیم نے اس کو حنظلہ بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۵۰۶۳ ابوالحسن بن ابی الحدید، ابوالحسن کے دادا ابوعبداللہ، ابوالحسن بن سمسار، ابوبکر بن احمد بن عبداللہ بن ابی دجانہ بصری، محمد بن احمد بن یحیی، ابوبکر محمد بن سعید رازی، محمد بن علی بن حمزہ بن حسین بن عبیداللہ بن عباس بن علی، فضل بن محمد بن فضل بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی، ان کے والد محمد بن فضل، محمد بن جعفر بن محمد بن علی عن ابیہ عن جدہ عن علی کی سند سے منقول ہے،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جب بھی خواہش کی کہ جبرئیل علیہ السلام کو کعبۃ اللہ کا پردہ

پکڑے یہ کہتے سنوں:

یاواحد یااحد لاتزل عنی نعمة انعمت بها علی۔

اے واحد! اے احد! تو نے مجھ پر جو نعمت بھی انعام فرمائی ہے اس کو مجھ سے زائل نہ فرما۔ تو میں نے ان کو دیکھ لیا۔

کلام:... روایت ضعیف ہے، دیکھئے: ضعیف الجامع ۵۰۷۹۔

۵۰۶۴ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی ذنوبی لانضرک وان رحمتک ایای لاتنقصک۔

اے اللہ! میرے گناہ تجھے کوئی نقصان دے سکتے اور تیرا مجھ پر رحمت فرمانا تیرے خزانے میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ الدینوری

۵۰۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جب تو مانگے تو تیری بخشش کردی جائے۔ میں نے عرض کیا: ضرور! حضور ﷺ نے فرمایا:

لااله الاالله العلی العظیم، لااله الاالله العلی الکریم، لااله الاالله رب العرش العظیم.

۵۰۶۶ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی أعوذبک من غلبة الدین، وغلبة العدو، وبوار الایم.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے غلبہ سے اور بغیر شادی کے مرنے سے۔ مصنف ابن ابی شیبة

۵۰۶۷ ہلال بن یساف سے مروی ہے کہ ام الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے:

لااله الاالله وحده لاشریک له، له الملک، وله الحمد، وهو علی کل شیءٍ قدیر سو مرتبہ پڑھا وہ شخص ہر عمل (والے) سے اوپر ہو کر آئے گا سوائے اس شخص کے جو اس سے بھی زیادہ پڑھے۔ مصنف عبدالرزاق

۵۰۶۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے چھپا کر رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے کی کوشش کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے عائشہ! تو کامل اور جامع دعائیں پڑھ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کامل اور جامع دعا کے بارے میں پوچھا: حضور ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھو:

اللهم انی أسألک من الخیر کله عاجله وآجله، ماعلمت منه، وما لم أعلم، وأسألک الجنة وما قرب الیها من قول أوعمل، وأعوذ بک من الشر کله عاجله وآجله، ماعلمت منه وما لم أعلم، وأسألک من من خیر ما سألک منه عبدک ورسولک محمد صلی الله علیه وسلم، وأستعیذک مما استعاذ منه عبدک ورسولک محمد صلی الله علیه وسلم، وأسألک ماقضیت لی من أمر أن تجعل عاقبته رشدًا.

اے اللہ! میں تجھ سے ہر خیر کا سوال کرتا ہوں ہوں وہ خیر جلدی ہو یا بدیر، میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں تجھ سے جنت کا اور ہر اس قول یا عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کردے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کے شر سے وہ جلدی ہو یا بدیر، میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا تجھ سے تیرے بندے اور تیرے رسول ﷺ نے پناہ مانگی۔ نیز میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو نے میرے حق میں جس کام کا فیصلہ کردیا ہے اس کا انجام میرے لیے بہتر بنا۔

رواہ مستدرک الحاکم

۵۰۶۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم عافنی فی بصری واجعله الوارث منی، لااله الاالله الحلیم الکریم رب العرش العظیم.

اے اللہ! مجھے میری نگاہ میں عافیت دے اور اس کو میرا وارث بنا۔ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار کریم ہے (اور) عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ رواہ ابن النجار

۵۰۷۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی آسمان کی طرف منہ اٹھایا تو یہ ضرور پڑھا:

یامصرف القلوب ثبت قلبي علی دینک۔

اے دلوں کو بدلنے والے میرے دل کو دین پر ثابت قدم رکھ۔ رواہ مستدرک الحاکم

کلام: روایت پر ضعف کا کلام ہے۔ دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۱۶۔

جامع اور مختصر دعا

۵۰۷۱ عبدالملک بن سلیمان ایک بصری شخص سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا گیا، قریب ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ حضور ﷺ نے چاہا کہ اس ہدیہ کے کھانے میں عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شریک ہو جائیں، لہٰذا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ دعا جامع اور مختصر پڑھو، یوں پڑھ لو:

اللهم انی أسألک من الخیر کله عاجله و آجله، وأعوذبک من الشر کله عاجله و آجله، وما قضیت من قضاء فبارک لی فیه، واجعل عاقبته الی خیر. مصنف ابن ابی شیبه

۵۰۷۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یہ دعا سکھائی:

اللهم انی أسألک من الخیر کله عاجله و آجله ما علمت منه، وما لم أعلم، وأعوذبک من الشر کله عاجله و آجله ما علمت منه، وما لم أعلم، اللهم انی أسألک من خیر ماسألک منه عبدک ونبیک، وأعوذبک من شر ماعاذ منه عبدک ونبیک، اللهم انی أسألک الجنة وماقرب الیها من قول وعمل، وأعوذبک النار وماقرب الیها من قول وعمل، وأسألک أن تجعل کل قضاء تقضیه لی خیرًا۔ مصنف ابن ابی شیبه

۵۰۷۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! کیا تم دعا میں خوب محنت کرنا چاہتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! فرمایا: یہ پڑھا کرو:

اللهم العنی علی شکرک وذکرک وحسن عبادتک۔

اے اللہ! میری مدد فرما اپنے شکر پر، اپنے ذکر پر اور اپنی اچھی طرح عبادت پر۔ ابن شاهین

یہ روایت حسن ہے۔

۵۰۷۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللهم سألتنا من أنفسنا ما لانملکه الا بک، اللهم فاعطنا منها ما یرضیک عنا.

اے اللہ! تو نے ہم سے ہماری جانوں کا سوال کیا ہے اور ہم ان کے مالک نہیں مگر تیری مدد کے ساتھ، اے اللہ! ہماری جانوں سے ہمیں ایسے اعمال کرنے کی توفیق دے جو تجھے راضی کر دیں۔ مصنف ابن ابی شیبه

۵۰۷۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم لاتکلنی الی نفسی طرفة عین۔

اے اللہ! مجھے ایک پل کے لیے بھی میرے نفس کے حوالہ نہ فرما۔ ابوبکر فی الغیلانیات، ابن النجار

۵۰۷۶   ابی قر صافہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم لاتخزنا يوم القيامة ولا تفضحنا يوم اللقاء۔

اے اللہ! قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ فرما اور ملاقات کے دن ہم کو فضیحت نہ کر۔ ابن عساکر، ابن النجار

۵۰۷۷   زیاد بن الجعد سے مروی ہے کہ میں نے ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللهم لاتخزنا يوم البأس ولاتخزنا يوم القيامة۔ رواه ابونعيم

۵۰۷۸   یحیٰ بن حسان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے بنی کنانہ کے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ کو یہی (مذکورہ بالا دعا کے مثل) دعا فرماتے ہوئے سنا۔ رواہ ابونعیم

۵۰۷۹   اے ابوالمنذر! دن میں سو بار یہ پڑھا کر:

لااله الاالله، وحده لاشريك له' له الملك، وله الحمد، يحيي ويميت بيده الخير، وهو على كل شيءٍ قدير۔

پس تو سب سے افضل شخص ہوگا سوائے اس کے جو تیرے جیسا عمل کرے۔ اور نماز میں کبھی بھی استغفار کرنے سے نہ بھولنا کیونکہ اللہ کی رحمت کے ساتھ یہ استغفار گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ ابونعیم عن ابی المنذر الجھنی

۵۰۸۰   ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا۔ آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی پھر یہ دعا کی:

اللهم اغفرلي ذنبي، ووسع لي في داري، وبارك لي في رزقي. رواه ابن ابي شيبه

۵۰۸۱   ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے: ج ۲ ص ۲۸۶

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میرے بھائی عبداللہ بن رواحہ پر میرا ایسا کوئی عمل پیش کیا جائے جس سے شرم کی جائے۔ رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ: عبداللہ بن رواحہ جنگ یرموک میں تین علمبرداروں میں سے ایک تھے آپ رضی اللہ عنہ جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ان کے عمل پر رشک فرمایا کرتے تھے اس لیے دعا فرماتے تھے۔

۵۰۸۲   ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا سکھائی اور فرمایا: کہو

اللهم اني اسألك نفسا مطمئنة تؤمن بلقائك وترضى بقضاءك۔

اے اللہ! میں تجھ سے نفس مطمئنہ کا سوال کرتا ہوں جو تیری ملاقات پر ایمان رکھتا ہو اور تیرے فیصلے پر راضی ہو۔ رواہ مستدرک الحاکم

۵۰۸۳   عمران بن حصین سے مروی ہے کہ حضرت حصین ایمان لانے سے قبل نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے: اے محمد! آپ مجھے پڑھنے کے لیے کیا بتاتے ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا   تم یہ پڑھو:

اللهم اني اعوذبك من شر نفسي واسألك ان تعزم لي على ارشد امري۔

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے سیدھی راہ پر پختہ کر دے۔

اس کے بعد حضرت حصین رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے اور پھر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میں نے پہلے بھی آپ سے سوال کیا تھا اور اب دوبارہ پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے پڑھنے کے لیے کیا دعا ارشاد فرمائیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہو:

اللهم اغفرلي مااسررت وما اعلنت وما أخطأت وما عمدت وما جهلت وما علمت۔

اے اللہ! مجھے (میرے سب گناہ) بخش دے جو میں نے پوشیدہ کیے ہوں یا اعلانیہ کیے ہوں، بھول چوک سے کیے ہوں یا جان بوجھ

کر کیے ہوں اور جو میرے علم میں نہ ہوں یا میں ان کو جانتا ہوں۔مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۸۴ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے والد حصین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اب تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو انہوں نے جواب دیا: سات معبودوں کی۔ چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کس سے امید اور ڈر رکھتے ہو؟ جواب دیا: جو آسمان میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین! اگر تم اسلام لے آؤ تو میں تم کو دو کلمے بتاؤں گا جو تمہارے لیے نفع دہ ثابت ہوں گے۔ پھر حضرت حصین اسلام لے آئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وہ دو کلمے سکھا دیجیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو:

اللهم الهمنی رشدی وقنی شرنفسی۔

اے اللہ مجھے میری بھلائی الہام کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔الرویانی، ابونعیم، مستدرک الحاکم

۵۰۸۵ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اسلام لے آیا ہوں، آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: کہو:

اللهم انی استهدیک لارشد امری واعوذبک من شر نفسی۔

اے اللہ! میں تجھ سے سب سے سیدھی راہ کی ہدایت طلب کرتا ہوں، اور اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ابو نعیم

۵۰۸۶ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ہلکی سی نماز پڑھی اور فرمایا: میں نے اس نماز میں ایک دعا مانگی تھی جو نبی اکرم ﷺ مانگا کرتے تھے:

اللهم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق أحینی ماکانت الحیاة خیرًا لی، وتوفنی اذا کانت الوفا ة خیرًا لی وأسألک خشیتک فی الغیب والشهادة وکلمة الاخلاص فی الرضا والغضب، وأسألک نعیمًا لاینفد، وقرةً عین لا تنقطع، وأسألک الرضا بالقضاء، وبرد العیش بعدالموت، ولذة النظر الی وجهک، والشوق الی لقائک، وأعوذبک من ضراء مضرة، وفتنة مضلة، اللهم زینا بزینة الایمان، واجعلنا هداةً مهتدین

اے اللہ! تو غیب کو بخوبی جانتا ہے اور مخلوق پر پوری قدرت رکھتا ہے پس جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور مجھے وفات دیدے جب میرے لیے وفات پانا بہتر ہو۔ اور میں تجھ سے غیب اور حضوری میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں، اور خوشی وغصہ ہر حال میں سچی بات کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی نعمت کا جو ختم نہ ہو، آنکھ کی ایسی ٹھنڈک کا جو منقطع نہ ہو، تیرے فیصلے پر رضاء قلبی کا، موت کے بعد اچھی زندگی کا، تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا، تیری ملاقات کے شوق کا، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تکلیف دہ نقصان سے اور گمراہ کن فتنے سے، اے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ مزین کر، اور ہم کو ہادی وہدایت یافتہ بنادے۔رواہ ابن النجار

۵۰۸۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

الیک ربی فحببنی، وفی نفسی لک ربی فذللنی، وفی أعین الناس فعظمنی، ومن شیء الاخلاق فجنبنی۔

اے اللہ! مجھے اپنا محبوب بنا، اپنے لیے مجھے اپنے آپ میں ذلیل کردے، لوگوں کی نگاہ میں مجھے عظیم کردے اور برے اخلاق سے مجھے بچالے۔ابن لآل فی مکارم الاخلاق

کلام: روایت کی سند ضعیف ہے کنز ج۲ ص ۶۸۸۔

۵۰۸۸ ابی عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: کہ جب رات رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فرمایا تھا سوال کرو پورا کیا جائے گا؟ تم نے کیا سوال کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے یہ دعا کی تھی:

اللهم انی أسألک ایماناً لا یرتد، ونعیمًا لا ینفد، ومرافقة نبیک صلَّی الله علیه وسلم فی أعلی درجة الجنة جنة الخلد.

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو لوٹ نہ جائے، ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور اعلیٰ جنت میں تیرے نبی ﷺ کے ساتھ کا سوال کرتا ہوں۔مصنف ابن ابی شیبه

۵۰۸۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا بھی تھی:

اللهم انی اسألک الهدیٰ والتقی والعفة والغنی۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور غنی مانگتا ہوں۔رواہ ابن النجار

حضرت ادریس علیہ السلام کی دعا

۵۰۹۰ حسن بن ابی حسن سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے گمان ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: اللہ کے پیغمبر حضرت ادریس علیہ السلام ایک دعا کیا کرتے تھے اور وہ دعا بے وقوف لوگوں کو سکھانے سے منع کرتے تھے۔وہ دعا یہ ہے:

یاذالجلال والاکرام، ویاذا الطول، لااله الا أنت ظهر اللاجین، وجار المستجیرین، وأنس الخائفین، انی أسألک ان کنت فی أم الکتاب شقیًا، أن تمحو من أم الکتاب شقائی وتثبتنی عندک سعیدًا، وان کنت فی أم الکتاب محرومًا مقترًا علی فی رزقی، أن تمحو من أم الکتاب حرمانی، واقتاری وارزقنی واثبتنی عندک سعیدًا موفقاً لخیر کله.

اے بزرگی اور کرم والے! اے طاقت والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو پناہ مانگنے والوں کا پشت پناہ ہے، امن چاہنے والوں کا پڑوسی ہے، خوفزدہ لوگوں کا مونس ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر اصل کتاب (لوح محفوظ) میں میں بدبخت ہوں تو تو اصل کتاب سے میری بدبختی مٹا دے اور مجھے اپنے ہاں سعادت مند لکھ لے۔اگر اصل کتاب میں محروم اور روزی سے تنگدست لکھا ہوں تو تو اس کتاب سے میری محرومی اور میری تنگدستی مٹا دے اور مجھے رزق دے اور اپنے ہاں سعادت مند لکھ لے جس کو تمام خیروں کی توفیق میسر ہو۔رواہ مستدرک الحاکم

۵۰۹۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایک مجلس میں سو سو بار: رب اغفرلی، وتب علی انک انت التواب الرحیم۔ پڑھ لیتے تھے۔نسائی

۵۰۹۲ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی (دعاؤں میں سے) یہ دعا ہوتی تھی:

اللهم زینی بالعلم وأغننی بالحلم وأکرمنی بالتقوی وجملنی بالعافیة.

اے اللہ! مجھے علم کے ساتھ مزین کر، تقویٰ کے ساتھ میرا اکرام کر اور عافیت کے ساتھ مجھے صاحب جمال بنا۔رواہ ابن النجار

۵۰۹۳ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے سنا ہے:

اللهم انی أسألک الصحة والعفة والأمانة وحسن الخلق والرضا بالقدر

اے اللہ میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن اخلاق اور رضا بالقدر کا سوال کرتا ہوں۔رواہ مستدرک الحاکم

۵۰۹۴ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دعا کو کبھی نہ چھوڑا کرتے تھے

اللهم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیه۔

اے اللہ! مجھے میرے رزق پر قناعت دے اور اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما۔العسکری فی الامثال

۵۰۹۵ (مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح مکتب میں معلم بچوں کو سکھاتا ہے:

اللھم انی أعوذبک من البخل، وأعوذبک من الجبن، وأعوذبک أن أرد الی أرذل العمر، وأعوذبک من فتنة الدنیا وعذاب القبر

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ بری عمر تک پہنچا دیا جاؤں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔ رواہ ابن جریر

۵۰۹۶ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مجھے کوئی کلمہ سکھا دیں تا کہ میں پڑھتا رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہٗ اللّٰہ اکبر کبیرًا، والحمدللّٰہ کثیرًا، سبحان اللّٰہ رب العالمین، لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم.

اعرابی نے کہا یہ تو اللہ کے لیے ہوا، میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا: تم اپنے لیے یہ کہو:

اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وعافنی ۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۵۰۹۷ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو عرض کیا مجھے کوئی دعا سکھا دیں شاید مجھے اللہ پاک اس کے ساتھ کوئی فائدہ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اللھم لک الحمد کلہ ولک الشکر کلہ والیک یرجع الامر کلہ ۔ رواہ الدیلمی

۵۰۹۸ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: میں تجھے وہ چیز نہ سکھاؤں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائی ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اللھم اغفرلی خطئی وعمدی، وھزلی، وجدی، ولاتحرمنی برکة مااعطیتنی، ولاتفتنی فیما حرمتنی۔

اے اللہ میرے گناہ بخش دے، بھول چوک والے، جان بوجھ کر کرنے والے، مذاق میں ہونے والے، سنجیدگی میں ہونے والے، اور جو تو نے دیا ہے اس کی برکت سے مجھے محروم نہ کر اور جس سے مجھے محروم کیا ہے اس کی آزمائش میں نہ ڈال۔ مسند ابی یعلی

۵۰۹۹ ابومحمد اسماعیل بن علی بن اسماعیل الخطبی محمد بن علی بن زید الصائغ، زیدم بن حارث مکی، حفص بن غیاث، لیث، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے محمد! میں آپ کے پاس ایسے کلمات لے کر آیا ہوں جو آپ سے پہلے کسی کے پاس لے کر نہیں آیا۔ آپ یہ کلمات پڑھئے:

یامن أظھر الجمیل، وستر القبیح، ولم یاخذ بالجریرۃ، ولم یھتک الستر، ویاعظیم العفو، ویا کریمًا المن، ویاعظیم الصفح، ویاصاحب کل نجوی، ویا مبتدئا بالنعم قبل استحقاقھا، ویامنتھی کل شکوی، ویاربّاہ، ویاسیداہ، ویامناہ، ویاغایة رغبتاہ، أسألک أن لا تشوہ وجھی بالنار

اے وہ ذات! جس نے خوبصورتی کو ظاہر کیا، بدصورتی کو چھپا دیا، جرم پر پکڑ نہیں کی، پردہ کو چاک نہیں کیا، اے عظیم معافی دینے والے اے کریم احسان کرنے والے اے عظیم درگذر کرنے والے! اے ہر راز کے راز دان اے بغیر حق کے نعمتیں دینے والے اے ہر شکوہ وفریاد کی آخری امید، اے ربّاہ، اے مولا! اے امیدوں کے مرکز! اے آخری سہارے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے چہرے کو آگ میں مت جھلسا۔ عقیلی، الدیلمی

کلام: امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں زیدم راوی کی اس روایت کا کوئی اور تابع (مثل) نہیں ہے اور زیدم اس روایت کے علاوہ معروف بھی

نہیں ہیں۔ نیز مغنی میں فرمایا: زید بن حارث مکی، حفص بن غیاث سے حدیث روایت کرنے میں متفرد ہے۔ (اس لیے روایت مسنداً محلا کلام ہے)

۵۱۰۰ (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے کچھ دعائیں کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں آپ نے اہل قباء کے لیے یہ دعائیں مانگی تھیں:

اللهم لک الحمد في بلائک وصنيعک الى خلقک، ولک الحمد في بلائک وصنيعک الى أهل بيوتنا، ولک الحمد في بلائک وصنيعک الى أنفسنا خاصة، ولک الحمد بما هديتنا، ولک الحمد بما سترتنا، ولک الحمد بالقرآن، ولک الحمد بالاهل والمال، ولک الحمد بالمعافاة، ولک الحمد حتى ترضى، ولک الحمد اذا رضيت ياأهل التقوى، ويا أهل المغفرة.

اے اللہ! تیری آزمائشوں اور مخلوق کے ساتھ تیرے برتاؤ پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، ہم گھر والوں کے ساتھ تیرے سلوک پر اور تیری آزمائش پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ ہماری جانوں میں تیرے برتاؤ اور تیری آزمائش پر بھی تمام تعریفیں لیے ہیں۔ جو تو نے ہم کو ہدایت دی اس پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ جو تو نے ہماری پردہ پوشی فرمائی اس پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ قرآن کریم پر تمام تعریفوں کا مستحق تو ہی ہے، اہل و مال اور ہر طرح کی عافیت پر تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ اس قدر تیرے لیے تعریفیں ہوں کہ تو راضی ہو جائے اے تقویٰ کے اہل! اے مغفرت کرنے والے! الكبير للطبراني في الدعاء الديلمي

کلام: اس روایت کی سند میں نافع ابو ہرمز متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

۵۱۰۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللهم نامت العيون، وغارت النجوم، وأنت الحي القيوم، لايوراى منک ليل ساج، ولاسماء ذات أبراج، ولا أرض ذات مهاد ولابحر لجي، ولا ظلمات بعضها فوق بعض، تدلج على يدى من تدلج من خلقک تعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور

اے اللہ! آنکھیں سو گئیں، ستارے ڈوب گئے، اور تو زندہ اور ہر شئی کو تھامنے والا ہے، رات اپنی تاریکی میں تجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتی، نہ برجوں والا آسمان، نہ بچھونے والی زمین، نہ تاریک سمندر، نہ اس کی تاریکیاں درتاریکیاں تجھ سے کچھ بھی چھپا سکتیں۔ تمام تیری مخلوق تیرے آگے بوجھل اور سرنگوں ہے۔ تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھید سب کچھ جانتا ہے۔

ابن تركان في الدعا والديلمي

۵۱۰۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعائیں کیا کرتے تھے:

اللهم انفعنا بما علمتنا وعلمنا ماينفعنا، وزدنا علمًا الى علمنا، الحمدلله على كل حال، أعوذبالله من حال أهل النار

اے اللہ! تو نے جو علم ہم کو دیا اسے ہمارے نافع بنا اور ایسا علم ہمیں عطا کر جس سے ہم کو نفع اور ہمارے علم میں مزید علم کا اضافی فرما، ہر حال میں اللہ کے لیے تعریفیں ہیں، میں اہل نار کے حال سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواه الديلمي

۵۱۰۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللهم يامؤنس كل وحيد، وياصاحب كل فريد ويا قريبًا غير بعيد ويا غالبًا غير مغلوب ياحي ياقيوم، ياذا الجلال والاكرام.

اے اللہ! اے ہر تنہا کے دوست! اے ہر اکیلے کے ساتھی! اے قریب نہ دور ہونے والے! اے غالب کبھی مغلوب نہ ہونے والے! یا حی! یا قیوم! یا ذا الجلال والاکرام۔ رواه الديلمي

۵۱۰۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

یاولی الاسلام مسکنی بہ حتی القاک

اے اسلام کے والی ونگہبان مجھے اسلام کے ساتھ مضبوط رکھ حتی کہ میں تجھ سے ملاقات کرلوں۔رواہ ابن النجار

۵۱۰۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم انی أعوذبک من علم لاینفع، وعمل لایرفع، وقلب لایخشع وقول لایسمع۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتاہوں ایسے علم سے جونفع نہ دے، ایسے عمل سے جو اوپر نہ پہنچے، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی بات سے جو سنی نہ جائے۔رواہ ابن النجار

۵۱۰۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ فرمایا کرتے تھے:

اللھم اجعلنی ممن توکل علیک فکفیتہ، واستھداک فھدیتہ، واستنصرک فنصرتہ

اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جنہوں نے آپ پر توکل کیا تو آپ ان کے لیے کافی ہوگئے، آپ سے ہدایت طلب کی تو آپ نے ان کو ہدایت بخشی اور انہوں نے آپ سے مدد مانگی تو آپ نے ان کی مدد کی۔ابن ابی الدنیا فی التوکل

۵۱۰۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے نبی کریم ﷺ کو اکثر یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے:

اللھم آتنا فی الدنیا حسنةً، وفی الآخرة حسنةً وقنا عذاب النار.

اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے، آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔البزار ۴، ۴، ۲، ۴۹

۵۱۰۸ (بریدہ رضی اللہ عنہ) بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی ہیئت پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص کو دیکھا، جو کڑی دھوپ میں پیٹھ اور پیٹ کو زمین پر رگڑ رہا تھا۔اور پکار رہا تھا: اے نفس! رات کو سوتا ہے، دن کو اکڑتا پھرتا ہے پھر بھی امید باندھے بیٹھا ہے کہ جنت میں جائے گا جب اس نے اپنے نفس کو ملامت کرلی تو ہماری طرف اس کی نظر پڑی بولا: بھائیو! اپنی جگہ رہو۔صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم نے کہا: ہمارے لیے دعا کردے اللہ تجھ پر رحم کرے۔اس نے دعا کی:

اللھم اجمع علی الھدیٰ امرھم۔

اے اللہ! ہدایت پر ان کا بات متفق کردے۔

ہم نے کہا، اور دعا دے۔اس نے کہا:

اللھم اجعل التقویٰ زادھم۔

اے اللہ! تقویٰ کو ان کا توشہ بنادے۔

ہم نے کہا اور دعا دے۔نبی ﷺ نے بھی فرمایا ان کو اور دعا دے دے۔پھر خود آپ نے ان کے لیے دعا کی:

اللھم وفقہ۔

اے اللہ اس کو اچھی دعا کی توفیق دے۔

لہٰذا اس شخص نے اس بار یہ دعا کی:

اللھم اجعل الجنة مثواھم۔

اے اللہ جنت کو ان کا ٹھکانہ بنادے۔ابو نعیم

۵۱۰۹ بسر رحمۃ اللہ علیہ بن ارطاۃ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللھم احسن عافتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرة۔

اے اللہ تمام کاموں میں ہمیں اچھا انجام واختتام دے اور ہمیں دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بھی بچالے۔

الحسن بن سفیان وابونعیم

۵۱۱۰ (جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللهم أعني على ديني بدنيائي، وعلى آخرتي بتقوائي، اللهم أوسع علي من الدنيا، وزهدني فيها، ولا تزوها عني وأقر عيني فيها، اللهم انک سألتني من نفسي ما لاأملک الا بک، فاعطني منها مايرضيک منها، اللهم أنت ثقتي حين ينقطع رجائي، حين يسوء ظني بنفسي، اللهم لا تخيب طمعي ولاتحقق حذري، اللهم ان عزيمتک عزيمة لاترد، وقولک قول لايكذب، فأمر طاعتک فلتحل في كل شيءٍ مني أبدًا مابقيت، وأمر معاصيک فلتخرج من كل شيءٍ مني، ثم حرم عليها الدخول في كل شيءٍ مني أبدًا ما أبقيتني يا أرحم الراحمين.

اے اللہ! میری دنیا کے ساتھ، میرے دین پر مدد فرما، میرے تقویٰ کے ساتھ، میری آخرت پر میری مدد فرما، اے اللہ مجھ پر دنیا کو فراخ کردے اور اس میں مجھے بے رغبت کردے، اس مجھ سے دور نہ کر، میری آنکھیں اس میں ٹھنڈی کردے۔ اے اللہ! تو نے مجھ سے میری جان کا سوال کیا اور میں تیری توفیق کے بغیر اس کا مالک نہیں ہوں۔ پس مجھے اپنی جان سے ایسے اعمال نصیب کر جن سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ جب ساری امیدیں دم توڑ دیتی ہیں اس وقت تو ہی میرا آسرا ہوتا ہے اور جس وقت میرا نفس میرے بارے میں برے برے خیالات کا شکار ہوتا ہے۔ اے اللہ! میری امید کو ناکام نہ کر، میری احتیاط کو ضائع نہ کر، اے اللہ! تیری عزیمت (وفیصلہ) رد نہیں ہوتا۔ تیرا قول جھٹلایا نہیں جا سکتا، پس اے اللہ جب تک میں زندہ ہوں تیری اطاعت کا حکم میری رگ رگ میں اتر جائے۔ اور تیری نافرمانی کا ذرہ ذرہ میری رگ رگ سے نکل جائے۔ اور پھر مجھ پر ان معاصی میں جانا حرام کردے جب تک کہ میں زندہ ہوں۔ یا ارحم الراحمین۔ الکبير للطبراني في الدعاء، الديلمي

کلام: اس روایت کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابراہیم مدنی ایک راوی ہے جس کے متعلق امام نسائی فرماتے ہیں لیس بالقوی وہ قوی راوی نہیں ہیں۔

۵۱۱۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے جبیر! یہ گھر میں گیارہ بکریاں ہیں تجھے یہ محبوب ہیں یا وہ کلمات جو جبرئیل علیہ السلام مجھے ابھی سکھا کر گئے ہیں جو تیری دنیا و آخرت کی بھلائیوں کے ضامن ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں محتاج ہوں اور یہ کلمات بھی مجھے محبوب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں پڑھو:

اللهم أنت الاخلاق العظيم، اللهم انک سميع عليم، اللهم انک غفور الرحيم، اللهم انک رب العرش العظيم، اللهم انک أنت الجواد الكريم، فاغفرلي وارحمني وعافني وارزقني واسترني واجبرني وارفعني واهدني ولا تضلني وادخلني الجنة برحمتک يا أرحم الراحمين.

اے اللہ! تو عظیم پیدا کرنے والا ہے، تو سننے والا جاننے والا ہے، اے اللہ تو مغفرت کرنے والا مہربان ہے، اے اللہ تو عرش عظیم کا پروردگار ہے، اے اللہ تو خوب دینے والا کریم ہے، پس مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے رزق عطا کر، میری پردہ پوشی کر، مجھے بلندی عطا کر، مجھے ہدایت سے نواز دے، مجھے گمراہ نہ ہونے دے اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمالے۔ اے ارحم الراحمین۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کلمات خود بھی سیکھ اور اپنے پیچھے والوں کو بھی سکھا۔ رواه الديلمي

۵۱۱۲ زہیر بن ابی ثابت سے مروی ہے وہ ابن جندب سے، وہ اپنے والد جندب سے روایت کرتے ہیں، جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اللهم استر عورني وآمن روعتي واقض ديني۔

اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما۔ میرے دل کو اطمینان وسکون نصیب فرما اور میرا قرض ادا کردے۔

ابونعيم عن ابرايهيم بن خباب الخراعي

۵۱۱۳ (زید بن ارقم رضی اللہ عنہما) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تم کو وہی چیز کہتا ہوں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے کہی (اور تم بھی کہو:)

اللھم انی أعوذبک من العجز والکسل، والجبن والبخل والھرم وعذاب القبر، اللھم آت نفسی تقواھا أنت ولیھا وملاھا، أنت خیر من زکاھا، اللھم انی أعوذبک من علم لاینفع، ونفس لاتشبع، وقلب لایخشع ودعاء لایستجاب

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، بخل سے، بڑھاپے سے، عذاب قبر سے، اے اللہ! مجھے اپنی ذات میں تقویٰ نصیب کر، تو ہی میرے نفس کا مولیٰ اور مددگار ہے، تو ہی اس کی سب سے زیادہ صحیح تربیت کرنے والا ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۱۱۴ (شداد بن اوس) مطرف بن عبداللہ بن شخیر بلقین کے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی شداد بن اوس کے پاس گئے۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں تم دونوں کو ایک حدیث بتاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سفر وحضر میں سکھاتے تھے

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دعا والی حدیث ہم کو املاء کرائی اور ہم نے لکھ لی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم: اللھم انی أسألک الثبات فی الأمر، وأسألک عزیمۃ الرشد، وأسألک شکر نعمتک، وأسألک حسن عبادتک، وأسألک یقینا صادقا، وأسألک قلبا سلیما، وأسألک من خیر ماتعلم، وأعوذبک من شر ماتعلم، واستغفرک لما تعلم انک أنت علام الغیوب

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، سیدھی راہ پر مضبوطی کا سوال کرتا ہوں، تیری نعمتوں پر شکر کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، تیری اچھی طرح عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں، سچے یقین کا سوال کرتا ہوں، قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں، ہر خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے، ہر شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جو تیرے علم میں ہے اور ان گناہوں سے مغفرت مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔ یا ارحم الراحمین۔

شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے شداد بن اوس! جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ سونا چاندی جمع کرنے میں مشغول ہیں تو تو ان کلمات کا خزانہ کر لینا۔ رواہ ابن عساکر

۵۱۱۵ کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مجھے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی:

اللھم انک لست بآلہ استحدثناہ، ولابرب استبدعناہ، ولا کان لنا قبلک من آلہ نلجأ الیہ ونذرک، ولا أعانک علی خلقک أحد فنشرکہ فیک، تبارکت وتعالیت.

اے اللہ! تو ایسا معبود نہیں ہے جس کو ہم نے پیدا کر لیا ہو، نہ ایسا رب ہے، جس کو ہم نے ایجاد کر لیا ہو، آپ سے پہلے ہمارا کوئی رب نہ تھا جس کے پاس ہم جائیں اور تجھے چھوڑ دیں، اور نہ مخلوقات کی پیدائش میں تیری کوئی مدد کرنے والا کہ ہم اس کو تیرا شریک ٹھہرائیں۔ بے شک تو بابرکت اور عالی شان ہے۔

حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام بھی یہ دعا کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا

۵۱۱۶ کعب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے لوٹتے تو یہ دعا فرماتے

اللهم اصلح لي ديني الذي جعلته لي عصمة، وأصلح لي دنياي التي جعلت فيها معاشي، اللهم اني أعوذ برضاك من سخطك، وأعوذ بعفوك من نقمتك، وأعوذ بك منك، اللهم لامانع لما أعطيت ولامعطي لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد

اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما جس کو تو نے میرے لیے حفاظت کی چیز بنایا ہے۔ میری دنیا کی اصلاح فرما، جس میں تو نے میری روزی رکھی ہے، اے اللہ! میں تیری رضاء کی پناہ چاہتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، اے اللہ! جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جس کو تو منع کردے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی صاحب مرتبہ کو کوئی کوشش تجھ سے بچانے میں نفع نہیں پہنچا سکتی۔

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ بھی نماز سے لوٹتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

ابن زنجويه، الروياني، ابن عساكر

۵۱۱۷ (طارق اشجعی) ابو مالک اشجعی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جبکہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا میں اپنے رب سے دعا مانگتے ہوئے کیا کہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا: کہو:

اللهم اغفرلي وارحمني وعافني وارزقني.

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے رزق عطا کر۔

پھر آپ نے چار انگلیاں جمع کر کے فرمایا (یہ چار دعائیں) تمہاری دنیا و آخرت کی سب بھلائیوں کو سمیٹ لیں گی۔

ابن ابی شيبه، ابن النجار

۵۱۱۸ (عبداللہ بن جعفر) عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ طائف کی طرف نکلے تو آپ نے یہ دعا فرمائی تھی:

اللهم اني أعوذ بنور وجهك الذي أضاءت له السموات والارض.

اے اللہ! میں تیرے چہرے کے نور کی جس سے آسمان اور زمین روشن ہوئے پناہ مانگتا ہوں۔ رواه الديلمي

۵۱۱۹ عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا میں ارشاد فرمایا:

اللهم تجاوزعني، اللهم اغف عني، فانك غفور رحيم.

اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگذر فرما، اے اللہ مجھے معاف فرما بے شک تو مغفرت فرمانے والا ہے۔ رواه الديلمي

۵۱۲۰ عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں جب حضرت ابوطالب وفات پا گئے تو رسول اللہ ﷺ اپنے پیروں پر چل کر لوگوں کے پاس آئے اور ان کو سلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے جواب بھی نہ دیا۔ پھر آپ لوٹے اور دو رکعات نماز ادا فرمائی اور یہ دعا کی:

اللهم اليك أشكو ضعف قوتي، وقلة حيلتي وهواني على الناس، يا أرحم الراحمين، أنت أرحم بي، الى من تكلني؟ الى عدو يتجهمني؟ أم الى قريب ملكته أمري؟ ان لم تكن غضبانًا على فلا ابالي، غير أن عافيتك هي أوسع لي أعوذ بنور وجهك الذي أشرقت له الظلمات وصلح عليه أمر الدنيا والآخرة، أن ينزل بي غضبك، أو يحل على سخطك، لك العتبى حتى ترضى، ولاحول ولا قوة الا بك.

اے اللہ! میں اپنی قوت کے ضعف کی تجھی سے شکایت کرتا ہوں اور اپنی تدبیر کی قلت اور لوگوں میں اپنی بے وقعتی کا تجھی سے شکوہ کرتا ہوں یا ارحم الراحمین! تو ہی مجھ پر رحم فرمانے والا ہے۔ تو مجھے کن لوگوں کے سپرد کرتا ہے، کیا ایسے دشمن کے جو مجھ پر یلغار کرتا ہے، یا ایسے رشتے دار کے جو میرا مالک بن گیا ہے، لیکن اگر تو مجھ پر غصہ نہیں ہے تو مجھے پھر کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تیری عافیت ہی مجھے سب سے کافی ہے۔ میں تیرے چہرے کے نور، جس سے تمام تاریکیاں روشن ہوگئیں اور جس سے دنیا و آخرت کے کام بن

گئے، کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر تیرا غصہ ناز ہو یا تیری ناراضگی مجھ پر اترے، تجھے منانا فرض ہے جب تک تو راضی نہ ہو، اور کسی بدی سے اجتناب اور کسی نیکی کی قوت تیرے ہی طفیل ممکن ہوسکتی ہے۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر

کلام:...... یہ حدیث ابوصالح قاسم بن لیث رسغی کی ہے، ہم نے ان کے سوا کسی کو یہ حدیث بیان کرتے نہیں سنا اور ہم نے صرف انہی سے مروی لکھی ہے۔ الکامل

امام طبرانی نے بھی اس کو روایت کیا ہے جس پر علامہ ہیثمی مجمع ۶/۳۵ میں فرماتے ہیں اس میں ابن اسحاق مدلس ہے لیکن ثقہ ہے اور باقی روات بھی ثقہ ہیں۔

نیز دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۲۶ پر اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

قرض سے حفاظت کی دعا

۵۱۲۱ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذبک من غلبة الدین، وغلبة العدو، ومن بوار الأیم، ومن فتنة المسیح الدجال.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے غلبہ سے، بے نکاح مرنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

البزار، نسائی

۵۱۲۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہی مجلس میں سو مرتبہ یہ استغفار پڑھ لیتے ہیں:

رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الغفور۔

پروردگار میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا ہے۔ ابن ابی شیبہ ۵۰۹۱

۵۱۲۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذبک من شر الاعمیین۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دو اندھی چیزوں کے شر سے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ دو اندھی چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: سیلاب اور بھڑ کا ہوا اونٹ۔ الرامھرمزی

۵۱۲۴ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم عافنی فی قدرتک، وأدخلنی فی رحمتک، واقض أجلی فی طاعتک، واختم لی بخیر عملی، واجعل ثوابه الجنة:

اے اللہ! مجھے اپنی قدرت میں عافیت سے رکھ، مجھے اپنی رحمت میں داخل کر، اپنی بندگی میں میری عمر تمام کر، میرے سب سے اچھے عمل پر میرا خاتمہ کر اور اس کا ثواب جنت عطا کر۔ رواہ ابن عساکر

کلام: اس میں ایک راوی عبداللہ بن احمد حمصی ہے جس کی حدیث کا تابع نہیں ہے۔ (اس وجہ سے حدیث ضعفاً محل کلام ہے)

۵۱۲۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی:

(ج۲ص۷۰۰)

اے مصیبت کے وقت کا سہارا، اے سختی کے وقت کا ساتھی! اے میری نعمتوں کے مالک! اے میرے معبود! اے میرے آباء واجداد کے معبود! مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر کیونکہ میں نفس کے حوالہ ہو کر شر کے قریب اور خیر سے دور ہو جاؤں گا۔ اے اللہ قبر کی وحشت میں تو میرا ساتھی بن اور قیامت کے روز پورا کیا جانے والا عہد نصیب کر۔ الحاکم فی التاریخ، الدیلمی ۳۹۰۹

خضر علیہ السلام کی دعا

۵۱۲۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر ہم کو ارشاد فرماتے تھے:

اے میرے صحابیو! کیا چیز تم کو مانع ہے کہ تم اپنے گناہوں کا کفارہ آسان کلمات کے ساتھ ادا کرتے رہو؟ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ کون سے کلمات؟ فرمایا: تم کو میرے بھائی خضر علیہ السلام کی دعا یاد نہیں کیا؟ (صحابی فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کیا دعا مانگتے تھے؟ فرمایا: وہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللهم انی أستغفرک لما تبت الیک منه، ثم عدت فیه، واستغفرک لما أعطیتک من نفسی ثم لم أوف لک به، واستغفرک للنعم التی أنعمت بها علی فتقویت بها علی معاصیک واستغفرک لکل خیر أردت به وجهک فخالطنی فیه ما لیس لک، اللهم لا تخزنی فانک بی عالم، ولا تعذبنی فانک علی قادر.

اے اللہ! میں ان گناہوں سے تیری مغفرت مانگتا ہوں جن سے میں نے توبہ کی اور پھر ان میں مبتلا ہو گیا، اور میں تیری مغفرت مانگتا ہوں کہ میں نے اپنی جان کے متعلق تجھ سے عہد و پیمان کیے لیکن پھر میں ان کو پورا نہ کرسکا۔ اے اللہ! میں تیری مغفرت چاہتا ہوں کہ تو نے مجھ پر اپنی نعمتیں انعام فرمائیں لیکن میں نے ان کو تیری نافرمانی کا ذریعہ بنالیا، میں تیری مغفرت چاہتا ہوں ہر اس خیر کے لیے جو میں نے خالص تیری رضا کے لیے کرنے کا ارادہ کیا مگر اس میں کچھ کھوٹ شامل ہو گیا جو تیرے لیے نہ تھا۔ اے اللہ! مجھے رسوا نہ فرما بے شک تو مجھے خوب جاننے والا ہے۔ اور مجھے عذاب نہ کر بے شک تو مجھ پر خوب قادر ہے۔ رواہ الدیلمی

کلام:..... ضعیف روایت ہے دیکھئے: ذیل اللآلی ۱۵۵، الضعیفۃ ۱۶۰۴۔

۵۱۲۷..... بندگان خدا میں سے ایک بندہ نے یہ دعائیہ کلمہ کہا:

یارب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجهک ولعظیم سلطانک۔

اے پروردگار! تیرے لیے تعریفیں ہوں جیسی کہ تیری ذات بزرگی اور تیری بادشاہت کی عظمت کے لائق ہوں۔

دو فرشتوں نے ان کلمات (کا ثواب) لکھنے کی کوشش کی، مگر لکھ نہ سکے۔ وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: اے پروردگار! تیرے ایک بندے نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ کیسے اس (کے ثواب) کو لکھیں۔ پروردگار عزوجل نے حالانکہ اپنے بندہ کی بات کو بخوبی جانتا ہے پھر بھی تفاخراً ارشاد فرمایا: میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں اس نے یہ کلمات تیری بارگاہ میں کہے ہیں:

یارب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجهک ولعظیم سلطانک۔

پروردگار فرماتے ہیں: ان کلمات کو یونہی لکھ لو جیسے اس نے کہے ہیں جب بندہ مجھ سے ملاقات کے لیے آئے گا میں خود اس کو ان کا اجر دوں گا۔

ابن ماجه، شعب الایمان للبیهقی، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنهما

الحمدللّٰه الذی بنعمته تتم الکلمات الصالحات وبنعمته ومنه تم الکتاب اللهم لک الحمد کله ولک الشکر کله محمد اصغر غفر اللّٰه له۔

ختم شد

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دار الاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

- تفسیر عثمانی بطرز تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد — علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، اضافہ عنوانات جناب محمد ولی رازی
- تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں — قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ
- قصص القرآن ۴ حصے در ۲ جلد کامل — مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
- تاریخ ارض القرآن — علامہ سید سلیمان ندویؒ
- قرآن اور ماحولیات — انجینئر شفیع حیدر دانش
- قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن — ڈاکٹر حقانی میاں قادری
- لغات القرآن — مولانا عبد الرشید نعمانی
- قاموس القرآن — قاضی زین العابدین
- قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی) — ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی
- ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی) — جان پینرس
- اعمال قرآنی — مولانا اشرف علی تھانویؒ
- قرآن کی باتیں — مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

- تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد — مولانا ظہور الباری اعظمی، فاضل دیوبند
- تفہیم المسلم ۳ جلد — مولانا زکریا اقبال، فاضل دار العلوم کراچی
- جامع ترمذی ۲ جلد — مولانا فضل احمد صاحب
- سنن ابو داؤد شریف ۳ جلد — مولانا سرفراز احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند
- سنن نسائی ۳ جلد — مولانا فضل احمد صاحب
- معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۴ جلد ۷ حصے کامل — مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
- مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد — مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی / مولانا عبد اللہ جاوید
- ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد — مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہریؒ
- الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح — از امام بخاری
- مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد کامل اعلیٰ — مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
- تقریر بخاری شریف ۳ حصص کامل — حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
- تجرید بخاری شریف ایک جلد — علامہ حسین بن مبارک زبیدی
- تنظیم الاشتات شرح مشکوٰۃ اردو — مولانا ابو الحسن صاحب
- شرح اربعین نووی ترجمہ و شرح — مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی
- قصص الحدیث — مولانا محمد زکریا اقبال، فاضل دار العلوم کراچی

ناشر:- دار الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱-۲۲۱۳۷۶۸-۰۲۱